شہادت گواہان

روبروے

پبلک سروس کمیشن

جو

حسب فرمایش آنریبل راجہ سر محمد تصدق رسول خانصاحب بہادر
کے سی ایس آئی تعلقدار جہانگیر آباد ضلع بارہ بنکی ملک اودھ

بطور ضمیمہ

"اخبار ہندوستانی" کے ساتھ شائع کی گئی

لکھنؤ

مطبوعہ جی پی ورما برادران پریس محلہ امین آباد و شہر لکھنؤ
سنہ ۱۹۱۳ع

قیمت فیجلد [illegible]

اس جلد کی اشاعت کے وقت کسی لمبی چوڑی تمہید کی ضرورت نہیں ہے کہ "ہندوستانی" کے ناظرین کو یہ لکھا جا چکا ہے کہ کیونکر اس کتاب کی اشاعت کی نوبت آئی اور کیونکر ایک عدیم الفرصت اخبار نویس کیلئے یہ ممکن ہوا کہ ایسی ضخیم کتاب کی اشاعت اپنے ذمہ لے۔ دسمبر ۱۹۱۳ء میں جب پبلک سروس کمیشن کی قلمبند کردہ شہادت کی اشاعت شروع ہوئی آنریبل راجہ سر محمد تصدق رسول خانصاحب بہادر کے سی۔ آئی۔ ای۔ تعلقدار جہانگیرآباد جنکے ذاتی اوصاف اور اعلیٰ اخلاق ہماری جانب سے محتاج تعریف نہیں ہیں اوس دلچسپی کے ساتھ جو مدتہا مدت سے "ہندوستانی" کے ساتھ مبذول ہے یہ خواہش ظاہر کی کہ کمیشن کی شہادت کتابی صورت میں شائع ہو تاکہ جس وقت کمیشن تمام شہادت قلمبند کر چکے اور اوسکی رپورٹ شائع ہو اردو داں پبلک ناواقفیت کے عالم میں نہ رہے بلکہ تمام شہادت ایک مقام پر مجتمع حاصل کر سکے جب آنریبل راجہ صاحب بہادر سے عرض کیا گیا کہ "ہندوستانی" اسقدر ارزاں اخبار ہے کہ اوسکے وسایل ان غیر معمولی مصارف کے متحمل نہیں ہو سکتے ہیں آپنے دریا دلی سے ارشاد فرمایا کہ آپ ہی تمام مصارف کے کفیل ہونگے شہادت گواہان کا ترجمہ اردو زبان میں بطور ضمیمہ اخبار "ہندوستانی" چھاپا جائے۔ یہ محض راجہ صاحب بہادر کی فیاضی اور علم دوستی کا نتیجہ ہے کہ یہ جلد قریب ۵۰۰ صفحہ کی صدہا خریداران "ہندوستانی" کی خدمت میں بلاقیمت بھیجی جا سکی۔ میں جانتا ہوں کہ وہ تہ دل سے راجہ صاحب بہادر کے ممنون و مشکور ہیں کہ اونکو اسکا بہت بڑا فخر حاصل ہے کہ "ہندوستانی" کے خریداروں کی جماعت میں ایسے بزرگ موجود ہیں کہ جنہوں نے دیگر ارباب کی ذہنی دعوت کی ذمہ داری قبول فرمائی جس سے اعلیٰ و ادنیٰ سب مستفید ہو سکے میں جملہ خریداران اخبار "ہندوستانی" کی جانب سے راجہ صاحب بہادر کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور امید ظاہر کرتا ہوں کہ اونکی اس فیاضی کا یہ نتیجہ ہوگا کہ باشندگان ملک کی واقفیت ایک نہایت ہی ضروری مسئلہ کی بابت بڑھے گی اور اردو زبان میں اس قسم کی لٹریچر کی اشاعت کی طرف لوگوں کا حوصلہ بڑھیگا۔

راقم

گنگا پرساد ورما۔ اڈیٹر ہندوستانی

ضمیمہ اخبار ہندوستانی - ۲۵ - اکتوبر سنہ ۱۹۳۱ء

دیباچہ

انگریزی حکومت کی ہندوستان مین بنیاد ہنوز مضبوط نہ ہوئی تھی کہ اس اعلان شاہی کے
جسکو ہندوستانی اپنے ملکی حقوق کی دستاویز سمجھتے ہین اشاعت کے ایک ربع صدی قبل
نیک طینت ہمدرد ذہنی نوع انسان انگریزون کی مسلسل کوششین ہوتی تھین جنھون نے بے مدد بے
زبان ہندوستانیون کی امداد کا بیڑہ اوٹھایا تھا تاکہ ایک گری ہوئی قوم کو ابھارنے مین مدد
دین پارلیمنٹ سے ۱۸۳۳ء مین ایک قانون نافذ ہوا تھا جس نے سلطنت انگلشیہ کی
جانب سے اعلان کیا کہ "کوئی باشندہ ہند اور نہ کوئی رعایا مالک محروسہ جو ہندوستان مین
قیام پذیر ہوگی محض اپنے مذہب - مقام پیدائش نسل رنگت یا اونکے کسی وجہ سے زیر حکومت
کمپنی (ایسٹ انڈیا) کسی عہدہ ملازمت سے محروم نہ رکھی جاویگی" لارڈ مکالے صاحب بہادر
جنکا نام ہندوستانیون کے سینہ مین ہمیشہ نقش رہیگا اس مسودہ کے منظور ہوتے وقت یہ اعلان
فرمایا تھا "مین ضرور کہونگا کہ اپنی زندگی کے آخری دن تک مجھے اس بات کا فخر حاصل
رہیگا کہ مین ان مین سے ایک شخص تھا جنھون نے اس مسودہ قانون کی ترتیب مین مدد دی کہ
جسمین فقرہ بالا مندرج ہے" جسوقت یہ قانون بورڈ آف ڈائرکٹران کمپنی نے گورنمنٹ ہند کے پاس
بھیجا اوسکے ساتھ ایک طولانی مراسلہ بھی روانہ کیا تھا جسکے دوران مین ڈائرکٹران نے لکھا تھا
کہ "اس قانون کے نفاذ کے معنی ہم یہ سمجھتے ہین کہ ہندوستان مین کوئی حکومت کرنے والی قوم
نہوگی - چاہے جو شرائط قابلیت انکے اندازہ کیلئے نافذ کئے جاوین تفریق قومی یا مذہبی ان
مین سے ایک شرط نہوگی یہ کہ عیسائیت اور مذہب کی کوئی رعایا خواہ وہ ہندوستانی ہو یا انگریز
یا مخلوط النسل ان ملازمتون مین سے کسی سے محروم نہ کیجاویگی جو عموماً غیر آئینی ملازمین کو
عطا کیجاتی ہین یا جو آئینی سول سروس کو دیجاتی ہین - شرط یہ ہے کہ وہ قواعد اوسکے لئے
ہے جو ملازمت کے لیئے لازمی ہون ملازمت کے قابل ہو"
۱۸۳۳ء مین باشندگان ہند اعلیٰ ترین ملازمت کے مستحق قرار دیئے گئے لیکن بدقسمتی سے ان
وعدون مین سے ایک کی بھی گورنمنٹ ہند نے تعمیل نہین کی - یہ بات ہمارے دوستون کو ناگوار
ہوئی - اوس گروہ کو جو یہ سمجھتا ہے کہ انگلستان کو عظیم الشان سلطنت ہندوستان خداوند تعالیٰ سے

بطور امانت عطا کی ہے یہ ناگوار ہوا کہ ہندوستانیوں کی اسطرح سے حق تلفی کیجائے اور کھلم
ایفائے وعدہ چاہا اسپر ۱۸۵۳ء میں مسٹر جان برائٹ صاحب کی تحریکات کے جواب
لارڈ اسٹینلی صاحب بہادر نے منجانب گورنمنٹ قبول کیا کہ قانون ۱۸۳۳ء کے رو سے ا
ہندوستان کمپنی کی تحتی میں ہر ایک ملازمت کے قابل قرار دیئے گئے ہیں مگر قانون کے پاس
کرنے کے بعد ۲۰ سال کے اندر ایک بھی ہندوستانی کسی ایسے عہدہ پر مقرر نہیں ہوا جسپر وہ قبل
اس قانون کے مقرر نہ ہوسکتا ہو۔
غرضکہ ۱۸۵۳ء میں پارلیمنٹ کی دست اندازی کا اس سے زائد نتیجہ نہیں نکلا کہ بجائے اسکے کہ
نامزدگی سے مقرر ہوں انکا تقرر بذریعہ مقابلہ ہونے لگا مگر اس سے بھی ہندوستانیوں کا مد
پورا نہیں ہوا یعنی یہ کہ ہندوستانیوں کو ملازمت میں پورا حصہ دیا جاوے کہ امتحان مقابلہ ولا
میں ہوتا تھا اور متحد الوقت امتحان ہندوستان کے لئے منظور نہیں ہوا تھا۔ ہندوستانیوں کی
سے امتحان متحد الوقت کا مطالبہ ۱۸۵۳ء سے شروع ہوگیا جس دعوے کی حمایت اوسی وقت
سے منصف مزاج اہل الرایوں نے شروع کی چنانچہ لارڈ اسٹینلی صاحب نے زور شور سے اس
کی ملامت کی اور جو اعتراضات آپ عاید ہوئے ہیں اون سے کہیں زیادہ اہم اعتراضات سا
سال و سال ہماری جانب سے ممبران پارلیمنٹ نے کئے اور صاف صاف کہا کہ جو وعدے
ہندوستانیوں کے ساتھ کئے گئے ہیں وہ گویا متحد الوقت امتحان منظور نکرنے سے شکست
جاتے ہیں۔ ۱۸۵۸ء میں غدر کے پر آشوب زمانہ کے بعد جب ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی جانب
سے رعایائے ہند کے لئے اعلان جاری ہوا جس کے الفاظ کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے
اسوقت بھی ہندوستانیوں کے رستہ سے وہ دشواریاں نہیں اٹھائی گئیں کہ آزادی کے ساتھ وہ
ملک کی اعلے ملازمت میں شریک ہوسکیں۔ انگریز اور ہندوستانی برابر اس کوشش میں رہے
ناانصافی دور کیجاوے چنانچہ جدوجہد قایم رکھی گئی۔ پارلیمنٹ میں اکثر اوقات شکایت پیش
کی گئی اس سعی و سرگرمی کا نتیجہ یہ ہوا کہ صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ نے کل معاملہ کی تحقیقا
کو ایک کمیٹی قایم کی جسمیں اور تحقیقات کی کونسل کے ممبران شامل تھے چنانچہ کمیٹی نے چند ہی ماہ کی
تحقیقات کے بعد جنوری ۱۸۶۰ء میں رپورٹ پیش کی۔ ممبران کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں لکھا
" یہ صاف عیاں ہے کہ جب امتحان مقابلہ جاری کیا گیا تھا اسکی غرض یہ نہیں تھی کہ ہندوستا

ملازمت سول سروس ہند سے علیحدہ رکھے جائیں مگر عملاً وہ محروم رکھے گئے۔ قانون ان کو
اجازت دیتا ہے کہ وہ امتحان میں شریک ہوں مگر ہندوستانیوں کے رستہ میں یہ مشکلات
ہیں کہ وہ امتحان میں چھوڑ کر انگلستان میں آکر قیام کریں۔ اسقدر شرائط سخت ہیں کہ عام طور پر حسب
ترتیب غیر ممکن ہے کہ کوئی باشندہ ہند امتحان میں جو لندن میں ہوتا ہے کامیابی سے
مقابلہ کر سکے۔ اگر یہ کمی مساوات دفع کر دیجائے تو ہم پر یہ الزام عاید نہ ہوگا کہ قانون کے
خوش کرنے کو وعدہ تو کیا گیا مگر جب اوس وعدہ کے پورے کرنے کا وقت آیا تو پورا نہیں کیا
گیا۔ دو طریقے بتلائے گئے ہیں جن سے غرض حاصل ہو سکتی ہے اول تو یہ کہ کل تعداد
اسامیوں سے جو ہر سال خالی ہوں کچھ تعداد اسکے لئے مختص کر دیجائے کہ امیدواران ہندوستانی
ازانجملہ رعایائے ملکہ معظمہ ہند میں شریک امتحان ہو سکیں دوسری تجویز یہ ہے کہ متحد الوقت دو
امتحان ایک انگلستان اور ایک ہندوستان میں ہو۔ دونوں جہانتک ممکن ہو یکساں ہی ہوں اور
کامیاب امیدواران کی سول سروس کمشنران ایک فہرست مرتب کریں جسمیں ہر ایک امیدوار کو
وہ نمبر دیا جائے جسکا وہ مستحق ہو۔ کمیٹی کو اسمیں مطلق تامل نہیں ہے کہ وہ دوسری اسکیم کو
فوقیت دے کہ وہ منصفانہ اور اس اصول سے ملتی جلتی ہے کہ ملازمت کے حصول کے
لئے عام مقابلہ ہو"

اس کمیٹی کی رپورٹ شائع نہیں کی گئی اور اسکی اشاعت نہوتی اگر ہمارے دوست ممبران پارلیمنٹ
کوشش نکرتے۔ چنانچہ اسکی اشاعت کے بعد بھی جد وجہد کا سلسلہ قایم رہا۔ ایسٹ انڈین
ایسوسی ایشن لندن کو خاص دلچسپی ہی جسنے صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ ہند سے درخواست
کی کہ اگر امتحان متحد الوقت قایم نہیں کیا جاتا ہے تو چند وظائف ہندوستانیوں کو دئیے جائیں
کہ وہ ولایت جاکر ۵ سال قیام کریں اور امتحان مقابلہ میں شریک ہوں۔ پارلیمنٹ میں مسٹر
ہنری فاسٹ صاحب نے تحریک کی تھی کہ وہ یہ قرار دے کہ ہندوستان میں امتحان الوقت
قایم ہو۔ ان سب کوششات کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۸۶۸ء میں وظائف قایم کئے گئے۔ مگر کچھ ہی عرصہ
کے بعد یہ وظائف موقوف کر دئیے گئے اور ۱۸۶۹ء میں ڈیوک آف آرگائل صاحب سکرٹری
آف اسٹیٹ ہند کے زمانہ میں گورنمنٹ ہند کو ایک مراسلہ بھیجا گیا جسمیں لکھا گیا کہ ہندوستانیوں کے
لئے چند اسامیاں سول سروس میں مخصوص کر دیجائیں کہ رفتہ رفتہ ۱۰۰ سے کل ۱۲ تک
اسامیاں ہندوستانیوں کو حاصل ہو جاویں جس مراسلہ کے ہندوستان میں پہونچنے پر گورنمنٹ

ہند نے فوراً ہی افسران بالا کے احکام کی تعمیل نہین کی۔ بہت کچھ شورہ اور غور کے
بعد اونھون نے ۱۸۷۹ء مین اسٹیچوٹری سروس قائم کی۔ یہ سروس اس غرض سے قائم
ہوئی تھی کہ ہندوستانیون کا مطالبہ امتحانات کے متحد الوقت کو رد کرے۔ مگر اس غرض مین
کامیابی نہین ہوئی۔ ایک جانب ممبران اسٹیچوٹری سروس جنکا تقرر بذریعہ نامزدگی ہوتا تھا
عموماً ایسے ناقابل ثابت ہوئے کہ خود افسران گورنمنٹ کو بدظنی ہوئی۔ دوسری طرف متوسط
ہندوستانیون کا مطالبہ کم نہین ہوا اس جدوجہد کو دیکھکر پبلک سروس کمیشن اس غرض
سے قائم کیا گیا کہ کوئی اسکیم ایسی مرتب کرے جسکی نسبت یہ واجبی طور سے کہا جا سکے کہ وہ
ہندوستانیون کے مطالبات کے متعلق کسیقدر قطعی احکام صادر کرتی ہے اور ساتھ ہی ملازمت
سرکاری مین باشندگان ہند کو اور بھی زیادہ جگہ دیتی ہے۔ پبلک سروس کمیشن کی وجہ
سے ہندوستانیون کے دلونمین امیدین پیدا ہوئین تھین کہ مطالبات پورے کئے جاوین
گے مگر اسکی سفارشات سے سخت مایوسی ہوئی اور یہ عام خیال پیدا ہوا کہ واقعی
پبلک سروس نے محض گورنمنٹ ہند کے ارادون کی تائید کی اور ہندوستانیون کے مطالبات
کے ساتھ انصاف نہین کیا۔ اسنے امتحان متحد الوقت کے خلاف رائے دی۔ سفارش کی
کہ سول سروس دو گروہون مین تقسیم کیجاوے ایک امپیریل کہلاوے جسکے لئے ممبران
ولایت مین بھرتی ہون دوسری پراونشل سروس کے نام سے منسوب ہو جسکے ممبران
مختلف صوبجات مین نامزد ہون کچھ بذریعہ امتحان مقابلہ اور کچھ بذریعہ ترقی ملازمین
ماتحت سروس۔ اسنے سفارش کی کہ ۱۰۸ یعنی چھٹا حصہ ملازمت ہندوستانیون کے
لئے اپنے صوبجات مین مخصوص کردیا جاے اور اس سروس کے ساتھ اسٹیچوٹری سروس
شامل کر دیجاوے۔ ممبران سول سروس کی تعداد کم کردیجاوے اور انکو اعلے انتظامی اسامیان
دیجاوین اور اسقدر تعداد نئے اسامیونکی بھی ممبران کو دیجاوے کہ جونیر سویلین کو
پوری تربیت حاصل ہو سکے۔

گورنمنٹ ہند نے کچھ سفارشات منظور کین مگر سب سے بڑی سفارش نظر انداز کی گئی کہ
ہندوستانیون کو ممبری بورڈ آف ریونیو دیجاوے۔ اول کمیشن کی سفارشات سے اہل
ہند کو مایوسی ہوئی۔ لہذا دیکھئے جو کچھ احکام گورنمنٹ ہند اور صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ

نے صادر فرمانے مین اولیتے اور بھی بیزاری بڑھی۔ وہ ممبران پارلیمنٹ جو ہمیشہ اہل
ہند کے دعاوی کی تائید کرتے رہے اونکو سول سروس کمیشن کی سفارشات سے
ناراضی رہی چنانچہ ۱۸۹۳ء مین مسٹر ہربرٹ پال صاحب ممبر پارلیمنٹ نے ہوس آف
کامنس سے رزولیوشن بعبارت ذیل پاس کرایا "امتحان مقابلہ جو ابتک صرف انگلستان کا
مین ملازمت سول سروس ہند کے لیئے ہوتا ہے آیندہ انگلستان اور ہندوستان مین متحد الوقت
ہوا کرے اور یہ امتحان ہر دو ممالک مین اپنی نوعیت مین یکسان ہو اور وہ لوگ جو اس امتحان
مین شریک ہون اونکی ایک فہرست بخیال قابلیت مرتب ہو"
یہ رزولیوشن ہوس اف کامنس نے منظور کیا اور صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ ہند نے مراسلہ
گورنمنٹ ہند کو بھیجکر دریافت کیا کن شرائط اور پابندیون کے ساتھ اس رزولیوشن پر
عمل ہو سکتا ہے۔ گورنمنٹ ہند نے حسب دستور لوکل گورنمنٹون سے راے مانگی سواے
گورنمنٹ مدراس کے تمام مقامی گورنمنٹون نے ہوس آف کامنس کے رزولیوشن سے اختلاف
ظاہر کیا۔ دس سال اس رزولیوشن سے متعلق تحقیقات مین صرف ہو گئے۔ گورنمنٹ ہند نے
پارلیمنٹ کے رزولیوشن کی مطلق پرواہ نہ کی۔ بلکہ ۱۹۰۴ء مین لارڈ کرزن صاحب نے کونسل
مین بیان کیا کہ باشندگان ہند کی یہ شکایت واجبی نہین ہے کہ وہ اعلےٰ عہدون سے محروم رکھے
جاتے مین بلکہ اونکے ساتھ ایسی فیاضی کا اظہار کیا جاتا ہے جسکی نظیر دنیا کی تاریخ مین نہین ملتی
ہے۔ لارڈ کرزن صاحب بہادر نے اسی پر اکتفا نہین کی بلکہ ایک رزولیوشن بھی صادر کیا جس
مین دکھلایا کہ ہندوستانیون کو بمقابلہ انگریزون کے اعلےٰ اسامیان زیادہ ملتی مین اور ایک
فہرست بھی صوبہ وار طیار کر کے گزٹ ہند مین شایع کر دی لارڈ کرزن صاحب نے یہ
احتیاط کی کہ اس فہرست مین اون عہدہ دارون کو بھی شامل کر لیا جو ۷۵ روپیہ سے زاید
کے مشاہرہ دار تھے۔ چنانچہ مسٹر گوکھلے صاحب کو ان اعداد کی قلعی کھولنے مین ایک منٹ کے
لیئے بھی تردد نہین ہوا۔ اونھون نے یہ کہکر کہ اعلےٰ ملازمت کے معنی پانچسو روپیہ ماہوار کے
مین نہ کہ ۷۵ روپیہ ماہوار۔ ہوالون سے ۷۵ روپیہ ماہوار پانے والون کے نام فہرست سے
نکال دئے تو ظاہر ہوا کہ ہندوستانی اعلےٰ ملازمت مین بہت کم حصہ پاتے مین۔ ہندوستانیون
کا مطالبہ چونکہ پورا نہین ہوا لہذا یہ کوشش ہمیشہ منجانب غیر سرکاری ممبران کونسل وایسرائی رہی کہ
گورنمنٹ پارلیمنٹ کے وعدے پورے کرے۔ چنانچہ تازہ ترین خدمت مسٹر ابن سوبارا ؤ صاحب

ممبر کونسل منجانب مدراس نے پیش کی کہ ادائی ملازمت ہند کے مسئلہ پر ایک رسالہ شائع
ہو جیسے ۱۷ مارچ ۱۹۱۱ء کو کونسل وائسرائے مین یہ رزولیوشن پیش کیا کہ کونسل سفارش
کرتی ہے کہ ایک مخلوط کمیشن سرکاری اور غیر سرکاری ملازم ممبران کا اعلےٰ ملازمت ہند
صیغہ سول مین زیادہ وسعت کے ساتھ ہندوستانیون کے شرکت کرنے کے مسئلہ پر غور
کرنے کو مقرر کیا جائے گورنمنٹ کیجانب سے آنریبل مسٹر جردارل صاحب بہادر سکرٹری
ہوم ڈپارٹمنٹ نے یہ تو قبول کیا کہ اس مسئلہ کے تحقیقات کی ضرورت ہے مگر کمیشن کا تقرر
ناپسند کیا۔ لیکن جب پارلیمنٹ مین دوبارہ اس مسئلہ کا بجٹ کے وقت تذکرہ کیا گیا
آنریبل مسٹر مانٹیگ صاحب بہادر انڈر سکرٹری آف اسٹیٹ ہند نے وعدہ کیا کہ ا
شاہی کمیشن ان مسائل کی تحقیقات کے متعلق مقرر کیا جائے گا چنانچہ موجودہ کمیشن
اوسی وعدہ کا نتیجہ ہے جو گورنمنٹ کی جانب سے اشتہار مین شائع کیا گیا تھا۔
کمیشن کو یہ ہدایت ہوئی ہے کہ وہ امور ذیل متعلق امپیریل سروس کمیشن اور سول کے
کے صیغہ جات امپیریل و پراونشیل سروس کے متعلق تحقیقات کرے۔

(۱) طریقہ داخلہ تربیت۔ اور امیدواری

(۲) حالت ملازمت۔ تنخواہ۔ قواعد رخصت اور پنشن۔

(۳) وہ پابندیان جو اسوقت غیر یورپین اقوام کے بھرتی ہونے مین موجود ہین اور
طریقہ تقسیم ملازمت امپیریل و پراونشیل سروس کا عملدرآمد۔ و نیز ملازمت سرکاری
عام ضروریات کا خیال اور ایسے تغیرات کی سفارش جو ضروری معلوم ہون۔

ممبران کمیشن تحقیقات مین مصروف ہین۔ باشندگان ہندوستان کی آنکھین اون
کارروائیون پر لگی ہوئی ہین۔ ممبران کو نہایت ہی دشوار فرض ادا کرنا ہے۔ لیکن ہم کو امید
ہے کہ وزرائے سلطنت نے جو اعتبار لارڈ ایلنگٹن صاحب بہادر اور اونکے ہمجلیسون
پر ظاہر کیا ہے وہ اپنے تئین اوسکا سزاوار ثابت کرینگے۔ اور جو امیدین سنہ ۱۸۳۳ء
ہندوستانیون کے دلون مین بانیان سلطنت انگلشیہ کی فیاضی سے پیدا ہوئی ہین
اونکے ساتھ ملازمت ہند مین مساوات کے برتاؤ ہونگے اور اونکو اعلےٰ ترین عہدہ تک پہنچنے
مین زیادہ عرصہ تک دقتون کا سامنا کرنا پڑیگا پوری ہونگی۔

کمیشنون کے تقرر سے ہندوستانیون کے دلون مین زیادہ امید نہین پیدا ہوتی ہے — خصوص جب وہ دیکھتے ہین کہ اونکے اہل ملک کا عنصر اوعین کافی قوت نہین رکھتا ہے مگر ان کمیشنون سے ایک غرض ضرور حاصل ہوتی ہے اور وہ یہ کہ باشندگان ملک اپنے دعاوی کے تحریکات کی قوت پر قایم کرکے انصاف کے خواہان ہون۔ ان شہادتون کے قلمبند ہو کر کتابی صورت مین چھپکر پبلک کے روبرو پیش ہونے سے یہ نتیجہ ضرور حاصل ہوگا۔ کہ اون ممبران پارلیمنٹ کو جو پایہ پختہ ہین کہ ہندوستانیون کے ساتھ انصاف ہو ہماری حمایت کے لئے کافی سامان بہم پہونچے — موجودہ کمیشن کی نسبت ہم کو کچھہ کہنے کی ضرورت نہین ہے اوسکے پریسیڈنٹ لارڈ اسلنگٹن صاحب بہادر کی انصاف پسندی مشہور ہے جنھون نے وقت افتتاح کمیشن ہی یہ ظاہر فرما دیا کہ وہ بے لوثی کے ساتھ سننا چاہتے ہین کہ ہندوستانیون کے دعاوی کی حمایت مین کیا کہا جاسکتا ہے لارڈ صاحب کی امداد کو مسٹر رامزے میکڈانلڈ صاحب بہادر کے سے آزاد ممبر پارلیمنٹ ہین کہ جنھون نے ہمیشہ زبان اور قلم سے ہندوستانیون کے حقوق اور فوایدکی حمایت کرنے کی کوشش فرمائی۔ کمیشن مین مسٹر گوپال کرشن گوکھلے صاحب ہمارے قایمقام موجود ہین جنکی موجودگی اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ جو کچھہ ہندوستانی مطالبات کی تائید مین کہا جاسکتا ہے ازادی کے ساتھ کمیشن سے عرض کیا جاویگا۔ مسٹر بلاتنا ملازمین ممبران مین مسٹر ہویل صاحب مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب سے بھی امید ہے کہ وہ ان ہندوستانیون کے حقوق کی محافظت مین سعی کرینگے جو ملازمت سرکاری مین داخل ہوچکے ہین —

غرضکہ موجودہ کمیشن مین گو ہماری نیابت قرار واقعی نہین ہے جیسی ہونی چاہئے مگر اسقدر ضرور کہا جاسکتا ہے کہ اسکے کہنے کی کوئی معقول وجہ نہین ہے کہ یہ کمیشن ہندوستانیون کے نفعہ مطلب ثابت ہوگا۔ ہم نے صبر اور تحمل کے ساتھ اون وعدون کی ایفا کا انتظار کیا ہے جو ۱۸۳۳ء مین ہم سے کئے گئے تھے۔ ہم کو اقرار ہے کہ گو وہ وعدہ پورے نہین کئے گئے ہین تاہم ہندوستانیون کو زیادہ حصہ اعلے ملازمت مین بمقابلہ سابق ملنے لگا ہے جس کے لئے ہم گورنمنٹ کے مشکور ہین۔ ہم کو یقین کرنا چاہئے کہ موجودہ کمیشن کی سفارشات ہماری بقیہ شکایات دفع کرنے مین مدد دینگی اور اون پابندیون کے ساتھ جو استحکام برٹش سلطنت کے لئے ضروری ہون ہم کو ملازمت ہند مین مزید حصہ حاصل ہوگا۔

فہرست مضامین

کارروائی پبلک سروس کمیشن

حصہ اول

مدراس

حصہ دوم

کلکتہ

رنگون

ناگپور

پنجاب

کلکتہ مین رائل پبلک سروس کمیشن کا اجلاس

اول روز کی کارروائی

۲۳- جنوری سے رائل پبلک سروس کمیشن نے کلکتہ مین اجلاس شروع کیا فارن اور ملٹری سکرٹریٹ کے وسیع کمیٹی روم مین تمام ممبران یکجا ہو گئے۔ ساڑھے دس بجے سے کارروائی شروع ہوئی۔ اولاً

پادری اے-ای-ایل-اسٹرانگ صاحب

کی شہادت شروع ہوئی۔ جنکو بارِیسال مین اکسفورڈ مشن سے دس سال تک تعلق رہا ہے پادری صاحب نے اپنے بیان تحریری کے ضمن مین یہ راے ظاہر کی کہ اگر اصطلاح "نیٹو آف انڈیا" استعمال کرنے کی ضرورت ہے تو مجھے یہ پسندیدہ معلوم ہوتا ہے کہ اس اصطلاح مین ان شخاص کو شامل ہونا چاہیے جو اُس کی تعریف مین درج ہے خواہ وہ خالص ہندوستانی ہون یا یورپین و ہندوستانیون سے مرکب یا خالص یوروپین نسل سے ہون جو ہندوستان مین ڈومیسائلڈ ہو گئے ہون۔ لیکن بدین خیال کہ لفظ "نیٹو" غلط معنی مین ہندوستان مین ہمیشہ سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور تمام تعلیم یافتہ ہندوستانیون کی اس لفظ کے استعمال سے تحقیر ہوتی ہے۔ اور وہ بیزار ہوتے ہین۔ بدین وجہ یہ نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تمام سرکاری کاغذات مین لفظ "نیٹو" کا استعمال موقوف کیا جاوے۔ اور جو لوگ خالص ہندوستانی نسل سے ہون وہ "انڈین" کہلائین خالص یوروپین نسل کے یوروپین۔ یوروپین اور ہندوستانی سے مرکب نسل کے "اینگلو انڈین" کہلائین یا آجکل جو لوگ یوروشین کہلاتے ہین اُنکے لئے جو لفظ آخرکار پسند کیا جاوے۔

مین یہ صلاح دونگا کہ ہندوستان مین انڈین سولسروس کے صیغہ کی اسامیون پر قومی افسران کی تقرری کو ایک حد تک وسعت دیجاوے۔ بیشک کہ انڈین سولسروس کے نوجوان حکام کے طریق تربیت مین تغیر ہو۔ کیونکہ میرا خیال یہ ہے کہ موجودہ حالتون

کے لحاظ سے حسب قاعدہ فوجی افسران کو ان لوگون سے ساتھ پیش آنے کی اچھی تربیت
ہوتی ہے جنکے لیے اور جنکے ساتھ اُنکو کام کرنا ہوتا ہے - اس سے مطلق یہ بات پیدا نہین ہوتی
ہے کہ جسنے امتحان مقابلہ پاس کر لیا وہ ہندوستانیون پر حکومت کرنے قابل ہو گیا - میری راے
مین یہ نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان مین انکو ایک عرصہ تک امتحاناً کام کرنا
چاہیے - اور یہ معلوم کیا جاوے کہ آیا ہندوستان مین کام کرنے کے موزون ان کی ذاتی حالت
پائی جاتی ہے یا نہین اور رعایا پر حکمرانی کی استعداد اُنمین ہے یا نہین - میری راے یہ ہے کہ
زیادہ سے زیادہ دو سال تک اُن سے امتحاناً کام لیا جاوے میری تجویز یہ نہین ہے کہ اس زمانہ
کے لیے ان کے واسطے کوئی خاص نصاب مقرر کیا جاوے بلکہ امتحاناً کام کرنے والے کسی مجسٹریٹ
یا انڈین سول سروس کے کسی دوسرے افسر کی ماتحتی مین رکھے جاوین جو انکو تعلیم دین اگر ممکن
ہو تو انکو وہی اختیارات دیے جاوین جو آجکل اصحاب انڈین سول سروس کو دیے جاتے ہین
جبکہ وہ پہلے پہل یہان آتے ہین - اور جس حاکم کی ماتحتی مین وہ رکھے جاوین اسکا فرض ہے
کہ وہ ان اختیارات کو کام مین لانے مین آنکی ہدایت اور نگاہداشت کرتا رہے - بلکہ اُس کا
خاص فرض یہ ہونا چاہیے کہ وہ ان نو واردین کو یہ بتاوے کہ جنکے لیے اور جنکے ساتھ انکو
کام کرنا ہے اُنکے ساتھ کسطرح پیش آنا چاہیے - مجسٹریٹ صاحبان سے جو رپورٹ اُنکے متعلق مانگی
جاوے اُسمین خاص طور پر یہ ذکر ہونا چاہیے کہ وہ رعایا کے ساتھ کسطرح پیش آتے ہین اور آب و ہوا
اور کام کا اثر انکے مزاج پر کیا پڑا اور اُنمین ذمہ داری کے کام انجام دینے کی استعداد کس حد تک
پائی جاتی ہے - میرا خیال یہ ہے کہ باشندگان ہند کے لئے بھی اس قسم کی تربیت درکار ہے اور مجھے
یہ اندیشہ ہے کہ اگر اس امتحانی زمانہ مین سختی کیجاویگی تو سول سروس مین داخل ہونیوالے ہندوستانیو
کی تعداد آیندہ چند سال تک اسقدر زیادہ نہو گی جیسی کہ آجکل پائی جاتی ہے -

یہ امتحانی زمانہ بلا شک ہندوستانیون نیز دیگر اشخاص کو ہندوستان ہی مین صرف کرنا بہتر
ہوگا - کیونکہ خاص امر دریافت طلب یہی ہے کہ نو واردین نے اہل ہند کے ساتھ پیش آنے اور
اہل ہند پر حکومت کرنیکی کیسی استعداد پائی جاتی ہے -

ہندوستان مین کسی مناسب مقام پر انڈین سول سروس و دیگر صیغہ جات ملازمت مین جو انگلستان
سے امتحان پاس کر کے آنیوالو نکی تربیت کیواسطے کالج کھولے جانیکی ضرورت ہے کے متعلق جو
سوال تھا اسکے جواب مین پادری صاحب نے فرمایا کہ بلا شک یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ

امتحانی زمانہ اسقدر ہو وے کہ دو سال تک وہ امتحانا کام کرین جیسا کہ مین نے تجویز کیا اور کچھ زمانہ تک کالج مین تعلیم پاوین ۔ ہر ایک پراونشل گورنمنٹ کو چاہیئے کہ کسی موزون مرکزی مقام پر مناسب نصاب تربیت کا سامان بمدت دو سال تک کیواسطے کرین اور اسکے ساتھ مین دو سال تک

امتحانا کام لینے کا سامان بھی ہو سکے ۔ اور خصوصاً تربیت ان لوگونکے ذریعہ سے ہونی بہتر ہوگی جو ہندوستانیونکے مختلف فرقون سے ربط و ضبط رکھنے کے باعث سے ان کے دلی خیال سے واقف ہون ۔ نوجوان حکام کی تعدادی لیجیئے وہ پہلے پہل یہان آتے ہین تو وہ یہ سمجھتے ہین کہ انکو ہندوستانیونکے طریقون اور طرز خیالات سے ضروری واقفیت ہے ۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہین کہ انکے متعلق بہت کچھ پڑھ چکے ہین اور انگلستان مین رہنے والے اپنے احباب سے اس معاملہ مین زیادہ جانتے ہین ۔ جہانتک مجھے دریافت کرنیسے معلوم ہوا ہے انڈین سولسروس کے جونیر افسرونکی تربیت کا کوئی سامان بعد انکی تقرری کے پایا نہین جاتا ہے ۔ میری نظر مین انڈین سولسروس کی یہ بہت بڑی کمزوری ہے جہانتک مجھے نظر آتا ہے آجکل کسی شخص کا یہ فرض نہین ہے کہ جونیر افسرونکو یہ بتاوے کہ کیونکر وہ غلطیونسے بچ سکتے ہین جس سے وہ نادانستگی سے ہندوستانیون مین نہایت بیزاری پیدا کردیتے ہین اور نہ کوئی جونیر افسرونکو اصلاح کرنیوالا ایسے موقعونپر نظر آتا ہے جبکہ انکے طریقے قابل برداشت نہین ہوتے ہین نوجوان حکام کی ذات سے جو بیزاری پیدا ہوجاتی ہے وہ قائم رہتی ہے ۔ بدنتیجہ پیدا اکثر یہ ہوتا ہے کہ جو انگریز نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ کام کرتے ہوتے ہین اور ہندوستان کے نفع کیلیئے حتی المقدور کوشش کرتے ہین انکو وہ تعلیم یافتہ ہندوستانی جو ابتدائی زمانہ مین ان سے واقف تھے ۔ بمقابلہ دوست کے دشمن سمجھتے ہین میرا خیال ہے کہ بنگال مین ممبران انڈین سولسروس مین رعایانی عام زبان سے واقفیت روز بروز کم ہوتی جاتی ہے اور اسکا خاص باعث میری نظر مین یہ ہے کہ انگریزی مین کام کی کثرت روز بروز ہوتی جاتی ہے اور بنتیجہ معمولی آدمیونکے ساتھ انکی دیسی بان مین کام ہونے کا طریقہ روز بروز کم ہوتا جاتا ہے ! انگریز حکام سے کاشتکارونکا تعلق روز بروز کم ہوتا جاتا ہے ۔ ان تک پہونچنے کا خاص وسیلہ انگریزی دان بابو صاحبان اور انکے دفاتر ہین ۔

بعد ازان مسٹر اسٹرانگ صاحب سے مسٹر چیپمن صاحب نے سوالات شروع کیے جنکے جوابمین بادریصاحب نے فرمایا کہ بنگال مین آپکو ۱۰ سال کا تجربہ ہے اور منجملہ اس مدت کے ۱۰ سال تک آپ بار یسال مین رہے ہین ۔ اپنے اس امر پر بہت زور دیا کہ قبل اسکے کہ اسید واران اپنا کام انجام دینا شروع کرے انکی تعلیم و تربیت ہونا [illegible]

ہندوستان مین کام شروع کرنیکے لیے بہترین عمر ۲۴ یا ۲۵ سال ہوگی۔ اور اس عمر مین بعد تربیت کے کام دیا جاوے یعنی امیدوار کو ۲۲ یا ۲۳ سال کی عمر مین ہندوستان مین آجانا چاہیے۔

(س) مین سمجھتا ہون کہ آپ رعایا کیساتھ پیش آنیکی تربیت کو آپ امیدوار کی تعلیم کے برابر ضروری سمجھتے ہین؟

(ج) جی ہان۔ میرا خیال یہ ہے کہ امتحان سے یہ طے نہین ہوسکتا ہے کہ وہ یہان کام کرنیکے قابل ہے یا نہین یا اسکی مزاجی حالت اس ملک کے موزون واقع ہوئی ہے یا نہین۔

(س) آپ کس قسم کی تربیت دینگے؟

(ج) مین پسند کرونگا کہ اُنکو مانند آجکل کے کام دیا جاوے لیکن کسی تجربہ کار شخص کی ماتحتی مین رکھے جاوین جو اُنکی دیکھ بھال کرتے رہین اور رعایا کے ساتھ پیش آنیکے طریقو نکی تربیت اُنکو دیتا رہے۔

(س) لیکن آجکل کیا طریقہ۔ کیا آجکل ایسا نہین ہوتا ہے؟

(ج) آجکل تربیت کا کوئی انتظام نہین ہے۔ یہان آتے ہی وہ ممبر سول سروس ہو جاتے ہین۔

(س) لیکن اول سال تو کلکٹر کی ماتحتی مین رہتے ہین؟

(ج) جی ہان۔ لیکن کلکٹر کا یہ کام نہین ہے کہ وہ کسی طرح سے اُنکو تربیت دے۔ مین چاہتا ہون کہ اُنکو تربیت دینا کلکٹر کا خاص فرض قرار پاوے۔

(س) کیا آپکا یہ خیال ہے کہ کلکٹر کے پاس ایسا کام ہے کہ وہ اُنکی جانب توجہ کر سکینگے اور اُنکے لیے اپنا وقت صرف کر سکینگے؟

(ج) میرا یہ خیال ہے کہ یہ اسقدر ضروری امر ہے کہ اسکے واسطے کلکٹرون کو وقت ملنا چاہیے۔

(س) آپ اس ضرورت پر زیادہ زور دیتے ہین کیا تجربہ سے یہ پایا جاتا ہے کہ چونکہ اس قسم کی تربیت نہین ہوتی ہے لہذا اس سے نقصان ہوچکا ہے؟

(ج) مین نے یہ دیکھا ہے کہ جو لوگ ایسے کلکٹر کی ماتحتی مین رہتے ہین کہ جسنے اپنے ماتحتونکو تربیت دی ہے اور جو لوگ ایسے کلکٹر کی ماتحتی مین رہتے ہین جسنے تربیت نہین دی ہے انہین بہت زیادہ تفاوت پائی جاتی ہے۔

اڈکل رونلڈ صفی صاحب نے جو سوال کیے اُنکے جواب مین پادری صاحب نے فرمایا کہ آپکو یہ تجربہ ہے کہ فوجی افسران بمقابلہ بعض افسران جونیر سول سروس کے زیادہ جلد حاکم ہوتے ہین اُنکو رعایا کے ساتھ پیش آنیکی زیادہ تربیت حاصل ہوتی ہے اور بہت سے نوجوان فوجی افسر خوب سمجھتے ہین کہ رعایا کے ساتھ کسطرح پیش آنا چاہیے۔

(س) کیا آپکو اعلی عہدہ دار فوجی اشخاص کا تجربہ ہے ؟

(ج) مجھے اسکے متعلق تھوڑا تجربہ آسام مین ہوا ہے جہان فوجی افسرون سے نہایت ہمدردی کے ساتھ حکومت کی ہے ۔

(س) دو سال کے پروبیشن کے متعلق کیا آپ یہ کہتے ہین کہ انگلستان مین یہ زمانہ صرف کیا جاوے بلکہ ہندوستان مین ؟

(ج) نہین انگلستان مین جو زمانہ پروبیشن کا صرف کیا جاوے ۔ اسمین ہندوستان مین پیروبیشن پر رہنے کی مدت دو سال اضافہ کیا جاوے ۔

(س) ایک امیدوار جسنے رقم کثیر صرف کرکے انگلستان مین تعلیم پائی ہو اور زمانہ پروبیشن بھی وہان گذارا ہو اور آخری امتحان پاس کرکے ہندوستان آیا ہو اور یہان اور دو سال تک زیر تربیت رہے اور بعدازان اُس سے یہ کہدیا جاوے کہ تمہاری ضرورت نہیں ہے تو کیا اس سے اس شخص کا سلسلہ زندگی ضائع نہین ہوگا ؟

(ج) لاشک دو سال کی مدت بڑی ہے اور ممکن ہے کہ اسکی آیندہ حالت پر برا اثر پڑے ۔

افسران سول سروس مین دیسی بولیونکی واقفیت روز بروز کم ہونیکے متعلق جو سوال ہوا اسکے جواب مین پادری لیصاحب نے فرمایا کہ آجکل سولین صاحبان کاشتکارونکے ساتھ اسقدر ربط و ضبط نہین رکھتے ہین جسقدر سابق مین رکھتے تھے اسکا باعث یہ ہے کہ جس مدت کے اندر یہ ہندوستان مین رہتے ہون سے دفتر کے کام بیحد اضافہ ہوگیا ہے یہ باعث نہین ہے کہ سولین صاحبان کاشتکارونسے ملنا جلنا نہین چاہتے ہین بلکہ باعث یہ ہے کہ انکے پاس اسکے لیئے کافی وقت نہین ہے ۔

مسٹر گوکھلے صاحب کے سوال کے جواب مین پادری لیصاحب نے فرمایا کہ ہندوستان مین زمانہ پروبیشن گذارنے کی ضرورت ہندوستانی اور انگریز امیدوار دونون کیلئے ہے اس سے میرا یہ مطلب نہین ہے کہ اہل ہند اپنے ابناے وطن کیساتھ پیش آنا نہین جانتے ہین بلکہ اس قسم کی تربیت انکے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے عہدہ کی ذمہ داریان انجام دینے کے قابل ہون ۔

مسٹر رمزے میکڈانلڈ صاحب نے سوال کیا کہ مسٹر اسٹرانگ صاحب نے جو اسکیم پیش کیا ہے کیا اس سے ان مجسٹریٹون پر سخت الزام نہوگا جنھون نے انڈین نوجوان سولین کو ترقی نہین دی ہے ۔

اسکے جواب مین پادری صاحب نے فرمایا کہ میرا خیال ایسا نہین ہے کیونکہ آجکل تربیت دینے کا طریقہ ہی نہین ہے۔ چند ایسے خاص اضلاع ہین جو بمقابلہ دیگر اضلاع کے جونیرونکی تربیت کیلیئے نہایت موزون ہین۔ اور مین یہ سفارش کرونگا کہ ان ضلاع کیلیئے خاص آدمی منتخب کیے جاوین۔ یہ امر طے کرنیکے لیے کہ کون شخص سول سرونٹ کے فرائض انجام دینے کے قابل ہے۔

مسٹر رمزے میکڈانلڈ صاحب نے سوال کیا کیا آپکا یہ خیال ہے کہ انگریز یا ہندوستانی امیدوارون کی قابلیت جانچنے مین مجسٹریٹ تعصب سے کام لیگا؟

(ج) میرا یہ خیال نہین ہے۔ بلاشک آجکل مجسٹریٹون مین تفاوت ہے بعض کا شتکارون سے زیادہ ملتے جلتے ہین اور بمقابلہ دوسرون کے وہ انکے ساتھ اچھی طرح پیش آتے ہین۔

مسٹر میچ صاحب نے سوال کیا۔ کیا امتحان مقابلہ بہت سی قابلیتون خصوصاً کریکٹر کی جانچ مین ناکام رہا ہے۔ جو انگریز مین موجود ہونا فرض کر لیا جاتا ہے۔

(ج) کریکٹر کی اصلی جانچ ہندوستان مین آنے پر ہو سکتی ہے۔

سر ولفانٹن چرول صاحب نے ذمہ داریون کے کام انجام دینے کیلیئے ہندوستانیون کی موزونیت پر عام سوالات کیے آپنے فرمایا کہ آپکو معلوم ہے کہ ذمہ داری کے عہدون پر ہندوستانیونکی آزمایش کیگئی لیکن وہ ناکام رہے ہے۔

مسٹر سین صاحب کو آپٹو ممبر نے سوال کیا۔ کیا قبل ہندوستان آنیکے انگریز معاً لفظ منصف کے معنی بخوبی سمجھتے تھے؟

پادری صاحب نے جواب دیا کہ "ہندوستان مین آنیکے بعد مجھے اسکے معنے معلوم ہوئے"۔

میر مجلس صاحب۔ یہ سوال اس موقعہ پر کسی طرح پیدا نہین ہوتا ہے۔

مسٹر سین صاحب۔ پراونشل سول سروس مین یہ لفظ پایا جاتا ہے۔ میرا منشا یہ ہے کہ یہ بہت پرانا لفظ ہے۔ اب اسکی جگہ الفاظ "اسسٹنٹ جج" موزون ہونگے۔

مسٹر ایس پی سنہا صاحب کی شہادت

مسٹر سنہا صاحب بارسٹر ایٹ لانے سوالات کمیشن کے تحریری جوابات مین بیان کیا کہ
یہ تجربہ ہے کہ انڈین سول سروس کے لئے موجودہ نظام بھرتی بہت اچھی طرح چل رہا ہے
اور سوائے اسکے کہ جو کچھ آگے چلکر بیان کیا گیا ہے آپ موجودہ نظام مین نہ تو کوئی تقا
نکالنا چاہتے ہین اور نہ کوئی تغیر تجویز کرتے ہین۔ لہذا ازان آپنے بیان کیا ہے کہ بحیثیت
طریق انتخاب یہین اسکو حضور ملک معظم کے تمام یچیل یارق رعایا کے لئے جسمین رعایا۔
ہند بھی شامل ہے مساوی موزون سمجھنا ہون لیکن باشندگان ہند کا سنگین نقصان ا
سے ہوتا ہے کہ امتحان انگلستان مین ہوتا ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ انگلستان اور نوآبادیوا
کے سول سروس اور انڈین سول سروس کے باہم شریک کرنے سے ہندوستانیون کے حق مین یہ
فائدہ متصور ہے کہ امیدواران کو یہ آزادی رہتی ہے کہ بمقابلہ انڈین سول سروس کے :
جس سروس کو ترجیح دیتا ہو اسکو پسند کرے اور اس طور پر ہندوستان کو ۔۔بات کا زیاد
موقع ملتا ہے کہ اوسے بہترین سولسر و نٹ مل سکتے ہین۔

میرا یہ خیال ہے کہ موجودہ حالت مین ہندوستان اور انگلستان مین یکسان امتحان مقابلہ ایک
ہی وقت مین ہونا ممکن العمل نہین ہے۔ اگر اس سے یہ مطلب ہے کہ جو لوگ امیدوار ون کی متفق
فہرست مین سب سے اوپر ہون وہ بلا اس خیال کے کہ کتنے انگریز اور کتنے ہندوستانی ہون منتخب
کر لئے جا دین۔ مثلاً اگر ہندوستان اور انگلستان دونون مقامات کے امیدوارون کی تعدا
دو سو ہو اور انمین سے پچاس آدمی منتخب کرنے ہون تو اول پچاس آدمی ہندوستانی ہون (جو
نتیجہ اگرچہ نہایت ہی خلاف قیاس ہے لیکن ممکن ہے) تو میرا یہ خیال ہے کہ یہ ممکن ہوگا
اس سال تمام اسامیان پچاس ہندوستانیون کو دیجاوین۔ میری راے یہ ہے کہ انڈین سول سروس
کی کل اسامیون کے ایک معین حصہ پر باشندگان ہند مقرر کئے جاوین اور یہ عہدے خواہ
امتحان کے نتائج کے مطابق ہو جو لندن مین ہوا کرے ۱۰۰ اگر ضرورت ہو تو ہندوستان مین
اس امتحان کے ذریعہ سے اسمین اضافہ کیا جاوے بشرطیکہ ایسا ہونا ممکن ہو تو اسی قسم کا علیحدہ
امتحان ہو۔ مین یہ سفارش کرونگا کہ کل اسامیون کا ایک ثلث بدین غرض معین کیا جاوے ا
مثال سے میرا مطلب بخوبی سمجھ مین آجاویگا۔ فرض کیجئے کہ کل ساٹھ اسامیان ہین۔ انمین

بیس اسامیان باشندگان ہند کے لیے مخصوص کیجاوین۔ اگر اوس امتحان مین جو لندن مین ہوگا
کامیاب امیدواران کی فہرست مین ۲۰ باشندگان ہند موجود ہون تو پھر ہندوستان
مین امتحان ہونے کی کوئی ضرورت نہوگی۔ لیکن اگر اس فہرست مین صرف ۵ باشندہ ہند
ہون تو پھر ہندوستان مین امتحان لیکر ۱۵ اسامیان بھرتی ہونگی۔ اگر کوئی ہندوستانی کامیاب
نہو تو پھر بیسون اسامیان ہندوستان مین امتحان پاس کئے ہوئے امیدوارون سے بھرتی ہون
گے۔ جو امیدوار ہندوستان کے امتحان مین شریک ہون اونکے لیے یہ قرار دیا جاوے کہ
اونکو کم از کم اسقدر مارک ضرور پانے چاہئین۔ اگرچہ مجوزہ اسکیم مین بہت کچھ اچھی نکتہ
چینی ہوسکتی ہے لیکن میری نظر مین غالبا اس سے ہندوستانیون کے اچھے مقاصد پورے
ہوسکتے مین اسقدر قلیل وقت کے اندر مین تفصیل طیار نہین کرسکا۔ میرا خیال یہ ہے کہ انڈین
سولسروس کی اسامیون کے متعلق اصول نیابت رائج کرنا مرکوز خاطر نہین ہے۔ مین اس سفارش
کے لیے تیار نہین ہون کہ انڈین سولسروس کی جوڈیشیل شاخ کیواسطے علیحدہ طریقہ بھرتی اختیار
کیا جاوے۔ لیکن میری یہ راے ہے کہ اس معاملہ مین یہ کارروائی شروع ہونی چاہئے کہ بارسٹر
اور ہائیکورٹ وکیل جو ۵ سال سے وکالت کرتے ہون چند ڈسٹرکٹ ججیون کے عہدہ پر مقرر
کئے جائین۔ یہ احتیاط رہے کہ اسکے لیے وہی اشخاص منتخب کئے جاوین جنھون نے وکالت
مین شہرت حاصل کی ہو۔ میری نظر مین انڈین سولین کے ذمہ دار عہدہ پر جو اشخاص مقرر
کئے جاوین اونکی عمر ۲۵ سال سے کم نہو مین یہ سفارش کرونگا کہ باشندگان ہند اور
حضور ملک معظم کے دیگر نیچرل بارن رعایا کی عمر کی حد مین کوئی تفاوت نہونی چاہئے۔

مین یہ صلاح نہین دونگا کہ ہندوستان مین صیغہ انڈین سولسروس مین فوجی افسران کے
بھرتی کرنے کا طریقہ رائج کیا جاوے۔ اگر کسی باعث سے میری وہ سفارش قبول کیا جاوے جو
مین نے ہندوستان مین امتحان ہونے کے متعلق پیش کی ہے تو مین اس امر پر نہایت
زور دونگا کہ ہندوستانی طلبا کو انڈین سولسروس کے امتحان مقابلہ مین شریک ہونے کیواسطے
انگلستان جانے کی آسانیان فیاضی کے ساتھ ملنی چاہئین۔ یہ آسانیان اس قسم کی ہون۔
(۱) وظائف اسقدر کافی ہون کہ تمام ضروری اخراجات اوس سے ادا ہوسکین۔ (۲) اگر امتحان
مقابلہ مین ناکام رہے تو ہندوستان مین اونکو دیگر موزون اسامیان ملنے کی معقول توقع ہو۔
لیکن مین اس امر پر زور دونگا کہ انڈین سولسروس مین جو شخص مقرر ہو اوسکو کم از کم

ضمیمہ اخبار ہندوستانی مورخہ فروری سنہ ۱۹۱۳ء

سلسلہ کے لیے دیکھو نمبر ۲ جنوری سنہ ۱۳

دو سال تک ہندوستان میں تربیت پانیکا موقع ملنا چاہیے - میرا یہ خیال ہے کہ امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے جو امیدوار انڈین سول سروس میں بھرتی کیے جاویں انکو قبل ملازمت میں داخل ہونیکے ایک عرصہ تک پروبیشن پر رہنا چاہیے - اور اسکے لیے ایک سال کی مدت ہونی چاہیے آجکل ہے - اور موجودہ نصاب میں مناسب معلوم ہوتا ہے سوا ان حالتوں کے جنکا ذکر میں نے آگے چلکر اپنے جواب میں کیا ہے اگر باشندگان ہندوستان میں امتحان لیے مقرر ہوں تو اُن کو دو سال تک پروبیشن پر رہنا چاہیے - اور یہ زمانہ انگلستان میں صرف کیا جاوے کچھ عرصہ تک کسی رزیڈنشل یونیورسٹی میں اور کچھ عرصہ تک لندن میں آخری زمانہ (الف) انگلستان کی عدالتوں کا طرز عمل اور (ب) لنڈن کی کونٹی کونسل و دیگر مجلس انسٹیٹیوشنوں کے طرز عمل و کار روائی سے واقفیت حاصل کرنے میں صرف کرنا چاہیے - میرا یہ خیال ہے کہ پروبیشن ہی کا زمانہ اگر باشندگان ہند و دیگر نیچرل بارن رعایائے حضور ملک معظم انگلستان میں صرف کریں تو بہتر ہوگا - اور جو امیدوار انگلستان میں منتخب ہوں وہ اپنا زمانہ پروبیشن ہندوستان میں صرف کریں - لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ یہ توقع فضول ہوگی کہ نوجوان انگریز ایسی حالت میں ہندوستان آوینگے جبکہ ان کو تقرری کا یقین نہ ہوگا - میں یہ مناسب نہیں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان میں کسی موزون مقام پر کالج کھولا جاوے جس میں انڈین سول سروس کے اور دیگر انڈین پروبیشن کے پروبیشنروں کو جو انگلستان میں بھرتی ہوں تربیت دیجاوے - مجھے یقین ہے کہ ممبران انڈین سول سروس میں ہندوستانی زبانوں سے واقفیت کم ہوتی جاتی ہے اور میری رائے میں اسکے تین خاص اسباب ہیں - (۱) یہ کہ آجکل بمقابلہ سابق ہندوستانی انگریزی زیادہ بولتے ہیں اور دیسی زبانوں میں گفتگو کی زیادہ ضرورت باقی نہیں رہی ہے - (۲) تبادلہ بسا اوقات ہوتا رہتا ہے - (۳) ہندوستان سے باہر زمانہ رخصت صرف کرنیکی زیادہ آسانیاں ہیں - میرے نزدیک اس کا علاج یہ ہے کہ دیسی زبانوں میں معیار ڈیپارٹمنٹل امتحانات بلند کیا جاوے اور ترقی زیادہ تر نہیں قابل ہونے پر منحصر کی جاوے -

ممبران انڈین سول سروس کی تنخواہ و رخصت کا معیار معین کرنے کے لیے کیا کوشش کیا جاوے

اسکے متعلق میری رائے یہ ہے کہ موجودہ امتحانات کا معیار بند کیا جاوے ۔ جہانتک کہ تمام افسران کا تعلق پایا جاتا ہے ۔ جہانتک جوڈیشل شاخ کے افسران کا تعلق ہے وہ پانچ سال کی ملازمت کے بعد منتخب کیے جاوین بعد اس انتخاب کے وہ ایک سال کے لیے ہائی کورٹ مین رہین ۔ اور اس زمانہ مین چیف جسٹس صاحب یہ انتظام کرین کہ وہ دیکھتے رہین کہ وہ عدالتون مین کیا کام کرتے ہین ۔ بعد ازان دوسری مدت دو سال کے لیے سبارڈینٹ جج رہین ۔ ان کو مقدمات فوجداری کی سماعت کا اختیار بھی دیا جاوے ۔ کچھ عرصہ تک ابتدائی تحقیقات اور بعد ازان وہ ڈسٹرکٹ و سشن ججی کا کام انجام دینے کے قابل سمجھے جاوین ۔ ممبران انڈین سولسروس جو باشندگان ہند ہون اور خالص ہندوستانی نسل والون یورپین اور ہندوستانی مرکب نسل اور خالص یوروپین کے مابین پرورش اور تربیت کے متعلق کچھ تفاوت نہونا چاہیے ۔

پراونشل سروس کے سوالون کے متعلق مسٹر سنہا صاحب نے فرمایا کہ میرا خیال یہ ہے کہ چند اسامیان نامزدگی کے لیے مخصوص کرنے کے بعد باقیماندہ مانند سابق کے امتحان مقابلہ سے بھری جاوین ۔ مین خیال کرتا ہون کہ اعلٰے درجہ کی اسامیان معدودے چند ہین ان کی تعداد مین اضافہ ہونا چاہیے ۔ مین جوڈیشل فرائض کو ایگزیکیٹیو فرائض سے علٰحدہ کرنے کا پورا حامی ہون ۔

موجودہ پیمانہ تنخواہون کا بہت سال گذرے کہ جب متعین ہوا تھا اور میرے خیال مین اب اسمین ترمیم کی اشد ضرورت پائی جاتی ہے ۔

بعد ازان صدر نشین صاحب نے سوال کیا کہ آپ کیا کام کرتے ہین ؟

مسٹر سینہا صاحب نے جواب دیا ۔ مین بیرسٹر ہون اسٹینڈنگ کونسلی ۔ ایڈوکیٹ جنرل بنگال اور وائسرائے صاحب بہادر کی کونسل کا قانونی ممبر رہ چکا ہون ۔

انڈین سولسروس مین ہندوستانیون کے داخلہ کے متعلق مسٹر سنہا صاحب نے فرمایا کہ ہندوستانیون کی بھرمار کبھی نہین ہوسکتی ہے ۔

(س) آپ کو اس سے اتفاق ہے کہ انگلستان مین جو جانچ ہوگی وہ بمقابلہ ہندوستان مین جانچ ہونے کے نہایت مناسب ہوگی ۔

بہر حال آئندہ چند سال تک یہ حالت رہیگی ۔

(ج) مجھے ایسا ہی یقین ہے ۔

(س) ہندوستان مین جانچ کرنیکے لیے ممتحن کون ہون؟
(ج) مین تو یہ بہتر سمجھتا ہون کہ امتحان زیر اہتمام سولسروس کمشنران انگلستان ہو۔
(س) کیا آپ کی خواہش یہ ہوگی کہ جہانتک ممکن ہو یہان کا امتحان ہر طرح سے انگلستان کے امتحان کے برابر ہو؟
(ج) میری یہی خواہش ہے۔
(س) کیا آپ یہ تجویز نہین کرینگے کہ ہندوستان کے متعلق کوئی خاص مضمون ان مضامین سے علحدہ جو انگلستان مین ہوتے ہین رائج کیا جاوے؟
(ج) میرا ایسا خیال نہین ہے۔

بعد ازان مسٹر سنہا صاحب نے فرمایا کہ جو امیدوار ہندوستان مین منتخب کیے جاوین انکو دو سال کے واسطے انگلستان جانا چاہیے۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ اور آپنے اس امر پر بہت زور دیا۔ یوروپین امیدوار ہندوستان آوین اور یہان زمانہ پروبیشن صرف کرین۔ یہ کامل درجہ کی صلاح ہے۔

(س) کیا آپ اس امر پر زور دیتے ہین کہ جو یوروپین سولین ہندوستان آوین قبل اسکے کہ وہ اپنے عہدہ کا کام انجام دینا شروع کرین۔ انکو ہندوستانیون کی عادات اور رواج کی تربیت حاصل کر لینا چاہیے ؟
(ج) یہ بہت مناسب ہوگا لیکن مجھے یہ معلوم نہین ہوتا ہے کہ کیونکر یہ طریقہ چلسکیگا کہ دو سال تک انگلستان مین پروبیشن پر رہین اور دو سال تک ہندوستان مین اور ان سے مطلق کام نہ لیا جاوے۔

(س) آپ یہ تجویز کرینگے کہ ڈسٹرکٹ و سیشن جج کی اسامیون کا ایک حصہ بیرسٹرون اور ہائیکورٹ کے وکیلون کے واسطے مخصوص کر دیا جاوے؟
(ج) مین یہ نہین کہونگا کہ مخصوص کر دیجاوین۔ اگر میرا اسکیم سولسروس کیواسطے منتخب کیا جاتا ہے تو مین یہ نہین کہونگا کہ مخصوص کر دیجاوین۔ مین یہ کہونگا کہ گورنمنٹ کو ان اسامیون پر بیرسٹرون اور وکلا کو مقرر کرنے کی آزادی قائم رہنا چاہیے۔
(س) کیا آپ کوئی حصہ تجویز کرتے ہین؟
(ج) ابتدا مین تو یہ بہت قلیل حصہ ہوگا۔ مین کوئی حصہ تجویز نہین کرونگا۔

سر ویسے ہیک صاحب نے چند سوالات اسکے متعلق کیے کہ ہندوستان و انگلستان مین یکسان امتحان ہونے کا کیا اثر ہوگا۔ اور مسٹر سنہا صاحب نے جواب مین بیان کیا کہ اگر ہندوستان مین اس قسم کے امتحانات ہونگے۔ تو بہت سے ہندوستانی اسکے واسطے شریک ہونگے۔ مین یہ نہین کہتا ہون کہ یہ اندیشہ بے بنیاد ہے کہ ہندوستان کے لیے آج جسقدر اسامیان مناسب سمجھی جاتی ہین انسے زیادہ پر ہندوستانی مقرر ہوجاوینگے۔ بہت لوگون نے یہ اندیشہ ظاہر کیا ہے۔ مین اس سے اتفاق نہین کرتا ہون کہ ہندوستانیون اور انگریزون کے لیے علٰحدہ سروس ہو۔ اگر کسی قسم کی علٰحدہ سروس ہوبھی تو اسکا وہ مرتبہ نہین ہوسکتا ہے جو انڈین سول سروس کا ہے۔

(س) کیا آپکا یہ خیال ہے کہ ان یکسان امتحانات مقابلہ کے ذریعہ سے آپ کو سول سروس مین مختلف قسم کے آدمی ملین گے۔ آپ یہ بتاوین کہ آجکل پراونشل سول سروس مین کون لوگ جاتے ہین؟

(ج) میرا یہ خیال ہے کہ آجکل سوسائٹی مین ان لوگون کی حالت وہی ہے جو قبل پراونشل و سول سروس مین داخل ہونے کے تھی۔ تفاوت بعد سروس مین داخل ہونے کے ہوتا ہے کیونکہ امپیریل سروس کی وقعت زیادہ سمجھی جاتی ہے۔ مطالعہ قانون کے لیے یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ بجاے انگلستان کے سولین ہندوستان مین اسکا مطالعہ کرین۔

(س) کیا آپ یہ بتا سکتے ہین کہ کتنے ہندوستانی امتحان سول سروس مین شریک ہوکر ناکام رہے اور انکو ملازمت نہین ملتی ہے۔

(ج) مین صحیح نہین بیان کرسکتا۔

بعد ازان سر ولنٹائن چرول صاحب نے سوال کیا۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ ہندوستان مین جو لوگ امتحان سول سروس مین کامیاب ہون وہ بھی ویسے ہی سمجھے جاوین جیسے کہ انگلستان مین پاس شدہ سمجھے جاتے ہین؟

(ج) میرا یہ خیال ہے کہ اگر وہ یہان امتحان مین کامیاب ہون۔ اور تربیت حاصل کرنے کے لیے انگلستان جاوین تو پھر وہ بھی ممبران انڈین سول سروس تصور کیے جاوین۔

میرا خیال ہے کہ حسب قاعدہ ہر سال ہین ایا بعد شریک ہوتے ہین لیکن امسال

میرا خیال ہے کہ تعداد زیادہ ہے۔ منجملہ انکے سات یا آٹھ ملازمت مین داخل ہوتے ہین۔ اور جو لوگ یہان داخل نہین ہو سکتے ہین انکو میرے خیال مین مستقل ملازمت نہین ملتی ہے۔

(س) کیا گورنمنٹ کی ملازمت نہین ملتی ہے؟

(ج) جی ہان۔ پھر انکے معاش کا کوئی سلسلہ نہین ہے۔

(س) کیا وہ کسی اور ملازمت مین داخل نہین ہو سکتے ہین مثلاً لٹریچر وغیرہ مین؟

(ج) مسٹر چربول صاحب مجھے اندیشہ ہے۔ اس ملک مین لٹریچر ایسا پیشہ نہین ہے کہ اس سے انسان کچھ پیدا کر سکے (قہقہہ)

مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب کے سوالات کے جواب مین مسٹر سنہا صاحب نے فرمایا کہ آپ کا یہ خیال نہین ہے کہ دماغی قابلیت کی مجوزہ جانچ چند صوبجات کے لیے سول سروس کا در بند کر دیگی۔ اس معاملہ مین مختلف فرقون کی لیاقت کا مسئلہ پیدا نہ ہونا چاہیے۔

مسٹر سیچ صاحب کے سوالات کے جواب مین مسٹر سنہا صاحب نے بیان فرمایا۔ میرا یہ خیال ہے کہ جو شخص ڈسٹرکٹ و سشن جج ہونے والا ہو اس کو پانچ سال تک عام طور پر کام کرنا چاہیے اور بعد ازان اس خاص کام کی جانب رجوع ہونا چاہیے۔ میرا یہ خیال ہے کہ اس بات کے متعلق سخت قواعد ہونا چاہیے۔ نہ یہ کہ گورنمنٹ پر یہ معاملہ چھوڑ دیا جاوے۔ مین دماغی قابلیت کی جانچ پسند کرتا ہون۔ اس قسم کی جانچ شاید ممبران ڈامیا کلڈ اینگلو انڈین جماعت کو اس سے باز رکھیگی۔

مسٹر رمزے میکڈانلڈ صاحب کے سوال کے جواب مین مسٹر سنہا صاحب نے فرمایا کہ یکسان امتحان مقابلہ کا جو اسکیم پیش کیا گیا ہے۔ اسکے مقابلہ مین مین اپنی اسکیم کو فوقیت دیتا ہون۔ موجودہ حالت ترقی کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ روز بروز زیادہ تعداد مین ہندی رنیدار انگلستان جاوین۔

(س) لیکن دوسری اسکیم کا ایک جزو یہ بھی ہے کہ وہ انگلستان جاوین؟

(ج) میرا اسکیم یہ ہے کہ وہ کم سنی مین جاوین اور زیادہ عرصہ تک وہان رہین۔

(س) ہندوستان مین آپ لوگ کس عمر مین ڈگری حاصل کرتے ہین؟

(ج) ۲۰ سال کی عمر مین۔

(س) تو آپ کا اسکیم یہ ہوگا کہ ۲۰ سال کی عمر مین امیدوار انگلستان جاوے دو سال تک وہان رہے اور بعد امتحان مین کامیاب ہونے کے ایک دو سال تک وہان پر وبیشن

پر رہے یہ آپ کا اسکیم ہے۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ اس سے ہندوستانی افسرون کی قابلیت مین اضافہ ہوگا؟

(ج) جی ہان۔

(س) کیا آپکا یہ بیان نہین ہے کہ ضروری تعداد ذارک حاصل کرنے کے لیے انکو جو سخت ایپوئنی کرنی پڑتی ہے۔ اس کا اثر انگریزون اور ہندوستانیون پر خراب پڑتا ہے؟

(ج) جی ہان۔ مین نے سنا ہے کہ اس سے یہ۔

(س) کیا آپکو اس سے اتفاق ہے کہ انڈین سولسروس کی جن اسامیون پر یورپین ہین۔ اُن کی تعداد قلیل پائی جاتی ہے۔ جو برٹش خصوصیات نظم ونسق قائم رکھنے کیلیے ضروری معلوم ہوتی ہے؟

(ج) نہین۔

مزید سوالات کے جواب مین مسٹر سنہا صاحب نے فرمایا کہ آپ اپنے اہل ملک کو یہ شکایت کرتے سُنا ہے کہ ہندوستانی ممبران سولسروس کو خاص خاص اضلاع کا چارج نہین دیا جاتا ہے۔

(س) کیا وہ اس رائے کو قبول کرتے ہین کہ اس کا باعث انکی ناقابلیت ہے؟

(ج) نہین۔

(س) کیا آپ کے پاس اس خیال کے ذہن نشین کر لینے کا کوئی سبب بھی ہے؟

(ج) جی ہان۔ اس معاملہ مین میری ذاتی رائے واقع ہوئی ہے۔

(س) کیا آپ اس رائے کو بیان فرماوینگے؟

(ج) میرا یہ خیال ہے کہ کوئی وجہ نہین ہے کہ ہندوستانی ممبران سولسروس کو خاص خاص اضلاع کی ذمہ داری کا چارج نہ دیا جاوے۔

(س) کیا آپکا یہ خیال ہے کہ ہندوستانیون کو بھی معلومات نظم ونسق حاصل کرنیکا وہی موقعہ ملتا ہے جو انگریزون کو حاصل ہوتا ہے؟

(ج) جی ہان۔ مین ایسا خیال کرتا ہون۔

(س) جب آپ انڈین سولسروس مین داخل شدہ اُن اشخاص کے سوشل مرتبہ کا ذکر کرتے ہین جو پراونشل سروس کے راستہ سے داخل ہوتے ہین۔ اور جو شخص کہ امتحان

کے ذریعہ سے داخل ہوتا ہے تو کیا آپ اس سے یہ سمجھتے ہین کہ اس ملک مین سونیل نظام ایسا ہے کہ جن لوگون نے امتحان پاس کیا ہو ان کو ان لوگون پر جو پراونشیل سروس سے داخل ہوتا ہے فوق حاصل ہوتا ہے ؟

(ج) نہین - یہان صرف فوقیت کا نظام ہے -

(س) کیا یہ نظام فوقیت سخ کے ... دو گیرہ بعنوان پہ سختی کے ساتھ قائم رہتا ہے ؟

(ج) جی نہین -

(س) کیا آپکو کوئی ایسی خاص بات معلوم ہے کہ جس سے یہ پایا جاتا ہو کہ حکام ضلع کے لیے جوڈیشل و اگزیکٹیو دونون فرائض انجام دینا مناسب نہین ہے - کیا آپ تمام طور پر یہ بیان کر سکتے ہین کہ کیون مناسب نہین ہے ؟

(ج) حکام ضلع جو کسی مقدمہ کی سماعت کرتا ہے بہ حیثیت اگزیکٹیو حاکم کرتا ہے - اور خواہ اسپر براہ راست اثر پڑے یا نہ پڑے وہ بسا اوقات ایسی باتین کرتا ہے - جنکو وہ سمجھتا ہے کہ اسکے جوڈیشل امتحان کے مطابق ہونگی -

(س) کیا یہ کم و بیش عام حالت ہے ؟

(ج) بسا اوقات ایسا ہوا کرتا ہے -

مسٹر سنہا صاحب نے ایک اور سوال کے جواب مین فرمایا کہ جوڈیشل و انتظامی فرائض کی علٰحدگی کے فوائد موجودہ نظام کے فوائد سے کہین زیادہ وزنی ہین -

مسٹر سین صاحب نے جو سوالات کیے اُنکے جواب مین مسٹر سنہا صاحب نے فرمایا کہ اگر یکسان امتحان مقابلہ ہندوستان و انگلستان مین ہوگا تو ہندوستانیون کی تعداد عظیم داخل ہو گی - اور اس تعداد عظیم کو اگر اسامیان نہ ملین تو نہایت بے چینی پیدا ہو گی - وظائف کے متعلق سنہا صاحب نے فرمایا کہ ہندوستانی طلبہ اس لحاظ سے منتخب ہون کہ یونیورسٹی مین اُنھون نے کیا کارنمایان کیے ہین -

مسٹر کرن چندر ڈے صاحب

مسٹر کرن چندر ڈے صاحب ڈی۔ پی۔ اے۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ دوسرے ڈپٹی کمشنر
وکلکٹر بنکپور نے اپنی شہادت کے ضمن مین فرمایا۔ موجودہ نظام امتحان مقابلہ قابل اطمینان
طور پر چل رہا ہے۔ مین انڈین سولسروس کے داخلہ مین اصول مقابلہ کو نہایت مستحکم اور مناسب
تصور کرتا ہون۔ یہ طریقہ باشندگان ہند و نیز دیگر اشخاص کے لیے نہایت مناسب ہے۔ اور مین
یہ سفارش نہین کرتا ہون کہ کسی فرقہ کے لیے کوئی خاص یا علحدہ آسانی اور قابلیت قرار دیجاوے
مین ہندوستان و انگلستان مین یکسان امتحان مقابلہ ہونا پسند کرتا ہون۔ سوالات و ممتحن دونون
جگہ کے لیے ایک ہون اور دونون مرکزون کے نتائج کی مشترکہ فہرست تیار ہووے۔
دونون مرکزون کے ہندوستانی و دیگر امیدوارون کو آزادی کے ساتھ امتحان مین شریک ہونے کی
اجازت دیجاوے۔ لیکن شرط صرف یہ ہے کہ جو امیدوار ہندوستان مین امتحان ہونے کے بعد منتخب
کیے جاوین وہ انگلستان جاکر کسی مقبول یونیورسٹی مین کم از کم تین سال تک رہین اور وہان ڈگری
حاصل کرین۔

اگر ہندوستان و انگلستان مین یکسان امتحان مقابلہ رائج کیا جاوے تو میرے خیال
مین یہ ضروری نہین ہے کہ پراونشل سولسروس کے لیے مندرجہ فہرست اسامیان کا رکھ لیا
جاوے۔ قابل و ہوشیار نوجوان ہندوستانی امتحان انڈین سولسروس کے مقابلہ مین شریک
ہو سکتے ہین۔ اگر وہ ناکام رہین یا بلند درجہ حاصل نہ کر سکین اور بعد ازان پراونشل سولسروس
مین داخل ہون۔ تو وہ مندرجہ فہرست اسامیون کو واجبی طور پر فوق نہ دیسکینگے۔ خواہ صرف
انگلستان مین امتحان ہو یا انگلستان و ہندوستان دونون مقامات پر یکسان امتحان ایک
ہی وقت مین ہو۔

میرا یہ خیال ہے کہ عمر کی قید یہ ہونا چاہیے کہ یکم جنوری کو اُس کی عمر ۱۷ سال سے زیادہ و
۱۹ سال کے اندر ہو۔ یہ عمر تمام امیدوارون کے لیے ہندوستان و انگلستان مین مناسب
ہوگی۔ خواہ امیدوار ہندوستانی ہون یا انگریز۔ اور اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ ناکام ہونے پر

جنکو دوسرا سلسلہ زندگی اختیار کرنے کا کافی موقع ملیگا - چونکہ یہ مقصود ہے کہ انڈین سولسرونٹ
ایسی عمر مین ہندوستان مین اپنے فرائض انجام دینا شروع نکرین جبکہ نظم و نسق کا بار گران سنبھال
نہین سکتے ہین - بدین وجہ مین یہ سفارش کرونگا کہ بعد انتخاب کے ہر ایک امیدوار انگلستان کی
کسی مقبول یونیورسٹی مین کم از کم تین سال تک رہکر وہان پڑھے اور ڈگری حاصل کرے اور
اگر قانونی ڈگری حاصل کرے تو نہایت انسب ہوگا - اس سے ضروری تعلیم اختتام پر پہونچیگی -
انکا دلی اُفق وسیع ہوجاویگا - اور دماغی و جذباتی اوصاف ترقی کرینگے - جو مستحکم نظم و نسق کیلیے
نہایت ضروری ہے - اگر ہندوستانی زبان و قانون مین خصوصیت حاصل کرنے کے لیے جو تین
سال تک انگلستان مین ٹھہرنے کی ضرورت سمجھی جاوے تو مجھے اسپر اعتراض نہوگا - مین
یہ مناسب سمجھتا ہون کہ پروبیشنر اپنا زمانہ پروبیشن انگلستان مین کسی مقبول یونیورسٹی مین ختم
کرین اور اسکے واسطے مین کیمبرج و آکسفورڈ کی یونیورسٹیون کی سفارش کرتا ہون کیونکہ
وہان طلبا زیادہ قابلیت حاصل کرتے ہین - پروبیشنرون کو اس زمانہ مین الاونس دیا جاوے
اور اسکے واسطے مین یہ سفارش کرتا ہون کہ ۲۰۰ سو پونڈ سالانہ دیے جاوین - الاونس جبھی
دیا جاوے - جبکہ اُن کا ٹیوٹر اس مفہوم کا سارٹیفکٹ دے کہ پروبیشنر کی محنت اور
رفتار ترقی قابل اطمینان ہے - میرا یہ خیال ہے کہ ممبران انڈین سولسروس کی واقفیت
ہندوستانی زبانون مین روز بروز کم ہوتی جاتی ہے - خاص باعث یہ ہے کہ نظم و نسق کے
کام مین بجاے دیسی زبانون کے انگریزی زبان مستعمل ہورہی ہے - اور اہل ہند نے انگریزی
بہت پڑھلی ہے - مین یہ چاہتا ہون کہ ڈپارٹمنٹل امتحانات کا معیار بلند کیا جاوے - یہ اسطرح
ممکن ہوسکتا ہے کہ دیسی اخبارات برابر پڑھے جاوین - اور دیسی زبانون مین ناول و دیگر
آسان لٹریچر بھی پڑھا جاوے - اور تعلیم یافتہ ہندوستانیون سے بلا تکلف میل جول بڑھایا جاوے

میری راے یہ ہے کہ انڈین سولسروس کے افسر کو ایک ہزار پونڈ سالانہ کی پنشن پر بعد
۲۵ سال یا ۳۰ سال کی ملازمت کے سبکدوش ہونا چاہیے یا کوئی درمیانی زمانہ لائق عرصہ
قرار دیا جاوے - بعد ۲۰ سال کی ملازمت کے کمیوٹیشن موقوف کر دیا جاوے - بعد ۳۰ سال
کے بعد ہر سال کے واسطے مزید پنشن ۲۵ پونڈ سالانہ کی دیجاوے بشرطیکہ زیادہ سے زیادہ پنشن

ملسلتی ہو۔ ۱۲۵ پونڈ ہو۔ اس سے سویلین صاحبان اس ملک مین زیادہ عرصہ تک رہیے۔ اور ملک اُنکی پختہ راے اور سالہاسال کی مجتمع معلومات سے محروم نہ ہوگا۔ مجھے کوئی وجہ نظر نہین آتی ہے کہ ہائی کورٹ کے ججون کو فوق دیا جاوے۔ اور مین یہ عرض کرونگا کہ وہ بھی ان ہی قواعد کے پابند بنائے جاوین جو دیگر ممبران انڈین سولسروس کے واسطے پائے جاتے ہین انڈین فیملی پنشن فنڈ کے متعلق مین یہ پسند نہین کرتا ہون کہ باشندگان ہند جو ممبران انڈین سولسروس ہین اسکے فوائد سے محروم رکھے جاوین۔ ہماری یہ شکایت برابر قائم ہے۔ جب یہ امتیاز قائم ہوا تھا اسوقت ہندوستانیون و دیگر ممبران انڈین سولسروس کی مابین چاہے سوشل حالتون مین جو اختلاف تھا۔ لیکن آجکل مطلق نہین ہے۔ انڈین فیملی پنشن فنڈ مین ہمکو شریک نہ کرنے کے لیے یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ ہندو یا مسلمان ایک سے زیادہ بیویان کر سکتا ہے۔ لیکن عیسائی۔ پارسی وبرہمو جو ایک سے زیادہ بیوی نہین کر سکتے ہین۔ وہ بھی اس سے علحدہ رکھے گئے ہین۔ اگر ایسا ہی اتفاق ہو تو کوئی دقت نہین ہو سکتی ہے۔ کیونکہ پنشن صرف بڑی بیوی کو دیجا سکتی ہے۔

مزید جرح مسٹر سنہا

کمیشن کی بینچ کے لیے دوبارہ نشست ہوئی ہے تو مسٹر گوکھلے نے مسٹر سنہا سے مندرجہ ذیل سوالات کئے۔ بحوالہ آپکی تجویز جسکو کہ دو مقامی امتحان کا چھوٹے پیمانہ ہونا کہنا چاہیے۔ یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ اس تجویز کے رو سے ہندوستانی امیدوار اگر انگلینڈ مین کامیاب نہو تو یہان واپس آکر کامیاب ہو جائے۔ اور یہ امر ہندوستانیون کے لیے خاص نفع کا ہوگا۔ کیا یہ ممکن ہوگا کہ اس اعتراض کے دفعیہ کیلیے ہندوستان کے امتحان کی تاریخ اسطرح رکھی جاوے کہ جو امیدوار انگلستان مین کامیاب نہوے اسکے لیے یہ ممکن نہو کہ یہان آکر امتحان پاس کرے۔

(جواب) ہان۔ یہ اسطرح پر ہو سکتا ہے کہ اس امر کا اعلان کر دیا جاوے کہ ہندستان مین جو امتحان ہوگا اسکی تاریخ انگلستان والے امتحان کی تاریخ سے پندرہ روز بعد ہوگی۔

(سوال) یک ثلث کی تناسب کی نسبت یعنے یہ امر کہ کل ہندوستانی ملازم ایک ثلث ہون اس سے یہ مطلب تو نہین ہے کہ کل سول سروس کا ایک ثلث ہو؟

(جواب) نہین۔ (سوال) کتنا عرصہ چاہیے کہ کل سول سروس مین ایک ثلث۔

ہندوستان ہو جاوین ؟

(جواب) قریب تیس سال کے -

(سوال) نسبت انتہائی تعداد جس سے کہ کسی حالت مین کمی ہونا چاہیے کیا آپ سکریٹری آف اسٹیٹ کی اس راے سے متفق ہین جو انھون نے اپنے اس مراسلہ مین ظاہر کی ہے - جو دو مقامی امتحانات کی نسبت ہے - کہ ملازمت مین کافی تعداد اہل یورپ کی رہنا چاہیے ؟

(جواب) میرا خیال ہے کہ کافی تعداد اہل یورپ کا ملازمت مین ہونا لازمی ہے -

(سوال) کیا آپ کی راے ہے کہ ایسی انتہائی تعداد کا مقرر کرنا جس سے کہ یورپین ملازمین کی تعداد کسی حالت مین کم نہ ہو سکے دفعہ ۸۷ فرمان شاہی مصدرہ ۱۸۳۳ء کے مضمون کے مطابق ہوگا ؟

(جواب) یہ بڑا مشکل سوال ہے - مین جانتا ہون کہ اکثر بہت زبردست مقننون نے یہ راے قائم کی ہے کہ اس دفعہ کی رو سے یہ غیر ممکن ہے کہ ہندوستانیون کے لیے وہ تعداد مقرر کیجاے جو کم سے کم ہو - لہذا یورپین کے لیے وہ تعداد جو زیادہ سے زیادہ ہو - مین اس امر کے لیے طیار نہین ہون کہ اسکی نسبت بلا غور فوراً جواب دیسکون -

(سوال) کیا یہ زیادہ پسندیدہ نہوگا کہ ایسی تعداد اہل یورپ کی جو کہ گورنمنٹ کے نزدیک ملازمت مین ضروری ہو - وہ کسی عملی طریقہ سے حاصل کی جاوے بہ نسبت اسکے کہ کچھ قاعدے اسکے لیے بناے جاوین ؟

(جواب) یہی مین بھی چاہتا ہون -

(سوال) ایک تجویز کی گئی ہے کہ اگر دفعہ ۸۷ - فرمان ۱۸۳۳ء کا اس انتہائی تعداد کے مقرر کرنے مین سنگ راہ ہے - تو اسکو منسوخ کر دینا چاہیے آپکی اسکی نسبت کیا راے ہے ؟

(جواب) میرے خیال مین یہ بہت ہی برا ہوگا - اسکے نتائج اتنے زبردست ہونگے کہ پیشین گوئی کرنا غیر ممکن ہوگا کہ انجام کیا ہوگا -

(سوال) اور ملکہ معظمہ کے فرمان کی نسبت آپکی یہی راے ہے ؟ -

(جواب) بے شک - مسٹر جے بال کے سوال کے جواب مین مسٹر سمتھ نے کہا کہ انگلستان مین نسبتاً زیادہ تعداد ہندوستانیون کی بہ نسبت پیشتر کے مقابلہ مین اب اس

امتحان مین داخل ہوتی ہے لیکن تب بھی تعداد بہت کم ہے۔

سر تھیوڈور ماریسن کے جواب مین مسٹر سنہا نے کہا کہ وہ انگلستان مین ہندوستانی امیدوارون کا رہنا بہت ہی ضروری سمجھتے ہین۔ ان کی راے مین انگلستان مین رہنا ہندوستانی تربیت کے لیے ضروری ہے۔ انھون نے خود بہت سی حالتون مین یہ دیکھا ہے۔ کہ ایسے ہندوستانی زیادہ وسیع نظر ہوتے ہین بہ نسبت ان کے جو کہ انگلستان نہین گئے ہین۔ اس سے ان کا مطلب کسی کو بُرا کہنے کا نہین ہے۔ لیکن انکا یہ اعتقاد ہے۔

ارل آف رانلڈ شی کے سوال کے جواب مین مسٹر سنہا نے کہا کہ ہندوستانی امیدوار جو انگلستان مین کامیاب نہوا ہو۔ ہندوستان مین آکر پاس ہو سکتا ہے۔ اس سے ہندوستانی کو دو موقعہ بہ نسبت انگریز کے ایک موقعہ کے نہین ملینگے۔ انگریزی امیدوار جو کہ ایک سال ناکامیاب ہو دوسرے سال امتحان دیسکتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ہندوستانی امیدوار ایسی حالت مین انگریز امیدوار سے سینیر رہیگا۔ لیکن یہ نتیجہ صریحی نہین ہو سکتا کہ چونکہ ایک شخص دوسرے شخص سے ایک موقعہ پر برتر ہے لہذا ہر موقعہ پر اسکو برتر رہنا چاہیے۔

(سوال) سر ولنٹائن چیرول۔ کیا سوشل برتری کی ترتیب کی فہرست عہدہ کی نوعیت کی بنا پر بنائی جاتی ہے یا عہدہ دار کی ذات کے لحاظ سے۔ یعنی سوشل وقار کا فیصلہ عہدہ کے لحاظ سے کیا جاتا ہے نہ کہ اس لحاظ سے کہ آیا عہدہ دار اصل مین پراونشیل سروس مین ملازم ہوا تھا یا یہ کہ وہ اسٹیٹوٹری سویلین ہے؟

(جواب) مین نے فہرست ترتیب وقار سرکاری کا بہت مطالعہ نہین کیا ہے لیکن میرا یقین ہے کہ خاص خاص عہدہ دارون کو ترجیح دیجاتی ہے اور سول سروس کے حکام کیلیے خاص ترتیب تو ترجیح بلحاظ مدت ملازمت ہے۔

جرح مسٹر کے۔ سی۔ ڈے کا اظہار

چیرمین کے سوال کے جواب مین مسٹر کے۔ سی۔ ڈے نے تجویز کیا کہ سول سروس کے امتحان کے پاس کرنیکے بعد ڈیڑھ برس تک انگلستان مین رہنا چاہیے۔ مسٹر موصوف ایک ہی وقت مین دو مقام پر امتحان کے موافق تھے۔ یہ کہنا غیر ممکن ہے کہ اس قسم کے امتحان سے انگریز نوازمین کا حصہ ملازمت مین کم ہو جائیگا۔ ہندوستانی طلبا کے لیے جو سول سروس

امتحان مقابلہ مین شریک ہونا چاہین - چار برس کی سکونت کے بالعوض دو برس ہونا چاہیے -
(سوال) ارل آف رانلڈ شی - کیا آپ اسکو ضروری سمجھتے ہو کہ ملازمت مین ایک
مقررہ تعداد اہل یورپ کی ہونا لازمی ہے ؟
(جواب) ہان (سوال) آپ کیا تناسب تجویز کرینگے ؟
(جواب) جہانتک کہ بنگال کا تعلق ہے - میرا خیال ہے کہ انتظام مین کوئی
خرابی نہ واقع ہوگی - اگر نصفا نصف تناسب رکھا جاے مزید سوالات کے جواب مین
مسٹر ڈے نے کہا کہ ہندوستانی سولین پر فرض ہے کہ انگریزی طرز بودو باش کو کلیتاً اختیار
کرے - ملازمت ہذا مین ہندوستانیون کے تقرر سے کچھ کفایت نہ ہوگی -
سر تھیوڈور ماریسن کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ بعض حکام سول سروس
اپنی اولاد کو بنا بر تعلیم ولایت بھیجتے ہین اور بعض نہین بھیجے - یہ بچے بہت کم عمر مین بھیجے جاتے
ہین - یعنی پانچ - چھ یا سات برس کے سن مین -
مسٹر گوکھلے کے جواب مین مسٹر ڈے نے کہا کہ اس امر کا کوئی خوف نہین ہے کہ ایک
ہی وقت مین دو جگہ امتحان ہونے سے ملازمت مین ہندوستانی کثرت سے ہو جاوینگے - ایک
انتہائی کم تعداد اہل یورپ کی جو کہ ملازمت ہذا مین لازم ہونا چاہیے اسکی تقرر کے وہ خلاف
ہین - کیونکہ اسکی کوئی ضرورت نہین ہے آیندہ سو برس تک ملازمت ہذا مین ہندوستانیون
کی کثرت ہونیکا کوئی موقعہ نہین ہے اگر ایسا تناسب کوئی مقرر کیا جاویگا تو قومی تعصب
کو اس سے ترقی ہوگی - ہندوستانیون کی تعداد بہت ہی رفتہ رفتہ بڑھیگی - اگر کسی وقت یہ
کثرت مخدوش حالت تک پہونچے تو سرکار یہ کارروائی کر سکتی ہے کہ عمر یا امتحان یونیورسٹی کے
پایہ کا معیار بلند کر دے یا اور سیکڑون مختلف طریقون کو عمل مین لاوے -
مسٹر سلائی کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ انکے نزدیک یہ ضروری نہین
ہے کہ کوئی ہندوستانی زبان امتحان مین شامل کیجاے -
(سوال) مسٹر رامزے میکڈانلڈ - اگر ہندوستانی طلبا کو جبکا سن ۱۷ یا ۱۸ سال کا ہو
یہ امتحان پاس کرنا پڑے تو کیا انکے لیے یہ مشکل نہ ہوگا کہ اپنی یونیورسٹی کا امتحان پاس کرین
(جواب) انکو کسی ہندوستانی یونیورسٹی مین مطلقاً پڑھنا نہوگا ایسا امتحان پاس کرنے کے
بعد انکو کسی انگریزی یونیورسٹی مین جانا چاہیے -

(سوال) تم دراصل چاہتے ہو کہ یہ امتحان اسکول کا امتحان ہو اور نہ کہ یونیورسٹی کا امتحان؟ (جواب) جی ہان ۔

مسٹر پیچ کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ امتحان مقابلہ کے وہ پورے موافق ہین۔ یہ امتحان مستقل مزاجی۔ محنت وغیرہ کی جانچ ہے۔ وہ کسی اور قسم کی جانچ کا خیال نہین کر سکتے جو کہ امتحان مقابلہ کے عوض مین رکھی جاوے ۔

(سوال) کیا تمھارا خیال ہے کہ اس قسم کی جانچ سے چاہے جس قوم کے ساتھ کیجاے ۔ ایک ہی نمونہ کا حاکم حاصل ہوجاویگا ۔؟

(جواب) ہان ۔ (سوال) تم ایک وقت کے دو مقامات مین امتحان ہونیکے موافق ہو کیا تمھارا خیال ہے کہ اس سے کسی قدر وہ ناراضگی کم ہوجاوے گی جو ملک ہذا مین ہے یا تمھارا خیال ہے کہ اس سے ویسے ہی عمدہ قسم کی سول سرونٹ بہم پہونچین گی جیسے کہ بالفعل ہین؟

(جواب) بیشک اس سے اتنے ہی عمدہ قسم کے سول سرونٹ پیدا ہونگے ۔ یہ صرف وقت پر منحصر ہے ۔ روز بروز ہندوستانی طلبا ملازمت مین بڑھتے جاتے ہین۔ اگر دو مقام پر امتحان جاری ہوجاویگا تو اسمین اور تیز رفتاری سے ترقی ہوگی ۔

(سوال) کیا تم خیال کرتے ہو کہ ایسے امتحان سے معیار تعلیم بلند ہوجاویگا؟

(جواب) مجھے ایسی امید ہے۔ آیندہ ایسا ضرور ہوگا اور تب اسکی ضرورت کم ہوجاویگی کہ ہندوستانی طلبا انگلستان بھیجے جاوین ۔

(سوال) تم اسکو کچھ ضروری سمجھتے ہو کہ ہندوستانی ولایت جاوین اور وہان کچھ عرصہ تک رہین؟ (جواب) ہان ۔

(سوال) ہمارے سامنے دو رایون کا اظہار کیا گیا ہے۔ ایک یہ کہ اگر ہندوستانی کچھ سن تمیز کو پہونچکر ولایت جاتا ہے تو اسکی قوت مشاہدہ زیادہ پختہ ہوتی ہے اور دوسرے یہ کہ جبکہ ہندوستانی کم سنی ہین وہان جاتا ہے تو اسمین زیادہ اثر پذیر ہونیکی قابلیت ہوتی ہے کیونکہ یہان کا اثر اس پر کم پڑا ہوتا ہے تم کس راے کے موافق ہو؟

(جواب) اول راے کے موافق ۔ جتنا کہ زیادہ سن مین ہندوستانی ولایت جاے اتنا ہی اسکے لیے بہتر ہوگا ۔

(سوال) کیا تمھارا خیال ہے کہ یہ پسندیدہ ہوگا کہ انتظام سلطنت ہند مین برنگ حکومت قایم رکھا جاے ؟ (جواب) بلاشک -

(سوال) کیا تمھارا خیال ہے کہ ایسا ہونا زیادہ تر انتظام پر منحصر ہے یا افسر کی ذاتی لیاقت پر ؟

(جواب) زیادہ تر افسر کی ذات پر -

(سوال) مسٹر سین - کیا تمھارا خیال ہے کہ ہندوستانی حکام سول سروس کی اتنی ہی وقعت کیجاتی ہے - جسقدر کہ یورپین حکام سول سروس کی ؟

(جواب) میری راے مین اسکا جواب ہان ہے -

اظہار مسٹر جسٹس کارڈلف

مسٹر جسٹس کارڈلف نے سوالات کے تحریری جوابات مین حسب ذیل بیان کیا ہے - انکا یقین ہے کہ موجودہ طریقہ یعنے امتحان مقابلہ کا انگلستان مین ہونا اور ہندوستان مین ملازمت صوبجاتی ست ترقی دیجانا در اصل عمدہ طریقہ ہے - اسکو ہر شخص کو ماننا پڑیگا - کہ انتظام سلطنت کا رنگ انگریزی رہنا چاہیے اور بس - زیادہ ذمہ داری کے عہدون پر ایسے افسران کا تقرر ہونا چاہیے جنکی تعلقت ایسی ہو مستثنیات کو چھوڑکر یہ صفت انھاس سند رتبہ ذیل مین پائی جاویگی - (الف) وہ اشخاص جنکی تعلیم ولایت مین ہوئی ہو اور اس ملک کی طرز معاشرت وخیالات مین انکی نشو نما ہوئی ہو اور (ب) گو کہ اس درجہ کے کم سہی - لیکن ایسے اشخاص جنکو کہ ہندوستان مین ایسی نشو نما حاصل ہوئی ہو بہت اسطرح پر کہ انگریزی حکام کی ماتحتی مین انگریزی طرز حکومت کی تعلیم انکو ملی ہو یعنی ممبران ملازمت صوبجاتی جنکی قائد کے لیے مزید بران زیادہ بلند تر مراتب کی امید کا دروازہ کھلا رکھنا چاہیے - پس باقاعدہ تقرر صرف ان ذرایع سے جاری رکھنا چاہیے -

آگے چلکر گواہ نے کہا کہ مین اس امر کے پسند کرنیکے لیے طیار ہون کہ انگلستانی کالونی اور ہندوستانی سول سروس سب کا امتحان ایک ساتھ ہوا کرے - کیونکہ اور کوئی وجہ نہ سہی لیکن اس سے وقتاً فوقتاً یہ معلوم ہوتا رہتا ہے کہ ہندوستانی سول سروس

کا معیار کس پایہ پر ہے - تیس برس قبل اس ملازمت کے فوائد ایسے برتر سمجھے جاتے تھے کہ
لوگ پہلے اسکے لیے کوشش کرتے تھے - اور جب آپسمین ناکامیاب رہتے تھے تو انگلستان
یا کالونی کی سول سروس کی جانب توجہ کرتے تھے - آج کل کے لیے یہ نہین کہا جا سکتا
اور نتیجہ ظاہر ہے مین اسکے خلاف ہون کہ دو مقام پر یعنی انگلستان اور ہندوستان مین ایک
ہی امتحان ایک وقت مین ہو - خاص سبب اس کا یہ ہے کہ ایسے امتحان سے طرز حکومت
مین انگریزی رنگ رکھنا غیر ممکن ہو جائیگا - اور بہت دقتین پیش آوینگی - اسکے علاوہ اور
وجوہ میرے نزدیک ایسے ہین جنکی کہ صداقت مین کوئی شک نہین ہو سکتا اور جو کہ
سنہ ۱۸۸۶-۸۷ء کی پبلک سروس کمیشن نے اور اسوقت کے سکرٹری آف اسٹیٹ
(سر ہنری فولر) نے تحریر کر دیے ہین -

کل امور کا لحاظ کرکے مین یونیورسٹی کے پوری پوری تعلیم پائے ہوے امیدوارون
کے موافق ہون اور میرے نزدیک عمر کا معیار ایسا رکھنا چاہیے کہ آخر تک پاس کیے
ہوے طلبا دستیاب ہو سکین - بہرکیف انتہائی تعداد سال گھٹا کر بائیس برس کر دینا
چاہیے اور ایسی حالت مین انگلستان مین جو زمانہ تربیت بعد امتحان ایک سال ہے اسکو
بڑھا کر دو سال کر دیا جائے - میرا خیال ہے کہ بالفعل جو ایک سال السنہ اور قانون
کی تعلیم کے لیے ملتا ہے وہ وقت بالکل ضائع ہوتا ہے - اور گو کہ اسکے خلاف اعتراضات
ہین کہ سویلین کو اتنی بڑی عمر یعنی ۲۵ سال کے بعد ملازمت مین داخل نہونا چاہیے -
لیکن جو فوائد کہ انگلستان مین دو برس رہ کر حاصل ہون گے ان کے مقابلہ مین یہ اعتراضات
کچھ نہین ہین - اگر زمانہ تربیت ایک سال سے اضافہ نہین ہو سکتا - تو صرف تحصیل
قانون اور عدالت مین حاضر ہونا اور مقدمون کی رپورٹ لکھنے مین یہ زمانہ صرف ہونا چاہیے
آخری امر مین بہت ضروری سمجھتا ہون اور میرا خیال ہے کہ بڑی بھاری غلطی ہوگئی
جو اسے ترک کر دیا گیا -

اپنے ذاتی تجربہ کے لحاظ سے میرا خیال ہے کہ میرے وقت مین دو برس آکسفورڈ مین
جو بعد امتحان مقابلہ صرف کیے جاتے تھے - ان سے بڑا فائدہ حاصل ہوتا تھا - لیکن اس
تعلیم سے ہم لوگ یونیورسٹی کے پاس شدہ طلبا نہین بنجاتے تھے اور سب سے کم ہم مین سے وہ
تو ایسے کبھی نہین ہوتے تھے جو ایسا کالج منتخب کرتے تھے جس مین کہ اور امیدوار کثرت سے ہوتے
تھے یہ عام طور پر اپنے ہی کالج اور یونیورسٹی مین رہتے تھے -

تتمہ شہادت مسٹر جسٹس کارڈف

صرف ایک اصول کو چھوڑکر تعلیم قانون کی نسبت مین ان کل اصولون کو قبول کرتا ہون
جوکہ لارڈ مکالے کی کمیٹی نے سنہ ۱۸۵۴ع مین قائم کیے تھے اور جنکی کہ اب تک تعمیل کیجاتی ہے۔ یعنی یہ
کہ امتحان اس قسم کا ہونا چاہیے کہ کوئی بھی امیدوار جوکہ کامیاب نہو چاہیے کسی پیشہ مین داخل
ہو اسکو اس بات پر افسوس کرنیکا موقع نملے کہ وہ وقت یا محنت اسکی رائگان ہوئی جوکہ
اس نے اس امتحان کی طیاری مین صرف کی ۔ اور منشا یہ نہ ہونا چاہیے کہ کسی خاص علم
کا دراصل ماہر دستیاب ہو جوکہ آئندہ کسی حالت ملازمت ہند مین سودمند ثابت ہو
بلکہ معمولی طور پر عمدہ تعلیم یافتہ نوجوان زیادہ تر ہلکے دستیاب ہوجائین جو مضامین کہ بالفعل
امتحان مقابلہ کے لیے مقرر ہین انکی نسبت مجھے کچھ نہین کہنا ہے۔

دراصل جو سولیین کو اپنے زمانہ ملازمت کے ہر درجہ مین قانون کے مطابق فیصلہ کرنا
پڑتے ہین ۔ جبکہ یہ کیفیت ہے تو یہ ضروری ہے کہ شروع ہی سے کم سے کم ابتدائی علم قانون
و اصول قانون سے واقفیت ایسی ہو اس لحاظ سے مین جہانتک تجویز کرنیکو طیار ہون کہ
امتحان مقابلہ مین یہ ضروری مضامین مین شامل کردیا جاوے ۔ اور مین یہ بھی تجویز کرونگا
کہ قانون پر زیادہ عبور ہونیکا ثبوت ملانے کے لیے ایک زائد اور زیادہ سخت پرچہ آپ
مضمون کا دیا جایا کرے جسکے نمبر بہت زیادہ رکھے جاوین ۔ اس پرچہ مین امتحان دینا
ضروری نہ سمجھا جاوے ۔ مزید بران مین کام سیکھنے والون کو یہ ترغیب دلاؤنگا کہ وہ
کسی انس آف کورٹ مین داخل ہوجایا کرین اور آخر مین بیرسٹری کی سند حاصل کرلیا کرین
میرے نزدیک یہ پسندیدہ ہے کہ ہر ایک سول سرونٹ کی صرف اتنی سی واقفیت
ہی قانون سے نہ ہونا چاہیے بلکہ انکے دلمین وہ عزت بھی قانون کی ہونا لازمی ہے جو ایسی
واقفیت سے پیدا ہوتی ہے ۔ ہر شخص کو ہمیشہ ایسے افسر کے قرائن سے ہوتا ہے جوکہ بظاہر
کرتا ہے کہ قانون کی وقعت وہ کچھ نہین سمجھتا اور جسکی آرزو یہ ہوتی ہے کہ اپنے تئین ان
پابندیون سے بری رکھے اور میرا خیال ہے کہ خاص سول سروس کو اتنا زیادہ نقصان
اس سے پہونچا ہے جتنا کہ کسی اور جہت سے نہین پہونچا ۔ اگر بالکے نقصان کا نہ بھی خیال
کیا جاوے جنکو اس کا خمیازہ بھگتنا ہوگا تو بھی انکا بڑا سبب ہے ۔ مین اسے ضروری خیال کرتا ہون کہ جنیہ
عہدے قانونی ایسے افسرون کے لیے علحدہ رکھے جاوین جوکہ سول سروس ہند مین داخل
ہوتے ہون ۔ اور عہدہ ہائے ... جو خدمت کی اقتضا کے لیے کوئی تجویز نہ کرونگا ۔ بلاشک قانون

کے روسے جو عہدے علیحدہ رکھے گئے ہین اُنکی پابندی نکرنے کے لیے ایسی تقرر کیجا سکتی
ہین جوکہ خاص دفعات ایکٹ سول سروس مصدرہ سنہ ۱۸۶۱ء یا ایکٹ گورنمنٹ ہند مصدرہ
سنہ ۱۸۵۸ء کے روسے ہوسکتی ہین لیکن تاہم عملی طور پر تقرر عہدہ داران نیٹو اس سے مدد
ملسکتی ہے اور بالاسکے عہدہ متنعم کے امیدوار اس ملازمت کی جانب توجہ نکرینگے اور
انتظام ملک مین خرابی پیدا ہوگی -

مین تعلیم و تربیت پر بہ نسبت ٹسٹ کے زیادہ زور دیتا ہون اور جب تک عہدہ ہاے
جلیلہ پر صرف ایسے آدمیون کا تقرر ہوگا جو کہ انگلستان کے امتحانات مقابلہ مین پاس ہوے
ہون اُسوقت تک میرے نزدیک کوئی اندیشہ کا مقام نہین ہے اور ہندوستانی اور
انگریزون کے تناسب کا مسئلہ عملی صورت پذیر نہین ہوسکتا جبتک کہ اس ملازمت
کو بدنام ہونے دیا جاے اور جسوقت تک کہ اسکے فوائد ذلیل نکردیئے جاوین اُسوقت
تک غالبًا بہت عرصہ لگیگا کہ کثرت تعداد کامیاب شدہ امیدوارون کی امتحان مقابلہ
مین ہندوستانی ہو اور یہ سوال کہ جسوقت ایسا وقت آجاوے تو کیا کیا جاوے بالفعل
عملی مسائل پالیٹکس کی حدود سے باہر ہے -

سنہ ۱۸۸۶ء کا پبلک سروس کمیشن اس حد تک سفارش کرنیکو تیار تھا کہ انھون نے
سہ ۰ر۱۶ فی صد عہدہ ہاے جلیلہ ہندوستانیون کو دیدیئے جاوین اور پچیس برس کی مدت
کے گزرنے کے بعد کچھ اضافہ ہونا چاہیے - بنگال کی آخری سول لسٹ کے روسے بالفعل
۱۶۱ - انگریز اور ۱۳ - ہندوستانی سول سروس مین ہین - اور بیس عہدہ ہاے مندرجہ
فہرست پر (جس مین کہ اسسٹنٹ سشن جج شامل نہین) ہندوستانی مقرر ہین جسکا
نتیجہ یہ ہے کہ عہدہ ہاے جلیلہ مین سے ۱۶۱ پر انگریز اور ۳۳ - پر ہندوستانی ہین (یعنی
۱۷ - فیصدی) لیکن کل ہندوستانی کے لیے ظاہرا یہ تعداد ہے کہ ۱۴۴۴ یورپین اور ۱۶۲
ہندوستانی ہین اور تناسب ۱۱ - فی صدی ہے -

میری راے مین طریقہ موجودہ جاری رہنا چاہیے - اسکو چھوڑکر ہر ایسے طریقہ تغیر کیا
سول سروس کو ازسرنو تازہ کرنے سے ملازمت جو بجائی کی بربادی ہوجاویگی - جبکہ
بالعوض اسکے تقویت پہونچانا چاہیے اور ترقی دینا چاہیے - لیکن مین خیال کرتا ہون کہ طریقہ
موجودہ ناقص ہے اور بہت کامیاب نہین - کیونکہ اسکے روسے ملازمت ماتحت کے
افسران اپنی ملازمت کے بالکل آخر وقت مین ترقی پاتے ہین جبکہ اُنکا زمانہ مستعدی ختم ہوچکا

ہوتا ہے۔ صرف دیوانی کی ملازمت کی مثال لیکر بیان کیا مجھے تھا اس سے دلچسپی ہے میرا خیال ہے
کہ یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ ہونہار منصف منتخب کر لیئے جاوین اور عہدہ پاس مندرجہ فہرست
کے لیئے امیدوار منتخب شدہ نامزد کر دیئے جاوین اور بطور اسسٹنٹ سشن جج وہ متواتر
چند سال تک مقرر کیئے جاوین۔ ساتھ ہی اسکے اس امر کا پورا خیال رکھنا چاہیئے کہ یہ تغیر
سب ججون کی حق تلفی نہو جنھین سے ایک بڑی رائے یہ ہے کہ صدر یا لفٹنٹ یا ہائیکورٹ
کا جج مقرر کیا جاوے۔ وہ صوبے صوبجات مین سب جج ایسے عہدہ پر بڑی لیاقت
سے کام کر چکے ہین اور کر رہے ہین اور مجھکو بہت افسوس اس خیال سے ہوگا کہ ایک جماعت
کا ایک سب جج بھی صوبجات ہذا کے سب ججون کی فہرست سے نہ دستیاب ہو سکے۔

اس سوال کے جواب مین کہ آیا باشندگان ہند جو کہ انگلستان مین امتحان مقابلہ
پاس کر کے مقرر ہوئے ہین اوسط مین اتنے ہی قابل افسر ثابت ہوے ہین یا نہین جیسا کہ
یورپین حکام سول۔ ویسے جبتکہ ملازمت اتنے عرصہ کی نہ تھی اور جو اسی طریقہ امتحان سے
ملازم ہوئے تھے۔ مسٹر جسٹس کارڈنف نے جواب دیا کہ اب تک دراصل نتائج جو ہوئے
ہین اُنکے رو سے خیال ہے کہ جواب نفی مین ہونا چاہیئے۔ ظاہرا اب تک یہ ممکن نہین ہوا
ہے کہ ہندوستانی سول سرونٹ کو عام طور پر بڑے عہدون پر مقرر کیا جائے۔ مثلاً
کمشنری یا ممبری بورڈ آف ریونیو۔ یا عہدہ سکرٹری گورنمنٹ اور محکمہ دیوانی کی ملازمت
کی نسبت ایسا سویلین کبھی مستقل طور کلکتہ کی ہائی کورٹ مین مقرر نہین ہوا اور صرف چند ایسے
افسر ہین جو کہ لیگل ریممبرینسر کے عہدہ تک پہونچے ہین۔ میرے نزدیک یہ خیال رکھنے کی بات
ہے کہ بہترین افسران ہندوستانی وہ لوگ ہوے جنکو کہ اپنی اصل تعلیم کا بہت بڑا
حصہ انگلستان مین حاصل کرنیکا موقعہ ملا۔

مین اسکے موافق ہون کہ انگلستان مین دو برس تک زمانہ کام سیکھنے کا رکھا جائے۔
اور یہ مدت کسی یونیورسٹی مین صرف ہونا چاہیئے۔ اگر بہرکیف صرف ایک سال ہی تجویز ہو سکتا
ہے اور یہ سال جیسا کہ مین نے سفارش کی ہے تحصیل قانون مین اور حاضری عدالت مین
صرف ہونا چاہیئے تو یہ وقت لندن مین گذارنا چاہیئے میرا ذاتی تجربہ ہے کہ مین نے ایسی
حاضری سے زیادہ علم اور نفع حاصل کیا۔ اور نیز مقدمات کی رپورٹ تحریر کرنے سے بہ نسبت
اسکے کہ کسی اور دوسرے ذریعہ سے ہر حال مین میرے نزدیک کچھ نہ کچھ زمانہ تربیت کا انگلستان مین

صرف ہونا چاہیے - اگر یہ صرف اسی وجہ سے ہو تب بھی بہتر ہے کہ اس سنت یہ و تقرر ہے کہ ایسے امیدوار کو برطرف کر دیا جائے جو کہ نا قابل ثابت ہو -

میرا خیال ہے کہ تحصیل قانون کی جانب کل ممبران سول سروس کو زیادہ تر توجہ کرنیکی ضرورت ہے محکمہ دیوانی کے افسران کی نسبت میرا یقین ہے کہ اب یہ بات بہت مستقل طور پر خود افسران دیوانی کی ہے - اور نیز ایسے اشخاص کی جو اس محکمہ میں ہیں یہ بھی کہ قانون پر بخوبی عبور ہونے اور ورا ایسا عملی تجربہ جس سے عدالتوں میں قانون کے مطابق کارروائی ہو حاصل کرنے کے لیے موقعے دینا لازمی ہیں -

سولین کو قریب قریب اپنی ملازمت شروع کرتے ہی مقدمات فیصلے کرنا ہوتے ہیں اور اس سے جو تجربہ اس کو اس امر کا حاصل ہوتا ہے کہ شہادت پر غور کرے - اور ان امور پر خیال کرے جو کہ موافق و خلاف ایک اصول مسلمہ ہونا چاہیے اور جو کہ در اصل ایسا ہوتا ہے ایسا تجربہ یقیناً بڑا قابل قدر ہوتا ہے - اور جیسا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عام طور پر وہ عمدہ جج ہو اور بلا شک واقعات تو بہت قابل سمجھنے والا ہو با وجود - میں اس امر کے تسلیم کرنیکے لیے طیار نہیں ہوں کہ ججی کے لیے تربیت کا موقعہ صرف وکالت میں ملتا ہے - کیونکہ گو کہ انگریزی طریقہ میں ایسا ہی ہے - لیکن انگریزی طریقہ مستثنیات میں سے ہے نہ کہ عام اصول - تاہم وہ جج جس نے وکالت نہیں کی ہے غالباً واقعات پر ضرورت سے زیادہ غور کریگا اور شاید فریقین مقدمہ کی نظر سے وہ مقدمہ کو نہ دیکھیگا اور اتنا نہ سمجھ سکیگا - اور میرے خیال میں سولین ججوں میں یہ نقص ملیگا -

علاوہ بریں ہندوستان میں ہر سال پیشہ وکالت ترقی کر رہا ہے اور یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کہ بڑی تعداد بیرسٹروں کی علاوہ بڑے لائق اور قابل وکیلوں کے برابر عدالتہائے ماتحت میں وکالت کرتے دکھائی دے - سولین جج پورے طور پر اپنے زبردست بار کا مقابلہ نہیں کر سکتا - اگر وہ خود قانون دانی کا رتبہ نہیں رکھتا - اسپر بھی اکثر نوجوان سولین جنھوں نے کہ اپنی عمر بھر میں کبھی عدالت دیوانی کی شکل بھی نہ دیکھی ہوگی اپنی شروع ملازمت میں بطور قائم مقام ڈسٹرکٹ جج مقرر کیے جاتے ہیں اور انکو بحیثیت عدالت اپیل ایسے سب ججوں کے فیصلوں کو طے کرنا پڑتا ہے جو کہ خود پیشہ ور قانون دان رہ چکے ہیں اور جنکو کہ بہ سو نج دیوانی کے مقدمے فیصل کرتے ہو چکے ہیں -

میرا اعتقاد ہے کہ ہندوستان کے لیے جو جوڈیشل سروس کی ضرورت ہے۔ اور
ہندوستانی قانون پیشہ مین سے ڈسٹرکٹ سشن ججون کا تقرر کرنا عملی طور پر چل
نہین سکتا۔ اور مجھے کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی ہے کہ جو نقائص سولین جج مین ہوتے
ہین وہ بہت جلد کیون نہ دور کر دیے جاوین۔ اور وہ اس قابل کر دیے جاوین کہ جیسا
کہ انھین ہونا چاہیے وہ ہو جاوین۔ لیکن یہ اشد ضروری ہے کہ ایسی کارروائی کیجاوے
کہ اس امر کا انتظام ہو جاوے کہ (الف) اول سے اُن کو کافی علم قانون کا ہو گیا ہے۔
(ب) انکو اس امر کا موقع ملا ہے کہ دیوانی کے مقدمات کا تجربہ ہو جاوے۔ قبل اس کے
کہ وہ سشن جج مقرر ہوتے ہین۔ (ج) ایسی آسانیان انکو دیجاوین کہ اپنے علم قانون
کی توسیع بذریعہ خاص مطالعہ کے آیندہ کر سکین۔

اسکی نسبت جو تجویز مین پیش کرونگا۔ وہ حسب ذیل ہے۔ (۱) اول چھ سال
تک یا کم و بیش ایسے افسران کے سپرد عام انتظامی فرائض ہونا چاہیئن جیسا کہ بالفعل
ہے۔ جو تجربہ اسطور پر حاصل ہوگا وہ آیندہ جج کے لیے سودمند ہی ہوگا۔ بلکہ ضروری
ہے (۲) ساتوین برس وہ افسر اس قابل ہوگا کہ جوڈیشل ملازمت کے لیے منتخب ہونیکے
واسطے راے قائم کرے۔ ساتوین سال کے آخر مین اسکو ایک سال کی فرلو دینا چاہیے
جس سے کہ پنشن کا حق زائل نہو۔ اور ایسی فرلو اُس فرلو کے ماقبل دیجاوے۔ جو کہ
سول سروس رگیولیشن کے رو سے اسے ملسکتی ہو۔ (۳) ایسی فرلو کے زمانہ مین
اسکو انگلستان مین رہنا چاہیے جہانکہ کم سے کم ایک سال اسے کسی قابل بیرسٹر کے ساتھ
وہ مطالعہ قانون کرے اور کم سے کم امتحانات بیرسٹری پاس کرے۔ (۴) اس کو کافی
مدد روپیہ سے دینا چاہیے۔ اس لیے کہ وہ ان کل مراحل کو طے کرے۔ ایک سو گنی
کی پنشن بیرسٹر کے ساتھ مطالعہ کی اور بیرسٹری کے امتحانات کی پنشن بطور پیشگی اس شرط
پر دی جاوے کہ وہ امتحان مین کامیاب ہو۔

مین چیمبرس مین مطالعہ کو بہت ہی ضروری سمجھتا ہون اور بیرسٹری کا امتحان پاس
کرنے کو بھی بہت کم ضروری نہین خیال کرتا۔ یہ صحیح ہے کہ ایک زمانہ مین صرف بیرسٹر
ہو جانے سے کوئی قانونی لیاقت نہین حاصل ہوتی تھی اور اب بھی گو کہ امتحانات
باقاعدہ ہوتے ہین۔ کچھ ایسی قانونی لیاقت اس سے نہین پیدا ہوتی۔ لیکن مین نہین

خیال کر سکتا کہ کوئی بھی افسر سول سروس ایسا ہوگا جو کہ سات یا آٹھ سال تک ملازمت کر چکا ہو اور موجودہ مضامین امتحان کو خیال کر کے مطالعہ کرے۔ اور اسمین شک نہین کہ وہ مطالعہ خیال کر کے اس کام اور اسکو اس سے فائدہ کثیر نہ حاصل ہو۔ علاوہ برین اس امتحان کا پاس کرنا ایک معیار مقرر ہے اور ہندوستان مین جہان کہ رتبہ کا بڑا خیال کیا جاتا ہے اور رہا نا کہ جیسا کہ مین پیشتر بیان کر چکا ہون ضلع کی عدالتین بیرسٹرون سے بڑہین۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات جج عدالت کے لیے بہت سودمند ہوگی۔ کہ وہ خود بیرسٹر ہو۔

سب سے بڑھ کر ہندوستانی کے سول سروس مین داخل ہونیکا جو نفع خیال کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ پچیس سال کی ملازمت کے بعد ایک ہزار پونڈ سالانہ کی پنشن ملتی ہے اور جسمین کہ اصل ملازمت اکیس سال کی ہوتی ہے اور تاہم یہ پنشن صرف نمایشی ہے اور درحقیقت اس پنشن سے کمتر ہے جو کہ اور صیغہ جات کی ملازمت مین مل سکتی ہے جو سولین کہ معمولی پچیس سال کی ملازمت کے بعد عہدہ سے علحدہ ہوتا ہے وہ اس پنشن کی نصف مقدار خود داخل خزانہ کرتا ہے۔ اور اگر وہ ایسے عہدہ پر ہے جسکی کہ تنخواہ اچھی ہو تو غالبًا قبل علحدگی اسکو اتنا زمانہ ملتا ہے کہ پوری پنشن کی رقم دیدے کسی عدالت حقیقہ کے بیرسٹر چیف جسٹس کی حالت سے اگر اس کا مقابلہ کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ وہ خود کچھ نہین دیتا۔ اور پندرہ برس کی ملازمت کے بعد اسے سات سو پچاس پونڈ کی پنشن ملتی ہے۔

سولین ہائی کورٹ جج کی حالت مین یہ معاملہ اور عجیب ہو جاتا ہے۔ عام طور پر وہ معمولی پنشن ایک ہزار پونڈ سالانہ کا مستحق ہو جاتا ہے قبل اسکے کہ وہ ہائی کورٹ مین داخل ہو۔ تاہم اسکو مجبورًا ۴ فی صدی اپنی تنخواہ کا اس مد کے لیے مثل پیشتر کے دینا پڑتا ہے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ در اصل وہ مابے ماہوار تنخواہ اپنے اور ساتھیون سے کم پاتا ہے جو کہ بیرسٹر یا وکیل ہین۔ اور آخر مین ساڑھے گیارہ سال تک در اصل کام کرنیکے بعد معمولی پنشن مین دو سو پونڈ کا اضافہ حاصل کرتا ہے۔ یا دوسرے الفاظ مین یون کہا جائے کہ بیرسٹر یا وکیل کو چار ہزار روپیہ ماہوار بلا کسی منہائی بابت پنشن کے تنخواہ ملتی ہے۔ ایک ہزار دو سو پونڈ سالانہ ساڑھے گیارہ سال کی ملازمت کے بعد بارہ سو پونڈ کی پنشن ملتی ہے۔ اور سولین کو مابے ماہوار دینا پڑتے ہین تاکہ دو سو پونڈ

سالانہ اسی مدت تک ملیگین - میرے نزدیک اسکے موافق کوئی ترمیم پنشن کی جاسکتی اور اس خرابی کو فوراً دور کرنا چاہیے مجھے یہ علم ہے کہ سویلین جب ممبر کونسل ہوجاتے ہین - تو اسکے بعد انکو چندہ پنشن نہین دینا پڑتا ہے - مجھکو یہ اور اضافہ کرنا ہے کہ سویلین جج منصفانہ زائد پنشن نہین حاصل کرسکتا - اگر وہ ساڑھے گیارہ سال کے ایک جزو زمانہ تک کام کرے - وہ بیرسٹر یا وکیل جو کہ ڈاکٹری سرٹیفکٹ پر عہدہ سے علحدہ ہوتا ہے - چھہ سال کے بعد پنشن اسی حساب سے پاتا ہے -

ممبران سول سروس مین عام شکایت ہے اور مین خود اسمین شامل ہون کہ گورنر جنرل کی کونسل کے ممبری کے بعد ہندوستان مین مزید ملازمت نہونا چاہیے - اور اس ممبری سے کبھی لفٹنٹ گورنری نہ ملنا چاہیے -

سول سروس جوڈیشل کی نسبت مسٹر جسٹس کارڈیف نے کہا -

ماتحت کے افسران جیسے جوڈیشل کا تقرر وکالت پیشہ امیدواران مین سے ایسے قواعد کی رو سے ہوتا ہے جو کہ کسی قدر نرم ہین - ان قواعد اور سول کورٹس ایکٹ مصدرہ ۱۸۸۷ء کی رو سے ہائیکورٹ نامزدگی کرتی ہے - اور لوکل گورنمنٹ ہائیکورٹ کی نامزدگی پر تقرر کرتی ہے - اول امیدواران کو پیشہ مین داخل ہونا ہوتا ہے - اور کم سے کم ان کو ایل - ایل - بی ہونا لازمی ہے - جنھون نے کہ تین برس تک وکالت کی ہو - ۲۷ برس سے عمر مین کم ہون - شروع مین وہ رخصتی انتظامات مین قائمقام مقرر ہوتے ہین اور مستقل تقرر قبل از تیس سال کی عمر کے ہوجانا چاہیے -

اس طریقہ کی نسبت جو مجھے ایک اختلاف ہے وہ یہ ہے کہ ایسے افسران ملازمت مین بہت زیادہ عمر مین داخل ہوتے ہین اور پنشن کا حق حاصل کرنیکا وقت انکو ۵۵ برس کی عمر مین پہونچ کر بہت مشکل سے ملتا ہے - اور اس وجہ سے اس ملازمت کی خواہش بہت کم رہتی ہے - جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لائق آدمی اسمین داخل نہین ہوتے وہ وکیل جو کہ ستائیس سال کی عمر مین پیشہ سے کچھ بھی پیدا کرتا ہے - قائمقامی عہدہ کبھی نہین قبول کریگا اور مجھے اندیشہ ہے کہ منصفی کرنا آخری کوشش اسی ایسے وکیل کی ہوتی ہے جسکو نہ مقدمے ملتے ہون نہ کچھ ہمت ہو -

مین خیال کرتا ہون کہ بلا کسی اصلی نقص کے اسمین ترقی اسطور پر ہوسکتی ہے کہ تین برس ماقبل کی وکالت کا زمانہ گھٹا کر ایک سال کردیا جائے یا اس شرط کو بالکل

منسوخ کر دیا جاوے - میرے دلائل دو ہین -

(الف) یہ لیاقت صرف نمائشی ہوتی ہے - صرف وکیلون مین مستثنیات سے ایسا ہوتا ہے کہ جسکو اول تین سال مین کچھ مقدمہ ملتے ہون اور جسکو کہ کام ملتا ہے وہ بلاشک امیدواری نہ قبول کریگا -

(ب) نامزدگی ہونے کے بعد بہت کافی وقت چار پانچ سال کا اسلیے ملتا ہے کہ مستقل عہدہ ملنے تک عدالت مین کام کیا جاوے -

میرا خیال ہے کہ کم سے کم ایک جج ہائی کورٹ کی ہمیشہ جوڈیشل صیغہ کی ملازمت ماتحت کے لیے نامزد رکھنا چاہیے - اگر یہ ہوجاوے تو صرف اسی سے اس ملازمت کی خواہش بڑھ جاویگی اور اُسکے افسران کی ہمت افزائی ہوگی - جو حالت کہ بالفعل ہے اس سے مجھے یقین ہے کہ وہ اس داغ کو دل مین جگہ دیتے ہین جو کہ اس واقعہ سے اس ملازمت پر لگ گیا ہے کہ میرے علم مین صرف ایک دفعہ ان مین سے ایک افسر ہائی کورٹ کا جج ہوا ہے - اور وہ بھی ایک عرصہ قلیل کے لیے -

گو کہ یہ ماننا پڑیگا کہ مقررشدہ لیاقت کے امیدوارون مین کوئی کمی نہین ہوئی ہے - تاہم میرا خیال ہے کہ اب ہمکو ویسے عمدہ نئے آدمی نہین ملتے جیسا کہ بیشتر دستیاب ہوتے تھے - اور اسلیے میرا خیال ہے کہ کچھ ترقی شرح تنخواہ اور کچھ تغیر و تبدل درجہ بندی ملازمت ہذا مین ضروری ہے - سب سے نیچے درجہ کی تنخواہ یعنی ماہ کو بڑھا کر بالضرور مارصہ تک کر دینا چاہیے - یعنی اس تنخواہ تک جو کہ سب سے نیچے درجہ کے ڈپٹی مجسٹریٹ کو ملتی ہے اور میرا خیال ہے کہ باقاعدہ ترقی کے حصول کے لیے مدت ملازمت کا پیمانہ قائم کرنا چاہیے - تاکہ دس برس کی عمدہ ملازمت کے بعد چار سو روپیہ تنخواہ ماہوار ضرور ملے -

دوسری سفارش جو مین کرون گا وہ یہ ہے کہ ماتحت افسران صیغہ جوڈیشل کو رخصت رعایتی پوری تنخواہ پر مثل دیگر افسران کے ملنا چاہیے - یہ صحیح ہے کہ انکو سالانہ تعطیل ملتی ہے - لیکن اس تعطیل کلان سے یہ بالکل مختلف ہے جو افسران صیغہ تعلیم کو ملتی ہے - یہ تعطیل صرف ایک مہینے کی ہوتی ہے جسمین کہ پوجا کی تعطیل بھی شامل ہوتی ہے - جو دیگر افسران محکمہ انتظامی کو ملتی ہے - اور رعایتی زمانہ تعطیل کیلیے پوری تنخواہ کا نقصان بڑی سخت سزا ہے -

تتمۂ شہادت مسٹر ملنی

چیرمین کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ وہ بیس سال سے ملازم
ہین جسمین سے کہ دس سال محکمہ واضع قانون گورنمنٹ ہند مین صرف ہوئے اور
چار سال بطور رجسٹرار ہائی کورٹ کلکتہ اور چار سال بطور جج ہائی کورٹ - وہ اس
امر کے خلاف ہین کہ ہندوستان اور انگلستان دونون مین امتحان لیا جاوے اور
خیال کرتے ہین کہ اگر ایسے امتحان قائم ہوئے تو اس امر کا کوئی اطمینان باقی نرہیگا
کہ وہ تناسب ملازمان انگریزی کا قائم رہنے گا جسکو وہ ضروری سمجھتے ہین -

(سوال) کیا آپ خیال کرتے ہین ایندہ دس سال کے اندر اس بات کا اندیشہ
پیدا ہوجاویگا کہ بہت زیادہ تعداد ہندوستانیون کی اس ملازمت مین داخل ہوجاویگی

(جواب) بیشک میرا یہ خیال ہے -

آگے چلکر انھون نے بیان کیا کہ اُن کا خیال ہے کہ امتحان کے ساتھ اختیار سفارش
بذریعہ نامزدگی بھی رہنا چاہیے اور ملازمت صوبجاتی سے چھٹے چھٹے کیا جانا یا افضل کافی
ہے - ان کا خیال ہے کہ دو برس کام سیکھنا - انگلستان مین ضروری ہے کیونکہ اُنکی
تجویز یہ کا لحاظ کرکے ان کا خیال ہے کہ در اصل دوسرے سال فائدہ پہونچتا ہے انھون
نے تجویز کیا کہ مطالعہ کے لیے رخصت دیجایا کرے اور یہ خیال ظاہر کیا کہ جو شخص ایسی
رخصت لے وہ ایک سال کے بعد واپس آکر جوڈیشل ملازمت مین داخل ہوجاوے
اُنکی یہ تجویز نہین ہے کہ زمانہ رخصت مطالعہ مین پوری تنخواہ دیجاوے - لیکن اسکو بھتہ
دینا چاہیے - جس سے کہ کل اخراجات نکل آوین - جن موقعون پر کہ ہندوستانیون
کو عہدہائے جلیلہ نہین دیے گئے تھے - اُنکی نسبت گواہ کا خیال ہے کہ ہندوستانی اُنکی
تقرری کے قابل نہین پائے گئے -

(سوال) سر مرے ہیک - یہ تجویز کی گئی ہے کہ یہ بہتر ہوگا اگر انگلستان
کی یونیورسٹیان امتحان کی عمر ۱۷ - اور ۱۹ سال مقرر کرین - تاکہ امیدوار امتحان
کے لیے پوری طیاری کرسکے اور ہندوستان مین ۲۲ - سال کی عمر مین آجاوے - کیا
آپ کا خیال ہے کہ ایسا انتظام ممکن ہے اور آیا اس سے فائدہ ہوگا ؟

(جواب) بیشک اس سے فائدہ ہوگا لیکن مین یہ نہین کہ سکتا
کہ یہ ممکن ہے - مزید سوالات کے جواب مین گواہ نے کہا کہ ان کو مسٹر سنہا کی اس

تجویز سے اتفاق نہین ہے کہ نو وارد سولین جو جوڈیشل ملازمت کے منتخب کئے جاوین وہ ہائی کورٹ مین بنگرانی چیف جسٹس کام کرین - گواہ کی راے مین ان کو انگلستان کی عدالتون مین رہنا چاہیے اور اس طرح پر وہ وہان کے وکلاے ملتے رہین گے ۔ وہ مقامات پر امتحان ہونے سے اس ملازمت کا وقار بیشک کم ہوجاویگا - اور وہ ہندوستانی جسکا کہ تقرر ہندوستان مین ہوگا - اسکی اس قدر عزت نہ ہوگی جسقدر کہ ایسے ہندوستانی کی جسکا تقرر ولایت مین ہو -

سر ولنٹائن چرول نے سوال کیا کہ آیا گواہ کا خیال ہے کہ جیتنے حصے کا تناسب جو عہدہ ہاے جلیلہ کے لیے رکھا گیا ہے - اسمین اضافہ کیا جاوے یا نہین - گواہ نے جواب دیا کہ بالفعل ایسا نہین ہونا چاہیے کیونکہ انتظام مملکت مین اس قدر دشواریان ہین

(سوال) کیا آپ افسران انگریزی کی انتہا سے انتہا کم تعداد کا تقرر کرنا ضروری سمجھتے ہین -

(جواب) نہین - مین ایسی تعداد مقرر کرنیکی کوشش نہ کرونگا -

مسٹر جسٹس عبد الرحیم صاحب کے جواب مین گواہ نے کہا کہ ان کا خیال ہے کہ کلکتہ کا بار بہت قوی ہے اور گواہ کے نزدیک لائق ہے -

(سوال) کیا آپ خیال کرتے ہین کہ بار مین رہ کر جج کی قابلیت اچھی پیدا ہوتی ہے

(جواب) مین اس کو عمدہ سیکھنے کا پیشہ تصور کرتا ہون لیکن یہ پیشہ ہی صرف ایسے موقعے نہین مہیا کرتا - آپ نے ابھی ہم سے دریافت کیا تھا کہ آیا مین کلکتہ کے بار کو قوی خیال کرتا ہون - اور مین نے جواب دیا کہ ہان - مین اس مین یہ اضافہ کرنا چاہتا ہون کہ میرا یہ خیال نہین ہے - کہ کلکتہ کے بار کا معیار ایسا بلند ہے جیسا کہ ہونا چاہیے

مسٹر ملنی صاحب نے سوالات جرح کے جواب مین فرمایا کہ مجھے بارہ سال کی ملازمت کا تجربہ ہے - آخری ۶ سال کے اندر ایک عرصہ تک انڈر سکرٹری رہ چکا ہون امتحان مقابلہ کے متعلق مین یہ پسند کرونگا - کہ زبانی امتحان لیا جاوے - جیسا کہ آکسفورڈ مین امتحان ڈگری کے واسطے ہوا کرتا ہے - اس قسم کا اسکیم میرے خیال مین نہایت مؤثر ہوگا -

(س) جب اسقدر اُمیدوار ہونگے تو کیا اس قسم کا امتحان لینے مین دقت نہ ہوگی ؟

(ج) جی ہان وقت تو ہوگی۔

مزید سوالات کے جواب مین آپ نے بیان کیا کہ آپ ہندوستان و انگلستان مین یکسان امتحان مقابلہ کے خلاف ہین۔ آپ کا ایک اعتراض یہ ہے کہ ہندوستان مین اسکول اور کالج کی زندگی اس قسم کے آدمی نہین بنا سکتی ہین جیسے کہ انگلستان کے کالجون اور اسکولون کی زندگی بناتی ہے۔ ہندوستانی اسکولی زندگی کا مقابلہ انگلستان کی اسکولی زندگی سے کسی طور پر نہین ہو سکتا ہے۔ یہان کوئی بات ایسی پائی نہین جاتی ہے جو آکسفورڈ یا کیمبرج کی زندگی کے مشابہ ہو۔ جہان اصلی قسم کا رزیڈنشل طریقہ رائج ہے۔ مسئلہ پروبیشن کے متعلق آپ نے فرمایا کہ آپ یہ بہتر سمجھتے ہین کہ پروبیشنری زمانہ دو سال کے لئے قرار پاوے اور اس عرصہ مین کامل تربیت ہو۔ بعد ازان ارل رونلڈشی صاحب نے سوالات کیے جسکے جواب مین مسٹر ملنی صاحب نے بیان فرمایا کہ پراونشل سروس کے تین ممبران جونیر سکرٹری بورڈ مال کے عہدہ پر گذرے چند سال کے اندر مقرر ہوئے ہین۔

(س) کیا آپ کو یہ معلوم کرنے کا اتفاق ہوا ہے کہ ممبران بورڈ مال سے یہ خواہش ظاہر کی گئی تھی کہ بجائے پراونشل سروس کے عہدہ دار کے انڈین سول سروس کا کوئی شخص مقرر کیا جاوے۔

(ج) جی ہان۔

(س) کیا اس بنا پر یہ خواہش ظاہر کی گئی تھی کہ ممبران پراونشل سروس بہ حیثیت انڈین سکرٹری قابل اطمینان خدمات انجام نہین دیتے تھے۔

(ج) جی ہان! مجھسے یہی کہا گیا تھا۔

(س) کیا آپ نے یہ وجہ بھی سنی ہے کہ سکرٹری کی اسامیون پر ہندوستانی قابل اطمینان ثابت نہین ہوئے تھے کہ انکو اس خاص قسم کے کام مین تربیت حاصل کرنے کا موقعہ نہین ملا ہے۔

(ج) ہندوستانیون کو وہی تجربہ حاصل ہوتے ہین جو یورپین کو حاصل ہین۔

(س) بنگال کی گورنمنٹ نے ایک اسکیم رائج کیا ہے جس پر عرصہ دو سال سے عملدرآمد ہو رہا ہے اور اس اسکیم کے بموجب پراونشل سروس کے دو یا تین جونیر

ممبران ہرسال موسم سرما مین پانچ ماہ کے لیے بحیثیت اسسٹنٹ سکرٹری سکرٹریٹ مین معتمد کیئے جاتے ہین ؟

(ج) جی ہان - چند آدمی یہ کام آجکل انجام دے رہے ہین -

(س) اس سے مقصود یہ ہے کہ ان اشخاص کو اس خاص قسم کے کام مین تربیت پانے کا ہر ایک موقعہ ملے -

(ج) جی ہان - میرا خیال ایسا ہی ہے اور سوائے اسکے اور کیا ہو سکتا ہے -

(س) ایسی حالت مین یہ بیان کرنا غلط ہو گا کہ ہندوستان کی گورنمنٹ ہندوستانیونکو سکرٹریٹ کی اسامیون سے محروم رکھتی ہے ؟

(ج) اس سے تو یہی نتیجہ اخذ ہو گا -

بعد ازان مسٹر چوبل صاحب نے سوالات کیے جنکے جواب مین مسٹر ملنی صاحب نے فرمایا کہ انڈین سول سروس کے کسی شخص نے آپکی ماتحتی مین کام نہین کیا ہے لیکن آپکا تعلق اُنسے رہا ہے - انگریز افسر بمقابلہ ہندوستانی افسر کے اس لحاظ سے افضل ہے کہ اسمین انتظامی استعداد زائد ہوتی ہے -

مسٹر گوکھلے صاحب - آپنے اپنے جواب مین فرمایا ہے کہ عام راے یہ ہے کہ ہندوستانی ممبران انگریز ممبرون کی مانند قابل نہین ہوتے ہین - عام راے سے آپکی کیا منشا ہے ؟

(ج) رعایا کی راے -

(س) ہندوستانیون کی راے ؟

(ج) جی ہان -

(س) اگر آپ ذی مرتبہ ہندوستانی اصحاب کو یہان آکر یہ بیان کرتے پاوین کہ ہندوستانی ممبران ویسے ہی قابل ہین جیسے کہ یوروپین ممبر ہوتے ہین تو آپ کیا کہینگے ؟

(ج) ہندوستانی ذی مرتبہ اصحاب سے آپکا کیا مطلب ہے -

(س) مثلاً مسٹر سنہا صاحب ایسے اشخاص ؟

(ج) تو مین مسٹر سنہا صاحب سے یہ کہون گا کہ وہ بنگال کے کاشتکارون کی راے معلوم کرین -

(س) کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ آپ کاشتکاران بنگال کی راے سے بمقابلہ

مسٹر سنہا صاحب کے ایسے اشخاص سے بخوبی واقف ہین ؟

(ج) میرا یہ مطلب نہین ہے مین جو کچھ کہتا ہون وہ یہ ہے کہ مین بمقابلہ مسٹر سنہا صاحب کے بنگال کے کاشتکارون مین زیادہ رہا ہون -

بعد ازان مسٹر ملتی صاحب نے فرمایا کہ صرف چار ہندوستانیون کو کمشنری تک پہنچنا ممکن ہوا ہے مین اعداد سے مطلق واقف نہین ہون -

بجواب سوالات مسٹر جسٹس عبد الرحیم صاحب مسٹر ملتی صاحب نے فرمایا - مجھے معلوم ہے کہ کلکتہ مین بیرسٹرون کی جماعت عظیم ہے - بہت سے بیرسٹرون سے مین بالذات واقف ہون

(س) آپ یہ جانتے ہین کہ بہت سے ہندوستانی بیرسٹر اپنے پیشہ مین نہایت کامیاب ہین

(ج) میرے بعض ہندوستانی بیرسٹر دوست کامیاب نہین ہین - اور بعض بلاشک کامیاب ہین -

(س) کیا اہل ہند قانونی پیشہ مین عموماً کامیاب ہین -

(ج) کامیابی کی جانچ آپ کس طرح کرینگے -

(س) کامیابی کی کوئی کھری جانچ ہوگی ؟

(ج) روپیہ پیدا کرنا -

(س) یہ بھی ایک جانچ ہے اور لازمی جانچ ہے ؟

(ج) مین بہت سے ایسے اصحاب سے واقف ہون جو اچھی طرح زندگی بسر نہین کر سکتے ہین -

(س) آپ یہ بھی جانتے ہین کہ انگلستان مین قانونی پیشہ مین بہت سے ایسے بیرسٹر ہین جو کافی روپیہ پیدا نہین کرتے ہین ؟

(ج) جی ہان -

بعد ازان مسٹر ملتی صاحب نے اس امر کا اقبال کیا کہ اہل ہند بہت اچھے قانون دان ہوتے ہین - بہت سے اصحاب نے انگریزی شان قانون دانی حاصل کر لی ہے -

(س) وہ ایڈوکیٹ بھی اچھے ہوتے ہین ؟

(ج) بمقابلہ وکلا کے ایڈوکیٹ اچھے ہوتے ہین -

(س) کیا اس سے یہ ثابت نہین ہوتا ہے کہ جو ہندوستانی قانون

پیشہ مین مصروف رہے ہین۔ اُنھون نے انگریزی شان قانون دانی حاصل کرلی ہے۔

(ج) میرا یہ خیال نہین ہے کہ تمام قانونی پیچیدگیون سے واقف ہونے سے یہ مراد ہے کہ ہندوستانیون نے انگریزی شان قانون دانی حاصل کرلی ہے۔

سر مرے میمک صاحب کے سوالات کے جواب مین مسٹر ملنی صاحب نے فرمایا۔ میرا خیال یہ ہے کہ تین یا چار جونیر سولین حسب ضرورت مقامات پر دیسی زبانون مین کامل وقفیت حاصل کرنے کے لیے بھیجے جایا کرین۔ مفصلات مین دیسی زبانون کے اچھے علم بہت نہین ہین۔

بعد ازان مسٹر مکرجی صاحب نے سوال کیا۔ کیا آپ کا یہ خیال نہین ہے کہ پراونشل سروس کے جو اصحاب بعض عہدون پہ مقرر ہوئے ہین انکے کامیاب نہ ہونے کا باعث یہ ہے کہ وہ زیادہ عمر گذرنے پر ان عہدون پر مقرر کیے جاتے ہین۔ اور ان عہدون کے لیے موزون اشخاص منتخب نہین ہوتے ہین۔

(ج) میرا خیال یہ ہے کہ ایک حد تک یہ وجہ ہے۔

مسٹر سین صاحب نے سوال کیا۔ اگر بیرسٹر و وکیل ڈسٹرکٹ ججی پر مقرر کیے جاوین۔ تو اس کا بہت بڑا اثر ان ڈسٹرکٹ ججون پر ہوگا۔ جو انڈین سولسروس اور پراونشل سول سروس سے ان عہدون پر مقرر کیے جاتے ہین۔

(ج) جی ہان۔ میرا ایسا خیال نہونا چاہیے۔

مسٹر جے۔ ایم۔ متر صاحب

مسٹر طمبن موہن متر صاحب رجسٹرار کو آپریٹو کریڈٹ سوسائٹیز بنگال نے فرمایا کہ۔ امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے بھرتی ہونے کا طریقہ اصولاً نہایت مستحکم واقع ہوا ہے۔ لیکن آجکل عام شکایت یہ ہے کہ موجودہ طریقہ کے ذریعہ سے ہمکو بہترین قسم کی سول سرونٹ نہین ملتی ہین اور اسکے اسباب یہ ہین (۱) موجودہ حد عمر بہت زائد ہے۔ حتیٰ کہ بہترین اشخاص اور اونکے والدین ایسی عمر مین ناکام رہنے کا خطرہ برداشت کرنا نہین چاہتے ہین جبکہ ہر ایک شخص کو دیگر پیشیون کے قابل اپنے کو بنانا مشکل ہو جاتا ہے (۲) سول سرونٹ کے لیے موجودہ شرح مشاہرہ ایسی کافی نہین خیال کیجاتی ہے کہ وہ بہت لوگون کو اپنی جانب رجوع کرے بلحاظ اس خیال سے کہ ہندوستان مین مصارف زندگی بڑھگئے تھے۔ (۳) نظم ونسق کی حالتون مین بہت زیادہ تغیر ہو گیا ہے اور کالے قدیم طرز حکومت کے آجکل گورنمنٹ جو ترغیب دے رہی ہے اور جو ہمدردی ظاہر کر رہی ہے اسی سے نوجوانون کے خیالات و حوصلون پر اثر نہین ہوتا ہے موجودہ طریقہ ہندوستانیون کے لیے اس باعث سے غیر موزون نہین ہے کہ انکو امتحان مین شریک ہونے کے لیے انگلستان آجانا پڑتا ہے اور صرفہ بہت زیادہ ہوتا ہے بلکہ ناکام رہنے کا خطرہ اور بحالت ناکامی مناسب ملازمت کے ملنے مین جو دقت پیدا ہوتی ہے اس کے باعث سے بہت سے قابل ہندوستانی امتحان مقابلہ انڈین سول سروس مین شریک ہونے سے باز رہتے ہین۔ مین سفارش کرتا ہون کہ ہندوستان و انگلستان مین یکزمان امتحان مقابلہ ہونا چاہیے۔ میری راے اسی کے موافق ہے کہ انگلستان و ہندوستان دونون مقامات پر امتحان مقابلہ ہو اور دونون مقامات پر حضور ملک معظم کی نیچرل بارن رعایا شریک ہو سکے۔ مین انڈین سول سروس کی جوڈیشل شاخ کیلیے علیحدہ طریقہ بھرتی کی سفارش نہین کرتا ہون بشرطیکہ ممبران جوڈیشل شاخ کی معقول تربیت کا سامان کیا جاوے۔ بیرسٹرون و وکلا کی جماعت سے بھرتی کرنے کا جو طریقہ تجویز کیا گیا ہے اس سے صرف یہ ہوگا کہ ناکام وکلا کی بھرمار اس صیغہ مین ہو جاویگی اور جو اشخاص اپنے پیشہ مین ناکام ہو رہے ہون وہ غالباً کار آمد سرکاری ملازم نہین ہو سکتے ہین۔ مزید برآن

اس سے انڈین سول سروس کی جماعت آج سے زیادہ محدود جماعت ہو جاوے گی لیکن اعلے درجہ کی جوڈیشیل اسامیون پر بیرونی اشخاص کو مقرر کرنے کی آزمایش ہونا چاہیے اور اعلے درجہ کی جوڈیشیل اسامیون کی جو تعداد ہندوستانیون کے لیے قرار دیجاوے اسکا چوتھائی حصہ اس آزمایش کے لیے مخصوص کیا جاوے۔

میری نظر مین اس کی ضرورت نہین ہے کہ چند اسامیان قانوناً ان افسران کے لیے مخصوص کی جاوین جو انڈین سول سروس مین بھرتی کیے جاوین۔ مین اس معاملہ مین تحت قواعد ہونے کی کوئی ضرورت نہین پاتا ہون اگر دراصل کوئی قابل شخص انڈین سول سروس کے گروہ کے باہر ملے تو کوئی وجہ نہین ہے کہ وہ اس اسامی پر مقرر نہ کیا جاوے میرا یہ خیال ہے کہ یوروپین افسرون کی کم از کم ایک ایسی تعداد ہونی چاہیے کہ جسمین بھرتی ملکی نہ ہو وے۔ میرا یہ خیال ہے کہ اعلے اسامیون کا کم از کم ۲/۳ حصہ یوروپین کو ملنا چاہیے۔ میری تجویز ہے کہ اعلی اسامیون کا ۱/۴ حصہ افسران پراونشل سروس سے لیے ہونا چاہیے۔ باقی ماندہ اسامیون سے کم از کم نصف پر ہمیشہ یوروپین مقرر ہونے چاہئے۔ انڈین سول سروس مین بھرتی ہونے کے قواعد مین یہ شرط ہونا چاہیے کہ کم از کم نصف تعداد یوروپین کی ہو۔ آجکل اس صیغہ مین ہندوستانی سولین کی تعداد نہایت قلیل واقع ہوئی ہے جو موجودہ انڈین سولین ملازمت مین ہین وہ کسی طرح سے ہندوستانی لیاقت کا بہترین نمونہ نہین ہین۔ باعث یہ ہے کہ جو ہندوستانی زیادہ قابل ہین وہ مشکل سے انگلستان جاتے ہین۔ ہندوستانی سولین بعض اسامیون سے بالعموم محروم رکھے جاتے ہین۔

اسکے متعلق مین کوئی وجوہات بیان نہین کرسکتا ہون مین یہ سفارش نہین کرتا ہون کہ اسٹیٹوٹری سولین مقرر کرنے کا قدیم طریقہ از سر نو جاری کیا جاوے۔ میرا منشا ہے کہ تین علیحدہ علیحدہ صیغہ جات قایم کیے جاوین (۱) انڈین سول سروس (۲) اسٹیٹوٹری سروس (۳) پراونشل سول سروس۔ ان تینون صیغہ جات مین باہم کسی قسم کا اصلی میل نہوگا اور اسی سے پراونشل سروس کا وقار گر جاوے گا۔

اگر ہندوستان مین متحد الوقت امتحان مقابلہ رایج کیا جاوے تو ہندوستان مین مقرر شدہ ہندوستانی انگلستان مین دو سال تک پروبیشن پر رہین۔ انگلستان مین مقرر شدہ یوروپین کے لیے یہ ہونا چاہیے کہ وہ ایک سال تک انگلستان مین پروبیشن پر رہین اور

اس سے انڈین سول سروس کی جماعت آج سے زیادہ محدود جماعت ہوجاوے گی لیکن اعلے درجہ کی جوڈیشیل اسامیون پر بیرونی اشخاص کو مقرر کرنے کی آزمایش ہونا چاہیے اور اعلے درجہ کی جوڈیشیل اسامیون کی جو تعداد ہندوستانیون کے لیے قرار دیجاوے اسکا چوتھائی حصہ اس آزمایش کے لیے مخصوص کیا جاوے۔

میری نظر مین اس کی ضرورت نہین ہے کہ چند اسامیان قانوناً ان افسران کے لیے مخصوص کی جاوین جو انڈین سول سروس مین بھرتی کئے جاوین۔ مین اس معاملہ مین قواعد سخت ہونے کی کوئی ضرورت نہین پاتا ہون اگر دراصل کوئی قابل شخص انڈین سول سروس کے گروہ کے باہر ملے تو کوئی وجہ نہین ہے کہ وہ اس اسامی پر مقرر نہ کیا جاوے میرا یہ خیال ہے کہ یوروپین افسرون کی کم از کم ایک ایسی تعداد ہونی چاہیے کہ جسمین بھرتی کمی نہو وسیے۔ میرا یہ خیال ہے کہ اعلے اسامیون کا کم از کم ⅔ حصہ یوروپین کو ملنا چاہیے۔ میری تجویز ہے کہ اعلی اسامیون کا ½ حصہ افسران پراونشل سروس کے لیے ہونا چاہیے۔ باقی ماندہ اسامیون سے کم از کم نصف پر ہمیشہ یوروپین مقرر ہونی چاہیئے۔ انڈین سول سروس مین بھرتی ہونے کے قواعد مین یہ شرط ہونا چاہیے کہ کم از کم نصف تعداد یوروپین کی ہو۔ آجکل اس صیغہ مین ہندوستانی سویلین کی تعداد نہایت قلیل واقع ہوئی ہے جو موجودہ انڈین سویلین ملازمت مین ہین وہ کسی طرح سے ہندوستانی لیاقت کا بہترین نمونہ نہین ہین۔ باعث یہ ہے کہ جو ہندوستانی زیادہ قابل ہین وہ مشکل سے انگلستان جاتے ہین۔ ہندوستانی سویلین بعض اسامیون سے بالعموم محروم رکھے جاتے ہین۔

اسکے متعلق مین کوئی وجوہات بیان نہین کرسکتا ہون مین یہ سفارش نہین کرتا ہون کہ اسٹیٹوٹری سویلین مقرر کرنے کا قدیم طریقہ ازسرنو جاری کیا جاوے۔ میرا منشا ہے کہ تین علیحدہ علیحدہ صیغہ جات قایم کئے جاوین (۱) انڈین سول سروس (۲) اسٹیٹوٹری سروس (۳) پراونشل سول سروس۔ ان تینون صیغہ جات مین باہم کسی قسم کا اصلی میل نہوگا اور اسی سے پراونشل سروس کا وقار گر جاوے گا۔

اگر ہندوستان مین متحد الوقت امتحان مقابلہ رایج کیا جاوے تو ہندوستان مین مقرر شدہ ہندوستانی انگلستان مین دو سال تک پروبیشن پر رہین۔ انگلستان مین مقرر شدہ یوروپین کے لیے یہ ہونا چاہیے کہ وہ ایک سال تک انگلستان مین پروبیشن پر رہین اور

ایک سال تک ہندوستان مین۔

پراونشل سول سروس کے متعلق جو سوالات ہوئے ان کے جواب مین مسٹر مترا صاحب نے فرمایا۔ پراونشل سول سروس مین بھرتی ہونے کی عام شرایط جنکی تشریح گورنمنٹ ہند کے رزولیوشن مین پائی جاتی ہے فی الجملہ قابل اطمینان ہین۔ لیکن اعلے مراتب پر براہ راست تقرر کے اختیارات جوان لوگون کے مطالبات کو نظرانداز کر رہے ہین جو ملازمت مین ہین وہ اختیارات نکال لینے چاہیئین۔ پراونشل سول سروس کے ممبران اس سے نہایت ناراض رہتے ہین اور کئی موقعون پر اس سے سنگین بے اطمینانی پیدا ہوئی ہے۔ آجکل خالص نامزدگی کے ذریعہ سے تقرر ہوتا ہے قدیم طریقہ مقابلہ مین اختیارات نامزدگی از سر نو جاری ہونا چاہئین کلکٹرون و کمشنرون کی جانب سے نامزدگی ہونے کے طریقہ سے تعلیم یافتہ اشخاص کی نظر مین صریحاً سول سروس کا وقار گر گیا ہے اور امیدوارون کے لیے اس سے بہت زیادہ دقتین پیدا ہوتی ہے اور انکی خودداری کا زیان ہوتا ہے۔ پراونشل سول سروس مین اسامیون کا ایک کافی تناسب قابل ممبران سیارڈینیٹ سول سروس کے لیے مخصوص ہونا چاہئین۔ یہ تناسب ۲۵ فیصدی سے کم نہونا چاہیئے۔

موجودہ انتظامات جسکی رو سے بعض اسامیان قابل اور ہوشیار ممبران پراونشل سول سروس کے لیے رکھی جاتی ہین نہایت قابل اطمینان ہین۔ لیکن میرا یہ خیال ہے کہ ان اسامیون کی تعداد نہایت قلیل ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ کم از کم اعلے اسامیون کے ۲۵ فیصد کے ایک چوتھائی اسامیون کا در۔ پراونشل سروس اور اس افسر کے لیے وا رہے جو اعلے اسامی مندرجہ فہرست پر مقرر ہوا اور وہ مندرجہ شڈیول کسی اعلے درجہ کی اسامی پر مقرر ہونے کا مستوجب قرار پاوے۔ مثلاً آجکل اس قسم کا مجسٹریٹ و کلکٹر صرف ضلع کا انچارج ہوسکتا ہے۔ مجھے کوئی وجہ نظر نہین آتی ہے کہ وہ محکمہ جات کا افسر اعلے اور گورنمنٹ کا سکرٹری نہو و نیز دیگر اعلے اسامیون پر اسکا تقرر نہووے۔ اسکا وہی مرتبہ ہونا چاہیئے جو پرانے اسٹیٹوٹری سویلین کا تھا۔ اور وہ سول سروس کے درجہ مین داخل کیے جاوین۔ ورنہ یہ افسران ہمیشہ ادنے سمجھے جاوینگے اور اس سے انکے فرایض منصبی خوش اسلوبی

کے ساتھ انجام پانے مین خلل واقع ہوگا۔ اتفاقاً اس سے پراونشل سروس کی وقعت مین اضافہ ہوجاے گا جو آجکل بڑی حد تک تصور کی جاتی ہے۔ مین یہ بھی بیان کرون گا کہ ۱۸۸۶ء کی پبلک سروس کمیشن نے سفارش کی تھی کہ ممبران امپیریل و پراونشل سروس مین جہانتک ممکن ہو سوشل مساوات کی بنا قایم رکھی جاوے اور جب وہ یکسان عہدون پر مقرر ہون تو فوقیت کے لحاظ سے جو فہرست تیار کی جاوے اسمین سب کے گریڈ قایم کیئے جاوین۔ صدرنشین صاحب کے سوال کے جواب مین مسٹر میتا صاحب نے فرمایا کہ آپ یکسان امتحان مقابلہ کے حامی ہین بشرطیکہ انگریزون کی تعداد قلیل قایم رہے۔

س۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ یکسان امتحان مقابلہ کی تجویز پر عمل کرنے مین دقتین پیدا ہونگی۔

ج۔ مجھکو کسی دقت کے پیدا ہونے کی توقع نہین ہے۔

س۔ فرض کیجئے کہ ہندوستانیون کی جو تعداد امتحان مین کامیاب ہوگی اس سے یوروپین کے شمار مین تخفیف ہوجاوے اور تھوڑا حصہ باقی رہے تو ایسی حالت مین آپ کیا کرین گے۔

ج۔ میرا یہ خیال ہے کہ سکرٹری آف اسٹیٹ صاحب بہادر کو یہ اختیار حاصل ہونا چاہئے کہ جو زاید شمار ہندوستانیون کا کامیاب ہو اسکو نظر انداز کردین یا سب سے بہتر طریقہ یہ ہوگا کہ سکرٹری آف اسٹیٹ صاحب بہادر کو یہ اختیار حاصل رہے کہ وہ دو یا تین سال کے لیے ہندوستان مین امتحان مقابلہ ملتوی کردین۔ میرا یہ خیال ہے کہ ہندوستانیون کا اسقدر شمار کامیاب نہ ہوگا کہ سکرٹری آف اسٹیٹ صاحب بہادر کو یہ اختیار کام مین لانے کی ضرورت پیش آوے۔

سر جولنڈ اینڈ ڈن جنرل صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ قانون کے امتحان مین بھی بہت سے امیدوار ناکام رہتے ہین۔

س۔ کیا آپ یہ کہین گے کہ قانون کا ایک ایسا پیشہ ہے جسمین نوجوان ہندوستانیون کا شمار جو اس جانب رجوع ہوتا ہے کامیاب ہوتا ہے۔

ج۔ میرا خیال ہے کہ ایک قلیل تعداد کامیاب ہوتی ہے۔

مسٹر میج صاحب (س) آپ نے یہ کہا ہے کہ یوروپین افسران کی ایک ایسی تعداد قلیل

رہنا چاہیئے کہ جسمین مزید تخفیف نہ ہو۔ اس سے آپ کا کیا مقصد ہے۔

ج۔ برٹش حکومت کی علامت قائم رہنا مقصود ہے۔

س۔ ہنوز آپ کا یہ خیال ہے کہ انگریزوں کی ایک تعداد ضرور قائم رہنی چاہیئے۔

ج۔ برٹش حکومت کی ظاہری علامت کے طور پر ایسا ہونا چاہیئے میرا یہ خیال ہے کہ جو نظام انگریزوں نے پختگی کے ساتھ قائم کر دیا ہے وہ خود بخود جاری رہیگا صرف ایک یا دو انگریز افسروں کی ضرورت رہیگی۔ تاکہ رعایا کو برٹش پالیسی سے کچھ اور زیادہ واقفیت ہو اور انکے دلوں پر برٹش حکومت کا نقش موجود رہے۔

س۔ تو یہ صرف برٹش حکومت کے خیال سے ہے نہ کہ کسی اور باعث سے۔

ج۔ جی ہان۔

مسٹر رمزے میکڈانلڈ (س) - آپ پراونشل سروس مین کس طور پر داخل ہوتے ہین۔

(ج) مقابلہ کے ذریعہ سے۔

س۔ آپ اپنے تجربہ کے مطابق نامزدگی کے طریقہ کی تردید کرتے ہین۔

ج۔ جی ہان۔ نہایت زور کے ساتھ۔

س۔ آپ انڈین سول سروس کے متعلق بھی اس طریقہ کی تردید کرینگے۔

ج۔ جی ہان۔ اور زیادہ زور کے ساتھ۔

مسٹر سلائی صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ اگر یکسان امتحان مقابلہ رائج ہو تو ہندوستان کو بہترین ہندوستانیون کی خدمات حاصل ہون۔ آجکل بہترین ہندوستانی ہندوستان ہی مین رہ جاتے ہین مسٹر گوکھلے صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ مقابلہ بہترین اشخاص پیدا کرتا ہے

ارل رونلڈشی صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ آجکل پراونشل سروس کے جانب وہ رجحان نہین ہے جو بہت سال اسطرف تھا۔

مسٹر بوبیس صاحب کے سوال کے جواب مین مسٹر متراصاحب نے فرمایا کہ مجھے ٹھیک طور پر معلوم نہین ہے کہ طریقہ نامزدگی کیون رائج کیا گیا تھا۔ مسٹر مکرجی صاحب (س) آپ کا بیان ہے کہ پراونشل سروس گھٹیا ملازمت خیال کیجاتی ہے۔ آپ کس بنا پر یہ کہتے ہین۔

ج - اِس باعث سے بڑا یا ملازمت تصور کی جاتی ہے کہ اسمین ادنی درجہ کے آدمی داخل ہوتے ہین -

س - کیا آپ کا یہ بیان سخت نہین ہے -

ج - میرے خیال مین میرا یہ بیان کچھ زیادہ سخت نہین ہے - ہر شخص سمجھتا ہے کہ اس سے میرا کیا منشا ہے -

مسٹر سیین صاحب کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا میرا صریح خیال یہ ہے کہ پراونشل سروس کے اشخاص کا اثر اور اسکی عظمت بمقابلہ انڈین سول سروس کے ہندوستانی ممبران کے زیادہ ہے -

مسٹر بیٹسن بل صاحب

مسٹر نکلس ڈاڈ بیٹسن بل صاحب کمشنر قسمت ڈہاکہ نے بیان کیا کہ انڈین سول سروس کے لیے بذریعہ امتحان مقابلہ بھرتی ہونے کا موجودہ طریقہ کسی طرح سے اتقیس طریقہ نہین ہے - لیکن مجھے کوئی اور دوسرا اپنا طریقہ معلوم نہین ہے کہ جسپر سنگین اعتراضات نہ ہوسکتے ہون - اگرچہ مین موجودہ طریقہ کی عام حالتون کو بدستور قایم رکھونگا لیکن مین یہ بھی دیکھنا چاہونگا کہ ہندوستانی افواج کے حضور ملک معظم کے ہندوستانی کیڈٹ کے مشابہ کوئی انتظام ہو - ایک تناسب مثلاً دس یا بیس فیصد اسامیان کیڈٹون کے واسطے مخصوص ہون جنکی نامزدگی سکرٹری آف اسٹیٹ صاحب بہادر کے ذریعہ سے ہو یہ کیڈٹ ان افسرون کے لڑکے ہون جنھون نے سول یا ملیٹری افسر کے حیثیت مین ہندوستان مین ملازمت کی ہو - یہ کیڈٹ شپ نہ صرف یوروپین کو دیے جاوین بلکہ باشندگان ہند کو بھی - جن ہندوستانیون نے اعزازی عہدون پر گورنمنٹ کے لیے خدمات انجام دی ہون انکے لڑکے بھی کیڈٹ شپ مین داخل ہوسکین - سکرٹری آف اسٹیٹ صاحب وقتاً فوقتاً یہ طے فرماتے کہ باشندگان ہند کو انکا کسقدر تناسب دیا جاوے - یہ ہندوستانی افواج کی کیڈٹ شپ کے معاملہ مین آجکل ایک ایسا انتظام پایا جاتا ہے جو عملی طور پر عنصر سے مبترا ہے - انڈین سول سروس کے واسطے جو کیڈٹ شپ

تجویز کی گئی ہے اسکا انتظام بھی اسی قسم کا ہونا چاہیئے۔ کیڈٹون کو ایک امتحان
پاس کرنا چاہیئے جسکا معیار نہایت بلند قرار دیا جاوے۔ مین یکسان امتحان
مقابلہ ایک ہی وقت مین دو مقامات پر ہونے کے موافق نہین ہون ۔ صرف
ایک امتحان ہونا چاہیئے اور وہ سلطنت کے دارالسلطنت مین ہوا کرے۔ میرا خیال
یہ ہے کہ عمر کی قید ایسی ہونی چاہیئے کہ انگلستان مین اسکول چھوڑنے والے
اوسط عمر کے لڑکے اس جانب رجوع ہون یعنی ۱۷ سے ۱۹ سال تک کی حد
مقرر کی جاوے۔ ورنہ ان والدین کے لڑکے جو یونیورسٹی مین پڑھانے کی
مقدرت نہین رکھتے ہین اس سے بالکل محروم رہتے ہین ۔ مزید بران تین سال
کے پروبیشن کی تجویز نہایت پسندیدہ ہے ۔ عمر کی حد جب زیادہ بڑھا دی جاویگی
تو یہ ناممکن ہوگا۔ ایسی حالت مین بیاہے ہوئے یا شادی طے کرکے
آوینگے جو پسندیدہ نہین ہے اس سوال کے جواب مین کہ "کیا آپ کا یہ خیال ہے
کہ حضور ملک معظم کی یوروپین رعایا کا ایک قلیل تناسب سول نظم و نسق کی
اعلے اسامیون پر مقرر کیا جاوے۔ اگر آپ کا خیال ہے تو انڈین سول سروس کی
اسامیون کے کسقدر تناسب پر موجودہ حالتون کے دیکھتے ہوے باشندگان ہند کو مقرر
کرنا مناسب ہوگا۔ مسٹر بٹین صاحب نے فرمایا۔ میرا یہ خیال ہے کہ پروبیشنرون کو زمانہ
زمانہ پروبیشن مین الاونس ملنا چاہیے۔ میری تجویز یہ ہے کہ دو سو پاونڈ سالانہ الاونس
اور اول درجہ کا سفر خرچ ہندوستان آنے کے لیے دیا جاوے الاونس باقساط دیا جاوے
اور ابتدائی اخراجات کی ایک رقم پیشگی دی جاوے۔ الاونس بشرط نیک چلنی اور
معقول ترقی دیا جاوے۔ مین نے پیشتر یہ سفارش کی ہے کہ ہندوستانی و یوروپین دونون
کے لیے کیڈٹ شپ قایم کیے جاوین۔ یوروپین کو بلحاظ افواج کے کیڈٹ شپ بروقت
امتحان مقابلہ دیا جاوے۔ ہندوستانیون کو ۱۴ سال کی عمر مین دیا جاوے ہندوستانی
کیڈٹون کو وظیفہ دیا جاوے اور وہ برٹش پبلک اسکولون مین بھیجے جاوین بلا شک
بہترین ممبران انڈین سول سروس وہ اشخاص ہین جنھون نے برٹش پبلک اسکولون
مین تعلیم پائی ہے مجھے اندیشہ ہے کہ میری یہ تجویز ناممکن العمل ثابت ہوگی اگر مین یہ
لازمی شرط قرار دون کہ جو ہندوستانی امتحان مقابلہ مین شریک ہون وہ برٹش پبلک

اسکول مین ضرور تعلیم حاصل کر چکے ہون۔ لیکن کیڈٹ کے متعلق یہ شرط قایم کرنی مقصود
نہین ہے۔ مزید بران اگر ہندوستانیونکو قبل امتحان کیڈٹ شپ دیجاوین تو یہ دقت
ہوگی کہ بہادر قومون کے ایسے نوجوان مشکل سے ملین گے
جنھون نے اسکے متعلق امتحان پاس کرنے کے لیے کافی تعلیم پائی ہو بہت سے ایسے
امیدوار جنکو کیڈٹ دیجائیگی پسند کی جاوینگی اس بنا پر نظر انداز ہوجاوینگے۔ کیڈٹون کے
امتحان کے بعد مین تجویز کرونگا کہ تمام پروبیشنرون کے لیے یکسان نصاب تربیت قرار
دیا جاوے۔ باستثناے ہندوستانی السنہ کے۔ ڈپارٹمنٹل امتحانات کی خوبی پر مجھے زیادہ
اعتماد نہین ہے۔ یہ امتحانات افسرون کے حق مین نہایت پریشان کن ہوتے ہین جو
امتحانات دیتے دیتے دق ہوجاتے ہین۔ مزید بران جب ولایت مین قانون اور
ہندوستانی السنہ مین زمانہ پروبیشن کے لیے کافی نصاب ہے تو پھر ہندوستان مین امتحانات
ہونا فضول ہین جو افسر قابل ملازم سرکار ہونا چاہیے گا اسپر یہ اعتماد ہوسکتا ہے کہ وہ مقامی
قوانین پڑھیگا اور دیسی زبانون مین بات چیت کرنے کی مشق کریگا۔ جس افسر کی
یہ خواہش نہ ہوگی اسکے لیے ڈپارٹمنٹل امتحانات سے کوئی خاص فایدہ متصور نہین
ہوسکتا ہے ولایت مین چونکہ آجکل ناکافی بہتر تربیت ہوتی ہے بذریعہ ڈپارٹمنٹل
امتحانات کی ضرورت جب ہی ہے اور اگر موجودہ طریقہ موقوف کیا جاوے تو ڈپارٹمنٹل
امتحانات اور زیادہ ضروری ثابت ہونگے۔ ایسی حالت مین بھی مین یہ بہتر
سمجھونگا کہ ابتدائی تربیت کلکٹر کے ذمہ کیجاوے اور انکے دیے ہوے سارٹیفکٹ پر
اعتماد کیا جاوے جن کلکٹرون کی ماتحتی مین نوجوان سولین رکھے جاوینگے انکا درجہ
بھی سابق سے زیادہ اہم قرار پاوے گا بحیثیت مجموعی ممبران انڈین سول سروس
کی واقفیت ہندوستانی السنہ روز بروز زوال پذیر ہورہی ہے اسکا باعث یہ ہے کہ حالاین
مین کافی تربیت نہین ہوتی ہے اگر یورپ مین ممبران انڈین سول سروس کو ولایت مین
مشرقی السنہ مین معقول تعلیم دیجاوے تو جن لوگون کو اسکا شوق ہوگا وہ ہندوستان
آکر اسمین کمال حاصل کرسکین گے۔ مین ہمیشہ سے زباندانی کے انعامات کو نہایت ذلیل قسم
کا سمجھتا ہون۔ کسی ہوشیار شخص کے لیے یہی کافی انعام ہے کہ اسکو کام مین مزید آسانی
ہوا اور وہ رعایا سے زیادہ واقف ہو۔ مین یہ سفارش کرچکا ہون کہ ہر ایک پروبیشنر کو قانون

یا ایشیائی السنہ میں آنرس کی ڈگری حاصل کرنا چاہتے ہیں یہ بھی سفارش کرتا ہوں کہ ہر ایک
پروبیشنر انگلستان۔ اسکاٹ لینڈ یا آئرلینڈ کے یونیورسٹی سے گریجویٹ ہو۔ جو انتخاب میں زمانہ
پروبیشن میں قانونی ڈگری حاصل کرنا چاہیں انکے لیے یہ ممکن ہو سکتا ہے جو مشرقی السنہ
میں گریجویٹ ہونا چاہیں انکو بار کی شرکت اول قرلوہ کا ملتوی کرنا چاہیے لوئر زبان میں بھی دیکر جو بعد میں ان پر متعلقہ کی تنخواہ
سے قلیل اقساط میں وضع کی جاوے۔ میں تخمینات تمام ہا سے سروس میں تفاوت
نہیں رکھونگا۔ نئی زمانہ قانونی وتعلیم حاکم مال کے لیے [illegible] ضروری ہے جو بعد
جج کے لیے درکار ہوتی ہے۔ قانونی یا [illegible] میں قانون [illegible] اضافہ ہیں [illegible]
ہوا ہے پنشن کے سوال کے متعلق گواہ نے بیان کیا کہ ولایت میں چونکہ مصارف بڑے
جاتے ہیں لہذا میرے خیال میں ایک ہزار پاونڈ سالانہ پنشن ناکافی ہے خصوصاً بیاہے ہوئے
ہوئے اشخاص کے لیے۔ میری ترور دارائے یہ ہے کہ ۱۵۰ سو پاونڈ سالانہ تک
اضافہ کیا جاوے۔ گورنمنٹ اس تبدیلات سے پیشتر کے پنشن اس مزید حصہ کو [illegible] تقسیم
کیا جاوے میں نے یہ سفارش نہیں کی ہے کہ انکی تنخواہوں میں اضافہ کیا جاوے
کیونکہ میرا یہ خیال ہے کہ زمانہ فرلو رخصت کی تنخواہ اور پنشن نہایت ضروری ہے
اگر کوئی شخص ہندوستان میں اپنا فرض منصبی پورے طور پر انجام دے تو وہ کچھ
پس انداز نہیں کر سکتا ہے اور ولایت جانے پر اسکا سہارا فرلو رخصت کی تنخواہ یا
پنشن ہوگی غالباً فرلو الاونس اب [illegible] رخصت ہے جو سروقت پیمانہ الاونس معین
ہونے کے پایا جاتا تھا۔
اگر اس صیغہ میں پنشن بالعموم [illegible] پاونڈ سالانہ قرار پائے تو پانچ سو پاونڈ ہے۔ جج
صاحبان کے لیے اب [illegible] قواعد کی ضرورت نہوگی۔ مزید براں مجھے تو یقین
نہیں ہے کہ اس سے نظم ونسق کو فائدہ کچھ پہنچے گا [illegible] زیادہ پنشن ملنے کی
لالچ میں پڑے رہتے ہیں میں یہ پسند کرتا ہوں کہ [illegible] کے بعد ۳۰ سال کی ملازمت
کے انکو جبراً پنشن دیدی جاوے۔ جو افسر اپنی مرضی سے پنشن پر جانا چاہتے اسکے
متعلق میرا یہ خیال یہ ہے کہ بعد ۲۵ سال کی ملازمت کے پوری پنشن پر سبکدوش
ہونے کی اجازت دیجاوے۔ میرا یہ خیال نہیں ہے کہ انکا استعفا قبول ہونا ایک
لازمی شرط ہونا چاہئے۔ یہ صرف اختیاری معاملہ ہے۔ برخلاف اس کے

میری یہ رائے ہے کہ ہر ایک افسر کو مابین ۱۰ و ۲۵ سال کی ملازمت کی تخفیف شدہ پنشن پر سبکدوش ہونے کی اجازت ملنا چاہیئے۔ اسکے واسطے مڈیکل سارٹیفکیٹ کی ضرورت نہونا چاہیئے۔ لیکن جو افسر بلا مڈیکل سارٹیفکیٹ پیش کئے پنشن لینا چاہے اسکو بمقابلہ اس افسر کے جو مڈیکل سارٹیفکیٹ پیش کرے پنشن کم ملے یعنی اول الذکر کو آخر الذکر کی پنشن کا دو ثلث دیا جاوے۔

اگر کوئی افسر قبل از وقت بلا مڈیکل سارٹیفکیٹ پیش کیے پنشن پر جاتا ہے تو گورنمنٹ کو اختیار رہے کہ جا ہے اسکا استعفا منظور کرے یا خارج کردے بلحاظ پالیسی اس قسم کا استعفا ہمیشہ منظور ہونا چاہیئے۔ اسمین ہندوستان کا فائدہ نہین ہو سکتا ہے کہ وہ افسر زبردستی یہان رکھے جاوین جنکا دل اچاٹ ہو گیا ہو۔

پراونشل سول سروس کے متعلق گواہ نے بیان کیا کہ قطع نظر ترقیون کے موجودہ طریقہ خاص نامزدگی کا طریقہ ہے اس معاملہ مین عالمگیر رائے یہ ہے جسپر مین بھی صاد کرونگا کہ آجکل جو افسر نامزدگی کے طریقہ سے منتخب کیے جاتے ہین بمقابلہ ان افسران کے ادنی درجہ کی قابلیت کے ہوتے ہین جو سابق مین امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے منتخب ہوا کرتے تھے ملک کی پولیٹکل حالت کے لحاظ سے مین یہ سفارش نہین کرونگا کہ کسی اسامی کے لیے خاص طریقہ امتحان مقابلہ از سر نو جاری کیا جاوے۔ اولاً مین ایک یہ نہایت اہم اصلاح پیش کرونگا کہ سبارڈنٹ اکزیکیٹو سروس اور پراونشل سول سروس باہم مشترک کردیے جاوین۔ بہ حیثیت مجموعی ان دونون صیغون مین باہم مطلق تفاوت نوواردون کی قابلیت کے لحاظ سے پائی نہین جاتی ہے۔ اصلیت یہ ہے کہ سبارڈنٹ اکزیکیٹو سروس مین جو اشخاص داخل ہوتے ہین وہ ان اشخاص سے افضل ہوتے ہین جو پراونشل سول سروس مین داخل ہوتے ہین ہر شخص کو یہ حالت دیکھکر نہایت صدمہ ہوتا ہے کہ یونیورسٹی مین جس شخص کو مقابلہ مین اسکو فوقیت حاصل تھی وہ آج فوراً ایک ایسے منصب پر پہونچ گیا ہے جہانتک پہونچنے مین اسکو کئی سال تک مشقت کرنا پڑے گی۔ دونون سروس مشترک کردی جاوین۔ ادنی درجہ کی تنخواہ دو سو روپیہ ماہوار قرار دیجاوے۔ اسطور پر کل اسامیون کی تعداد ۲۰۰ ہوگی اور مین ان اسامیون کو اس طور پر بھرونگا۔

حکام ضلع کے نامزد کیے ہوئے امیدواران بذریعہ امتحان مقابلہ۔

دیگر صیغہ جات سے ترقی پاکر د قانون گویان ہندوبست وغیرہم۔ ٨

گورنر صاحب کی کینڈیٹ شپ ٥

میزان کل ٢٢ ٦

بلاشک ممبران پروونشل سروس کو یہ شکایت ہے کہ انکو اعلے درجہ کی آسامیون پر قایم مقامی کرنے کا موقع نہین ملتا ہے جب بندوبست کے کام پر افسران مقرر کیے جاتے ہین میرا خیال ہے کہ وہ یہ محسوس نہین کرتے ہین کہ یہ صیغہ بدین خیال قایم کیا گیا تھا کہ اسمین قایم مقام مقرر نہین ہوگا۔

بندوبست کی اسامی اس صیغہ سے متعلق ہین۔ اگر وہ بیرونی اسامیان تصور کی جاتین تو اس صیغہ سے خارج کی جاتین اور بعد ازان کوئی آسامی خالی پائی نہ جاتی۔ یہ مسئلہ نہایت وسیع اور طول طویل ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ افسران کے رخصت پر جانے سے جو اسامیان خالی ہوتی ہین انکی بھی یہی حالت ہے اور اس بات مین بلاشبہ سکرٹریٹ نے کاغذات پیش کیے ہین۔

صدر نشین صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے بیان کیا مین یکسان امتحان مقابلہ اور نیز مرکزی امتحانات دونون کے خلاف ہون مین موجودہ طریقہ کو قایم رکھونگا کہ چند اسامیان سول سرونٹون کے لیے درج فہرست کی جاوین جنکے لیے سردست اسامیون کی تعداد کافی ہے۔

س۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ اس سروس مین ہندوستانیون کے ½ حصہ مین اضافہ کیا جاوے۔

ج۔ نہین۔

س۔ کیا آپ اس تناسب کو کافی سمجھتے ہین۔

ج۔ جی ہان۔

بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ امتحان انڈین سول سروس کے لیے ٢١ اور ٢٣ سال کی عمر کی سفارش مصارف کے لحاظ سے کی گئی ہے گواہ نے انڈین سول سروس کو لازمی طور پر برٹش سروس قرار دیا اور یہ بیان کیا کہ اگر یہ عمر قرار پا دے تو پروبیشن کی مدت تین سال

ہونا چاہیئے اور اس مدت کے گذرنے کا بہتر طریقہ وہی ہوگا جو آج کل پایا جاتا ہے تیس سال کی مدت کچھ زیادہ نہیں ہے۔ بجائے دو سال کے تین سال کی مدت بہتر ہوگی۔

ارل رونلڈشی صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ انڈین سول سروس کے لئے اگر اسکولوں کے ہیڈ ماسٹرون کے نامزد کئے ہوئے اشخاص لیے جاوین تو آج سے زیادہ بہتر انڈین سول سرونٹ ہو سکتے ہین۔

مسٹر گوکھلے صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ فوج کے کیڈٹون کے مانند مجوزہ کیڈٹون کے واسطے بھی سکرٹری آف اسٹیٹ صاحب بہادر وقتاً فوقتاً قواعد مرتب فرماوینگے۔ آپ نے یہ راے ظاہر کی کہ کیڈٹون کا تناسب اس طور پر قرار دیا جاوے کہ ایک ثلث ہندوستانی اور دو ثلث انگریز ہون۔

مسٹر رمزے میکڈانلڈ (س) کیا مین یہ سمجھون کہ قومی غیر جنبہ داری کے متعلق یہ خیال ہے کہ مسلمان ملزمون کے مقدمہ کی سماعت مسلمان جج کرے۔

ج۔ نہین۔ مین یہ بہتر سمجھتا ہون کہ جب آپ کا کوئی افسر کسی مقدمہ کی سماعت کرے تو وہ بجائے مستغیث کی ذات کا افسر ہونے کے ملزم کی ذات کا ہو۔ لیکن انگریز افسر ہر طرح سے بہتر ہوگا۔

س۔ کیا آپ کو یہ تجربہ ہے کہ ایسی حالتون مین ملزم کے مقدمہ کی سماعت کے لیے ہندو افسر تعینات کیئے گئے ہون۔

ج۔ مجھے اس معاملہ مین ذاتی تجربہ نہین ہے۔

س۔ نامزدگی کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ بجائے یونیورسٹیون کے پبلک اسکولون کے ہیڈ ماسٹر اس کام کو اچھی طرح انجام دینگے۔

ج۔ جی ہان۔ میری راے ہے۔

س۔ کیا آپ یہ راے منظور فرماوینگے کہ پبلک اسکولون مین جانے والے بمقابلہ یورسٹی مین جانے والے اشخاص کے سوسائٹی کے ایک تنگ دایرہ تک محدود رہتے ہین۔

ج۔ اسکاٹلینڈ مین ایسا ہوگا۔ لیکن مین اسکاٹ لینڈ کے اسکولون کو خارج نہین کرتا ہون۔

س۔ آپ پبلک اسکول کی کیا تعریف کرتے ہین۔

ج۔ میرا خیال یہ ہے کہ ان اسکولون کی ایک فہرست ہے جو پبلک اسکول تصور کیے جاتے ہین۔

س۔ کیا جو شخص یہان آتا ہے اسکے لیے ہندوستانی نکتہ خیال سے ہر ایک امر پر غور کرنا آپ اسقدر ضروری خیال کرتے ہین جسقدر کہ ولایت مین انٹرمیڈیٹ امتحان پاس کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

ج۔ جی ہان۔ مجھے امتحانات پر زیادہ اعتقاد نہین ہے بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی انگریز افسر کی ہندوستانی کے ساتھ نہین بنتی ہے تو اسمین اسکی بدنامی خیال کیجاتی ہے اور اس کی ترقی پر اسکا اثر پڑتا ہے۔

مسٹر چیچ صاحب کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ اگرچہ موروثی ملازمت کے حالات بہت کچھ بیان کیا گیا ہے لیکن اسکے موافق ہی بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ باشندگان نوآبادی ہندوستانیون کے ساتھ جو برتاؤ کرتے ہین اگرچہ اسکے انتقام کے لیے بیان کیا گیا ہے۔ لیکن مین اسکی سفارش نہین کرونگا۔ اس واقعہ مین شک نہین ہے کہ ہندوستانیون کے ساتھ نہایت خراب برتاؤ ہوا ہے۔ سر ولنٹائن چرول صاحب کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ جو شخص رشوت لیتا ہو یا مخمور رہنے کا عادی ہو اسکو کمیشن بموجب موجودہ قواعد کے ہٹا سکتی ہے۔ ان قواعد کے بموجب جو اختیارات حاصل ہین انمین اضافہ کرنے کی سفارش نہین کرونگا۔ جو شخص مخمور رہنے کا عادی پایا جاوے اسکو کوئی معمولی اسامی دیجاوے۔

س۔ کیا انڈین سول سروس مین کوئی اسامی معمولی ہو سکتی ہے۔

ج۔ بمقابلہ دیگر اسامیون کے جو معمولی معلوم ہو۔

س۔ آپ یہ بہتر سمجھین گے کہ قلیل تنخواہ والا تقاضی کرکے اس صیغہ کی نیک نامی مین فرق لایا جاوے۔

ج۔ اس سے اس صیغہ کی نیک نامی مین فرق نہ آویگا۔

مسٹر جیندر مکرجی صاحب

۵ ۲ ۔ جنوری کو مسٹر جیندر مکرجی صاحب کی شہادت ہوئی ۔ مسٹر جیندر صاحب کے سی ۔
آئی ۔ اے کا خطاب یافتہ ہین ۔ آپ انجنیر تاجر و ٹھیکہ دار ہین ۔ آپ کو مارٹن اینڈ
کمپنی کے کاروبار سے تعلق ہے آپ ۱۹۱۱ء مین کلکتہ کے شیرف رہ چکے ہین ۔ شہر
کلکتہ کے رونق افزائی کے لیے جو بورڈ قایم ہوا ہے اسکے آپ ممبر ہین ۔ سول انجنرنگ
کالج سب پور کی انتظامی کمیٹی کے ممبر ۔ کلکتہ کے ہندوستانی عجایب خانہ کے متولی ۔ اور
کلکتہ کی یونیورسٹی کے فیلو ہین ۔ آپ نے اپنے بیان تحریری مین یہ راے ظاہر کی ہے کہ انڈین
سول سروس کے واسطے موجودہ طریقہ جو بھرتی کا ہے کہ انگلستان مین اسکے لیے امتحان
مقابلہ ہوتا ہے اگرچہ وہ قیاسا نہایت مکمل طریقہ نہین ہے لیکن فی الجملہ اس سے بمقابلہ
کسی دوسری تدبیر کے جو بجاے اسکے تجویز کی جاوے زیادہ اطمینان ہو سکتا ہے ۔ اسمین
کلام نہین ہے کہ ممبران انڈین سول سروس بہ حیثیت مجموعی اچھے حکمران ۔ سرگرم ۔ اور جفاکش
ملازمان سرکار ہوتے ہین اور کوئی اور ایسا طریقہ بھرتی کا تجویز نہین کرسکتا ہون کہ جس سے
بہتر نتایج پیدا ہو سکتے ہون یہ طریقہ صریحا باشندگان ہند کے لیے اسقدر موزون اور آرام دہ
نہین ہے جسقدر حضور ملک معظم کی اس رعایا کے حق مین ثابت ہوتا ہے جو انگلستان مین
رہتی اور تعلیم پاتی ہے ۔ تعصبات ذات اور انگلستان مین تحصیل علم مین صرف کثیر ہونا
بسا اوقات بہت سے ہندوستانیون کو انگلستان جانے اور سول سروس کے لیے کوشش
کرنے سے باز رکھتا ہے ۔ جن مضامین مین امتحان ہوتا ہے انمین بھی انگریزون کو
مساوی استعداد اور عام معلومات کی مساوی استعداد کے ہندوستانیون کے مقابلہ مین
امتحان پاس کرنے کا زیادہ موقعہ رہتا ہے ۔ مجھے اس سے اتفاق نہین ہے کہ ہندوستان
و انگلستان مین یکسان امتحان مقابلہ بلا کسی شرط کے جاری کیا جاوے ۔ میری راے یہ ہے
کہ اب وقت آگیا ہے کہ انڈین سول سروس کی فہرست مین ہندوستانیون کا تناسب کل
اسامیون کا قرار دیا جاوے ۔ چنانچہ اس تناسب کے داخل کرنے کی ابتدا ہونے کے لیے مین یہ تجویز
کرونگا کہ اولا حسب معمول انگلستان مین امتحان ہو ۔ فرض کیجیے کہ سنہ ۱۹۱۵ء مین امتحان ہو ۔ اور
اس سال خالی اسامیون کی تعداد ۸۰ ہو تو اسمین سے ۲۰ اسامیان ہندوستانیون کے لیے مخصوص

کی جاوین اس سال انگلستان مین کامیاب ہون وہ ان ریبس اسامیون پر اولاً
مقرر کیے جاوین - اب جو اسامیان مجملہ بیس کے خالی ہین دوسرے سال
انگلستان کے ساتھ ہندوستان مین بھی امتحان ہو - جو اس امتحان مین کامیاب ہون
دو سال کے پروبیشن پر انگلستان بھیجے جاوین - اور وہ وہان جا کر کے یونیورسٹی
مین داخل ہون اور دیگر قسم کی عملی تربیت بھی انکو دیجاوے - اور جب وہ قابل
اطمینان پر خاص امتحان پاس کر لین اور جانچ مین پورے اترین تب وہ آخرکار
اپنی اسامی پر مقرر کیے جاوین - اس امر کی ذمہ داری کے لیے کہ اشخاص انگلستان
مین اپنا وقت ضایع نہ کرین کالجون سے زیادہ سختی کے ساتھ سارٹیفکیٹ دیے
جاوین اور سارٹیفکیٹ مین بمقابلہ ان طلبا کے جو انگلستان مین امتحان دیکر بھرتی
ہوتے ہین مفصل کیفیت درج کی جاوین - یہ نہایت ضروری ہے کہ جو اشخاص ڈسٹرکٹ
مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ جج کے عہدون پر ممتاز ہونے والے ہون انکو ایسی تربیت
دی جاوے کہ وہ اپنی شان اور مرتبہ کے لحاظ سے انگریز افسرون کے ہم پلہ ثابت
ہون - اس سروس مین ہندوستانیون کی معقول تعداد کے داخلہ کے لیے مین یہ بہتر سمجھتا
ہون کہ بجاے اسکے کہ ہندوستان مین امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے انکی تعداد
عظیم داخل کی جاوے ان کی تعلیم انگلستان مین ہونا چاہیے - ہندوستانیون
کو اپنے ملک کے نظم و نسق کے ہر ایک شعبہ مین پورہ مین ہم جلیسون کے مقابل
مین مساوی حصہ لینے کے لیے مین حسب ذیل سفارش کرونگا -

(۱) گورنمنٹ کو سرکاری وظایف کی تعداد مین اضافہ کرنا چاہیے تاکہ ہونہار طلبا
(جو نہایت غریب ہون) امتحان مقابلہ کے واسطے انگلستان جاوین - اگر ضرورت ہو
ایک تعداد وظایف کی ان طلبا کے لیے مخصوص کر دی جاوے جو انڈین سول سروس مین
داخل ہونا چاہتے ہون (۲) جو طلبا تعداد مطلوبہ کے اندر آنے مین ناکام رہین لیکن
باایں ہمہ انمین اعلی قسم کی قابلیت پائی جاتی ہو - ان کے واسطے یہ سامان کیا جاوے
کہ وہ پراونشل سروس کے اعلے درجہ کی اسامیون اور انڈین پولیس وغیرہ کی اسامیون
پر مقرر کیے جاوین - اس سے ہونہار طلبا کو انگلستان جانے کی جرات ہو گی
وہ امتحان سول سروس مین ناکام رہنے کے خطرہ مین پڑنے کے لئے مستعد ہو گئے
(۳) کریکلم مین چند ایسی ترمیمات ہونا چاہیین - کہ ہندوستانی طلبا کو بھی امتحان پاس

کرنے کے ایک حدتک مساوی موقعے حاصل ہون۔
انڈین سول سروس کی جوڈیشل شاخ کے لیے علیحدہ طریقہ بھرتی ہونے سے میری رائے مین موجودہ طریقہ کی اصلاح ہوگی۔ امتحان کے کریکلم مین قانون اور طریقہ تربیت بمقابلہ آجکل کے زیادہ جوڈیشل رنگ کا ہونا چاہیے۔ یعنی انکو بحیثیت منصف ملازمت شروع کرنی چاہیے۔ اورکم ازکم ایک سال تک ہائی کورٹ مین عملی تربیت حاصل کرنی چاہیے جسکے واسطے جج صاحبان کے ساتھ لونی انتظام کرلیا جاوے۔ اگر میری یہ تجویز آسان اور ممکن العمل نہ تصور کی جاوے تو امیدوارون کو قبل ملازمت مین داخل ہونے کے یہ موقعہ دینا چاہیے کہ وہ چاہے ایگزیکٹیو لائن پسند کرین یا جوڈیشل لائن۔ اور جو امیدوار جوڈیشل لائن پسند کرین۔ وہ انگلستان مین اپنے زمانہ پروبیشن مین بار مین داخل ہون اور ملازمت مین داخل ہوکر جوڈیشل سروس سے آغاز کرین۔
میرا یہ خیال نہین ہے کہ اب اسکا وقت آگیا ہے کہ یوروپین افسرون کی تعداد قلیل معین کردی جاوے۔ اگر موزون اور قابل باشندگان ہند سوشل اور انتظامی اوصاف کے لحاظ سے مل سکتے ہین۔ تو ۵۰ فیصدی کے اوسط تک وہ انڈین سول سروس کی اسامیون پر مقرر کیے جاوین میری رائے یہ ہے کہ اس مسلہ کا سوشل پہلو نظر انداز نہونا چاہیے جب تک باشندگان ہند یوروپین ہم جلیسون سے سوشل ہمسری کے ساتھ نہ مل سکین گے۔ اسوقت تک انکے کام مین بہت خلل پڑتا رہے گا اور یہ نہ ہو جب انکا تقرر دیگر اوصاف کے لحاظ سے نہ ہونا چاہیے۔
میری مزید تجویز یہ ہے کہ قبل اس کے پراونشل یا کسی اور صیغہ ملازمت سے انڈین سول سروس مین انتظامی اسامی پر ترقی پانے والا شخص مجبور کیا جاوے کہ وہ کم ازکم فرلو رخصت لیوے اور ایام رخصت انگلستان مین زیر نگرانی ہدایت سکرٹری آف اسٹیٹ صاحب بہادر ہند قبل ملازمت مین داخل ہونے کے صرف کرے۔ ممبران انڈین سول سروس مین باشندگان ہند سے نسبتاً جو انحلال پایا جاتا ہے۔ اس کے متعلق گواہ نے بیان کیا۔ کہ اس باب مین یقین کے ساتھ کچھ بیان کرنا مشکل ہے۔ لیکن عام خیال یہ ہے کہ قدیم نسلون کی سویلین اس ملک کی زبان سے زیادہ واقف تھے اور انکا میل جول رعایا سے زیادہ تھا۔ ممبران انڈین سول سروس کا اوسط شمار

ہندوستانی السنہ مین کافی مہارت حاصل نہین کرتا ہے۔ موجودہ طریقہ امتحان ناقص ہے۔ یہ امتحان بموجب قواعد یونیورسٹی ہونا چاہیئے۔ یعنی اسکے لئے باشندگان ہند ممتحن ہون جنکو اپنی زبانون مین مہارت ہو۔ ترقی دینے مین ہندوستانی السنہ مین مہارت ہونے پر زیادہ زور دیا جاوے۔ پراونشل سروس کے متعلق جو سوالات ہین۔ ان کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ میری راے یہ ہے پراونشل سروس مین افسران کی تنخواہین بازاری شرح کے بنا پر قرار دی جاوین جیسا کہ تجارتی تعلقون مین معمولی کارکنون کے متعلق ہوتا ہے۔ پراونشل سول سروس کی ان اسامیون کے ساتھ بہت بڑی شان اور عظمت رہتی ہے اور اس شان اور عظمت کے قایم رکھنے کے لئے بمقابلہ معمولی درجہ کے تجارتی یا دیگر محکمہ جات کے کارکنون کے زیادہ آمدنی درکار ہے۔ بلحاظ اس واقعہ کے کہ گذشتہ چند سال سے انڈین مصارف زندگی بہت بڑھ گئے ہین اور طریق زندگی مین بہتر تغیر نمودار ہوا ہے پس تو مقرر شدہ ڈپٹی مجسٹریٹ کے لیے جو دو سو روپیہ تنخواہ پاوے گا بسر کرنا مشکل ہے۔ ان امور کا لحاظ کرکے اور نوجوانون کو ترغیبات سے بچانے کے لئے تنخواہون مین اضافہ ہونا چاہئے ہر ایک صوبہ مین شرح مشاہرہ اس صوبہ کے مصارف زندگی کے مطابق قرار دی جاوے۔

بعد ازان گواہ سے صدر نشین صاحب نے سوالات جرح شروع کئے جن کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ آپ مسرس مارٹن اینڈ کمپنی مین حصہ دار ہین۔ آپ کی ان تجاویز پر بھی جرح ہوئی کہ انگلستان اور ہندوستان دونون ممالک مین امتحان ہوا کرے اور سرکار وظایف عطا کرے جسکی جاوے۔ گواہ نے تجاویز امتحان کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا۔ گواہ نے بیان کیا کہ آپ کی نظر مین یہ نہایت ضروری ہے کہ ہندوستانیون کی جسمین تربیت انگلستان مین ہووے اور نظم و نسق کے لیے یوروپین خلام کی معقول تعداد رہنا ہے۔ پروبیشن کے متعلق گواہ نے بیان کیا کہ اہل ہند کو دو سال کا زمانہ پروبیشن انگلستان مین صرف کرنا چاہیئے اور یوروپین کو قبل ملازمت مین داخل ہونے کے ایک سال انگلستان مین اور ایک سال ہندوستان مین صرف کرنا چاہیئے۔

بعد ازان صدر نشین صاحب نے چند سوالات بارٹن اینڈ کمپنی اور اس مین انگریز اور ہندوستانیون کی ملازمت کے متعلق کیے۔ گواہ نے بیان کیا کہ آپ بحیثیت انجنیران وٹھیکہ داران کے کارخانہ کے افسر اعلے کے اپنے کارخانہ مین متواتر ایک تعداد عظیم ملازمان کی رکھتے ہین۔

س۔ کیا آپ کے اسٹاف مین کل ہندوستانی ہین۔

ج۔ جی نہین۔ یوروپین اور ہندوستانی۔

س۔ یوروپین کسقدر ہین۔

ج۔ آج کل پچاس یوروپین ہم سو روپیہ سے لیکر دو ہزار روپیہ ماہوار مشاہر تک کے ہین۔

س۔ مستقل ہندوستانی ملازمان کی تعداد کیا ہے۔

ج۔ تقریباً پانچسو۔

س۔ کیا آپ کبھی ہندوستانیون کو بھی بحیثیت انجنیر وچیف سپرنٹنڈنٹ بڑے بڑے کامون پر مقرر کرتے ہین۔

ج۔ جی ہان بعض اوقات مقرر کرتا ہون۔

س۔ کیا آپ ہندوستانیون کو اپنے کاروبار کا انچارج بھی کرتے ہین اور تمام کام انکے سپرد کر دیتے ہین۔

ج۔ جی نہین۔ انکو کل اختیارات نہین دیتا ہون۔

س۔ کیا مین اس سے یہ نتیجہ اخذ کرون کہ ہمیشہ اونکے اوپر ایک یوروپین ہوتا ہے۔

ج۔ ہر ایک بڑے کارخانہ مین ہمیشہ ایک یوروپین ہندوستانیون کے اوپر رہتا ہے۔

س۔ کیا آپ کبھی ہندوستانی سپروائزر یا چیف انجنیر مقرر کرتے ہین اور یوروپین انکی ماتحتی مین رہتے ہین۔

ج۔ جی ہان۔ ایک ہندوستانی یوروپین کا افسر تھا۔

س۔ کیا آپ ایسی حالت مین ہندوستانیون اور یوروپین کو یکسوئی اور اطمینان کے ساتھ کام کرتے پاتے ہین۔

ج۔ جی ہان لیکن [illegible]

س۔ کیا اس وقت کے پیش آنے سے آپ جہان تک ممکن ہوتا ہے اس طریقہ سے درگذر کرتے رہتے ہین۔

ج۔ جی ہان۔ تجارتی اسباب کے لحاظ سے مین ایسا کرتا ہون۔

پریسیڈنٹ نے اپنے سوالات خصوصاً آپکے اس ریمارک کے متعلق کیے ہین جسمین آپ نے اس امر پر زور دیا ہے کہ جس ضلع مین ہندوستانی حاکم بالا ہو وہان یورپین افسر مقرر نہ کیے جاوین لیکن آپ کی ذاتی تجربہ سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اس طریقہ کو ہمیشہ کامیابی نہین ہوتی ہے۔

گواہ۔ میرے پاس اس درجہ کے ہندوستانی نہین ہین لیکن آپ میری حالت کو دیکھیے مین ہندوستانی ہون اور ایک بڑے کارخانہ کا افسر اعلیٰ ہون۔ میرے پاس ۲ کاس یوروپین ایسے مین جو بڑی بڑی تنخواہین پاتے ہین اور مجھے کبھی کوئی دقت نہین ہوتی ہے نہ صرف یہی بلکہ سب ماتحت میری نہایت عزت کرتے ہین۔ میرے کارخانہ مین ایسے ہندوستانی بھی ہین جنھون نے انگلستان مین تعلیم پائی ہے اور وہ اپنے اپنے ڈپارٹمنٹ کے افسر ہین اور انکی ماتحتی مین چند انگریز بھی ہین اور کسی قسم کی دقت پیدا نہین ہوتی ہے۔

س۔ پس آپ انگلستان مین تربیت یافتہ ہندوستانیون کو زیادہ پسند کرتے ہین۔

ج۔ جی ہان۔

س۔ کیا آپ کے کارخانہ کا انتظام انتظامی بورڈ کے سپرد ہے۔

ج۔ جی نہین۔ ہماری کمپنی لمیٹڈ نہین ہے۔ ہم چار حصہ دار ہین اور خود ہی اپنے کارخانہ کا انتظام کرتے ہین۔

س۔ کیا سب حصہ دار ہندوستانی ہین۔

ج۔ تین انگریز ہین اور مین ہون۔

سر میرے ہیمک صاحب کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ عموماً آپ کے کارخانہ مین ملازمت کے لیئے یوروپین ۲۲ - ۲۵ یا ۲۸ سال کی عمر مین آیا کرتے ہین۔ آپ کا کارخانہ صرف انجنیری کا کام انجام نہین دیتا ہے۔ بلکہ عام تجارتی کارخانہ ہے۔ یہ [illegible] تمام اسسٹنٹ انجنیر ہوا ہوتے ہین۔ بعض اکاونٹنٹ اور معمولی کاروباری آدمی ہوتے ہین ہمارے کارخانہ کی ایک شاخ لندن مین بھی ہے اور بعض آدمی پہلے وہان جاتے ہین

جب وہان کام کرنے کی بھی قابلیت دکہاتے ہین تو ایک معاہدہ ہو جاتا ہے اور ہندوستان مین بلائے جاتے ہین۔

س۔ آپ کتنے بار انگلستان جایا کرتے ہین۔

ج۔ گذرے چند سال کے اندر مین ہر دوسرے سال جایا کیا ہون۔

سر ولنٹاین چیرول (س) جب کوئی انگریز آتا ہے تو کیا آپ اسے براہ راست کسی کام پر مقرر کر کے کسی مقام پر بھیجدیتے ہین۔

ج۔ نہین۔ وہ کچھ عرصہ تک ہیڈ آفس مین رہتا ہے۔

س۔ کیا آپ یہ تکلیف گوارا کرتے ہین کہ اون کو تبلاتے ہین کہ ہندوستانیون کے ساتھ کسطرح پیش آنا چاہیے۔

ج۔ انگریز ملازم ہیڈ آفس مین رہتا ہے جہان اسکو بہت سے ہندوستانیون سے سروکار تعلق رہتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ اگر وہ اپنے کو ان حالتون کے موزون نہ بناوے تو اسکی حالت ترقی محدود رہے گی۔ دو یا تین موقعون پر ایسے آدمی بہی لایا ہون جو ایسے خراب نکلے کہ مین نے انکو واپس کر دیا۔

مسٹر چیمبر صاحب کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ آپ کا کارخانہ باستثنائے آپ کے اور آپ کے لڑکے کے انگریزی کارخانہ ہے۔ اگر کوئی تغیر اس کارخانہ کے انتظامات مین ہو اور ہندوستانیون کی تعداد عظیم داخل کی جاوے تو اندیشہ پیدا ہوگا اور ایک حد تک یوروپین کو اسقدر اعتماد نہ رہیگا جسقدر کہ آجکل پایا جاتا ہے۔ بدین وجہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ سردست ۲۰ فیصدی سے زیادہ ہندوستانی سول سروس مین داخل نہ کئے جاوین۔

مسٹر رمزے میکڈانلڈ (س) ہم آپ نے بیان کیا ہے کہ مشترکہ عملہ رکھنے مین آپ کو دقتین پیش آئی ہین۔

ج۔ جی ہان۔

س۔ وہ دقتین کسقسم کی ہین۔

ج۔ مین ایک واقعہ بطور مثال بیان کرونگا۔ مین نے ایک ہندوستانی کیمیا ساز انگلستان کی یونیورسٹی مین تعلیم پایا ہوا نوکر رکھا اور اسکو ایک مقام پر تعینات کیا جہان سب انگریز تھے وہ ہندوستانی اون کے ساتھ نہین رہ سکا۔

س۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ ہونہار ہندوستانی سول سروس میں بوجہ داخل نہیں ہوتے تھے کیونکہ اسکے لیے انکو انگلستان جانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ج۔ جی ہاں بہت سے ہندوستانی معذور رہتے ہیں۔

س۔ کیا بمقابلہ ان لوگوں کے جو سول سروس میں داخل ہوتے ہیں بہت سے ایسے ہونہار لوگ ہیں جو اس صیغہ میں بدیں داخل نہیں ہوتے کہ انکو انگلستان جانے کی مقدرت نہیں ہے۔

ج۔ میں یہ کہونگا کہ مساوی ہونہار ہیں

س۔ تو آپ کا خیال صرف یہ ہے کہ اس معاملہ میں توسیع ہو۔

ج۔ جی ہاں۔

س۔ اس ملک میں پولیٹکل سبب سے بے چینی ہے یا نہیں اگر اس صیغہ ملازمت میں داخلہ کے لیے درتوسیع کردیا جاوے تو کیا وہ بے چینی دفع ہو جاوے گی۔

ج۔ جی ہاں۔ ایک حد تک تو ضرور دفع ہو جاوے گی۔

س۔ کیا آپ انگریزونکو معاہدہ کرکے یہاں لاتے ہیں۔

ج۔ جی ہاں۔

س۔ کیا اس معاہدہ میں رخصت کا ذکر بھی خاص طور پر درج ہوتا ہے۔

ج۔ جی ہاں۔ اسسٹنٹ کو ۶ ماہ کی رخصت انگلستان جانے کی پوری تنخواہ پر بعد پانچ سال کی ملازمت کے دی جاتی ہے اور دونوں طرف کا سفر خرچ دیا جاتا ہے۔

اظہار مہاراجہ صاحب بردوان

دی آنریبل سر بجے چند مہتاب مہاراج دھیراج بہادر بردوان نے بیان کیا۔
مین تجویز کرونگا کہ موجودہ طریقہ تقرر ملازمان (گورنمنٹ) جو کہ انگلستان اور ہندوستان
مین جاری ہے۔ دونون کی تحقیقات کی جاوے۔ جو کچھ اسکی نسبت کہا جا سکتا ہے وہ یہ
ہے کہ اکثر یہ شکایت کیجاتی ہے کہ موجودہ طریقہ سے یہ ہمیشہ ممکن نہین ہوتا کہ عمدہ قسم کے
انگریز امتحان مقابلہ مین شریک ہون۔ سول سروس کے یوروپین حکام کو کم سے کم ایک سال
ہندوستان مین آکر تربیت پانا چاہیے اور ایک امتحان یہان ہندوستانی زبانون اور قانون
کا پاس کرنا چاہیے قبل اسکے کہ انکا تقرر پورے طور پر منظور کیا جاے۔ ایک علیحدہ
امتحان ہندوستان مین صرف ہندوستانیون کے لیے مقرر کیا جاے۔ لیکن اس سے
انگلستان مین سول سروس کے امتحان مقابلہ مین شرکت کا راستہ ہندوستانیون کے لیے مسدود
ہونا چاہیے ایک تناسب مقرر کیا جاے جسکے مطابق ہندوستانی اسسٹنٹ مجسٹریٹ۔
جائنٹ مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے عہدے پاوین۔ مین تجویز کرونگا ۲۵ فیصدی کا
ابتدائی تعداد تقرر ہندوستانیون کے لیے ہر صوبہ مین مقرر کی جاوے اور عہدہ ڈسٹرکٹ ججی
کے لیے ۵۰ سے لیکر ۳۰ فیصدی تک تناسب مقرر ہو۔ میرے نزدیک معزز اور لائق
ہندوستانیون کا تقرر بذریعہ نامزدگی عہدہ ہاے اڈیشنل کمشنری و کمشنری و نیز ممبری
بورڈ آف ریونیو پر کیا جاے۔ اس کا تناسب ہر صوبہ کے لیے یہ ہو کہ ایسا ایک کمشنر
ہر پانچ سال کے بعد مقرر ہو۔

گورنمنٹ کو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ ہر فرقہ کے لوگ مقرر ہون لیکن جو
طریقہ کہ بالفعل جاری ہے۔ اس سے ہندو مسلمان کا مسئلہ بہت زورون پر ہو گیا ہے۔
آیندہ اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

میری راے مین الفاظ "و نیٹو آف انڈیا" کی تعریف ایسی ہونا چاہیے کہ اس سے
صرف اصلی "ہندوستانی نژاد" مراد ہو۔ ایسے اشخاص جو یوروپین اور ہندوستانی مخلوط
ہونے سے وجود مین آے ہین اور ایسے اینگلو انڈین جنھون نے کہ ہندوستان مین سکونت
اختیار کرلی ہے وہ اس حدود کے باہر خیال کیے جاوین۔

ہندوستان کے افسران فوجی کو نوے فیصد عہدے پو لیٹیکل محکمہ کے ملنا چاہیے
نسبت تربیت تو وہ افسران سول سروس یہ کہتا ہے کہ وہ پریزیڈنسی ٹوٹنش
بہت عرصہ تک بطور انڈر سکریٹری تو اسسٹنٹ ملازمت کے بعد رکھے جاتے ہیں سب
سے اول اُنکی کسی قسم کی کچھ عام تربیت ہونا چاہیے اور بعد ازان کم سے کم ایک سال
ضلع کے صدر مقام مین کام سیکھنا چاہیے ۔ اور تب کم سے کم تین سال بیرونجات مین
رہنا چاہیے ۔ اس سب کے بعد بطور انڈر سکرٹری دو سال تک کام سیکھنا چاہیے ۔ اور
پھر ضلع کے کام پر واپس جاکر اُنکی لیاقت اور عرصہ ملازمت کے لحاظ سے اُن کو ترقی
دینا چاہیے ۔ میرا خیال ہے کہ ہندوستانی زبانون کے علم کا تنزل حکام سول سروس
مین ہو گیا ہے ۔ حد سے زیادہ پابندی قواعد ۔ دفتر کا کام ۔ کلب کی زندگی ۔ خواہش ۔
وغیرہ وغیرہ اس لاپروائی یا کمی کے اصل اسباب مین سے ہین ۔ اسکی یہ ہی وجہ ہو کہ
وقت کم ملتا ہے اور ہندوستانی زبانون کے سیکھنے کے لیے جو ایسے افسران کو مجبور کرتا
چاہیے ۔ اسکی نسبت سخت قواعد نہین بنائے گئے ہین ۔

صاحب چیرمین کے سوال کے جواب مین مہاراجہ صاحب بردوان نے کہا
کہ اصل انتظامی کام مین ہندوستانیون نے وہ لیاقت نہین دکھلائی جو کہ امتحانون
مین دکھلائی ۔ یہ ہے اُنکی دماغی لیاقت کی نسبت اسقدر نہین ہے جسقدر کہ کمی تجربہ
کی نسبت ہے ۔ کسی نہ کسی قسم کی تربیت کی ضرورت ہندوستانیون کے لیے بھی ویسا ہی
ضروری ہے ۔ جیسا کہ انگریزی حکام سول سروس کے لیے گو کہ ایسی تربیت ضرور بنا
بہت ادق ہوگی ۔

ارل آف رانلڈ شے کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ وہ انگلستان
اور ہندوستان مین ساتھ ساتھ امتحان مقابلہ ہونیکے موافق ہین ۔ بشرطیکہ وہ تناسب
پہلے قائم کر دیا جاوے جو کہ جسکے مطابق ہندوستانی اس ملازمت مین داخل کیے جاوینگے
اس سے یہ اندیشہ ہے کہ یورپین داخل نہو سکین گے بالکل جاتا رہے گا ۔ کیونکہ جو ہندوستانی
داخل ہون گے ان کا تناسب مقرر کر دیا جاوے گا ۔ ان کا خیال ہے کہ یہ تناسب
ایک ثلث ہونا چاہیے ۔ اس سوال کے جواب مین کہ آیا ان کا خیال ہے کہ کوئی طریقہ
نامزدگی بذریعہ بورڈ نامزدگی قبل امتحان ایسا ممکن ہے جس سے کہ جو اہرات پوشیدہ

ملازمت مین داخل نہوسکین۔ گواہ نے کہا کہ ایسا کہنا بہت مشکل ہے۔

سر تھیوڈور ماریسن نے گواہ سے یہ بیان اخذ کیا کہ اس ملک مین ایک ایسا فرقہ ہے جو کہ تلاش معاش سے بیفکر ہے جسکو کہ اس ملازمت مین داخل کرنا پسندیدہ ہوگا۔ لیکن آیا ایسے فرقہ سے انتظام مین کوئی عمدگی پیدا ہوگی جو کہ بالفعل نہین ہے اس امر پر منحصر ہے کہ اس شخص کی ذاتی قابلیت کیا ہے جسکا کہ تقرر ہو۔

مسٹر گوکھلے نے گواہ سے سوال کیا کہ اس بیان کو اور اچھی طرح صاف کرے کہ ہندوستانیون نے انتظامی کامون مین وہ لیاقت نہین دکھلاے جو کہ امتحانون مین ظاہر کی اور گواہ نے جواب دیا کہ ہندوستانیون نے انتظامی کامون یا رعایا کی رسوم کا علم نہونا اپنی کارروائیون سے ظاہر کیا۔ اور اوسط درجہ کے انگریزون کے برابر بھی سول سرونٹ نہین ثابت ہوے۔ اکثر رعایا کے رسوم سے لاپروائی ظاہر کی۔ اور وہ کام کہ جسکو انہین جاننا چاہیے تھا کہ نکرنا چاہیے۔ غالبًا وہ اسباب کہ جسکی وجہ سے ہندوستانی زیادہ بہتر کام نہین کرسکتے مختلف ہین۔ غالبًا ہندوستانی کو اداے فرض کا اسقدر فخر نہین ہوتا جسقدر کہ انگریز کو۔ وہ یہ ممکن ہے کہ وہ ناتجربہ کار ہو ممکن ہے کہ دوسرے اسباب بھی ہون۔ لیکن اسمین شک نہین کہ ہندوستانیونکے خلاف یہ شکایت ہے کہ رعایا انکی ماتحتی مین اسقدر خوشحال نہین رہتی جیسا کہ انگریز کی ماتحتی مین۔

(سوال) مسٹر ہیچ آپکا بیان ہے کہ سب قوم کے آدمی مقرر ہونا چاہئین کیا اسمین تم سکونت پذیر یوروپین اور اینگلو انڈین اقوام کو بھی شامل کرتے ہو۔

(جواب) ان اقوام کی قابلیت کی بابت مین کچھ نہین کہسکتا۔

(سوال) مین یہ نہین دریافت کرتا تھا۔ لیکن آیا کل قومون کے لحاظ مین آپ انکو بھی شامل کرینگے یا نہین۔

(جواب) مین یہ بہتر سمجھتا ہون کہ اس سوال کا جواب نہ دون۔

مسٹر ہیچ کے دیگر سوالات کے جواب مین گواہ نے کہا کہ اپنی ملازمت کے شروع حصہ مین ہر سویلین بطور افسر منتظم ملک اور طریقہ باشندگان کی نسبت سودمند تجربہ حاصل کرتا ہے جو کہ بعد کو اسکے شرطیہ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ چاہے وہ دیوانی یا کسی اور محکمہ کی ملازمت مین داخل ہو۔ اس سوال کے جواب مین کہ آیا انکا خیال ہے کہ سویلین جج کو اس قابل قدر تجربہ کی جو کہ اسنے شروع ملازمت مین بطور مجسٹریٹ یا افسر انتظامی حاصل کیا ہو کوئی ضرورت نہین

بڑی - گواہ نے بیان کیا کہ وہ اسکے کہنے کے لیے طیار نہین ہے -

(سوال) کیا تمھارا خیال ہے کہ آپنے فرائض کے ادا کرنے مین ایسے افسر کو مختصر تعلیم یافتہ فرقہ کی ضروریات پر زیادہ لحاظ رکھنا چاہیے ؟

(جواب) مین اس سوال کی تہ کو نہین سمجھا - اس ملک کی حکومت کی بنا بہت وسیع ہے - اور ہر افسر اس امر کی کوشش کریگا کہ عام پبلک کے خیال کا لحاظ رکھے جہانتک کہ اس سے ممکن ہو اور اس عام پبلک مین تعلیم یافتہ فرقہ اور عام مخلوق دونون شامل ہین پولیٹیکل معاملات مین وہ غالبًا تعلیم یافتہ فرقہ کی ضروریات سے سبق لیگا - لیکن عام انتظامی معاملات مین وہ عام مخلوق کی ضروریات کے مطابق کارروائی کریگا -

(سوال) سر ولسائن چرول - کیا آپکا خیال ہے کہ اُس فرقہ کو جو فکر معاش سے مستغنی ہے اور جسے کہ فی الحال انتظامی فرائض کا بہت کم تجربہ ہے اس قابل بنانا چاہیے کہ اسے ایسا تجربہ حاصل ہو -

(جواب) ہان -

(سوال) کیا آپکا خیال ہے کہ امتحان مقابلہ کا طریقہ سے جسمین کہ ہر شخص کو شامل ہونیکا اختیار ہو اور جا ہے یہ امتحان انگلستان مین ہو یا ہے ہندوستان مین - ہو جاو یگا کہ کل ایسے فرقہ کو جنکا کہ ملک کی سرزمین مین کچھ حصہ ہے انتظام ملک مین کچھ حصہ ملیگا

(جواب) مین ایسا نہین خیال کرتا -

(سوال) کیا ایسے امتحان سے ایک بہت بڑا حصہ حکومت مین اُس فرقہ کو ملیگا جو تعلیم یافتہ کہلاتا ہے -

(جواب) ہان - سر مرے ہمک کے جواب مین مہاراجہ نے کہا کہ بنگال میں لوگ سِول سروس کی بہ نسبت ملازمت صوبجاتی ہی کی بہت زیادہ عزت ہے اور افسر سول سروس کا رتبہ بلاشبہ بہ نسبت افسر ملازمت صوبجاتی کی بہت ہی زیادہ ہے -

(سوال) کیا آپ یہ پسند کرینگے کہ ہندوستانی اگزیکیٹیو کونسل کے ممبر ہندوستانی افسران سول سروس سے مقرر کیے جاوین یا اُن اشخاص مین سے جو اس فرقہ کے باہر ہین جیسا کہ بالفعل ہوا ہے ؟

(جواب) اُن مین سے جو اس فرقہ کے باہر ہین -

(سوال) کیا آپ اس کو پسند نہ کرینگے کہ یہ عہدے سول سروس کیلیے مخصوص کر دیے جاوین

(جواب) نہین۔

(سوال) مسٹر ہامیس ر آپکا بیان ہے کہ چند اضلاع مین جو بردوان کے متصل مین ہندوستانی افسر ایسے کامیاب نہین ہوے ہین جیسا کہ امید کی جا سکتی ہے۔ کیا آپ یہ امر خاص کر ایسی سول سرونٹ کی نسبت کہتے ہین جنکو کہ ملازمت صوبجاتی سے ترقی ملی ہو۔ یا اسٹیوٹری سویلین کی نسبت ؟

(جواب) دونون کی نسبت۔

اظہار مسٹر اے۔ ایل۔ مکرجی

مسٹر امرت لال مکرجی۔ قائمقام مجسٹریٹ و کلکٹر بیربھوم (بنگال) نے اپنے مطبوعہ جوابات مین پراونشل سول سروس کی نسبت حسب ذیل بیان کیا۔ جو طریقہ تربیت و آزمائش پراونشل سول سروس (شاخ عاملانہ) کی نسبت مقرر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ پروبیشنری ڈپٹی مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر مجسٹریٹ و کلکٹران کی ماتحتی مین مال و دیوانی کا کام سیکھنے کے لیے مقرر کیے جاتے ہین۔ اس طریقہ کی کامیابی خاصکر اسپر منحصر ہے کہ کسقدر توجہ کلکٹر اپنے ماتحت پروبیشنری افسر پر مبذول کر سکتا ہے۔ ایک حد تک یہ طریقہ قابل اطمینان ہے لیکن مین سفارش کرونگا کہ پروبیشنری افسران کو ایک مقررہ زمانہ تک پبلک پروسیکیوٹر کے ساتھ فوجداری کا کام سیکھنے کیلیے کام کرنا چاہیے۔

مجھے کوئی شکایت نہین ہے کہ موجودہ طریقہ ترقی افسران مین ہر افسر کے ذاتی فائدہ اور فوائد انتظامی ہر دو کا لحاظ رکھا جاتا ہے اور مجھے اسکی نسبت کوئی تجویز نہین پیش کرنی ہے۔

افسران صیغہ انتظامی ہمارے پراونشل سروس کے فوجداری کے مقدمات کے فیصلہ کا بھی کام مال کے سنبھالنے علاوہ گشت کے کام کے کرتے ہین۔ جو کہ مال کے کام سے متعلق ہے لیکن افسران صیغہ دیوانی صرف مقدمات کا کام کرتے ہین۔ اور عدالت کے باہر کا کام کچھ نہین کرتے۔ بہر حال مین خیال نہین کرتا کہ کسی تغیر کی ضرورت ہے۔

مین موجودہ انتظام کو کافی سمجھتا ہون جس سے کہ چند عہدے جو کہ عام طور پر افسران انڈین سول سروس کو ملنے چاہیے مندرج فہرست کیے گئے ہین تاکہ اہل افسران پراونشل سروس مقرر

تتمہ شہادت مسٹر - اے - ایل - مکرجی

ہو سکین جنکی کہ لیاقت اور قابلیت کا پورا ثبوت مل چکا ہو - اور جو طریقہ کہ ان عہدون پر تقرر کیے جانیکا رائج ہے وہ موزون ہے -

مسٹر مکرجی نے مسٹر جسٹس رحیم نے سوال کیا کہ کس سبب سے وہ اس امر کے موافق ہین کہ انتظامی اور عدالت کا کام ساتھ ساتھ رکھا جاوے اور انھون نے جواب دیا کہ اس سبب سے کہ اس سے غربا کو مدد ملیگی کیونکہ افسران کو یہ موقعہ ملیگا کہ بطور جج ایسے غربا کو صلاح دین جو کہ غلطی پر ہون - دیگر سوالات کے جواب مین انھون نے کہا کہ وہ چھٹی بہت کم لیتے ہین تین یا چار سال مین ایک دفعہ سے زیادہ نہین - ایک وجہ یہ ہے کہ تھوڑے عرصہ کی رخصت پر جانے سے بہت مالی نقصان ہوتا ہے - ایسے عہدہ دارونکی تنخواہ اس طور پر مقرر نہین ہے کہ یہ فرض کر لیا جاوے کہ کچھ رقم زمانہ رخصت کیلیئے پس انداز کر دیجایا کرے -

جبکہ رخصت رعایتی کی درخواست دیجاتی ہے تو اکثر نامنظور ہوتی ہے کیونکہ ایسے افسرانکی قلت ہے جو انکی جگہ کام کرین - افسران کی تعداد زیادہ ہونی چاہیئے - اب رخصت عام حاصل کرنا اسوقت سے اسقدر مشکل نہین ہے جبوقت سے کہ پراونشل سروس کی از سر نو ترتیب ہوگئی ہے - افسران ورکنگ ونون کیلیئے یہ بہتر ہوگا اگر انکو اس بات کا موقعہ دیا جاوے کہ اپنی رخصت جمع کرتے رہین اور تب بڑے عرصہ کیلیئے رخصت پر جاوین - پبلک کے دلمین یہ اندیشہ ہوگا کہ اگر فیصلہ کرنے اور انتظام کرنیکے فرائض علحدہ کر دیئے جاوین تو انکا نقصان ہوگا - لیکن وہ یہ نہین بتا سکتے کہ یہ اندیشہ کیون ہے - انکا خیال ہے کہ اگر عہدہ ہاے درج فہرست مسدود کر دیئے جاوین اور متعدد اوقات امتحان جاری کر دیا جاوے تو ایسے امتحان ابلور معاوضہ عہدہاے درج فہرست سمجھے جاوینگے - جبتک کہ گواہ کو بطور افسر انتظامی اختیارات فیصلہ مقدمات بھی حاصل ہین - وہ رعایا کو صلاح دینے کا بہتر موقعہ رکھتے ہین اور اسطرح انکو مقدمہ بازی سے بچا سکتے ہین - بہ نسبت اسکے جب سے وہ اختیارات لیلیئے جاوین - وہ ضلع جیسین کہ وہ مقرر ہین یعنی بیر بھوم مین کل افسران ہندوستانی ہین اور ضلع کا انتظام کل ہندوستانیون کے کرنیکا طریقہ ایسی حالتمین کہ افسران بالادست کی رائے مین کامیاب ہے - اس سوال کے جواب مین کہ آیا پراونشل سروس والے حاکم کو ہمیشہ پراونشل سروس مین رہنا چاہتے [illegible] دینا چاہیئے - کہ سول سروس مین انکی ترقی کیجاوے - گواہ نے کہا کہ ہر شخص کو شروع مین یہ طے کر لینا

چاہیے کہ آیا وہ سول یا پراونشل سروس مین داخل ہوگا۔

اظہار مسٹر سی۔ ایچ۔ کراس۔

مسٹر سی۔ ایچ کراس۔ ڈپٹی مجسٹریٹ و ڈپٹی کلکٹر سہارنپور نے بھی اپنے جوابات مین پراونشل سول سروس کی نسبت بیان کیا۔ کہ مین موجودہ انتظام سے خوش نہین ہون جس سے کہ چند عہدے جن پر چونکہ عام طور سول سروینٹ مقرر ہوتے ہین درج فہرست اسلیے کردیے جاتے ہین کہ ان افسران پراونشل سروس کو جنکی کہ قابلیت و لیاقت مسلمہ ہو مقرر ہوسکین لیکن مین اسپر راضی ہون کہ ان عہدون پر تقرر بذریعہ انتخاب کیا جاوے۔

مین حسب ذیل تجویز کرونگا۔ کہ

(۱) ایک عہدہ ہر درجہ کے مجسٹریٹ و کلکٹران مین افسران پراونشل سول سروس کے لیے مخصوص رکھا جائے۔

(۲) چار عہدے جائنٹ مجسٹریٹی کے جو کہ ڈپٹی مجسٹریٹ کے عہدے بنا دیے گئے ہین۔ انکو پھر بدستور حسب درجہ کے جائنٹ مجسٹریٹون مین پھر بنا دیا جائے لیکن ممبران پراونشل سروس کیلیے مخصوص کردیے جائین

(۳) دو عہدے اسسٹنٹ مجسٹریٹ کے جو کہ درجہ پنجم کے جائنٹ مجسٹریٹ بنا دیے گئے ہین۔ وہ درجہ چہارم یعنی چھ سو روپے والے درجہ کے ڈپٹی مجسٹریٹ کردیے جاوین۔

(۴) دو عہدے اسسٹنٹ مجسٹریٹ جو کہ درجہ ہشتم کے ڈپٹی مجسٹریٹ بنا دیے گئے ہین وہ درجہ پنجم یعنی پانسو روپے والے درجہ کے ڈپٹی مجسٹریٹ کردیے جاوین۔

(۵) عہدہائے مجسٹریٹ و کلکٹری جو کہ عارضی طور پر بوجہ خاص کام پر تعینات ہونے یا بوجہ رخصت ایسے اضلاع مین خالی ہوتے ہین جہانتک کوئی جائنٹ مجسٹریٹ نہین ہے وہ عام طور پر حکام پراونشل سول سروس مقرر کیے جایا کرین۔ نہ کہ خاص طور پر جیسا کہ بالفعل ہوتا ہے۔

مین اس اصول کو مناسب خیال کرتا ہون جسکی سفارش پبلک سروس کمیشن نے کی تھی کہ پراونشل سروس کی شرائط نسبت تنخواہ ان امور کے لحاظ سے مقرر کرنا چاہیے جنکا کہ ضرورتاً لحاظ ہو کہ افسران مقررشدہ مین وہ صفات ہون جنکی کہ مقامی ضروریات کے لحاظ سے ضرورت ہے۔

اوسط تنخواہ افسران پراونشل سروس صوبہ بنگال کے بہ نسبت تنخواہ بمبئی یا مدراس کے
صوبجات کے سروس ہذا کے بہت ہی کم ہے ۔

بنگال مین اوسط تنخواہ ماہیعہ ہے ۔ مدراس مین اور بمبئی مین ماہوار ہے گو کہ
جیسا کہ بخوبی معلوم ہین ۔ وکالت ڈاکٹری و دیگر پیشو نہین لائق آدمی کے لئے بنگال مین بہت بہتر
امید ترقی بہ نسبت دیگر صوبجات کے ہے ۔ لہذا جو تنخواہ ملازمت بنگال مین ہے اسکی وجہ سے
ایسی قابلیت کے لوگ جیسا کہ دوسرے صوبجات مین ملازمت مین داخل ہوتے ہین ۔ وہ بنگال
کی ملازمت کی جانب توجہ نہین کرتے ۔ اور پھر یہ ظاہر ہے کہ اگر یہ منشا رہے کہ مناسب لیاقت
کے آدمی بنگال مین پراونشل سول سروس کی جانب راغب ہوں تو تنخواہ عہدہا سے سروس ہذا
مین بہت بیشی کرنا چاہیئے ۔

علاوہ برین صوبہ بنگال موجودہ حالت مین ہندوستان بھر کے سب صوبجات مین سے
زیادہ خراب بلحاظ آب ہوا و خرچ کے ہے ۔ اور جو لوگ کہ پراونشل سول سروس مین خود داخل ہونا
یا اپنے لڑکونکو داخل کرانیکا ارادہ رکھتے ہین ۔ قدرتی طور پر یہ خیال کرینگے کہ آیا مناسب ہے ۔ یہ
لحاظ کر کے کہ معمولی طور پر وہ ان بیشمار اضلاع مین سے کسی ایک ضلع مین مقرر کئے جاوینگے جنکی
کہ آب ہوا خراب ہے اور جو انکے وطن سے دور ہین ۔ اور اگر وہ کسی پیشہ مین داخل ہونگے ۔
تو اپنے صدر مقام کا انتخاب انکے اختیار مین ہوگا ۔

مین اس انتظام کو ناپسند کرتا ہون جسکے رو سے افسران پراونشل سول سروس کو
جو درج فہرست عہدون پر مقرر ہین وہ تنخواہ ملتی ہے جو کہ قریب قریب دو ثلث تنخواہ سول سروس
کی ہوتی ہے ۔ اگر وہ ایسے عہدہ پر مقرر ہو ۔ کیونکہ افسر پراونشل سروس کو اسی طرز معاشرت
سے اختیار کرنا پڑتا ہے ۔ اور انھین مہمانون کی دعوت کرنا ہوتی ہے جو کہ کسی سول سرونٹ کو
کرنا ہوتی ہے اگر وہ اس عہدہ پر مقرر ہو ۔ لہذا انکے طرز معاشرت اور مہمانداری کا خرچہ انکا بھی
افسر سول سروس کے خرچہ سے کم نہین ہوتا ۔ لہذا مین سفارش کرونگا کہ انکو پوری تنخواہ عہدہ ہذا
کی ملنا چاہیے ۔ علاوہ برین ایسی حالتون مین جبکہ ہندوستانی افسر سول سروس کا ہو ۔ یا ہندوستانی
جج ہائی کورٹ کا ہو ۔ یا ہندوستانی ممبر اگزیکیٹو کونسل صوبہ کا ہو تو تنخواہ مین کوئی فرق نہین
ہوتا ۔ اور بس کوئی وجہ نہین ہو سکتی کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کلکٹر کی تنخواہ سے ساتھ ایسا ہی فرق
روا رکھا جاوے جبکہ ایسے عہدہ پر کوئی افسر پراونشل سروس مقرر ہو ۔

مزید براں مین توجہ دلاؤنگا کہ افسران فوجی و پولیس جنکو کہ صوبجات غیر آئین مین کمیشن ملتاہے وہی تنخواہ پاتے ہین۔ جوکہ افسران سول سروس کو انھین عہدون پر ملتی ہے گو کہ ان کو ذاتی تنخواہ اپنے محکمون مین سول سروس کی تنخواہ سے بہت کم ہوتی ہے۔

اپنے بیان مین مسٹر کراس نے کہا کہ ترقی تنخواہ کی تجویز انھون نے اسلئے کی ہے کہ نایاب امیدوارون کو اس ملازمت کیجانب رغبت ہو۔ اس سے یہ نتیجہ صریحی نہین نکلتا کہ جو افسران اب پراونشل سروس مین داخل ہوتے ہین وہ لائق نہین ہوتے لیکن یقیناً جس درجہ کے آدمی ایسی ملازمت مین ہونا چاہیین۔ موجودہ تنخواہ کیجانب اب راغب نہین ہوتے۔ ہر ایک عہدہ کی ترقی تنخواہ کی وہ سفارش نہین کرتے۔ لیکن مدت ملازمت کے لحاظ سے شرح تنخواہ میچے کے درجون مین مقرر ہوناچاہیے جسمین کہ ترقی شامل ہوگی۔ انکی راے ہے کہ جس افسر کی ملازمت درج فہرست ہے اسکو بالکل اتنی ہی تنخواہ ملناچاہیے جوکہ سول سرونٹ کو اس عہدہ پر ملتی ہے اور ایسے افسر بطور پر سول سروس کے زمرہ مین داخل کرلیئے جایا کرین۔ بہت سے افسر پراونشل سروس کے اس لیئے عذر تو نہین لیتے کہ وہ کمی تنخواہ کا بار نہین اٹھا سکتے۔ لہذا وہ ایک سال کی فرلو کی سفارش پوری تنخواہ پر کرتے ہین۔

وہ پچپن سال کی عمر مین مجبوراً ملازمت سے علیحدہ ہوجانیکے موافق ایسے افسران کیلیے ہین جنکا کہ تقرر کسی عہدہ درج فہرست پر ہوا ہو۔ اور چاہے کیسا ہی قابل یا ناقابل ایسا افسر ہو اسکو مجبوراً اس عمر مین علیحدہ کیا جاوے۔ انکی تجویز ہے کہ رقم پنشن صمہ سے بڑھاکر سمہ تک کر دیجاوے علاوہ سول سروس کے سب سے زیادہ پنشن جو کسی ملازمت مین ہندوستان مین ملتی ہے وہ صمہ ہے اور بس۔ اس تجویز سے خرچہ مین بڑی بیشی ہوگی۔ وہ اس امر کے متعلق تحریک کرتے ہین کہ گورنمنٹ افسران ملازمت ہذا کیلیے مکان بہم پہونچاوے اور بشرح کرایہ دس فی صدی رقم تنخواہ سے زائد نہو وہ دنیا مین کوئی ایسا ملک نہین جانتے جہانکہ کرایہ اور سد کے لحاظ سے اسقدر کم ہو کہ دس فی صدی تنخواہ کے برابر ہو۔ لیکن جس افسر کو کہ ماہصہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے اسکو صعہ کرایہ دینا بہت مشکل ہوجاتاہے۔

جبکہ گواہ سے اسکی تجویز پنشن کی بابت سوال کیا گیا تو اسنے جواب دیا کہ وہ اسکے موافق ہے کہ افسر کی بیوی و بچونکو پنشن ملے اگر افسر ہذا کا انتقال ہوجاوے۔

(سوال) مسٹر راسنے سیکڈانلڈ سے کیا آپ کا مطلب ہے کہ جب کبھی کسی افسر کیے یہان

پیچھے پیدا ہوا تو اُسکی تنخواہ کم ہوگی۔

(جواب) میرا مطلب بالکل یہ نہیں ہے بلکہ میرا منشا ہے کہ کل درجہ بندی اور تنخواہ ملازمت اس اصول کو مدنظر رکھکر مقرر کرنا چاہیے۔

دیگر سوالات کے جواب مین مسٹر کراس نے کہا کہ وہ اسکے موافق ہین کہ پراونشل سول سروس کا نام بدل کر بنگال سول سروس کر دیا جاوے۔ ان کا اصل منشا یہ ہے کہ اُس صیغہ کی ملازمت کا رتبہ بڑھا دیا جاوے۔ اور زیادہ معزز کر دیا جاوے۔ یا بلحاظ جو تنخواہ کہ بنگال پراونشل سروس مین دیجاتی ہے۔ انکی جانب اس قسم کے لوگ کبھی رغبت نکرینگے جس قسم کے لوگ ملازمت مین دیگر صوبجات مین داخل ہوتے ہین۔

اظہار مسٹر اے پی پیٹرس

مسٹر اے پی پیٹرس۔ سب ڈویزنل انجینیر نے بیان کیا۔ کہ بہتر ہوگا اگر امتحان مقابلہ ایک ہی وقت مین ہندوستان اور انگلستان دونون ملکون مین بنابر بھرتی افسران انڈین سول سروس منعقد کیا جایا کرے۔ کیونکہ بہت سے لائق امیدوار جو یہ کمی آمدنی اس عہدہ کے لیے کوشش نہین کر سکتے۔

ایسی رعایاے ملک معظم جو کہ ایسی نوآبادیون کے باشندے ہین جو کہ باشندگان ایشیا کا اپنے ملکون مین نہین داخل ہونا گوارا کرتے جیسا کہ آسٹریلیا اور افریقہ کی نوآبادیون کے باشندے ان کو ہندوستان کی سول سروس کے امتحان مین شرکت کی اجازت نہ دیجانی چاہیے

سول سروس صوبجات کے متعلق سوالات کے جواب مین گواہ نے کہا کہ علاوہ عہدہ درج فہرست کے عہدہاے اسسٹنٹ سشن جج و سشن جج پر افسران پراونشل سروس (صیغہ انتظامی) کا تقرر ہونا چاہیے۔ کیونکہ ڈپٹی مجسٹریٹ کو نہ کہ منصف و سب ججان کو بہت تجربہ فوجداری کے کام کا ان کی ابتداے ملازمت سے ہوتا ہے۔ عہدہاے درج فہرست کی تعداد مین بیشی کرنا لازم ہے کم سے کم چھ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کلکٹران کا تقرر سول سروس صوبجاتی کے افسران مین سے ہونا چاہیے۔ علاوہ موجودہ عہدہاے درج فہرست کے۔ اور ان کی تنخواہ اس رقم کی ۲/۳ حصہ سے کم نہ ہونا چاہیے جو کہ افسر سول سروس ہاے ہندو

ایسے عہدے پر ملتی ہے۔

اگر تعداد تقرر درجہ ہائے اعلی مین اضافہ کیا جاوے تو افسران کے ذاتی نفع و نقصان و انتظام مملکت کی بہبودگی متضاد نہ واقع ہونگی۔

تنخواہ کے مقرر کرنے مین صرف یہ اصول مدنظر رکھا جاوے کہ عہدہ کا وقار کیا ہے کیا ہے۔ یہ اظہر من الشمس ہے کہ جو کام افسران سول سروس صوبجاتی کو کرنا پڑتا ہے وہ بہ لحاظ نوعیت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ اسسٹنٹ مجسٹریٹ و جائنٹ مجسٹریٹ کے کام کے بالکل یکسان ہوتا ہے اور میری راے مین ہر دونون قسم کی ملازمت کی تنخواہ و ترقی مین ایسا تناسب رہنا چاہیے جو کہ در اصل مناسب ہو۔ یہ امر وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ بہت سے افسران سول سروس صوبجاتی عہدہ ہاے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و دیگر عہدہ ہاے درج فہرست پر لیاقت کے ساتھ کام کر سکتے ہین۔

تنخواہ ملازمت ہذا اور دوسری ملازمت کی تنخواہون کے مقابلہ مین کم ہونی چاہیے۔ ہندوستانی سول سروس کی تنخواہ بلحاظ مدت ملازمت ماہ [illegible] سے [illegible] تک [illegible] سال مین ہوتی ہے۔ اور اکثر افسر بوجہ لیاقت خاص [illegible] تک ترقی پاتے ہین۔ مین اس مین جنگل کے محکمہ کی ملازمت صوبجاتی۔ افیم کے محکمہ۔ تعمیرات صوبجاتی۔ اور سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس کو بھی شامل کرتا ہون۔ یہ محکمے کسی طرح سے بلحاظ نوعیت و ذمہ داری فرائض منصبی سول سروس صوبجاتی سے برتر نہین ہین۔ لیکن اصل واقعہ یہ ہے کہ ان ملازمتون میں ترقی کے مدارج بہ نسبت ملازمت انتظامی صوبجاتی کے بہت زیادہ ہین۔

چیرمین کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ ملازمت صوبجاتی مین وہ پانچ سال سے ہین۔ اور بذریعہ نامزدگی ان کا تقرر ہوا تھا۔ گذشتہ پندرہ سال کے عرصہ مین خرچ بود و باش مین تگنا اضافہ ہو گیا ہے۔

(سوال) کیا یہ بیان تمہارا صرف ایک قیاسی بیان ہے یا کسی ثبوت پر مبنی ہے؟

(جواب) اپنے ذاتی اخراجات مین بھی مجھے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ دس سال کے عرصہ مین سہ چند اضافہ ضرور ہو گیا ہے اگر زیادہ نہین۔

(سوال) کیا تم کلکتہ کے ذاتی تجربہ کا بیان کرتے ہو یا صوبہ بھر کے لیے؟

(جواب) بیرونجات مین حالت اور بدتر ہے۔ کیونکہ وہان اشیاء ضروری کا مہیا ہونا

بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

گواہ نے یہ تجویز پیش کی کہ افسران کی تنخواہ میں کچھ اور اضافہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ فیملی ملازمت ہو بجائی کو اسی قسم کا کام کرنا پڑتا ہے جو کہ ہندوستانی سول سروس کے افسران کرتے ہیں۔ گواہ نے کوئی تخمینہ نہیں طیار کیا ہے کہ ان کی تجویز سے کسقدر خرچ میں زیادتی ہوگی۔

سر مرے ہیگ کے جواب میں گواہ نے کہا کہ محکمہ پولیس میں زیادہ امید ترقی تنخواہ بہ نسبت محکمہ مال کے ہے۔ گواہ کی کچھ بہت خواہش نہیں ہے کہ امتحان دو مقامی جاری کیا جاوے

مسٹر ہیچ کے جواب میں گواہ نے کہا کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ہندوستانی ویسے ہی عمدہ افسر انتظامی ثابت ہوئے ہیں جیسا کہ انگریز۔

مسٹر ہے۔ این۔ سکر جی کے جواب میں گواہ نے کہا کہ ملفوظاً تجویز کیا تھا ڈپٹی مجسٹریٹوں کو اسسٹنٹ سشن جج کرنا چاہیے۔ سشن جج کے عہدے پر نہ کہ ڈسٹرکٹ جج کے عہدے پر تقرر کے لیے ہمارے دیہاتی ابتدائی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر ضلع میں دو جج ہونگے۔ اور ہندوستانی سول سروس کی تعداد میں بہت بیشی ہو جاویگی۔

اظہار مسٹر سی۔ سی۔ گھوش

مسٹر سی۔ سی۔ گھوش بیرسٹرایٹ لا۔ ہائی کورٹ کلکتہ نے بیان کیا کہ میں اس راے سے متفق ہوں کہ ایک کافی تناسب سول سروس ہند کا ہندوستانیوں میں ہونا چاہیے۔ اس امر کا لحاظ کرکے کہ بالفعل اس ملک کی گورنمنٹ کس طرح کی ہے۔ اور یہ خیال کرکے کہ ہندوستان کا کیا تعلق انگلستان سے ہے۔ اور پھر یہ کہ ہندوستان کی بہبودی کے لیے انگلستان نے کیا کیا ہے۔ میں بالکل متفق ہوں کہ آیندہ بہت عرصہ دراز کے لیے ہم کو اس مدد کا محتاج رہنا چاہیے۔ جو کہ انگریزوں سے اس ملک کی ترقی کے لیے ملیگی تاکہ آخر میں یہ ممکن ہو کہ ہندوستانیوں کو در اصل وہ اختیارات دیے جاویں کہ اندر حدود حکومت برطانیہ اپنے اوپر خود حکومت کریں لیکن اس مسئلہ کا حل ضروری ہے کہ سول سروس ہند میں اہل یورپ کا کیا تناسب ہونا چاہیے۔ جو کہ ان سوبرس میں بھی ہو کہ ملک کی حالت میں کیا کیا تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ اور اس واقعہ کا لحاظ رہے کہ بلاشبہ ہندوستان میں ایک تعلیم یافتہ فرقہ پیدا ہو گیا ہے۔ جنمیں سے یہ ممکن ہے

کہ لائق آدمی عہدہ ہاسے جلیلہ کے لیے منتخب ہو سکین - یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر انگریزی حکومت
کا ہندوستان مین رہنا ضروری ہے تو یہ بلاشک ضروری ہے کہ انگریزی افسران کی ایک
ایسی مقررہ تعداد رہنی لازمی ہے کہ جس سے کسی حالت مین کچھ بھی کمی نہو - لیکن اس سے یہ
سوال قدرتی طور پر پیدا ہوتا ہے کہ یہ تعداد کیا ہے - الفاظ انتہائی کمی کے معنی اس طور پر نہ
لگائے جاوین جس سے کہ ہندوستانی اپنے ملک کے انتظام کی ترتیب و نگرانی مین ایسی رائے
زنی سے محروم ہون جسکا کہ اثر پڑے - صرف یہ سوال نہین ہے کہ ہمارے نوجوانون کو زیادہ
عہدے ملین - یا زیادہ آمدنی ہو - بلکہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے - کہ آیا نسل ہندوستان کی
لیاقت کا زوال جو کہ موجودہ طرز حکومت سے ہو رہا ہے - وہ جاری رکھا جاوے یا نہین -

مین یہ بیان کرنے کی خواہش رکھتا ہون کہ کوئی شخص یہ نہین چاہتا کہ انگریزی
حکومت ہند مین کسی طرح خلل اندازی کی جاوے - گو کہ یہ کہنا فیشن کے خلاف ہو کہ اس ملک
مین انگریزی حکومت کو خدشہ ہونا اصل مین ہندوستانیون کی اس آسایش اور خوشی پر مبنی
ہے جو کہ اس حکومت سے حاصل ہے - لیکن کوئی شخص اس امر مین شبہہ نہین کر سکتا
کہ در اصل سچا واقعہ نہین ہے - جیسا کہ مین پیشتر بیان کر چکا ہون - ہمکو اس ملک کی حکومت
مین یوروپین مدد کی بہت سخت ضرورت ہے - لیکن اس سے یہ نتیجہ صریحی نہین نکلتا کہ ہمیشہ
کے لیے ایک ایسا دائرہ جسکو چاہیے گروہ برگزیدہ کہین قائم رہنا چاہیے - جسکے اندر کسی
ہندوستانی کو کبھی داخل ہونے کی اجازت نہ دیجاوے - مجھے معلوم ہے کہ لارڈ کرزن کی یہ رائے
تھی - لیکن اس رائے کی خامی مسٹر گوکھلے نے سنہ ۱۹۰۵ء کی بجٹ کی بحث مین ثابت کردی
تھی - اور کچھ حد تک لارڈ مارلی نے ہاوس آف کامنس مین بیان کی تھی -

اس مسئلہ کی نسبت کہ ایک انتہائی کم تعداد اہل یورپ کی ضروری ہے مین
نہایت ادب سے کہونگا کہ یہ انتہائی کمی اسقدر وسیع نہ ہونا چاہیے جیسا کہ بالفعل
ہے - عہدہ ہاسے جلیل القدر بلاشک ہندوستان مین یوروپین مقرر ہوا کرین - لیکن یہ
امر بحث طلب ہے کہ آیا قریب دو سو برس کی انگریزی حکومت کے بعد اس ملک مین وہ
زمانہ ابھی نہین آیا ہے کہ انڈین سول سروس مین ایک مناسب تناسب ہندوستانیونکو
نہو - بنگال مین بہت سے ایسے ہندوستانی افسر گذرے ہین جنھون نے کہ بڑے
اضلاع کا کام نمایان کامیابی کے ساتھ کیا ہے اور یہ کبھی کنایتاً بھی نہین کہا گیا کہ بنگال

مین انتظام ضلع کا معیار افسران ہندوستان کا ماتحتی مین کبھی بھی اعلی نہ رہا - برخلاف اسکے یہ ان
یوروپین افسران سول سروس نے اس کی تصدیق کی ہے کہ ہندوستانیون نے انتظام
ضلع بڑی لیاقت سے کیا -

اس سے جو نتیجہ مین نے نکالا ہے وہ یہ ہے جسکو کہ نہایت ادب سے مین بطور تجویز
اس کمیشن کے روبرو پیش کرتا ہون کہ ہندوستانی سول سروس کے لیے جو امتحان مقابلہ
انگلستان مین ہوتا ہے - اس کے قائم رکھنے کے عوض ہندوستان اور انگلستان مین ساتھ
ہی ساتھ امتحانات ہون - اور ان دونون امتحانات مین ہر ایک رعایاے ملک معظم کو
شرکت کی اجازت ہو اور ہر سال نصف عہدہ جات پر جو کہ خالی ہون - ہندوستانی مقرر
ہون - جو تجویز مین پیش کرتا ہون وہ یہ ہے کہ مثلاً کسی سال ہندوستانی سول سروس مین ۶۰
عہدہ خالی ہین - اور انگلستان اور ہندوستان مین ایک ہی وقت مین امتحان منعقد
ہوئے تو ۳۰ - عہدے ہندوستانیون کے لیے مخصوص رکھے جاوین اگر صرف پانچ
ہندوستانی ولایت کے امتحان مقابلہ مین پاس ہون - تو ہندوستان مین جو ہندوستانی
کامیاب ہون گے - اُن مین سے صرف ۲۵ - لیے جاوین - مین مزید بران تجویز کرون گا
کہ ان ۲۵ - امیدوارون کو انگلستان بھیجا جاوے اور ایک عرصہ مقررہ تک کسی انگریزی
یونیورسٹی مین زمانہ کام سیکھنے کا یہ لوگ صرف کرین - اگر کوئی ہندوستانی انگلینڈ مین
کامیاب نہو تو کل ۳۰ - عہدے ہندوستانی امیدوارون سے ماموری کئے جاوین - جو امیدوار
کہ ہندوستان مین امتحان دین - اُن کے لیئے یہ قاعدہ مقرر ہو کہ ایک مقرر تعداد
نمبرون کی پانا ضروری ہے جو مین تجویز کرتا ہون وہ دوسرے الفاظ مین یہ ہے - کہ ہندوستان
اور انگلستان دونون ملکون مین امتحان ہو - اور کل امیدوارون کے ترتیب وار نام
ایسی فہرست مین درج ہون جو دونون ملکون کے لیئے ایک ہو اور یہ ترتیب بلحاظ
نتیجہ امتحان ہو - لیکن یہ شرط رہے کہ ہندوستانی جو نصف تعداد عہدہ ہاے خالی سے
زائد ہون - ان پر اُن اہل یوروپ کو ترجیح دی جاوے - جنکا نمبر فہرست مین ان سے
کم ہو - اور اسی طرح پر اگر یوروپین نصف تعداد سے زائد ہون تو ہندوستانیون کو
ان پر ترجیح دی جاوے -

چیرمین کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ وہ کبھی کسی عہدہ سکرٹری پر نہین تھے

(سوال) نسبت آپکی تجویز امتحان متحد الوقت کے آپ اس کے موافق ہو کر جو امتحان ہندوستان مین ایک ہی وقت مین ہو اس مین کل رعایائے ملک معظم شریک ہو سکے۔ اور نصف سالانہ عہدہ ہاے خالی پر ہندوستانی مامور ہون۔

(جواب) ہان۔

(سوال) کیا تجویز ایک ہی قسم کے امتحان کی دو مقامون پر ایک ساتھ منعقد ہونیکی ہے یا علیحدہ علیحدہ امتحان ہونے کی ہے؟

(جواب) مین یہ پیروی کرونگا کہ ایک ہی امتحان ساتھ ساتھ ہندوستان اور انگلستان مین ہو۔
گواہ نے بعد اسکے تفصیل کے ساتھ اس تجویز کو بیان کیا جسکی رو سے ہندوستان اور انگریزون کا تناسب نصف نصف ہو۔

(سوال) کیا آپ کا خیال ہے کہ اس سے عمدہ قسم کے یوروپین صاحبان کو مقابلہ مین شریک ہونے کی خواہش ہوگی اگر ان کو یہ معلوم ہوگا کہ اگر وہ کامیاب بھی ہوجاوین تب بھی ایک ایسا موقعہ بھی ہے کہ انکو جگہ نہ ملے۔

(جواب) مجھے نہین معلوم ہوتا کہ کس وجہ سے عمدہ قسم کے انگریز شریک نہونگے۔
اسی سلسلہ مین گواہ نے کہا کہ اگر برٹش گورنمنٹ از راہ فیاضی اس تجویز کو منظور کرلے جو کہ گواہ نے پیش کی ہے تو افسران سول سروس صوبجاتی کو کوئی شکایت باقی نرہیگی وہ اس کو بہتر سمجھتے ہین کہ دیوانی کے عہدون پر وکلا مقرر ہون۔ اور یہ عہدے انتظامی عہدہ جات سے بالکل علیحدہ ہون۔

(سوال) ارل آف رانلڈشی۔ کیا آپکو اس شہادت سے اتفاق ہے جو کہ بہت کثرت کے ساتھ ہمارے سامنے نسبت اس امر کے پیش ہوئی ہے کہ اگر کوئی طریقہ امتحان دو مقامی کا بلا کسی شراکت کے اس ملک مین جاری کر دیا جاوے تو اصل واقعہ یہ ہوگا کہ کم سے کم بہت عرصہ تک بہت ہی کم ہندوستانی اس ملازمت مین داخل ہو سکینگے

(جواب) مجھے اس سے اتفاق ہے۔

(سوال) کیا تم اپنی تجویز کے مطابق ایسے ہی کامیاب یوروپین امیدوارون سے یہ کہنے کیلئے طیار رہوگے کہ وہ ملازمت کے لیے منتخب نہین کیے جاوینگے؟

(جواب) میرا یہ خیال نہین ہے کہ امیدوار اس معاملہ کو اس پہلو سے

دیکھیں گے۔ لیکن اگر وہ ایسا کریں بھی تو انصاف اسکا مقتضی ہے کہ ہندوستان کے لیئے ایسی تجویز کی ضرورت ہے۔

(سوال) تمھاری تجویز کے رو سے کیا اسکی ضرورت ہوگی کہ پچیس کامیاب شدہ امیدواران یوروپین سے یہ کہا جاوے کہ وہ سول سروس ہند کے لیے منتخب نہ کیے جاوینگے

(جواب) اگر قاعدے بنائے جاوینگے تو ان کو یہ معلوم رہیگا۔

(سوال) تو میرے سوال کا جواب ہان ہوگا۔

(جواب) ہان۔

(سوال) اپنی تجویز کے رو سے تم پچیس ناکامیاب ہندوستانی امیدوارون سے یہ کہوگے کہ ان کو وہ انعام ملیگا جو کہ کامیاب شدہ یوروپین امیدوارونکو تمنے دینے سے انکار کیا۔

(جواب) ہان بشرطیکہ انکو انتہائی کم سے کم نمبر ملتے ہون۔

(سوال) کیا یہ امتحان مقابلہ کہا جاسکتا ہے؟

(جواب) ایک قسم کا ترمیم شدہ امتحان مقابلہ۔ لیکن اس سے ہندوستان کو اطمینان حاصل ہوگا۔

(سوال) کیا اس سے کامیاب شدہ پچیس یوروپین امیدواران کو بھی اطمینان ہوگا

(جواب) نہین۔

(سوال) کیا تم خیال کرتے ہو کہ ایسی حالت مین عمدہ قسم کے تعلیم یافتہ یوروپین شرکت کے لیے آمادہ ہونگے؟

(جواب) ہان اگر تم ان کو معقول تنخواہ دوگے۔

(سوال) یعنی اسپر بھی کہ انکو معلوم ہو کہ بعد امتحان پاس کرنیکے بھی انکا تقرر ہوگا۔

(جواب) ہان۔ مسٹر گوکھلے نے مسٹر گھوش سے ان کی تجویز کی نسبت یہ سوال کیا کہ کیا تمھین معلوم ہے کہ اگر تمھاری تجویز قبول کی جاوے تو اس مین ایک امر قانونی ہوگا۔ فرمان شاہی مصدرہ ۱۸۵۸ء کے رو سے انتخاب بلحاظ لیاقت ہونا چاہیے اس نقص کو تم کس طرح رفع کرسکتے ہو۔

(جواب) مین تجویز کرونگا کہ اس فرمان کی ترمیم کی جاوے۔

(سوال) آپ کی تجویز ہے کہ اول تو تیس انگریز اور اتنے ہندوستانی

لیئے جاوین جو کہ ولایت مین پاس ہون اور اسکے بعد ضروری تعداد ہندوستان سے لیجاوے اور تیس کی کمی پوری کی جاوے - بشرطیکہ انکو ایک مقرر شدہ انتہائی تعداد سے نمبر زیادہ ملے ہون - فرض کرو کہ ضروری تعداد ہندوستانیون کی نہ پاس ہو -

(جواب) تب کل عہدون پر انگریز مامور ہونگے -

(سوال) اس سال یا دوسرے سال -

(جواب) اس سال -

مسٹر سلائی کے جواب مین گواہ نے کہا اُن کا خیال ہے کہ مسلمانون کو کافی موقعہ لندن مین امتحان مین شریک ہونیکا نہین ہے -

(سوال) انکو بھی وہی موقعہ حاصل ہا جو دوسرے ہندوستانیونکو -

(جواب) نسبت دیگر ہندوستانیون کے اسکا انحصار اس اتفاقیہ موقعہ پر ہے کہ ان کے پاس سرمایہ ہے - اور انگلینڈ وہ جا سکتے ہین - اور ایک ہزار پونڈ خرچ کر سکتے ہین -

(سوال) تم خیال کرتے ہو کہ مسلمان زیادہ تر بوجہ کمی استطاعت نسبت کسی اور وجہ کے پس ماندہ ہین -

(جواب) ہان -

مسٹر رامزے میکڈانلڈ کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ انگلستان مین امتحان کا ہونا ایسے ہندوستانیون پر بڑی سختی ہے جو کہ سول سروس ہند کے امتحان مقابلہ مین شریک ہونا چاہتے ہین -

(سوال) آپ نے سنا ہو گا کہ یہ بڑا خدشہ ہے کہ ہندوستانی اسقدر زیادہ ہو جاوین - کہ یوروپین کم رہجاوین -

(جواب) ہان مین نے سُنا ہے -

(سوال) کیا آپ نے ان اعداد کے دریافت کرنے کی تکلیف گوارا کی ہے جس سے یوروپین اور ہندوستانی افسران ملازمت ہذا کا تناسب معلوم ہو؟

(جواب) بالفعل اس فہرست کی رو سے جو کل ہندوستانی ملازمین کی طیار کی گئی ہے - اور جو کہ اکتوبر ۱۹۱۲ء تک جانچ لی گئی ہے - ۱۳۱۴ سول سرونٹ

مین سے صرف ۵۸ - ہندوستانی ہین اور ان اعداد کے روسے جوکہ گورنمنٹ ہند نے
یکم اپریل کی کتاب مین شائع کی ہے ۱۲۴۴ - انگریز اور ۵۹ ہندوستانی ہین -

(سوال) پس در اصل نسبتًا ہندوستانیون کی تعداد مین سول سروس مین کمی
ہوتی جاتی ہے ؟

(جواب) ہان -

(سوال) کیا آپ کا خیال ہے کہ یہ تعداد کم رہیگی - اور یہ کسی انصاف
کے خلاف ہے - اگر امتحان انگلستان مین ہو -

(جواب) میرا ایسا خیال ہے -

مسٹر پیچ کے جواب مین مسٹر گھوش نے کہا کہ دیہاتون مین اُنھون نے بہت سفر
بھی کیا ہے - ان کو ایسے موقعے ملے ہین کہ ایسے آدمیون سے ملین جو کہ بڑے بڑے
شہرون کے باشندے نہین ہین -

(سوال) کیا کافی زیادہ تعداد مین -

(جواب) زیادہ تعداد مین - لیکن مین کافی زیادہ تعداد نہ کہونگا -

(سوال) آپ کی راے صرف ایک مختصر فرقہ کی خواہشات پر مبنی نہین ہے
لیکن اس پر جو کہ آپ از روے انصاف ملک کے آدمیونکی عام طور پر خواہش خیال کرتے ہو -

(جواب) بجا ہے -

(سوال) آپ اس کو ضروری سمجھتے ہین کہ حکومت ملک ہذا مین انگریزی
طرز تمدن قائم رہے ؟

(جواب) بلاشک مین نے یہی پیشتر بھی کہا ہے -

(سوال) کیا آپ خیال کرتے ہین کہ یہ طرز قائم ہو جاوے گا - اگر آپ کی تجویز
اختیار کی جاوے جسکے روسے ہندوستانی اور انگریزون کا تناسب نصفا نصف ہو ؟

(جواب) ہان -

(سوال) کیا آپ خیال کرتے ہین کہ طرز تمدن صرف افسر کی ذاتی لیاقت
سے قائم رہتا ہے یا قواعد محکمہ جات کی عمدہ پابندی سے -

(جواب) دونون طریقون سے یہ قائم رہتا ہے - بلاشک بہت بڑی حد

تک یہ افسر کی ذاتی لیاقت سے قایم رہتا ہے۔ لیکن ہندوستانیون کی نسبت مین یہ کہون گا کہ وہ انگریزی خیالات سے ایسے متاثر ہون گے کہ شاید وہ زیادہ انگریز بہ نسبت خود انگریزون کی نہ ہون گے۔

(سوال) فرض کرو کہ قواعد محکمہ جات مین نقص ہے۔ تو کیا آپ یہ امید کرینگے کہ افسر اپنی ذاتی لیاقت سے اس کو درست کر لیگا۔ اور اگر افسر کی ذاتی لیاقت مین نقص ہو تو کیا آپ یہ امید کرینگے کہ قواعد اسکو درست کر لینگے۔

(جواب) مین یہ امید نہ کرون گا کہ قواعد اسکو درست کرینگے۔

(سوال) لیکن اگر قواعد مین نقص ہو تو آپ یہ امید کرینگے کہ افسر کی ذاتی لیاقت اُسے درست کر لے گی۔

(جواب) بے شک۔

(سوال) سر ولنٹائن چرول۔ ایک تجویز اس شہر کے ایک اخبار مین ایک روز شایع ہوئی۔ اور یہ اخبار تعلیم یافتہ گروہ کی راے ظاہر کرنے کا مدعی ہے۔ کہ جہان اور باتین ہون۔ اگر امتحان یک وقتی منعقد ہونا منظور کیا جاوے۔ تو جو امتحان کہ ہندوستان مین ہو اسمین ممتحنین کچھ ہندوستانی اور کچھ انگریز ہون۔

(جواب) مین ایسی تجویز کا سخت مخالف ہون۔

(سوال) آپ کی گواہی کی طرز سے مجھے معلوم ہے کہ آپ اسکے مخالف ہین۔ لیکن اس تجویز کی نسبت آپ کی راے کیا ہے۔

(جواب) یہ تجویز انتہائی پسند گرم فرقہ کی راے ہے۔ یہ راے اُس بڑے تعلیم یافتہ ذمہ وار گروہ کی نہین ہے جو کہ نرم فرقہ کہلاتا ہے۔

(سوال) کیا آپ امرت بازار پتر کا کو گرم فرقہ کا اخبار سمجھتے ہین۔

(جواب) بالکل نہین۔ لیکن مین بہت سی رایون سے موافق نہین ہون جو کہ اس اخبار مین تحریر ہوتی ہین۔

سر مرے ہیمک کے جواب مین مسٹر گھوش نے کہا کہ ہندوستانی ممبران پبلک سروس کمیشن منعقدہ ۱۸۸۶ء یعنی سر۔ آر۔ سی۔ مِتر مرحوم۔ مسٹر مدلیار مرحوم و مسٹر نولکار مرحوم۔ صرف اس شرط پر رپورٹ پبلک سروس کمیشن پہ دستخط کرنیکے

راضی ہوے تھے کہ کل تجاویز کمیشن نہا کی من و عن منظور کی جاوینگی۔ لیکن اگر وہ تجاویز نامنظور یا مرمم کی جاوینگی۔ تو وہ امتحان دو مقام دیکوقتی پر زور دینگی۔ سر۔ آر۔ مترنے اس امر کو اپنی اسپیچ مین جو کہ ٹاؤن ہال کے جلسہ مین ہوئی تھی۔ صاف کہدیا تھا۔ یہ جو جلسہ مسٹر پال کے رزولیوشن ہاؤس آف کامنس کے بعد منعقد ہوا تھا۔

مسٹر گوکھلے کے مزید سوال کے جواب مین مسٹر گھوش نے کہا۔ امتحان ہر ششماہی کے بعد منعقد ہو سکتے ہین۔ اور جو مشکلات کہ لائق ہندوستانیون کی نوجوانان کے امتحان مقابلہ مین نہ کامیاب ہونے سے درپیش ہون۔ وہ اس امتحان سے رفع ہو سکتی ہین۔ جو کہ اسکے بعد انگلستان مین ہو۔

ارل آف رانلڈشی کے دوسرے سوال کے جواب مین مسٹر گھوش نے کہا کہ وہ بہت زور سے اس کی تائید کرتے ہین کہ کل ججی کے عہدے ہندوستان مین وکالت پیشہ اور ماتحت افسران دیوانی کے لیے مختص کر دیے جائین۔ یعنی ڈاکٹر۔ انجنیر۔ سالسیٹر اور بیرسٹر۔

(سوال) یعنی در اصل کل غیر سرکاری لوگ۔

(جواب) ہان۔

(سوال) مسٹر گھوش۔ کیا آپ نے یہ سنا ہے کہ ہندوستان مین ہندوستانی بیرسٹرون نے اکثر یوروپین جونیر بیرسٹرون کے ساتھ کام کرنے سے انکار کیا ہے؟

(جواب) جہانتک کہ کلکتہ کے بار کا تعلق ہے۔ کبھی ایسا نہین ہوا ہے۔ اور مجھکو بھاری صدمہ یہ خیال کرنے سے ہوگا کہ ہندوستان مین کبھی ایسا ہوا ہو۔ ہم یوروپین ہم پیشہ صاحبان کا خیر مقدم کرتے ہین۔ اور اس سے ہندوستان کا بڑا فائدہ ہوگا۔ اگر بڑی تعداد یوروپین بیرسٹرون کی ہندوستان کے مختلف ہائیکورٹون مین آکر کام کرے۔

ڈفنس اسوسی ایشن کا خط

سوالات کے جواب رسال کرتے ہین سکرٹری یوروپین ڈفنس اسیوسی ایشن نے اس چٹھی مین جوکہ منسلک تھی یہ تحریر کیا کہ مجھکو مزید بران یہ ہدایت ہوئی ہے کہ آپ کے روبرو کونسل کی راے اُس مسئلہ کے عام اور وسیع پہلو کی نسبت پیش کرون جس کی بابت کمیشن کو کارروائی کرنا ہے۔ ان جوابات کی ترتیب مین کونسل نے ہمیشہ اپنی مد نظر وہ دو خاص اصول رکھے ہین۔ جو اُن کے نزدیک ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے۔ جبکہ کسی مجوزہ ترمیم موجودہ طریقہ پر غور کیا جاوے۔

(۱) اس امر کی ضرورت کہ انگریزی حکومت ہندوستان مین اصل مین اس صورت مین رہے جیسا کہ بالفعل ہے۔

(۲) اس امر کی ضرورت کہ بہت ہی سب سے عمدہ قسم کے امیدوار دستیاب ہون خواہ وہ انگریز ہون یا ہندوستانی۔

ان وجوہ کی اول وجہ کے سبب سے کونسل کو ان تجاویز کے خلاف ہونا پڑا ہے۔ جنکا کہ نتیجہ صریح یہ ہو کہ فوراً کوئی بھی بہت زیادہ اضافہ تعداد مین ایسے باشندگان ہند کا ہو جاوے جنکو سول سروس ہند مین عہدے ملین۔ ان کی راے مین اس امر کی خواہش ایک بہت ہی چھوٹے فرقہ مین محدود ہے۔ اور وہ ایسا فرقہ نہین ہے جو کہ اپنے گذشتہ حالات اور تاریخ کی وجہ سے اس امر کے لیے سب سے زیادہ موزون ہون اپنے اہل ملک کے نزدیک قابل اعتبار اور واجب التعظیم ہو۔ علاوہ برین وہ کوئی وجہ اس خیال کی موید نہین پاتے کہ ہندوستانی افسر ضلع بہ نسبت یوروپین افسر کے ان لوگون کے نزدیک زیادہ قابل قبول ہے جو کہ اُس کے زیر حکومت ہون۔

مختصراً زیادہ آسائیشون کی طلب صرف وہ لوگ کر رہے ہین جو کہ یہ امید کرتے ہین کہ کسی نئے طریقے کی وجہ سے حاکم ہو جاوینگے۔ نہ کہ ایسے آدمی جو کہ ہر طریقہ مین محکوم رہینگے۔

خاصکر کونسل بہت شدومد سے اپنا اختلاف کسی قسم کی بھی ہو مقامی امتحان

کے اجرا کی نسبت ظاہر کرتی ہے ۔ ایسا طریقہ ان کے نزدیک پورا پورا نقصان رسانی کا ہے اور ہر طرح سے بڑی بھاری خطرہ کے امکان کی اس سے امید ہے ۔

آخر میں کونسل اس امر کی سفارش نہیں کرتی کہ سول سروس ہند کی انتظامی اور عدالتی شاخیں علیحدہ علیحدہ کردی جاویں ۔ موجودہ طریقہ ان کے نزدیک ملک کی ضروریات کے مناسب ہے ۔ اور ساتھ اسکے لحاظ کفایت و عملی تجربہ کے موزون ہے ۔ دوسری جو کی بابت جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے کونسل نے یہ بیان کیا ہے ۔ کہ کس وجہ سے آن کا یہ خیال ہے ۔ کہ موجودہ طریقہ بھرتی افسران غیر کامیاب ثابت ہوا ۔ ان کی تجویز ہے کہ اسکے عوض ایک ایسا طریقہ اختیار کیا جاوے کہ طریقہ انتخاب امتحان مقابلہ کے ساتھ شامل کردیا جاوے ۔ اس ذریعہ سے ان کا خیال ہے کہ کامیاب امیدوارون مین وہ صفات اخلاقی و سوشل موجود ہون گے ۔ جن کی کہ ضرورت انتظامی او حکومت کے عہدون مین ہوتی ہے ۔ انھون نے مزید بران یہ سفارش کی ہے کہ تنخواہ بندی پر از سر نو پھر پورا پورا غور کیا جاوے ۔

خرچ بود و باش کی زیادتی کی وجہ سے یہ ملازمت اب مالی حیثیت سے پسندیدہ نہین ہے ۔ جیسا اس کو اس وجہ سے ہونا لازمی ہے کہ سب سے عمدہ قابل امیدوار بھم ہو سکین ۔ افسر ضلع کا عہدہ بڑی ذمہ واری کا ہے ۔ جس مین کہ معمولی درجہ سے بہت زیادہ مستعدی اور اخلاقی جرات کی ضرورت ہے ۔ کونسل کی رائے ہے کہ جو روپیہ اس غرض سے صرف ہو کہ سب سے بہترین جو امیدوار مل سکتے ہون ۔ وہ دستیاب ہون اور جس سے کہ آن کو ٹھیک طور پر تربیت آن کی آئندہ زندگی کے لیئے ملے ۔ وہ روپیہ فائدہ مند طریقہ سے خرچ ہوتا ہے ۔

اظہار مسٹر ڈبلو ڈی برتھ ویٹ

مسٹر ڈبلو ڈی برتھ ویٹ سکرٹری یوروپین ڈفنس ایسوسی ایشن کی جانب سے گواہی دیتے وقت کہا کہ موجودہ طریقہ بھرتی افسران بذریعہ امتحان مقابلہ جسمین ہر شخص انگلستان مین سول سروس ہند کے لیے شریک ہو سکتا ہو ۔ عام طور پر قابل

اطمینان نہین ثابت ہوا - اس کی وجہ یہ ہے کہ صرف علمی لیاقت قابلیت کا معیار سمجھے گئے ہین اور چال چلن - جسمانی قابلیت - اخلاق - سوشل اوصاف اور عام قابلیت بنا بریں کو بالکل نظرانداز کر دیئے گئے ہین -

ہم ایسے طریقہ کی سفارش کرتے ہین کہ جسمین طریقہ امتحان مقابلہ کے ساتھ طریقہ نامزدگی بھی شامل ہو -

انتخاب کرنے کی دو کمیٹیان ہونا چاہیے - ایک انگلستان مین اور ایک ہندوستان مین - جسمین کہ تین سے کم اور پانچ سے زیادہ ممبر نہون - انگلستان کی کمیٹی مین کل انگریز ہون - اور ہندوستان کی کمیٹی مین انگریزون کی کثرت تعداد ہو -

انتخاب کے وقت امیدواران کی عمر ۱۸ سال سے زائد نہ ہو - اور ایسے انتخاب کے وقت امیدواران کو ایک امتحان دینا پڑے - جس سے کہ وہ اس کے قابل ثابت ہون اس کے بعد وہ کم سے کم دو سال کے لیے کسی ایسی یونیورسٹی مین بھیجے جاوین جہان کہ ان کو رہنا ضروری ہو - اور اس عرصہ مین ان کو گورنمنٹ مالی امداد ملا کرے - اس کے بعد امتحان مقابلہ ہونا چاہیے - بعد ازان امیدواران کو کم سے کم دو سال تک ہندوستان مین تربیت ایک خاص کالج مین دی جاوے - جو کہ اس غرض سے قائم کیا جاوے - اور اس عرصہ مین انکو وہ علوم حاصل کرنا چاہیے - جن کی کہ ضرورت انھین اپنے فرائض منصبی کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے ہو -

اور اس زمانہ مین ان کو وہ تنخواہ ملے جو کہ اس کے لیے مقرر کی جاوے - ان دو سال کے بعد آخری پاس کرنے کا امتحان لیا جاوے اور یہ شرط ہو کہ اگر اسمین کامیابی ہو - تو سول سروس مین عہدہ ملے - جو امیدوار کہ اس امتحان مین ناکامیاب ہو - اس کو اگر گورنمنٹ اجازت دے تو وہ دوبارہ امتحان دے سکتا ہے جبکہ ٹریننگ کالج مین وہ تیسرے سال اور پڑھے -

اس انتظام مین تعداد امیدواران جو منتخب کی جاوے - وہ ضرورتاً مطابق ضروریات ملازمت محدود ہونا چاہیے - اور ہم سفارش کرتے ہین کہ نامزدگی کا تناسب ہندوستان اور انگلستان کے درمیان ہر سال گورنمنٹ کی راے پر چھوڑ دیا جاوے اور اس ضرورت کا پورا خیال رہے کہ قطعی طور پر بہت ہی زیادہ تعداد انگریزون کی

اس ملازمت مین ہونا چاہیئے ۔

ہم بہت زور شور سے اپنی مخالفت بوجوہات مندرجہ ذیل امتحان دو مقامی کی ہر ایک طریقے سے ظاہر کرتے ہین ۔

(الف) راسخ الخیال ہندوستانی اور انگریز دونون کی رائے اس کے خلاف ہے ۔

(ب) یہ غیر ممکن ہے کہ ہندوستان مین امتحان مقابلہ ہونے سے وہ فرقہ دستیاب ہوسکے جو کہ حکومت کے عہدون یا دیگر بڑے سرکاری عہدون کے لیئے موزون ہے ۔

(ج) ہندوستان مین امتحان مقابلہ ہونے سے گو کہ انتخاب کتنی ہی ہوشیاری سے کیون نہ ہو ۔ اور وہ امیدوار خارج کردیئے جائین جو کہ بہت کم موزون ہون ۔ یہ نتیجہ ہوگا کہ باشندگان ہند بہت بھرتی ہوجاوینگے ۔ جس سے کہ پورے طور پر انگریزی طرز حکومت برباد ہوجاویگی ۔

(د) اس معاملہ کی چھان بین پورے طور پر سابق رائل کمیشن مین کی گئی تھی جو کہ اسی غرض سے مقرر ہوا تھا ۔ اور کوئی تبدیلی ہندوستان کی حالت مین نہین ہوئی ہے کہ اُن نتائج سے کچھ بھی انحراف کیا جاوے ۔ جو کہ اس وقت نکالے گئے تھے ۔

(ہ) ہمارا خیال ہے کہ امتحان مقابلہ اور اُس کی وجہ سے جو بالکل ہندوستانی تعلیم امیدوارون مین ہوگی ۔ اس وجہ سے سب سے زیادہ سخت قابل اعتراض ہین کہ اس کا نتیجہ صریح یہ ہوگا کہ پولیٹیکل شورش کرنے والے اس امر کی کوشش کرینگے کہ نوجوان ہندوستانی امیدوارون پر ناپسندیدہ اثر ڈالین اور یہ اثر اس زمانہ زندگی مین ڈالا جاوے گا جو کہ بہت ہی اثر پذیر ہوتا ہے ۔

ہمارا خیال ہے کہ یہ بالکل ضروری ہے کہ پورے طور پر انگریزی طرز حکومت نہایت استحکام کے ساتھ قائم رہے ۔ اور یہ صرف اس طور پر ہوسکتا ہے کہ متواتر عہد ہائے جلیلہ حکومت سول مین انگریزی رعایائے ملک معظم کو دیئے جایا کرین ۔ علاوہ نہایت ہی مستثنی اور کم وقوع ہونے والی حالتون کے ہم اس کے سخت خلاف ہین کہ کوئی صاف اور سخت قاعدہ انگریز و باشندگان ہند کے تعداد نسبتی

کی نسبت بنایا جاوے - جنکو کہ سول سروس مین عہدے ملین -
ہم بالکل موجودہ طریقہ امتحان مقابلہ کے خلاف ہین - جس مین ہر شخص شریک ہو
اور کسی دوسرے طریقہ کے بھی اتنا ہی مخالف ہین - علاوہ
(الف) اس طریقہ کے جو کہ ان اصولون پر مبنی ہو - جو کہ سوال ۸ - کے جواب
مین ہمنے بیان کیے ہین - اور
(ب) ترقی افسران ملازمت صوبجاتی کی جو کہ عہدہاے درج فہرست پر ہو -
چیرمین کے سوال کے جواب مین مسٹر بریچقد دیٹ نے کہا کہ جو جوابات داخل
کیے گئے ہین - اور جو کہ وہ دینے کو طیار ہین - وہ ایسوسی ایشن کی راے ظاہر کرتے ہین
گواہ کا خیال ہے کہ یہ ایسوسی ایشن ۱۸۵۳ع مین قائم ہوا تھا - یہ اس غرض سے قائم ہوا تھا
کہ ہندوستان مین جو یورپین ہین - ان کی راے ایک مرکز پر دستیاب ہو سکے اور انکے
حقوق خاصکر پولیٹیکل حقوق کی حفاظت ہو سکے - بالفعل ایسوسی ایشن مین ایک ہزار
ممبر ہین - جو کہ ہندوستان کے ہر حصہ مین پھیلے ہوے ہین - کلکتہ اس ایسوسی ایشن
کا صدر مقام ہے - گو کہ ایسوسی ایشن بنگال تک محدود نہین ہے -
(سوال) کس فرقہ سے خاصکر آپ کے ایسوسی ایشن کے ممبر یورپین
قوم سے ہوتے ہین -
(جواب) تجارتی فرقہ - زمیندار اور پیشہ ور فرقون سے -
(سوال) یہ ایسوسی ایشن موجودہ طریقہ بھرسانی افسران سے
خوش نہین معلوم ہوتا -
(جواب) نہین -
اسی سلسلہ مین مسٹر بریچقد دیٹ نے کہا کہ بڑی تعداد افسران سول سروس
ہند مین اوصاف نیک چلنی - جسمانی قابلیت - اخلاق - اور تمام خوبی کے ہوتے
ہین - لیکن ان کا خیال ہے - کہ آج کل انگلستان کے سب سے عمدہ آدمی سول سروس
ہند کو نہین ملتے - بنسبت سوال تقرر کمیٹی ہاے مجوزہ ایسوسی ایشن بناپر انتخاب
امیدواران سول سروس ہند -
گواہ نے کہا کہ ان کا خیال ہے کہ یہ تجویز عملی طور پر چل سکتی ہے اور اس کا

چلانا نہایت آسان ہوگا۔ بالفعل ایسی کمیٹی سول سروس کے لیئے قائم ہے۔ مجوزہ کمیٹی کے پانچ ممبر حسب ذیل ہونا چاہیئے۔ ایک افسر سول سروس جو کہ ملازمت مین ہو۔ ایک افسر سول سروس جو ملازمت سے علحدہ ہو چکا ہو۔ ایک ہیڈ ماسٹر کسی پبلک اسکول کا۔ ایک اٹرنی۔ اور ایک ایسا ممبر ہو جسکو کہ سول سروس کے کمشنروں نے مقرر کیا ہو۔

انگریزون اور ہندوستانیون کے تناسب سول سروس ہند کی نسبت گواہ نے کہا کہ وہ کسی تناسب کے مقرر کرنے کے لیے طیار نہیں ہے۔ اس تناسب کے مقرر کرنے کا اختیار گورنمنٹ کو ہونا چاہیے اور جو کہ ملک ضرورت کے لحاظ سے مقرر ہو۔ ہندوستان مین ہندوستانیون کے لیئے بہت زیادہ موقع بہ نسبت اسکے مین۔ جو کہ ان کو ایسے عہدون مین ملتے ہین۔ جو کہ سرکاری عہدے نہین ہین۔ انکا خیال ہے۔ کہ انگریزی گورنمنٹ مین بالکل نہین بدلنا چاہیے۔ سول سروس ہند مین کوئی بیشی نہین ہونا چاہیے۔ لیکن سول سروس صوبجاتی مین بیشی ہونا چاہیے۔ سول سروس صوبجاتی مین عہدے اضافہ کرنا ہون گے۔ ان کے نزدیک جدید عہدے قائم کرنا چاہیے جن پر کہ ممبران سول سروس ہند کا تقرر نہ ہو سکے۔ ان کا خیال ہے کہ ملک مین یہ عام راے ہے کہ افسران سول سروس ہند کو درحقیقت بہت زیادہ کام کرنا پڑتا ہے خاصکر افسر ضلع کو جس کو کہ بہت زیادہ دفتر وغیرہ کا کام کرنا پڑ جاتا ہے۔ جو کہ بالکل ان سے لے کر کسی دوسرے کو دیا جا سکتا ہے۔ جس کو کہ اس قدر تنخواہ نہ ملے۔ اور وہ اس کام کے کرنے کے قابل ہو۔ اس ضرورت کے پورا کرنے کے لیے وہ طیار ہین کہ ملازمت صوبجاتی کے عہدون کی تعداد مین اضافہ کیا جاوے۔

(سوال) آپ کا خیال ہے کہ موجودہ طرز حکومت مین عمدگی پیدا ہوگی اگر ایسے عہدے قائم کیے جاوین۔

(جواب) بیشک میرا یہ خیال ہے کہ اس سے افسر ضلع زیادہ ذمہ داری کے کامون کے لیے وقت پاوے گا۔

(سوال) کیا عہدہاے درج فہرست کی تعداد مین اضافہ کرنے کے لیے طیار ہین۔

(جواب) نہین عہدہاے درج فہرست اسیقدر رہنا چاہیے جیسا کہ بالفعل ہین۔

(سوال) آپ کی تجویز ہے کہ ملازمت صوبجاتی کے عہدے بڑھا دیئے جائیں۔ لیکن اس ملازمت میں سے بعد ترقی پانے کے کوئی صورت نہو؟

(جواب) بجا ہے۔

گواہ نے بعد اس کے کہا کہ وہ اس امر کے لیے طیار نہیں ہے کہ انڈین سول سروس میں اضافہ کی تجویز پیش کرے۔ یا جو بالفعل تناسب انگریزوں اور ہندوستانیوں کا اس ملازمت میں ہے اسمیں کوئی تبدیلی تجویز کرے۔

سر مرے ہیک کے جواب میں گواہ نے کہا کہ اس نے بیرونجات کا سفر بہت زیادہ اپنے کاروبار کی غرض سے کیا ہے۔

(سوال) مسٹر جسٹس عبدالرحیم۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ انڈین سول سروس میں ہندوستانیوں کی تعداد میں اضافہ ہونا چاہیئے۔

(جواب) اگر ہندوستانیوں کی تعداد میں اضافہ کے یہ معنی ہیں کہ یوروپین کی تعداد میں کمی ہو تو بالفعل جو تعداد ہے۔ وہ انتہا کی حد تک پہونچ گئی ہے۔

(سوال) یہ آپ کے ایسوسی ایشن کی راے ہے۔

(جواب) ہاں۔

اسی سلسلہ میں مسٹر بریتھ ویٹ نے کہا کہ ہندوستان میں تعلیم کا اضافہ مقدار میں ہو گیا ہے۔ لیکن اُن کو شک ہے کہ آیا عمدگی قسم میں اضافہ ہوا ہے۔ گواہ کی راے میں انگریزی افسر بہ نسبت ہندوستانی افسر کے زیادہ لائق ہوتے ہیں۔

(سوال) مسٹر سیج۔ آپ کیمبرج کے گریجوایٹ ہیں۔

(جواب) ہاں۔

(سوال) آپ کو کچھ عملی تجربہ بھی ہے۔

(جواب) ہاں۔

(سوال) پس جبکہ آپ کوئی راے ظاہر کرتے ہیں۔ تو وہ راے ایک غیر مستند آدمی کی نہیں ہوتی۔ بلکہ ایسے شخص کی جسنے کچھ حصہ اس ترتیب میں لیا ہے جو کم بوجہ تعلیم کے چال چلن کو ملتی ہے۔

(جواب) ہان -

(سوال) آپ ہندوستانیون کے دشمن نہین ہین - یا یہ کہ آپ ان کو سرکاری نوکریون سے بالکل نکالدینا چاہتے ہین - لیکن آپ کی راے مین موجودہ طریقہ امتحان مقابلہ ان کل اوصاف کو ظاہر نہین کرسکتا جنکی کہ ضرورت آپکے نزدیک ہر افسر مین ہے -

(جواب) بہت درست ہے -

(سوال) آپ کی تجویز ہے کہ مجوزہ کمیٹی اس کمی کو پورا کرے جو آپ کے نزدیک درحصل ہے -

(جواب) بے شک -

(سوال) نسبت اسکے کہ دوسرے ملک مین بود و باش کے لیے مستعدی ہونا اور حکومت کی قابلیت ہونا آپ کا خیال ہے کہ انگریز مین دوسری قومون سے بہتر ہین -

(جواب) بے شک -

(سوال) یوروپین و اہل ایشیا دونون سے -

(جواب) بے شک -

(سوال) کیا آپ کا خیال ہے کہ اگر گورنمنٹ کے افسران کی قوم مین تبدیلی ہو تو اسکا اثر اس اعتبار پر پڑے گا جو کہ تجارت پیشہ فرقہ کو ہے اور عام طور پر رعایا کو بہت -

(جواب) بلاشبہ -

(سوال) کس طور پر -

(جواب) جب تک کہ روپیہ لگانے والون کو گورنمنٹ مین اعتبار ہے وہ اپنا روپیہ لگانے کو طیار رہین گے - اور نہین تو اس کے خلاف ہوگا - کوئی تبدیلی موجودہ طرز حکومت مین اس طور پر بہت ہی خطرناک ہوگی - کیونکہ جتنا ہی کہ زیادہ روپیہ اس ملک مین تجارت مین صرف ہونے کے لیے آتا ہے - اتنا ہی گورنمنٹ کیلیے اچھا ہے -

(سوال) روپیہ کے بازار پر اس طریقہ سے بہت جلد اثر پڑتا ہے -

(جواب) بلاشک -

(سوال) کیا آپ کا خیال ہے۔ کہ تجارت نے عام طور پر ترقی ملک مین دی ہے۔
(جواب) بیشک - ان کی وجہ سے کارخانون مین بہت کام ملتا ہے۔ جو کہ اور طرح پر اسقدر نہین مل سکتا اگر یہان تجارت نہوتی۔ کل بڑے تجارتی کارخانے کم ہندوستان مین یورپین کے ہاتھون مین ہین ۔

مسٹر رامزے میکڈانلڈ کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ یہ دراصل ایسوسی ایشن کی راے کا اظہار بذریعہ کونسل ہے۔ کونسل مین ممبر قریب ۵ء باشندگان کلکتہ ہین یہ جوابات کونسل نے بنائے ہین۔

مسٹر گوکھلے کے جواب مین گواہ نے کہا کہ اس ایسوسی ایشن سے کوئی ممبر وائسراے کی کونسل یا بنگال کی کونسل مین نہین بھیجا جاتا - گورنمنٹ مختلف بل وغیرہ اس ایسوسی ایشن مین بنابر اظہار راے ارسال کرتی ہے ۔

(سوال) بہت سی باتین جنکا کہ اثر نوجوان ہندوستانیون کے دل پر گذشتہ چند سال مین ہوا ہے اور جنکا نتیجہ ارتکاب جرائم ہوا ہے۔ یورپ یا امریکہ سے آئے ہین۔

(جواب) اگر آپ کا مطلب اثار گرم سے ہے تو میرا خیال ہے کہ بہت زیادہ یورپ سے آیا ہے ۔

(سوال) مین خیال کرتا ہون کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس ملک مین بڑا خیال ہے کہ ہمارے نوجوانونکو ملازمت کے بڑے درجون مین زیادہ داخل ہونے دینا چاہیے ۔

(جواب) ہان -

(سوال) اور نوجوانون مین خود یہ خیال ہے ۔

(جواب) بے شک -

(سوال) اگر آپ کا آخری فیصلہ اُن کے لیے یعنی غیر ملازمین کے لیئے یہ ہونے والا ہے کہ موجودہ تناسب مین کچھ اضافہ نہوگا - تو کیا آپکا خیال ہے کہ سب کاروبار ایسے ہی چلتے ہین گے جیسا کہ بالفعل ۔

(جواب) مین یہ نہین کہتا کہ موجودہ تناسب مین اضافہ دکیا جاوے

میرا خیال ہے کہ بالفعل یہ خالی از اندیشہ نہیں ہے کہ یوروپین صاحبان کا تناسب اثنا ئین سول سروس مین کم کر دیا جاوے ۔

اظہار مسٹر شارک

مسٹر جے ۔ سی ۔ شارک ۔ تاجر ۔ ممبر کونسل واضع قوانین بنگال ۔ پریسیڈنٹ بینک بنگال ۔ ممبر کمیٹی بنگال چیمبر آف کامرس کمشنر پورٹ آف کلکتہ ۔ اور قائمقام ممبر ہمارے کمیشن نے بیان کیا کہ اس طریقہ بھرتی افسران میں ترمیم کی ضرورت ہے ۔ موجودہ طریقہ بھرتی ناقص ہے کیونکہ یہ بالکل اس قابلیت پر مبنی ہے کہ امتحان کے لیے رٹ لیا جاوے اور امتحان پاس کر لیا جاوے اور اس امر کو نظر انداز کرتا ہے کہ ذاتی قابلیت اکثر امتحان پاس کرنے کی قابلیت سے وابستہ نہیں ہوتی ۔

میری راے مین جو لڑکے کہ ہندوستانی ملازمت کے لیے رکھے جاوین ۔ ان کا انتخاب کم سنی مین کر لیا جایا کرے ۔ یعنی کچھ کچھ ان طریقوں پر جو کہ محکمہ جہاز رانی مین جاری رہین :-

(الف) ہر سال ایک مقررہ تعداد ۱۲ سے ۱۴ سال تک کے لڑکون کی نامزدگی جاوے ۔

(ب) ایک ۔ پچاس پونڈ سالانہ سے ان کی تعلیم مین مدد دی جاوے جو کہ کسی منتخب شدہ بورڈنگ اسکول واقع انگلستان مین ۱۷ سال کی عمر تک ہو ۔

(ج) سترہ برس کی عمر پر امتحان مقابلہ نامزد شدہ لڑکون مین ہو ۔

(د) اس کے بعد کامیاب شدہ طلبا مختلف ملازمتون کی مختلف شاخون مین مقرر کیے جاوین ۔ اور اکیس سے تیس سال تک خاص قسم کی تعلیم کسی ایسی یونیورسٹی مین ہو جہاں کہ رہنا لازمی ہو ۔ یا کسی اور جگہ مطابق اس شاخ ملازمت کے جس کا امتحان امیدوار نے پاس کیا ہو ۔

(ھ) آخری امتحان بنا بر ہر طرح کی قابلیت کے پاس کیا جاوے اور ہندوستان مین اکیس سے لے کر تیس سال کے اندر آجاوین ۔ اس کی نسبت یہ اعتراض ہو سکتا ہے

کہ نامزدگی اصل ضروریات سے ممکن ہے کہ زیادہ ہو اور یہ کہ ہندوستان کو اُس روپیہ کے عوض مین کچھ نہ ملے گا۔ جو ایسے امیدوارون پر صرف ہوگا جو کہ کسی ملازمت مین داخل نہ ہونگے۔ اسمین کیا نقصان ہے۔ ہندوستا چند ہزار سالانہ ایسی تجویز پر خرچ کرسکتا ہے۔ جس سے کہ عمدہ سرکاری ملازم دستیاب ہون۔ میرے نزدیک ہر سال کم سے کم سوا یسے زائد امیدوار ہونا چاہیے۔ بہ نسبت ان کی جنکی کہ در اصل ضرورت ہے۔ لڑکے کچھ شکایت نہین کرسکتے اگر وہ امتحان مین کامیاب نہون۔ کیونکہ ان کو تو اول درجہ کی تعلیم امدادی نہین ہوگی۔

مین اُس ہر ایک طریقہ کے سخت مخالف ہون۔ جس سے کہ امتحان انگلستان اور ہندوستان دونون ملکون مین ہو۔ جو نتائج کہ ۱۸۸۶ء کے کمیشن کے نزدیک حاصل ہوئے تھے۔ وہ ابھی تک درست ہین۔

(الف) کیونکہ آجکل ہر زمانہ سے زیادہ تر یہ ضروری ہے کہ افسران جوکہ حکومت ہند کے لیے ذمہ دار ہون۔ وہ تعلیم یافتہ ہون اور جنمین نے مغربی طور مغربی طریقون مین ان کی نشو نما ہوئی ہو۔ کیونکہ مغرب کی جمہوری کیفیت کو حکومت ہند مین بہت دخل ہوتا جاتا ہے۔ یہ دلیل ولایت زاد انگریزون۔ یورشین اور ہندوستانی سب کے لیے یکسان ہے۔

(ب) کیونکہ اس امر کا کوئی اطمینان نہین ہے کہ امتحان کے پرچون کی پوشیدگی اس ملک مین قائم رہ سکے۔

(ج) کیونکہ سب سے عمدہ آدمی ہندوستان مین امتحان سے نہین مل سکتے بلکہ انتخاب سے۔ کل ملازمتون مین سب سے بڑے عہدون پر ولایت زاد انگریزون کا تقرر ہونا چاہیے۔ میری رائے مین کل ملازمتون کی تنخواہ کی تلافی اور ان مین ترقی کی ضرورت ہے۔ پچیس سال قبل یہ تنخواہ کافی تھی۔ آج کل یہ تنخواہ کافی نہین ہے۔ ہر ایک کوشش کرنی چاہیے کہ اس ملازمت کی جانب رغبت پیدا ہو۔ تاکہ سب سے عمدہ آدمی مل سکین

چھر مین کے جواب مین مسٹر فاردن نے کہا کہ وہ بطور ممبر فرقہ تجار گواہی دیتے آئے تھے۔ اور جو رائے انہون نے ظاہر کی ہے وہ ان کی ذاتی رائے ہے۔ ہندوستان مین اُن کو ۲۴ سال ہوئے اُس تجویز کی طیاری مین جوکہ انھون نے اپنے تحریری بیانین

پیش کی ہے۔ گواہ نے کوئی تخمینہ خرچہ کا نہین کیا ہے۔ انھون نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کیونکہ ان کے خیال مین امتحان مقابلہ سے عمدہ قسم کے آدمی نہین ملتے۔ عام خیال یہ ہے کہ جو فرقہ اب سول سروس مین داخل ہوتا ہے وہ اتنا عمدہ نہین ہے۔ جیسا کہ پیشتر کے افسر ہوتے تھے۔ اور گواہ کا خیال ہے غیر مقابلہ امتحان سے یہ دقت رفع ہو جاویگی۔ اگر امتحان مقامی قائم کر دیئے جاوین۔ تو یہ اندیشہ ممکنات سے ہوگا۔ کہ ہندوستانی ملازمت مین بڑھ کر یوروپین افسران کو کم کر دینگے۔

(سوال) اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔

(جواب) حکومت مین اعتبار جاتا رہیگا۔

(سوال) اور اس کا اثر۔

(جواب) یہ اور بھی زیادہ مشکل ہو جاوے گا۔ کہ لوگون کو اپنا روپیہ اس ملک مین لگانے کی رغبت ہو۔

(سوال) کیا بہت زیادہ روپیہ کی ضرورت آئندہ دس سال مین ملک تجارتی فلاح و ترقی کے لیے ہوگی۔

(جواب) میرا ایسا خیال ہے۔

(سوال) کس بات سے غالبا روپیہ کم آویگا۔ یعنی آیا اس غیر اطمینانی کی حالت سے جو بذریعہ امتحان دو مقامی سے ممکن ہے۔ کہ ہندوستانی ملازمت مین زیادہ داخل ہو جاوین یا اس طریقہ سے جس سے کہ ایک تناسب قائم کر دیا جاوے کہ اُسکے مطابق ہندوستانی ملازمت مین داخل ہون۔

(جواب) میرا خیال ہے کہ آخری طریقہ سے تجارت پر کم خراب اثر پڑیگا۔

(سوال) تم ایک مقررہ اضافہ کو بہ نسبت غیر اطمینانی حالت کے بہتر سمجھتے ہو

(جواب) ہان۔

ارل آف رانلڈشی کے جواب مین مسٹر تشارک نے کہا کہ ان کے کارخانہ کی شاخین کل ہندوستان بھر مین پھیلی ہوئی ہین۔ اور عام طور پر یہ کل شاخین انگریزون کی زیر نگرانی ہین۔ یہ ضروری ہے کہ نگرانی انگریزیٔ کی رہے۔

آپنی ہندوستانی ملازمین پر وہ اسقدر اعتبار نہین کر سکتے کہ شاخین انکی

سپردگی مین دیدین - جو ہندوستانی کہ آپکے یہان ملازم ہین وہ عام طور پر یونیورسٹی کے گریجوایٹ نہین ہین - لیکن گواہ کا خیال ہے کہ وہ اپنے فرقہ مین سے آتے ہین جنمین سے کہ ملازمت صوبجاتی کے افسر دستیاب ہوسکتے ہین -

(سوال) کس بنیاد پر آپنے یہ راے قائم کی ہے کہ امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے سب سے عمدہ آدمی نہین ملتے -

(جواب) مجھے اپنے ذاتی کاروباری تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جو آدمی کہ ذمہ داری کے عہدون پر مقرر کئے جانے کے قابل ہوتے ہین - وہ عام طور پر ایسے آدمی نہین ہوتے جو امتحان پاس کر لینے کی قابلیت رکھتے ہون -

سرتھیوڈور ماریسن کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ اسکا خیال ہے کہ عمدہ فرقہ کے آدمی موجودہ طریقہ سے نہین دستیاب ہوتے لیکن وہ یہ نہین کہ سکتا کہ کوئی علحدہ فرقہ ایسا ہے جو کہ حکومت کے کامون کے لیے زیادہ موزون ہوگا بہ نسبت ان کے جو کہ بالفعل اس ملازمت مین داخل ہوتے ہین -

جو ملازم کہ تجارتی کارخانون مین داخل ہوتے ہین - وہ شاید اسی فرقہ کی نسل سے نہ ہوتے ہون جو کہ ملازمت صوبجاتی مین داخل ہوتے ہین - لیکن وہ اسی درجہ کی سوسائٹی مین پیدا ہوتے ہین -

(سوال) مسٹر گوکھلے - آپنے بیان کیا ہے کہ عام طور پر آپ اپنی تاجرون کے معتمد یورپین رکھتے ہین -

(جواب) ہان -

(سوال) کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہان بہت سے ہندوستانی بنک ہین -

(جواب) ہان -

(سوال) ہندوستانی بورڈ کے انتظام مین -

(جواب) ہان -

(سوال) بالکل ہندوستانیون کے زیر انتظام -

(جواب) ہان -

(سوال) اور عام طور پر ان کا کام اچھا چلتا ہے -

(جواب) ہان۔

(سوال) آپ نے کہا ہے کہ کل سب سے بڑے عہدے کل ملازمتوں
مین ولایت نژاد انگریزونکو ملنا چاہیے۔ مین یہ جاننا چاہتا ہون کہ کل بڑے عہدون سے آپکا
کیا مطلب ہے۔ کیا آپ کا منشا ہے کہ کل بڑے عہدے جس پر انڈین سول سروس کے
حکام مقرر ہو سکتے ہین۔ مثلاً کمشنری۔ سکرٹری کا عہدہ وغیرہ۔

(جواب) یہی صرف نہین بلکہ میرا مطلب محکمہ تعمیرات و دیگر محکمہ جات سے ہے۔

(سوال) آپ کا مطلب کل خاص محکمہ جات سے ہے۔

(جواب) ہان۔

(سوال) آپ نے ایک تجویز پیش کی ہے۔ جس سے کہ کل فرقون کے
آدمی داخل ہو سکتے ہین اور تاہم آپ کہتے ہین کہ کل بڑے عہدون پر ولایت نژاد انگریزون
کا تقرر ہونا چاہیے۔

(جواب) ہان۔

(سوال) آپ ہندوستانیون کو محروم رکھنا چاہتے ہین۔ ایسی حالت
مین بھی جبکہ انکی تعلیم مطابق آپ کی تجویز کے ہوئی ہو۔

(جواب) میرا ایسا ہی خیال ہے۔

(سوال) آپ اگزیکٹیو کونسل کے ہندوستانی ممبران کو بھی علیحدہ
کرنا چاہتے ہین۔ جو کہ حال مین منظور ہوئی اور جسپر کہ کارروائی ہو رہی ہے۔

(جواب) ہان

(سوال) آپ اس حق کو واپس لے لینا چاہتے ہین جسکے رو سے ہندوستانی
ممبر سکرٹری آف اسٹیٹ کی کونسل مین مقرر ہوئے ہین۔

(جواب) مین ایسا کوئی عام قاعدہ بنانے کے خلاف ہون۔ غیر معمولی حالتون
مین ہندوستانیونکو ایسے عہدے دیئے جاوین۔

(سوال) پہلے اگر آپ کی تجاویز منظور کر لی جاوین تو پارلیمنٹ کا قانون مجریہ
۱۸۳۳ء اور ملکہ معظمہ کا فرمان عالیہ بھی منسوخ کر دینا چاہیے۔

(جواب) میرا ایسا ہی خیال ہے۔

(سوال) آپ ایسی تجویز کو کس نظر سے دیکھتے اگر آپ ہندوستانی ہوتے۔

(جواب) مین اس سوال کو نہین سمجھا۔

(سوال) میرا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنی تجویز کو کس نظر سے دیکھتے کہ کل بڑے عہدے کل ملازمتون مین ولایت زاد انگریزون سے مامور ہونا چاہیے اگر آپ ہندوستانی ہوتے۔

(جواب) مین ہندوستانی نہین ہون۔ اور مین اسکے کہنے کی کوئی پرواہ نہین کرتا۔ کہ اُسوقت میرا کیا خیال ہوتا۔

(سوال) آپ کو معلوم ہے کہ ایسے کمیشن کو جیسا کہ یہ ہے یا ایسی گورنمنٹ کو جیسی کہ ہماری ہے اس معاملہ کو اس صرف نظر سے دیکھنا نہین ہوتا ہے کہ اہل یورپ کی کیا رائے ہے لیکن اس نظر سے بھی کہ ہندوستانیونکی کیا رائے ہے۔

(جواب) ہان۔

(سوال) مسٹر سلای۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ تجارتی کارخانون مین انگریزیکا تناسب بڑھتا جاتا ہے یا گھٹتا جاتا ہے۔

(جواب) بڑھتا جاتا ہے۔

(سوال) کیا کوئی ایسا رجحان ہے کہ ہندوستانی ذمہ داری کے عہدون پر یوروپین کارخانون مین زیادہ تعداد مین مقرر کیے جاوین۔

(جواب) میرا ایسا خیال نہین ہے۔

(سوال) کیا آپ ہمین بتا سکتے ہین کہ ہندوستانی تجارتی کارخانون مین اہل یورپ ذمہ داری کے عہدون پر مقرر کیے جاتے ہین۔

(جواب) مجھے علم نہین ہے۔

(سوال) کیا ہندوستانی بنکون مین یوروپین ایسے عہدون پر مقرر کیے جاتے ہین۔

(جواب) میرا یقین ہے کہ دوسرے صوبہ کے بنک یوروپین منیجر مقرر کرتے ہین۔

مسٹر رامزے میکڈانلڈ کے جواب مین مسٹر شارک نے کہا کہ اگر تعلیم یافتہ نوجوان اس ملک کے ناخوش ہون اور انکو شکایت ہو تو تجارت کے لیئے یہ بُرا ہے

لیکن اس کا علاج حکومت کی عمدگی کو ہٹا کر نہ کرنا چاہیے۔

مسٹر جسٹس عبدالرحیم کے سوال کے جواب مین مسٹر شارک نے کہا کہ اُن کا بیان جو اظہار مین قلمبند کیا گیا ہے وہ اس تجربہ پر مبنی ہے جو کہ عام طور پر اُنکو ہندوستانی بطور تجارت حاصل ہوا ہے۔ اُن کو کوئی تجربہ ہندوستانیون کا انڈین سول سروس یا پراونشل سروس مین نہین ہے۔ اُن کا خیال ہے کہ یہ لازمی ہے کہ ہندوستانیون کو یہ آرزو ہو کہ گورنمنٹ کی ملازمت بڑے عہدون پر کرین اور گو کہ ان کو اس آرزو سے ہمدردی ہے لیکن انکا خیال ہے کہ بہت عرصہ گزرنا چاہیئے۔ قبل اس کے کہ وہ اس قابل ہون کہ اس کو اس خوبصورتی سے کرسکین جیسا کہ بالفعل ہوتا ہے۔ وہ اس کو جائز حدود کے اندر جرأت دلا دینگے۔

سر مرے ہیک کے جواب مین گواہ نے کہا کہ جو بیان انھون نے کیا تھا کہ انگلستان مین اس ملازمت کی جانب نوجوانون کو رغبت اب بہ نسبت پیشتر کی کم ہو گئی ہے وہ ان نوجوانونکے بھی حسب حال ہے جو تجارت مین داخل ہوتے ہین۔

مسٹر ایبس نے سوال کیا کہ آیا اگر کوئی نیا کاروبار جاری کیا جاوے تو کیا یہ زیادہ مشکل ہوگا کہ روپیہ آوے۔ اگر یہ کاروبار کسی دیسی ریاست مین شروع کیا جاوے بہ نسبت اسکی کہ انگریزی صوبہ مین ہو۔ مسٹر شارک نے جواب دیا کہ یہ مشکل ہوگا۔

(سوال) مسٹر گوکھلے۔ آپنے بیان کیا کہ آپ کا خیال ہے۔ دوسرے صوبون کے بنکون مین یوروپین مہتمم ہین۔ جس سے کہ مین یہ سمجھا کہ آپ کا مطلب یہ ہے کہ بمبئی کے بنکو نیس یوروپین مہتمم ہین۔ کیا آپکو اسکا علم یقین کی حد تک ہے۔

(جواب) میرا یہ خیال ہے۔

(سوال) اگر آپ سے کہون کہ صرف ایک ہندوستانی بنک ایسا ہے جسمین کہ یوروپین مہتمم ہے اور وہ انڈیا بنک ہے۔ تو کیا آپ اپنے جواب مین ترمیم کرینگے۔

(جواب) ہان۔

اظہار مسٹر اے ڈبلو سی چیپلن

دی آنریبل مسٹر اے۔ ڈبلو۔ سی چیپلن مالک باغات چاہی نے اپنے بیان تحریری مین بیان کیا کہ انڈین سول سروس کے لیئے مین امتحان مقابلہ کا انگلستان مین منعقد ہونا پسند کرتا ہون کیونکہ جہانتک انگریزونکا تعلق ہے۔ یہ طریقہ بہت قابل اطمینان معیار دماغی قابلیت کا عام طور پر ایسے طلبا کے لیئے ثابت ہوا ہے۔ جنکی کہ ترتیب اور تعلیم اس غرض سے ہوئی ہے۔ کہ انڈین سول سروس کے لیئے امتحان مقابلہ انگلستان ہی مین منعقد ہونا چاہیئے۔ اور ہر ایک امیدوار کے لیئے خواہ وہ انگریز ہو یا ہندوستانی۔ یہ فرض ہونا چاہیئے کہ انگلستان کی تعلیم و تربیت اُسے حاصل ہو۔ حکومت ہند مین انگریزی نمونہ قائم رکھنے کے لیئے مین اسکو ضروری سمجھتا ہون۔

مین اسکے موافق نہین ہون کہ انگلستان اور ہندوستان دونون مین امتحان مقابلہ ایک ہی وقت مین ہو۔ کیونکہ مین اسکو ہندوستان کی عمدہ طرز حکومت کے قائم رہنے کے لیئے ضروری سمجھتا ہون کہ ایک مقررہ انتہائی تعداد سول سروس مین انگریزون کی ہمیشہ رہے جس مین کہ کمی نہ ہو۔ اور نیز یہ کہ بالفعل جسقدر کہ انگریز ہین خاصکر عہدہ ہاے جلیلہ پر اُن کے تناسب مین کسی حالت مین بھی کمی نہونا چاہیئے۔

انگلستان اور ہندوستان دونون ملکون مین امتحان ہونے سے بدین لحاظ کہ بہت ہی زیادہ تعداد ہندوستانی امیدوارون کی اس امتحان کی جانب راغب ہوگی۔ نتیجہ لازمی یہ ہوگا کہ تعداد کامیاب شدہ امیدواران ہندوستانی کی بڑھجاویگی اور اسکے باعث سے اہل یورپ مقابلہ مین آنے سے باز رہین گے۔ اس طور پر کہ جو کمی انگریزی امیدواران مین بالفعل ہوگئی ہے۔ وہ اور بھی زیادہ ترقی پر ہوگی۔ اور آخر کار نتیجہ شاید یہ ہو کہ کل یا قریب قریب کل کامیاب شدہ امیدوار ہندوستانی ہون۔ اس طرح پر انگریزی طرز حکومت شاید بالکل برباد ہو جاوے اور میری راے مین کوئی بھی ایسا طریقہ اختیار کیا جاوے جسکا کہ یہ نتیجہ ہونیکی امید ہو کہ انگریزی عنصر انڈین سول سروس سے نکل جاوے۔

مین اس کے بھی بالکل موافق نہین ہون کہ سرکاری عہدون کے لیئے ہندوستانی باشندون کا انتخاب بذریعہ ایسے امتحان مقابلہ کے کیا جاوے جسمین کہ ہر شخص شریک ہوسکے۔ کیونکہ اس طریقہ سے اس امر کا اندیشہ رہیگا کہ ملازمت مین ایسے آدمی بھرتی ہوجاوین جو گو کہ اتنی کافی تعلیم پاچکے ہین کہ امتحان مقابلہ مین اچھے رہین۔ لیکن کچھ ضروری نہین ہے کہ اسوجہ سے وہ حکومت کرنے کے لیئے بھی اسی قدر موزون ہون جسقدر وہ فرقہ ہین جو گو کہ دماغی قابلیت اُن سے کم رکھتے ہون۔ لیکن زیادہ قوی ہین۔ اور جو کہ خاندانی خصوصیات اور ذاتی جائداد ہونیکی وجہ سے انتظامی کامون کے لیئے عام طور پر زیادہ موزون ہوتے ہین پس امتحان مقابلہ جسمین ہر کسو ناکس شریک ہوسکے اُس کا نتیجہ ممکن ہے کہ یہ ہو کہ وہی فرقہ شاید ملازمت مین داخل نہ ہوسکین جو کہ قدرتی طور پر حکومت کے لیے نہایت ہی موزون ہین۔ اور میری راے مین قواعد ایسے بنانا چاہیئے جسمین کہ یہ پورا پورا انتظام ہو کہ ایسی خرابی نہ واقع ہوسکے۔

مین اس اصول کے موافق ہون کہ ایسے افسران سول کو جو کہ ولایت سے لاے جاوین مصلحتاً تنخواہ بہ نسبت ان کے دیجاوے جو کہ اس ملک مین بھرتی کیئے جاوین۔ یہ ظاہر ہے کہ ایسے افسرون کا خرچ ان باتون مین زیادہ ہوتا ہے کہ اپنی اولاد کو تعلیم دین۔ زمانہ رخصت مین ولایت مین رہین۔ ان کی بود و باش کا پیمانہ زیادہ خرچ پر ہے اور نیز یہ امر کہ وہ اپنے وطن سے بہت دور پر ملازم ہین۔ یہ حالتین خاصکر ایسی ہین جنکا اثر کہ افسران باشندگان ہند پر نہین پڑتا۔ اور جیسا کہ بہت سی دیگر ملازمتون مین عام طور پر رائج ہے۔ یہ صرف قرین مصلحت ہے۔ کہ لہذا ان کی تنخواہین زیادہ ہون بہ نسبت ایسے افسران کے جو کہ اسی ملک مین بھرتی ہون۔

چہ مین کے سوال کے جواب مین مسٹر چیپلن نے کہا کہ جن مقامات مین چاے کی کاشت ہوتی ہے۔ وہان ترقی تنخواہ خرچہ بود و باش کی زیادتی کے ساتھ ساتھ ہورہی ہے۔

اس سوال کے جواب مین کہ گذشتہ دس سال کے عرصہ مین اسکے نزدیک کس قدر بیشی ہوئی ہوگی۔ گواہ نے کہا کہ دس سے پندرہ فی صدی تک اور گذشتہ

بیس سال مین پچیس فی صد ایسی کاشت کے مقامات پر اہل یوروپ بہت نوکر رکھے جاتے ہین - مینجر - نائب مینجر - اور بہت سے اور مددگار یوروپین ہوتے ہین - اور ہندوستانی اسسٹنٹ اور محرر بھی ہوتے ہین - اکثر ہندوستانی نگرانی کے کام پر بھی مقرر کیئے جاتے ہین - اور اکثر کئی سو آدمیون کی نگرانی اُن کے سپرد ہوتی ہے - اور یہ کام قابل اطمینان ہوتا ہے - وہ ہندوستانی جنکی نگرانی مین اور لوگ کام کرتے ہین - ایسے ہندوستانی ہوتے ہین جنھون نے کہ ایسے عہدون پر کام کرکے درجہ بدرجہ ترقی کی ہوتی ہے -

سر مرے ہیمک کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ جس کاشت سے اُن کا تعلق ہے - اس مین نو ہزار قلی کے کام کرتے ہین - اور یہ مختلف گروہون مین منقسم ہوتے ہین - ہر گروہ کا افسر ایک مستری ہوتا ہے - اور ہر مستری کے اوپر ایک یوروپین ماتحت - اس ریاست مین انیس یوروپین ماتحت ہین - یوروپین عملہ بالفعل بہت زیادہ بہ نسبت اسکی ہے جوکہ پیشتر کبھی بھی نہ تھا -

سر ولنٹائن چرول کے جواب مین گواہ نے کہا کہ جو کام وہ یوروپین کرتے ہین جوکہ ایسی ریاستون کے ملازم ہین - اُن مین اور اس کام مین جوکہ ہندو سول لین کرتے ہین کوئی نسبت نہین ہے -

اظہار مسٹر عبد المجید

مسٹر عبد المجید - ڈسٹرکٹ وسشن جج نے بیان کیا - کہ امتحان مقابلہ جیساکہ بالفعل لندن مین ہوتا ہے ویسا ہی ہوا کرے - بالفعل کسی دوسرے مقام مین اسکے منعقد ہونے کی ضرورت نہین ہے - یعنی اُس وقت تک جب تک کہ ہندوستان کے مختلف فرقون مین زیادہ یگانگت نہ پیدا ہو - کچھ ایسے ملازمین ملکی جنکی کہ تقرر کی ضرورت بنا بر عہدہ ہاے مندرجہ فہرست کے ہوتی ہے - جوکہ افسران انڈین سول سروس کے لیئے مختص ہین - بذریعہ امتحان مقابلہ مقرر کیئے جایا کرین -

میری تجویز ہے کہ ایسے آدمیون مین سے جنکی ضرورت بنا بر عہدہ ہاے درج فہرست پر تقرر کرنے کے لیئے ہوتی ہے - ایک جزو بذریعہ امتحان مقابلہ کے مقرر ہو -

۲- (الف) باقی مجوزہ کا تقرر بذریعہ انتخاب کیا جاسے جو کہ ایسے افسران ملازمت صوبجاتی مین سے ہو۔ جنکی کہ لیاقت وقابلیت مسلمہ ہو۔

(ب) افسرون کا انتخاب اسوقت ہو۔ جبکہ وہ جوان ہون مثلاً قبل اس سکے کہ اپنی ملازمت کا ساتوان سال انھون نے ختم کیا ہو۔ وہ امر جو کہ ذہن نشین رہنا چاہیے یہ ہے کہ ایسے افسرون کا انتخاب اسوقت کیا جاوے جبکہ گورنمنٹ کو پورا موقعہ اس امر کی جانچ کا مل گیا ہو کہ اُن کی ذہانت۔ چال چلن۔ معاملہ فہمی استقلال کیسا ہی اور کسی فرقہ کے ساتھ اُن کو تعصب یا دشمنی تو نہین ہے۔ اور یہ انتخاب اسوقت ہو جبکہ وہ جوان ہین تاکہ وہ آسانی سے اپنے تئین ملازمت اعلیٰ کے خیالات وخصوصیات کے مطابق ڈھال سکین۔ اور سفر سے فائدہ اُٹھا سکین۔ جو افسران کہ منتخب کیئے جاوین۔ ان مین جہان تک کہ علمی قابلیت کا تعلق ہے۔ اس امر کا لحاظ رکھا جاوے کہ وہ گریجوایٹ ہین۔

(ج) اگر ایسے افسر کبھی یوروپ نہین گئے ہین تو اُنکو انگلستان مین دو برس کے لیے بنا بر تعلیم بھیجنا چاہیئے۔

(د) اگر واپسی پر رپورٹ اُن کے موافق ہو تو اُن کو مستقل کیا جاوے ورنہ اُن کو اُن کے پہلے عہدہ پر واپس کر دیا جاوے۔ یہ طریقہ جس سے کہ ناقابل افسر نہ رہنے پاوین نہایت سختی کے ساتھ عمل مین لانا چاہیئے۔

(ہ) بعد اسکے کہ منتخب شدہ افسر مستقل کر دیا جاوے۔ اُس کو بطور افسر انڈین سول سروس کے خیال کیا جاوے۔ اور اُس مین اور ان افسران مین کوئی فرق نہ سمجھا جاوے۔ جن کا تقرر بذریعہ امتحان مقابلہ ہوا ہو۔ جو کہ لندن مین منعقد ہوتا ہے۔ یعنی فرق نسبت تنخواہ۔ وقار۔ رخصت وپنشن وغیرہ۔ بعد اس کے اُن کو پھر افسر صوبجاتی کے نام سے نامزد کیا جایا کرے۔

(و) انتخاب جو ہو اس کو صوبہ کا سب سے بڑا افسر کرے۔ مثلاً بنگال مین گورنر بنگال اور اُن کے اگزیکیٹو کونسل کے ممبر خاصکر بعد اسکے کہ امیدواران قابل انتخاب سے ایسا افسر دو بار دو بدو گفتگو کرے۔

(ز) انتخاب کے وقت جو امر پیش نظر رکھنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ لائق افسر

منتخب ہون اور ایسے افسرون کا انتخاب اس طور پر ہو کہ کل فرقہ اور قومون کے لوگ انتخاب مین آجاوین۔ ایسا نہ ہونے سے ان فرقون مین ناراضگی رہیگی۔ جن کا کہ انتخاب نہ ہوگا۔ اور اگر انتخاب ایسا ہوگا تو وہ خوش رہین گے۔ اور اُس کو باعث فخر سمجھین گے جب کبھی کہ کوئی سنگین معاملہ آپڑے گا تو گورنمنٹ کو یہ موقعہ حاصل رہیگا کہ اس معاملہ پر ہمدردی کی نظر سے غور کرے۔ کیونکہ اُس کے روبرو ان قومون کی رائے بذریعہ اُن کے ہم قومون کے جو کہ ملازمت مین ہین پیش رہے گی۔ مین مختلف قومون کے آدمیون کے تقرر ہونے کا ان وجوہ سے مؤید ہون۔ اور نیز ان وجوہ سے جن سے کہ ہندوستانی یہ خواہش کرتے ہین کہ انڈین سول سروس مین اُن کو جائز حصہ ملے سرکاری حکومت کے لیئے یہ ضعف کا باعث ہوگا۔ اگر کسی ایسے مسلمان کا تقرر ہو جسکی کہ راے اور خیالات کھلے کھلے ہندوون کے خلاف ہون۔ یا ایسے ہندو کا تقرر ہو جسکی کہ راے یا خیالات مسلمانون کے خلاف ایسے ہی ہو۔ انتخاب کا طریقہ اختیار کرنے کی غرض صرف یہ ہے کہ اس قسم کے آدمیون کے تقرر ہونے کا ممکن ہونا غیر ممکن ہو جاوے۔ اور بطور افسران ایسے پسندیدہ آدمی مل سکین جو کہ در حقیقت وہ ہندوستانی ہون۔ اور برٹش انڈین ہون۔ غیر پسندیدہ قسم کے آدمی کم ہوتے جاوین گے۔ جس قدر کہ اصل تعلیم مین ترقی ہوتی جاوے گی۔ اور اُن مین تو بہت ہی کم ہون گے جنھون نے کہ بہت سفر کیا ہو۔ اور دوسری قومون کے افراد سے آزادی سے ملے ہون۔ جبکہ یہ باتین سب حاصل ہو جاوین۔ اس کے بعد ہمکو کل عہدے صرف امتحان مقابلہ پر چھوڑ دینے چاہیئے۔

صوبجاتی ملازمت کی دیوانی کی شاخ کے لیے جو طریقہ مقرر ہے وہ بذریعہ انتخاب بنگال مین ہوتا ہے۔ اور اس طریقہ کے خلاف کبھی کوئی راے زنی نہین ہوئی ہے۔ علاوہ برین آسام مین افسر بذریعہ انتخاب مقرر ہوتے ہین۔ اور یہ طریقہ بلحاظ اوسط کامیاب ثابت ہوا۔

مختلف ممبران کمیشن کے سوالات کے جواب مین گواہ نے کہا کہ وہ اس کے موافق ہین کہ سول سروس مین اور زیادہ ہندوستانی داخل ہون۔ اور اُن کا خیال ہے کہ یہ اس طور پر ہو سکتا ہے کہ ملازمت صوبجاتی سے اور زیادہ آدمی

انتخاب کرکے داخل کیئے جاویں - ان کا خیال ہے کہ طریقہ انتخاب اس طور پر ہوگا -
کہ ملازمت ہذا کے دیگر افسران کو شکایت نہ ہوگی - ان کا خیال یہ نہیں ہے کہ افسران
ملازمت صوبجاتی جن کی کہ ترقی سول سروس کے درجہ پر کی جاویگی - وہ ملازمت
آخرالذکر سے کمتر نہ سمجھی جاوے گی - اور نہ انکو انکی کمتری محسوس کرائی جاوے گی -
یہ سب افسر کی ذاتی قابلیت پر مبنی ہوگا -

اظہار بابو سرندرو ناتھ بنرجی

دی آنریبل بابو سرندرو ناتھ بنرجی نے بیان کیا کہ موجودہ طریقہ تقرر افسران
کو میں قابل اطمینان نہیں خیال کرتا - اس معنی میں یہ طریقہ بایں نقص ہے کہ ہندوستانیوں
کو سول سروس میں داخل ہونے کے لیئے وہ آسانیاں اس میں حاصل نہیں ہیں جس کے
کہ وہ مستحق ہیں - میں اس طریقہ کے بالکل موافق ہوں کہ انگلستان اور ہندوستان
دونوں ملکوں میں یہ امتحان ساتھ ساتھ ہو - اور دونوں جگہ اس میں کل رعایائے ملک
معظم شریک ہو سکے - ایک ہی امتحان ہندوستان اور انگلستان میں ساتھ ساتھ
ہونا چاہیئے - اور کامیاب امیدواران کی ایک ہی فہرست مشترکہ طیار ہو - اور اس فہرست
میں جسقدر کہ عہدہ خالی ہوں - ان پر تقرر کے لیئے وہ کامیاب شدہ امیدوار منتخب کیئے
جاویں جو کہ علی الترتیب سب سے بلند پایہ رکھتے ہوں -

قومیت کے لحاظ سے کوئی انتہائی تعداد جس سے کمی نہ ہو سکے یا کوئی اور
تناسب مقرر کرنا ملکہ معظمہ کے فرمان شہنشاہی کے احکام کے خلاف ہوگا - اور نیز
اس پالسی کے متضاد ہوگا جو کہ گورنمنٹ قبول کر چکی ہے -

ایسے امیدوار جو کہ انڈین سول سروس میں بذریعہ امتحان مقابلہ بلا شرط
مقرر کیئے جاویں - ایک عرصہ تک قبل اس کے کہ ملازمت میں داخل ہوں کام
سیکھنے کی غرض سے زیر تربیت رہنا چاہیئے -

کام سیکھنے کے زمانہ کا عرصہ کم سے کم دو سال ہونا چاہیئے - اور وہ مضامین
جن کی کہ تعلیم دی جاوے - اس میں تاریخ ہند - السنہ ہند - جمع دونوں مضامین

مین موجودہ و گذشتہ زمانہ دونون شامل ہونا چاہیئے - پولیٹیکل سائنس - سیاست مدن تواریخ طرز حکومت - انگلستان - انگریزی لوکل سلف گورنمنٹ - اور انگریزی پارلیمنٹ کی طرز و قواعد بھی شامل ہونا چاہیے -

مین کسی ایسے امر کے بہت موافق نہین ہون کہ امیدوارون مین کسی قسم کا امتیاز کسی طرح پر کیا جاوے - لیکن خاص توجہ اس جانب ہونا چاہیے - کہ جو کام سیکھنے والے ہندوستانی نہین ہین - وہ ہندوستانی زبانون مین اچھی طرح عبور حاصل کرین کام سیکھنے والون کا زیادہ تعلیم انگلستان مین صرف ہونا چاہیے - اور یہ قاعدہ ہندوستانی اور انگریزون کے لیئے ایک ہونا چاہیے -

میرے خیال مین اس علم مین اب نمایان زوال ہے جو کہ ہندوستانی زبانون کا افسران سول سروس کو ہوتا ہے کچھ تو یہ زیادتی کام کی وجہ سے ہے اور کچھ اس وجہ سے کہ وہ ہندوستانی قوم سے علحدگی کی حالت مین رہتے ہین -

مین نے اس امر کی شکایت سُنی ہے - کہ ملازمت صوبجاتی بنگال صیغہ دیوانی مین افسرون کی کمی ہے - اور جس کا یہ نتیجہ ہے کہ منصفون اور سب ججون کو بہت زیادہ کام کرنا پڑتا ہے - بہر کیف مین اس کے لیئے طیار نہین ہون کہ واقعات اور اعداد سے اس امر کو ثابت کر سکون - مین صرف یہ امر بغرض اطلاع دہی بیان کرتا ہون اور جس قابل یہ سمجھا جاوے ویسا اس پر غور کیا جاوے -

ہمارے دیوانی کے جج یعنی منصف اور سب جج کسی قسم کا سیاستی کام بجز اس کے نہین کرتے جس کی ضرورت کہ ان کے خاص عملے کی نگرانی مین ہوتی ہو - لیکن ہندوستانی مجسٹریٹ جو کہ فوجداری کے مقدمات سُنتے ہین وہ سیاستی کام بھی کرتے ہین - مجسٹریٹ ضلع افسر مال ہے - اور بڑے بڑے سیاستی کام اُس کو علاوہ فوجداری کے مقدمات فیصل کرنے کے کرنا پڑتے ہین - بہت سے ڈپٹی مجسٹریٹ بھی اسی حالت مین ہین - مقدمات فوجداری کے فیصل کرنے کے لیئے سیاستی اور فیصلہ مقدمات کے اختیارات مین پوری پوری بالکل علحدگی ہونا چاہیے ایسے افسر جو مقدمات فوجداری کا فیصلہ کرین - اُن کو سیاستی کام سے بالکل سبکدوش کر دینا چاہیے - اور ہائی کورٹ کا ماتحت اُن کو کر دینا چاہیے - جسکو کہ اختیار ہو کہ مثل

منصف و سب ججان کے ان کی ترقی - تبدیلی وغیرہ کی نسبت فیصلہ کیا کرے -

پچیرہین کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ اُن کے نزدیک موجودہ طریقہ امتحان مقابلہ کی کارروائی بالکل قابل اطمینان نہین ہے - وہ اس کے موافق ہین کہ انگلستان اور ہندوستان مین ساتھ ساتھ امتحان ایک وقت مین منعقد ہوا کرین -

(سوال) کیا آپ اس کے موافق ہو کہ حکومت ہند مین انگریزی ٹنگ بو قائم رہے

(جواب) مین اس کے بالکل موافق ہون -

(سوال) کیا آپ یہ سمجھتے ہین کہ ایک ساتھ دو مقام پر امتحان منعقد ہونے سے آئندہ یہ رنگ و بو پورے طور پر قائم رہ سکتا ہے -

(جواب) میرا خیال ہے کہ پورے طور پر ایسا ہوگا - اگر اس بات پر زور دیا جایا کرے کہ کامیاب شدہ امیدوارون مین انگریزی لیاقت پورے طور پر ہو -

(سوال) آپ کوئی ایسی تجویز نہین پیش کرتے ہین کہ کوئی انتہائی حد مقرر کی جائے جس سے کہ کمی نہ ہو -

(جواب) اس کی بابت مجھے ایک مشکل سے سابقہ ہوتا ہے - اول تو ایکٹ فرمان شاہی ہے جس کے رو سے کل تفرایق قومی بالکل منسوخ کر دی گئی ہے - اس کا اعادہ ملکہ معظمہ کے فرمان شاہی مین ہوا - گورنٹ آف ڈائرکٹران ایسٹ انڈیا نے یہ فرمان رسالہ کیا تو صاف صاف لکھ دیا کہ ایسی کوئی بات آئندہ نہ ہوگی - جو کہ قومی امتیاز سے نامزد ہو سکے - چارٹر ایکٹ کے سامنے اور بلحاظ اُس عظمت کے جو کہ ایسے شہنشاہی بیان سے وابستہ ہے - جو ایک شاندار اور پُر از عظمت موقعہ پر اعلان کیا گیا ہو میرے نزدیک یہ غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نسبت کوئی راے قائم کی جاوے - کہ ایسا کوئی امر ہو جس سے کہ ایک انتہائی حد قائم ہو جس مین کہ یہ کمی نہ ہو -

(سوال) ان دقتون کا خیال کرکے جو کہ آپ نے بیان کیے ہین - کیا آپ کو کوئی دقت محسوس ہوئی ہے جو اس کے رو سے ایک انتہائی کم حد کے مطابق ہو جو کہ افسران یوروپین کی ایک وقت مین ساتھ ساتھ دو جگہ امتحان ہونے سے ہونا چاہیے -

(جواب) مین اس سوال کا مطلب نہین سمجھا -

(سوال) آپ نے ہم سے فرمان شاہی اور اس قانون کا ذکر کیا ہے جس کی رو سے یہ طے کیا گیا ہے کہ امتحان مین ہر شخص داخل ہو سکے - اور اس واسطے آپ سمجھتے ہین کہ اس فرمان اور قانون کی ترمیم یا تنسیخ کے لیئے کچھ نہ کرنا چاہیے - برخلاف اسکے آپ کہتے ہین کہ آپ کی خواہش ہے کہ افسران یوروپین کی ایک انتہا تک کم سے کم تعداد ضرور رہے - اور اس کا کوئی اندیشہ نہین ہے کہ یہ تعداد ایک اندیشہ ناک حد تک کم ہو جاوے -

(جواب) میرے نزدیک کوئی اندیشہ کی بات نہین ہے - کیونکہ مین سمجھتا ہون - اور بہت سے سالہاسے آیندہ تک امتحان و مقامی کے جاری ہو نیکے بعد بھی ہندوستانی خیر کامیاب شدہ امیدوارون مین بہت کم ہو گا - اگر ایک پوری نسل کا زمانہ نہ سہی تب بھی کم سے کم نصف ایسا زمانہ درکار ہے کہ ایسے امیدوار پیدا ہو ویں کہ انگریزی امیدوارون سے ان کے میدان مین پورے طور پر مقابلہ کر سکین -

(سوال) فرض کرو کہ جب ایسا زمانہ آوے اور یہ واقعہ ہو کہ اس ملک مین زیادہ بہتر طریقہ تعلیم کی وجہ سے ہندوستانیون مین کثرت سے ایسی عمدہ دماغی قابلیت پیدا ہو جاوے کہ اہل یورپ سے کامیابی کے ساتھ امتحانون مین مقابلہ کر سکین تو آپ اسوقت کس طریقہ کو اختیار کرنیکے لیئے طیار ہون گے - کیا یہ قرین قیاس ہے کہ چاہے جو کچھ حالت قابلیت بوجہ تعلیمی لیاقت کے حاصل ہو - اور چاہے جو کچھ کہ دماغی قابلیت ہمارے لوگون کی ہو - ہندوستانی جز اس حالت مین ہوگا کہ سوال کم سے کم انتہائی تعداد کا پیدا ہو -

(جواب) مین ایسا بالکل نہین خیال کرتا -

(سوال) آپ کا جواب ہے کہ ایسا ہونا اس قدر عرصہ کے بعد نا ممکن ہے کہ یا بالکل غیر ممکن ہے -

(جواب) بجا ہے -

(سوال) پس آپ کچھ امور کو اتفاق پر نظر انداز کرتے ہین

(جواب) میرے نزدیک اتفاق کا موقعہ بہت ہی [illegible] -

(سوال) بہر حال ایسا ہونے کا اتفاق ہو سکتا ہے -

(جواب) ایسا موقعہ ہے ۔ لیکن اکثر ایسے موقعون کے ہونے کی امید اس قدر خفیف ہوتی ہے کہ عملی پولیٹیشن کو اسکو نظر انداز کر دینا چاہیئے ۔

مزید سوالات کے جواب مین گواہ نے کہا کہ کامیاب شدہ ہندوستانیون کو کم سے کم دو برس کام سیکھنے کا وقت انگلستان مین صرف کرنا چاہیے ۔ ان کے نزدیک انھین بھی ان طریقون کی پابندی لازم ہونا چاہیئے ۔ کہ جیسا کہ یوروپین امیدوارون کو پابند ہونا پڑتا ہے ۔ یوروپین امیدوار کو ایک عرصہ کام سیکھنے کا انگلستان مین صرف کرنا چاہیے ۔ اگر کامیاب شدہ امیدوار کام سیکھنے کی غرض سے دو یا تین سال انگلستان مین صرف کرے تو اس کو یہان کام کرنے کی اجازت دینا چاہیئے ۔ اور اس قسم کا کام اس کو دیا جاوے جو کہ اسسٹنٹ مجسٹریٹون کو دیا جاتا ہے ۔ جب کہ وہ ملازمت مین داخل ہوتے ہین ۔ عہدہ ہاے درج فہرست مین اضافہ ہونا چاہیئے ۔

یہ اغلب نہین ہے کہ چاہے کسی طرح سے دو مقامی امتحان جاری کیئے جاوین کہ بہت زیادہ زمانہ تک ہندوستانیون کے ساتھ پورا انصاف بلحاظ ملازمت ہو سکے ۔ اس عرصہ کے لیے کچھ کارروائی کرنا لازم ہے ۔ اور اس لیئے گواہ کے نزدیک عہدہ ہاے درج فہرست قائم رکھنا چاہیئے ۔ جسمین کہ اُن کی خواہش کے مطابق کچھ توسیع ہونا چاہیئے ۔ ملازمت مسوی یکجائی کے لیئے وہ امتحان مقابلہ کے موافق ہین ۔ گذشتہ تین سال مین ایک نمایان زور مسلمانون کی تعلیم کے لیئے دیا گیا ہے ۔

(سوال) سر مرے ہیک ۔ آپ کی تجویز کے روسے بہت کم سال کے اندر بہت کم ایسے عہدہ باقی رہین گے ۔ جو کہ بذریعہ امتحان مقابلہ کے جو کہ انگلستان مین ہو ما مور کیئے جائین

(جواب) مین ایسے امر کے واقع ہونے کی توقع کرنا نہین پسند کرتا ہون جو کہ زمانہ مین شاید واقع ہون ۔

(سوال) لیکن ایسا اندیشہ کرنا لازمی ہے ۔

(جواب) مین ایسے ناخوش توہمات کو اپنے پاس نہین آنے دیتا ۔

(سوال) کیا آپ کا خیال ایسا نہین ہے کہ بہت ہی کم زمانہ مین آپکی تجویز کی روسے یہ نتیجہ پیدا ہونے لگے کہ ایسے عہدون مین بہت کمی ہو جاوے ۔ جنپر کہ انگلستان مین آدمیون کا تقرر کیا جاتا ہے ۔

لوہب... ...سنبیر ۱۲ ... جم ... اقتبہ

(جواب) بے شک۔ اس کی وجہ سے کمی پیدا ہونے لگے۔ لیکن بہت کمی نہ ہوگی
(سوال) آپ ان کا کوئی انتظام نہیں کرتے کہ کوئی خاص فرقہ نہ داخل ہو سکے
(جواب) نہیں۔
(سوال) آپ کا خیال ہے کہ بہت سے بس چاہیئے۔ کہ ہندوستان کے امیدوار یہ امتحان پاس کرنے کے قابل ہوں۔
(جواب) ہاں میری یہی رائے ہے۔
(سوال) یہ پیش نظر رکھ کر کہ ایک کم تعداد ہندوستانیوں کی ولایت جاتی ہے اور نیز یہ امر واقعی مدنظر رکھ کر کہ ہر سال کچھ نہ کچھ ان میں سے انگلستان میں امتحان مقابلہ پاس کرتے ہیں۔ کیا آپ کا خیال یہ نہیں ہے کہ یہ اغلب ہے کہ آیندہ دس سال کے اندر ایک بڑی تعداد ہندوستانیوں کی اس امتحان کو پاس کرلے گی۔ کیونکہ ایک بہت بڑی تعداد بہت ہوشیار آدمیوں کی ایسی ہے جو کہ ہندوستان میں ہے۔ لیکن بوجہ کم بضاعتی ولایت نہیں جاسکتے اور امتحان نہیں پاس کر سکتے۔
(جواب) میرا ایسا خیال نہیں ہے۔ امتحان ایسا سخت ہے کہ ہمارے یہاں کے طلبا باوجود اس کے کہ دو تین سال قبل سے طیاری کرتے ہیں انگریزی طلبا سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔
(سوال) آپ کا تجربہ صرف بنگال تک محدود ہے۔
(جواب) اس ملک میں دماغی قابلیت رکھنے والے ہم ہی لوگ ہیں (قہقہہ)
(سوال) باشندگان مدراس بھی ذہین ہوتے ہیں۔
(جواب) ہم اہل مدراس کے سامنے نہیں جھکتے۔ (قہقہہ)
مسٹر بیچ کے سوال کے جواب میں گواہ نے کہا کہ ہندوستانیوں میں وہی وصاف مستعدی اور قوت وغیرہ کے ہوتے ہیں جو کہ انگریزی قوم سے مختص ہیں۔ ہندوستانی سیاستی کام کے لحاظ سے بھی انگریزوں کے برابر ہیں۔ اور جب موقعہ پڑا ہے کبھی کمتر نہیں ثابت ہوئے۔
(سوال) آپ نے فرمان پارلیمنٹ اور فرمان شاہی کا ذکر کیا ہے۔ جس کو کہ کوئی بھی جسکو کہ عقل سلیم ہو یہ نہیں چاہتا کہ بالکل برطرف کر دیئے جاویں۔ اور آپ نے

عمدگی انتظام سلطنت کا بھی ذکر کیا ہے۔ کیا آپ اس کو امر مسلمہ تسلیم کرتے ہیں کہ گورنمنٹ نے جو قواعد ملازمت میں داخل ہونے کے لیے بنائے ہیں۔ ان میں گورنمنٹ نے ان بڑی با اثر اعلا قومون کا لحاظ بھی کیا۔ یا یہ خواہش کی کہ ان کا لحاظ نہ کیا جائے اس لیے کہ وہ عمدگی انتظام حاصل ہو۔ جو کہ آپکے بیان سے نہایت ہی ضروری امر ہے۔

(جواب) یہ کہنا مشکل ہے کہ گورنمنٹ کی کیا خواہش ہے یا کیا خواہش نہین ہے۔ قواعد بناتے وقت گورنمنٹ کو عمدگی انتظام کا لحاظ مدنظر رکھنا چاہیے۔ اور نیز قومی نفع ونقصان کا لحاظ۔ بیشک یہ بڑا سوال ہے جسکا جواب میرے لیے دینا مشکل ہے۔

(سوال) مسٹر راڈیسے میکڈانالڈ۔ ہم کو اس امر کی اطلاع دی گئی ہے کہ ہندوستان مین لائق آدمی ہندوستانی وانگریز دونون کی رائے سے امتحان دو مقامی کے خلاف ہے۔ آپکی کیا رائے ہے۔

(جواب) مین صرف ہندوستانیون کی راے کی نسبت عرض کر سکتا ہون۔ جو کہ بالکل اس کے موافق ہے اور مجھے امید ہے کہ لائق انگریزون کی رائے بھی ان کے موافق ہوگی۔ قریب قریب کل ہندوستانی اس معاملہ مین متفق الرائے ہیں۔

(سوال) اگر ہندوستان مین امتحان کا در کھول دیا جائے تو آپکے ہم وطنون مین وہی عمدہ اوصاف ظہور پذیر ہون سکے۔ جو کہ ان مین ہوتے ہیں۔ جو انگلستان جاتے ہین۔

(جواب) مجھے اس کی نسبت ذرا سا بھی شک نہین ہے۔

اس کے بعد گواہ نے کہا کہ اس بیان کے لیے کوئی وجہ نہین ہے کہ اگر امتحان دو مقامی جاری ہو جاوے تو پولیٹیکل جدوجہد کرنے والے ان لوگون سے زیادہ تر مل جل کر رہینگے جو کہ انتظام ملک کے لیے ذمہ دار ہونگے۔ اور ان مین اپنے خیالات پھیلا دینگے۔

(سوال) آپ اپنے تئین پولیٹیکل جدوجہد کرنیوالا خیال کرتے ہین۔

(جواب) لوگ مجھے ایسا کہتے ہین۔

(سوال) کیا آپ اس جدوجہد مین زیادہ سرگرمی ظاہر کرینگے۔ اگر امتحان ہندوستان مین ہونا بھی جاری کر دیا جائے۔

(جواب) نہین۔

مسٹر رام زے میکڈ انلڈ نے کہا یہ خیال کرنا ذرا مشکل ہے کہ جو سرگرمی آپ نے اب تک ظاہر کی ہے - اس میں کچھ اضافہ بھی ہو سکتا ہے یا نہیں (قہقہہ)

بعد اس کے گواہ نے کہا کہ انکا خیال نہیں ہے کہ بالفعل جو تناسب افسران یوروپین کا سول سروس میں ہے وہ انتہائی کمی کی حد پر پہونچ گیا ہے۔

(سوال) مسٹر سلائی - فرض کرو کہ امتحان دو مقامی نہ منظور کیا جاوے تو کیا آپ کوئی دوسری تجویز اس کے بدلے میں ہمارے روبرو پیش کر سکتے ہیں۔

(جواب) میں کوئی بھی تجویز ایسی نہیں پیش کر سکتا۔

مسٹر گوکھلے کے جواب میں گواہ نے کہا کہ ان کو کوئی بھی اندیشہ نہیں ہے کہ امتحان دو مقامی ہونے سے انڈین سول سروس میں ہندوستانی بھر جاوینگے - اب ہندوستانی نوجوان سرکاری ملازمت کو نہیں پسند کرتے - اور گورنمنٹ ور ملک دونوں کے لئے ایک بڑے اندیشہ اور غور کی بات ہے۔

سر تھیوڈور ماریسن کے سوال کے جواب میں گواہ نے کہا کہ اگر امتحان دو مقامی نہ منظور ہوں تو اسکے عوض گواہ کی رائے میں کوئی اور راستہ سے کمتر عمدہ تجویز نہیں ہے اُن کا خیال ہے کہ امتحان دو مقامی ہندوستانیوں کے لیے ضرور منظور ہونا چاہیے - اگر منشاء چارٹر ایکٹ و فرمان ملکہ معظمہ پر عملدرآمد کرنا ہے۔

(سوال) ارل آف رانلڈشی - کیا موجودہ طریقہ میں کوئی ایسی بات ہے جو کہ قانون مصدرہ ۱۸۳۳ء یا فرمان ملکہ معظمہ کی منشاء کے مخالف ہو۔

(جواب) اس طریقہ میں اس منشاء کی مخالفت نہیں ہے لیکن اس سے اس کا اجرا نہیں ہوتا۔

(سوال) کیا آپکا خیال ہے کہ وکالت پیشہ اگر مقرر کیئے جاویں تو وہ سویلینوں سے بہتر ہوں گے - (جواب) کم سے کم اتنے ہی عمدہ جج ہونگے جیسا کہ سویلین ہوتے ہیں۔

(سوال) لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ بہتر ہوں - (جواب) میں اس کو پورے زور کے ساتھ نہیں کہہ سکتا - کیونکہ مجھے اسکا کوئی تجربہ نہیں ہے۔

(سوال) کیا آپ اس امر کو مانتے ہیں کہ وہ افسر جو کہ کچھ عرصہ تک مال کا کام کرنے میں ایسا تجربہ حاصل کر لیتے ہیں جو کہ انکو کام دیتا ہے جبکہ وہ جج کا کام کرنیکے مقرر کیئے جاتے ہیں (جواب) بیشک

اظہار مسٹر اچ - ال - اسٹیفنسن

آنربل مسٹر اچ - ال - اسٹیفنس - فنانشل سکرٹری گورنمنٹ بنگال نے بیان کیا کہ امتحان مقابلہ کے دو اغراض ہین - اول یہ کہ کل رعایاے ملک معظم کو اس ملازمت مین داخل ہونے کا موقعہ حاصل ہے - دوم یہ کہ سب سے عمدہ آدمی جو مل سکتے ہون دستیاب ہون - اول غرض حاصل نہین ہو سکتی اگر قبل امتحان کوئی طریقہ انتخاب یا نامزدگی کا مقرر کیا جاوے - مقابلہ بلا امتیاز کا پچاس سال سے زیادہ امتحان ہو چکا ہے اور اس کے نتایج کی اس درمیان مین کئی مرتبہ پورے طور پر جانچ ہو چکی تھی - خاص اعتراض جو اسکی نسبت ہے وہ یہ ہے کہ علم السنہ کے امتحان مین کامیابی سے یہ نتیجہ ضروری طور پر نہین نکل سکتا کہ کامیاب امیدوار مین وہ اوصاف بھی موجود ہین جنکی کہ ضرورت ہندوستان مین عمدہ حکومت اور انتظام کے لیے ہے لیکن وہ اصول جس پر یہ مبنی ہے کہ یہ اوصاف بہت زیادہ حد تک انگریزون کے سرشت سے وابستہ ہین اور انگریزی طریقہ تربیت سے ظہور مین آتی ہین انگریزی نوجوانون کے کسی تعداد کی نسبت بھی یہ فرض کیا جا سکتا ہے کہ اون مین عام طور پر سپاہیانہ اوصاف ہین بشرطیکہ انکو اچھی تعلیم ملی ہو - اور جہانتک کہ اونکا خاص تعلق ہے علم السنہ کے امتحان سے اعلی دماغی قابلیت کا اظہار ممکن ہو سکتا ہے - عمدہ آدمی خواہ امتحان مقابلہ یا کسی اور ذریعہ سے صرف اسی طرح مل سکتے ہین کہ اگر عمدہ معاوضہ دیا جاوے - اگر دوسرے ذرایع سے عمدہ تنخواہ کی ملازمت کا موقعہ زیادہ ملے تو اسکا نتیجہ صریحی یہ ہوگا کہ انڈین سول سروس کے داخلہ پر اثر پڑے لیکن اگر اسکا تدارک کرنے کی ضرورت ثابت ہو جاوے تو صرف یہی تدارک ہو سکتا ہے کہ معاوضہ مین اضافہ کیا جاوے -

یہ طریقہ اس غرض سے نہین ایجاد کیا گیا تھا کہ باشندگان ہند بھرتی کیے جاوین - اور اگر صرف ان کے داخلہ کی حد تک یہ سلسلہ محدود کیا جاوے تو اس مین بہت سے نقایص ظاہر ہونگے - اس طریقہ مین یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ مجموعی طور پر امیدوارانِ مین حکومت کی قابلیت موجود ہے اور کسی طور پر اس امتحان سے ان اوصاف کی جانچ کا انتظام نہین کیا گیا ہے -

یہ صرف اس حدتک مناسب ہے کہ اس مین اس کی ضرورت لازمی ہے کہ کچھ حصہ ان کی تعلیم و تربیت کا انگلستان مین ہوا ہو لیکن اگر کسی وقت مین بھی کامیاب شدہ امیدوار ہندوستانی کثرت کے ساتھ ہون تو غالباً یہ ضروری سمجھا جاوے گا کہ اس سے مناسب تر طریقہ تقرر ایجاد کیا جاوے۔

طریقہ امتحان دو مقامی قطعی طور پر اون اصول کے مقتضا دہی جو کہ بالفعل ہمارے سول سروس کے لیے مان لیے گئے ہین۔ اور وہ اصول یہ ہین کہ سول سروس صرف ایسا ذریعہ ہے کہ انگریزی جزو جس کا ہندوستان مین مستقل طور پر مل سکے۔ اور پس اس مین داخلہ انحصار پر ہو کہ انگریزی اصول اور انگریزی طرز حکومت قائم رہے۔ انگلستان مین جو امتحان مقابلہ ہوتا ہے وہ اس خیال پر مبنی ہے کہ زیادہ تر بلحاظ اوسط تعلیم یافتہ نوجوان انگلستان کے وہ اوصاف رکھتے ہین۔ جو کہ اس غرض کے پورا کرنے کے لیے ضروری ہین۔ اگر یہ صحیح ہو کہ بلحاظ اوسط ہندوستان کے تعلیم یافتہ نوجوان ایسے اوصاف رکھتے ہین تو اس کی کوئی ضرورت باقی رہے گی کہ یورپ کے حکام ان بھرتی کیے جاوین جن پر صرف بہت زیادہ ہوتا ہے اور انگریزی گورنمنٹ انگریزی طرز حکومت پر زیادہ ارزان دیسی ملازمین کے ذریعہ سے چلائی جاوے۔

لیکن بڑے بڑے حامی امتحان دو مقامی کے یہ اقبال کرتے ہین کہ ایک مستقل انتہائی کم سے کم تعداد حکام یورپین کی ضرورت ہے اور وہ اپنی دعوے کو اور بنیاد ضعیف اس امر پر زور دینے سے کرتے ہین کہ تربیت ایسے امیدواران کی انگلستان مین ہو جو کہ ہندوستان کے امتحان مین کامیاب ہون۔ اگر ایک تعداد یورپین حکام کی ضروری سمجھی جاتی ہے تو وہ صرف اس وجہ سے ہو سکتی ہے کہ انگریزی خصوصیات جو انگریزی ہون تعلیم یا تجربہ سے حاصل ہوئے ہین اون کی ضرورت بنا بر اس کے ہے کہ ہندوستان کا مناسب انتظام انگریزی طرز پر ہو۔ یہ کسی طور پر امید نہین ہو سکتی کہ یہ اوصاف امتحان کے بعد دو برس تک بھی تربیت انگلستانی سے حاصل ہو سکین جبکہ تربیت پانے والی کی عمر بہرحال بیس سال سے زیادہ ہو گی اور اکثر حالتون مین ۲۲ - یا ۲۳ سال ہو۔ یہ اوصاف کسی طریقہ مطالعہ خاص سے نہین حاصل ہو سکتے۔ لیکن عام زمانہ تعلیم و تربیت مین حاصل ہوتی ہین۔ بائیس سال یا بیس سال کی عمر مین بھی ذاتی خصوصیات بہت بڑی حدتک مستحکم ہو جاتی ہین اور

فوراً ایسے اثر قبول کرنیکے لیے آمادہ نہین ہوتے جن سے کہ انگریزون کا کریکٹر بنا ہوتا ہے پس
اگر یورپین تعداد کی کوئی معدار کا ہونا ضروری مان لیا جاتا ہے تو ہندوستانی امیدوار
جن کا انتخاب ہندوستان مین ہوا ہو ایسے حکام انگریز کے جانشین نہین ہو سکتے۔ اگرچہ
ان کو بعد امتحان انگلستان مین تربیت بھی دیجاوے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ
ہندوستان مین جو عہدہ کہ امتحان کے ذریعہ سے مامور کیے جاوین وہ درحقیقت ایسے ہونے
چاہیئین جو کہ اعلیٰ درجہ کے ملازمت کے لئے نہ ہون بلکہ صرف ایسی ملازمت کے لیے ہون
جن پر کہ اسکی ضرورت نہین ہے کہ یوروپین حکام ضرور مقرر ہون۔

پس اگر ہندوستانی ملازم جنکا کہ انتخاب ہندوستان مین ہوا ہو ایسے عہدون
کے لیے کافی بہم ہو سکتین تو اس کے لیے کوئی قابل قبول وجہ نہین ہو سکتی کہ زیادہ شرح کی
تنخواہ بہ نسبت اس کے دی جاوے جس کی کہ ضرورت اسلیے ہو کہ عمدہ سے عمدہ ہندوستانی
امیدوار ہندوستان مل سکے۔ دوسرے الفاظ مین ایسے عہدے درحقیقت ایک جزو ملازمت
صوبجاتی کا ہین نہ کہ انڈین سول سروس کا۔ اور یہ قابل قبول نہو گا کہ زیادہ تنخواہ والے
ملازمت کثرت سے بھرتی کیئے جاوین صرف اس غرض سے کہ ایسا جزو حکومت مین شامل ہو جو کہ صرف
ایسے عہدون پر مقرر کیئے جانے کے قابل ہے جن پر کہ ایسی قابلیت کے ساتھ ملازمی
صوبجاتی کے ارزان ملازم کام کر سکتے ہین۔ دراصل نتیجہ یہ ہو گا کہ ایسی ہندوستانی
ملازمت وجود مین لائی جاوے جس کے خاص حقوق ہون یعنی ایسے ہندوستانی ملازمت
صوبجاتی سے برتر ہون لیکن اسی فرقہ سے اسمین داخلہ ہو۔ ایسے ملازمت سے ملازمت
صوبجاتی کے اخلاق پر بڑا خراب اثر پڑے گا۔

یہ صحیح ہے کہ انڈین سول سروس مین ہندوستانی انگلستان مین بھرتی ہوتے ہین لیکن
یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ امتحان کے شرائط کی وجہ سے اور اس کے انگلستان مین منعقد
ہونے سے کچھ حصہ کم ہے کم ان کے تعلیم کا انگلستان مین ایسے عمر مین حاصل ہوتا ہے
جب کہ وہ اپنے گرد کے اثرون کو قبول کر سکتے ہین پس یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ وہ
ان اوصاف کو حاصل کر لیتے ہین جو کہ موجودہ طریقہ کے امتحان کا منشا تھا۔ ساتھ ہی
اس کے یہ خیال ایسی مضبوط دلایل پر مبنی نہین ہے جیسے کہ یہ خیال مبنی ہے کہ معمولی تعلیم یافتہ
نوجوان انگریز مین یہ اوصاف ضروری ہوتے ہین۔ اور اس امر کو ضرور مد نظر رکھنا چاہیے

جسوقت کہ اس امر کا شمار کیا جاوے کہ یوروپین افسران کا جو تقرر ہو اوسکی کم سے کم انتہائی تعداد کیا ہونا چاہئے۔ یہ امر کہ ہندوستان انگلستان کے امتحان مقابلہ مین داخل ہونے کے لیے مستحق ہین اوس منشا کو پورے طور پر پورا کرتا ہے جو کہ ایکٹ ۱۸۳۳ء کا ہے اور اس وعدہ کا ایفا کرتا ہے جو کہ فرمان شاہی مصدرہ ۱۸۵۸ء مین کیا گیا ہے اور برخلاف اسکے ایکٹ سنہ ۱۸۷۰ء مین ایسے ذرایع کا انتظام کیا گیا ہے جنسے کہ جسوقت کہ ممکن خیال کیا جاوے تعداد ضروری یوروپین حکامان مین کمی کردی جاوے۔ چونکہ وہ اعتراض جو امتحان دو مقامی پر کیا جاتا ہے ایک اصول کے وسیع بنا پر مبنی ہے یہ فضول ہے کہ اس تجویز کے فروعات پر جو اعتراض ہین وہ واضح طور پر بیان کیے جاوین جو کہ ۱۸۸۶ء کے پبلک سروس کمیشن سے اور نیز ان مباحثون سے ظاہر ہین جو سنہ ۱۸۹۳ء مین ہوئے تھے جہانتک کہ ہندوستانیون کا تعلق ہے امتحان مقابلہ سب سے عمدہ طریقہ انتخاب نہین ہے اور کل قومون اور مذہبون کے ساتھ برابر انصاف اس سے نہین ہو سکتا۔ اس امر پر ٹھیک زور دیا گیا ہے کہ غالباً ہندوستان مین تعلیم کو نقصان پہونچے گا اگر اس ملک مین امتحان سول سروس ہو اور نیز اس اندیشہ پر کہ موجودہ معیار امتحان انس غرض سے کچھ کر دیا جاوے کہ ہندوستان کی ضروریات کے موافق ہو سنہ ۱۸۸۶ء کے کمیشن نے ان عملی دقتون کو بھی بیان کیا ہے جو کہ امتحان دو مقامی کے انعقاد مین ہون گی خاص کر امتحان زبانی کے معاملہ مین۔ اور ان کے دلایل اس وقت مین جائز معلوم ہوتے ہین۔

یہ تجویز کہ ایک مقررہ تعداد عہدہ جات پر انڈین سول سروس مین ایسے ہندوستانی مقرر ہون جنکا کہ امتحان ہندوستان مین ہوا ہو اصل فواید تجویز امتحان دو مقامی سے مبرا ہے یعنی یہ کہ فہرست کامیاب شدہ امیدوارون کے ہونا چاہئے۔ امتحان دو مقامی کے نزدیک ایسی فہرست ہمیشہ ضروری خیال کی گئی ہے اور ان کی راے قریب قریب بیشک درست ہے کہ ہندوستان مین علیحدہ امتحان ہونے کا نتیجہ صریحی یہ ہوگا کہ ایسے ہندوستانیون کا ایسے ہندوستانیون کا وقار اور رتبہ کم ہو جاوے گا جو کہ اس کے ذریعہ سے ملازم ہونگے بمقابلہ ان لوگون کے جن کا کہ تقرر انگلستان مین ہوگا۔ علیحدہ امتحان سے غالباً علیحدہ معیار بھی قایم ہوگا۔ اور علیحدہ اغراض اور علیحدہ معیار اوج ظہور مین آوینگے اور یہ امر تو بنیادی اصولون کے متضاد ہون گے جن پر کہ انڈین سول سروس مین سنہ ۱۸۵۳ء سے داخلہ

رکہا گیا ہے۔ ایک ما قبل کے جواب مین طریقہ امتحان دو مقامی پر اسوجہ سے اعتراض کیا گیا تہا
کہ انڈین سول سروس چونکہ ملازمت اعلیٰ عہدہ جات کے حکام کی ہے لہذا یہ ایسی ملازمت
ہونی چاہیئے جسمین یوروپین کا تقرر ہوا کرے اور کل ایسے عہدے جن پر یوروپ سے مقرر
شدہ افسران کا تقرر ضروری نہین ہے آپ کو غالباً حدود ملازمت صوبجاتی مین داخل کرنا
چاہیئے۔ اسی بنا پر اس کے لیے کوئی دلیل نہین معلوم ہوتی کہ زیادہ تنخواہ کے ملازم
جو کہ یوروپ مین بہرتی ہونے والی سول سروس کے ہون اس تعداد سے زیادہ رہین جن کی
ضرورت ان عہدون کے لیے ہو جن پر یوروپ سے مقرر شدہ حکام ضرور رہنا چاہیئین
صرف اس غرض سے کہ ایسے ہندوستان کے امیدوار شامل کیے جو کہ اس قابل نہین ثابت
ہوے کہ اس ملازمت مین جگہ پاوین جن پر یوروپ سے تقرر شدہ حکام مقرر ہوتے ہین۔ در
اصل جو امیدوار اسطرح پر مقرر ہوتے ہین اگر ان کو پوری تنخواہ سولین کی ملے گی تو وہ صرف
ایک زیادہ حقوق کے ملازمت صوبجاتی کا کام کرنیوالے ہون گے۔ اور اس کے جتان کرنیکا ثبوت
نہین ہے کہ وہ اس فرقہ مین سے نہ ہون گے جس مین سے کہ بالفعل ملازمت صوبجاتی کے
افسر مقرر کیے جاتے ہین۔ اگر انڈین سول سروس مین حکام کی تعداد بلحاظ اس کام کے زیادہ
ہے جو کہ وہ کرتے ہین تو اس مین کمی کر دینا چاہیئے لیکن وہ تجویز جسکا ذکر سوال مین ہے جبکہ
غور کے ساتھہ ملاحظہ کی جاتی ہے تو اس کا دراصل منشا یہ ہوتا ہے کہ ملازمت صوبجاتی کا
میدان اس غرض سے کم کر دیا جاوے کہ ایک صرفہ ملازمت صوبجاتی کو ایسی تنخواہ دی جاوے
جو کہ اس رقم سے بہت زیادہ ہے جس کی ضرورت اس لیے ہے کہ سرکاری ملازمت کی
جانب ان کی رغبت ہو۔

چٹھی گورنمنٹ ہند مورخہ ۱۸۹۳ع مین جو کہ نسبت امتحان دو مقامی کے لیے کہ اس مسئلہ
پر پورے طور سے بحث کی گئی ہے ملک مختلف یوروپین رعایا کا انتہائی کم سے کم نہایت عہدہ
جلیلہ انتظام سول مین کیا ہونا چاہیئے۔ اور گو کہ اس وقت سے اب حالات مین کچہہ تغیر ہو گیا
ہے جو اصول کہ بیان کیا تہا وہ اس وقت بہی صحیح معلوم ہوتا ہے اور یہ نہین معلوم ہوتا
کہ اس امر مین وثوق کے ساتھہ شبہہ کیا جاتا ہو کہ عہدہاے جلیلہ پر انگریزی جز کا ہونا
ضروری ہے۔ بیشک اس وقت کے مقابلہ مین ہندوستانیون نے ترقی کی ہے اور ملک
کے سلطنت مین زیادہ اثر ڈالنے کی انکو اجازت دی گئی ہے لیکن یہ اثر کسی طرح انکے

مقتضا نہین ہے، کہ ایک انتہائی کم سے کم تعداد حکامان یوروپین کی انتظامی اور سلطنت کے کاروبار کے لیے رکھی جاوے۔ جسوقت تک کہ یہ قبول کیا جاتا ہے کہ ہندوستان مین جو گورنمنٹ ہے وہ انگریزی ہے۔ انگلستان اس امر کا ذمہ دار ہے کہ حکامان بیباک کاروبیہ کیا ہے خواہ کچھ بھی حصہ گورنمنٹ کی پالیسی قایم کرنے مین اور اس پالیسی کے اجرا کرنے کی غرض سے جو امور اختیار کیے جاوین ان کے اجرا کرنے مین ہندوستانیون کو دیا جاوے۔ یہ ذمہ داری اگر صرف فروعات مین سے ایک بات لیجاوے تو اس غرض سے ہے کہ ہندوستان کی مختلف قومون اور مذہبون کے ساتھ یکسان انصاف ہو۔ ہندوستان کی ترقی انگریزی طرز حکومت پر مبنی ہے اور نیز انگریزی معیار رواج پر اور عہدہاے جلیلہ سول پر انگریزی جزکی انتہائی کمی سے کم تعداد سے انکار کرنا اس امر کا اقبال کرنا ہے کہ ہندوستان اس قابل ہے اور اسکا مستحق ہے کہ پوری حکومت خود اختیاری اس کو دے دی جاوے اور یہ ایسا مسئلہ ہے کہ جسپر یہان بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے اور جبکہ کہ جواب نفی مین سب سے بڑی پارلیمنٹ کے رکن نے دیا ہے اس امر کی ضرورت کو فرض کرکے کہ یوروپین حکام کی ایک حد تک کم سے کم تعداد کا رہنا لازمی ہو نہین معلوم ہوتا کہ کوئی سوال تناسب کا منطقی طریقہ سے پیدا ہوسکے۔ ان مباحثون مین جن کے روسے ۱۸۷۹ع کے قواعد قانونی بناے گئے۔ اور جو کہ بعد انعقاد پبلک سروس کمیشن ۱۸۸۶ع عمل مین آئے ایک چھٹے حصہ کا تناسب جس مین کہ ادنی درجہ کے عہدہ مل تھے وہ انتہائی حد مقرر کیا گیا تھا جس حد تک کہ ہندوستانی ان عہدون پر مقرر کیے جاسکتے تھے جو کہ اوسوقت انڈین سول سروس سے مامور ہوتے تھے اور ۱۹۰۳ع مین لارڈ رپن کی گورنمنٹ کی راے تھی کہ ایسے عہدون کے صرف ۸ فیصد ہندوستانیون کو دیے جاسکتے ہین خواہ وہ انگلستان مین خواہ ہندوستان مین مقرر ہون۔

لیکن یہ طریقہ شمار صرف ایک خام طریقہ ہے۔ اور منطقی دلایل پر مبنی نہین معلوم ہوتا۔ اصولاً انڈین سول سروس کے عہدے صرف ایسی ملازمت تک محدود کردی گئی ہو کہ انگریزی طرز حکومت کے استحکام کی غرض سے انگریزی حکامان سے مامور ہونا چاہیے یا کم سے کم ایسے حکامان سے جنکا تقرر یوروپ مین ہوا ہو اگر ایسی ملازمت مین کچھ ایسے عہدے اب شامل ہین جن پر کہ بلا کسی اندیشہ کے ایسے ہندوستانی مقرر ہوسکتے ہین جن کا

تقرر ہندوستان مین کیا جاوے تو ان کو اس ملازمت کے حدود سے خارج کر دینا چاہئے لیکن اصل واقعہ کے رو سے اس امر کا فیصلہ کرتے ہین کہ کون کون عہدے نہ خارج ہونا چاہیے

تناسب کا کوئی لحاظ نہ ہونا چاہیے عہدہ کے نوعیت پر اور اس کام پر منحصر ہے جو کہ ایسے عہدون پر کرنا ہوتا ہے اور نہ کہ بحز بہت ہی خفیف مقدار کے دوسرے عہدون کی تعداد پر جو کہ ہر صوبہ یا کل ہندوستان مین لازمی طور پر یورومین حکامان سے ماموں ہونا چاہئے۔ پہلے حصہ کے اعداد جو کہ ۱۸۷۹ء مین فرض کیے گئے تھے اور پبلک سروس کمیشن ۱۸۸۶ء نے قبول کی تھے صرف ایک خام تخمینہ اسکا عدد کا ہے جہانتک کہ یورپ مین مقررشدہ حکام کی تعداد مین تخفیف ہو سکتی ہے۔ جس معاملہ مین کہ تناسب مقرر کیا جا سکتا ہے وہ صرف ادنے درجہ کے انتظامی عہدے ہین جن پر کہ اس امر کی ضرورت نہین ہے کہ یورومین حکام لازمی طور پر مقرر ہون لیکن جن مین بطور حیثیت مجموعی یہ ضروری پسندیدہ ہے کہ یورپ کے مقررشدہ افسران کا ایک خفیف جز شامل رہے تاکہ معیار لیاقت بلند رہے۔

نسبت ایسے ہندوستانی یون کے جن کا تقرر انگلستان مین ہوا ہو یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ وہ یورپ کے تعلیم یافتہ حکام کے زمرہ مین شامل ہین اور کوئی مسئلہ نسبت تقرر تناسب ایسے حکامان کے نہین پیدا ہو سکتا جب تک کہ کوئی بڑا اندیشہ اس امر کا نہ پیدا ہو جاوے کہ ہندوستانی امیدوار جن کا تقرر انگلستان مین ہو یورومین امیدوارونکو مقابلہ مین نہ لڑنے دین۔ کیونکہ امیدواران آخرالذکر زیادہ پورے طور پر یورپ کے تربیت یافتہ کیے جا سکتے ہین باشندگان ہندوستان جو کہ انڈین سول سروس مین شامل ہین بلحاظ اوسط مین یورومین حکامان انڈین سول سروس سے مستقل مزاجی اور جدت کے لحاظ سے ادنے ہوتے ہین۔ انتظامی عہدون پر ان کے قومیت کی وجہ سے ان کو بڑی دقت ایسے موقعون پر پیش آوین گے۔ جہانتک تھوڑی تعداد غیر ملازم یورومین سے سابقہ پڑے یا جہان کہ بہت زیادہ قومی تعصب یا بے اطمینانی واقع ہو۔ ان وجوہ سے عام طور پر ایسا نہین ہوتا کہ باشندگان ہندوستان جا ہے وہ انڈین سول سروس کے ممبر بھی ہون ایسے اضلاع مین مقرر کئے جاوین۔ جہان کام زیادہ ہوتا ہے اور جہان ذاتی قابلیت اور لیاقت حکومت کی بہت ہوتی ہے۔

ملازمت صوبجاتی کے افسر جن کا انتخاب اضلاع کے درج فہرست شدہ عہدون کے لیے
کیا جاتا ہے عام طور پر ایسے حکام ہوتے ہین جو کہ سب ڈویزن کے انتظام مین کامیاب
ثابت ہوے ہون جو کہ بہت سے امور کے اولے سے ماتحت ملازمت مین لیکن
بہت سی حالتون مین ان مین وسیع نظر اور لیاقت نہین پائی جاتی جس کی ضرورت
ضلع کے انتظام کے لئے ہوتی ہے اور سولین جائینٹ مجسٹریٹون سے ان کا کوئی مقابلہ
نہین ہو سکتا جو کہ عام طور پر اول اول مرتبہ ہے ایسے کام کیلئے تساعون مین مقرر کئے جاتے
ہین۔ وہ خاصکر بلحاظ تناسب مستقل مزاجی مین پورے نہین اترتے اور عام طور پر
ذمہ داری لینا کسی امر مین گوارا نہین کرتے۔ اسپر ایسے بہت سے اثر پڑ سکتے ہین جو
ایسے درجہ کے انڈین سول سروس کے افسر پر نہین ڈالے جا سکتے اور برخلاف اس
کے افسر انڈین سول سروس کے موافق وہ اوصاف ہوتے ہین جو کہ زمانہ تربیت مین انکو
حاصل ہوتی ہین اور نیز ملازمت ہذا کا وقار اور گذشتہ علمیت اوس کے موافق ہوتا ہے۔
یہ ممکن یا قرین مصلحت اب تک نہین معلوم ہوا کہ افسران ملازمت صوبجاتی ہر ایک
سرکاری محکمہ مین مقرر کئے جا سکین یا خالی از اندیشہ یا قرین انصاف نہین خیال کیا گیا کہ
ایسے افسران کو ایسے اضلاع مین تعینات کیا جاوے جہان بلحاظ سیاست خاص
دقتین ہین۔ یا جہانکہ قومی تعصب بہت زیادہ ہے یا جہانکہ یورپین قوم کے افسران
زیادہ رہتے ہین۔ ایسے محکمہ جات مین جہانکہ سخت ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ بہت
سے ماتحتین سے کام لیا جاوے یا جہان کہ کام کی بڑی کثرت ہوتی ہے مثلاً محکمہ
بندوبست یہ امر ہمیشہ ضروری ثابت ہوا ہے کہ انڈین سول سروس کی نگرانی رہے۔ اور
یہی حالت ان محکمہ جات کی ہے جہان کہ یورپین عملہ کثرت سے ملازم ہوتا ہے یا ایسے
صیغہ سیاستی ہین جہانکہ بڑے بڑے مسایل پالیسی کے معاملات درپیش رہتے ہین عملہ صوبجاتی
کے افسر سکریٹریٹ کے محکمون کے قابل نہین ثابت ہوے۔ ان مین تناسب امور ضروری
و غیر ضروری کا حس نہین ہوتا اور اپنے مطلب کو صاف عبارت مین ادا نہین کر سکتے۔ بہر
حال یہ ایسے نقایص ہین جنکی اصلاح تربیت و تعلیم سے ہو سکتی ہے اور یہ امید کی جاتی
ہے کہ وہ طریقہ تربیت جو کہ حال مین محکمہ سکریٹریٹ مین جاری ہوا ہے اس سے لایق ماتحت

نے کہا کہ کل افسران ملازمت صوبجاتی جب کہ اول مرتبہ مقرر ہوتے ہین تو اون کا زمانہ آزمایش ایک سال سے کم نہین ہوتا۔ اس زمانہ مین انکو ایسی تعلیم دی جاتی ہے کہ جہانتک ممکن ہو عدالت ہاے مجسٹریٹی و مال کا تجربہ انہین حاصل ہو تاکہ ضابطہ کے کامون کا علم اونکو حاصل ہو جاوے۔

تین مہینے کے لیئے محکمہ مجسٹریٹی مین انکی تعلیم ہوتی ہے۔ اور نو مہینے کیلیے مال کے محکمہ مین۔ انکو مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت مین حاضر ہونا پڑتا ہے اور گواہون کا اظہار ان کو پورا پورا نہایت ہوشیاری کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے اور ایک مختصر تحریر بنا بر کل شہادت کے طیار کرنا ہوتی ہے۔ ان کو وکلا کے بحث کی نوٹ لینا پڑتے ہین اور واقعات جو قانون کے اندر آتے ہین اس کی نسبت وجوہ دینا پڑتے ہین اور فیصلہ لکھنا پڑتا ہے کم سے کم چھ ایسے مقدمات مین ان کو یہ کارروائی کرنا پڑتی ہے جس مین کہ ایک مجرم اپنی صفائی دیتا ہے۔ انکو رجسٹرون اور دفتر کا بھی معاینہ کرنا ہوتا ہے۔

مال کے محکمہ مین انکو مقدمون کا خلاصہ بنانا خطوط لکھنا حساب کی جانچ اور مختلف محکمون کا معائنہ کرنا پڑتا ہے مستقل ہونے کے وقت قبل اس کے وہ محکمہ کے امتحان مین داخل ہون ان کو چھ مقدمون کی مثل ترتیب دینا ہوتی ہے جسکو کہ مجسٹریٹ درجہ اول طے کرسکتا ہے اور چھ ایسے سشن کے مقدمون مین کہ جن کی صفائی دی گئی ہو۔ ترتیب مثل مین مندرجہ ذیل امور شامل ہوتے ہین شہادت کی خلاصہ معہ نوٹ اس امر کے آیا ایسی شہادت جایز ہے یا نہین اور نوٹ نسبت ضابطہ بحوالہ کتب قانونی لکھنا ہوتے ہین ان کو کسی ضلع کے خزانہ کا بھی انچارج چھ ہفتون تک ہونا پڑتا ہے قبل اسکے کہ حساب مین امتحان پاس کرین حالمین اس طریقہ تربیت کی نظر ثانی کی گئی ہے اور قابل اطمینان معلوم ہوتا ہے۔

پریسیڈنٹ کے سوال کے جواب مین مسٹر اسٹیفنس نے کہا کہ ان کو اس امر سے اتفاق ہے کہ آج کل جو ہندوستانیون کی یہ خواہش ہے کہ ایسا موقعہ ان کو دیا جاوے کہ ملازمت مین داخل ہوسکین اس مسئلہ کا ایک اہم پہلو ہے۔ ان کو علیحدہ امتحان کے نسبت یہ اعتراض ہے کہ ایسے امتحان پر وہ سب اعتراضات عاید ہوسکتے ہین جو کہ امتحان دو مقامی کی نسبت کیئے جاسکتے ہین اور مزید بران یہ اعتراض ہے کہ جو افسر

اس ذریعہ سے مقرر ہون گے انکو وہ انگریزی تربیت نہ حاصل ہوگی جوکہ ایسے ہندوستانیون کو حاصل ہوتی ہے جوکہ بالفعل ملازمت مین داخل ہوتے ہین ملازمت مین ویسے آدمی ملین گے اور اسی فرقہ کے ہونگے لیکن انکو ویسی تربیت نہ ملی ہوگی۔

سوال۔ مین اس جواب سے یہ اخذ کرتا ہون کہ جو اعتراض آپکو اس قسم کے امتحان کی نسبت ہے وہ بہت زیادہ اس وقت پر مبنی ہے جوکہ ہندوستانیون کو انگریزی تربیت دینے مین ہوتی ہے۔

جواب۔ ہان۔

مزید برآن گواہ نے کہا کہ ایسے ضلع اکثر ہین جن مین کہ یوروپین افسر مقرر رہنا چاہیے بشرطیکہ یوروپ مین تربیت یافتہ افسران کی تعداد مین کمی ہو اس کے نسبت کوئی اعتراض نہین ہے کہ چھوٹے چھوٹے ضلعوت مین ہندوستانی مقرر کیے جاوین۔ ایسی مثالین بہت کم ہین جہان کہ ہندوستانیون کے حقوق ملازمت کا لحاظ نہ کیا گیا ہو ان کا خیال ہے کہ موجودہ طریقہ اس تربیت کا جوکہ نئے سولین کو اس ملک مین آکر دی جاتی ہے عمدہ طریقہ ہے گوکہ ان کو اسی سے اقرار ہے کہ بلحاظ اوسط سولین افسر کو فرصت بہت کم ملتی ہے اور بہت کچھ یہ کلکٹر پر منحصر ہے کہ معہ نہین کو وہ تربیت ملے جس کی ادسکو آیندہ ضرورت ہو اور درحقیقت بہت کچھ اس بات پر منحصر ہے کہ ان سولین پر منحصر ہے جنکو تربیت دی جاوے۔

ایل آف رانلڈشے کے جواب مین گواہ نے کہا کہ انگریزی طرز کے حکام مین کمی واقع ہوئی ہے وہ موجودہ طریقہ کے نقص کی وجہ سے نہین ہے بلکہ اس وجہ سے کہ اس ملازمت کی جانب رغبت کم ہوگئی ہے۔ ایک وجہ اس کمی رغبت کی یہ ہے کہ تنخواہ اس قدر کافی نہین ہے جیسا کہ سال ہاے گزشتہ مین تھی اور علاوہ اس کے گورنمنٹ نے اپنا پالیسی سے افسرون کی ازادی مین کمی کردی ہے۔

سوال۔ آپکا خیال ہے کہ افسران کی آیندہ ترقی کے نسبت یہ خیال پیدا ہوگیا ہے کہ اس کا کچھ نقص موجودہ حالت مین نہین ہے۔

جواب۔ ہان ایسا خیال ہے۔ مین نے خود کئی سال ہوے اس کی کوشش کی تھی کہ اپنی پنشن کا بیمہ کر دون لیکن مجھے معلوم ہوا کہ مین ایسا نہین کرسکتا کیونکہ ایسی بہت سی درخواستین تھین۔ اس کے علاوہ سولین کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ اب ان کا

اس قدر خیال نہین کیا جاتا۔ جیسا کہ چند سال پیشتر تھا اور یہ نہین خیال کرتا کہ گورنمنٹ
اس کی مدد پر ہے۔

سوال - اس کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ اپنا فقدانہ تنقید کے لیئے وہ بنایا گیا ہے۔

جواب - ہان - اور اس کو یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ گو کہ یہ کہا جاتا ہے کہ اس
ملازمت کے افسران بہت اچھے ہوتے ہین اگر موقعہ ہوگا تو وہ "قربان" کردیا
جاوے گا۔

سوال - "قربان" کردیے جانے سے آپ کا کیا مطلب ہے؟

جواب - اس کی امید اور فایدون کا خون کیا جاوے گا۔ قومی تعصب کی
نسبت سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ ان کو ایسی مثالین معلوم ہین کہ جہان
ہندوستانی ضلع کے انچارج مقرر کیے گئے ہین قومی تعصب بہت زور پر ہوگیا اور
ان کو ایک ایسی مثال بھی معلوم ہے کہ رعایا نے یوروپین افسر کے لیئے درخواست
بالعوض ہندوستانی افسر کے کی۔

مسٹر گوکھلے کے سوال کے جواب مین مسٹر اسٹیفنسن نے کہا کہ انھون نے یہ راے ظاہر
کی ہے کہ چند اوصاف جن کو کہ حاکمانہ اوصاف سے نامزد کرسکتے ہین وہ انگریزی خصوصیات
ذاتی سے وابستہ ہین اور ہندوستانیون مین قدرتی طور پر نہین ہین اور تجربہ موجودہ
امتحان اس امر مسلمہ پر مبنی تھا کہ جو امتحان مین شریک ہوتے ہین انمین ایسے اوصاف
موجود ہین۔ اگر ہندوستانیون مین امتحان ہو تو ایسی حالت نہ رہے گی۔

مسٹر گوکھلے نے سوال کیا کہ گذشتہ زمانہ مین جو شہرت کہ انگریزون نے بطور حکام حاصل
کی تھی اس مین کسقدر اس تفرقہ کا حصہ شامل ہے جو کہ ہندوستانیون مین آپس مین واقع
ہے۔ گواہ نے جواب دیا کہ وہ اسکو نہین بتا سکتا۔ اگر زیادہ اتفاق ہندوستان
مین ہوتا۔ اور خیال قومی زیادہ مضبوط ہوتا۔ تو وہ اوصاف برتر شاید ایسے نمایان
نہوتے۔ پس گذشتہ شہرت انگریزون کی جو کہ بطور حکام انتظامی حاصل ہوئی ہے۔
ضرورتاً بطور مثال برتری اسوقت مین پیش کیجا سکتی ہے۔ س کیا اب زیادہ اتفاق ہے۔
اور قومی خیال زیادہ مضبوط ہے۔ جواب ممکن ہے کہ ہندوستانیون نے ترقی کی ہو لیکن
مجھے کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ انگریزون مین کیون تنزل پیدا ہوگیا۔

سوال - لیکن فرق کم نمایان ہوگا۔

جواب - ہان۔

مسٹر گوکھلے کے سوال کے جواب مین کہ جو ہندوستانی ملازمت صوبجاتی سے ترقی پاکر عہدہاے درج فہرست پر مقرر ہوتے تھے وہ کسیطرح پر بلا اس تربیت انگلستانی کے جسپر کہ تحریری جوابات مین گواہ نے اس قدر زور دیا تہا۔ ایسے اوصاف حاصل کر لیتے ہین جن کی کہ ضرورت ان افسرون مین ہوتی ہے جو کہ ضلع کے انچارج ہوتے ہین گواہ نے کہا کہ چھوٹے چھوٹے اضلاع مین ایسے اوصاف کے اسقدر ضرورت نہین ہوتی جیسی کہ بڑے اضلاع ہین۔

سوال - لیکن ضلعون مین تفریق تم کر سکتے ہو۔ وہ بڑے اوصاف حمیدہ جو کہ افسر ضلع مین ہونا چاہیئے یکسان ہین ممکن ہے کہ چھوٹے اضلاع مین نبردلی اور قومی تعصب ہو جن کی انسداد کی لیئے اس اوصاف کی ضرورت ہو۔

جواب - یہ کوئی نتیجہ صریحی نہین ہے۔

سوال - کیا تمھارا مطلب ہے کہ جب کام بہ آسانی چلا جاتا ہو تو تم ہندوستانی کے سپرد (ضلع) کر سکتے ہو لیکن جبکہ مشکلین درپیش اوین تب تمکو انگریز کے لانے کی ضرورت پڑے گی۔ اور پھر جب کہ کام بہ آسانی چلنے لگے تو پھر ہندوستانی مقرر کردیا جاوے گا۔

جواب - غالبًا ایسا کیا جاوے گا۔

سوال - اب مین اون ہندوستانی افسرون کے نسبت سوال کرون گا جو کہ ضلع کے انچارج رہے ہین - کیا کوئی بات مسٹر آر سی - دت، کے خلاف بطور کلکٹر یا کمشنر ہے۔

جواب - مجھے نہین معلوم ہے۔

سوال - وہ تین بڑے اضلاع مثل باریسال - مدناپور اور میمن سنگہ کے انچارج تھے کیا ان کے بعد کوئی اور ہندوستانی افسر ان اضلاع مین مقرر کیا گیا۔

جواب - نہین۔

سوال - مسٹر کے جی گپتا کی مثال لو۔ وہ ندیا مین مقرر کیے گئے جو کہ نہ تو بڑا نہ چھوٹا ضلع ہے - بعد ازان وہ کمشنر آبکاری مقرر ہوے اور وہ ایسے کامیاب ثابت ہوے

کہ گورنمنٹ نے عہدہ کی تنخواہ اس غرض سے بڑھا دی کہ مسٹر گپتا اس پر بعد کو بھی رہیں۔

جواب۔ مجھے نہیں معلوم ہے۔

سوال۔ اب میں موجودہ زمانہ کے نسبت سوال کرتا ہوں۔ ۱۹۰۵ء میں جب کہ تقسیم بنگالہ کی نسبت اظہار ناراضگی شروع ہوا تم بتا سکتے ہو کہ کتنے ہندوستانی مشرقی بنگال میں ۱۹۰۵ء سے انچارج ضلع رہے ہیں۔

جواب۔ میں نہیں جانتا۔

سوال۔ صرف تین ہندوستانی سول سرونٹ ضلع کے انچارج رہے ہیں۔ یعنی مسٹر مکرجی۔ ڈی و گپتا۔

جواب۔ ممکن ہے۔

سوال۔ کیا اس زمانہ میں یہ اضلاع بلا شر و فساد تھے۔

جواب۔ میں نہیں کہہ سکتا۔

چیرمین نے مسٹر گوکھلے سے کہا۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ تم کسی امر کے نسبت آگاہی نہیں چاہتے۔

سوال۔ مسٹر گوکھلے تمکو معلوم ہے کہ مسٹر ڈی دیناج پور کے انچارج تھے۔ کیا اس عرصہ میں کوئی وقت وقوع میں آئی جبکہ وہ اس ضلع کے انچارج تھے۔

جواب۔ ان سوالات کا جواب دینا بہت مشکل ہے کیونکہ ان کا تعلق رپورٹ ہائے محکمہ راز سے ہے۔

چیرمین نے مسٹر گوکھلے سے کہا۔ تم راز کی رپورٹوں کی نسبت سوال نہیں کر سکتے۔

مسٹر گوکھلے۔ کیا یہ ایک پرائیویٹ اجلاس ہے۔

چیرمین۔ تمام رپورٹ ہائے راز پرائیوٹ ہوتی ہیں۔

مسٹر گوکھلے۔ پس ہم پرائیوٹ اجلاس کرتے ہیں۔

چیرمین۔ ہاں

مسٹر گوکھلے نے گواہ سے کہا۔ اب میں ایسے سوال نکروں گا۔ لیکن میں کسی پرائیوٹ رپورٹ کے متعلق سوال نہیں کرتا میرا سوال ہے کہ آیا کوئی بلوے ہندو مسلمانوں میں اب

اضلاع مین ہوے جہانکہ ہندوستانی افسر تھے۔

جواب۔ مجھے مشرقی بنگال کی نسبت کچھ نہین معلوم ہے۔ مین گورنمنٹ بنگال کے ماتحت ہون۔

سوال۔ لیکن یہ ضلع اب گورنمنٹ بنگال مین شامل ہے

جواب۔ ہان۔

مسٹر اسلی کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ وہ ہندوستان مین امتحان کے خلاف اسوقت تک مین جب تک کہ ہندوستان مین تعلیم ایسی نہ ہو جاوے کہ وہ اوصاف حاصل ہون جو کہ انگلستان کی تعلیم سے حاصل ہوتے ہین۔ ایکٹ ۱۸۶۱ء نے اس ملازمت کی تحفظ اس طور پر کی تھی کہ عہدہاے درج فہرست پر صرف یوروپین مقرر ہون اور ملازمت کی یہ خواہش ہے کہ یہ حفاظت قایم رہے۔ وہ اس کے موافق ہین کہ زمانہ آزمایش انگلستان مین صرف ہو گو کہ یہ ممکن ہے کہ تعلیم زبان ہندوستان مین نسبت انگلستان بہتر ہو۔ اس سوال کے جواب مین کہ ان کے نزدیک کس شے کی سب سے زیادہ ضرورت ترقی ملازمت کے لیے انھون نے کہا کہ ان کا خیال ہے کہ فرلو کا سبتہ جاری کیا جاوے۔

سوال۔ تمہارا خیال ہے کہ فرلو کا سبتہ زیادہ بہتر بہ نسبت ترقی تنخواہ کے ہو۔

جواب۔ میرا ایسا ہی خیال ہے۔

سوال۔ مسٹر ماڈرے میکڈانلڈ کیا مین اگر یہ کہون تو درست ہوگا کہ تمہاری شہادت کا مطلب ہے کہ انگلستان کے تعلیم یافتہ حکام کل بڑی ریاستی عہدون پر مقرر ہونا چاہئیں

جواب۔ ہان عام طور پر۔

سوال۔ اور ان افسرون مین صرف ایک مقررہ تعداد ہندوستانیون کی رہے خواہ ان کی تعلیم ولایت مین بھی ہوئی ہو۔

جواب۔ ہان۔

سوال۔ اور تمہارا خیال ہے کہ ایسی تعلیم صرف یونیورسٹی مین مل سکتی ہے۔

جواب۔ ہان۔ پورا سلسلہ تعلیم یعنی پبلک اسکول اور یونیورسٹی مین۔

سوال۔ لیکن فرض کرو کہ اگر کوئی ہندوستانی ولایت کی یونیورسٹی مین داخل ہو کر معلوم

کرے کہ قومی تعصب نے بڑی مخالفانہ شکل پیدا کی اور وہ بالکل علیحدہ رکھا جاتا ہے کیا اس سے تمھاری راے مین کچھ ترمیم ہوگی۔

جواب۔ ہان کسیقدر۔ لیکن اس سے میری اس راے مین ترمیم نہ ہوگی جو کہ ایسی تعلیم کی ضرورت کے بارہ مین ہے۔ بہرکیف اگر ایسی تعلیم کا حاصل ہونا غیر ممکن ہو تو۔ اگر عملی طور پر ایسا غیر ممکن ہو تو یہ میرے ایسے آدمی کو اپنی راے کی ترمیم کرنا پڑے گی دوسرے سوالات کے جواب مین مسٹر اسٹیفنسن نے کہا کہ انکا خیال ہے کہ جو ہندوستانی انگلستان مین تربیت پاتے ہین اور نیز وہ جو کہ ملازمت صوبجاتی سے ترقی پاتے ہین ان کا گورنمنٹ پورا پورا لحاظ رکھتی ہے۔ مسٹر میچ کے اس سوال کے جواب مین کہ کس کو وہ زیادہ اہم سمجھتے ہین یعنی ایک مختصر سے تعلیم یافتہ گروہ کی ضروریات کو یا بڑی گروہ بے زبان رعایا کی ضروریات کو مسٹر اسٹیفنسن نے کہا کہ اس سوال کا جواب بہت مشکل ہے اور بہت کچھ اس پہلو سے نظر پر مبنی ہے جس سے کہ اسپر غور کیا جاوے۔ اگر عمدہ حکومت ملک کا پہلو لیا جاوے تو وہ کہین گے کہ عام رعایا کا لحاظ رکھا جاوے لیکن اگر پولیٹکل ضروریات پیش نظر رکھے جاوین اور ہندوستان کے آیندہ حالات محض پولیٹکل خیالات کے رو سے مدنظر ہون تب وہ یقین کے ساتھ نہین کہہ سکتے کہ کیا جواب ہوگا۔

مسٹر میچ صاحب نے سوال کیا بابت انڈر سکریٹریون کی تقرری کے متعلق آپ کا خیال ہے کہ قبل سکرٹریٹ مین داخل ہونے کے ان اسامیون کے لیے مفصلات و ایگزیکیٹیو کام کے وسیع تجربہ کی ضرورت ہے۔

ج۔ میرا خیال ہے کہ ضرورت ہے۔

س۔ آپ نے سول سروس کے واسطے چند اسامیان مخصوص کی ہین۔ کیا مین اس سے یہ سمجھون کہ آپ کا یہ مطالبہ اس صیغہ ملازمت کی بہتری کے خیال سے نہین ہے بلکہ عام حسن حکومت کے لحاظ سے؟

ج۔ مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ اگر منتخب اشخاص انگلستان بھیجے جاوین تو پراونشل سروس کو ضرور ترقی ہوگی۔ اعلے انتظامی اسامیون کے لیے ہندوستانیون کی موزونیت کے متعلق انکے ریمارک خاص طور پر ملازمت کے ایگزیکیٹیو شاخ کے متعلق تھے۔

س۔ جس زمانہ مین مشرقی بنگال مین بے چینی کا زور تھا تین اضلاع ایسے تھے جہان وقتاً فوقتاً حاکم ضلع ہندوستانی تھے۔

ج۔ ہان سنہ ۱۹۰۸ء مین نوواکھلی اور پبنا دو اضلاع ایسے تھے اور میرا خیال ہے کہ بوگرا کی بھی یہی حالت تھی۔

س۔ ان حکام ضلع کے عہد مین یہ اضلاع نہایت خاموش تھے اور ان مین امن دامان تھا اور وہان کوئی فساد نہین ہوا تھا۔

ج۔ مین نہین کہہ سکتا ہون۔ اس زمانہ مین یہ اضلاع زیر حکومت گورنمنٹ مشرقی بنگال تھے۔

سر ونلٹائین چرول صاحب (س)۔ آپ نے جو جوابات دیے ہین کیا ان سے آپ کا یہ منشا ہے کہ جسقدر یوروپین تعلیم لندن مین امتحان مقابلہ ہونے سے درکار ہوتی ہے اس سے بجز سردست یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ نوجوان ہندوستانی مین وہ قابلیتین موجود ہونگی جو انگریزی طرز پر نظم ونسق ہند مین شریک ہونے کے واسطے درکار ہین۔

ج۔ ہان۔

س۔ آپ کو انکار نہ ہوگا کہ محض مستثنے حالتون مین وہ نوجوان ہندوستانی جس کی تعلیم ہندوستان مین مغربی طرز پر ہوی ہو کیونکہ ہندوستان مین تعلیم کی ایسی آسانیان پائی جاتی ہین لہذا اسمین بلا انگلستان گئے ہوئے ضروری قابلیتین پیدا ہوجاوینگی۔

ج۔ یہ بالکل ممکن ہے۔

س۔ کوئی اور خیال نہین ہے کہ اس مین سردست وہ تربیت پائی جاتی ہے جو امتحان مقابلہ کے لیے انگلستان مین حاصل ہوسکتی ہے۔

ج۔ نہین۔

س۔ اس کا حوالہ اس غیر آزمودہ ہندوستانی کے جانب ہے جو سرکاری ملازمت کے لیے امیدوار ہے۔

ج۔ ہان۔

س۔ اگر کوئی امیدوار دراصل سرکاری ملازمت مین پراونشل سروس کے ذریعہ سے

داخل ہوا ہوا ور وہ اس نے اپنی ذمہ داریاں نہایت اطمینان کے ساتھ انجام دیا ہو اور اُس نے یہ ثابت کر دیا ہو کہ اسمین وہ بہت سے اوصاف موجود ہین جن کو آپ غالباً یورپ مین تعلیم کا نتیجہ قرار دیتے ہین تو کیا اس سے یہ قرار نہین پاتا ہے کہ وہ اپنے ملک کے نظم و نسق امین انگریزی طرز پر حصہ لینے کے قابل ہے۔

ج۔ اگر اس کی قابلیت ثابت ہوگئی ہے۔

س۔ آپ سول سروس مین ہندوستانیون کے شمار مین اضافہ کرنا اس شرط کے ساتھ مناسب سمجھتے ہین کہ یہ انگریزی خصوصیتین بدستور قایم رہین۔

ج۔ ہان۔ برٹش خصوصیتین خاص چیز ہین اور جو شخص ملازمت مین داخل ہو اسمین انکا ہونا ضروری ہے۔

س۔ آپ نہ صرف اُن ہندوستانیون کو جن مین یہ اوصاف ہون ملازمت مین داخل ہونے کا موقع دینگے بلکہ آپ ہندوستانیون کو یہ اوصاف حاصل کرنیکا موقع دینگے۔

ج۔ بلاشک۔

مسٹر لوییس صاحب کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ اُن کا یہ خیال نہین ہے کہ بعد سنہ ۱۹۱۵ع کے جو سویلین بھرتی کیے گئے ہین وہ کچھ رتم پس ماندگی کے ملازمت سے سبکدوش ہونگے۔ اندر سکرٹری کے فرایض یہ ہین کہ اس مین کسی انگریزی لکھنے کا مادہ ہو اور وہ احکامات کے مطابق چٹھیاں لکھ سکتا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی راے نہایت مستحکم ہو اور اس کے خیالات وسیع ہون۔ مزید بران انڈر سکرٹری کو بہت سے جزو معاملات کو بھی طے کرنا ہوتا ہے۔

مسٹر مکرجی صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ ان کو اس بات کا خیال ہے کہ نہ صرف مندرجہ فہرست اسامیون کی توسیع ڈپٹی مجسٹریٹون کے واسطے ایک ہزار روپیہ کے مشاہرہ کا گریڈ اور جن اضلاع مین عملہ کم ہو اس مین اضافہ ہونے کی ضرورت ہے بلکہ اول تین گریڈ مین اسامیون کی تعداد مین اضافہ ہونا چاہیے تاکہ چوتھے اور پانچوین گریڈ مین زیادہ مجمع نہ ہو۔ اگرچہ ادنے گریڈون مین وقتاً فوقتاً بہت زیادہ اضافہ ہوتا جاتا ہے لیکن اول تین گریڈ مین اس کے تعداد مین بجاے اضافہ ہونے کے ۵ فیصد بیشی بھی نہین ہوتی جسکی سفارش سنہ ۱۹۱۲ع مین کی گئی تھی سررست ۳، ۹ فیصد کا تناسب

پایا جاتا ہے۔ گواہ نے اس امر کا اقبال کیا کہ یہ ضرور معقول کارروائی ہے کہ پراونشل سروس کے تمام افسرون کو اول درجہ کا سفر خرچ دیا جاوے اور یہ بیان کیا کہ زمانہ پروبیشن کی مدت دو سال جبکا شمار پنشن کے لیے نہین کیا جاتا ہے اب اصلی طور پر کم کرکے ۱۸ ماہ کردیا گیا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ مدت دو سال کی سکرٹری آف اسٹیٹ صاحب بہادر نے منظور فرمائی تھی حالانکہ سابق مین بعض اشخاص کے متعلق اس سے زاید مدت وضع ہوئی تھی۔ گواہ نے بیان کیا کہ ان گریڈون مین جو جگہ خالی ہو بہت جلد بھری جاوے گی اور اس کارروائی کا عملدرآمد گزشتہ مدت سے قرار دیا جاوے گا۔

مسٹر اے۔ ایچ۔ کمنگ صاحب

مسٹر ارتھر ہربرٹ کمنگ صاحب۔ ڈسٹرکٹ وسشن جج درجہ دوم نے جو آج کل بنگال کے سکرٹریٹ مین اسپشل ڈیوٹی پر تعینات ہین بیان فرمایا۔

مین انڈین سول سروس کی جوڈیشل شاخ کے واسطے کسی علیحدہ طریق بھرتی کی سفارش نہین کرونگا جب تک ہندوستان پر انگریزی طرز سے حکومت ہوگی اسوقت تک یہ لازمی ہے کہ اس کے جوڈیشل افسران کی معقول تعداد مین وہ یوروپین شریک ہون جو انگلستان مین بھرتی کیے گیے ہون سول سروس کی جوڈیشل شاخ مین بھرتی کرنے کا دوسرا طریقہ صرف یہی ہوسکتا ہے کہ وکالت پیشہ اشخاص سے بھرتی کی جاوے یہ ظاہر ہے کہ جو امیدوار اس طور پر بھرتی کیے جاوینگے خواہ وہ نامزد ہوئے ہون یا بذریعہ امتحان مقابلہ بھرتی ہون۔ انہین بمقابلہ ان امیدوارون کے جو امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے بھرتی کیے جاوین دلی اوصاف ادنی درجہ کے ہونگے۔ اس سے بلا شک یہ قرار پایا ہے کہ امتحان مقابلہ کے امیدوارون کا معیار دماغی قابلیت اس معیار سے بلند ہوگا جو وکالت کا امتحان پاس کرنے کے لیے درکار ہوتا ہے انڈین سول سروس کی تنخواہ کافی نہ ہوگی کہ اس کے جانب ایسے اشخاص رجوع ہون جو وکالت مین اپنے واسطے راہ نکال رہے ہون یہ طریقہ بھرتی صرف انھین لوگون کو فایدہ پہونچائے گا جو بوجہ قلت قابلیت یا سرگرمی اپنے خاص پیشہ مین متوسط حالت سے زیادہ ترقی کرنے کا نہیں حوصلہ رکھتے ہین بلاشک انگلستان مین وہ اشخاص جج ہین جو وکالت مین کامیاب ہوے ہین۔ لیکن وہ پنجم پر اس حالت مین

نشست کرتے ہین جبکہ اُنکی آیندہ حالت محفوظ ہو جاتی ہے اور وہ اسکو محنت شاقہ سے
نجات پاتا ہے۔ اور عالم ضعیفی مین اعزاز و شان کا منصب سمجھتے ہین جسمین انکو سخت محنت
کی ضرورت نہین ہوتی ہے۔ ہندوستان کے واسطے بہترین طریق بھرتی پر غور کرتے
ہوے اسبات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ڈسٹرکٹ جج کو صرف خالص وکالت پیشہ شخص
کی حیثیت سے کچھ زیادہ ہونا چاہیے۔ اسکو رعایا سے وقفیت ہونا چاہیے اسکی زبان
اور رسم و رواج سے آگاہ ہو بلا اس کے اُس سے انصاف کرنا ممکن نہین ہوسکتا ہے۔
جو لوگ براہ راست وکالت پیشہ جماعت سے بھرتی کیے جاوینگے وہ اپنے کام پر ان
معاملات سے ناواقف کی حیثیت مین آوینگے اور پھر ان کو ان نقایص کے دفعیہ کا
کوئی موقع نہین ملے گا۔ وہ ہر ایک معاملہ پر قانونی نکتہ خیال سے غور کرینگے اور ان کو
یہ خیال نہوگا کہ جو فیصلہ انہون نے صادر کیا ہے اسکا کیا حشر ہوگا۔ اس قسم کا رجحان
نہایت ترقی یافتہ ملک کے لیے موزون ہوگا لیکن بنگال کے معصلا ست مین کہین قسم
کے جاہل اور مقدمہ باز اشخاص نظر آتے ہین ان کے حق مین یہ حالت خطرات سے بھری
ہوگی۔ مزید بران ہندوستان مین ہر ایک ڈسٹرکٹ جج کی ماتحتی مین پندرہ یا بیس عدالتہاے
ماتحت ہین جنکے کام کے وہ ذمہ دار ہین بہت سے اضلاع مین اس کے انتظامی فرایض
قریب قریب ویسے ہی اہم ہین جیسے اس کے جوڈیشل فرایض ہین۔ انگلستان مین
مدت پروبیشن جو انگلستان مین صرف ہوتی ہے کافی نہین ہے اور پروبیشنر اس مدت
کے اندر ضروری قانونی تربیت حاصل نہین کرسکتا ہے اور اب مین اس طریقہ کی جانب
پلٹا ہون جو قبل ۱۸۹۱ء رایج تھا جس کے بموجب دو سال کی مدت پروبیشن قرار
پائی تھی۔ اس سے ضروری ابتدائی قانونی تعلیم کا کافی موقع ملے گا۔ پروبیشنر کو زمانہ
پروبیشن مین الاونس ملنا چاہیئے دو سال تک تین ہزار روپیہ سالانہ الاونس بہت
زیادہ نہین ہوسکتا ہے مزید بران اسکو ہندوستان جانے کے لیے اول درجہ کا کرایہ ملنا
چاہیے۔ افسران کو پہلے ہی یہ محسوس کرنا چاہیے کہ اس کو اپنا مرتبہ قایم رکھنا ہے۔
میری یہ رائے ہے کہ اُن افسروں کے لیے موجودہ طریقہ تربیت جو ملازمت کی جوڈیشل
شاخ کے لیے منتخب ہوتے ہین ناکافی ہے انگلستان مین زمانہ پروبیشن کی مدت اب ایک
سال پر محدود کی گئی ہے۔ جہانتک قانونی نصاب کا تعلق ہے وہ ناکافی واقع ہوا ہے۔

سردست صرف مجموعہ تعزیرات ہند۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری اور ایکٹ شہادت تک یہ نصاب محدود ہے۔ سول قانون مین تعلیم دینے کی کوشش نہین ہوتی ہے۔ ہندوستان مین ڈسٹرکٹ جج کے لیے کسی قسم کی اصلی قانونی تربیت کا موقعہ نہین ہے افسران کو چند ڈپارٹمنٹل امتحانات پاس کرنے ہوتے ہین ان کے لیے صرف یہ ضرورت ہے کہ وہ چند ایکٹ اور ضوابط سے سرسری طور پر واقف ہون۔ افسران ڈسٹرکٹ ججی کے عہدے پر مقرر کر دیتے جاتے ہین اور ان کو دیوانی کے کام کا تجربہ نہین ہوتا ہے۔ اور انکو ان سب ججون کے فیصلون کے خلاف اپیلون کی سماعت کرنا ہوتی ہے جو بسا اوقات ۲۰ یا ۲۵ سال کی ملازمت کا تجربہ رکھتے ہین۔ اور ڈسٹرکٹ جج صاحبان کو دیوالہ۔ پروبیٹ وراثت اور سنگین متفرقات معاملات طے کرنے ہوتے ہین۔ آج کل جج صاحبان اپنے کام پر نا واقف آتے ہین۔ انکو معلوم نہین ہوتا ہے کہ انکو کیا کرنا ہے۔ جو افسران جوڈیشیل شاخ کے منتخب کئے جاوین ان کے واسطے نصاب حسب ذیل تجویز کیا جاتا ہے انگلستان مین زمانہ پروبیشن امتحان مقابلہ کے بعد ہی شروع ہونا چاہیئے اور اس کی توسیع ہونا چاہیے جیسا کہ سنہ ۱۸۹۱ع مین تھا۔ یعنی زمانہ پروبیشن دو سال قرار دیا جاوے۔ اس مدت دو سال کے اندر آخری امتحان کے لیئے قانونی نصاب وہی ہو جو سنہ ۱۸۹۱ع تک رہا ہے۔ اور اسمین ایکٹ انتقال جایداد۔ سارٹیفکیٹ ایکٹ۔ ایکٹ دادرسی۔ ایکٹ دیوالہ۔ جنرل کلازز ایکٹ۔ وارڈز دیگر چند ایکٹ و قانون لگان اس صوبہ کا جس مین پروبیشنر مقرر کیا گیا ہو اضافہ کیا جاوے۔ عدالتون کی حاضری اور مقدمات کی رپورٹ کرنے پر خاص توجہ ظاہر کی جاوے پروبیشنرون کو امتحان وکالت کے لیئے پڑھنا چاہئے اور اس کے واسطے تمام امتحانات پاس کرنا چاہیین۔ یہ ضروری نہین ہے کہ آخری امتحان بھی پاس کیا جاوے۔ مندرجہ بالا نصاب سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کو دو سال تک اس سے مہلت نہین ملے گی بعد ازان وہ ہندوستان آوینگے اور اپنی ملازمت کے اولین چار یا پانچ سال تک انکے عام خدمات ہونگی اور بعد ازان وہ مقررہ ڈپارٹمنٹل امتحان پاس کرینگے جس سے انکو مختلف ضوابط و ایکٹ سے تھوڑی سیکل واقفیت حاصل ہو جاوے گی۔ وہ بندوبست اور سیالیشن کا کام سیکھنے کے لیے بھی دورہ پر رہا کرینگے ۲ وہ سب ڈویزن کا چارج

بھی لین گے۔ چوتھے سال وہ افسران جوڈیشل شاخ کے لئے منتخب ہونگے انکو
منصف کے اختیارات دیے جائیں گے اور ایک یا دو سال تک بہ حیثیت منصف
ابتدائی مقدمات فیصل کرینگے بعدازان انکو سب جج کے اختیارات دیے جاوینگے
اور بہ حیثیت سب جج ابتدائی مقدمات فیصل کرینگے ان کو بنا راضی فیصلہ منصفان چند
سادہ اپیلون کی سماعت نہین کرنا ہوگی۔ اور انکو اسسٹنٹ سشن جج کے اختیارات
بھی دیے جاوین اگرچہ اس پر زور زیادہ نہین دیا جاتا ہے کیونکہ انکا کام اگر
بالکل ابتدائی مقدمات کا فیصل کرنا نہ ہو تو خاصکر ایسا تو ضرور ہونا چاہیے۔ اپنی
ملازمت سات یا آٹھ سال کے بعد وہ پھر انگلستان بھیجے جاوین اور ان کو ایک
سال کی رخصت پڑھنے کے واسطے دی جاوے یہ مدت انگلستان مین منتخب بیرسٹرون
کے ساتھ چیمبر مین پڑھنے مین صرف کی جاوے اور وکالت کے آخری امتحان مین
شریک ہون۔ اس رخصت کے واسطے ۳ ہزار روپیہ بطور الاونس علاوہ تنخواہ رخصت
فرلو دیا جاوے جو کافی خیال کیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ اس بیرسٹر کی فیس بھی ادا
کرے جسکے یہان وہ افسر پڑھتا ہو۔ اور وکالت کے امتحان مین شریک ہونے کی
فیس بھی گورنمنٹ دے گی۔ الاونس اس شرط پر دیا جاوے گا کہ وہ امتحان مین شریک ہو
اس رخصت کے بعد کوئی خاص امتحان ہونا ضروری نہین ہے آٹھ سال کی مدت سے
بعد ان افسران پر یہ بھروسہ ہونا چاہیئے کہ ان کو جو کوئی موقعہ ملے گا اس سے وہ اپنے کو
کام کے قابل ثابت کرینگے۔ بعدازان وہ ہندوستان آوینگے اور ڈسٹرکٹ جج کے
عہدہ پر مقرر کیے جاوینگے۔ اگر کوئی ایسی آسامی اسوقت خالی نہ ہو تو وہ پھر بحیثیت
سب جج ابتدائی مقدمات اور اپیلون کی سماعت کرینگے جب تک کہ کوئی جگہ خالی نہ ہو
اور ان کو اسسٹنٹ سشن جج کے اختیارات حاصل ہونگے میری یہ رائے ہے کہ ہائی کورٹ کے
سویلین جج صاحبان کے ۵۵ سال کی عمر کا قاعدہ کام مین لایا جاوے۔ آج کل
ہائی کورٹ مین سویلین جج کو ساٹھ سال کی عمر تک رہنا ہوتا ہے ۱۲ سو پاونڈ کی
پوری پنشن پانے کے لیے جس کے ہائی کورٹ کے جج بعد ½ ۱۱ سال کی ملازمت
کے مستحق ہین سویلین جج کو ۶۰ سال کی عمر تک رہنا چاہیے کیونکہ معدودے چند
سویلین ۴۸ یا ۵۰ سال سے کم عمر مین ہائی کورٹ مین پہنچتے ہین۔ بہت سی حالتون مین

ان کے لیے مزید پنشن پانا ممکن ہوتا ہے۔ اس انتظام کا یہ اثر ہوتا ہے کہ ۱۲ سو پاونڈ کی پنشن حاصل کرنے کے لیے ججون کو زیادہ عرصہ تک ملازمت مین رہنا پڑتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دیگر ان افسران کی ترقی مسدود رہتی ہے بدین وجہ مین یہ تجویز کرتا ہون کہ اسکا علاج یہ ہونا چاہیے کہ سویلین جج ۵۵ سال کی عمر مین پنشن لین اور انکو مزید پنشن ½ ۵ سال کی ملازمت کے بعد دی جاوے۔

پراونشل سروس کی جوڈیشل شاخ کے متعلق جو سوالات کمیشن کے جانب سے شایع ہوے تھے ان کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ کم از کم گذرے پچاس سال سے ایک قسم کا طریقہ بھرتی پراونشل جوڈیشل سروس کے واسطے رایج ہے۔

پراونشل جوڈیشل سروس مین وکالت پیشہ اصحاب حسب طریقہ ذیل بھرتی کیے جاتے ہین سہائی کورٹ مین امیدواران منصفی کی ایک فہرست رہتی ہے۔

ان امیدوارون مین چند قابلیتین ہونا چاہئیں جو عمر اور تعلیم کے متعلق ہین اور جن کا ذکر پوری طور پر ان قواعد مین پایا جاتا ہے جو جوڈیشل سروس مین داخل ہونے کے متعلق ہین اور ان سوالات کے ساتھ شامل ہین۔ یہ قواعد لوکل گورنمنٹ نے بہ مشورہ ہائی کورٹ حسب منشا دفعہ ۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۷ء مرتب کیے ہین جب کوئی اسامی مستقل طور پر یا برائے چندے خالی ہوتی ہے۔ ہائی کورٹ منجملہ امیدواران ایک شخص کو نامزد کرتی ہے اور لوکل گورنمنٹ اس کو مقرر کردیتی ہے جب تک وہ جگہہ خالی رہتی ہے یہ شخص اس اسامی پر کام کرتا رہتا ہے اور جب مدت قایم مقامی ختم ہوجاتی ہے وہ پھر واپس جاتا ہے اور وکالت شروع کرتا ہے ۔ اور دوسری جگہہ پر قایم مقامی کرنے کا منتظر رہتا ہے۔ جب تک کہ اس کو مستقل جگہہ نہین ملتی ہے یہی طریقہ جاری رہتا ہے۔ اگر اس کے نسبت یہ رپورٹ ہوتی ہے کہ وہ اس کے قابل ہے۔ گورنمنٹ ہند نے چند اعلے اسامیون پر براہ راست نامزدگی کا اپنا اختیار علیحدہ رکھا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ اختیار کسی کام مین نہین لایا گیا ہے۔ یہ طریقہ بہت اچھی طرح چل رہا ہے اور بجاے اس کے کوئی بہتر طریقہ تجویز کرنا آسان معلوم نہین ہوتا ہے امیدوارون کی دماغی قابلیت کا معقول اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ یہ خیال کیا جاوے کہ انھون نے کونسی یونیورسٹی ڈگری حاصل کی ہے آج کل جو

جو امیدوار درج فہرست ہین وہ سب بی۔اے۔اور بی ایل ہین مین اس طریقہ مین کوئی خاص تغیر نہین کرنا چاہتا ہون حد عمر اور طریق تربیت کے متعلق چند ترمیمات تجویز کی جاتی ہین اور ان کے متعلق سوال نمبر ۲ مین ایک حد تک بحث کی گئی ہے۔

یہ نہین کہا جا سکتا ہے کہ تمام ذاتین اور ملتین واجبی تناسب کے ساتھ اس صیغہ ملازمت مین داخل ہین۔ منجملہ ۳۲ یا ۳۳ عہدہ داران کے صرف ۵ مسلمان ہین۔ حالانکہ مسلمانون کی تعداد کل آبادی کے نصف سے زاید ہے۔ اس صیغہ ملازمت مین نہ کوئی بودھ ہے اور نہ عیسائی۔ اگرچہ یہ مقصود ہے کہ تمام ذاتین اور جماعتین اس صیغہ ملازمت مین واجبی تناسب کے ساتھ شریک ہون لیکن بر وقت تقرری قابلیت کی خاص جانچ ضرور قایم رہنی چاہیے۔ ہائی کورٹ کو بر وقت نامزدگی مختلف جماعتون کے مطالبات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی اس کا خیال بھی رہے کہ مقدمہ لڑنے والے جو اپنے مقدمہ کے فیصل ہونے کا صرفہ ادا کرتے ہین ان کو یہ مطالبہ پیش کرنے کا اختیار حاصل ہے کہ ان کا مقدمہ بہترین اشخاص کے ذریعہ سے فیصل کیا جاوے۔ دیگر قابلیتین اگر مساوی درجہ کی واقع ہوتی ہون تو جہانتک ممکن ہو ایسے شخص کو ترجیح دیا جاوے جسکا تعلق کسی ایسی جماعت سے ہو جسکا کوئی نمایندہ اس صیغہ ملازمت مین پایا نہ جاتا ہو۔ جوڈیشیل سروس کا کوئی افسر رعایتی رخصت نہین لے سکتا ہے۔ اگر اس کو ملتی بھی ہے تو نصف تنخواہ دی جاتی ہے۔ ایک بار فرلو رخصت لینے کے بعد ۸ برس مدت گذرنی ضروری ہے اس کے باعث سے بسا اوقات افسران کو رخصت بلا تنخواہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگرچہ فرلو رخصت کے ایک جزو کا وہ مستحق ہو گیا ہو۔ اس کا مناسب علاج یہ ہوگا۔

(۱) افسران کو ہر سال ۱۵ روز کی رخصت پوری تنخواہ کے ساتھ دی جاوے۔

(۲) فرلو یا خاص رخصت لینے کے لیے جو مصنوعی پابندیاں ہین وہ دور کر دی جاوین اور یہ شرط قرار دی جاوے کہ جو افسر رخصت پانے کا مستحق ہو گیا ہو اس کے لیے صرف اس امر پر غور کیا جاوے کہ آیا اس کو رخصت پر جانے کی در اصل ضرورت ہے یا نہین اور انتظام مین کوئی دقت تو پیدا نہ ہوگی۔

انڈین سول سروس اور لوور بینچ سروس کی ملازمتین ایک دوسرے سے ایسی جدا گانہ

واقع ہوئی ہیں کہ ان دونوں سروسز کے قواعد رخصت کا موازنہ نہیں ہو سکتا ہے۔
پراونشل سروس کے افسر کو ہر سال پندرہ روز کی رخصت پوری تنخواہ پر دیے جانے
کی تجویز کے اسباب سوال نمبر ۲۳ کے جواب میں بتا دیے گئے ہیں مختصر یہ کہ میں بتلا
یا ہوں کہ پراونشل جوڈیشل سروس کو ہر سال ۵ ہفتہ کی تعطیل ملتی ہے لیکن
تعطیل وقت معین پر ہوا کرتی ہے۔ اگر درمیان میں دفعتاً کوئی ضرورت ان پڑے
مثلاً بیماری یا کسی خاندانی کام کے باعث سے رخصت کی ضرورت ہو تو نصف
تنخواہ ملتی ہے۔ پس ہر سال پندرہ روز کی رخصت پوری تنخواہ پر ملنے کا طریقہ بہت
غنیمت سمجھا جاوے گا۔ انڈین سروس اور یورپین سروس کے قواعد رخصت میں
جو تفاوت صریح پائی جاتی ہے نہایت مناسب ہے۔

چیئرمین صاحب کے سوالات کے جواب میں گواہ نے بیان کیا کہ جو جوابات انہوں
نے بھیجے ہیں ان کے ضمن میں گورنمنٹ کی رائے درج نہیں کی گئی ہے بلکہ یہ ان کی ذاتی
رائے ہے۔ گواہ نے بیان کیا کہ وہ اس کے موافق نہیں ہیں کہ وکالت پیشہ گروہ سے تقرر کیا
جاوے وہ اس گروہ سے امیدواروں کی ایک تعداد بھرتی نہیں چاہتے ہیں۔ انہوں نے یہ
تجویز کی کہ تین سال تک وکالت کرنے کی شرط موقوف کی جاوے کیونکہ گواہ کی رائے یہ
ہے کہ یہ وقت سراسر ضائع ہوتا ہے۔ اس شرط کے مٹا دینے سے یہ فائدہ ہوگا کہ افسران
کو کم عمر میں بمقابلہ آج کل کے اونچے گریڈوں پر پہونچنے کا موقع ملے گا۔

مسٹر عبد الرحیم صاحب کے سوال کے جواب میں گواہ نے بیان کیا کہ وکلا ان کے
روبرو حاضر ہونے میں آپ کو وکلا سے بہت مدد ملتی ہے۔ وکلا سے اگرچہ واقعات
طے ہونے کی مدد نہیں ملتی ہے لیکن قانونی مسائل طے کرنے میں ضرور ملتی ہے۔

مسٹر چوبل صاحب — س۔ آپ فرماتے ہیں کہ وکالت پیشہ گروہ سے جو جج مقرر ہوں گے
ان میں انتظامی تربیت نہ ہوگی۔ کیا آپ کی یہ رائے انگریز اور ہندوستانی بیرسٹروں دونوں
کے لیے یکساں واقع ہوئی ہے۔

ج۔ ہاں۔

مسٹر میکڈانلڈ صاحب — س۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ ایگزیکٹیو افسران جو تربیت
حاصل کر چکے ہیں جوڈیشل کام کے لیے موزوں نہ ہوں گے

ج ۔ عام نظم و نسق کے لیے یہ نہایت کارآمد چیز ہے۔
مسٹر سلائی صاحب کے سوال کے جواب میں گواہ نے بیان کیا کہ پراونشل سروس کی جوڈیشل شاخ کے جانب بہترین قابلیت کے اشخاص رجوع ہوتے ہیں۔ لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا ہوں کہ آیا وہ بہترین قانونی طلبا ہوتے ہیں یا نہیں۔
مسٹر گوکھلے صاحب کے سوال کے جواب میں گواہ نے بیان کیا کہ جب میں اول بار ہندوستان آیا میں نے مسٹر اسکراٹن صاحب کی ماتحتی میں بھی تربیت پائی تھی
س ۔ کیا آپ مسٹر ملک صاحب کی ماتحتی میں بھی رہے تھے۔
ج ۔ ہاں قریباً ۶ ماہ یا ایک سال تک رہا ہوں۔
س ۔ وہ کون ضلع تھا۔
ج ۔ بھاگلپور۔ یہاں مسٹر ملک صاحب کلکٹر تھے۔
س ۔ آپ نے انکی ماتحتی میں قابل اطمینان تربیت حاصل کی تھی۔
ج ۔ میرا ایسا ہی خیال ہے۔

رائے بیکنٹھ ناتھ سین صاحب بہادر

رائے بیکنٹھ ناتھ سین صاحب بہادر وکیل و زمیندار نے بیان کیا کہ قیاساً یہ طریقہ قابل اطمینان ہے کہ انڈین سول سروس کے واسطے انگلستان میں امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے بھرتی کی جاوے لیکن عملی طور پر موجودہ طریقہ بھرتی ناقص اور ناقابل اطمینان پایا جاتا ہے جائے امتحان کے لیے لندن کی شرط نہ ہونی چاہیئے۔ لندن میں جب امتحان ہو اسی وقت پر یکساں سوالات کے ساتھ برٹش انڈیا کے کسی دوسرے مقام پر بھی امتحان ہونا چاہیئے۔ کلکتہ اس کے واسطے نہایت موزون مقام ہوگا۔ میں اس کے موافق نہیں ہوں کہ یہ امتحان ہندوستان میں سے ایک سے زاید مرکزی مقامات پر ہو۔ میں ایک یہ شرط لگانے کی سفارش کروں گا۔ بعد امتحان مقابلہ پاس کرنے کے اور قبل آخری امتحان کے امیدواران جو ہندوستان میں امتحان پاس کرے اس کو انگلستان جانا چاہیئے اور کسی تعلیمی درسگاہ میں جاکر تربیت حاصل کرنا چاہیئے اور انگریزوں کے عادات۔ طریقے۔ اطوار رواج۔ کرکٹ اور سوشل قواعد سیکھنا چاہیئں۔ اور جو امیدوار انگلستان

امتحان پاس کرین ان کو ہندوستان آکر کسی تعلیمی درگاہ مین داخل ہونا اور اہل ہند کے
عادات اطوار ۔ طریقے اور سوشل قواعد سیکھنا چاہین دونون کے لیے مدت پروبیشن
دو سال کی ہونا چاہیے ۔ سول سروس کی جوڈیشل شاخ مین مسلم الثبوت قابلیت اور
ایک حد تک کی اوصاف کے بیرسٹرون ۔ ایڈوکیٹ اور وکلا سے بھرتی ہونا چاہیے
اور چند ڈسٹرکٹ ججی کے آسامیوں پر سب ججون کو ترقی دی جاوے ۔ میری راے مین وہ
طریقہ قابل اطمینان نہین ہے جس کے مطابق چند ممبران پراونشل سول سروس مندرج
فہرست آسامیون پر مقرر ہوتے ہین ۔ جب ڈسٹرکٹ و سشن ججی کی آسامی پر سب ججون
کی ترقی ہوتی ہے حسب قاعدہ بوجہ اپنی عمر زیادہ ہونے کے پنشن پر جانے کے تھوڑے روز
قبل ترقی پاتے ہین ۔ مقدمات قوجداری کا تجربہ انکو نہ ہونا اور ان کی درازی عمر ان کو
خوبی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے سے معذور رکھتی ہے ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹی پر اکزیکیٹو
شاخ کے ممبران کی ترقی کا معاملہ گورنمنٹ کی عنایت پر منحصر ہے اور عموماً افسران اکزیکیٹو
شاخ باستثناے معدودے چند نادر اصحاب کے اپنے فرائض منصبی کے انجام دینے مین
آزادی سے کام نہین لیتے ہین ۔ اور اپنی کمشنر کی ہدایت کے مطابق عمل نہین کرتے ہین ۔
اور اس شاخ ملازمت کے نچلے عہدہ دارون پر اسکا مخرب اخلاق اثر پڑتا ہے ۔
پراونشل سول سروس کے متعلق گواہ نے بیان کیا کہ پراونشل سول سروس مین بھرتی ہونے
کی جو قواعد حال مین مروج ہین جہانتک جوڈیشل شاخ کا تعلق ہے نہایت
مناسب ہین ۔ اگرچہ اس مین ترقی کی گنجایش ضرور ہے ۔ لیکن اکزیکیٹو شاخ کے متعلق
قواعد کو مناسب خیال نہین کرتا ہون ۔ مین یہ سفارش کرون گا اکزیکیٹو شاخ
مین یونیورسٹی کے گریجویٹون سے تقررین کی جاوین داخلہ کے لیے امتحان مقابلہ
ہو نہ کہ نامزدگی اگر گورنمنٹ چاہے تو چند آسامیان ہون انکا ایک مختصر تناسب
یعنی ۱/۳ حصہ کو نامزد کرنے کا اختیار گورنمنٹ کو حاصل رہے ۔
چیرمین صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے بیان کیا ۔
مین وکیل اور زمیندار ہون سرکاری ملازم رہنے کے کسی عہدہ پر مین نے کام نہین
کیا ہے گواہ نے ہندوستان اور انگلستان مین کیا ان امتحان مقابلہ کو پسند کیا ۔
اس ۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ نظم و نسق ہند کا انگریزی رنگ قایم رہنا چاہیے ۔

ج- ہان-

س- کیا آپ ہمکو مفصل طور پر یہ بتاوینگے کہ آیندہ کے لیے آپ کیونکر یہ یقین کرینگے کہ انگریزی رنگ یکسان امتحان لینے کے طریقہ کے ساتھہ قایم رہیگا۔

ج- امتحان مقابلہ سے کریکٹر کی جانچ ہوتی ہے۔ اور مین خود یہ قرار دیتا ہون کہ اگر ہندوستانی زیادہ تعداد مین داخل ہونے تو بھی نظم و نسق کا انگریزی رنگ پختہ قایم رہیگا۔

س- آپکا یہ خیال ہے کہ اگر ملکی نظم و نسق مین بہت سے ہندوستانی داخل ہوجاوینگے تو انگریزی رنگ بدستور قایم رہیگا۔

ج- ہان-

اول رونلڈشی صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ وہی پراونشل سول سروس مین مقرر ہوئے تھے جو گریجوئٹ ہین حالانکہ اس کے خلاف قاعدہ موجود ہی سنہ ۱۹۰۰ مین کم سے کم ۳۹۔ اشخاص مقرر ہوئے ہے جنکو یونیورسٹی کی کوئی ڈگری حاصل نہین ہے۔

مسٹر گوکھلے صاحب کے جواب مین گواہ نے بیان کیا "مین چھہ سال تک بنگال کی کونسل وضع قوانین کا ممبر رہا ہون اور نو سال تک برہام پور کی میونسپلٹی کا چیرمین رہا ہون۔ مین پراونشل سروس کے لیے بجاے نامزدگی کے طریقہ کے امتحان مقابلہ کو پسند کرتا ہون۔

مسٹر نومیس صاحب نے پوچھا آپ نے پراونشل سول سروس کے ان اشخاص کی تعداد بتلائی ہے جنھون نے یونیورسٹی کی کوئی ڈگری حاصل نہین کی ہے۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ یہ خاصکر وہ اشخاص تھے جنھون نے سبارڈینیٹ سروس سے ترقی پائی تھی۔

ج- یہ تعداد ان اسامیون پر مقرر ہوئی تھی۔ اور انکا تقرر بذریعہ ترقی نہین ہوا تھا۔

مسٹر بگنل صاحب

مسٹر بگنل صاحب انسپکٹر جنرل پولیس بنگال نے فرمایا۔ مین یہ راے ظاہر کرنے سے مجبور ہون کہ موجودہ طریق بھرتی کے مطابق اگرچہ ہمکو انگریزی روایات کے آدمی ملتے ہین تاہم مجکو ہمیشہ ایسے آدمی نہین ملتے ہین جو اصلی قسم کے حاکم ہوسکتے ہون اور بنی نوع انسان کی قسمت ڈہالنے والے ہون اپنے آدمی درکار ہین کہ جن مین نہ صرف ہمت ہو بلکہ انکا

تتمہ شہادت اظہار مسٹر گیزیلہ صاحب

کریکٹر طرز خیال اور دیگر قابلیتین جو نوع انسان پر حکومت کرنیکا قابل ہون اور مجھے ایسی مثالین
معلوم ہین کہ ان امیدوارون مین اس قسم کی خصوصیات موجود نہ تھین جو امتحان
مقابلہ کے ذریعہ سے بھرتی ہوئے تھے۔ مین انگلستان اور ہندوستان مین ایک ہی
وقت مین یکسان امتحان مقابلہ کی تردید زور کے ساتھ کرتا ہون۔ اس قسم کا طریقہ
جاری ہونے کا یہ مطلب ہوگا کہ یہ اصول ترک کیا جاتا ہے کہ نظم و نسق کا انگریزی
رنگ بدستور قایم رہنا چاہئے۔ اگر گورنمنٹ کی استحکام یا اس کی لازمی برٹش خصوصیات
مین لغزش ہوگی تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بدنظمی شروع ہوجاویگی۔ دوسرے یہ
کہ امتحان مقابلہ ہندوستان مین غیر قابل اطمینان ثابت ہوا ہے۔ اس سے قومی عناد پیدا
ہوا ہے اور ہوگا اور سرکاری اعلے آسامیون کا اجارہ ان تعلیم یافتہ کو حاصل ہوجاویگا
جنکی معلومات کا دایرہ تنگ اور محض کتابی ہے اور جس مین حکومت کا موروثی یا خود حاصل
کردہ تجربہ نہین ہے۔ دوسرے جانب تاریخ اور تجربہ یہ بتاتا ہے کہ انگریزون مین استعداد
حکومت اعلے درجہ کی پائی جاتی ہے۔ مزید بران غالباً اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شریف اور
رئیس خاندان کے اشخاص جن کی پرورش انگریزی حکومت حتی المقدور کرتی ہے اس
صیغہ سے خارج ہوجاوینگے۔ تیسرے یہ کہ امتحان تحریری رکھنے اور معیار زبانی امتحان بدستور
قایم رہنے کی عملی دقتین ہین۔

مجھے یہ دقت بھی نظر آتی ہے کہ اس ملک مین زبانی امتحان کے لیے ہوشیار ممتحن نہین ملینگے۔
چوتھے یہ کہ یکسان امتحان مقابلہ کی دقتون کے ساتھ اس امر کا اعتراف بھی کیا جاتا
ہے کہ جو امیدوار ہندوستان مین منتخب ہون انکی تربیت انگلستان مین ہونا
لازمی ہے۔ اگر یہ تربیت بعد امتحان مقابلہ ہو اور صرف چند ماہ یا دو سال کے لیے
محدود ہو تو اس سے کوئی فایدہ نہوگا۔ اس امر کا یقین ہونے کے لیے کہ اہل ہند مغربی
طریقون اور تہذیب سے معقول طور پر دو چار ہونگے بہتر طریقہ یہ ہوگا کہ ان کی
تربیت قبل امتحان مقابلہ مین شریک ہونے کے ایک عرصہ تک انگلستان مین ہوتی
رہے۔ آخری وجہ یہ ہے کہ اس قسم کا طریقہ رایج ہونے سے پراونشل سروس سے
ترقی ہونے کا اصول جاتا رہیگا۔ اسمین شبہ نہین ہے کہ پراونشل سروس سے
ترقی ہونے کا واقعہ اچھے افسرون کو اپنی جانب رجوع کرتا ہے اور اس کا ترک کرنا غلطی

ہوگی۔ بلاشک میرا یہ خیال ہے کہ یوروپین رعایا کا کم سے کم تناسب سول نظم و نسق کی
اعلے اسامیون پر مقرر کیا جاوے۔ اگر نظم و نسق مین خوبی نیک سولی اور قوت تحریک
قایم رکھنا ہے اور قومی عناد کو دبانا ہے تو یہ لازمی ہے۔ ہوشیار مبصرین کا یہ خیال ہے
کہ انگریزون کا عنصر قریب ٹوٹ رہا ہے۔ باقرگنج جو بنگال کا بہت بڑا ضلع ہے اور دیگر حصص شرقی
بنگال کے نسبت میرا تجربہ یہ ہے کہ یوروپین افسرانکی تعداد خطرناک طور پر گرتی جاتی ہے۔ مشرقی بنگال مین اس طرح
جو پریشانی رہی اس کو مین اسی سے منسوب کرتا ہون کہ سنہ ۱۹۰۶ع مین مکمل نمونہ کا انگریزی نظم
و نسق نہ تھا۔ اصلیت یہ ہے کہ یوروپین عنصر کم کرنے سے ایک خراب حالت پیدا
کردی گئی ہے مین اس امر کے جانب توجہ دلاؤنگا کہ اس ملک مین یوروپین تاجرون
نے سراسر جداگانہ اصول قرار دیا ہے۔ وہ یہ کرتے ہین کہ ہندوستانی ملازمون کی تعداد مین
جسقدر اضافہ ہوتا جاتا ہے اسیقدر انگریزون کی تعداد مین بھی اضافہ ہوتا ہے تاکہ کاروبار پر
اقتدار قایم رہے۔ اس امر پر غور کرنے کے لیے کہ کس تناسب کے ساتھ باشندگان ہند
کا تقرر موزون ہوگا ہر ایک صوبہ کی حالت پر غور کرنا چاہیے اور اس کے واسطے
کوئی عام قاعدہ نہین ہو سکتا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ بنگال مین صیغہ سول سروس مین
ہندوستانیون کا شمار درست بہت زیادہ ہے یعنی ۷۱ فیصد پایا جاتا ہے۔ یہ بھی خیال رہے
کہ باشندگان ہند کا تناسب سول سروس مین برابر بڑھتا جاتا ہے۔
مین یہ کہونگا کہ پراونشل سول سروس کے وہ افسر جو مندرج فہرست اسامیون کے لیے
منتخب ہوتے ہین مانند ان ممبران سول سروس کے قابل ثابت ہوتے ہین جو بموجب
ذمہ داریون کی اسامیون پر مامور کیے جاتے ہین مین اس واقعہ کو ایک حد تک اس بات سے
منسوب کرتا ہون کہ زیادہ عمر مین جاکر وہ منتخب ہوتے ہین۔ اور ایک حد تک اس کا باعث
اس استعداد اور خصوصیت کی قلت سے ہے جو انگریزون مین پائی جاتی ہے۔ میرا تجربہ صرف
ایگزیکٹیو افسران کے متعلق ہے۔ بلحاظ ان تجربات کے جو مجھکو پولیس مین حاصل
ہوئے ہین جنمین یوروپین اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ صاحبان۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ
صاحبان اور پروبیشنری سب انسپکٹر صاحبان بیک ساتھ تربیت حاصل کرتے ہین
لیکن نصاب جداگانہ ہے۔ مین یہ راے ظاہر کرنے کو تیار ہون کہ ایک سنٹرل پولیس
درسگاہ جو پریسیڈنسی شہر مین قایم ہو نہایت بیش قیمت ثابت ہوگی پرونشل صوبہ کی زبان سیکھنے

اور ہندوستانی قوانین فوجداری۔ دیوانی و مال سے واقفیت حاصل کرینگے اور زیادہ توجہ
طلبا کی تندرستی سے متعلق ہونی چاہیے جیساکہ ڈہاکہ یونیورسٹی کے متعلق تجویز ہوا
اگر پریسیڈنسی کے ڈپٹی کلکٹر و سب ڈپٹی کلکٹر اس درسگاہ مین بھیجے جاوین تو مجھے یقین
ہے کہ افسران مین باہم اسکے ذریعہ سے اچھے خیالات پیدا ہون جو فریقین کے لیے
نہایت مفید ثابت ہون۔

پابندی قواعد سختی کے ساتھ ہونی چاہیے اور چونکہ ہر ایک یوروپین کو گھوڑے کی سواری
اور گاڑی چلانی جاننا چاہیے پس گھوڑون کا انتظام ہونا چاہیے اور قواعد سیکھنے پر اصرار
ہونا چاہیے۔ ڈپٹی کلکٹرون اور سب ڈپٹی کلکٹرون کے لیے جو طریقہ ہے اس سے
جداگانہ سویلین پریذیڈنسیون کے لیے ہونا چاہیے کیونکہ اول الذکر زبان پڑھنے کی
ضرورت نہین ہے۔ ڈپٹی کلکٹر اور سب ڈپٹی کلکٹر اس طور پر جو وقت بچا سکین وہ
تاریخ۔ جغرافیہ اور دیگر کارآمد مضامین مثلاً اگر ممکن ہو تو نظم و نسق کی متعلقہ تصنیفات
مین صرف کرین۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اصول قانون پڑہین جو یوروپین امیدوارون
نے قبل ہندوستان آنے کے پڑھا ہوتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ اس قسم کی مرکزی درسگاہ مین
وہ انگریز افسر بھی داخل کیے جاوین جو دیگر صیغہ جات ملازمت مثلاً محکمہ تعلیم
وپبلک ورکس کے لیے منتخب ہوے ہون چیرمین صاحب کے سوالات کے جواب مین
گواہ نے بیان کیا کہ آپ کا خیال یہ ہے کہ پراونشل سروس کو مرغوب بنانے کے لیے مندرج
فہرست اسامیان ضروری ہین۔ جو اشخاص اس ملازمت مین داخل ہون ان کی آیندہ
ترقی کی امیدون مین اضافہ کرنا چاہیے۔ سول سروس مین بہت قلت ہے اور یہ مناسب
ہوگا کہ اس تمامی صیغہ مین اضافہ کیا جاوے۔ اس صیغہ مین ہندوستانیون کی زیادہ
تعداد داخل کیے جانے مین آپ کو عذر نہ ہوگا اس صیغہ مین اسامیون کی تعداد مین
اضافہ کیا جاوے۔ گواہ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ سول سرونٹون کی تربیت کے لیے اسکول
ہونے چاہیین اور آپ نے یہ تجویز اس بنا پر پیش کی کہ آپ کو پولیس اسکول کا تجربہ ہے
جو حسب سفارش پولیس اسکول کھولا گیا تھا۔ ان اسکولون مین انگریز پرنسپل ہین اور چیدہ
انسپکٹر تعلیم دیتے ہین۔ قواعد بھی سکھائی جاتی ہے اور عام قسم کی تربیت ہوتی ہے۔ گواہ
نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اس قسم کی درسگاہ نوجوان سویلینون کی تربیت کے لیے کارآمد ہوگی

لیکن اس مین بلا شک ترمیم کی ضرورت ہوگی اور جن نوجوانون نے امتحان سول سروس پاس کیا ہو ان کی تربیت کے لیئے اعلی درجہ کے معلم درکار ہون گے۔

مسٹر میرسے ہیک صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ ان اسکولون مین ایک عام قسم کا قانونی نصاب پڑھایا جانا تجویز کرینگے۔ آپ کا شمار ان لوگون مین ہے جنہون نے عملی نصاب پڑھا تہا اور آپ کا خیال ہے کہ آپ نے اس سے بہت فایدہ اٹھایا ہے۔

س۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ جو شخص اعلے ڈگری حاصل کر چکا ہو وہ یہان آکر اسکول مین داخل ہوگا جہان اسکو گھوڑے کی سواری اور قواعد جنٹ سیکھنا ہوگی اور قواعد کی پابندی کرنا ہوگی۔

ج۔ مجھے کوئی وجہ نظر نہین آتی ہے کہ وہ کیون نہ ایسا کرے گا۔ جو سیولین یہان آتے ہین با قاعدہ وہ بہ حیثیت والنٹیر قواعد سیکھتے ہین۔

مسٹر ولنسٹاین جیرول صاحب (س) آپ کا خیال ہے کہ نوجوان سویلین کے سلسلہ زندگی کے آغاز کے وقت قاعدہ کی پابندی سیکھنا اس کے حق مین نہایت مفید ہوگی۔

ج۔ مجھے یقین ہے کہ ضرور مفید ہوگی۔

س۔ آپ کا خیال ہے کہ کوئی ایسا طریقہ ہونا چاہیئے جسکی روسے سویلین اسوقت سے زیادہ بہتر تربیت حاصل کرسکین۔

ج۔ ہان۔

س۔ کام کی زیادتی کے اسباب کیا ہین۔

ج۔ نظم و نسق مین برابر پیچیدگیان پیدا ہوتی جاتی ہین۔ جب کوئی جدید انتظامی ترقی وقوع مین آتی ہے اس کے عذر آمد کا بہت کچھ بار سول سرونٹون کے سر پڑتا ہے۔ مثلاً حفظان صحت اور صاف پانی کی بہم رسانی ایسے معاملات ہین جو آخر مین حاکم ضلع کے لیئے مزید کام ہوتے ہین۔

دیگر سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ بلا شک اب دورہ کرنے کے وہ موقعے نہین ہین جو ہوا کرتے تھے۔ اگر اس صیغہ ملازمت کی اسامیون کی تعداد مین اضافہ کیا جاوے تو ہندوستانیون کو اپنا معقول حصہ ملے۔

مسٹر میچ صاحب کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ انکا خیال ہے کہ اس صیغہ

مین بھرتی ہونے کے طریقہ کی ترقی ہو سکتی ہے جو نقص آپ نے دکھایا ہے آپ کا خیال ہے
کہ ہمیشہ سے پایا جاتا ہے لوگ اپنی دماغی قابلیت کے بنا پر اس صیغہ مین داخل ہوتے رہے
اور کریکٹر پر کوئی خاص لحاظ نہین کیا گیا ہے۔ گواہ نے اس کے بابت کوئی راے ظاہر کرنی
پسند نہین کی کہ کیا مسٹر میکڈانلڈ جماعت مین ایسا اضمحلال پایا جاتا ہے کہ اُس کے ممبران پولیس
کے کمشنر درجہ سے بالکل خارج کر دیئے جاوین۔
مسٹر مزے میکڈانلڈ صاحب نے سوال کیا کہ سول سرونٹ مین کیا کوئی خاص اوصاف ہونے
چاہئین۔ جسکے جواب مین گواہ نے کہا کہ ہمت احساس کے ساتھ استعداد
مسٹر میکڈانلڈ صاحب۔ استعداد مین ہمت بھی شامل ہے۔
گواہ۔ ہمت استعداد کا ایک خاص جزو ہے۔ دیگر سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان
کیا کہ ہندوستانی عنصر مین ہر ایک اضافہ نظم و نسق کے یوروپین عنصر کی ذمہ داریون مین
ہر ایک حد تک اضافہ کرتا ہے۔
س۔ لیکن یہ ریمارک اس ضلع کے لیے عاید نہین ہو سکتا ہے جہان تمام افسر ہندوستانی ہون
آپ کے یہان ایسے اضلاع ہین جہان کلکٹر ہندوستانی ہی کیا الیا ہے۔
ج۔ ہان۔ لیکن حسب قاعدہ جس ضلع مین کلکٹر ہوتا ہے وہ ہلکا ضلع ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ
کہا جا سکتا ہے کہ جو ضلع آج ہلکا بیان کیا جاتا ہے بمقابلہ سابق کے بہت بھاری ہو گیا ہے۔
س۔ کیا بنگال مین یہ پالیسی رہی ہے کہ بھاری اضلاع یوروپین کے لئے مخصوص کیے جاتے ہین
ج۔ یہ حال کی پالیسی ہے۔
س۔ میرا خیال ہے کہ ان بھاری اضلاع مین ہندوستانی افسر تھوڑے عرصہ کے لئے رہے ہین۔
ج۔ مین نہین جانتا۔
س۔ کیا آپ کو مشرقی بنگال مین کبھی یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک کامیاب ہندوستانی افسر کے بعد
ایک ایسا انگریز افسر آیا ہو جسکو ویسی کامیابی نہ ہوئی ہو یا یہ کہ یوروپین افسر کے بعد ایسا ہندوستانی
افسر آیا جس نے ضلع کا بہت اچھا انتظام کیا ہو۔
ج۔ مین اس کے بابت کوئی راے قرار دینا پسند نہین کرتا ہون مشرقی بنگال مین زمانہ بے چینی
مین کیا تمام ایسے اضلاع جن مین بے چینی پھیلی ہوئی تھی انگریزون کے زیر اقتدار تھے۔
ج۔ تمام ایسے اضلاع جنکی بدتر حالت تھی انگریزون کی سپردگی مین تھی۔

س - کیا انگریزی اقتدار فسادات شروع ہونے کے قبل یا بعد مین قایم ہوا۔
ج - جہانتک مجھے یاد ہے مجھے سوا ے ایک ضلع کے کئی سال سے وہ اضلاع یوروپین کی سپردگی مین تھے۔

مسٹر سلانی صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ "مین یہ کہونگا کہ پولس کا پروبیشنر بمقابلہ سویلین پروبیشنر کے رعایا کے ساتھ پیش آنا بہتر طور پر جانتا ہے۔ پولس کے پروبیشنر کا دماغی معیار ایسا بلند نہین ہے کہ سویلین کی بھرتی اس سے ہوا کرے۔ میرا خیال ہے کہ بے چینی اور کسی ضلع کے کلکٹر کے کریکٹر مین باہم کوئی علاقہ نہ تھا۔

مسٹر گوکھلے صاحب س - آپ نے ہلکے اور بھاری اضلاع کا ذکر کیا ہے مہربانی کر کے یہ بتائے کہ منجملہ ۲۶ اضلاع بنگال کے کتنے آپ کے خیال مین بھاری اضلاع ہین۔
ج - چند ایسے اضلاع ہین جنکا انتظام نہین ہوسکتا ہے مثلاً ڈہاکہ۔ میمن سنگہ۔ چوبیس پرگنہ مدناپور۔
س - کیا آپ ان اضلاع مین سب ڈویزن زیادہ بتاوینگے۔
ج - ہان - مین بعض اضلاع مین زیادہ بتاؤنگا۔
س - آپ ان سب ڈویزنون کے چارج کے لیے ہندوستانیون کو زیادہ موزون کہین گے یا انگریزون کو۔
ج - یہ ضروری نہین ہے کہ انگریزون کو زیادہ موزون سمجھوں ہندوستانیون کو سب ڈویزن کا چارج دیا جاسکتا ہے۔
س - آپ نے بیان کیا ہے کہ تھوڑے عرصہ سے کام مین بیحد اضافہ ہوگیا ہے۔ کیا آپ اس کثرت کام کو بے چینی سے منسوب کرتے ہین۔
ج - ہان۔
س - پس جب بے چینی دور ہوجاویگی کام کم ہوجائیگا۔
ج - بلا شبہ۔
س - مشرقی بنگال مین جو قتین پیش آئین ہین انکی ظاہری حالت کے نسبت آپ کیا کہین گے میرا مطلب یہ ہے کہ کیا آپ کا یہ بیان ہے کہ بے چینی کی ظاہری نمود پولٹیکل ڈاکے وغیرہ وغیرہ تھے۔

ج۔ پولیٹکل ڈاکے مین نہین کہونگا۔ لیکن مین یہ کہونگا کہ ڈاکے بلوے سیمتون کا قایم ہونا اور انکی زیادتیان شروع ہوتا۔

س۔ اور مغویانہ وعظ اور لو آئیکاٹ۔

ج۔ بو آئیکاٹ تو اولین منزل ہے

س۔ کس قسمت مین بدتر حالت تھی۔

ج۔ قسمت ڈہاکہ مین۔

س۔ منجملہ چار اضلاع قسمت ڈہاکہ کدن ضلع بدتر تہا۔

ج۔ یہ لفافہ قایم کرنا مشکل ہے۔

س۔ ضلع میمن سنگہ مین بہت بڑے بلوے ہوے۔

ج۔ ہان میمن سنگہ مین بلوے ہوے اور کملا مین بھی۔

س۔ آپ میمن سنگہ کے بلوون کو اس واقعہ سے منسوب نہین کر سکتے تھے کہ وہان ہندوستانی کلکٹر تہا۔

ج۔ مین یہ نہین کہہ سکتا ہون۔

س۔ جمالپور مین جب نہایت سنگین بلوہ ہوا تہا سب ڈویزنل افسر انگریز تہا یا ہندوستانی۔

ج۔ انگریز تہا۔

س۔ سراج گنج مین بہت سنگین بلوے ہوے۔

ج۔ ہان۔

س۔ کیا اسوقت سب ڈویزن ہندوستانی کے چارج مین تہا۔

ج۔ نہین غالباً انگریز کے چارج مین تہا۔

مسٹر کوکہلے صاحب۔ وہ انگلو انڈین تہا۔

گواہ۔ غالباً آپ کا خیال صحیح ہے۔

ارل رونلڈ شے صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ بلاشک اس صیغہ ملازمت کی نیک نامی کم ہو گئی ہے اور یہ کہنا چاہیئے کہ تازہ رنگروٹ ویسے اچھے نہین ہین جیسے سابق مین ہوا کرتے تھے۔

مسٹر بوپس صاحب۔ آپ نے بیان کیا ہے کہ گزرے چند سال سے مشرقی بنگال اور آسام کی

گورنمنٹ کی یہ پالیسی اچھی ہے کہ بہاری اضلاع کا چارج انگریزون کو دیا جاتا ہے۔
ج۔ ہان۔
س۔ کیا اس سے آپ کا یہ مطلب ہے کہ اس مضمون کا تحریری حکم سکرٹریٹ مین موجود ہے۔
ج۔ میرا یہ خیال نہین ہے کہ ایسا کوئی تحریری حکم ہے۔ جب کوئی ضلع خالی ہوتا ہے طے ہوتا ہے کہ کون شخص مقرر کیا جاوے۔
س۔ کیا آپ کو دیگر اطراف ہند کا تجربہ بھی ہے۔
ج۔ ہان۔ مین نے حد شمال و غرب مین بھی کام کیا ہے۔
س۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ ایک بنگالی جسنے امتحان پاس کیا ہو اگر سرحد شمال و غرب کی کسی اسامی پر مقرر کیا جاوے تو اس کی وقعت و عزت بمقابلہ اس افسر کے کم ہوگی جو اس ملک کے کسی رئیس خاندان سے لیا جاوے اور امتحان پاس نہ کرسکا ہو۔
ج۔ میرا خیال ہے کہ ایسا ہوگا۔

آنریبل ڈاکٹر دیوا پرشاد سربادکاری صاحب

آنریبل ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ یکسان امتحانات ہندوستان و انگلستان مین ایک ہی وقت مین ہونا ضروری ہین۔ ان نوآبادیون کے باشندے محروم کیے جانے چاہئیین جہان ہندوستانیون کو انگریز باشندون کے ایسے کل حقوق نہین ملتے ہین۔ وکالت پیشہ گروہ سے ایک اوسط ہائی کورٹ کی ججی کے عہدہ پر مقرر کی جاوی اور ان کے حق مین عمر کی شرط ڈھیلی کردی جاوے۔ جو امتحان مین داخل کیے جاوین انکا زمانہ پروبیشن زیادہ تر مطالعہ قانون۔ کانسٹی ٹیوشنل تاریخ انگلستان اور بیرسٹرون کے ساتھ چیمبر مین کام کرنے اور برٹش عدالتون کی حاضری مین صرف ہونا چاہیئے۔ اگر انگلستان و ہندوستان کے لیے یکسان امتحان مقابلہ منظور ہوجاوے تو مین یہ سفارش کرونگا کہ انگلستان مین پروبیشنر کی حیثیت مین تین سال تک کام لیا جاوے۔ منجملہ اس مدت کے ایک سال ضرور کسی یونیورسٹی مین صرف ہونا چاہیے۔ علاوہ ہندوستانیون کے دیگر اشخاص کے لیے منجملہ اس مدت تین سال کے ایکسال ہندوستان مین صرف ہونے پر اصرار کیا جاوے۔ ہر قسم کے پروبیشنر کی تربیت کن مضامین مین ہو ایسے فروعی معاملات ہین جن پر نہایت ہوشیاری کے ساتھ غور کرنا ہوگا۔

تتمہ شہادت ڈاکٹر سرواد ھکاری صاحب

ضمیمہ ہندوستانی شنبہ ۲۹ مارچ ۱۹۱۳ء

ممبران کمیشن کے سوالات کے جواب مین ڈاکٹر سرواد ھکاری صاحب نے فرمایا کہ کوئی ضرورت نہین ہے کہ یوروپین کی کم سے کم تعداد مقرر کی جاوے اور نہ ہماری زندگی مین اسکی ضرورت ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ یہ ضروری ہے کہ سروس مین یوروپین عنصر بہت زیادہ داخل کیا جاوے۔ مندرج فہرست آسامیان جو کل آسامیون کا ایک جز ہین کاغذات مین تو درج ہین لیکن درحقیقت اسقدر اسامیان نہین ہین۔ بنگال مین مندرج فہرست اسامیان بھری نہین گئی ہین۔ ڈاکٹر صاحب سے یہ سوال ہوا کہ آپ کس بنا پر فرانسیسی زبان کو فوقیت دیتے ہین جسکے جواب مین آپ نے فرمایا کہ یہ زبان روشن ضمیر یورپ مین بہت زیادہ اور کثرت کے ساتھ رایج ہو رہی ہے اور ہنوز یوروپین اقوام مین بہ حیثیت ذریعہ خط وکتابت کسی دوسری زبان نے اسکو خارج نہین کیا ہے۔ آپ نے یہ واقعہ ایک حد تک اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر بیان کیا۔ آپ کو یہ معلوم نہین ہے کہ جرمن سائینس نے فرانسیسی سائینس سے زیادہ حصہ موجودہ زمانہ کی ترقی مین لیا ہے۔ یہ ذاتی رائے کا معاملہ ہے اور جو کچھ آپ نے بیان کیا ہے وہ ذاتی رائے پر مبنی ہے۔

مسٹر ڈبلو۔ پی ملنی صاحب

مسٹر ملنی صاحب نے فرمایا کہ انڈین سول سروس کے لئے امتحان مقابلہ کے ذریعے سے موجودہ طریقہ بھرتی کے عملدرآمد کی متعلق میرا تجربہ صرف اس حد تک ہے کہ میرا ربط وضبط بنگال اور صوبجات متحدہ مین بہت سے سولین اصحاب سے اس سروس کی ایگزیکٹو اور جوڈیشل دونو شاخون مین ہے۔ مین اس طریقہ کو بالعموم اصولاً قابل اطمینان تصور کرتا ہون جہانتک کہ ایگزیکٹو شاخ کا تعلق ہے لیکن جوڈیشل شاخ کی ترقی کے نسبت شکوک ہین ایگزیکٹو شاخ کے متعلق میری یہ رائے ہے کہ موجودہ طرز عمل بدستور قایم رہنا چاہیے۔ لیکن جوڈیشل شاخ کے لیے ابتدائی اور مستحکم جوڈیشل تربیت کی ضرورت ہے جو ویسے ہی ہونی چاہیے جیسے کہ بیرسٹرون کے لیے درکار ہوتی ہے اور کریکولم سے بعض مضامین خارج کر دیے جاوین۔ تاکہ بجاے انکے قانونی مضامین داخل کیے جاسکین دونون صیغون کے آخری امتحانات علیحدہ ہون، اور دونون صیغہ جات ملازمت بھی علیحدہ رہین۔ ہندوستان مین قانونی نظم ونسق نہایت اہم واقعہ ہوا ہے۔ اور

بدینوجہ یہ اجازت نہین دی جا سکتی ہے کہ بنچ کے واسطے خاص قسم کی قابلیت پیدا کرنے کا خیال افسران کو بعدازان ہو جنھون نے صرف معمولی تعلیم پائی ہو اور قانون مین قلیل عبور رکھتے ہون اور ملازمت مین داخل ہونے کے بعد کئی سال تک ان فرائض کو انجام دیتے رہے ہون جنمین قانونی معاملات کا قلیل حصہ پایا جاتا ہے۔ ہندوستان و انگلستان مین یکسان امتحان مقابلہ کے متعلق گواہ نے کہا۔ مین فوراً یہ بیان کرون گا کہ مین مجوزہ تدبیر کا سخت مخالف ہون اور مین یہ مخالفت خود باشندگان ہند کے بہت بڑے فایدہ کے خیال سے کرتا ہون۔ ایسی ملازمت کے طویل تجربہ نے جس مین ایک حد تک انگلستان سے اور ایک حد تک ہندوستان سے اپنے اندرون کے ذریعہ سے بھرتی ہوتی ہے مجھے یقین کامل دلادیا ہے کہ ہندوستانی ذریعے داخلہ کا عملی طور پر کبھی وہ لحاظ نہ کیا جاوے جو برٹش ذریعہ داخلہ پر کیا جاتا ہے اور پرانا اصل کا قدیم رنگ ہر حالت مین قایم رہنا چاہیے چاہیے وہ کسی نام سے نامزد کیا جاوے بدینوجہ مین انڈین سول سروس کے لیے ایک قطعی تربیت اور ایک قطعی امتحان کی سفارش کرتا ہون تاکہ عملی طور پر اگرچہ قیاصاً ایسا نہین ہوتا ہے کہ باشندگان ہند کی جو تحقیر ہوتی ہے اسکا داغ ہمیشہ کے لیے میٹ جاوے کیونکہ ہندوستانی باشندگان انگریزون کے ساتھ اس سروس مین کام کرتے ہین۔ میرا یہ بیان داخل تعصب سمجھا جاوے بلکہ برخلاف اس کے مین یہ قرار دیتا ہون کہ میرا یہ بیان ایک معقول اور مناسب بنیاد پر مبنی ہے۔

پبلک سروس کمیشن رنگون میں

۸ فروری سنہ ۱۹۱۳ء کی سہ پہر کو صدر نشین صاحب و ممبران رائل پبلک سروسز کمیشن اکوریا اسٹیمر پر رنگون پہونچے۔ گورنمنٹ ہوس کے ایڈیکانگ صاحب نے کمیشن کا استقبال کیا اور بہت سے باشندگان رنگون کمیشن کے خیر مقدم کے لیے موجود تھے۔ لارڈ اسلنگٹن صاحب ارل رونلڈشی صاحب، مسٹر شیوڈ ویر مایین صاحب مسٹر سیٹھ ہمک صاحب سر ولنٹائن چرول صاحب مسٹر جسٹس رحیم مسٹر میکڈانلڈ صاحب اور مسٹر گکلیر موٹر پر سوار ہو کر گورنمنٹ ہوس تشریف لے گئے جہاں تمام اصحاب ہز آنر سر ہاروی ایڈمسن صاحب کے مہمان رہیں گے دیگر ممبران کمیشن سوائے مسٹر گوکھلے صاحب کے منٹو مینشن میں مقیم ہیں۔

۹ فروری کو کمیشن سول سکریٹریٹ میں یکجا ہوا۔ لارڈ اسلنگٹن صاحب صدر نشین تھے اور سوائے مسٹر فشر صاحب کے باقی تمام ممبران موجود تھے تماشائیوں کا اژدہام تھا جس میں انگریز بیرسٹر اور چند انگریز خواتین بھی تھیں۔ آنریبل مسٹر ملطامن سائنٹ لینک اور ٹیسن صاحبان بہ حیثیت کوآپٹڈ ممبران موجود رہے۔

مسٹر فل صاحب قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ برما

مسٹر فل صاحب نے فرمایا کہ امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے موجودہ طریق نہایت قابل اطمینان طور پر چل رہا ہے لیکن اس سے بہتر طریقہ نکل سکتا ہے اگرچہ امتحان مقابلہ سے اعلیٰ معیار تعلیم کے جانب کا یقین ہو جاتا ہے لیکن اس سے اخلاقی اوصاف خصوصاً جرأت استحکام کیرکٹر۔ لیڈر بننے کی قوت کی جانچ نہیں ہوتی ہے جو دیسی اقوام کے ساتھ پیش آنے کے لیے ضروری ہیں۔ آپ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ طریق مقابلہ باشندگان ہند کے بھرتی کرنے کا نہایت بدتر طریقہ ہے گو اس نے یہ نہ ظاہر کی کہ یہ طریقہ موقوف کر دیا جاوے۔ باشندگان ہند کے ملازمت میں داخل ہونے کی سبیل آپ نے یہ ذریعہ بہتر تصور کیا کہ آں

امیدوارون کے لیئے جنکو افسران سررشتہ تعلیم منتخب کرین - نامزدگی اور امتحان کا متحدہ
طریقہ جاری کیا جاوے - گواہ نے ہندوستان مین یکسان امتحان مقابلہ کی تجویز سے
زوردار اختلاف ظاہر کیا - اور اس طریقہ کو جاری کرنا غیر ضروری بیان کیا - گواہ
نے بیان کیا کہ وہ اس کے موافق نہین ہین کہ انگلستان یا کسی دوسرے مقام پر امتحان
مقابلہ کے ذریعہ سے باشندگان ہند بھرتی کئے جاوین - بعد ازان گواہ نے بیان کیا
کہ انگریزون کا ایک قلیل تناسب سول نظم و نسق کے اعلے اسامیون پر مقرر ہونا چاہیئے
اور باشندگان ہند کا انڈین سول سروس کی ۱۰ فیصد سے زائد اسامیون پر مقرر ہونا
مناسب نہ ہوگا - کسی حالت مین کوئی ہندوستانی برہما کی انڈین سول سروس مین مقرر
نہ ہونا چاہیئے گواہ نے اسٹیٹوٹری سولین کی اسامیان از سر نو قایم ہونے سے اختلاف
ظاہر کیا - گواہ نے یہ خیال نہین ظاہر کیا کہ ممبران سول سروس مین ہندوستانی السنہ سے واقفیت
حالت اضمحلال مین ہے - اور اسکا علاج گواہ نے یہ بتایا کہ ڈپارٹمنٹل امتحانات ...
کے ساتھ جانچ کی جاوے -

صدر نشین صاحب کے سوالات کے جواب مین مسٹر نل صاحب نے بیان کیا
کہ برہما کے کسی ضلع مین ہندوستانی حکومت کرنے کے لیے ویسا ہی ناقابل ہے جیسا کہ
برہمی ہندوستانی اضلاع کے لیئے ناقابل ہے اہل برہما ہندوستانیون کو ناپسند کرتے
اور ایک حد تک ان سے نفرت کرتے ہین - اہل برہما حکومت برطانیہ پسند کرتے ہین کیونکہ
قوم برطانیہ نے برہما فتح کیا ہے اور بدین وجہ انکو اس بات کا اعتراف ہے کہ قوم برطانیہ
کو حکومت کرنے کا حق حاصل ہے برہما مین ہندوستانی افسر کو حالت جلا وطنی کی سی ہوگی
اور بہ حیثیت حاکم وہ یہان ہمیشہ پریشان اور اپنے ملک کو واپس جانے کی فکر مین رہیگا
ہندوستانی اور برہمی مین قومی - مذہبی و رواجی اختلافات بہت گہرے پائے جاتے ہین -

امل رنلڈشی صاحب نے سوال کیا کہ کیا گورنمنٹ کے محکمہ تجارت و صنعت و حرفت مین
مسٹر کلارک صاحب کا ممبر ہونا سول سروس مین کوئی رنجش پیدا ہونے کا باعث ہوا ہے -
لیکن صدر نشین صاحب نے اس سوال کی اجازت نہین دی -

سر تھیوڈور ماریسن صاحب کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ جو ہندوستانی
امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے سول سروس مین بھرتی کیے جاتے ہین اون مین انتظامی اوصاف

غالباً نہین ہوتے ہین۔ مسٹر گوکھلے صاحب کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ برہما مین کوئی ہندوستانی بہ حیثیت حاکم ضلع ویسا ہی غیر موزون ہوگا جیسا کہ کوئی برہمی صوبہ سرحد شمال و غرب یا بنگال مین غیر موزون ہوگا۔

س۔ آپ کیونکر یہ کہتے ہین کہ بنگال مین برہمی حاکم غیر موزون ہوگا۔ آپکو اس معاملہ مین متعلق تجربہ نہین ہے۔

ج۔ مجھے یہ معلوم نہین ہے کہ دیگر صوبجات مین جو ہندوستانی ملازم ہین انکی نسبت کسی کو شکایت ہے یا نہین۔ لیکن مجھے یقین واثق ہے اگرچہ مین وجوہات بیان نہین کرسکتا ہون کہ برہما مین ہندوستانی غیر موزون ہونگے۔

س۔ آپ کا بیان ہے کہ انگریزون نے چونکہ برہما فتح کیا ہے اسلیے وہاں برہما انگریزونکو آنے دینگے لیکن ہندوستانیون کے لیے وہ یہ اجازت نہین دے سکتے ہین۔ یہ آپ کی راے ہے یا اہل برہما کی۔

ج۔ میرا خیال ہے کہ یہ اہل برہما کا نہایت معقول نکتہ خیال ہے۔

س۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ فتح کی یہ دلیل ایسے معاملہ مین عاید کی جاوے۔

ج۔ میرے خیال مین یہ اہل برہما کا نہایت معقول نکتہ خیال ہے

س۔ کیا برہما پر گورنمنٹ ہند نے مہم بھیجی تھی۔

ج۔ ہان۔

س۔ اس مہم کا صرفہ کسنے دیا۔

ج۔ سلطنت ہند نے۔

س۔ برہما مین جو خسارہ ہوا وہ کسنے دیا۔

ج۔ ہندوستان نے لیکن مین جانتا ہون کہ برہما نے واپس دیدیا تھا۔

س۔ آپ کہتے ہین کہ اہل برہما ہندوستانیون کو ناپسند کرتے اور ان سے نفرت رکھتے ہین۔ میرے خیال مین یہ بیان کسیقدر سخت ہے۔ لیکن جب آپ یہ کہتے ہین کہ اہل برہما ہندوستانیون سے نفرت رکھتے ہین تو مین یہ جاننا چاہتا ہون کہ اس سے آپ کا کیا منشا ہے اہل برہما کو کیون نفرت ہے۔

ج۔ مین یہ کہنے کے قابل نہین کہ کیون ایسا ہے۔ مین اس معاملہ مین اہل برہما کے رجحان کو

جائز قرار نہین دیتا ہون مین صرف واقعی حالت بیان کرتا ہون۔

مسٹر عبدالرحیم صاحب کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ مجھے یہ نظر نہین آتا ہے کہ کیونکر وہ انگریز امیدوار جو ولایت مین انڈین سول سروس کے لیے منتخب کیے جاوینگے۔ انکو زمانہ پروبیشن مین ہندوستانی گرامر مین اور ہندوستان کی موجودہ حالتون مین نظر تعمق ڈالنے کا موقعہ ملےگا۔ بعد ازان آپ نے بیان فرمایا کہ مسلمانون کی تعداد عظیم ہین صاحب جایداد ہین اور وہ یہان مستقل طور پر آباد ہو گئے ہین۔

میر مجلس صاحب کے سوال کے جواب مین مسٹر جسٹس ہارنول صاحب نے بیان کیا کہ باشندگان ہند سے اہل برہما کی نفرت قومی خاصہ ہے وہ کالے آدمی اور غیر ملکی سمجھے جاتے ہین
سر مرے ریمک صاحب بہادر کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ برہما مین جوڈیشل و انتظامی اختیارات کے متعلق عام مطالبہ نہین ہے۔ آپ نے ڈپٹی کمشنرون سے اختیارات مجسٹریٹی نکال لینے سے موافقت ظاہر نہین کی۔ بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ اہل برطانیہ نے چونکہ برہما فتح کیا ہے پس اہل برہما کا یہ خیال ہے کہ انکو حکومت کرنے کا حق حاصل ہے اور اہل برہما ہندوستانیون کی حکومت پر کئی پشتون کے بعد راضی ہونگے۔

مسٹر جسٹس عبدالرحیم (س)۔ کیا آپ کا یہ خیال نہین ہے کہ اس ملک کی گورنمنٹ کو ہندوستانیون کے حق مین اس اظہار نفرت کا حوصلہ گھٹانا چاہیئے۔

ج۔ میرا خیال یہ ہے کہ گورنمنٹ کو صوبہ کی رعایا سے ہمدردی کرنی چاہیئے اور جہانتک ممکن ہوسکے ہر ایک صوبہ کو خوش رکھنا چاہیئے۔ مین نہین جانتا کہ گورنمنٹ اس قسم کے خیالات کسطرح مٹا سکیگی۔

س۔ بلا شک آپ اس امر کا اعتراف کرینگے کہ گورنمنٹ کو اس قسم کے خیالات کی چشم پوشی نہ کرنی چاہیئے۔

ج۔ بلا شک چشم پوشی نکرنا چاہیئے لیکن مین ان خیالات کے لیئے ان کا حوصلہ پست نہین کرونگا اور یہ نہین کرونگا کہ اسپر ہندوستانیون کو مقرر کرون۔ گواہ نے بعد ازان بیان کیا کہ سروس مین اسقدر ایماندار اہل برہما ہین کہ شاید بہت لوگون کو اسکا خیال بھی نہ ہوگا چیرمین صاحب نے اس موقعہ پر دخل انداز ہو کر فرمایا

کہ ہمکو ان مسایل پر بحث نکرنا چاہیئے کہ ایک قوم کا رجحان دوسری قوم کی جانب
کیسا ہے۔ اگر مسٹر عبدالرحیم صاحب گواہ سے امور تحقیقات طلب کے متعلق سوال
کرین تو اس سے ہر شخص فایدہ اُٹھا سکیگا۔

مسٹر رتر ے میکڈانلڈ صاحب نے سوال کیا کہ گواہ نے کس بنا پر یکسان امتحان
پر اعتراض کیا ہے جسکے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ اسکا باعث یہ ہے کہ آجکل
امتحانات انگلستان مین ہوتے ہین اور معدودے چند اہل ہند وہان جاتے ہین۔ اگر
امتحان یہان ہوگا تو بہت سے اہل ہند امتحان مقابلہ مین شریک ہو سکینگے۔

مسٹر میکڈانلڈ صاحب س۔ کیا جب آپ نے یہ جواب دیا ہی ہندوستان کی موجودہ
حالت تعلیم کا بھی لحاظ کرلیا ہے۔

ج۔ ہان۔

س۔ اور کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ خاص خاص ہندوستانی کالجون کے گریجویٹ امتحان
انڈین سول سروس سے بالکل علیحدہ رہین۔

ج۔ مجھکو اس معاملہ مین رائے ظاہر کرنے کا کافی تجربہ نہین ہے۔

مسٹر گوکھلے صاحب کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ اعلی آسامیون پر
انگریز حکام کی اختیار رہنا چاہیئے۔ لیکن موجودہ حالت کے دیکھتے ہوئے میرا یہ خیال نہین
ہے کہ اہل ہند کو زیادہ اسامیان دی جاوین۔ یا چاہی آیندہ جو حالت ہو۔

جب مسٹر ہارٹنول صاحب مسٹر گوکھلے صاحب کے ان سوالات کا جواب دے رہے
تھے کہ ہندوستانیون کے متعلق اہل برہما کے خیالات کیسے واقع ہوئے ہین چرمین صاحب
نے دخل انداز ہو کر فرمایا۔ مجھے اس موقعہ پر دخل انداز ہونا ضروری ہے ہین ان مسایل
کی چھیڑ چھاڑ کو ناپسند کرتا ہون۔ ہم کو سول سروس تک اپنے سوالات کو محدود رکھنا چاہیئے
اور مین اپنے ہم جلیسون اور گواہون سے یہ خواہش ظاہر کرونگا کہ وہ قومون کے مابین
باہمی موازنہ ترک کردین۔ کیونکہ کمیشن کو ان معاملات مین تحقیقات نہین کرنا ہے۔ ہم تحقیقات
کرنے آئے ہین کہ برہما مین سروس کی کیا حالت ہے نہ یہ کہ آیا اہل برہما اہل ہند سے
نفرت رکھتے ہین یا اہل ہند اہل برہما سے اس مین مجھے کوئی امر دریافت
طلب نظر نہین آتا ہے اور میری خواہش ہے کہ اب سے گواہ اور کمشنر صاحبان دونون

اس قسم کے سوال و جواب ترک فرمائینگے۔
لارڈ رونلڈ شی صاحب کے سوال کے جواب مین مسٹر ہارٹویل صاحب نے فرمایا کہ بمقابلہ ۲۰ یا ۳۰ سال اُس طرف کے آجکل سول سروس کے لیے رنگروٹ زیادہ وسعت کے ساتھ داخل کئے جاتے ہین۔ اور یہی باعث ہے کہ اس سروس مین اسقدر ناپسندیدہ اشخاص ہین۔

میجر ڈس ووکس صاحب

میجر ڈس ووکس صاحب قایم مقام کمشنر قسمت پیگو نے بیان کیا سولین افسرون کے ذاتی تجربہ سے آپ کہہ سکتے ہین کہ سول سروس مین بھرتی کا موجودہ طریقہ قابل اطمینان ہے اور باشندگان ہند کے داخلہ کے لیے کوئی رد و بدل درکار نہین ہے۔ یکسان امتحان مقابلہ معیار مطلوبہ تک تربیت دینے کے لیے غیر موزون ہے بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ اگر بڑی بڑی اسامیان سولین کے لئے مخصوص نہین ہونگی تو اچھے آدمیون کے لیے کافی تربیت نہین ہو سکتی ہے کہ وہ اس صیغہ ملازمت مین داخل ہون۔ پراونشل سروس سے قابل افسرون کی ترقی وقتاً فوقتاً ہونی چاہیئے۔ گواہ نے یہ شکایت کی کہ گورنمنٹ ہند مین معدودے چند اعلیٰ اسامیون پر افسران برہما مامور ہین اور اس طرز عمل مین تغیر کی ضرورت کھائی جاتی ہے تاکہ برہما کے سولین کو انہی قابلیت دکھانے کا موقعہ ملے۔
سر تھیوڈر ماریسن صاحب بہادر کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ ہم کا یہ خیال ہے کہ سولین کے لیئے نصاب یونیورسٹی نہایت مفید ہے اس سے انکی مکمل تعلیم ہوتی ہے۔ گواہ نے یہ تجویز کیا کہ سول سروس مین جو فوجی آدمی بھرتی کیے جاتے ہین انکا فوجی خطاب قایم رہنا چاہیے کیونکہ وہ براہ راست سولین کی اسامی پر مقرر ہوتے ہین اور سول سروس پنشن کے قواعد کے اندر آتے ہین۔
مسٹر چوبل صاحب کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ نوجوان سولین کو ایک سال پولس کی تربیت حاصل کرنا چاہیئے۔
مسٹر عبد الرحیم صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ برہما مین کوئی رائے عامہ نسبت علیحدگی جوڈیشل و ایگزیکٹیو اختیارات پائی نہین جاتی ہے۔
بعد ازان تین بیرسٹر صاحبان مسمی کننگ اوپے آنریبل من میان اور مانگ کن کا بیان ہوا

آخر الذکر گواہ نے یکسان امتحان مقابلہ سے مخالفت کی چیرمین صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ انکی یہ راے ہے کہ نظم و نسق انگریزون کے ہاتھ مین رہے چیرمین صاحب نے سوال کیا کہ آپ کا خیال ہے کہ اگر یکسان امتحان مقابلہ قایم ہوا تو اس سے یہ خطرہ ہے کہ انگریزون کی کثرت مین غیرواجبی تخفیف ہوجاوے گی گواہ نے جواب دیا کہ ہان انکا یہ خیال ہے۔

بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ طلبا کے تعلیمی کمال کے نسبت انکی یہ راے زبردہ واقع ہوئی ہے۔ آجکل برہما مین علیحدہ یونیورسٹی نہین ہے اور اہل برہما ایک یونیورسٹی کے لیے درخواست کرتے ہین۔

مسٹر رمزے میکڈانلڈ صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ اگر یکسان امتحان مقابلہ انگریزون اور اہل برہما دونون کے لیے ہو تو گواہ کو البتہ زیادہ اعتراض نہوگا کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو اہل برہما کو سول سروس مین داخل ہونے کا موقعہ نہین ملیگا بجواب سوالات مسٹر گوکھلے صاحب ماناگ کن صاحب نے بیان کیا کہ اگر یکسان امتحان مقابلہ کی اسکیم مین برہما خارج کردیا گیا تب بھی انکو اعتراض ہوگا کیونکہ نظم و نسق کا انگریزی رنگ جاتا رہیگا۔ گواہ نے بیان کیا کہ انھون نے اس معاملہ مین برٹش نکتہ خیال سے بھی غور کیا ہے۔

بعد ازان مسٹر بنگ صاحب صدر نشین ایوان تجارت برہما کی شہادت ہوئی۔ آپ نے یکسان امتحان مقابلہ سے مخالفت کی مسٹر چوبل صاحب کے سوال کے جواب مین آپ نے بیان کیا کہ آپ کو یہ خوف ہے کہ انگریزی اقتدار کو نقصان پہونچیگا۔

آنریبل مسٹر ایلس صاحب

آنریبل مسٹر ایلس صاحب بہادر چیف سکرٹری برہما نے گورنمنٹ برہما کے جانب سے بیان فرمایا کہ لاٹ صاحب بہادر کی راے مین سول سروس کے لیے امیدوار بھرتی کرنے کا موجودہ طریقہ قابل اطمینان طور پر چل رہا ہے۔ اور اس طریقہ مین اگر کچھ نقص ہے تو انگریز امیدوارون پر قومی اوصاف اور کریکٹر بنانے والی تعلیم سے جو وہ حاصل کرتے ہین۔ ان نقایص کا اثر ان پر نہین پڑتا ہے ولایت اور ہندوستان دونون جگہ

یکسان امتحان مقابلہ کی سرپارزوے ایڈمسن صاحب بہادر نہایت زور کے ساتھ
مخالفت کرتے ہین . اور اس معاملہ مین انکی وہی راے ہے جو گورنمنٹ ہند کی مراسلت
مورخہ یکم نومبر ۱۸۹۳ء مین درج کی گئی تھی سول سروس کی اسامیون پر باشندگان
ہند کا ایک معین تناسب مقرر کرنے کے متعلق لاٹ صاحب بہادر کی یہ راے
ہے کہ اعلی اسامیون کے لیے وہی اشخاص منتخب کیے جاوین جن کی قابلیت
اور استعداد ملازمت ماتحت کے اصلی تجربہ سے ثابت ہو گئی ہو یعنی موجودہ طریقہ
مندرج فہرست اسامیان کا بعد ترمیمات کے قایم رکھا جاوے یعنی بجاے
چند اسامیان درج فہرست کیے جانے کے صیغہ سول سروس مین چند اسامیان
ہر ایک صوبہ مین علیحدہ رہین . اور ان پر سول سروس کے منتخب ممبران مقرر کیے جاوین .
سر ہارون ایڈمسن صاحب بہادر جوڈیشل شاخ کے واسطے کوئی علیحدہ طریقہ
بھرتی تجویز نہین فرماتے ہین . اور انکا خیال ہے کہ موجودہ نظام جوڈیشل و اکزیکٹیو
شاخ مین کوئی ردوبدل درکار نہین ہے بلکہ یہ امر مین توسیع کام علیحدگی جوڈیشل و
اکزیکٹیو فرایض کے مسلہ کو تبدریج حل کر رہی ہے . لاٹ صاحب بہادر کی یہ
راے ہے کہ جوڈیشل افسران کو کافی قانونی وقفیت ہونا چاہیئے اور وہ اسطرح
حاصل ہو سکتی ہے کہ انگلستان مین زمانہ تربیت دو سال قرار دیا جاوے اور
قانونی تعلیم اور وہان کی عدالتون اور [illegible] کے کام سے وقفیت حاصل کرنا چاہیئے
عمر کی قید ۱۹ سے ۲۱ سال رکھنا چاہیئے .
لاٹ صاحب بہادر کی یہ راے ہے کہ جو افسر ملازمت کے پہلے [illegible] مین بیاہ کر لیتے
ہین ان کے کام کی خوبیون مین فرق پڑ جاتا ہے زیادہ عمر کی قید لگانے کا ایک
نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ افسران ہندوستان مین بیاہے ہوے آگئے ہین جس سے وہ
بیجا ہے اچھی طرح نہین مل سکتے ہین اور انکی زبان اور کریکٹر سے ناواقف رہتے
ہین . علاوہ ان لاٹ صاحب بہادر کی یہ راے ہے کہ ہندوستان کے سول نظم و
نسق مین اعلے اسامیون کے کم سے کم تناسب پر انگریز مقرر کیے جاوین . پراونشل
سروس کے متعلق لاٹ صاحب بہادر کی یہ راے ہے کہ موجودہ نظام مناسب ہے
اور اسمین کسی قسم کی ردوبدل کی ضرورت نہین ہے .

لارڈ صاحب بہادر کی یہ راے ہے کہ اگر اُمیدواران سول سروس ہندوستان مین ایک سال تک کام کرنے کے قبل شادی کر لین تو انکی تو ودہامی انمین نکال دیا جائیگی۔ گواہ نے یکسان امتحان مقابلہ سے اس بنا پر اختلاف کیا کہ کئی سال تک دیگر اقوام کے اُمیدواروں کے ساتھہ مقابلہ کرنے کے قابل نہونگے۔

مسٹر عبدالرحیم صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ جو ہندوستانی برٹش مین ڈو کمب اکلاٹر ہین اور جنھون نے برہما کو اپنا گھر بنا لیا ہے وہ پراونشل یا سپارنڈ نیٹ سروس مین نوکری پانے کے مستحق ہین۔

مسٹر رمزے میکڈانلڈ صاحب نے سوال کیا۔ فرض کیجیے کہ بہت سے برہمی ولایت جا کر اچھی تعلیم حاصل کرین اور یکسان امتحان مقابلہ کے لیے پولیٹکل مطالبہ پیش ہو تو کیا آپ تب بھی اس سے اختلاف کرینگے۔

مسٹر رالیس صاحب نے جواب دیا۔ اس معاملہ مین کچہ کہا نہین جا سکتا ہے کہ آیندہ کیا ہوگا۔ مین نے یکسان امتحان مقابلہ پر جو اعتراضات کیے ہین وہ اس خیال پر مبنی ہین کہ بہت عرصہ تک برہما کی موجودہ حالت بدستور قایم رہے گی۔

مسٹر چوبل صاحب (س) کیا یہ سچ ہے کہ کوئی افسر جتنے زیادہ آدمیون کو سزا دیتا ہے اُتنی ہی جلدی اسکی ترقی ہوتی ہے۔

ج۔ یہ خیال کرنے کی کوئی وجہ پائی نہین جاتی ہے کہ کسی افسر کی ترقی اسی امر پر مبنی ہے کہ وہ کم یا زیادہ مقدمات مین سزا دیتا ہے۔

مسٹر ہالبرٹن صاحب

رنگون کی میٹنگ - جدہا اڈہاپ. کارپوریشن کے منیجر مسٹر ہالبرٹن صاحب نے بیان کیا کہ سول سروس مین بذریعہ بھرتی ہونے کا موجودہ طریقہ اصولاً غلط ہے اور آپ نے یہ سفارش کی کہ انگلستان مین ۹ افسران کا ایک بورڈ قایم ہو جو اُمیدوارون کو نامزد [illegible] کی راے یہ ہے کہ انگلستان مین جو امتحان ہو اُسمین باشندگان ہند داخل نہ کیے جاوین اور یکسان امتحان مقابلہ سے سخت مخالفت کی۔

بجواب سوالات مسٹر گوکھلے صاحب گواہ نے بیان کیا کہ اہل برہما مین اچھے لڑکون کو

انگلستان بھیجنے کا رجحان روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے باشندگان کو ہوم سول سروس کے امتحان مقابلہ مین شریک ہونے کی اجازت دیجاوے لیکن ہندوستان مین ان کے لیے دروازہ بند کردیا جاوےگا۔

مسٹر اسمتھ صاحب

مسٹر اسمتھ صاحب مہتمم بندوبست نے یہ رائے ظاہر کی کہ موجودہ طریقہ بھرتی عہدہ داران سول سروس قابل اطمینان ہے اور یہ طریقہ باشندگان ہند کے لیے بھی نہایت موزون ہے۔ گواہ نے یکسان امتحان مقابلہ سے مخالفت کی۔ کیونکہ انتظامی وجوہات کی بنا پر جہانتک ممکن ہووے اہل ہند کی محدود تعداد اس صیغہ مین داخل کی جاوے اور اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ بڑی بڑی اسامیون پر یورپین مقرر کیے جائین ایکزیکیٹیو جوڈیشل فرائض مین کوئی تغیر درکار نہین ہے۔ بجواب سوالات چیرمین صاحب گواہ نے بیان کیا کہ بعض نوجوان سویلین بدین وجہ غیر موزون ہین کہ ان مین اہل ہند کے ساتھ ہمدردی ہونے کی کوتاہی پائی جاتی ہے۔ اس کا باعث ایک حد تک ناقص تربیت اور ایک حد تک اُن کی ذاتی حالت ہے۔ مسٹر گوکھلے صاحب کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ وہ اہل برہما کو سول سروس مین داخل نہیں کرینگے۔

مانگ لونگ صاحب

مانگ اونگ صاحب بیرسٹر اور ممبر تعلیمی سنڈیکیٹ نے بیان کیا کہ اُن کے خیال مین یکسان امتحان مقابلہ عملی پالیٹکس کے دایرہ کے اندر نہین آتا ہے اور ان کا یہ خیال نہین ہے کہ کسی قسم کی اسامیون مین تمام فرقون اور جماعتون کے نمایندے شریک کیے جاوین۔ آپ نے یہ سفارش کی کہ زیر اقتدار ہائیکورٹ ڈسٹرکٹ جوڈیشل سروس قایم کی جاوے۔

مسٹر چوبل صاحب کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ جوڈیشل و ایکزیکیٹیو فرایض

کی کامل علیحدگی مقصود ہے۔
مسٹر گوکھلے صاحب کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ ان کو یکسان امتحان مقابلہ کے مسئلہ پر بحث کرنے سے اسوجہ سے انکار ہے کہ انگلستان مین حکام اسکے خلاف ہین۔

میٹ آنگ صاحب

میٹ آنگ صاحب ڈپٹی کمشنر نے بیان کیا کہ یکسان امتحان مقابلہ ہونا پسند نہین ہے، گواہ نے اس امر پر زور دیا کہ صوبہ کی ملازمت مین اہل برہما زیادہ تر نوکر رکھے جاین اور دیگر اقوام سراسر غیر تصور کی جاین۔ گواہ نے بیان کیا کہ جوڈیشل و انتظامی فرایض یکجائی تغیر درکار نہین ہے گواہ کا یہ خیال ہے کہ پراونشل سروس کے لیے اسامیون کی تعداد نہایت قلیل واقع ہوئی ہے
بجواب سوالات جرح گواہ نے بیان کیا کہ برہما مین بر وقت تقرر یوروشین کو فوق دیا جاتا ہے۔
لارڈ رونلڈشی صاحب کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ سول سروس مین یوروپین کی تعداد زیادہ سے زیادہ ہونی چاہیے۔ اگر اس سے یکسان امتحان مقابلہ مین نقص پیدا ہو تو یکسان امتحان مقابلہ کی ضرورت نہین ہے۔

مسٹر میک کاون صاحب

مسٹر میک کاون صاحب سالیسٹر و ڈیٹوسل کمشنر نے بیان فرمایا کہ یکسان امتحان مقابلہ کا نتیجہ یہ ہوگا کہ باشندگان ہند کی تعداد مین بہت زیادہ اضافہ ہو جاے گا۔ اور موثر نظم و نسق کے لیے یہ تعداد بہت زیادہ ہوگی نظم و نسق کا ایک انگریزی رنگ قایم رکھنے کیلیے چند اسامیان قانوناً افسران سول سروس کیلیے مخصوص ہونا چاہیئین۔
بجواب سوالات مسٹر رحیم میکڈانلڈ صاحب گواہ نے بیان کیا کہ انکو کوئی ایسا واقعہ معلوم نہین ہے کہ جس سے وہ یہ کہہ سکین کہ صیغہ سول سروس حالت اضمحلال مین ہے۔

بجواب سوالات مسٹر گوکھلے صاحب گواہ نے بیان کیا کہ یکسان امتحان مقابلہ اصلی تعلیم کے حق مین مضر ہوگا اور جان بوجھکر کالجون مین رٹنے کی عادت ڈالی جائے گی۔

مسٹر تھیوڈور ماریسن صاحب بہادر کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ کلکتہ کی یونیورسٹی مین موجودہ طریق تعلیم کے مطابق رٹنے کا طریقہ بہت زیادہ ہے۔ جب برہما مین علیحدہ یونیورسٹی ہوجائیگی تو کلکتہ کا موجودہ طریقہ مٹ جائیگا۔

بجواب سوالات لارڈ رونلڈشے صاحب گواہ نے بیان کیا کہ جو اہل برہما بڑی بڑی اسامیون پر مامور ہون انکی انگریزی تربیت ہونی چاہیے تاکہ نظم و نسق کا انگریزی رنگ بدستور قایم رہے۔

مسٹر جوئس ایملی ڈیوبرن صاحب

مسٹر ڈیوبرن صاحب نائب میر مجلس رنگون مینوسپلٹی نے یکسان امتحان مقابلہ سے اختلاف کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہندوستانیون کا داخلہ نامزدگی پر مبنی ہونا چاہیے۔ گواہ نے یہ بھی بیان کیا کہ امتحان مقابلہ پاس کرنے کی استعداد ہونے سے یہ مراد نہین ہو سکتی ہے کہ حکومت کرنے کی استعداد ہے۔ برٹش عظمت قایم رکھنے کے لیے یوروپین اور ان کی اولاد کا تناسب سول سروس مین تین اور ایک کا ہونا چاہیے۔

بجواب سوالات مسٹر گوکھلے صاحب گواہ نے بیان کیا کہ ہندوستان مین اعلے تعلیم رٹنے کا نتیجہ ہے گواہ کا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ ہندوستانی طلبا رٹتے زیادہ ہین۔

مسٹر کاؤس جی صاحب

مسٹر کاؤس جی صاحب ممبر کونسل وضع قوانین نے یہ خیال ظاہر کیا کہ سول سروس کے لیے موجودہ طریقہ بھرتی ناقص ہے اور باشندگان ہند کے آزادی کے ساتھ داخل ہونے کے لیے موزون نہین ہے۔ گواہ نے یکسان امتحان مقابلہ کی موافقت نہایت زور کے ساتھ کی کیونکہ اس سے ہندوستان مین اعلے تعلیم کو زیادہ ترغیب ہوگی۔ انگلستان و ہندوستان مین امتحان مقابلہ سول سروس مین باشندگان ہند کے داخلہ

کے لیے ہونا چاہیے سول سروس کے لیے فوجی افسرون کے داخلہ سے گواہ نے مخالفت کی
بجواب سوالات چیرمین صاحب گواہ نے بیان کیا کہ انھون نے اپنی زندگی برہما
مین صرف کی ہے اور انکا تجربہ یہ ہے کہ ہندوستانی واہل برہما ایکدوسرے سے نہایت
یکسونی کے ساتھ ملتے ہین۔ اہل برہما مین گواہ کے بہترین دوست ہین۔
بجواب سوالات مسٹر سیلانی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ یکسان امتحان مقابلہ کی حمایت کا
خاص باعث یہ ہے کہ اس سے حکومت برطانیہ اہل ہند مین ہردلعزیز ہوگی اور
گورنمنٹ کے ہاتھ محفوظ ہوجاوینگے۔
بجواب سوال مسٹر طامسن صاحب کوآپٹو ممبر گواہ نے بیان کیا کہ انھون نے ہرایک
صوبہ کے واسطے علیحدہ امتحان کا جو اسکیم پیش کیا ہے اسکو ہرایک صوبہ کی رعایا
کے لیے محدود کرینگے۔

مسٹر احمد ملا داؤد صاحب

مسٹر احمد ملا داؤد صاحب میر مجلس مسلم ایسوسی ایشن نے بیان فرمایا کہ موجودہ طریقہ
امتحان سول سروس ہندوستانیون کے لیے ٹھیک نہین رہے۔ یہ امتحان ہندوستان
مین بھی ہوا کرے۔ ججون کے نسبت آپ نے فرمایا کہ کل افسران کی نصف تعداد سول
سروس مین سے اور نصف بیرسٹرون مین سے منتخب کی جاوے۔ بجواب سوالات میر مجلس
صاحب کمیشن ہذا گواہ نے بیان کیا کہ اسامیون پر یوروپین کی زیادہ تعداد رکھنے کی
کچھ ضرورت نہین ہے۔
لارڈ رونلڈشی صاحب بہادر کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ نوآبادیون
کے انگریزون کو ہندوستان مین ملازمت نہ ملنی چاہیے۔ یوروپین اور ہندوستانیون
کے میل وجول کے نسبت گواہ نے بیان کیا کہ انکا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ یوروپین ہندوستانیون
سے نہین ملنا چاہتے اور ان سے الگ تھلگ رہتے ہین۔
بعد مسٹر داؤد صاحب کی شہادت ختم ہونے کے میر مجلس صاحب نے یہ اعلان
فرمایا کہ رنگون مین کمیشن کا اجلاس ختم ہوا۔

گواہان آسام کی شہادت

رنگون سے رایل پبلک سروس کمیشن آسام کے گواہان کی شہادت قلمبند کرنے کے لیے کلکتہ واپس آیا جہان ۱۷ فروری سنہ ۱۹۱۳ع سے اسنے اجلاس شروع کیا۔ سواے مسٹر چیرول صاحب کے جو بوجہ علالت رنگون کے ہسپتال مین تھے اور مسٹر میج صاحب کے باقیماندہ تمام ممبران کمیشن موجود تھے اس موقعہ پر مسٹر آر تھبنارٹ صاحب اور مولوی محب الدین احمد صاحب بہ حیثیت کو آپٹڈ ممبران تشریف رکھتے تھے۔

مسٹر ڈبلو جے رِیڈ صاحب

مسٹر ولیم جیمس رِیڈ صاحب بہادر چیف سکرٹری چیف کمشنر صاحب بہادر آسام نے اپنے بیان تحریری مین حسب ذیل راے ظاہر کی ہے۔

مین امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے موجودہ طریقہ بھرتی کے عملدرآمد کو اصولاً بالعموم قابل اطمینان تصور کرتا ہون۔ ولایت اور نوآبادیون کے سول سروس کو انڈین سول سروس سے متحد کرنے کے موجودہ طریقہ کے نسبت مجھے ذاتی تجربہ نہین ہے میرے خیال مین یہ طریقہ مفید ہے کیونکہ اس سے اس امر کی جانچ ہوتی ہے کہ انڈین سول سروس بمقابلہ دیگر کسیقدر اپنے جانب رجوع کرتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے انڈین سول سروس کی حد عمر مین تغیر کرنا مناسب معلوم ہو تو میرا یہ خیال ہے کہ موجودہ متحدہ طریقہ کے فواید اسقدر زیادہ ہین کہ وہ اس قسم کے تغیرات کے خلاف زوردار دلیل ہو سکتی ہین مین اسکے خلاف ہون کہ ہندوستان و انگلستان مین کسی قسم کا یکسان امتحان مقابلہ ہو۔ سنہ ۱۸۸۶-۸۷ع کی پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ پر احکامات صادر ہونے کے بعد سے حالتین تبدیل ہو گئی ہین لیکن میرا یہ خیال ہے کہ یکسان امتحان مقابلہ کے طریقہ کے متعلق اس زمانہ مین جو اعتراضات پیش ہوئے تھے وہ ہنوز دفع نہین ہوئے ہین۔ میرا یہ خیال ہے کہ اگر ہندوستان مین کوئی علیحدہ امتحان ہو یا اگر ہر ایک صوبہ مین یا چند صوبون کے حلقہ مین ہو اور یہ امتحان بدین غرض ہو کہ انڈین سول سروس کی آسامیون پر باشندگان ہند کا ایک معین تناسب مقرر کیا جاوے تو اسکا نتیجہ سواے

سوائے اسکے اور کچھ نہ ہوگا کہ اس طریقہ سے جو آدمی بھرتی کیے جائینگے وہ ان کے مقابل مین ادنےٰ درجہ کے قرار دیے جائینگے جو اس صیغہ ملازمت مین لندن مین امتحان مقابلہ پاس کرنے پر بھرتی کیے جاتے ہین۔ مین اسکو نہایت ضروری خیال کرتا ہون کہ اس سروس کے یوروپین و ہندوستانی ممبران کے مابین کوئی امتیاز نہ ہونا چاہیئے مین نے بیان کردیا ہے کہ ایک امتحان مقابلہ کے طریقہ کو مین پسند کرتا ہون جو لندن مین ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی تغیر کیا جاوے تو مین آسام کے متعلق یہ سفارش کرونگا کہ نامزدگی اور امتحان کا مشترکہ طریقہ جاری کیا جاوے کسی دوسرے طریقہ سے صوبہ کے تمام فرقون اور جماعتون کے نمایندے شریک نہین کیے جاسکتے ہین جو مین نہایت پسندیدہ خیال کرتا ہون بنظر اس خیال کہ آسام کی حالتین خاص قسم کی واقع ہوئی ہین اس طریقہ سے مقابلہ کے لیے جو اسامیان قرار پائینگی میرے راے مین ضرور محدود ہونگی۔ میرا یہ خیال ہے کہ حضور ملک معظم کی یوروپین رعایا کا کم سے کم تناسب سول نظم و نسق کی اعلےٰ اسامیون پر مقرر ہونا ضروری ہے مین اُن اسامیون کا تناسب قرار دینے کے لیئے تیار نہین ہون جو انڈین سول سروس کی اسامیون مین شامل کیا جائے اور موجود حالتون کے دیکھتے ہوے باشندگان ہند کا تقرر مناسب ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ ہر ایک صوبہ کے لیئے یہ تناسب جداگانہ ہوگا اور آسام مین موجودہ حالتون کے دیکھتے ہوے یہ تناسب نہایت قلیل ہوگا میرا یہ خیال ہے کہ اس مسئلہ کا قطعی تصفیہ ناممکن ہے۔ لیکن جبتک وہ ہندوستانی جو اعلیٰ اسامیون پر مامور ہین ممبران انڈین سول سروس ہین اور جنھون نے انگریزی اعلےٰ تربیت حاصل کی ہے اور اس درجہ کی سرگرمی استحکام کریکٹر اور دیگر اوصاف ظاہر کیے ہین جسکے بغیر انگریزی امتحان مین کامیابی کی توقع کرنا مشکل ہوگا اسوقت تک میری یہ راے ہے کہ آیندہ کی حالت کو اپنے رنگ پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ میرا یہ خیال نہین ہے کہ ممبران انڈین سول سروس کی ہندوستانی السنہ کی وقفیت مین اضمحلال ہوگیا ہے آسام مین صوبہ کی دیسی زبانون کا معیار وقفیت ہمیشہ معقول طور پر بلند رہا ہے۔ اور اسکا باعث یہ واقعہ ہے کہ حکام ضلع اور ان کے نائب زیادہ آزادی کے ساتھ دورہ کرتے ہین اور رعایا سے زیادہ ملنے

چلتے ہین جہان حاکم ضلع کے پاس کام کی کثرت ہے وہان یہ ممکن نہین ہے کہ
مین جو ڈپارٹمنٹل امتحان ہوتا ہے اسکے بورڈ ممتحنان مین ایک عرصہ تک مین بھی
شریک رہا ہون۔ اور وہان مجھے یہ معلوم ہوا کہ اگرچہ نوجوان افسران خصوصًا
بندوبست کے کام کی تربیت حاصل کرنے کے بنگال زبان مین روانی کے
ساتھہ بات چیت کر سکتے ہین لیکن انکو معمولی بنگالی اخبار پڑھنے مین بڑی دقت
پیش آتی ہے۔ اسکا باعث زیادہ تر یہ ہے کہ ولایت مین زمانہ پروبیشن کم
کرکے دو سال سے ایک سال کردیا گیا ہے اور پروبیشنرون کو معدودے
چند بنگالی کتب پڑھنے کا موقعہ ملتا ہے اور وہ اس زبان کی صرف نحو سے اچھی
طرح واقف نہین ہوتے ہین۔ مزید بران بنگال کے لیے جو امید وار منتخب کیے
جاتے تھے ان کے لیے اس زمانہ مین یہ اختیاری تھا کہ وہ بجاے ہندوستانی زبان
کے فضیلت حاصل کرین نہ کہ بنگالی زبان سے۔ جن امیدوارون نے ایسا کیا تھا
انکا بہت نقصان ہوا۔

مسٹر رونلڈ شی صاحب کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ انکے خیال
مین یہ ضروری نہین ہے کہ باشندگان ہند کو سول سروس مین داخل ہونے کی مزید
آسانیان دیجاوین گواہ کا یہ خیال ہے کہ موجودہ انتظامات سے کافی آسانیان
پائی جاتی ہین۔

س۔ اگر کمیشن یہ تجویز اخذ کرین کہ سول سروس کی اعلی اسامیون پر باشندگان ہند کو
زیادہ تعداد مین داخل کرنا مناسب ہوگا تو آپ امتحان کے ذریعہ سے بھرتی کرنے کا
طریقہ پسند کرینگے یا پراونشل سروس سے چیدہ اشخاص کو داخل کرینگے۔

ج۔ میرا یہ خیال ہے کہ چیدہ اشخاص کو داخل کرنے کا طریقہ مین پسند کرونگا۔

بجواب سوالات مسٹر ماریسن صاحب بہادر گواہ نے بیان کیا کہ وہ اس کے
موافق ہین کہ انگلستان مین تمامی انڈین سروس کے لیے ایک سنٹرل تربیت گاہ قائم ہو
اور یہ درسگاہ ریزیڈنشل طریقہ کی ہو۔

مسٹر چوبل صاحب کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ آسام مین کچھ ایسے
افسر ہین جنکو مجسٹریٹ۔ دیوانی اور انتظامی اختیارات ایک ساتھہ حاصل ہین اور یہ طریقہ

قابل اطمینان طور پر جاری ہے۔
مسٹر فنشر صاحب بہادر نے سوال کیا کہ اگر دوسرے صوبہ کے سویلین آسام مین مقرر کیے جاوین تو کیا اسپر اعتراض ہوگا۔ آسام مین یہ خیال ہے کہ اس صوبہ کے باشندے ملازمت مین داخل کرکے جاوین۔ اگرچہ یہ خیال زیادہ زور دار واقع نہین ہوا ہے لیکن یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس قسم کا خیال ضرور پایا جاتا ہے۔
بجواب سوالات مسٹر رمزے میکڈانلڈ صاحب بہادر گواہ نے بیان کیا کہ اب بعض اوقات ایسے آدمی نظر آتے ہین جو ہر طرح سے قابل نہین ہوتے ہین اور اگرچہ طریقہ امتحان کے ساتھ کسی قسم کا طریقہ انتخاب اضافہ کیا جاوے تب بھی یہ اندیشہ ہے کہ بسا اوقات اس قسم کے آدمی پائے جاوینگے۔ آسام مین آجکل وہ بنگالی خیالات مانند سابق زور دار واقع نہین ہوئے ہین۔ اگرچہ کچھ زور ضرور ہے لیکن اب روز بروز اسمین تخفیف ہوتی جاتی ہے۔
س۔ کیا آپ کو یہ نظر آتا ہے کہ جو آدمی یہان آتے ہین وہ زیادہ تر بہ حیثیت انگریزی یونیورسٹیون کے امتحان پاس کردہ اشخاص کے آدھین اور حاکم بننے کی کافی تربیت اُن مین پائی نہین جاتی ہے۔
ج۔ نہین۔
س۔ کیا آپ اُنمین قبل یہان آنے کے اپنے کام سے دلچسپی پاتے ہین۔
ج۔ ہان۔

مسٹر کامنی کمار چندا صاحب

مسٹر کامنی کمار چندا صاحب ممبر کونسل ضلع کچھار آسام کا تحریری بیان حسب ذیل ہے یہ حالت کسی طرح قابل اطمینان نہین سمجھی ہے کہ انڈین سول سروس مین امیدوارونکی بھرتی کا موجودہ طریقہ یعنی انگلستان مین اسکے واسطے امتحان ہونا ایک دائمی طریقہ قرار دیا جاوے۔ اُس زمانہ مین ملک کی جو حالت تھی اُس کو دیکھتے ہوے اسکی ضرورت تھی لیکن اب یہ طریقہ زیادہ عرصہ تک بدستور قایم رہنا چاہیے۔ اس طریقہ کو دائمی طور پر بالا ہمہ غور دقیقہ کے لیے قایم رکھنا تمدنی لحاظ سے

غیر مستحکم اور پولیٹکل لحاظ سے خطرناک ہوگا ہندوستان نہایت مفلس ملک ہے اور
وہ سول سروس کی بڑی بڑی تنخواہیں اور پنشن دینے کی مقدرت نہیں رکھتا ہے
عملی طور پر اہل ہند کے داخلہ کا در بند کر دینا بلا شک چارٹر ایکٹ اور ملکہ معظمہ وکٹوریا
کے اعلان کے منشا اور مطلب کے خلاف ہوگا ۱۸۳۳ء کا اسٹیچوٹ اور
اعلان آجکل بلا شک صرف تعلیم یافتہ جماعت کو معلوم ہے لیکن اس سے وقفیت
روز بروز پھیلتی جاتی ہے اور اس کمیشن کی کارروائی کی اشاعت اس معاملہ کو خوب مشتہر
کر دیگی اور اگر وہ وعدہ جو ان دستاویزات میں درج ہیں پورے نہ کئے گئے
تو نہایت بدبخت نتیجہ وقوع میں آئے گا اور قطع نظر اسٹیچوٹ اور اعلان کے رعایا
کا یہ خیال ہے کہ ملکی خدمات انجام دینے کا قدرتی استحقاق اسکو ہے مزید بران تمام عمدہ
گورنمنٹوں کے لیے یہ ضروری کہ اب ملازمت میں خاص طور پر اہل ہند شریک کیے
جاویں جنکا شمار رعایا میں ہے اور جو رعایا سے خوب واقف ہونگے اور جنکو رعایا کی
خواہشات و مقاصد سے ہمدردی ہوگی اور وہ بمقابلہ انگریزوں کے رعایا کے ساتھ
بہتر طور پر پیش آسکتے ہیں کیونکہ انگریزوں کو اپنی ماتحت رعایا کی حالت سے سب
سے پہلے وقفیت نہیں ہوتی ہے۔ ملک کی گذری حالت پر بحث کرنے کی چندان
حاجت نہیں ہے۔ اس بیان سے انگریزوں کی تحقیر مقصود نہیں ہے وہ ملک
کی زبان اور رعایا کی رسم و رواج سے ناواقف ہیں اور وہ اہل ہند کے برابر رعایا
کی مقاصد و خواہشات سے ہمدردی ظاہر نہیں کر سکتے ہیں۔ اور یہ انکے تعصبات
میں داخل ہے اور انکو رعایا سے ملنے جلنے کا کافی وقت نہیں ملتا ہے۔ ہر ایک شہر
میں خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اسٹیشن کلب اور انگریزی سوسائٹی انگریزوں کے لیے
موجود ہے۔ اندرون ملک میں غیر سرکاری یورپین۔ کاشتکاران چاء۔
سوداگران جوٹ۔ اسٹیمروں یا ریلوں کے حکام ہیں اور اسکو قدرتی طور پر بہت کم وقت
ملتا ہے اور عموماً وہ رعایا سے میل جول پیدا کرنے کے لیے بہت کم رجوع ہوتا ہے
ان حالتوں میں کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا ہے کہ رعایا مشکل سے انگریز حاکم تک
پہونچنے کی جرات اور جسارت دکھاتی ہے اور آزادی کے ساتھ گفتگو کرنے کی جرات
نہیں دکھا سکتی ہے اور جو بہترین ہندوستانی ہیں وہ جب انگریزوں کی ملاقات کو

جاتے ہین تو ہمیشہ ان کی واجبی خاطر مدارات نہین ہوتی ہے موسم سرما مین بروقت
دورہ انگریز حکام عموماً اپنے خیمے وہان نصب کرتے ہین جہان یوروپین ہوتے
اور اگر وہ حکام کسی انگریز کے مہمان نہین ہوتے ہین تو وہ معاینہ کرنے والے حکام
کے بنگلہ مین ٹھہرتے ہین جو ہندوستانیون کے مکانات سے عموماً فاصلہ پر تعمیر کیے
جاتے ہین - بدین وجہ دورہ مین انکو بمقابلہ صدر مقامات کے رعایا سے ملنے کا بہت کم
ملتا ہے - رعایا کو دورہ کرنے والے وکلا یا پیشہ ور عرایض نویسون کی مدد چاہتی ہے
آجکل مجسٹریٹ کے کمپ کا لوازمہ ہو رہے ہین - اور وہ رعایا کی شکایات تحریر کرکے
یا پنچ کلرک یا محرر دورہ کے ذریعہ سے پیش کرتی ہین - انگریز حاکم خواہ صدر مقام پر ہو یا دورہ
پر انکو اپنے ضلع کے حالات کے لیے ان رپورٹون پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے جو حسب
معمول اسکے سامنے پیش ہوتی ہین اور جو ہمیشہ صحیح نہین ہوتی ہین - رعایا کو یہ معلوم ہے
بلکہ ایک حد تک یقین واثق ہے کہ تقسیم صوبہ بنگال کے ساتھ جو بے چینی پھیلی تھی اسکا
نصف حصہ کا باعث یہ تھا کہ انگریز افسرون کو رعایا کے خیالات سے سب سے پہلے آگاہی
نہین ہوئی اور وہ صرف ان رپورٹون پر بھروسہ کیے ہوئے تھے جو بسا اوقات وہ لوگ
کیا کرتے تھے جنکا اسمین فایدہ تھا اور جنکو انگریز حکام کے کان بھرنے مین کامیابی
ہوتی تھی کہ ضلع کی در اصل کیا حالت ہے - ہندوستانی تعلیم یافتہ حاکم کی موجودگی
مین جدا انکا تر حالت ہوگی - وہ خود جانتا ہے کہ جو لوگ اسکی سپردگی مین ہین وہ کیا
کہتے اور کرتے ہین - انکی خاص حاجات اور مشکلات کیا ہین - کون لوگ ضرر رسانی کی
تکمیل کر رہے ہین اور کیونکر یہ تدابیر ضرر رسانی مٹائی جا سکتی ہین - اسکی موجودگی
یہ نہ ہوگا کہ اُس تک رعایا کی صحیح خبر نہ ہو - وہ سمجھتا ہے کہ اگر معقول آدمی سے
ایک عنایت آمیز لفظ بھی مناسب موقعہ پر کیا جائے گا تو اس سے بے چینی اور
ناسازگاری کے اصلی باعث بخوبی استیصال ہو جاوے گا - اسکو ان لوگون کی جھوٹی رپورٹ
گمراہ نکرینگی جو اپنا مطلب نکالنے کے لیے ایسا کرتے ہین - حال مین جو بے چینی رہی ہے اس
سے یہ حالت خوب ظاہر ہو گئی ہے - جو اضلاع ہندوستانی مجسٹریٹون کی سپردگی
مین تھے وہان کوئی فساد نہین ہوا - لیکن جن اضلاع مین بدتر قسم کے خیالات برپا
ہوئے وہ سب انگریزون کی سپردگی مین تھے - یہ کوئی محض اتفاق کی بات نہین ہے

کہ ہندوستانی مجسٹریٹون کی سپردگی مین جو اضلاع تھے انمین فساد برپا نہین ہوا مثلاً نواکھلی
کسی امر مین ٹپرہ کے گرد نواح کے اضلاع سے جداگانہ واقع نہین ہوا ہے سوائے
تفاوت رقبہ کے لیکن پھر بھی مسٹر گپتا صاحب کے زیر اہتمام یہ ضلع بمقابلہ ان
واقعات کے جو ظہور مین آئے نہایت نیکنام رہا۔ اگر اس معاملہ مین تحقیقات
کی جاوے تو ہندوستانی حاکم کے کارنمایان اس زمانہ بےچینی مین نہایت افضل
ثابت ہونگے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انگریزون مین سوجھ بوجھ فوری کارروائی عمل مین
لانا۔ استحکام کریکٹر اور نیز دیگر اوصاف پائے جاتے ہین جنکی حاجت ہندوستانی
حاکم مین پائی جاتی ہے۔ مین یہ بیان کرتا ہون کہ اگر یہ صحیح بھی خیال کیا جاوے اور
آپکو انگلستان مین امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے چند نہایت ہوشیار اور روشن ضمیر حاکم
ملین لیکن مالی و دیگر امور کے لحاظ سے انمین کوئی فایدہ نہین اور منجملہ دیگر امور کے ایک
یہ نقصان ضرور ہوگا کہ اضلاع کی تعداد غالب ہندوستانی حاکم کی نہایت بہتر اور ہمدردانہ
حکومت سے محروم ہو جاویگی۔ اور اب کون ایسے موقعے ہین کہ جنپر وہ غیر معمولی اوصاف
دکھانے کی ضرورت ہے جو تعلیم یافتہ اہل ہند مین نہین پائے جاتے ہین ضلع کے
نظم و نسق مین عموماً یہ ضرورت ہوتی تھی کہ حاکم ہر ایک مقابلہ سے سب سے پہلے واقف
ہو جفاکشی اور ہمدردی کے ساتھ کام کرے کیا ہندوستانی حاکم مین یہ اوصاف
پائے جاتے ہین دیگر یہ کہ مین اس امر کا اعتراف نہین کرتا ہون کہ آجکل سوجھ بوجھ اور استحکام
کریکٹر وغیرہ کا اجارہ صرف انگریزون کو حاصل ہے اور اہل ہند تعلیم اور تقلید سے
یہ اوصاف حاصل نہین کرسکتے ہین۔ یہ معلوم نہین ہے کہ انگریزون نے بروقت
ضرورت ہمیشہ اس قسم کے اوصاف دکھائے ہین اور کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ
ہندوستانی حاکم ہمیشہ اس معاملہ مین ناکام رہے ہین۔ مین اپنے ضلع کے متعلق
کم از کم تین ایسی مثالین پیش کرسکتا ہون کہ بروقت ضرورت انگریز حکام کو
ناکامی ہوئی ہے منجملہ انکے ایک کے متعلق خود حاکم بالا کے الفاظ پیش کرونگا
جن سے مجھے بنج مین بروقت ملاقات گفتگو کرنے کا موقعہ ملا تھا مین یہ بھی بیان
کرونگا کہ اس معاملہ مین حاکم ضلع کا دخل نہ تھا بلکہ ایک اور یورپین افسر کا تعلق
تھا۔ ہندوستانی حاکم کو کون ایسے موقعے دیے گئے ہین کہ وہ اپنی قابلیت ظاہر

کر سکے۔ مثلاً مین نے یہ بیان کرتے سنا ہے کہ ہندوستانی حاکم بندوبست کے کام کے
لیے موزون نہین ہین دیگر صوبجات کی حالت سے واقف نہین ہون لیکن آسام
مین جہان بندوبست کا کام نسبتاً سخت اور بمقابلہ بنگال نہایت مشکل ہے عرصہ زاید
از پندرہ سال سے مہتمم بندوبست بنگالی ہے۔ ہندوستانی حاکم کو بلا موقعہ دیے ہوے
ناقابل بیان کرنا نہایت نا انصافی ہے۔ بعد ازان یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ملازمت مین
اگر انگریزون کی تعداد گھٹا دی جاوے تو اس سے نظم و نسق کا انگریزی رنگ جاتا رہیگا
اگر انگریزی رنگ سے مراد پابندی وقت۔ کام جلد کی انجام دینا کامل صفائی اور
غیر جنبہ داری اور دیگر اوصاف ہین تو ہر طرح سے انگریزی رنگ قایم رہنا چاہیے
لیکن میرا یہ خیال نہین ہے کہ یہ حالت اسوقت تک قایم نہین ہوسکتی ہے جب تک
کہ ملازمت مین انگریزون کی تعداد عظیم نہو۔ ہندوستان نے انگلستان سے جو بہت بڑا
سبق پایا ہے وہ فراموش نہین ہوسکتا ہے اور مجھے یقین واثق ہے کہ تعلیم یافتہ
اہل ہند ان اوصاف کو آیندہ کے لیے بھی حاصل کرینگے۔ میری تجویز یہ ہوگی کہ تمام
اصلاح کا یہ مقصد ہونا چاہیے کہ آجکل جس طریقہ سے امیدواران سول سروس کی
بھرتی ہوتی ہے بتدریج منسوخ کر دیا جاوے اور بجاے اس کے ہندوستانی بھرتی ہونے
کا طریقہ قایم کیا جاوے۔ ایک قسم کی سروس قایم کی جاوے۔ امپیریل اور پراونشل
کی تفاوت نرہے اور امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے تمام نیچرل بارن رعایاے حضور
ملک معظم اس مین داخل ہوسکے اور تنخواہون اور پنشنون کی کانٹ چھانٹ کی جاوے۔ لیکن
یہ طریقہ دفعتاً رایج نہین ہوسکتا ہے بلکہ رفتہ رفتہ مین یہ تجویز کرونگا کہ اولاً یہ تدابیر
عمل مین آوین۔ (۱) انڈین سول سروس کے اجارہ مین تمام بڑی بڑی اسامیون
کے لیے تخفیف کی جاوے (۲) بتدریج فہرست اسامیون کی تعداد مین اضافہ کیا جاوے اور
سٹیٹوٹری سول سروس عارضی طور پر از سر نو رایج کی جاوے اور (۳) ہندوستان و
انگلستان مین یکسان امتحان مقابلہ ہو۔ انڈین سول سروس کی جوڈیشل شاخ کے
لیے یہ ہے کہ بلا قانونی تربیت کی سویلین ضرور لاپروا جج ہونگے۔ اس تجویز
کا تجربہ ہے جنکو اس سروس سے تعلق ہے مین نے جوڈیشل سروس کی بھرتی
کا اسکیم آگے پر بیان کیا ہے۔ اگر ممبران سول سروس جج ہونے نہین ہین تو ان کی

قانونی ابتدائی تربیت ہونی چاہیے اور جوڈیشیل شاخ میں آج سے بہت جلد داخل ہونا
چاہیے سب جج خواہ ڈسٹرکٹ جج پر ترقی دیجاتی ہے ان کی ترقی بھی آج سے
جلد ہونا چاہیے بعد ازان گواہ سے جرح ہوئی۔ میر مجلس صاحب نے گواہ کو اطلاع
دی کہ یورپین و ہندوستانیوں کی قابلیت کا جو باہمی موازنہ انھوں نے اپنے بیان
میں کیا ہے اور جو الزامات انہوں نے پیش کئے ہیں انکے متعلق ان کا بیان پرائیوٹ
طور پر دوسرے روز بوقت ساڑھے دس بجے قلمبند کیا جائے گا۔
بجواب سوالات میر مجلس صاحب گواہ نے بیان کیا کہ وہ یکسان امتحان اور فوجی
افسروں کی بھرتی کی موافق ہیں بمقابلہ سول سرونٹ کے فوجی افسران زیادہ ہر دل عزیز
ہوتے ہیں۔
س۔ کیا اسکا باعث اسامی کی خاص قسم کی حالت ہے۔
ج۔ میرا یہ خیال نہیں ہے لیکن ہم فوجی افسران کو سول سرونٹوں سے زیادہ ہر دلعزیز
پاتے ہیں۔
بجواب سوالات مسٹر پرسے ہیگ صاحب گواہ نے بیان کیا کہ سول سروس کے ذریعہ
سے حکومت ہونے کا طریقہ عارضی طور پر مقصود تھا اور اس کو اسوقت تک جاری
رکھنا منظور تھا جب تک کہ اہل ہند خود حکومت کرنے کے قابل نہ ہوں۔
س۔ کیا آپ کے پاس ایسا خیال کرنے کی کوئی سند ہے۔
ج۔ میں فوراً اسکے نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں میں نے جو کچھ پڑھا ہے اس سے
میرا یہ قایم کی ہے۔
س۔ کیا آپ کوئی ایسی بات بتا سکتے ہیں کہ جس سے آپ نے ایسا خیال کیا ہو۔
ج۔ میں نہیں بتا سکتا۔
س۔ کیا میں یہ سمجھوں کہ آپ نے میر مجلس صاحب سے فرمایا ہے کہ بمقابلہ سویلین
فوجی افسر زیادہ قابل ہوتے ہیں۔
ج۔ وہ ہر دلعزیز زیادہ ہوتے ہیں۔
س۔ اور آپ کا یہ بیان ہے کہ وہ اچھے جج بھی ہوتے ہیں۔
ج۔ ہاں۔

مسٹر فشر صاحب کے سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ جوڈیشل و انتظامی اختیارات کی علیحدگی بہر غرض ضروری ہے۔ آپ نے اپنے تجربہ کی بنا پر یہ حالت بیان کی گواہ نے یہ بھی بیان کیا کہ وہ کل چند ایسے مقدمات کا ذکر کرینگے جنمین بڑی طرح انصاف کا خون ان دونون اختیارات کے اجتماع کے باعث سے ہوا ہے
گواہ نے بیان کیا کہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس کی آسامی موقوف کردی جاوے اور ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر پولس کے افسر اعلی بنا دیے جاوین۔ گواہ نے یہ خیال ظاہر کہ بمقابلہ موجودہ طریقہ کے یہ انتظام بہتر ہوگا اور اس سے ملک کو بھی فایدہ پہونچےگا۔

مسٹر ایم۔ ایم باڈو صاحب

مسٹر باڈو صاحب ڈیرہ گڈھ کے سالیسٹر کا بیان تحریری حسب ذیل ہے مختلف اطراف ہند مین مجھے عنقریب تیس سال کا تجربہ ہے اور اسکی بنا پر میری یہ راے ہے کہ امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے بھرتی ہونے کا موجودہ طریقہ ایسا ہے کہ جسمین کچھ پسندیدہ باتین باقی رہتی ہین۔ اصل مین ایسے امور مثلاً کریکٹر قابلیت عام انتظامات وجاہت اور جسمانی خوبی زیادہ تر نظر انداز کر دیگئی ہے جسکے نتایج بدبخت ثابت ہوے اور ملازمت مین ایک ایسا فرقہ داخل ہوگیا ہے جو انگریزی کریکٹر اور عظمت کی وہ شان قایم رکھنے سے ناقابل ہے جو مشرق مین حسن حکومت کا لوازمہ ہے۔ میری زوردار راے یہ ہے کہ قبل اسکے کہ امتحان مقابلہ مین کوئی امیدوار شریک کیا جاوے اس کے انتخاب کا بھی کوئی طریقہ ہونا چاہئیے۔ یہ طریقہ انتخاب معہ ضروری احتیاطون کے انڈین سول سروس کے چیدہ ممبران کی کمیٹی کے سپرد کیا جاوے اور اس کمیٹی مین پنشن یافتہ سویلین شریک کیے جاوین۔ جو امیدواران انتخاب کے لیے پیش ہونا چاہین ان کو انتخاب مین شریک ہونے سے پہلے ایک امتحان پاس کرنا چاہیئے۔ یہ امیدواران ایسی عمر مین منتخب کیے جاوین کہ انکو قبل امتحان مقابلہ مین شریک ہونے کے دو سال تک تربیت حاصل کرنے کا موقعہ ملے اور قبل اسکے کہ کسی امیدوار کو امتحان مقابلہ مین شریک ہونے کی اجازت دی جاوے نہایت سختی کے ساتھ اسکی تندرستی کی جانچ کی جاوے۔ اس قسم کے انتخاب سے آیندہ کئی سال تک انگریزی عنصر کی افراط قایم رکھی جاوے۔

دیگر امور کے لحاظ سے انتخاب اس صیغہ کی ضرورتون تک محدود رکھا جاوے یعنی ہر قسم
کے یکسان اور متحد الوقت امتحان مقابلہ کے خلاف ہون اگرچہ اسکے ساتھ مجوزہ طریقہ
انتخاب بطور احتیاط کیون نہ ہو۔ ہندوستان مین امتحان کے پرچون کے مضمون سے
ناواقف رہنے کا طریقہ کسی کو معلوم نہین ہے۔ لیکن یہ ادنی فروغات ہین۔ آیندہ
کئی سال کے لیے باشندگان ہند کا وہ شمار جسکو انڈین سول سروس کے لیئے مقرر کرنے
مین فایدہ ہوگا اگرچہ مختصر ہوگا کیونکہ وہ تعلیم یافتہ فرقے جنمین ضروری مزاج اور قومی
اوصاف ہون تین کروڑ آبادی کے مقابل مین نہایت قلیل واقع ہوئی ہے پر اوس سول
سروس سے اُن لوگون کی ترقی کا طریقہ قایم رکھا جاوے جنھون نے اپنی قابلیت اور دیانت
ثابت کردی ہو۔ میرا یہ خیال ہے کہ جب تک ہم ہندوستان پر رعایا کی جماعتون کی قدر
کے ساتھ قبضہ رکھنا چاہین ملکی نظم و نسق انگریزی ڈھنگ سے اعلے پیمانہ
کا ہونا چاہیئے اور یہ مقصد اسطرح حاصل ہو سکتا ہے کہ اعلے اسامیان و نیز ڈپٹی کمشنری
کمشنری کے عہدے یوروپین کو دیے جاوین۔ یوروپین کے لیے زیادہ سے زیادہ
یا کم سے کم تعداد اسامیون کی مقرر کرنا اس غلطی ہوگی اور اس سے بجاے نفع کے نقصان
ہوگا۔ لیکن جو اصول قرار دیا گیا ہے اس کی پابندی استقلال کے ساتھ ہونا چاہیئے
اس معاملہ مین جو جد وجہد ہو رہا ہے وہ تین کروڑ کی اس آبادی مین ایک نہایت قلیل
تعداد کے جانب سے ہو رہا ہے جس کی حفاظت اور دیکھ بھال ہمارے سپرد ہوئی
ہے انڈین سول سروس کی اسامیون پر باشندگان ہند کے بھرتی کیے جانے کا موجودہ
طریقہ بوجوہات مذکورہ بالا بدتر طریقہ نہین ہو سکتا ہے۔ مشرقی نکتہ خیال سے انکی
واجبی عزت نہین ہوتی ہے۔ اس کا خیال نہین کیا جاتا ہے کہ وہ ٹھیک ذات کے ہین
یا نہین۔ اگر وہ کسی ذات کے بھی ہون انمین وجاہت کی کمی ہوتی ہے اور وہ اپنی
عزت قایم نہین رکھ سکتے ہین۔ مین سراسر ایسے اسکیم کو ناپسند کرتا ہون کہ جس کے
مطابق باشندگان ہند صرف امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے داخل کیے جاوین۔

اس صیغہ ملازمت کی شرایط کا مسلۂ بحث کے واسطے نہایت نازک اور وسیع حالت
رکھتا ہے لیکن اس صیغہ سے پوری طور پر واقفیت ہونے سے اور اس صیغہ کے بیشمار

عہدہ داروں سے سالہا سال سے شناسائی ہونے سے مجھے اس امر کا یقین واثق ہے
کہ موجودہ شرائط اسکی بنا ہیں کہ یہ صیغہ روز بروز بدنام ہوتا جاتا ہے۔ اسمیں شبہ نہیں
ہے کہ کمیشن بہت سے سویلین کی شہادت قلمبند کرے گا لیکن اگر کمیشن اس معاملہ
کو چھیڑے تو سویلین صاحبان یہ کہیں گے کہ ان کی شہادت اس باب میں پوشیدہ
طور پر قلمبند کی جاوے اور داخل راز سمجھی جاوے۔ اگر کمیشن کا یہ قصد ہے کہ اس
صیغۂ ملازمت کو فضیلت اور ذاتی آرام و آسائش کا موقعہ ملے۔ میں خاص طور پر
کمشنر صاحبان قسمت حکام ضلع و کلکٹر صاحبان کا ذکر کرتا ہوں۔ قدیم طرز حکومت
میں ان افسران کو خاص طور پر اپنی ذمہ داریوں کا حس تھا اور ان کی یہ تعریف ہوتی
تھی کہ وہ اس قسم کی ذمہ داریوں کو بلا کسی خوف یا رعایت کے انجام دینے کے قابل
ہوتے تھے۔ انکا مقصد صرف ایک تھا اور وہ یہ کہ خرابیوں کا سد باب ہو۔ جرایم کے
سبب سزا دی جاوے اور بنی نوع انسان میں باہم معدلت قایم رکھی جاوے وہ
ایک قوت سمجھے جاتے تھے رعایا انکی عزت کرتی تھی اور غریب فرقوں کی ان تک
پہونچ ہوتی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ راج برطانیہ کی عظمت اور شان بھی قایم رکھتے
تھے افسوس۔ اب وہ حالتیں تبدیل ہو گئی ہیں۔ اور سکرٹری آف اسٹیٹ صاحب بہادر
اور گورنمنٹ ہند نے بدقسمتی سے یہ تصور کیا ہے کہ ہندوستان کو مغربی جمہوری رنگ
پر آگے قدم بڑھانا چاہیے۔ اور باشندگان ہند جو شخصی حکومت کے لیے صدہا سال
سے تیار کیے گئے ہیں جنکو کسی دوسری قسم کی گورنمنٹ کی نہ تو خبر ہے اور نہ وہ انکی
پروا کرتے ہیں اب وہ جمہوری گورنمنٹ کی کوشش کر رہے ہیں اور متواتر اس
حاکم بالا دست کی جڑ کاٹ رہے ہیں جو ہندوستان میں برسر حکومت ہے اور اس کے نتایج
نہایت درجہ تباہی پیدا کرنے والے ہوتے ہیں مجھے بخوبی معلوم ہے کہ یہ بے سود
ہوگا کہ باشندگان ہند سے نصف حصہ عمر میں جو وقفیت حاصل کی گئی ہو وہ بمقابلہ
چند روزہ افسران سیاح ممبران پارلیمنٹ یا مغرب کے آرام کرسیوں پر بیٹھ کر پھیلانے
والے فلسفیوں کی وقفیت کے سامنے ہیچ سمجھی جاوے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ
لارڈ کرزن صاحب بہادر نے جو رائے ظاہر کی تھی وہ سب سے زیادہ درست ہے
اور وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کی آبادی کی تعداد عظیم آئینی حکومت نہیں چاہتی ہے

بلکہ اسکو عہدہ حکومت اور ایک کے جانب سے دوسرے کی حفاظت درکار ہے چند
قرنون سے قریبی اور دوستانہ تعلق ہونے کے بعد مجھے اس امر کا یقین واثق
ہے کہ وہ معدلت کے مغربی مفہوم کے لحاظ سے انصاف کے مستدعی نہین ہین
ہین وہ صرف اسکو ایک اچھا لفظ خیال کر کے استعمال کیا کرتے ہین لیکن جب وہ اسکا
چھان بین کرتے ہین تو ان کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ معدلت نہین ہے بلکہ فوقیت
ہے۔ جس کے ساتھ سوشل قدر افزائی بھی ہے اور پردہ پارٹیون اور دیگر رسوم
موقعہ پر آمدورفت کو وہ ناپسند کرتے ہین۔ اصلیت یہ ہے کہ انکی مطلق خواہش نہین
ہے کہ ایک دوسرے پر حکومت کرے۔ کیونکہ کامل اعتماد کی قلت ہے۔ افسران
ضلع پر رعایا کی جماعتون کی جانب سے اعتماد اور عزت مین کمی ہو رہی ہے اور اسکا
خاص باعث یہ واقعہ ہے کہ وہ حاکم بالا کی ہدایات۔ احکامات۔ اور ریزولیوشنون
سے اسقدر گھری رہتی ہے کہ ان کے واسطے یہ ناممکن ہو گیا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری
اپنی مرضی سے کوئی کام کرین جیسا کہ سابق مین ہوا کرتا تھا۔ اب ایک انکھ گورنمنٹ
کے جانب لگی رہتی ہے کہ ایسا نہ ہو کہ گورنمنٹ ان کی کسی کارروائی کو ناپسند کرے
کیونکہ جمہوری خیالات آجکل رعایا کی جماعتون مین راج کو ذات با[illegible] کر رہی ہین۔
پرانے افسران کو یہ ہدایات بھی ہوئی تھی کہ وہ بابو صاحبان اور ہندوستانی اصحاب
سے بروقت ملاقات کسطرح پیش آئین۔ اس قسم کی ہدایتن داخل راز نہین ہین
اور وہ ہندوستانی عمال ماتحت نیچے ہاتھون سے گذرتی ہین اس قسم کی بے لگان
حماقت حکومت اور انتظام کے حق مین مہلک ہے اور موجودہ زمانہ کسا سو ملین
یہ خیال کرتا ہے کہ اسکا گذر ہونا مشکل ہے یہ واقعہ ایک کھلا راز ہے کہ وہ
بہترین خاندان جنکی قدیم روایات کا تعلق ہندوستان اور سول سروس سے ہے
وہ اپنے لڑکون کو اس ملازمت مین داخل کرنا پسند نہین کرتے ہین۔ اور اس کے
متعلق اخیر کوئی الزام لگایا نہین جا سکتا ہے۔ اگر مغربی جمہوری خیالات اس
حد تک رائج ہوئے جسکا کہ اوپر ذکر ہوا ہے تو اہل ایشیا کی نظر مین ہر ایک صیغہ
ملازمت قابل ملازمت ہوگا ہندوستانی ہمیشہ حاکم بالادست پر نگاہ جمائے
رہتا ہے اور جب اسکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے حاکم کے قدم اکھڑ گئے ہین

اور اب اسکا اقتدار ہر ایک امر مین کم ہو گیا ہے تب وہ اس حاکم کی عزت کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض وقت مے خبار اس افسر یا حاکم سے کوئی بغض نکالنا ہوتا ہے اس حالت کو دیکھکر خوش ہوتے ہین اور وہ کسی مقامی اخبار مین اسکے متعلق توہین آمیز پراگراف لکہا رہے ہین اور وہ خوب جانتے ہین کہ اس سے حاکم مذکور کے لیے دقت پیدا ہوگی اس کو اس پیراگراف کا جواب دینے کی اجازت ملے گی ورنہ لکھنے والے پر مقدمہ چلا سکے گا اور اس سے ایک طویل جواب طلب کیا جاوے گا۔ اور اسکو ایک ایسے واقعہ پر جو ہرگز اسکے شان کے شایان نہ ہوگا بے انتہا پریشانی ہوتی ہے اور یہ خط و کتابت جو اس حاکم کی ذلت کا باعث ہوتی ہے جنکی سپرد گی مین ہزارہا ہندوستانی ہوتے ہین ہندوستانی عمال ماتحت کی نظرون سے گذرتی ہے اگرچہ اس قسم کی بہت سی نظیرین پیش کیجا سکتی ہین لیکن مینے اس معاملہ مین اپنا مقدمہ ثابت کرنے کے لیے بہت کچھ بیان کر دیا ہے اور آخر مین یہ قلم بند کر دینا چاہتا ہون کہ مجھے یقین واثق ہے کہ سویلین کی عملداری قائم رکھنے مین ناکامی ہوئا اور اس اصیغہ ملازمت کے ہر ایک درجہ کے ملازمان مین غیر ضروری اور متواتر دخل اندازی کرنا جس نے ہندوستان کو تاج برطانیہ کا منور نگین بنانے کے لیے اسقدر انجام دیا ہے اصل مین اس ناکامی کی بنا ہے کہ موزون فرد کے آدمی اس ملازمت کے بابت رجوع نہین ہوتے ہین حالانکہ یہ نہایت ضروری ہے یہ طریقہ ہر طرح سے مٹانا چاہیے اگر یہ مقصود ہے کہ بدتر سے بدترین حالت نہ ہو۔

بجواب سوالات چیرمین صاحب مسٹر ہیلڈ و صاحب نے بیان فرمایا کہ وہ عرصہ ۱۸ سال سے انجمن کاشتکاران ہندوستانی چاے کے سکرٹری رہے ہین۔ امتحان کے پرچون کے ظاہر ہو جانے کے نسبت گواہ نے جو کچہ بیان کیا تھا اس کے متعلق گواہ نے مکرر یہ بیان کیا کہ ہندوستان مین امتحان کے پرچے پوشیدہ رکھنے مین بڑی دقت ہوتی گواہ نے طلبا کی جماعت پر اس معاملہ مین الزام لگانے کا ارادہ ظاہر نہین کیا ہے بعد ازان گواہ سے اس کے اس بیان کے متعلق سوال ہوا کہ اسکی پروا نہین کی جاتی ہے کہ ملازمت میں جو شخص داخل ہوتا ہے وہ اس قابل ہے یا نہین کہ وہ اپنا وقار قائم کر سکے گا۔ جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ وہ اس امر کا اقبال کرنے کے لیے مستعد ہے کہ اس معاملہ مین انہون نے مبالغہ سے کام لیا ہے اور جو کچھ انہون نے بیان کیا ہے اس کے ضرور غلط معنی لگائے جاوینگے۔ سر مجاسن صاحب نے فرمایا کہ

آپ کو یہ خواہش ہے کہ یہ سوال کیا جاوے اور اسکا جواب لکھا جاوے کیونکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ رعایا کی رائے دریافت کریں اور اسکے ساتھ ہی جہانتک ممکن ہو قومی جذبات نہ ابھریں۔ اگر الزام لگایا جاوے تو وہ معقول ہو۔ ورنہ واپس لیا جاوے لیکن میر مجلس صاحب نے خوشی ظاہر کی کہ اس معاملہ میں مسٹر ہیڈ صاحب نے اس امر کا اقبال کیا ہے کہ انہوں نے اس کے بیان کرنے میں مبالغہ کیا ہے اور بدیں وجہ اپنے بیان میں ترمیم کر دی ہے۔

مسٹر تھیوڈور ارسین صاحب س۔ آپ نے سوال نمبر ۸ کے جواب میں طریقہ انتخاب پر خصوصاً ہندوستانیوں کے لیئے بہت زور دیا ہے۔ جواب کے آخر میں آپ نے بیان کیا ہے کہ ”میرا یہ خیال ہے کہ انتخاب نہایت ہوشیاری اور سختی کے ساتھ عمل میں لایا جاوے۔“ کیا اس سے آپ کا یہ مطلب ہے کہ ہندوستانیوں کے لیے در بند کر دیا جاوے اور ہندوستانیوں کا کوئی دوسرا فرقہ داخل کیا جاوے

ج۔ آخر الذکر۔

س۔ آپ ہندوستانیوں کا شمار گھٹانا نہیں چاہتے ہیں۔

ج۔ نہیں۔ آجکل بعض فرقے خارج کیئے گئے ہیں جن کو شریک ہونے کا استحقاق حاصل ہے۔

مسٹر چوبل صاحب س۔ بجواب اپنے جواب سوال نمبر ۸ کے کیا آپ کسی ایسی قوم کا ذکر کر سکتے ہیں جسکا کریکٹر اور روایات اُن کی پشت پناہ ہو۔

ج۔ بنگال میں۔

س۔ ہندوستان میں۔

ج۔ میں شمالی ہند کے فرقوں۔ سکھ۔ راجپوت۔ مرہٹہ۔ گورکھا اور مسلمانوں کا خیال کر رہا تھا۔

س۔ آپ کا منشا جنگی اقوام سے ہے۔

ج۔ ہاں۔

س۔ وہ کون اقوام ہیں جن کی قابلیت کی خاص سفارش یہ ہے کہ وہ ہر قسم کے امتحان کے پرچے کا جواب دے سکتی ہیں۔

ج - بنگال مین بنگالی ۔ سلہٹ مین اہل سلہٹ ۔ اور مرہٹے ۔ جنوبی ہندوستان کے متعلق مین کوئی راے ظاہر نہین کر سکتا ہون ۔

س - آپ اسی باعث سے اپنی یہ قابلیت بیان کرتے ہین کیونکہ درحقیقت بمقابلہ دیگر اشخاص کے زیادہ تعلیم یافتہ ہین ۔

ج - یہی باعث ہے ۔

مسٹر گوکھلے صاحب س - بجواب سوال نمبر ۱ آپ نے بیان کیا ہے کہ ایک ایسا فرقہ ملازمت مین گھس آیا ہے جو انگریزی کریکٹر اور عظمت کا وہ وقار قایم رکھنے کے لیے سراسر ناقابل ہے جو مشرق مین حسن حکومت کے لیے نہایت ضروری ہے کیا آپ مہربانی کر کے یہ فرماینگے کہ وہ بہت بڑا فرقہ ہے ۔

ج - بہت بڑا فرقہ نہین ہے ۔

س - اسکا تناسب کیا ہوگا ۔

ج - یہ مین نہین کہہ سکتا ہون ۔

س - آپ نے بیان کیا ہے کہ قبل امتحان کے امتحان کے پرچون کے مضمون سے واقف ہونا ہندوستان مین نامعلوم بات ہے کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ گورنمنٹ ہند کی ایسی عظیم الشان گورنمنٹ جو نہایت مکمل منتظم کی گورنمنٹ ہونے کا دعوے کرتی ہے وہ امتحان کر کے پرچہ پوشیدہ نرکھ سکیگی ۔

ج - یہ کوئی ایسی حالت نہین ہے کہ اسکا تدارک ہو سکے ۔

س - آپ نے سوال نمبر کے جواب مین بیان فرمایا ہے کہ آپ کی بزور دار راے یہ ہے کہ اسی قوم کے ہندوستانی امید وار منتخب کیے جاوین جنکی پشت پناہ انکا کریکٹر اور قدیم روایات ہون یہ کہ وہ ہر ایک امتحان سوالات کے جواب دینے کی قابلیت رکھتے ہون ۔ اس سے اہل ہند کئی فرقون مین تقسیم ہوتے ہین ۔

ج - ہان میری یہی راے ہے ۔

س - بعد ازان آپ نے فرمایا ہے کہ خواہ کیسا ہی ذہین و ہوشیار امید وار ہو وہ ہمت دیانت اور کام کرنے کی مستعدی اور جسمانی قوت کی کوتاہی کی تلافی اس سے نہین ہو سکتی ہے ۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے بیان کا یہ مطلب ہے کہ

شخص امتحان پاس کرنے کی ذہانت رکھتا ہے اسمین دیانت وغیرہ نہین ہوتی ہے۔

ج۔ نہین۔ مین صرف ایک عام حالت بیان کرتا ہون۔

س۔ بعد ازان آپ نے بیان کیا ہے کہ ہندوستان مین ہر کروڑ نوے لاکھ کی ایسی تعداد ہے جسکی خواہش یہ ہے کہ مہاراجہ گورنمنٹ ہو جسکو یہ فکر ہے کہ انپر کسی قسم کی زیادتی نہو وے اور ہمکو کوئی استحقاق حاصل نہین ہے کہ ہم صرف معدودے چند دیانت دار یوروپین کی سپردگی مین انکو دیکر اسکو بھول جاوین اگر دیانت دار ہندوستانی ہون تو دو کروڑ ۹۰ لاکھ آدمیون کے حقوق کی حفاظت ہوگی یا نہین۔

ج۔ ایسے ہندوستانی تلاش کرتے ہونگے

س۔ اگر ہون تو کیا ہوگا۔

ج۔ یہ معاملہ زیادہ تر اس امر پر منحصر ہے کہ آپ اہل ہند کو ان کے وطن صوبہ مین مقرر کرینگے یا انکو تمام تر ہندوستان مین پھیلا دینگے۔

س۔ مین یہ جاننا چاہتا ہون کہ کیا دیانت کی اجارہ دار صرف ایک ہی قوم ہے۔

ج۔ نہین۔

س۔ آپ نے بیان کیا ہے کہ جن قومون کی پشت پناہ انکا اگر کڑا اور قدیم روایات مین وہ سکھ۔ راجپوت۔ مرہٹہ۔ مسلمان۔ اور گورکھے ہین مین گورکھون کو چھوڑ دونگا کیونکہ وہ ہندوستان کے باہر ہین۔ کیا یہ مناسب انتظام ہوگا کہ ان فرقون کے آدمی لیے جاوین۔

ج۔ مین یہ بہتر خیال کرونگا۔

س۔ اسوقت تک اس قسم کے اوصاف کے آدمی سرکاری ملازمت مین داخل کرنے کے لیے کیا ہوتا رہا ہے۔

ج۔ اسکی کوئی ضرورت نہ تھی۔

مسٹر رادہا ناتھ پھکن صاحب

مسٹر رادہا ناتھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کا بیان تحریری حسب ذیل ہے مین انڈین
سول سروس کے لیئے یورپ مین تربیت ضروری سمجھتا ہون بدین وجہ مین اسکے موافق نہین
ہون کہ ہندوستان و انگلستان مین یکسان و متحد الوقت امتحان ہو جب تک یہ
نہ طے پاوے کہ ہندوستان مین جو امیدوار کامیاب ہون ان کو انگلستان کی کسی
مقبول یونیورسٹی مین مدت دو سال تک تربیت پانے کے لیے الاؤنس دیا جاوے
زیادہ بہتر تدبیر یہ ہوگی کہ ہر ایک صوبہ کے منتخب ہندوستانیون کو انگلستان
مین امتحان مقابلہ مین شریک ہونے کے لیے وظیفہ دیا جاوے جو طلبا انگلستان مین
امتحان مقابلہ مین ناکام رہین وہ واپسی پر پراونشل سروس مین بھی انتظامی اور تعلیمی شاخ مین
مقرر کیے جاوین- آسام مین آج کل ہندوستانی افواج کے افسران سول شاخ
مین ملازم ہین مجھے خوش قسمتی سے اس قسم کے تین افسرون کی ماتحتی مین کام کرنے کا
موقع ملا ہے- لفٹنٹ کرنل ہربرٹ صاحب اضلاع اسام وادی کے ڈسٹرکٹ
و سشن جج ایک سال سے زاید مدت تک رہے ہین ہمارے ڈویژنل کمشنر لفٹنٹ
کرنل گرڈون صاحب بہادر بھی ہندوستانی افواج کے افسر تھے مجھے افسران انڈین
سول سروس کی ماتحتی مین بھی کام کرنے کا موقعہ ملا ہے چونکہ مین ایک افسر ماتحت ہون
پس مجھکو لازم ہے کہ مین ان دونون قسم کے افسر اعلیٰ کی صفات اور قابلیت کے متعلق
بہ طور موازنہ کوئی راے زنی نکرون لیکن میرا یہ خیال ہے کہ اس معاملہ مین میرے ملک
کی جو راے ہے اسکے بیان کرنے کی مجھے اجازت ہے- فوجی افسران نہایت ہمدرد
اور نہایت ہر دلعزیز مشہور ہین- اہل اسام ان کی بہت قدر کرتے ہین اور ان سے
الفت رکھتے ہین- اور اسی سے ان افسران کا کام بھی نہایت آسان ہو جاتا ہے
مجھے یقین ہے کہ اگر فوجی افسرون کی تقرری کا طریقہ رایج کیا جاوے تو اہل آسام کو
پراونشل سول سروس مین [illegible] نہ کیا- اہل آسام کو ہمیشہ سے یہ شکایت
رہی ہے کہ ان کی واجبی تعداد ملک کی سرکاری ملازمت مین شریک نہین کی گئی ہے
قبل سنہ [illegible]ع کے پراونشل ایکزکٹیو سروس و دیگر صیغہ جات ملازمت مین اہل آسام کی
تعداد نہایت قلیل تھی- اسکا باعث یہ نہ تھا کہ اہل آسام مین اس کے موزون امیدوار
نہ تھے بلکہ اس زمانہ مین کوئی باقاعدہ طریقہ بھرتی کا نہ تھا- اور سرکاری ملازمت پر تقرر

ہوتا کم وبیش سرکاری عنایت پر منحصر تھا۔ صرف سرہنری کاٹن صاحب بہادر کے عہد
میں ہمیشہ کے لیے اثر کا ذریعہ کر دیا گیا اور اسوقت سے آسام کی پراونشل ایگزیکیٹو
سروس میں اہل اسام کا شمار روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ اب بھی اہل اسام کی معتدبہا
تعداد ملازمت میں پائی نہیں جاتی ہے اور جن اسامیوں پر اہل آسام مقرر ہیں
وہ اضلاع آسام وادی کی اصلی ضرورت کے دیکھتے ہوئے بہت کم ہیں۔ اس
معاملہ پر مشرقی بنگال و آسام کی کونسل وضع قوانین میں مسلسل سوالات ہوئے
ہیں۔ باستثنائے کہاسیوں کے باقی تمام پہاڑی فرقوں کا کوئی نمایندہ ملازمت
میں پایا نہیں جاتا ہے ان میں کوئی آدمی اس کے قابل نہیں ہے آسامی اور بنگالی بحیثیت
مجموعی صوبہ کی آبادی میں بہ کثرت ہیں دونوں جماعتیں بجنسہ تعلیم یافتہ ہیں اور دونوں
صوبہ کی سرکاری ملازمت میں تھانہ افسر رہتے ہیں۔ اس صوبہ میں بحیثیت مجموعی بنگالی
زبان بولنے والی جماعت بڑی ہے آسامی اور بنگالی زبان بولنے والی جماعتیں اس صوبہ کی آبادی کا
کا حصہ عظیم ہیں۔ دونوں جماعتیں مساوی تعلیم یافتہ ہیں اور صوبہ کی سرکاری ملازمت
میں دونوں جماعتوں کے بہترین حکام پائے جاتے ہیں۔ کل صوبہ کی حالت پر اگر غور کیا
جاوے تو بنگالی زبان بولنے والی جماعت تعداد میں بہت زیادہ ہے لیکن اہل اسام
پر چار چند زاید ٹکس لیا جاتا ہے۔

دونوں جماعتوں یعنی بنگالیوں اور آسامیوں کا تناسب ۴ اور ۳ کا ہے جیساکہ
اوپر دکھایا گیا ہے۔ بیان مندرجہ بالا سے یہ بھی ظاہر ہوگا کہ ملازمت میں یورپین
یا انیگلو انڈین عنصر کی افراط ہے سابق میں یہ حالت نہ تھی سنہ ۱۹۰۱ء میں آسام
میں امپریل سول سروس کی گریڈ کی نظر ثانی ہوئی تھی۔ اور اسامیوں کی تعداد بدیں غرض
گھٹا دی گئی ہے کہ اس کے ممبران کو ترقی کا موقعہ ملے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ چھ
اسامیاں پراونشل سروس میں اضافہ کی گئیں۔ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ حسب الحکم
لارڈ کرزن صاحب بہادر یہ چھ مزید اسامیاں انیگلو انڈین اصحاب کے لیے مخصوص کی
گئی تھیں تاکہ وہ اُن سب ڈویزنوں کے انچارج بنائے جاویں جو اسوقت تک ممبران
انڈین سول سروس کے سپردگی میں رکھے جاتے تھے اس صیغہ ملازمت کے ہندوستانی
اسکو اپنی بدبختی سمجھتے ہیں کہ لارڈ کرزن صاحب کا نام ان اسامیوں سے منسوب کیا گیا ہے

کیونکہ لارڈ کرزن صاحب بہادر نے اپنی قابل یادگار تقریر کے ضمن مین انگلو انڈین جماعت سے کہدیا تھا کہ ان کے واسطے کوئی سرکاری اسامی مخصوص نہین ہو سکتی ہے اور انکو سرکاری ملازمت مین براہ راست مقابلہ کے دروازے سے داخل ہونا چاہیئے نہ کہ اثر کے ذریعہ سے۔ بجواب سوالات سر مری ہیک صاحب گواہ نے بیان کیا کہ آسام کی پراونشل اور بورڈ ریونیو ڈپارٹمنٹ سروس مین کسی قدر بے چینی ضرور پائی جاتی ہے اور یہ بے چینی انکو اپنی ترقی وغیرہ کے متعلق ہے۔

س۔ کیا اس بے چینی کا خاص باعث یہ ہے کہ اس سروس کے افسران بہت جلد اس صیغہ کی اعلے درجہ کی اسامیون پر نہین پہونچتے ہین یا اسکا باعث یہ ہے کہ بعض فرقون کو بمقابلہ دیگر فرقون کے اس صیغہ مین بہتر موقعے ترقی کے ملتے ہین۔

ج۔ دونون وجوہات ہین۔

س۔ ایک دوسرے سے زیادہ نہین ہین۔

ج۔ نہین۔

بجواب سوال مسٹر آر تہنہاٹ صاحب گواہ نے بیان کیا کہ انکا خیال ہے کہ ہندوستانی افسر بھی سرحدی ضلع کا چارج لینے کے قابل اسی قدر ہے جسقدر فوجی افسر ہو سکتا ہے۔

مسٹر بی۔ سی۔ ایلن صاحب

مسٹر بی۔ سی۔ ایلن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر صوبہ دوم پہاڑی اضلاع کھاسیا و جینتیا کا بیان تحریری حسب ذیل ہے۔

امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے بھرتی ہونے کے موجودہ طریقہ کا عملدرآمد بہت اچھی طرح ہو رہا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اسمین اصلاح کی گنجائش ہے۔ کامیابی سے یہ مراد ہے کہ امیدوار مین ایک حد تک دماغی استعداد اور قابلیت ہو لیکن امتحان کے ذریعہ سے تندرستی اخلاقی اطوار و طریقہ اور معاملہ فہمی کی جانچ نہین ہوتی ہے۔ طبی معائنہ ان لوگون کو خارج کرتا ہے جنمین صریحاً کوئی جسمانی نقص ہوتا ہے لیکن میرے علم مین وہ ایک ایسے شخص کو داخل کریگا جو جسمانی قوت کے لحاظ

سے بجنسہ نمونہ ہوگا۔ ہندوستان مین ملازمت بہت سخت آزمایش ہے۔ اور ان لوگون
کی قدر ہونا چاہیئے جو قوی توانا و تندرست ہون میری تجویز یہ ہے کہ علاوہ امتحان
کے انتخاب بھی ہونا چاہیئے اور اہل ہند ہندوستان مین بھرتی کیے جاوین مین
امتحان متحد الوقت پسند نہین کرتا ہون۔ اس قسم کے امتحانات رایج ہونے کا
نتیجہ یہ ہوگا کہ باسانی انگریزی عنصر مین اس حد تک تخفیف ہو جائیگی کہ ناپسندیدہ تعداد
قلیل رہجائیگی موجودہ طریقہ پر اگر امتحان کا انتظام کیا جاوے تو ممکن ہے کہ وہ
اس ملک مین امتحان مقابلہ مین شریک ہونے والے اہل ہند کے موافق نہ ثابت ہو
لیکن جب ایکبار اصول امتحان متحد الوقت منظور کر لیا گیا تو پھر اس دلیل کی تردید مشکل
ہوگی کہ وہ ایک حد تک ہندوستانی نظام تعلیم کے موافق بنایا جاوے۔ ہندوستانی
لڑکے بمقابلہ یوروپین کے جلدی بڑھتے ہین اور اگر عمر گھٹا دی گئی اور میری تجویز
کے مطابق ۱۹ سال کے اندر رکھی گئی تو اس سے ان کو کامیابی کے موقعے اچھے ملینگے
میری راے مین ایک ایسا امتحان مقابلہ جسمین تمام ہندوستان شریک ہو سکے قابل
اعتراض ہے اور یہ اس بنا پر کہ بعض صوبے اور جماعتین اسامیون کا غیر واجبی تناسب
حاصل کر لینگے۔ میرا یہ خیال ہے کہ سول سروس کے لیے جو ہندوستانی بھرتی کیے جاتے
وہ اپنے صوبہ سے بھرتی ہون آسام مین بنگالی قریب قریب ویسا ہی اجنبی تصور
کیا جاتا ہے جیسا کہ یوروپین سمجھا جاتا ہے میری یہ تجویز ہے کہ ہر ایک صوبہ مین گورنمنٹ
کو یہ طے کر دینا چاہیئے کہ کتنی بڑی اسامیون پر ہندوستانیون کو مقرر کرنا مناسب ہوگا اس
سے کچھ شمار اسامیون کا بعد ازان ان ہندوستانیون کے لئے مخصوص ہو وے جو صوبہ
مین امتحان اور انتخاب کے متحدہ طریقہ سے بھرتی کیے جاوین اور بعض امور مین یہ طریقہ ویسا ہی
ہو جو انڈین سول سروس کے تجویز ہوا ہے۔ جہانتک ممکن ہو مختلف فرقون اور جماعتون
کے نمائندے داخل کیے جاوین۔ لیکن ملک کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوے مین اس کو
ضروری نہین خیال کرتا ہون اور مجھے شک ہے کہ آیا یہ مناسب ہوگا یا نہین کہ ہر ایک
ادنےٰ ذات کے افراد اعلےٰ عہدون کے لیے منتخب کیے جاوین میرا یہ خیال نہین ہے
کہ اسامیون کا کوئی معین تناسب ہندوستانیون کے لیے مخصوص کر دیا جاوے۔ ہر ایک
صوبہ کی حالت علیحدہ علیحدہ دریافت کی جاوے۔ آسام مین چونکہ آبادی مختلف فرقون

سے مشترک ہے جس پر وحشی فرقون کی تعداد عظیم پائی جاتی ہے اور غیر کاری
یورپین آبادی بھی بہت زیادہ ہے پس اُن اسامیون کی تعداد جن پر اہل ہند بلا کسی
دقت کے مقرر ہو سکتے ہین بہت قلیل ہوگی۔ اگر انڈین سول سروس مین ہندوستانیون
کی تقرری کے لیے زیادہ آسانیان کی جاوین تو میرا خیال ہے کہ یہ مناسب ہوگا کہ پراونشل
سروس کی مندرج فہرست اسامیون کی تعداد مین زیادہ تخفیف کی جاوے اس صیغہ کے
غیر معمولی حالتون مین ترقی دی جاوے موجودہ عہدہ دارون کے ذاتی حقوق قابل
لحاظ ہین لیکن اسامیون کی تعداد جنپر افسران پراونشل سروس مقرر کیے گئے ہون انڈین سول
سروس کی ان اسامیون کی تعداد سے گھٹا دیا جاوے جن کے لیے ہندوستان
مین امتحان مقابلہ ہو۔ یہ مشکوک معلوم ہوتا ہے کہ آیا پراونشل افسران کی ترقی عملی طور پر
ہندوستانیون کو اس صیغہ کی اعلے اسامیون پر مقرر کرنے کا بہتر طریقہ ہے یا نہین۔
ان افسران کو یورپ مین تربیت حاصل کرنے کا موقعہ نہین ملا ہے۔ اُنکی وہی عظمت نہین ہے
جو انڈین سول سروس کے افسران کی ہے اور موجودہ حالتون مین وہ اسوقت تک ترقی نہین
پاتے ہین جب تک کہ انکی ملازمت کا آخری زمانہ نہین آ جاتا ہے۔ اور جب ان کی
سرگرمی مین کمی ہونا شروع ہوتی ہے۔ لیکن مین لوکل گورنمنٹون کو یہ اختیار دونگا
کہ جب وہ مناسب سمجھین اس طور پر ترقی دین۔ پراونشل سول سروس ایک ایسی ملازمت
ہونا چاہیئے کہ جس کے جانب رجوع ہونے کی کامل ترغیب ہو۔ اور میرا خیال ہے
کہ اسمین کچھ زیادہ دقت بھی نہ ہوگی۔ سوشل لحاظ سے ہندوستانی ڈپٹی مجسٹریٹ کی
حالت بہت اچھی ہے اور مالی نکتہ خیال سے غیر قابل اطمینان نہین ہے۔ میرا یہ خیال
ہے کہ آسام و نیز دیگر مقامات مین ایسے ہندوستانی اصحاب کی تعداد نسبتاً قلیل ہے جنکی
آمدنی کاروبار یا علمی پیشون سے بمقابلہ ڈپٹی مجسٹریٹ کے بہت زیادہ ہے۔ اس صیغہ
ملازمت کے موجودہ نظام کے متعلق اعتراضات مندرجہ ذیل ممکن ہین۔

۱۔ پانچسو روپیہ ماہوار سے زاید مشاہرہ کے درجہ کی اسامیون کی تعداد قلیل ہے آسام
مین صرف ۲۲ء۲ فیصد اسامیان چھ سو روپیہ ماہوار سے زاید مشاہرہ کی ہین۔ اور ۸ء۱۳
فیصد پانچسو روپیہ ماہوار سے زیادہ مشاہرہ کی ہین بڑی بڑی تنخواہ کی اسامیون پر ترقی
دینے کی طریقہ مین اگر اضافہ کیا جاوے تو غیر مناسب ہوگا۔
ہوشیار ڈسٹرکٹ ایگزیکٹیو سروس کے لیے بھی یہ اجازت ہونے کا موقعہ ہے کہ اس کے عہدہ دار

اسقدر تنخواہ کی اسامی تک ترقی پاوین جو سپارڈننٹ جوڈیشل سروس کے عہدہ دارون
کو ملتی ہے ایک ہزار روپیہ ماہوار کا مشاہرہ ہے۔
میرے ترقی کا گریڈ د طریقہ ضرور برابر ہوگا۔ اور بلاامتحان ایک مدت معین کے بعد
ترقی ہونے کا طریقہ پسند کیا جاوے گا۔ اگر یہ اصلاحین رایج کی جاوین تو میرا یہ خیال
ہے کہ پراونشل سول سروس کی متواتر وہی حالت رہیگی جو سابق مین تھی یعنی نہایت
مرغوب صیغہ ملازمت ہوگا۔
میرا یہ خیال نہیں ہے کہ پروبیشنر اپنا زمانہ پروبیشن کسی یونیورسٹی مین صرف کرین۔
تین چار سال تک اکسفورڈ مین رہا ہون اور میرا یہ خیال ہے کہ نوجوان سولین کے لیے
وہ موزون تربیت گاہ نہین ہے۔ یہ تربیت گاہ طریقے درست کرنے والا اسکول
نہین ہے جو بیہودہ اور بدطریقہ شخص وہان آتا وہ اپنا زمانہ تربیت صرف کرنے کے بعد
وہان سے درست ہو کر نہین گیا۔ اوسط درجہ کے گریجویٹ کی زیادہ قدردان وہان
نہین ہین۔ اور یہی وجہ اسکا اثر زیادہ نہین ہے۔ اپنے سے اونچے درجے والونکی
قدر نکرنا۔ اور خود مطمین ہونے کا حس ہونا اکسفورڈ طریقون کی ترقی مین اضافہ کرتا ہے
وہ بالعموم ایسے خیال کیے جاتے ہین کہ انکی جانب زیادہ رجحان نہین ہوتا ہے یہ مقام
اسقدر بڑا ہے کہ وہان بہت سے ہوتے ہین۔ ہم جنس ہم جنس سے میل رکھتے ہین اور
اسطور پر بجائے نقایص رفع ہونے کے پختہ ہوتے جاتے ہین یہی نظر مین اکسفورڈ کسی طرح
تربیت گاہ نہین ہوسکتا ہے۔
نوجوان خواہ کوئی نصاب پڑھے یا نہ پڑھے اگر دیگر نوجوانون کا اثر پڑتا ہے جنکی
صحبت مین وہ رہنا پسند نہین کرتا ہے تو میرا خیال ہے کہ ہمارا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ
کچھ اور زیادہ عمل مین آوے۔ میرا خیال ہے کہ موجودہ شرح تنخواہ و طریقہ گریڈ موزون
نہین ہے۔ مین اس موقعہ پر تنخواہ کے معاملہ کا ذکر کرونگا اور اوپر سوال نمبر ۹۹ کے جواب مین
گریڈ کے طریقہ کی کوتاہیان بیان کرونگا مجسٹریٹون و کلکٹرون کے موجودہ شرح
تنخواہ سنہ ۱۸۶۱ع مین طے ہوئی تھی میرا خیال ہے کہ شاید یہ منظور کیا جاویگا کہ موجودہ حالت
کے دیکھتے ہوئے ہندوستان مین اسوقت ملازمت کی حالت ایسی ہی مرغوب نہین جیسی
کہ آجکل پائی جاتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ کوئی شخص یہ بحث صریح طور پر پیش نہین کرسکتا ہے

کہ سولین کی زندگی مین دلاویزی مین اسقدر اضافہ ہوگیا ہے کہ اس کی تنخواہ کم کرنا جایز قرار پاتا ہو سنہ ۱۸۷۴ء مین شرح تبادلہ ایک شلنگ ۱۰ پنس تھی۔ اب ایک شلنگ ۴ پنس ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایکسچینج کمپنیشن الاونس اضافہ ہونے پر بھی اول درجہ کی کلکٹری کی تنخواہ بمقابلہ سنہ ۱۸۷۴ء کی بقدر ۵۶۴ پاونڈ اسٹرلنگ کم ہے۔ گذشتہ ۴۰ سال کے اندر ہندوستان مین مصارف زندگی مین بے حد اضافہ ہوگیا ہے اور انگلستان مین معیار آرام و آسایش و آمدنی بڑھ گیا ہے اگر تبادلہ کی شرح ایک شلنگ دس پنس ہی قایم رہے تو آجکل کا اول درجہ کا کلکٹر بمقابلہ ۳۸ سال اسطرف کے کلکٹر کے غریب رہے گا۔ شرح تبادلہ گر جانے سے اُن کا نہایت نقصان ہوا ہے۔ یعنی یہ بھی کہون گا کہ سنہ ۱۸۷۴ء مین بمقابلہ آج کل کے ترقی کی حالت بہتر تھی۔ اول درجہ کے کلکٹر کے نیچے درجہ کے افسر کی صرف ۱۷ سال کی ملازمت ہوتی تھی اور گریڈ مین بعض سنیر افسرون کی اس سے بھی کم ہوتی تھی۔ دوسرے درجہ کے سینیر کلکٹر کی صرف ۱۶ سال کی ملازمت ہے۔ آسام مین اول درجہ کے جونیر ڈپٹی کمشنر کی ملازمت ۲۱ سال ہے۔ اور دوسرے درجہ کے سینیر ڈپٹی کمشنر کی ۱۹ سال ہے اور کوئی قرینہ نہین پایا جاتا ہے کہ وہ دو سال کے اندر اول درجہ مین پہونچ سکین گے۔

بجواب سوالات ارل رونلڈشی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ ان کا یہ خیال نہین ہے کہ بعد امتحان کے انتخاب کے طریقہ سے انڈین سول سروس مین داخلہ ہونے سے کسی شخص کا خارج ہونا اس کی آیندہ ترقی پر کسی دوسرے سلسلہ زندگی مین خراب اثر ڈالے گا۔ گواہ سے یہ سوال ہوا کہ جو شخص انگلستان مین دو سال تک رہے آئین انگریزی خیالات زیادہ ہونگے یا اس شخص مین جو انگریزی حکام کی ماتحتی مین کام کرے۔ گواہ نے بیان کیا کہ وہ اسکا جواب نہین دے سکتے ہین۔

س- کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ اگر پراونشل سروس کے لیے کوئی جدید شخص اس بنا پر ترقی کے لیے منتخب کیا جاوے کہ اسنے اپنے فرایض نہایت خوبی کے ساتھ انجام دیئے ہین اور جو ہندوستانی یہان علیحدہ امتحان پاس کرے ان دونون کی عظمت مین کوئی تفاوت ہوگی۔

ج- تفاوت ضرور ہوگی۔ کیونکہ پراونشل افسر تحت اسامیون سے ترقی پائینگے۔

س۔ لیکن کیا پراونشل سروس کے عہدہ دار وہی فرائض انجام نہیں دیتے ہیں تو ناظمین سول سروس انتظام
دیتے ہیں پروفیسر فرنکی خاص تربیت گاہ کے متعلق بھی سوال ہوا جسکے جواب میں گواہ نے بیان
کیا کہ یہ تربیت گاہ رزیڈنشل ہونا چاہیئے۔ اور اس میں خاص طور پر قانونی تعلیم دیجاوے
ایک معلم پروبیشنروں کے عملی کام کی نگہداشت کے واسطے ہونا چاہیئے۔ بعد ازاں وہ
رعایا کی زبانیں۔ وطیرے اور رواج سیکھیں گے۔ ہندوستان کی تاریخ خصوصًا علم مجالس بھی
پڑھیں گے اور اس ذریعہ سے ہندوستان سے قبل ہندوستان آنے کے انمیں دلچسپی
پیدا ہوگی۔

بجواب سوالات مسٹر سلائی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ ۱۸ و ۱۹ سال کی عمر ان لڑکوں
کے لیے کہ جنکا امتحان لیا جاوے بہت زیادہ ہے خصوصًا بہ لحاظ کہ اوایل عمر میں
ہندوستان آنے میں زیادہ فایدہ ہے۔

س۔ آپ جو طریقہ تجویز کرتے ہیں سنہ ۱۸۶۲ع میں ترک کر دیا گیا تھا کیونکہ یہ پایا گیا تھا کہ
اس تجویز کے مطابق جو امیدوار بھرتی ہوتے تھے وہ ویسے اچھے نہ نکلتے۔ وہ لوگ
تھے جو زیادہ عمر میں بھرتی کیے جاتے تھے۔ کیا آپ اس فیصلہ میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں

ج۔ ہاں میرا خیال ہے کہ یہ مناسب ہوگا۔

س۔ جو طریقہ آپ نے تجویز کیا ہے ویسا ہی ہندوستان میں پولس کے متعلق رایج
ہے۔ امیدواران کا امتحان اوایل عمر میں ہوتا ہے اور وہ اوایل عمر میں ہندوستان
آتے ہیں کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ اس فرقہ کے امیدوار سول سروس کے جانب
رجوع ہونگے اور اس قسم کے ہونگے جو اس صیغہ کے لیے درکار ہیں۔

ج۔ میرا خیال ہے کہ زیادہ تنخواہ اور بہتر شرائط ملازمت سول سروس کے جانب بہتر
فرقہ کو رجوع کرینگے۔

مسٹر فشر صاحب س۔ کیا آجکل جس قسم کے آدمی اس صیغہ میں داخل ہوتے ہیں
ان کے نسبت بے اطمینانی ظاہر کرنے کی کوئی وجہ پائی جاتی ہے۔

ج۔ میرا خیال ہے کہ اس صیغہ کی اصلاح ہو سکتی ہے اور اگر کم خرچ میں ایسا
ہوجاوے تو ہم کو اسکے واسطے کوشش کرنا چاہیے۔

--- . ---

س۔ کیا رعایا کے رسم ورواج کے متعلق کوئی کتاب نہین ہے۔
ج۔ بہت کچھ مصالحہ موجود ہے لیکن تلاش کی ضرورت ہے۔
س۔ کیا انڈین سویلین کے لیے اس قسم کی کوئی مختصر کتاب نہین ہے۔
ج۔ میرا خیال ہے کہ کوئی کتاب نہین ہے۔
مسٹر برنز۔ میکڈانلڈ صاحب۔ س۔ آپ کا بیان ہے کہ طبی معاینہ کافی نہین ہے جو جانچ کی جاتی ہے اسکے متعلق آپ کے دل مین کیا خیال ہے۔
ج۔ آپ چاہتے ہین کہ اس ملک مین چستی و مستعدی زیادہ ہو۔ اور عمدہ تندرستی بلاشبہ ایک بہت اچھی ملک ہے۔
س۔ لیکن آپ کا بیان ہے کہ طبی معاینہ کافی نہین ہے۔
ج۔ میرا یہ خیال ہے کہ موجودہ طبی معاینہ بلاشک ان لوگون کو داخل کرلیتا ہے جنمین امتحان پاس کرنے کے قابل تندرستی نہین ہوتی ہے۔
س۔ کیا آپ کی یہ تجویز ہے کہ ہم یہ سفارش کرین کہ طبی معاینہ آج سے زیادہ مکمل ہو۔
ج۔ نہین۔ میری راے ہے کہ منتخب کرنے والی کمیٹی یہ معاینہ کیا کرے۔
س۔ لیکن غلطی ہوجانا آسان ہے آپ ایسے آدمیون سے ملے ہونگے دکیا آپ نہین ملے ہین) جو آپ کو کمزور نظر آے ہونگے لیکن اصل مین وہ نہایت مضبوط آدمی سمجھے جاتے ہین۔
س۔ مین یہ جاننا چاہتا ہون کہ آپ نے کیون یہ نتایج اخذ کیے ہین۔
ج۔ میرا یہ خیال نہین ہے کہ صرف طبی امتحان پاس کرلینا ملازمت پانے کا مستحق بنا دیتا ہے۔
س۔ لیکن آپ نے کیون یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ایک انتخاب کرنے والی کمیٹی اس معاینہ کے واسطے درکار ہے۔
ج۔ میرا خیال ہے کہ اس سے اس صیغہ ملازمت کی اصلاح ہوجاے گی۔ یہ میرا عام خیال ہے۔
س۔ گذشتہ دس سال کے اندر جو لوگ اس صیغہ مین داخل ہوتے ہین انکا کسقدر تناسب اس طریقہ انتخاب سے رک جاوے گا۔

ج - یہ بتانا بہت مشکل ہے۔

بابو آر۔ این۔ چنگ کگاٹی صاحب

بابو رادھا ناتھ چنگ کگاٹی صاحب مالک و اڈیٹر اخبار ٹائمس آف آسام میونسپل کمشنر و ممبر لوکل بورڈ ڈبروگڈھ نے بیان کیا۔ مین بلاشک امتحان مقابلہ کے ذریعہ بھرتی ہونے کے موجودہ طریقہ کے موافق ہون جس کے ذریعہ سے انڈین سول سروس کے لیے اعلیٰ ذہانت اور قابلیت کے آدمی مل سکتے ہین۔ میرا خیال نہین ہے کہ انگلستان مین امتحان مقابلہ ہونے کا موجودہ طریقہ ہندوستان کے بہترین آدمیون کے انتخاب کے لیے آسانی پیدا کرتا ہے۔

موجودہ نظام چند امور مین ناقص پایا جاتا ہے۔ انگلستان جاتے اور قبل امتحان تیار ہونے کے دو یا تین سال تک وہان رہنے مین جو صرفہ ہوتا ہے وہ عملی طور پر ہندوستانی نوجوانون کی تعداد عظیم کا داخلہ روک دیتا ہے۔ امتحان مقابلہ بلاشک باشندگان ہند اور حضور ملک معظم کی دیگر بیرونجات رعایا کے داخلہ کے لیے موزون ہے۔ باشندگان ہند کے لیے کسی قسم کی آسانی یا پابندی اصول کے متعلق نہ درکار ہے اور نہ پسندیدہ ہے۔ لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ انگلستان مین امتحان ہونے کا صرف ایک واقعہ اہل ہند کے داخلہ کے لیے ان کی راہ مین روڑے اٹکاتا رہتا ہے۔ اصلیت یہ ہے کہ جو لوگ اس مقابلہ مین شریک ہوتے ہین وہ امیرون کے لڑکے ہوتے ہین جو صرف ایک لڑکے کے لیے پندرہ سے بیس ہزار روپیہ تک صرف کر سکتے ہین۔ امتحانات یونیورسٹی کے نتایج سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہترین طلبا متوسط الحال گروہ کے ہوتے ہین اور بہت سے ان فرقون سے ہوتے ہین جن کی آمدنی متوسط الحال گروہ کے امیرون سے کم ہوتی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ بہت بڑی ذہانت ان امتحانات سے دور رہتی ہے۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ جو ہندوستانی اس صیغہ ملازمت مین داخل ہوتے ہین۔ جو ہندوستانی اس صیغہ ملازمت کے لیے امتحان مقابلہ مین شریک ہوتے ہین ان کو دیگر [illegible] بھی برداشت کرنے پڑتے ہین اور [illegible] متعلقات [illegible] ہوتے ہین مین صریحاً اس کے موافق ہون کہ ہندوستان و انگلستان مین [illegible] امتحانات

مقابلہ جس مین حضور ملکہ معظمہ کی تمام نیچرل بارن رعایا داخل ہوسکے بشرطیکہ سوالات
اور ممتحن ایک ہون اور دونون مرکزون مین بہ ترتیب لیاقت کی بنا پر اسامیان دی
جاوین - اگر یہ تجویز منظور نہ کی جاوے تو مین زور کے ساتھ یہ تجویز کرون گا
کہ پراونشل وظائف کا انتظام ان امیدوارون کے واسطے کیا جاوے - جو
انگلستان کو انڈین سول سروس کے امتحان کے لیے جاوین اور یہ وظائف عام امتحان
کے نتایج کی بنا پر صوبہ وار دیے جاوین - گورنمنٹ ہند کے رزولیوشن کے مطابق
پراونشل سول سروس مین بھرتی ہونے کی جو شرایط ہین انکو مین قابل اطمینان خیال
کرتا ہون لیکن وہ رزولیوشن اپنے ذاتی بھرتی کا مین لانے کے لیے گورنمنٹ کو اختیار
دیتا ہے اور اسمین اسکا ذکر نہین ہے کہ کچھ امیدواران بذریعہ امتحان مقابلہ بھرتی
کیے جاوین میرے صوبہ مین نامزدگی کے طریقہ سے پراونشل سول سروس مین جو بھرتی
حال مین ہوئی ہے قابل اطمینان ہے لیکن مجھے یہ خیال کرنا چاہیے کہ کم از کم نصف
اسامیون کے لیے امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے بھرتی کی جاوے - پراونشل اسامیون پر
بلاشک وہی لوگ مقرر ہونے چاہیئین جو اس صوبہ مین رہتے ہون - لیکن اس کے لیے
سکونت کی جو شرط لازمی ہے اسکے لیے بجاے تین سال کے چھہ سال کی مدت قرار
دی جاوے - میرے صوبہ کی پراونشل سروس کی اکزیکٹیو و جوڈیشل شاخ کے
فرایض مطلق جداگانہ واقع نہین ہوئے ہین اور اس معاملہ مین تغیر کی ضرورت ہے
خصوصاً یہ کہ عدالت صیغہ دیوانی بالکل علیحدہ طور پر علیحدہ افسران کے سپرد ہے
پراونشل سروس کے نام مین تغیر کرنے کے لیے مجھے کچھ تجویز کرنا نہین ہے - پراونشل
سروس کے متعلق سوال [illegible] بالا مین جن امور کا ذکر کیا گیا ہے ان کے متعلق
بھی مجکو کچھ نہین کہنا ہے -

بجواب سوالات مسٹر چنگ کلائی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ وہ یہ چاہتے ہین کہ
تمام مجسٹریٹ صاحبان ہائی کورٹ کی ماتحتی مین رہین - سول جج وکالت پیشہ اشخاص
سے لیے جاوین - اور سشن جج سول سروس سے لیے جاوین - گواہ نے کوئی وجہ
کبھی اس کی نہین دیکھی کہ انگریز افسران کی سپردگی مین وہ اضلاع دیے جاوین
جہان چاے کی کاشت ہوتی ہے - گواہ نے بیان کیا کہ ہندوستانی نوجوانون پر

غیر ممالک مین صغر سنی مین رہنے سے نہایت سخت گذرتی ہے لیکن اگر یہ کہا جاوے
کہ امتحان کی عمر ۱۹ نہین ہے بلکہ ۲۴ ہے تو البتہ آپ یہ کہینگے کہ صغر سنی مین
انکو غیر ممالک مین رہنے کی ضرورت ہے صرف ایک بات نذرہ آسام البتہ ۴۰ سال کا
عرصہ گذرا کہ سول سروس مین داخل ہوا تھا گواہ نے اپنے بیان مین یکسان امتحان
مقابلہ کی سفارش نہین کی بلکہ اہل آسام کے واسطے زوردار اسامی پالیسی کی
سفارش کی ہے اگر امتحان مقابلہ رایج ہو تو اسکا یہ مطلب ہوگا کہ ان ہندوستانیون
کی زیادہ تعداد جو اہل آسام نہین ہین سرکاری ملازمت مین داخل ہوگی۔

بابو نیپج گوپال مکرجی صاحب

بابو نیپج گوپال مکرجی صاحب ایم۔ اے۔ ڈپٹی کلکٹر درجہ ہفتم بنگال نے بیان کیا
امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے موجودہ طریقہ بھرتی بالعموم اصولاً قابل اطمینان
ہے مین ایسے یکسان امتحان مقابلہ کے موافق ہون۔ جو ہندوستان اور انگلستان
دونون مقامات پر ہو اور جسمین حضور ملک معظم کی نیچرل بارن رعایا شریک ہوسکے۔
مین اس کو نہایت ضروری خیال کرتا ہون کہ کامیاب امیدوار ہندوستانی سنٹر
انگلستان جاوین اور وہان کسی مقبول یونیورسٹی مین کم از کم دو سال تک تربیت پاوین
اور بعد ازان انکا تقرر ہو۔ پراونشل سروس کے متعلق گواہ نے بیان کیا کہ آسام
مین بھرتی کا صرف یہ طریقہ رایج ہے کہ نامزدگی اور امتحان کے مشترکہ طریقہ کو پسند
کرونگا کہ غالباً اس سے نہایت موزون امیدوار مل سکینگے۔ انتخاب ان امیدوارون
سے ہونا چاہیئے جن کا کریکٹر بہت اچھا ہو۔ اور امتحان مقابلہ مین کم سے کم تعداد
مارک پانے کے قابل ہون۔

بجواب سوالات میر مجلس صاحب گواہ نے بیان کیا کہ اگر یکسان امتحان مقابلہ رایج
ہوا۔ تو ہندوستانیون کی تعداد عظیم کامیاب ہوگی۔ آجکل بہت سے ہونہار
ہندوستانی نوجوان قلت روپیہ کی باعث سے انگلستان جاکر مقابلہ مین شریک
نہین ہوسکتے ہین۔ یہان جو تعلیمی آسانیان ہین وہ ہندوستانیون کو اس صیغہ کے
مقابلہ مین شریک ہونے کے قابل بنانے کے واسطے کافی ہین۔

ڈاکٹر تھیبو صاحب

ڈاکٹر تھیبو صاحب کلکتہ یونیورسٹی کے رجسٹرار نے بجواب سوالات سر تھیوڈور ماریسن صاحب بہادر اپنی تعلیمی قابلیت اور تجربہ بیان کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے بیان فرمایا کہ کلکتہ کی یونیورسٹی میں ایم اے کی ڈگری بی اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد دو سال تک تعلیم پانے پر ملتی ہے۔

کالج اور پرائیویٹ معلم تعلیم کا کام انجام دیتے ہیں۔ ایم اے تک کی تعلیم دینے والے کالج بہت نہیں ہیں۔ کسی کالج کو ایم اے کے لیے کسی مضمون میں تعلیم دینے کی اجازت اس وقت تک نہیں ہوتی ہے جب تک کہ اس کالج میں اس مضمون کی تعلیم کے لیے قابل اسٹاف نہ ہو۔ یونیورسٹی کو یہ اطمینان کرنا چاہیے کہ آیا اسٹاف قابل ہے یا نہیں اور بعد ازاں اس ڈگری کے لیے یونیورسٹی میں اس کالج کو الحاق ہوتا ہے۔ یونیورسٹی پروفیسر شپ بھی ہیں۔ گورنمنٹ ہند نے حال میں یونیورسٹی پروفیسر شپ قایم کرنے کے لیے روپیہ دیا ہے۔

علاوہ برین یونیورسٹی کی جانب سے قدیم تاریخ کی پروفیسر شپ ہے جسکی تنخواہ خود یونیورسٹی دیتی ہے اور حال میں سر تارک ناتھ پالیت صاحب نے جو رقم عنایت کی ہے اس سے دو اور پروفیسر شپ قایم کی جائیں گی۔ اگر کوئی شخص ایم اے کے لکچروں میں حاضر ہونا چاہتے جو امتحان انڈین سول سروس میں اسکے مضامین ہوں تو اس کے واسطے کسی قسم کی ممانعت نہیں ہے۔ کلکتہ کی یونیورسٹی کے امتحان ایم اے کا معیار نہایت اعلی ہے کیونکہ ہر ایک مضمون میں خصوصیت حاصل کرنا ہوتی ہے۔

س ۔ کیونکر آپ یہ خیال فرماتے ہیں کہ کلکتہ کی یونیورسٹی کے امتحان ایم اے کا معیار ہندوستان کی یونیورسٹی کے ایم اے کے معیار کے برابر ہوگا۔

ج ۔ میرا خیال ہے کہ برابر ہوگا۔ جہانتک کتابی قابلیت کا تعلق ہے وہ مساوی ہوگا۔ بلاشک امتحان سول سروس زیادہ کتابی واقفیت کی جانچ ہے نہ کہ دماغی قوت کی۔

ج۔ ہاں۔
مسٹر گوکھلے صاحب۔ س۔ کلکتہ کی یونیورسٹی مین اگر کسی طالب علم نے علم ریاضی
مین ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی ہو تو اسکو کتنے عرصہ تک دیگر مضامین پڑھنے ہونگے
تاکہ وہ امتحان سول سروس مین معقول توقع کامیابی کے ساتھ شریک ہو سکے۔
ج۔ اسکا ٹھیک جواب دینا مشکل ہے۔ اسکا انحصار زیادہ تر ہر ایک طالب علم کی
ذاتی استعداد پر ہے۔
س۔ بعض بہترین طلبا کی حالت کو لیجیے۔
ج۔ تو بلاشبہ ایک سال سے کم مین نہین ہوگا۔
س۔ تو اس طالب علم کی عمر ۲۳ سال کی ہو جاوے گی اور ممکن ہے کہ اس سے بھی زیادہ
ہو جاوے اور بلحاظ اس کے وہ امتحان سول سروس مین داخل ہو سکے گا۔
ج۔ ہاں۔ بلاشک۔ اگر طالب علم کو یہ معلوم ہوگا کہ وہ امتحان سول سروس کے
لیے کوشش کر رہا ہے تو وہ قبل سال ختم ہونے کے بہت محنت کریگا۔
مسٹر فضل صاحب۔ س۔ کلکتہ مین عموماً کس عمر مین طالب علم۔ بی۔اے کی
ڈگری حاصل کرتا ہے۔
ج۔ اکیس سال۔
س۔ کیا آپ یہ فرماوینگے کہ بمقابلہ [illegible] سال کے ۲۱ سال کی عمر مین طلبا کی زیادہ
تعداد بی۔اے کی ڈگری حاصل کرتی ہے۔
ج۔ بعض اس سے کم عمر مین حاصل کرتے ہین لیکن اوسط ۲۱ سال کی ہے۔
س۔ کیا کم عمر مین بہت سے طلبا بی۔اے کی ڈگری حاصل کر سکتے ہین۔
ج۔ ایک معقول تعداد ہوتی ہے۔
س۔ ہر سال اس قسم کے کتنے طلبا ہوتے ہین۔
ج۔ مین اسکا جواب بلا اعداد دیکھے ہوئے نہین دے سکتا ہون۔
س۔ ایم۔اے کی ڈگری حاصل کرنے کی معمولی عمر کیا ہوگی۔
ج۔ بی۔اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد دو سال۔
س۔ قطع نظر امتحان سول سروس کے اگر آپ اپنی یونیورسٹی کی دماغی ترقی کے کسی

اسکیم پر غور کرتے ہوئے آپ کس بات کی سفارش فرمائیں گے۔
ج۔ میرا خیال ہے کہ ضرورت اسکی ہے کہ اعلےٰ درجہ کی کچھ تعلیم ہو یعنی جس سے مختلف شعبوں میں کوئی نئی بات نکالی جاوے یا تحقیقات عمل میں آوے۔
بجواب سوالات مسٹر مرے ہیمک صاحب ڈاکٹر صاحب نے بیان فرمایا کہ امتحان کے پرچے مناسب احتیاط کے ساتھ پوشیدہ رہ سکتے ہیں۔ انھوں نے سابق میں کوئی ایسا واقعہ نہیں سنا کہ جس میں ممتحن کو رشوت دینے کی کوشش کی گئی ہو میں نے اسقدر سنا ہے کہ کارکون اور نوکروں کے ذریعہ سے امتحان کے پرچوں کے لیے اور جوابات کی کتابوں کا ایک ورق تبدیل کرنے کے لیئے کوشش کی گئی ہے۔
اگر تمام امتحانات ایک مرکزی مقام پر ہوں تو اس قسم کے تمام خطرات مسدود ہو جاتے ہیں گے۔
مسٹر رمز ے میکڈانلڈ صاحب س۔ مسٹر مرے ہیمک صاحب نے جس معاملہ کا ذکر کیا ہے اسکا تعلق قانونی امتحان سے ہے۔ امتحانات یونیورسٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
مسٹر گوکھلے صاحب س۔ ہندوستان میں تعلیم یونیورسٹی کا نصاب کون تیار کرتا ہے۔
ج۔ نصاب سنڈیکیٹ تیار کرتا ہے اور بعد ازاں گورنمنٹ اسے منظور فرماتی ہے۔
س۔ کیا اس میں بلا منظوری گورنمنٹ کوئی تغیر نہیں ہو سکتا ہے۔
ج۔ نہیں۔
س۔ کوئی کالج اپنے نصاب میں آزادی کے ساتھ نہیں کر سکتا ہے۔
ج۔ نہیں۔ لیکن بیچ کے طور پر ایسا ہو سکتا ہے۔
س۔ لیکن اسکا اس کالج کے معاینہ یونیورسٹی سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔
ج نہیں۔
بعد ازاں کلکتہ میں آسام کے گواہان کی شہادت ختم ہوئی۔

پبلک سروس کمیشن دہلی مین

۲۲ فروری سنہ ۱۹۱۳ء کو پبلک سروس کمیشن نے دہلی مین اجلاس کیا تمام
ممبران کمیشن سواے سر ویلنٹائن چرول صاحب اور مسٹر گوکھلے صاحب
کے موجود تھے۔

آنریبل مسٹر ڈی جے میکفرسن صاحب

مسٹر میکفرسن صاحب ممبر بورڈ مال بنگال نے اپنے بیان مین سب کے پہلے
یہ بیان فرمایا کہ امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے موجودہ طریقہ بھرتی بالعموم قابل اطمینان
ہے۔ گواہ نے یہ خیال ظاہر نہین کیا کہ یہ طریقہ مسلمانون اور بنگالیون (ہندوؤن)
دونون کے حق مین مساوی موزون ہے لیکن اس بنا پر کوئی عمل مین لانے کی ضرورت
نہین ہے۔ گواہ نے یہ راے ظاہر کی کہ ہوم اور کالونیل طریق بھرتی ہندوستان
کے حق مین مفید ہے گواہ نے یکسان امتحان مقابلہ سے اختلاف کیا اور بیان
کیا کہ بنگال مین انڈین سول سروس کے لیے بھرتی صرف اعلے اسامیون کے لیے
ہے صرف جنکے عہدہ دار ملک کے عام نظم و نسق مین انگریزی عنصر کی [illegible]
کرتے ہین۔ اور ان اسامیون پر جو یورپین مقرر ہین انکی تعداد بنگال مین کسی
اعلی درجہ کی تعداد پر پہونچ گئی ہے جو نظم و نسق کا انگریزی رنگ قایم رکھنے
کے لیے ضروری ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ایسے آدمی ملین جنہین مستقل سرگرمی انتظامی
قابلیت اور رہنمائی کی قوت ہو جسکی ہندوستانیون مین بمقابلہ انگریزون کے حاجت
پائی جاتی ہے۔ منطقی دلیل یہ ہے کہ جب تک ہندوستانی انگلستان جا کر پاک
گرد و پیش کی حالت مین تعلیم نہ پاوین وہ مقابلہ مین شایستہ نہ کیے جائین۔ انگلستان
مین جو ہندوستانی بھرتی کیے جاتے ہین بمقابلہ اسٹیٹوٹری سولین یا پراونشل
سروس کے عہدہ دارون کے صریحاً افضل ہوتے ہین۔ گواہ نے جوڈیشل
سروس کے لیے کوئی علیحدہ طریقہ بھرتی کی سفارش نہین کی۔

انگریزی عنصر

بعدازان گواہ نے بیان کیا کہ جو یورپین اعلے اسامیون پر مقرر کیے جاوین

اُن کا تناسب کسی طرح اوّل درجہ کی تعداد سے گرنے نہ پاوے ۔ اگر نظم و نسق کا انگریزی ڈھنگ قایم رکھنا منظور ہو تو یہ لازمی ہے ۔ گواہ نے یہ رائے ظاہر کی کہ مندرج فہرست ہامیون پر جن لوگون کی ترقی ہوئی ہے وہ ان باشندگان ہند کے مقابل مین ادنے درجہ کے ہین جو انڈین سول سروس مین ہین ۔ گواہ نے یہ سفارش کی کہ انگلستان مین پروبیشن کا زمانہ صرف کیا جاوے جس کی مدت دو سال کی ہو اور اس مدت کو امیدواران یونیورسٹی اور لندن کی کسی عدالت مین صرف کرین گواہ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ تمام افسران انڈین سول سروس کو انگلستان مین زمانہ پروبیشن مین قانون پڑھنا چاہیئے ۔
بجواب سوالات لارڈ اسلنگٹن صاحب بہادر گواہ نے بیان کیا کہ بھرتی کے لیئے اول انتخاب اور نامزدگی ہو جسکے بعد امتحان ہونا چاہیئے ۔

مسٹر سلائی صاحب س ۔ آپ نے اپنے جواب مین اس واقعہ کا ذکر کیا ہے بعض نا فرقونکی دماغی قابلیت بہت تیز ہوتی ہے لیکن جبر کم ہوتا ہے مہربانی کر کے اسکی تشریح کیجیے ۔
ج ۔ بعض امور ایسے ہین جنمین انگریز ہندوستانی سے افضل ہے یہین اسکی تشریح کر سکتا ہون ۔ اُن قومون مین جبر ہے جنمین شمال و مغرب یا وسطی ایشیا سے تازہ خون داخل ہوا ہے ۔
میر مجلس صاحب کیا جو امر زیر بحث ہے اس پر ان سوالات سے زیادہ روشنی پڑے گی ۔
گواہ ۔ میرا خیال ہے کہ بنگالیون و مدراسیون مین جبر کم ہوتا ہے ۔
مسٹر رمزے میکڈانلڈ س ۔ آپ کا خیال ہے کہ موجودہ حالتون مین سابق سے زیادہ تعداد ہندوستانیون کی سول سروس مین داخل ہوگی ۔ آپ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اصولاً یورپین کی کم سے کم تعداد قایم رہنی چاہیئے آپ ان دونون باتون کی کسطور پر مطابقت کرتے ہین ۔

ج۔ میرا مطلب یہ ہے کہ وہی شمار ہونگے جو تناسب اور بہت سی آسامیاں ہر سال نکالی جاتی ہے جن کے لیے یہ ضرورت نہیں ہے کہ یوروپین کو دیجاویں پراونشل سول سروس سے ترقی نہیں دیجائیگی۔

س۔ انگریزی رنگ قایم رکھنے کے لیے کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ گورنمنٹ کے بعض طریقے بعض نتایج پیدا کرینگے۔ یا یہ لازمی ہے کہ یوروپین بہتر ہو۔

ج۔ آخر الذکر۔

س۔ اس نکتہ خیال سے کیا اچھا ہندوستانی بمقابلہ ایک خراب انگریز کے کم قابل ہوگا۔

ج۔ انگریز میں وہ اوصاف ہوتے ہیں جو اسکے لیے ضروری ہیں۔

س۔ آپ نے بیان کیا ہے کہ ملازمت کم مرغوب ہوگئی ہے۔ آپ نے تنخواہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ آپ کی دیگر وجوہات کیا ہیں۔

ج۔ بنگال میں جو بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔

س۔ اسکا اثر صرف ان لوگوں پر ہوگا جو وہاں جائیں گے۔

ج۔ سب پر کیونکہ امیدوار اپنا صوبہ پسند نہیں کرسکتا ہے۔ دوسرا باعث یہ ہے کہ سخت سنگین اعتراضات ہوسکتے ہیں اور ایک طرف جو ہندوستانی اخبارات کے بجائے اگر۔

س۔ کیا آپکا مطلب ہے کہ صرف ہندوستانی اخبارات یک طرفہ اعتراضات کرتے ہیں

ج۔ بعض اوقات انگریزی اخبارات بھی۔

س۔ آپ وہاں جانے کے لیے لوگوں کی حوصلہ افزائی نکرینگے۔

ج۔ نہیں۔

س۔ لیکن اسکا بھی اثر ہوگا۔

ج۔ ہاں۔

س۔ آپ کا بیان ہے کہ نکتہ چینی ایک بہت بڑی شکایت ہے کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اسکے علاج کی صورت نکالی جاوے۔

ج۔ ہیں اسکے متعلق تجویز پیش کرسکتا ہوں۔

(...) کمیشن نے جلسہ عام میں شہادت قلمبند کرنا ختم کیا۔

پبلک سروس کمیشن بمبئی مین

یکم مارچ سنہ ۱۹۱۳ء کو پبلک سروس کمیشن نے بمبئی مین اجلاس کیا۔ تمام ممبران کمیشن موجود تھے۔

سر بیسل اسکاٹ صاحب

چیف جسٹس ہائی کورٹ اول گواہ تھے۔ لارڈ اسلنگٹن صاحب صدر نشین کمیشن نے گواہ کو یہ اطلاع دی کہ جو سوالات شایع ہوے ہین منجملہ ان کے چند خارج کر دیے گئے ہین۔ بعد ازان میر مجلس صاحب نے سر بیسل صاحب سے سوالات شروع کیے جنکے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ انکو انڈین سول سروس کے واسطے یکسان امتحان مقابلہ کے ہر ایک طریقہ سے اختلاف ہے اور قبول کیا کہ انگلستان مین امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے بھرتی ہونے کا اصول بالعموم قابل اطمینان ہے گواہ نے انڈین سول سروس کی جوڈیشل شاخ کے واسطے کسی علیحدہ طریقہ بھرتی کی سفارش نہین کی انھون نے یہ راے ظاہر کی کہ جو افسر دس سال سے ملازمت مین ہوا ہے اسکے واسطے محکمہ مال سے جوڈیشل محکمہ مین منتقل ہونا ناممکن کیا جاوے جب کوئی افسر جوڈیشل محکمہ مین منتقل ہو تو وہ انگلستان جا کر کسی سرشتے کے چیمبر مین پڑھے۔ گواہ نے یہ ضروری خیال نہین کیا کہ وکالت کا نصاب پڑھایا جاوے گواہ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ بمبئی کی ہائی کورٹ کی تین آسامیان ججی کی سول سروس کے لیے مخصوص کی جاوین۔ گواہ نے اسکے متعلق اپنی دلائل پیش کین اور نیز یہ بیان کیا کہ ہائی کورٹ کے واسطے جج بہم کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ انڈین سول سروس کی ایک تعداد ڈسٹرکٹ و سشن جج کی اسامیون کی لیے مخصوص کی جاوے۔

بجواب سوالات لارڈ رونالڈ شی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ ہندوستان میں باشندگان ہند کو سشن جج کی اسامی کے واسطے تیار کرنے کے لیے بیلسٹر پراسیکوٹر اور اس قسم کی دیگر اسامیاں ہیں۔

بجواب سوالات سر تھیوڈور ماریسن صاحب گواہ نے بیان کیا۔ چونکہ سشن جج عملی طور پر فوجداری کے کام میں مصروف رہتے ہیں اور دیوانی کا بہت سا اول درجے کے سب ججوں کو بھی کرنا ہوتا ہے پس ان اشخاص کی تنخواہ میں اضافہ کیا جاوے۔

مسٹر سلائی صاحب کے سوال کے جواب میں گواہ نے بیان کیا کہ انڈین سول سروس کی جوڈیشل شاخ میں براہ راست انگلستان میں قانونی امتحان پاس کردہ اشخاص کی بھرتی پسند نہیں کرتے ہیں۔

بجواب سوالات مسٹر مرنے میاں محمد شفیع صاحب گواہ نے بیان کیا کہ انڈین سول سروس کا جو افسر جوڈیشل شاخ میں تبدیل کیا جاوے اسکو کچھ رقم دی جاوے تا کہ وہ انگلستان میں کسی بیرسٹر کے چیمبر میں قانون پڑھے۔ گواہ نے بعض اشخاص کی اس رائے سے اتفاق نہیں کیا کہ ہندوستانی اور انگریزی وکالت میں کوئی تفاوت پائی جاتی ہے۔

ہزہائینس آغاخان صاحب

نے بیان فرمایا کہ انڈین سول سروس کے واسطے امتحان مقابلہ کے ذریعے بھرتی ہونے کے طریقہ سے مطمئن ہیں اور آپ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ یہ اصول بدستور قائم رکھا جاوے امتحان کے سلیبس میں تغیر ہونا چاہیے سنسکرت اور عربی یونانی زبان کی اور لاطینی فارسی۔ جرمن اور فرانسیسی زبان کے ہم پلہ قرار دیجاویں۔

موجودہ طریقہ اہل ہند کے حق میں مناسب نہیں ہے۔ آپ کی رائے یہ ہے کہ نہ صرف انڈین سول سروس کے واسطے متحد الوقت امتحان مقابلہ ہو بلکہ طب فن جنگلات اور پولیس کے امتحانات بھی اسی طور پر ہوں بجائے اسکے

کہ سول سروس کی ضرورتون کے مطابق ہندوستان کے تعلیمی نظام نے ترقی نہین کی ہے آغاخان صاحب نے بیان فرمایا کہ ہندوستان کے ہونہار فرزندان مثلاً تیلانگ راناڈے وغیرہ کیلئے ہندوستان مین جو انگریزی تعلیم ہوتی ہے اسکے کا اثرہ ہین۔
آپ کی رائے ہے کہ لسٹڈ اسامیون کا موجودہ طریقہ بدستور قایم رکھا جاوے ان اسامیون کی تنخواہ سویلین کی تنخواہ کے برابر ہو کیونکہ عموماً ان اسامیون پر سویلین مقرر ہوتے ہین۔ موجودہ حد عمر قایم رکھی جاوے۔ اور ہندوستان مین کام شروع کرنے کے لیے سویلین کے واسطے ۲۵ سال کی عمر نہایت موزون ہے اس باب مین انگریزون اور ہندوستانیون کے مابین کوئی امتیاز نہونا چاہیے اور ہندوستان کے واسطے ایک ہی قسم کی جانچ ہونا چاہیئے مبدیزبانین اختیاری مضامین قرار دی جائین۔ نظم و نسق مین اگر انگریزی رنگ قایم رہے تو آپ کو خوشی ہوگا۔ لیکن ہندوستانی اگر قابل ہون تو وہ لفٹنٹ گورنری تک ترقی کرین۔
آپ نے اسٹیوٹری سویلین کا درجہ از سرنو قایم کرنے کی سفارش نہین کی۔ اور نہ سول سروس مین فوجی آدمیون کی بھرتی پسندکی۔ اکسچینج کمپنیسشن الاونس موقوف کیا جاوے۔ پراونشل سول سروس کے متعلق گواہ نے یہ شکایت کی کہ بنگال مین مسلمانون کی کافی تعداد پائی جاتی ہے جہان آبادی مین اس فرقہ کی تعداد غالب پائی جاتی ہے۔ اس صیغہ ملازمت کے مشاہرہ مین اضافہ ہونا چاہیے۔
بجواب سوالات سر مرے ہمیک صاحب گواہ نے بیان کیا کہ بجاے امتحان متحدا لوقت کے مجوزہ طریقہ وظایف آپ پسند نہین کرتے ہین۔ گواہ نے بیان کیا کہ جو لوگ اس طور پر تعلیم حاصل کرنا چاہین بلا اسکالرشپ برداشت کرین۔
سر ولنٹائن چرول صاحب نے تعلیم کے واسطے لڑکون کو انگلستان بھیجنے کے متعلق سوال کیا جس کے جواب مین گواہ نے کہا کہ یہ طریقہ نہایت ناقابل اطمینان ہے سر ولنٹائن چرول صاحب نے اصرار کیا کہ کوئی مثال بتایئے چنانچہ گواہ نے اربندو گھوش کا نام لیا۔ بجواب مزید سوالات گواہ نے بیان کیا کہ آیندہ دس سال کے واسطے انڈین سول سروس مین ہندوستانیون کی تعداد کم سے کم

دس فیصد ہونا چاہیے۔ اور وقتاً فوقتاً اسمین اضافہ ہوتا رہے۔
بجواب سوالات مسٹر میچ صاحب گواہ نے بیان کیا کہ رعایا کے جماعتون کے وہی حقوق ہین۔ جو تعلیم یافتہ دقومون کے ہین
مسٹر میچ صاحب نے سوال کیا آپ کوئی اسکیم پیش کر سکتے ہین کہ نوجوان اہل ہند سرکاری ملازمت کے جانب راغب ہون۔ جنی ایسے آدمی داخل ہون جیسے کہ امپریل کیڈٹ کور ہون پائے جاتے ہین۔ گواہ نے اس کے جواب مین تجویز کیا کہ رجحان کالجون کی توسیع ہووے لیکن ان کالجون مین جو نوجوان تعلیم پاتے ہین وہ باشندگان ہند نہین ہین اور بدین وجہ وہ انڈین سول سروس مین داخل نہین ہوسکتے ہین۔
بجواب سوالات مسٹر ڈرنسے میکڈانلڈ صاحب گواہ نے بیان کیا کہ ان کا خیال ہے کہ اگر گورنمنٹ کمسن لڑکونکو انگلستان بھیجے اور چند سال کے بعد انکو سویلین بناوے تو اس سے سول سروس کے ہندوستانی نتائج کی کچھ زیادہ ترقی نہ ہوگی۔ مسٹر میکڈانلڈ صاحب نے تجویز کیا کہ فارسی اسوقت پڑہی جاوے جبکہ سویلین پروبیشن کا زمانہ گذارین۔ بعد امتحان مقابلہ مین کامیاب ہونے کے اگر انگریز ایشیائی تربیت حاصل کرین اور ہندوستانی یورپ جاوین تو بلاشک یہ بہت اچھا ہوگا۔
بجواب سوالات مسٹر سلائی صاحب ہز ہائینس آغاخانصاحب نے فرمایا کہ اب مسلم لیگ امتحان متحد الوقت کے مسئلہ پر غور کررہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انڈین سوشل رفارمین مسٹر الجن نے جو اسکیم تجویز کیا ہے وہ بجائے امتحان متحد الوقت کے نہایت بہتر تدبیر ہے۔
سرتھیوڈور ارکین صاحب بہادر نے سوال کیا کہ اگر کمیشن یہ اسکیم تیار کرے کہ علاوہ ۱۵ امتحان متحد الوقت کے ہندوستانیون کی قلیل تعداد اعلے اسامیون پر مقرر کیجاوے تو کیا آپ اسکو پسند کرینگے آغاخان صاحب نے جواب مین فرمایا کہ اگر انکا مقصد پورا ہوجاوے تو اس سے انکو زیادہ غرض نہین ہے کہ طریقہ کیا ہونا چاہیے۔ سرتھیوڈور مارلین صاحب نے فرمایا کہ امتحان

متحد الوقت سے ہندوستانیون کی تعداد عظیم داخل ہوگی جو اعلے اسامیون پر ترقی
نہین پاوے گی۔ آغا خان صاحب سے اصرار کے ساتھ دریافت کیا۔
کہ آپ یکسان امتحان مقابلہ چاہتے ہین یا آپ یہ چاہتے ہین کہ کسی طرح آپ کا
مقصد برآوے۔ جواب مین آغا خان صاحب نے فرمایا کہ اگر نتائج کے متعلق
یقین ہو جاوے تو کوئی دوسری تجویز بھی آپ پسند کرینگے۔
بجواب سوال ارل رونلڈشی صاحب کہ کیا وہ کسی ایسے ہندوستانی سے بھی واقف ہین
جن کو وہ اسوقت لفٹنٹ گورنر کے عہدہ پر مقرر کر سکتے ہون گواہ نے جواب دیا
کہ اسکے واسطے وہ کسی موزون ہندوستانی کو نہین جانتے ہین۔

آنریبل مسٹر مہتا صاحب

آنریبل للوبھائی سانولداس صاحب مہتا نے بیان کیا کہ وہ امتحان متحد الوقت کے
موافق ہین جو سراسر ایسا ہی ہو جیسا کہ آجکل پایا جاتا ہے۔ گواہ نے علیحدہ
امتحان ہونے کے طریقہ کو ناپسند کیا اور نہ طریقہ نامزدگی یا نامزدگی و امتحان
کے لئے متحدہ طریقہ کو پسند کیا۔ گواہ نے بیان کیا کہ اگر انڈین سول سروس کے
لیے انگریزون کو کم سے کم تعداد مقرر کیئے ہوئے امتحان متحد الوقت نہین ہو
سکتا ہے تو وہ اسبات پر راضی ہو جائینگے کہ ہندوستانیون کے لیے بھی ایک
تعداد معین کر دی جاوے۔ اور یہ تعداد پچاس فیصدی سے کم نہ ہو۔
انڈین سول سروس کے تعلیمی قابلیت کے متعلق سوال کیا گیا جسکے جواب مین
گواہ نے بیان کیا کہ انکی وہی رائے ہے جو ہندوستانی گواہون کی تعداد عظیم
کی رائے واقع ہوئی ہے۔

مسٹر ایل سی کرمپ صاحب

مسٹر کرمپ صاحب بہادر ڈسٹرکٹ و سشن جج بیلگام نے بیان کیا کہ آپ
کی رائے مین انڈین سول سروس کے لیے بھرتی کرنے کا طریقہ ایسا ہونا چاہیے
کہ جس سے کم سے کم تعداد ایسے اشخاص کی داخل ہوسکے کہ جنکو بہترین انگریزی

تعلیم ملی ہو اور جنہون نے ایسی تربیت پائی ہو کہ جو نظم و نسق کا انگریزی رنگ قایم رکھنے کے لیے لازمی معلوم ہو۔ اس قسم کی تربیت و تعلیم ہندوستان مین حاصل نہین ہو سکتی ہے۔ موجودہ طریقہ بھرتی انڈین سیول سروس قابل اطمینان نہین ہے کیونکہ جانچ صرف دماغی اکتساب کی ہوتی ہے۔ لیکن عملی طور پر گواہ نے کوئی تغیر تجویز نہین کیا۔

گواہ نے انتخاب و نامزدگی کے طریقہ پر بے اعتباری ظاہر کی۔ اور یہ خیال ظاہر کیا کہ آجکل انگلستان مین جو زمانہ پروبیشن صرف کیا جاتا ہے اس مین وقت سراسر ضایع ہوتا ہے گواہ کی یہ تجویز ہے کہ ۲۴ سال کی عمر مین نوجوان سویلین یہان آیا کرین۔ جوڈیشل کام کے لیئے مسٹر کرمپ صاحب نے یہ خیال ظاہر کیا کہ ہندوستان مین موجودہ تربیت بدستور قایم رہے اور جو ہین جوڈیشل افسر کو مہلت مل سکے بیرسٹرون کے چیمبر مین تعلیم پاوے۔ احاطہ بمبئی کی جوڈیشل سروس کے امپریل و پراونشل صیغہ جات مین شرح مشاہرہ و سامان ترقی بمقابلہ دیگر صوبجات کے کم ہے۔ مزید بران تمام ہندوستان کے جوڈیشل افسران کا یہ خیال ہے کہ انکے سلسلہ زندگی مین بمقابلہ ایگزیکٹیو افسران کے کوئی امید ترقی کی نہین ہے۔

بجواب سوال مسٹر مرے ہیمک صاحب گواہ نے بیان کیا کہ تازہ وارد سویلین کو خیمے اور گھوڑے وغیرہ خریدنے ہوتے ہین اور دیگر اخراجات بھی پیش آتے ہین جو موجودہ ابتدائی تنخواہ کے مقابل مین بہت زیادہ ہوتے ہین پس زمانہ ابتدائی مین مشاہرہ مین اضافہ ہونا چاہیئے۔

گواہ سے پنشن فنڈ مین چندہ کے متعلق سوال ہوا جس کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ ایک ہزار یا زندگی پنشن کے معاملہ مین دخل انداز ہونے مین انکو پس و پیش ہے جو شاید انڈین سول سروس مین داخل ہونے کی بہت بڑی ترغیب ہے۔ بجواب سوالات مسٹر جسٹس ہیٹن صاحب گواہ نے بیان کیا کہ ہائیکورٹ کی ججی چونکہ اس ترغیب کی باعث ہے کہ ان کو معقول پنشن ملے زیادہ عرصہ تک ملازمت مین رہتے ہین پس ترقی کا رستہ مسدود رہتا ہے اور اس سے شکایت پیدا ہوتی ہے۔

بعدازان مسٹر فیروز شاہ جہانگیر شاہ طالع یار خان صاحب سشن جج بروچ کی شہادت ہوئی۔

اظہار آنریبل مسٹر بیرو صاحب
ضمیمہ ہندوستانی چہارشنبہ ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء

۲۰
آنریبل مسٹر بیرو صاحب

آنریبل مسٹر بیرو صاحب بہادر کمشنر ناردرن ڈویژن نے بیان فرمایا کہ انڈین سول سروس کے واسطے موجودہ طریقہ بھرتی اصولاً قابل اطمینان ہے۔ آپ نے عمر داخلہ ۱۷-۱۸-یا ۱۹ قرار دی تاکہ ۲۱ سال کی عمر میں امیدواران ہندوستان آجاویں۔ آپ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ موجودہ طریقہ باشندگان ہند کی جایز مقاصد کے لیے کافی سامان بہم کرتا ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ باشندگان ہند کا کوئی حق نہیں ہے کہ انکو انڈین سول سروس میں ایک معین تعداد اسامیوں کی دیجاوے انکو صرف یہ حق حاصل ہے کہ دیگر رعایا کے ساتھ امتحان مقابلہ میں شریک ہوں آپ نے جوڈیشل شاخ کی بھرتی و تربیت کے متعلق کوئی تجویز پیش نہیں کی۔ آپ سے مدت ۵ سال کے متعلق سوال ہوا جسکے ختم ہونے پر سویلین مطابق موجودہ شرائط کے ایک ہزار ماہوار کے مشاہرہ تک پہونچنے کی توقع کرسکتا ہے آپ نے جواب میں فرمایا کہ جب سے آپ ہندوستان آئے ہیں مصارف زندگی میں ۳۰ فیصدی اضافہ ہوگیا ہے۔ جو سویلین اپنے گھر کچھ رقم بھیجنا چاہتا ہے اسکے لیے ایک ایک ہزار روپیہ نہایت عزیز ہو رہا ہے۔ وہاں بھی مصارف بڑھ گئے ہیں۔ ۵ سو پاونڈ اسٹرلنگ سالانہ کی آمدنی بعد وضعات اگرچہ غیر بیاہے شخص کے لیے کافی ہو لیکن بیاہے ہوے شخص کے لیے جسکا خاندان انگلستان میں رہتا ہو اپنے اور اپنے خاندان کے گذارہ کے لیے کافی نہیں ہے۔ مزید براں اصلی مقصد عملی طور پر پورا نہیں ہوتا ہے۔ اسکی تائید میں آپ نے بمبئی کی تازہ سول لسٹ پیش کی اور یہ دکھایا کہ منجملہ ان اصحاب کے جن کی ملازمت ۵ سال سے زاید کی ہے ۳۲ اصحاب ایک ہزار روپیہ سے کم پا رہے ہیں۔ آپ نے یہ تجویز کیا کہ اس مشاہرہ تک پہونچنے کے لیے ۶ سال کی مدت قرار دی جاوے۔

موجودہ گریڈ طریقہ ترقی کے نسبت سوال ہوا جسکے جواب میں گواہ نے بیان کیا کہ وہ یہ پسند کرینگے کہ نیچے کے درجہ کی تنخواہوں میں اضافہ کردیا جاوے نہ یہ کہ ایک مدت معین کے بعد تنخواہ میں اضافہ ہوتا رہے اور اگر یہ طریقہ جاری بھی ہو تو صرف اسسٹنٹوں کے لیے اسکا عملدرآمد رہے۔ اینویٹی کے طریقہ کے نسبت گواہ نے بیان کیا

کہ یا تو چار فیصدی کنٹریبیوشن لیا جاوے یا پراویڈنٹ فنڈ مین پنشن کے واسطے ایک ماہواری رقم جمع کی جاوے جو بروقت ملازمت سے سبکدوش ہونے کے وصول ہو سکے۔ گورنمنٹ حسب معمول اپنا حصہ پنشن بقدر ایک ہزار پونڈ سالانہ دیتی رہے جو وہ آجکل دیتی ہے گواہ نے بعد ازان یہ رائے ظاہر کی کہ جب ممبر کونسل نے پانچ سال تک ملازمت کی ہو وہ ۱۲ سو پاونڈ کی پنشن پاوے اور جو اشخاص کمشنری کے گریڈ مین تین سال ختم کر چکے ہون یعنی فی اسامیون کا مشاہرہ تین ہزار روپیہ ماہوار سے کم نہ ہوا ہو انکو گیارہ سو پاونڈ کی پنشن ملنی چاہیئے۔ گواہ نے یہ رائے بھی ظاہر کی کہ اگر یہ قاعدہ جاری کیا جاوے کہ بمنظوری لوکل گورنمنٹ بعد ۲۰ سال کی ملازمت کے حسب پنشن پر جانے کی اجازت دی جاوے تو اس سے پبلک کا کوئی نقصان نہ ہوگا۔ فیملی پنشن فنڈ کے متعلق مسٹر بیورڈ صاحب نے یہ خیال ظاہر کیا کہ ۲۵۰ پاونڈ یا پنشن فنڈ مین جمع کرنے والے کی لڑکی کو بروقت شادی دیئے جاوین خواہ جمع کرنے والا زندہ ہو یا مر گیا ہو۔ اس فنڈ سے جمع کرنے والے کے لڑکون کی مدد بھی کی جاوے چاہے جمع کرنے والا زندہ ہو یا مر گیا ہو۔

سر محمود ورہ پارلیمن صاحب بہادر نے گواہ سے اس اندیشہ کے متعلق سوال کیا کہ یکسان امتحان مقابلہ کا یہ نتیجہ ہوگا کہ بدخواہان سرکار کی تعداد عظیم داخل ہو جاوے گی امیدوارون کی جو تعداد عظیم داخل ہوگی اس کی جانچ بہت مشکل ہوگی۔ اس کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ وہ اس امر کا اقبال کرنے کے لیے مستعد نہین ہے کہ انگلستان مین تعلیم پانے والے ہندوستانیون سے بدخواہ سرکار ہو جانے کا زیادہ اندیشہ ہے۔

مسٹر رمزے میکڈانلڈ صاحب بہادر نے بھی اس باب خاص میں سوالات کے ذریعے سے نکتہ چینی کی بعد ازان مسٹر رمزے میکڈانلڈ صاحب نے گواہ کی اس تجویز پر سوال کیا کہ رعایتی رخصت بجائے تین ماہ کے ۴ ماہ کے لیے دی جاوے اور گواہ نے اس کے جواب مین یہ خیال ظاہر کیا کہ یہ ایک اچھا اصول ہوگا کہ ہر شخص سالانہ رخصت لیوے لیکن یہ بہتر نہ ہوگا کہ جس شخص کو جسقدر رخصت واجب ہو وہ مناسب وقت پر رخصت نہ لے پانے کے لیے اپنا رخصت ضایع کر دے۔

بجواب سوالات سر مرے ہیک صاحب بہادر گواہ نے بیان کیا کہ یہ ناممکن ہے کہ ہر سال ایک ماہ کی رخصت مل سکے کیونکہ گورنمنٹ بسا اوقات عوضی کا انتظام نہین کر سکتی ہے اور بہت سے مقامات پہاڑی جیکھون یا سیلنی ٹوریم سے اسقدر فاصلہ پر ہین کہ ایک ماہ کی رخصت لینا بے سود ہے مسٹر جسٹس ہٹین صاحب بہادر نے بھی اس باب مین سوالات کیے۔

رگھوناتھ پنڈورنگ کرندکار صاحب

رگھوناتھ پنڈرنگ کرندکار صاحب ساکن ستارہ نے سوالات کمیشن کے متعلق ایک طویل نوٹ بھیجا اور اس سفارش کے متعلق دلایل پیش کیے کہ امتحان انڈین سول سروس انگلستان و ہندوستان مین باری سے ہوا کرے ایک سال ان انگریزون کا امتحان ہو جو ہندوستان آنے والے ہون اور دوسرے سال ہندوستانی وہان جاوین گواہ نے یہ راے ظاہر کی کہ اگر یہ طریقہ رایج کیا جاوے تو انگریزون و ہندوستانیون کے مابین اتفاق ہو اور بے چینی دفع ہو جاوے۔ گواہ نے بیان کیا کہ ہندوستانیون وانگریزون کی جو اسامیان مل سکتی ہون انمین مطلق امتیاز نہ رکھا جاوے۔ اور انڈین سول سروس و پراونشل سول سروس کے کل مصارف کا کم از کم پچاس فیصد ہندوستانیون کے لیے صرف کیا جاوے۔

سر مرے ہیک صاحب نے گواہ کے اس بیان پر سوال کیا کہ افسران مال ہائی کورٹ کے فیصلون کو نظرانداز کرتے ہین۔ گواہ نے اس کے جواب مین بیان کیا کہ وہ اپنا بیان واپس لینا چاہتے ہین سر مرے ہیک صاحب نے بعد ازان اور جرح کی اور گواہ نے سول ججون کے خلاف جو کچھ بیان کیا تھا اس مین اس موقع پر بہت کچھ ترمیم کی۔ سر مرے ہیک صاحب نے زیادہ اصرار کیا تو گواہ نے بیان کیا کہ بمبئی کی جوڈیشل صیغہ کی تو تا ہون ذکر ہندوستانی اخبارات نے بھی کیا ہے۔ سر و لنٹاین چرول صاحب کے بعد ازان سوالات کیے گواہ متواتر اپنا بیان بدلتا رہا۔

مسٹر ایو بینک صاحب

مسٹر ایو بینک صاحب بہادر قایم مقام رجسٹرار کواپریٹو کریڈٹ سوسایٹی بمبئی نے بیان کیا

انڈین سول سروس کے لیے جو طریقہ قرار پایا ہے اگرچہ کاغذی نفیس طریقہ ہے لیکن عملی طور پر یہ حالت نظر آتی ہے کہ احاطہ بمبئی مین ۸ سال کی ملازمت کے بعد بھی افسران کو ایک ہزار روپیہ ماہوار کی تنخواہ نصیب نہین ہوتی ہے۔ افسران کی تنخواہ اور گریڈ کے متعلق گواہ نے بیان کیا کہ موجودہ طریقہ کے بموجب نو اور دس سال کی مدت ملازمت کے چند افسران صرف ۷۶۶ روپیہ ماہوار کا مشاہرہ پاتے ہین اور اسوقت تک مستقل اسسٹنٹ کلکٹر ہین محکمہ پبلک ورکس کے افسران بعد مدت دس سال کے اس سے زیادہ تنخواہ ملتی ہے۔ گواہ نے یہ سفارش کی کہ جونیر سویلین کے لیے ایک مدت معین کے بعد تنخواہ مین اضافہ ہونے کا طریقہ رائج کیا جاوے۔ وہ ساڑھے چار سو روپیہ ماہوار کی تنخواہ سے شروع کرکے ۱۲ سال کی ملازمت تک ۔ ۷ روپیہ سالانہ کی ترقی دیجاوے یا جسوقت تک کہ وہ افسر قایم مقام کلکٹر یا ڈسٹرکٹ جج نہ ہو ترقی کی یہی حالت قایم رہے گواہ نے بیان کیا کہ موجودہ شرح تنخواہ جونیر افسران کی ناکافی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اب امتحان مین امیدوارون کی تعداد قلیل داخل ہوئی ہے مدت معین کے بعد ترقی ہونے کا طریقہ ملازمت کے نیچے سے گریڈ تک محدود ہونا چاہئے۔

مسٹر جسٹس بچلر صاحب

بمبئی کے مسٹر جسٹس بچلر صاحب بہادر نے بیان کیا کہ وہ جوڈیشل عہدہ داروں کے لیے موجودہ طریقہ بہرتی بدستور قایم رکھین گے اور یہ خیال ظاہر کیا کہ جوڈیشل سروس کے واسطے جو شخص منتخب کیا جاوے وہ چھ ماہ تک ابتدائی مقدمات فیصل کرے۔

بجواب سوالات مسٹر میکڈانلڈ صاحب گواہ نے بیان کیا کہ تمام جوڈیشل عہدہ داروں کو ہائیکورٹ عہدہ دارون کو مقرر کرے اور عام طور پر ایک جج صاحب انتظامی امور کے فیصل مین رہین۔

آنریبل مسٹر کرٹس صاحب

آنریبل مسٹر کرٹس صاحب بہادر کمشنر سنٹرل ڈویژن پونا نے یہ خیال ظاہر کیا کہ امتحان
مقابلہ کے ذریعہ سے بھرتی ہونے کا طریقہ انگریز افسران کے لیے نہایت قابل اطمینان
ہے۔ آپ نے نامزدگی کے طریقہ کو پسند نہیں کیا کیونکہ اس سے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں
ایسا نہ ہووے کہ کسی وقت پولیٹکل اثر کام میں لایا جاوے۔ آپ نے موجودہ
طریقہ کے فروعات کو ناقص بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہندوستان میں زیادہ
عمر گذرنے پر حکام آتے ہیں جو افسران چھ سال تک یونیورسٹی میں رہے ہوں وہ
کام کرنے کے ناچیز سلسلہ وغیرہ پر توجہ نہیں کرینگے۔ آپ نے موجودہ طریقہ کو
باشندگان ہند کے لیے بھی غیر موزوں کیا۔ آپ نے یہ تجویز کیا کہ نامزدگی کا کوئی
طریقہ رائج ہونا چاہیے تاکہ ایک ذات کے امیدواروں کی کثرت نہ ہووے۔ اور
اس بات کا تیقن ہو سکے کہ جو امیدوار داخل ہو سکے وہ ضرور اچھے اور وفادار خاندانوں
کے ہوتے۔ آپ نے یہ تجویز بھی کیا کہ ہر ایک احاطہ میں نامزد کرنے والا بورڈ ہونا چاہیے
اور اگر ضرورت ہو تو منتخب لڑکوں کو انگلستان بھیجنے کے لیے وظائف دیے جاویں
اگر وہ انڈین سول سروس کے امتحان میں ناکام رہیں۔ تو انکو پراونشل سروس میں
اسامی دیجاوے۔ آپ نے یکسان امتحان مقابلہ پر ایک انوکھا اعتراض جمایا
آپ نے فرمایا کہ بلحاظ تفاوت وقت اسکا انتظام ہونا مشکل ہوگا۔ لندن میں اوقات
امتحان ۱۰ سے ایک بجے تک اور دو سے پانچ بجے تک ہیں اگر یہاں بھی یہی
اوقات رکھے گئے تو امیدوار وہاں بیٹھکر پہلا پرچہ اپنے دوست کو لندن میں
بذریعہ تاربرقی بھیجدے گا۔ اور اسکو لندن میں جوابات تیار کرنے کے لیے دو گھنٹہ
کا وقفہ ملیگا۔ اس دلیل پر زور دیتے ہوے گواہ نے بیان کیا کہ تاربرقی کے ذریعہ سے
سوالات کی روانگی کا سدباب کرنے کے لیے یہ تدبیر ہووے کہ صرف ایک پرچہ پر
زور دیا جاوے۔ لندن میں دس بجے سے اور ہندوستان میں دو بجے سے شروع
ہو۔ گواہ نے حد عمر کے لیے یہ تجویز کیا کہ ۱۷ سے ۱۹ تک رکھی جاوے ہندوستانیوں
کے واسطے بھی گواہ نے یہی عمر قرار دی۔ اگر اس سے ہندوستانیوں کے لڑکے

انگریزی میں اسکولوں میں داخل ہوں تو بہت بہتر ہوگا گواہ نے یہ رائے ظاہر کی کہ بڑی بڑی اسامیوں کا ⅔ حصہ ہندوستانیوں کو دیا جاوے پروبیشنروں کو ڈیڑھ سو پاونڈ سالانہ الاونس دیا جاوے اور پچاس پاونڈ بابت سفر خرچ دیئے جاویں۔ گواہ نے بیان کیا کہ جو افسر ناقابل ہوں پنشن پر جانے کے لیئے مجبور کیئے جاویں۔ اس طریقہ کو بمقابلہ آجکل کے زیادہ وسعت دی جاوے۔ تنخواہ اور گریڈ کے متعلق مسٹر ٹرنس صاحب نے فرمایا کہ آج کل اسکے متعلق بہت بے اطمینانی پائی جاتی ہے۔ ترقی بہت دیر میں ہوتی ہے اور بارہ سال تک ملازمت کرنے کے بعد بھی افسروں کی تنخواہ ۷۶۶ روپیہ ماہوار ہے۔ آپ نے یہ تجویز کیا کہ اسسٹنٹ کلکٹر یا اسسٹنٹ جج کی ایک اور اسامی فوراً قایم کی جاوے جسکا مشاہرہ ۱۲۰۰ روپیہ ماہوار ہو۔ ہر تیسرے درجہ کے کلکٹروں کی تنخواہ ڈھائی ہزار ماہوار کی ہو اور وہ اسی قدر مشاہرہ دار ڈسٹرکٹ ججوں کے ہم پلہ بنائے جاویں۔ ایک ہزار پاونڈ کی پنشن قایم رکھی جاوے اور ۴ فیصدی وقع تنخواہ کے پراویڈنٹ فنڈ میں جمع کیا جاوے جو بروقت پنشن لینے کے لیے وصول کیا جاوے۔ گواہ نے یہ سفارش کی کہ بھی پنشن فنڈ میں موجودہ شرح سے زیادہ جمع کیا جاوے تاکہ خصوصاً ان لڑکوں کو زیادہ رقم مل سکے جن کو ۱۵ سال کی عمر سے ڈیڑھ سو پاونڈ پانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لارڈ اسلنگٹن صاحب بہادر نے گواہ سے نہایت تشکل تجاویز و دیگر شرایط ملازمت کے متعلق نہایت مفصل جرح کی۔

لیکن آپ یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لیے مجبور ہوئے کہ اس اصول پر آگے قدم بڑھانے کی بنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا کہ اس صیغہ میں سردست انگریزی عنصر کی افراط رہنا چاہیے اور اس مسلہ پر اگر وسیع نظر ڈالی جاوے تو بہترین حل یہ معلوم ہوتا ہے کہ کل اسامیوں کا ایک ثلث ہندوستانیوں کے لیے مخصوص کیا جاوے۔ اگر امتحان مقابلہ میں یہ تناسب کامیاب ہو جاویں تو بہت اچھا ہے اگر ناکام رہے تو ہندوستانی وکلا یا عہدہ داران پراونشل سروس سے مقرر کر کے یہ ایک ثلث پورا کیا جاوے۔ آپ نے جوڈیشل شاخ کے واسطے کوئی علیحدہ طریقہ بھرتی تجویز

نہین کیا آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ پنجاب مین بارہ سال تک رہکر آپ کو یہ تجربہ ہوا ہے
کہ سویلین ججون کی ادھات مین ترقی ہوئی ہے۔ آپ نے یہ طریقہ پسند کیا کہ اس
شاخ مین صرف وہی سویلین بھیجے جاوین جنھون نے جوڈیشل کام کی تربیت پائی
ہو ابتدائی تربیت اس طور پر دی جاوے کہ وہ ایک سال تک ابتدائی مقدمات
فیصل کیا کرین اور ڈسٹرکٹ ججی اور ہائی کورٹ کی ججی پر انکو صرف قابلیت اور
قانونی واقفیت کی بنا پر ترقی دی جاوے۔ آپ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ سویلینز کی
واقفیت السنہ روز بروز کم ہوتی جاتی ہے اور اس نقص کے دفعیہ کے واسطے ایک
اسکیم پیش کیا۔ پراونشل سروس مین اب تمام اسامیان امتحان مقابلہ کے ذریعہ
سے بھرتی ہوتی ہین۔ آپ نے فرمایا کہ طریقہ نامزدگی اس صیغہ کے لیے ایک بدنما
داغ ثابت ہوا ہے۔

بجواب سوالات مسٹر چوبل صاحب گواہ نے بیان کیا کہ جہانتک آپکو تجربہ ہے
کمسن لڑکون کو تعلیم کے واسطے انگلستان بھیجنے کے طریقہ کو بری طرح ناکامی
ہوئی ہے وہ وہان سے بداخلاق بنکر آئے ہین۔ وہ اپنے گھر کو تباہ کرنے والے
اور اپنے ملک کے حق مین بیکار ثابت ہوتے ہین۔

جوڈیشل و ایگزیکیوٹو فرائض کے متعلق گواہ نے بالعموم ان دونون کی علیحدگی
پسند کی لیکن اس کے ساتھ ہی بہت سی دقتین بھی محسوس کین۔

بجواب سوالات مسٹر گوکھلے صاحب گواہ نے بیان کیا کہ امتحان متحد الوقت کے
متعلق جو کچھ انھون نے بیان کیا ہے اس سے کچھ زیادہ بیان کرنے سے انکو انکار
ہے۔ مسٹر گوکھلے صاحب نے اصرار کیا لیکن گواہ نے کہا کہ وہ اس معاملہ مین اب
اور کچھ نہ کہین گے۔ گواہ نے کہا کہ اس بات مین اور نیز علیحدگی جوڈیشل و ایگزیکیٹو
فرائض کے متعلق اس طرف تھوڑے عرصہ سے ان کی رائے مین ترمیم
ہوگئی ہے۔

بجواب سوالات مسٹر سلائی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ جوڈیشل و انتظامی فرائض
کی علیحدگی سے بہت زیادہ نااتفاقی نہین ہوتی ہے۔

بجواب سوالات مسٹر مرزے میکڈانلڈ صاحب گواہ نے بیان کیا کہ اہل ہند کے لیے

یہ بہتر ہوگا کہ وہ اپنی تعلیم کی تکمیل کے لیے ولایت جاوین مسٹر میکڈانلڈ صاحب نے فرمایا کہ سابق مین جو جلیل القدر ہندوستانی گذرے ہین وہ انگلستان نہین گئے تھے گواہ نے جواب دیا کہ اگرچہ ان لوگون کی واجبی قدر سے انکار نہین ہے لیکن بمقابلہ ان جلیل القدر اصحاب کے جو آج ہندوستان مین پائے جاتے ہین سابق کے جلیل القدر اصحاب کی عظمت کے متعلق انکو شکوک ہین آپ اپنی اس رائے پر قائم رہے کہ قبل سول سروس مین داخل ہونے کے اہل ہند کو ضرور انگلستان جانا چاہیے۔ بعد ازان مسٹر میکڈانلڈ صاحب سویلین ججون کے متعلق جرح کی جسکے جواب مین گواہ نے کہا کہ یہ کہنا صحیح نہ ہوگا کہ سویلین ججون کا رجحان یہ ہوتا ہے کہ وہ یکیرنگیو تو میلان طبع سے بلا سمجھے بوجھے شہادت کو بگاڑتے ہین۔

مسٹر فیروزشاہ مہتہ صاحب

مسٹر فیروزشاہ مہتہ صاحب نے کمیشن کے مطبوعہ سوالات کے جواب نہین بھیجے بلکہ بمبئی کی پریسیڈنسی اسوسی ایشن کے جانب سے ایک طویل یادداشت پیش کی اور بیان کیا کہ یہی انکی ذاتی رائے بھی ہے اس یادداشت کے ضمن مین اسیمبوطہ سابق کی پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ۔ سر جیمس مسٹر جیمس اسٹیفن۔ پال مال گزٹ ایشیاٹک کوارٹرلی ریویو وغیرہ سے اقتباسات درج کیے گئے ہین لیکن انڈین سول سروس کے متعلق ان امور کا ذکر نہین ہے جو کمیشن کے مطبوعہ سوالات مین پائے جاتے ہین۔ سر فیروزشاہ صاحب نے اپنے بیان کا آغاز یون کیا کہ تعلیم یافتہ ہندوستانیون سے انگریزون کو گہری نفرت ہے اور اسکا باعث یہ ہے کہ ہندوستانی ان کی برابری کرنے کے لیے کوشش کرتے رہے ہین۔ انگریز سویلینون کی تعداد غالب یہ چاہتی ہے کہ بہت سے مقدمات دیوانی کا فیصلہ جو انکے جوڈیشل عدالتون کے انگریز ممبر ہوا فسر کیا کرین۔ وہ ہمیشہ یہ دلیل پیش کیا کرتے ہین کہ معدلت صیغہ فوجداری انگریز انتظامیہ افسران کو سرسری طور پر چلانا چاہیے۔ جوڈیشل طرز عمل اور قواعد شہادت کے لحاظ کی چندان ضرورت نہین ہے آپ نے یہ تجویز کیا کہ یکسان امتحان مقابلہ سول سروس کے لیے انگلستان و ہندوستان دونون مقامات پر ہوا کرے۔

اظہار مسٹر فیروز شاہ مہتہ صاحب

کامیاب امیدوار پروبیشن کی مدت دوسال انگلستان مین گذارین۔ آپ نے جوڈیشل شاخ کی بھرتی کے لیے بھی ایک اسکیم پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ماتحت جوڈیشل عہدہ داران سے ایک ثلث لیا جاوے جنکو تقویت اور مقدمات فوجداری فیصل کرنے کا اختیار دیا جاسے۔ ایک ثلث ہندوستانی وکلا سے بھرتی کیا جاوے اور باقیماندہ ایک ثلث سول سروس سے لیا جاوے اور ایسے امیدوار لیئے جاوین جو زمانہ پروبیشن کسی بیرسٹر کے چیمبر مین گذار چکے ہون۔ آپ نے بیان کیا کہ اگر آپ کی راے کے مطابق عمل ہو تو پرانا تفنیل سروس کا وجود باقی نہین رہیگا اور شمار امامیان اصلی گروہ کے جانب واپس جاوینگی۔

گواہ نے بجواب سوالات لارڈ اسلنگٹن صاحب بہادر فرمایا کہ سول سروس مین داخل ہونے کے لیے حد عمر ۲۲ سال سے کم ہونی چاہیئے۔ ہندوستان مین جب سویلین کام کرین تو ان کی عمر کم از کم ۲۵ سال کی ہونی چاہیئے۔ گواہ نے یہ تجویز پیش کی کہ زراعتی عدالتین مقدمات مالگزاری طے کرنے کے لیے قایم کی جاوین آجکل ایک ہی افسر تشخیص کرتا ہے وصول کرتا ہے اور تشخیص وصول متعلق مقدمات بھی فیصل کرتا ہے میر مجلس صاحب نے گواہ کو ایگزیکٹیو افسران سے متعلقہ بیانات پر بہا لنا گواہ کوئی مثال اس قسم کی پیش نکر سکا کہ جس سے یہ ثابت ہو تا کہ کسی ایگزیکٹیو افسر نے اپنے اختیارات سے تجاوز کر کے قانون کی خلاف ورزی کی ہو۔

بجواب سوالات سر مہدے صیماک صاحب گواہ نے بیان کیا کہ اگر لندن مین امتحان متحد الوقت بدستور جاری رہے اور مزید یہان اہل ہند کسی دوسرے طریقہ کے مطابق ہندوستان مین بھرتی کیئے جاوین تو یہ اسٹیچیوٹ کے خلاف نہوگا۔

بجواب سوال سر مہرے صیماک صاحب گواہ نے یہ بیان کیا کہ اوسط درجہ کے سویلین کو تعلیم یافتہ ہندوستانیون سے بہت نفرت ہے۔

بجواب سوالات مسٹر فشر صاحب گواہ نے بیان کیا کہ انگریزون اور ہندوستانیون دونون کی انگریزی تعلیم فیاضی کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ گواہ نے یہ بھی بیان کیا کہ جو تعلیم لاطینی اور یونانی زبان پر مبنی کی گئی ہے اسکی آپ بہت قدر کرتے ہین مسٹر فشر صاحب کے نے بیان کیا کہ امتحانات متحد الوقت سے ہندوستان کے تعلیمی حقوق کو نقصان

پہونچے گا۔ کیونکہ ایم۔ اے کے امتحان مین شریک ہونا نوجوانان پسند نہ کرینگے بلکہ وہ سول سروس کے امتحان مین قسمت آزمائی کیا کرینگے۔ گواہ نے اسکے جواب مین بیان کیا کہ ایسا نہین ہوگا۔

بجواب سوالات مسٹر میکڈانلڈ صاحب گواہ نے بیان کیا کہ امتحان کے واسطے مضامین پڑھنے کے متعلق رائے ظاہر کی گئی ہے اس سے آپ کو اتفاق نہین ہے اور یہ خیال ظاہر کیا کہ اس معاملہ مین مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔

بجواب سوالات مسٹر گوکھلے صاحب گواہ نے بیان کیا کہ اگر امتحانات متحد الوقت جاری ہو جائین تو آئندہ ۵۰ سال تک انگریزی عنصر بدستور بجلوہ افروز رہے گا۔ مسٹر گوکھلے صاحب نے یہ تجویز کیا کہ امتحانات سول سروس یکسان شرائط کے ساتھ ہر چھ ماہ کے بعد باری باری انگلستان و ہندوستان مین ہوا کرین گواہ نے اس تجویز کو سنکر جواب دیا کہ اگر امتحان متحد الوقت نہ ہو سکے تو البتہ آپ مسٹر گوکھلے صاحب کی تجویز کو پسند کرینگے۔

بجواب سوالات سر تھیوڈور ماریسن صاحب بہادر گواہ نے یہ دلیل پیش کی کہ لندن مین سول سروس کا ہونا اسٹیٹوٹ کے الفاظ اور منشا کے خلاف ہے۔ اس بیان پر دلچسپ مباحثہ ہوا۔

مسٹر تھیوڈور ماریسن صاحب بہادر نے گواہ کے اس بیان پر اصرار کے ساتھ جرح کی کہ عموماً انگریز تعلیم یافتہ اہل ہند سے نفرت رکھتے ہین۔ گواہ نے جواب دیا کہ در اصل یہ ایک افسوسناک واقعہ ہے۔ اور اس بیان کے واپس لینے سے انکار کیا۔

بجواب سوالات لارڈ رونالڈشے صاحب جنکا مفہوم یہ تھا کہ ممکن ہے کہ امتحان متحد الوقت سے آئندہ کسی وقت مین اس صیغہ مین ہندوستانیون کی بھرمار ہو جاوے گواہ نے جواب دیا کہ ایسی حالت مین ایک اور شاہی کمیشن مقرر ہو جائیگا (قہقہہ)

بجواب سوالات مسٹر ہیتھن صاحب گواہ نے بیان کیا کہ اگر اہل ہند کے سپرد معدلت ہو تو بہتر ہوگا سویلین اصحاب وکلا کو اپنا قدرتی دشمن تصور کرتے ہین۔

آنریبل مسٹر جناح صاحب

آنریبل محمد علی جناح صاحب نے امتحان متحد الوقت سے نہایت زور کے ساتھ اتفاق کیا۔ اور اہل ہند کے واسطے علیحدہ امتحان کے طریقہ کی ممانعت کی۔ گواہ نے فرقہ وار یا جماعتی نیابت سے بھی اختلاف کیا انھون نے کہا کہ اگر بہتر اشخاص بلالحاظ ملت یا فرقہ کے بھرتی کیے جاوین تو انکو اطمینان ہوگا۔ میر مجلس صاحب نے سوال کیا کہ امتحان متحد الوقت ہونے سے یہ اندیشہ ہے کہ کسی وقت مین اس صیغہ مین ہندوستانیون کی بھرمار ہوجائیگی۔ اس کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ آیندہ کئی سال تک یہ مسلہ عملی پالی ٹکس کے دائرہ کے اندر نہین آسکتا ہے جوڈیشیل سرس کی بڑی آسامیون کے متعلق گواہ نے یہ تجویز کیا کہ نصف تعداد ہندوستان کے وکلا سے کیجاوے ۱/۴ حصہ بارڈ ہندگی جوڈیشیل سروس سے لیا جاوے اور باقیماندہ سول سروس سے گواہ نے یہ شکایت کی کہ ممبران متفصلات دیسی زبان سیکھنے کی کوشش نہین کرتے ہین۔ بلکہ وہ ہندوستانی سوسائیٹی سے علیحدہ رہنے کی بہت احتیاط کرتے ہین۔

بجواب سوالات سر مسٹر ہمیک صاحب گواہ نے بیان کیا کہ جو ہندوستانی اس امتحان مین کامیاب ہون کہ جو ہندوستان مین ہوا کرے گا دو سال کا زمانہ تربیت انگلستان مین صرف کرین۔ اور یہ زمانہ آجکل کے انگلستان مین مقیم ہندوستانی طلبہ کے مقابلہ مین عمدہ مقاصد مین صرف کیا جاوے۔

سر مسٹر ہمیک صاحب نے سوال کیا کہ گیا ان پروبیشنرون مین انگریزی ولولہ پیدا ہوجاوے گا گواہ نے جواب دیا کہ اگر اس سے ہمت اور کریکٹر کا درست ہونا مقصود ہے تو یہ اوصاف حاصل کرنے سے پیدا نہین ہوتے ہین یہ قدرتی اوصاف ہین۔

س۔ آپ کے اس بیان کا کیا مطلب ہے کہ سویلین اپنی تمام رخصت کلبون مین صرف کرتے ہین۔ حالانکہ بمبئی مین سال مین سات ماہ تک دورہ پر رہتے ہین۔ جواب مین گواہ نے اپنے بیان سابقہ مین ترمیم کی اور نیز کہ اس بیان کو بھی ہل کیا کہ سویلین ڈسٹرکٹ جج اپنے نوکرون سے بھی بلا مترجم کے بات چیت نہین کرسکتے ہین۔

گواہ نے بیان کیا کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ بمبئی میں دیسی زبانون کے ممتحن معیار امتحانات ا
نہایت گراہوا سمجھتے ہین۔

مسٹر رانچی صاحب

فرگسن کالج کے پرنسپل مسٹر رنچی صاحب نے اسامیون کے بابت اپنی رائے
ظاہر کی۔ آپ سے اولاً مین کہنیہ تک لارڈ اسلنگٹن صاحب بہادر صدر نشین کمیشن
سوالات کرتے رہے۔ گواہ نے ہندوستان مین امتحان سول سروس ہونے سے
اتفاق کیا۔ گواہ نے بیان کیا کہ اسکے مخالف کہتے ہین کہ اگر ہندوستانیون مین بھی یہ
امتحان ہونے لگے تو ہندوستانی امیدوار کتابین رٹ رٹا کر پاس ہوتے جائینگے
اور ان کی بھرمار ہوجائیگی۔ گواہ نے ان تمام وسوسون کی تردید کی۔ گواہ نے کہا کہ
انگریز امیدوارون کی تعداد کم ہوکر ہندوستانی امیدوارون کی تعداد بڑھنے کا مطلق اندیشہ
نہین ہے۔

بجواب سوالات سر ولنٹائن چرول صاحب گواہ نے بیان کیا میں ۲۰ سال کی عمر مین
ولایت گیا تھا اور وہان ۳ برس رہکر مین نے تعلیم حاصل کی۔ وہان انگریزی طرز
معاشرت اختیار کرنے یا انگریزون سے میل جول پیدا کرنے مین مجھے کوئی دقت
معلوم نہین ہوئی۔ سر ولنٹائن چرول صاحب نے کہا کہ جب یہ بات ہے تو آپ پھر
یہ کیون کہتے ہین کہ امتحان سول سروس کے لیئے ولایت جاکر رہنے مین ہندوستانیون کو
دقت معلوم ہوتی ہے حالانکہ دوسرے پیشے سیکھنے کے لیئے بہت زیادہ تعداد ہندوستانیون
کی ہرسال ولایت جاتی ہے

ج۔ امتحان سول سروس مین جو امیدوار ناکام رہتے ہین اُنکے لیے پھر کوئی دوسرا سہارا
نہین ہوتا۔ دیگر پیشون کی یہ حالت نہین ہے۔ قانون کے امتحان مین فیل ہوجانے پر
بھی کچھ قدر ہوسکتی ہے۔ ہندوستان مین سول سروس کی ایک درس گاہ ہونا چاہیئے
تمام پروفیسر ہندوستانی ہون۔ اُمین انگریز اور ہندوستانی امیدوار تعلیم پائین۔
س۔ اگر ایسا ہوگا تو انگریز امیدوارون کے لیے مشکل ہوگی
ج۔ مشکل ہوسکتی ہے لیکن انگریز امیدوارون کو ہرداشت کرنا چاہیئے۔

کھولنا چاہیئے جس سے امداد پاکر ایک ذات یا فرقہ کے لڑکے ولایت جاکر پڑھ سکین۔

بجواب سوالات میر مجلس صاحب پادری صاحب نے فرمایا کہ مجھے ہندوستان مین رہتے ہوئے ۳۵ برس گذر چلے ہین لیکن آج تک ایک بھی ایسا ہندوستانی نہین دیکھا جو میری راے مین کلکٹری کے قابل ہو۔

بجواب سوالات مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب گواہ نے بیان کیا کہ یونیورسٹی کی ڈگریون پر بیجا بھروسہ کیا جاتا ہے ہمیشہ یہی دیکھتا ہے کہ بی۔ اے ہونے سے ہی آدمی کو جگہہ دیدی جاتی ہے یہ نہین دیکھا جاتا ہے کہ وہ اسکے قابل ہے یا نہین۔

مسٹر مرسے میکانڈانلڈ صاحب مں۔ ہندوستانیون کی یہ خواہش ہے کہ قابل ہندوستانیون کو بھی اعلے عہدے زیادہ ملا کرین۔ کیا اُن کی یہ خواہش درست نہین ہے۔

ج۔ یہ اپنی اپنی راے ہے جو لوگ ایسی خواہش کو درست سمجھتے ہون اُ ایسا ہی سمجھین مین اسلئے اس معاملہ مین پڑنا نہین چاہتا ہون۔

س۔ مین آپ کی راے دریافت کرتا ہون۔

ج۔ میرا جواب یہی ہے کہ اگر کسی کی یہ راے ہو تو مجھ سے کچھ مطلب نہین۔

س۔ لیکن آپکو کیا اسمین کچھ شک ہے۔

ج۔ نہین۔ اس خواہش کے درست ہونے مین کوئی شک نہین ہے۔

س۔ جب یہ خواہش درست ہے تو کیا اسے پورا نہین کرنا چاہیے۔

ج۔ یہ ضروری نہین ہے۔

س۔ جب اعلے عہدے پانے کی قابلیت حاصل کرلی ہو تو کیا سرکار کو یہ خواہش پوری نہین کرنا چاہیئے۔

ج۔ مین نے یہ نہین کہا کہ ایسے قابل آدمی مل سکتے ہین۔

س۔ اگر ایسے قابل آدمی ہون تو کیا ہونا چاہیئے۔

ج۔ ہان۔ اگر ہون تو یہ دوسری بات ہے۔ مین نے یہ کب کہا کہ ایسے قابل آدمی موجود ہین۔

مسٹر طلگو کھلے صاحب ہیں۔ آپ یہ کہہ چکے ہیں کہ اتنے دنون میں آپ نے کوئی ایسا ہندوستانی نہین دیکھا جو کلکٹری کے عہدہ کے قابل ہو گیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ ایسے عہدے کے لیے قابل ہندوستانی کا ملنا مشکل ہے۔
ج۔ نہین۔ یہ مطلب نہین رہے۔ امید ہے کہ شاید مل سکین گے۔
س۔ کیا اس درجہ کے قابل کوئی ہندوستانی نہین ہے۔
ج۔ ہو سکتے ہین لیکن مین نے نہین دیکھا۔

مسٹر شارپ صاحب

مسٹر شارپ صاحب بہادر ڈائرکٹر تعلیم نے بجواب سوالات مسٹر گوکھلے صاحب بیان کیا کہ ہندوستان مین بہت سے طلبا کو صرف امتحان مین شریک ہونے کی فکر رہتی ہے اس سے غرض نہین ہے کہ طالب علم تیار ہوا ہے یا نہین۔ صرف یہ درخواست کی جاتی ہے کہ اسے امتحان مین شریک ہونے کی اجازت دی جاوے طالب علم کو یہ بھروسہ ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ خدا کی عنایت اور حسن اتفاق سے وہ کامیاب ہو جاوے۔ ہر ایک بڑے امتحان مین کچھ لوگ بلا شک ایسے ہوا کرتے ہین جو کسی اتفاق سے کامیاب ہو جاتے ہین۔ اور اس سے ان کے بعد امتحان دینے والون کو یہ جرات ہوتی ہے کہ وہ بھی اسی طریقہ کی پیروی کرین۔

مسٹر جہانگیر کوٹھاری صاحب

کراچی کے مسٹر جہانگیر کوٹھاری صاحب نے اس بنا پر امتحان متحد الوقت سے اختلاف کیا اگر اس قسم کا کوئی اسکیم رائج ہوا تو عام اسامیون کا اجارہ ہندوؤن کو حاصل ہو جاویگا۔ ہندوستان کے لیے امتحان سول سروس علیحدہ ہونے سے مزید مخالفت گواہ نے اس بنا پر بھی کی کہ انکا خیال ہے کہ موجودہ تعلیم یونیورسٹی مکمل نمونہ کی نہین ہے اور امتحانات یونیورسٹی سے اصلی طور پر تعلیمی جانچ نہین ہوتی ہے۔ گواہ نے یہ تجویز کیا کہ نامزدگی اور امتحان کے ذریعہ سے اہل ہند بھرتی کیے جاوینگے۔

مسٹر جوبل صاحب نے گواہ سے سخت جرح کی زیادہ تر سوالات گواہ کے اس اندیشہ کے متعلق تھے کہ ہندوؤں کو تمام اسامیوں کا اجارہ حاصل ہو جائیگا۔ گواہ نے آخر کار اس امر کا اقبال کیا کہ سرکاری ملازمت میں ہندوؤں کی موجودہ افراط کا باعث زیادہ تر یہ ہے کہ دیگر جماعتیں کیا حالت میں ہیں۔

مسٹر نرسنگ چنتامنی کلکار صاحب

پونا کی مینوسپلٹی کے نائب میر مجلس مسٹر کلکار صاحب نے جو ایک ہندوستانی اخبار کے اڈیٹر ہیں یکساں امتحان مقابلہ کی حمایت نہایت زور کے ساتھ کی آپ نے یہ سفارش کی کہ کم از کم پچاس فیصد امپیریل اسامیاں اور ۷۵ فیصد صوبہ جاتی اسامیاں اہل ہند کو دیجاویں۔ گواہ نے چند اعداد پیش کئے جنسے انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ ایشیائی اسامیوں کے باب میں ہندوستانیوں کے ساتھ بہت خراب برتاؤ ہوا ہے۔ مسٹر ... صاحب نے بھی سخت جرح کی جسکے جواب میں گواہ نے اقبال کیا کہ انہوں نے جو اعداد پیش کئے سراسر غلط تھے بعد ازاں مسٹر رحمت اللہ صاحب نے تعلیمی معاملات پر جرح کی اور مسٹر ... صاحب نے انکے بیانات تحریری پر جرح کی۔

سر چنوبھائی مادھولال بیرنٹ سی۔ آئی۔ ای

سر چنوبھائی مادہولال صاحب مالک کارخانہ جات احمد آباد نے انڈین سولسروس کے واسطے یکساں امتحان مقابلہ ہونے کے وجوہات پیش کئے۔ گواہ نے یہ تجویز نہیں کیا کہ ہندوستانیوں کا کسقدر تناسب اس صیغہ میں داخل کیا جاوے۔ گواہ نے یہ بھی کہا کہ جو سویلین جوڈیشل شاخ میں داخل ہوں وہ قانون ڈگری حاصل کریں۔

پبلک سروس کمیشن ناگپور مین

۱۵ مارچ ۱۹۱۳ء سے پبلک سروس کمیشن سے ناگپور مین اجلاس شروع کیا۔ جدید عمارت سکرٹریٹ کے کتب خانہ مین ممبران کمیشن یکجا ہوئے۔ سر فرنٹائین چرول صاحب مسٹر گوکھلے صاحب اور مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب موجود تھے۔ ان صوبجات کے لیے کوآپٹیو ممبران حسب ذیل تھے مسٹر اسٹینڈن صاحب مسٹر مہدی حسن صاحب رائو بہادر سے۔ ایچ ٹھاکر صاحب ڈسٹرکٹ جج۔ اول گواہ

مسٹر جے ہالا صاحب

سولین تھے جو منجانب لوکل گورنمنٹ پیش ہوئے چنانچہ لارڈ اسلنگٹن صاحب بہادر صدر نشین نے اُس طویل بیان تحریری پر سوالات شروع کیے۔ جو لوکل گورنمنٹ نے بجواب سوالات کمیشن پیش کیا تھا۔ لارڈ اسلنگٹن صاحب بہادر نے گواہ اور اسکے نظم و نسق کی تعریف کی جوابات کے ضمن مین نہایت مکمل معلومات بہم پہنچائی گئی تھین اور کمیشن کو کسی دوسرے صوبہ مین ایسی مکمل واقفیت حاصل نہین ہوئی۔

بجواب سوالات سر تھیوڈور ماریسن صاحب بہادر جو اسکے متعلق تھے کہ ہر ایک صوبہ مین یکسان تنخواہ ہونی چاہیے گواہ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ یہ قاعدہ ضرور ہونا چاہیے کہ تمام صوبجات مین تنخواہ یکسان ہو بعض صوبجات کے بعض حصص مین اگر ضرورت ہو تو الاونس البتہ دیا جاوے۔ گواہ نے بیان کیا کہ کوئی وجہ پائی نہین جاتی ہے کہ ریگولیشن و نان ریگولیشن صوبجات مین تنخواہون مین تفاوت ہو بعد ازان مسٹر ریمزے میکڈانلڈ صاحب نے بیان کیا کہ صوبجات متوسط کے پراونشل سول سروس مین ۱۶ اشخاص اینگلو انڈین تھے اور یہ سوال کیا کہ کیا اس شمار کا تعلق آبادی۔ یا تعلیم یافتہ اشخاص کے شمار سے ہے یا صرف ایک اتفاقیہ حالت ہے۔ گواہ نے جواب مین بیان کیا کہ بلحاظ

اینگلو انڈین کی جماعت کی تعداد یا اس میں خواندہ میں ان کی تعداد کے لحاظ سے شمار بہت زیادہ ہے لیکن گویہ میں تو شک نہیں ہے کہ پراونشل سروس میں مختلف جماعتوں اور فرقوں کو نمایندے شریک کیے جاوین۔

مسٹر ماس کنگ صاحب

مسٹر ماس کنگ صاحب فنانشل سکریٹری نے بیان کیا کہ قبل امتحان انڈین سول سروس کے ایک طریقہ یا فردگی وانتخاب ہونا چاہیے۔ آپ نے فرمایا کہ پبلک اسکولون میں جو تربیت ہوتی ہے وہ ویسے ہی اہم ہے جیسی کہ یونیورسٹی کی تربیت ہوتی ہے گواہ نے یہ رائے ظاہر کی کہ وہ ہندوستانی لڑکے جو اس سروس میں داخل ہونا چاہتے ہیں ۱۸ سال کی عمر میں انگلستان جاوین۔ گواہ نے یکسان امتحان مقابلہ وغیرہ علیحدہ قسم کے امتحان مقابلہ سے اختلاف کیا اور پراونشل سروس سے سول سروس میں بھرتی کرنے کی سفارش نہیں کی۔ یہ حالت میں کوئی ایسا شخص مقرر نہ کیا جاوے جس نے انگلستان میں چار سال تک تربیت نہ پائی ہو۔ گواہ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ سویلین کم تعداد پنشن کی پسند کرینگے۔ اگر پنشن کے واسطے انکی تنخواہ سے وضعات بند کردی جاوے اور وضعات پر اوڈیٹ فنڈ میں منتقل کردی جاوین۔ گواہ نے بیان کیا کہ انکو ذاتی تجربہ یہ ہے کہ انگلستان میں جو امیدوار ہیں۔ انکے نظر میں انڈین سول سروس بدنام ہو رہا ہے گواہ نے رخصت کے قواعد کے متعلق اپنی تجاویز پیش کین۔ جس کے مطابق پوری تنخواہ پر فرلو دو ہزار روپیہ ماہوار کی حد تک اس حساب سے ملے کہ ۲ ماہ کی ملازمت کے لیے ایک ماہ اور اس غرض کے لیے ہر سال ایک ماہ کی جو رعایتی رخصت ملتی ہے وہ بھی مسلسل ملازمت میں شامل بھی جاوے۔ ۲۵ سال کی ملازمت میں تین سال اور ۲ ماہ کی کامل فرلو ملے۔ اسطرح ہر ایک افسر کو ۳ برس کی مسلسل ملازمت کے بعد اول تین سال میں تو ہر سال ایک ماہ کی رعایتی رخصت ملے اور سات ماہ کی رخصت اور اسکو پوری تنخواہ پر ملے تاکہ وہ گھر جاکر تبدیل آب وہوا اچھی طرح کر سکے۔

جاوین ۔ اور ہندوستان مین علیحدہ امتحان ہونا پسند کیا ۔ جوڈیشل اسامیون کے متعلق گواہ نے یہ رائے پیش کی کہ انڈین سول سروس کے چند ایسے ممبران ڈسٹرکٹ جج کیئے جاوین ۔ جو جوڈیشل کام کے واسطے خاص طور پر تیار ہون اور دیگر اسامیان مقامی وکلا کو دی جاوین ۔ لیکن شرط یہ ہو کہ جس وکیل نے بارلی ٹکس مین سرگرمی کے ساتھ شرکت کی ہو وہ کسی عہدہ پر مقرر نہ کیا جاوے ۔ گواہ نے یہ تسلیم کیا کہ اب وہ زمانہ نہین رہا کہ ہندوستانی بڑی بڑی اسامیون سے محروم رکھے جاوین اور ان کے واسطے علیحدہ انڈین امپریل سروس قایم کرنے سے اتفاق کیا ۔ دونون صیغہ جات ملازمت باہم یکسان باہمی قدر اور یکسوئی مقاصد کے ساتھ اسی طرح کام کرینگے جسطرح انگریزی اور ہندوستانی پلٹنین میدان جنگ مین ایک دوسرے کی ساتھ مل کر لڑتی ہین ۔

پراونشل سروس کے متعلق گواہ نے بیان کیا کہ اس صیغہ کا مشاہرہ نہایت قلیل ہے ۔ اگر کوئی لسٹڈ اسامیون کے قابل سمجھا جاتا ہے تو اسے اسکے مشاہرہ کا ۲/۳ ملنا چاہیئے ۔ اگر وہ کمشنر قسمت یا اڈیشنل جوڈیشل کمشنر کی اسامی تک پہونچنے کی قابلیت رکھتا ہو تو اسے بلاشک اپنے عہدہ کی پوری تنخواہ ملنا چاہیئے پراونشل سروس کے عہدہ داران کو فرلو الاونس بڑی ہوئی شرح سے ملنا چاہئے لسٹڈ اسامیون کے عہدہ داران کو قریب قریب ویسی ہی پنشن پانا چاہیئے جو انڈین سول سروس مین دیجاتی ہے ۔ گواہ نے پراونشل سروس مین ان لوگون کی تقرری ناپسند کی جو صرف اس بنا پر منتخب کیئے گئے ہون کہ وہ فوت شدہ سرکاری ملازمان کے عزیزدار ہین پراونشل سروس مین داخلہ کے لیئے صرف قابلیت ہی خاص رہنما ہونی چاہیئے ۔

بجواب سوالات میر مجلس صاحب گواہ نے بیان کیا کہ صوبجات متوسط مین جوڈیشل سروس شروع سے آخر تک کمزور ہو رہی ہے ۔

سر مرے صاحب نے گواہ کے پیش کردہ اسکیم انڈین سروس کے متعلق سوال کیا جسکے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ وہ چند ایسی اسامیان لے لین گے جن پر آج کل سولین مامور ہوتے ہین اور صد ہا صیغہ ملازمت کے عہدہ داران کو دینگے گواہ نے یہ بھی کہا کہ ان کی خواہش یہ ہے کہ ایک ایسا در کھولا جاوے ۔ جس سے

اہل ہند۔ بڑی بڑی اسامیون تک پہونچ سکیں اور انکو لندن کے وقت طلب
درسے داخل ہونے کی ضرورت نہ پیوے۔ گواہ نے سرسے ہیک صاحب کی اس
تجویز سے اختلاف کیا کہ ہندوستانی لڑکون کو وظائف دیئے جاوین۔ گواہ نے
یہ جاننا چاہا کہ وہ کس قسم کی ملازمت چاہتے ہین۔

سرے ہیک صاحب نے گواہ کی اس تجویز کے متعلق جرح کی کہ ڈسٹرکٹ
ججی کی چند اسامیان مقامی وکلا کو دی جاوین جسکے جواب مین گواہ نے بیان
کیا کہ وہ خود اس طور پر داخل کیے گئے تھے اور ایک سال ختم ہونے کے
بعد جو انتظامی رپورٹ تیار ہوئی تھی اسمین اُنکے کام کی نسبت مذمت نہ تھی۔

مسٹر چوبل صاحب نے اصرار کیا کہ گواہ یہ خیال ظاہر کرنے کی توجہ بتائے
کہ جو ہندوستانی بغرض تعلیم ولایت جاتے ہین وہ نوعیت کھو بیٹھتے ہین۔
گواہ نے جواب مین بیان کیا کہ اُنکا منشا اس سے یہ ہے کہ بعض ہندوستانی
انگلستان مین رہنے سے زیادہ عمر ہونے پر بھی پن سیا ہے رہتے ہین بعض
یورپین عورتون سے شادی کرتے ہین۔ دونون حالتین ان کے لیے غیر
معمولی ہین۔

مسٹر چوبل صاحب کے اصرار پر گواہ نے بیان کیا کہ ہندوستانی اور یورپین
ایک ہی صیغہ مین داخل نہ کیے جاوین کیونکہ وہ اہل ہند کے ساتھ کام نہین کرینگے
اور ان کے عادات اور طریقے ہندوستانیون کے ایسے نہین ہین۔ اس بحث سے
کسی قدر جوش پیدا ہوا گیا۔

گواہ مسٹر چوبل صاحب کے لہجہ اور طرز سوالات پر اعتراض کرنے والا تھا
کہ اس درمیان مین صدر نشین صاحب نے دخل انداز ہو کر فرمایا کہ اگر اس قسم کے
سوالات کا سلسلہ جاری رکھا جاوے تو علیحدگی مین اس کے متعلق سوال و جواب
ہو۔ لیکن بہتر ہوگا کہ مسٹر چوبل صاحب اس قسم کے سوالات سے درگذر کرین۔
مسٹر چوبل صاحب نے صدر نشین کا حکم قبول کیا۔

مسٹر مسیج صاحب نے گواہ سے جرح کرنے کے قبل یہ بیان کیا کہ گواہ نے
جو اسکیم پیش کیا ہے اسمین کسی اسٹیٹوٹ یا اعلان کی خلاف ورزی نظر نہین

اتی ہے۔

مسٹر ایف ایس۔ اے سلوکاک صاحب

مسٹر سلوکاک صاحب بہادر انسپکٹر جنرل پولس نے پریسڈنٹ کے سوال کے جواب مین کہا کہ میرا خیال یہ ہے کہ انڈین سول سروس کے امتحان مقابلہ کے قبل نامزدگی کے ایک نہ ایک طریقہ کی آزمایش کرنی چاہیے۔ اس سروس کے لیے گواہ نے ہم عہد امتحان کی مخالفت کی۔ انھون نے کہا کہ میرا خیال یہ ہے کہ صرف ان ہندوستانیون کو امتحان مقابلہ مین شریک ہونے کی اجازت دینی چاہیے جن پر برٹش خیالات بہت اچھی طرح سے پیدا ہو گئے ہون۔

لارڈ اسانگٹن صاحب کے سوال کے جواب مین جنھون نے یہ ظاہر کیا کہ اگر گواہ کے خیالات پر عمل کیا جاوے تو ہندوستانیون کے لیے سول سروس مین داخل ہونا نہایت ہی دشوار ہو جاوے گا۔ بیان کیا کہ ان کے لیے سول سروس مین داخل ہونا غیر ممکن اور غالباً یہ کارروائی غیر ہر دلعزیز بھی ہوگی۔ گواہ نے کہا مین جانتا ہون کہ امیدوارون کے لیے عمر کی قید اسقدر گھٹا دی جاوے کہ سولین لوگ بیس برس کی عمر مین کام شروع کر دین اور تیس برس کی عمر کے قبل اعلے عہدون پر مقرر ہونے کے قابل ہو جاوین حالانکہ ۳۰ سال کے ملازم ایک اسسٹنٹ کمشنرون کے فرایض کی ادنی ذمہ داریون کے کام انجام دیتے رہتے ہین۔ میری خواہش یہ نہین ہے کہ ہندوستانیون کے لیے اعلے عہدون کا دروازہ بندریت بلکہ لازم ہے کہ وہ امتحان مقابلہ کے ذریعے سے نہین بلکہ بذریعہ نامزدگی یا انتخاب پراونشل سروس سے لیے جاوین۔ میرا خیال یہ بھی پایا جاتا ہے کہ جو افسر اب بھرتی کیے جاوین وہ پورے طور سے حکومت ضلع یا ایسے ہی عہدون کا کام انجام دینے کے قابل تیس برس کی عمر کو پہونچنے کے بعد ہو جایا کرتے ہین میرے خیال مین موجودہ صورت معاملات بھی ان وجوہ مین داخل ہے جن کے خیال سے اس امر کی پسندیدگی مین کمی آئی جاتی ہے کہ لوگ انڈین سول سروس کو اپنی زندگی کا ایک پیشہ قرار دے کر اسمین داخل ہون۔

بجواب سوال سر مرے ہیک صاحب گواہ نے اس امر کی تائید کی کہ جو لوگ بعمر ڈ[illegible]

صیغہ مین کام کرنے کے لیے منتخب کیے جائین انکو انگلستان مین جاکر تعلیم حاصل کرنے کے لیے اٹھارہ مہینہ کی رخصت دیجاے اور وہان جاکر جمیعین قانون پڑھ سکتے مین -

مسٹر میکڈانلڈ نے سوال کیا کہ ہندوستانیون کی بھرتی کا ذریعہ امتحانات مقابلہ قرار دینے کی نسبت آپ کے خیالات کیا ہین - گواہ نے کہا کہ مجکو ان امتحانات مین عذر ہے کیونکہ ان کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک ہی طبقہ کے لوگ بھرتی کیے جاتے ہین گواہ نے مسٹر میکڈانلڈ کو ثابت کر دکھایا کہ مین نے جو عذر کیا ہے اسکی ایک مثال یہ ہے کہ گذشتہ پانچ سال کے اندر بی - اے اور بی - اے سائنس کے امتحان مین ممالک متوسط کے ۴۳ برہمن اور ۳۲ اعزدوسرے ہندو پاس ہوے اور بمقابلہ ان کے سات مسلمان اور آٹھ نفر دوسرے اشخاص پاس ہووے -

اسکے بعد مسٹر میکڈانلڈ نے مسٹر اسلوکاک سے فرلو اور رخصت کے متعلق ان کی اسکیم کے بارے مین سوال کیا - گواہ نے کہا مین چاہتا ہون کہ رعایتی رخصت موقوف ہوجاوے اور معاملات کا بندوبست اس حیثیت سے کیا جاوے کہ افسر لوگ مہینہ بھر سے کچھ کم یا زیادہ کم کی مدت کی رخصت ہر سال حاصل کرین اور پھر نسبتاً کچھ زمانہ کے بعد فرض کیجیے کہ چوتھے یا پانچوین سال آٹھ آٹھ مہینہ کی قریب کی رخصت حاصل کرسکین یہ رخصت پوری تنخواہ پر دیجاوے اور ایک مہینہ کی سالانہ رخصت مثل اتفاقیہ رخصت کے دیجاوے اس کا دینا اس بات پر موقوف نہ رکھا جاوے کہ کتنے زمانہ تک کام کیا ہے -

ارل رونالڈشے کے سوال پر گواہ نے بیان کیا کہ مین ہندوستانیون کو اعلے عہدے کے کام کی عمدگی کے اعتبار سے نہین بلکہ ایک حد تک ان کی اولوالعزمیون کے پورا کرنے کی غرض سے دینا چاہتا ہون گا - گواہ نے ایک امر کا اشتباہ بھی کیا اور کہا کہ ہندوستانیون کو جا ہے کہ جس قسم کے عہدے دیے جائین - لیکن وہ صرف پچ سال کیلیے دیجائین انڈین سول سروس کی جاعت ایسے

جو اعلے عہدے قرار دیے گئے ہین انکے بارے مین جماعت مذکور کے لوگون کے مطالبات جب تک پورے نہو جائین اسوقت تک اُن کی تعداد ہندوستانیون کو یہ عہدے دیکر کم نہ کی جائے کچہ عرصہ سے اسبات کا میلان دیکھا جاتا ہے کہ جوافسر پہلے سے سروس مین ہوتے ہین اُنکے حقوق کی طرف سے بے پروائی کیجاتی ہے۔ میرے نزدیک یہ حکمت عملی بہت بری ہے کہ ایک گروہ کے لوگون کو خوش رکھنے کے لیے دوسرے گروہ کے لوگون کے ساتھ بے انصافی کیجائے۔

مسٹر جی۔ آر۔ مسر ابودہی

اسکے بعد مسٹر گوبندراؤ مسر ابودہی جو سابق مین ایک نایب تحصیلدار تھے پیش ہوے۔ انھون نے ہم عہد یا جداگانہ امتحان کی مخالفت کی کہ جو ہندوستانی انگلستان نہ جائینگے وہ اعلے عہدون کے قابل نہ ہوسکین گے گواہ نے پریسیڈنٹ سے کہا کہ نظامت کو بڑی ترقی ہونے سے افسران امپرین سول سروس کے لوگون کو اس بات کا وقت نہین مل سکتا کہ وہ لوگون سے ملین اور مثل سابق کے دیسی زبانین حاصل کرسکین مین اس بات پر زور دینا چاہتا ہون گا کہ افسر لوگ دیسی زبانون کا علم بہتر طور سے حاصل کرسکین۔

مسٹر اسٹینڈن کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ چند مہاجنی کے کارخانے یہان ایسے پائے جاتے ہین جن کی طرف سے کونسلی مقرر ہین۔ ان کارخانون کا کاروبار صوبہ مین بہت پھیلا ہوا ہے اور ان کے کونسلی جملہ معاملات مین رازدارانہ حیثیت سے مشورہ دیتے رہتے ہین اگر ان مین بھی کونسلیونکو عدالت کی کرسیون پر جگہ دی جائے تو مین بلا تامل یہ کہہ سکتا ہون کہ انکے اجلاسون مین وہ مقدمات بھی پیش کیے جاسکینگے جو ان کے سابق مالکون کے خلاف دایر کیے گئے ہون۔

مسٹر ایچ - ایم - ملک

اسکے بعد مسٹر ایچ ایم ملک صاحب وائس پریسیڈنٹ مسلم لیگ پیش ہوئے گواہ نے شد و مد کے ساتھ ہم عہد امتحان کی تائید کی اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ سول سروس مین یوروپین لوگون کی ایک قلیل تعداد ایک تناسب کے قریب رہا کرے۔
پریسیڈنٹ کے سوال کے جواب مین انھون نے قواعد امتحان سول سروس کے متعلق ایسی ترمیمات کی تجویزین پیش کین مین جن سے ہندوستانیون کو بہت زیادہ نفع حاصل ہو سکے۔ مثلاً میری راے یہ ہے کہ ہندوستانی امیدوارون کے مفید مطلب عمر کی مدت مین تین یا چار برس کا اضافہ کردیا جاوے۔
مسٹر فشر کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ تجارتی جماعت سول سروس کے کچھ زیادہ ملازمت نہین کرنا چاہتی۔
گواہ نے مسٹر شیخ سے کہا کہ اکثر نوجوان ہندوستانی جو انگلستان کو گئے ہین وہ بڑے گھاٹے مین رہے۔

مسٹر جی پی ڈگ

مسٹر جارج پیرس ڈگ صاحب نے جو گورنمنٹ ممالک متوسط کے اسٹینڈنگ کونسل ہین اپنے بیان مین تحریر کیا کہ میرا خیال ہے کہ جب تک ہندوستان مین سیکنڈری اسکولون کی تعلیم بیہودہ حالت مین پائی جاتی ہے اسوقت تک ہم عہد امتحان کا ذکر بیکار ہے مین نامزدگی کے کسی طریقہ کا موید نہین ہون لیکن اسبات کو پسند کرتا ہون کہ سول سروس کے امتحان کی تیاری کے لیے ہندوستانیون کو وظائف دیے جائین۔ جوڈیشل شاخ کے بارے مین مسٹر ڈگ نے کہا کہ میرا خیال یہ ہے کہ گو انڈین سول سروس کا طریقہ مجسٹریٹی بہت ہی اعلے ہے لیکن مین چاہتا ہون کہ منصف ججی سے لیکر اعلے عہدون تک جج جماعت وکلا سے بھرتی کیے جائین۔ گواہ نے ایسے افسرون کی ایک جدید جماعت تجویز کی جو اپنے پایہ مین انڈین سول سروس کے افسرون کے برابر ہون یہ لوگ نامزد کیے جائین اور ان مین بعض ڈپارٹمنٹل افسر بھی شامل

ہون جو جماعت وکلا سے لیے جائین -
مسٹر فشر کے سوال کے جواب مین مسٹر ڈک نے کہا کہ پراونشل سروس کے ڈسٹرکٹ جج جو اڈیشنل جج مقرر کیے جاتے ہین اسمین ایک بڑا نقص دیکھا جاتا ہے کیونکہ افسران قسم اول الذکر قانون فوجداری سے واقف نہین ہوتے -
مسٹر سلانی کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ججون مین یورپین لوگون کی بہت کم تعداد کو دینا چاہیئے اور مین چاہتا ہون کہ یہ لوگ ان انگلش بیرسٹرون کے گروہ سے جو ہندوستان مین اپنا پیشہ کرتے ہون بھرتی کیے جائین - اور اگر جوڈیشل شاخ کے افسرون کی بھرتی کے لیے میری اسکیم قبول نہ کیجاے تو اسکے بدلے یہ چاہتا ہون کہ سویلین لوگ لیے جائین -
مسٹر میل علم نالڈ کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ اسوقت ہوم سول سروس کا امتحان جو انڈین سول مین ملا کر لیا جاتا ہے مین اسکا مخالف ہون میرے خیال مین محض اس امر سے کہ جو لوگ امتحان مین سب سے اعلے درجہ حاصل کرتے ہین وہ ہندوستان ہی کی ملازمت کو ترجیح دیتے ہین - انڈین سول سروس کی سطوت کم ہوتی جاتی ہے -
مسٹر چوبال نے گواہ سے کہا کہ کیا ماتحت مجسٹریٹ اپنے فیصلہ جات کے صادر کرتے وقت ہمیشہ اپنے اعلے افسرون کا لحاظ کرتے ہین اور انھین کے فیصلون کے مطابق اپنی تجویزات صادر کرتے ہین گواہ نے کہا کہ بیس برس سے زیادہ عرصہ تک کی وکالت مین اس قسم کی صرف تین مثالین میرے سننے مین آئی ہین -
مسٹر ڈک کے اظہار کے ختم ہونے پر کمیشن نے چیف کمشنر صاحب سے پرائیوٹ طور پر مشورہ کیا -

مسٹر آر - این مدھولکر صاحب

مسٹر مدھولکر صاحب مشہور [illegible] کانگریس لیڈر نے امتحان متحد الوقت کے سوالات کمیشن پر ایک طویل یادداشت بھیجی تھی - مسٹر مدھولکر صاحب نے اس یادداشت کے ضمن مین امتحان متحد الوقت کی حمایت نہایت زور کے ساتھ کی ہے سکرٹری

آف اسٹیٹ صاحب بہادر کی مراسلت نومبر ۱۸۹۳ء مین اس امتحان پر جو اعتراضات
ہوئے ہین انمین سے ہر ایک کا جواب گواہ نے دیا۔ گواہ کی رائے ہے
کہ اگر کوئی اعتراض قابل لحاظ ہے تو وہ اس کے متعلق ہے کہ اس سے نظم و نسق
کا انگریزی رنگ مٹ جانے کا اندیشہ ہے اس کے جواب مین گواہ نے کہا
کہ گورنمنٹ کے اصول اور طریق نظم و نسق پارلیمنٹ طے کرتی ہے اور کمشنر بھی
انمین رد و بدل نہین کر سکتے ہین۔ گواہ نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے
کہ پچاس فی صدی ہندوستانی اگر داخل ہو جاوینگے تو نظم و نسق کا رنگ تبدیل
ہو جاوے گا جب یہ امر قابل لحاظ ہے کہ جوڈیشیل و انتظامی اسامیون کی
تعداد غالب پر پراونشل سروس مین ہندوستانی مامور ہین اور نظم و نسق کے
انگریزی رنگ مین مطلق فرق نہین آیا ہے گواہ نے علیحدگی جوڈیشل
و انتظامی اختیارات کے متعلق پر زور رائے ظاہر کی اور یہ خواہش ظاہر کی کہ سویلین
ابتداہی مین طے کر لیا کرین کہ وہ کون لائن پسند کرینگے اور اسی کے مطابق امتحان
مقابلہ ہوا کرے۔ اس سے دو امتحانات کی ضرورت ہوگی۔ ایک انگلستان مین اور
ایک ہندوستان مین ہوا کرے گا۔

بجواب سوالات لارڈ اسلنگٹن صاحب بہادر مسٹر مدھولکر صاحب اس امر پر راضی
ہوئے کہ کسی سال مین صرف ایک ثلث اسامیون کے ہندوستانی یکسان امتحان مقابلہ
کے ذریعہ سے بھرے جاوین یہ تعداد علاوہ ان ۱/۴ حصہ کے ہوگی جو موجودہ قواعد
کے مطابق اہل ہند کے واسطے مخصوص ہے۔

مسٹر فشر اور لارڈ رونلڈشی صاحب نے گواہ سے انکے اسکیم کے متعلق بہت
جرح کی گواہ یہ بیان نہ کر سکا کہ انکی تجاویز مین کسقدر صرفہ ہوگا۔ لارڈ رونلڈشی
صاحب نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ ایسا واقعہ پیش آوے کہ بعض ایسے ہندوستانی ہون
جنہون نے بمقابلہ بعض یوروپین کے اعلے درجہ مین امتحان پاس کیا بوجہ اسکے
علیحدہ کر دیے جاوین کہ بہت سے ہندوستانی پاس ہوئے۔ کانگرس ایسے
مطلق کیا کہیگی کیا وہ فوراً اسکے متعلق جد و جہد شروع نہ کرے گی۔ جواب مین
گواہ نے بیان کیا کہ یہ اندیشہ بے بنیاد ہے۔

مسٹر میچ صاحب نے گواہ سے کہا کہ اونکی تجویز ان عہدون پر نامزدگی کے لیے نہ صرف خلاف منطق بلکہ مخرب اخلاق ہے۔ لیکن گواہ اسکا قابل اطمینان جواب نہ دے سکا۔ بعد ازان مسٹر میچ صاحب نے مسٹر دھولکر صاحب کی دلایل مین اور زیادہ باریک بینی شروع کی اور آخر کار آپ کو گواہ سے اس بات کا اقبال کرانے مین کامیابی ہوئی کہ ان کی بعض تجاویز مشکوک ہین۔

بجواب سوالات مسٹر فشر صاحب گواہ نے بیان کیا کہ موجودہ حد عمر ان ہندوستانیون کے حق مین قابل اطمینان ہے جو سول سروس کے امتحان مقابلہ مین شریک ہونا چاہتے ہون۔

مسٹر سلائی صاحب نے بیان فرمایا کہ مسٹر دھولکر صاحب نے جو اعداد پیش کئے ہین ان کی تردید اس واقعہ سے ہوتی ہے کہ انھون نے غلط بنیاد پر اپنے دلایل قایم کی ہین۔ پس آجکل انڈین سول سروس مین جو ملازم ہین انکا ۱۰ فیصدی کا اندازہ بہت کم ہے۔ مسٹر سلائی صاحب نے یہ بھی بتایا کہ ٹنڈ اسامیون کے لیے انھون نے جو اسکیم پیش کیا ہے اسکا دراصل یہ نتیجہ ہوگا کہ آج سے بھی بہت کم اسامیان مل سکین گی۔

مسٹر مرے میکڈانلڈ صاحب نے گواہ کی اس تجویز پر اعتراض کیا کہ سٹیٹوٹری سول سروس از سر نو جاری کی جاوے۔ اور یہ بیان کیا کہ اس مغالطہ مین گواہ نے جس بات پر راضی ہونے کا رحجان ظاہر کیا ہے اس سے گواہ پر الزام ہوتا ہے کہ وہ ایسی بات کی سفارش کر رہا ہے جسکا الزام وہ گورنمنٹ پر لگاتا ہے گواہ نے اس کے متعلق بہت طویل تشریح کی لیکن مسٹر میکڈانلڈ صاحب نے فرمایا کہ اس سے ان کے سوال کا جواب نہین ہوتا ہے۔

بجواب سوالات سر مرے ہیمک صاحب بہادر گواہ نے اس امر کا جواب دینے سے صاف انکار کر دیا کہ آنکو قلیل تعداد کا طریقہ موقوف کرنے اور امتحان متحدالوقت رایج کرنے سے اطمینان ہوگا۔

سر مرے ہیمک صاحب نے بعد ازان یہ دکھایا کہ مسٹر دھولکر صاحب کا اسکیم امیدواران سول سروس کی اوصاف ماتحتی کے لیے ایک ایسی تجویز پیش کرتی ہے

کہ قبل امتحان کے انتخاب کا طریقہ رائج کیا جاوے۔

مسٹر ناسن صاحب

مسٹر ناسن صاحب مہتمم بندوبست نے یہ پسند کیا کہ اہل ہند کو پراونشل سروس کے ذریعہ سے اعلےٰ اسامیون پر پہونچنے کی آسامیان دی جا دین۔ آپ نے بجواب سوالات صدرنشین صاحب فرمایا کہ انڈین سول سروس کے جونیر درجون مین اس امر پر بہت خوف پیدا ہو گیا ہے کہ جس بنیاد پر وہ بھرتی ہوتے ہین اس پر دوسرون کو اسامیان دی جاوینگی۔ گواہ نے مختلف تجاویز متعلق تنخواہ۔ ترقی بحری مستحق الوقت اور دیگر معاملات متعلقہ سروس بیان پیش کین اور خیال کیا گیا کہ انجمن سپلائین کی یہی راے ہے۔ اور جب لارڈ اسلنگٹن صاحب سبھا در صدرنشین نے مسٹر نلسن صاحب سے گریڈون پر ترقی اور ایسی بار بار ہونے کے متعلق سوالات کئے تو ایک نہایت دلچسپ بحث ہوئی۔ گواہ نے ان افسرون کی مثالین پیش کین کہ جن کی تنخواہ جو مختلف گریڈون پر ترقی پانے سے ایک ماہ کے اندر ۴ یا ۵ بار گھٹتی اور بڑھتی رہتی ہے مسٹر نلسن صاحب نے فرمایا کہ سب سے بدترین حالت ہے کہ کوئی افسر دو تین ماہ تک نہین جانتا ہے کہ فلان مہینہ کی اسکو کسقدر تنخواہ ملے گی۔ اگر افسر سول ریگولیشن مین بہت ہوشیار ہوا جو ایک چینی معمہ ہے تو البتہ وہ جان سکتا ہے۔ گواہ نے بار بار کی گریڈ ترقی کے اثرات کے متعلق کوئی قطعی نتیجہ اخذ نہین کیا۔

بجواب سوالات مسٹر رمزے میکڈانلڈ صاحب جو شکایت سول سروس اور اسامیون کی فہرست کے متعلق تھے گواہ نے دکھایا کہ اس صیغہ کے عہدہ دارون کو کیا نامناسب معلوم ہوتا ہے جبکہ گورنمنٹ دفعتاً جدید اسامیون کی انکی فہرست تیار کرکے ترقی مسدود کر دیتی ہے۔

بجواب سوالات مسٹر چرچل صاحب متعلق علیحدگی جوڈیشل و انتظامی فرائض گواہ نے بیان کیا کہ وہ مہتمم بندوبست تھا اور بوجہ رعایا کی جماعتون کے جانب سے بول سکتا ہے۔ گواہ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اگر حاکم ضلع کے اختیارات

اور اثرات ڈھیلے کر دیے جائیں تو گویا جرائم کی افراط کا پیش خیمہ ہوگا جس سے جابر اور خاموش کاشتکاران نہایت ناراض ہوں گے۔ مسٹر جویل صاحب نے نہایت اصرار کے ساتھ دریافت کیا تو گواہ نے بتایا کہ صوبجات متوسط میں قانون پیشہ اشخاص بھی یہ نہیں کہتے ہیں کہ اس معاملہ میں کوئی شکایت پائی جاتی ہے اور نہ ان صوبجات میں علیحدگی جوڈیشل و انتظامی اختیارات کے متعلق کوئی مطالبہ پایا جاتا ہے۔

مسٹر محمد ولایت اللہ صاحب

مسٹر محمد ولایت اللہ صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امروتی نے بیان فرمایا کہ امتحان متحد الوقت سے ہندوستان کو کوئی فایدہ نہ ہوسکے گا کیونکہ ہندوستان بہت سی اقوام اور مذاہب سے مشترک ہے اور یہ دانشمندی نہ ہوگی کہ سول سروس میں ہندوستانیوں کی بھرمار ہو جاوے کیونکہ اگر وہ داخل ہونگے تو وہ صرف معدودے چند فرقوں اور ذاتوں کے نمایندے ہونگے۔ گواہ نے ہندوستان میں علیحدہ امتحان سول سروس کے متعلق مزید اعتراضات بھی کیے۔ گواہ نے وظائف کا وہ اسکیم البتہ پسند کیا جو کمیشن کے روبرو کئی گواہان نے پیش کیا تھا۔ گواہ نے منجملہ دیگر تجاویز کے یہ رائے بھی ظاہر کی کہ پراونشل سروس کے عہدہ داران کو گورنمنٹ رہنے کے لیے مکانات دے اور ان کی تنخواہ کی بنا پر بشرح پانچ فیصدی کرایہ لیوے اور ان افسروں کو بیوی اور بچوں کے معالجہ کے لیے ڈاکٹر کو فیس نہ دینی پڑے۔

مسٹر مرے میکڈانلڈ صاحب نے فرمایا کہ گواہ شاید اس بنا پر یہ خواہش بھی ظاہر کرے گا کہ گورنمنٹ کھانا بھی مفت دیوے۔

بجواب سوالات مسٹر سلائی صاحب گواہ نے کہا کہ بحیثیت مجسٹریٹ اسکو طویل تجربہ اسبات کا ہے کہ حاکم ضلع اس کے مجسٹریٹی فرائض کی انجام دہی میں کبھی دخل انداز نہیں ہوتا ہے۔

راے بہادر نشن دت سوکل صاحب

آپ نے یہ راے ظاہر کی کہ ہندوستان اور انگلستان دونون مقامات پر انڈین سول سروس کے لیے امتحان مقابلہ ہونا چاہیے اور ہندوستانیون اور انگریزون کی بھرتی کے متعلق کوئی حد قایم نہ کی جاوے اور جو لوگ کامیاب اُمیدوارون کی فہرست مین اول ہون وہ بلحاظ قوبیت ملازمت مین داخل کیے جادین۔

مسٹر جی۔ اے۔ خان صاحب

مسٹر خان صاحب ڈپٹی کمشنر نیمار نے صدر نشین صاحب سے کہا کہ وہ بنگال سے آئے ہین اور انھون نے کیمبرج مین تربیت پائی ہے۔ آپ نے ہندوستان و انگلستان مین یکسان امتحان مقابلہ ہونے سے مخالفت کی۔ اور اس کے متعلق اپنے دلایل پیش کیں۔ آپ نے اپنی راے ظاہر کرکے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ہندوستان یکسان امتحان مقابلہ کے لیے تیار نہین ہے آپ نے انڈین سول سروس کا بھرتی کے لیے امتحان مقابلہ سے مزید مخالفت کی۔ آپ نے یہ تجویز پیش کی کہ اہل ہند کی خواہشات یون پوری ہو سکتی ہین کہ ہندوستان کی یونیورسیٹیون کے ایک درجن گریجویٹیون کو ہر سال وظایف دیے جاوین۔ اور اکسفورڈ و کیمبرج مین تین سال تک تعلیم پانے کے لیے انگلستان بھیجا جاوے۔ بعد ازان وظیفہ پانے والے انڈین سول سروس کے امتحان مقابلہ مین شریک ہون۔ گواہ نے بیان کیا کہ جو ورڈین سے نظر آنے والی تعداد قلیل کے جانب سے علیحدگی جو جوڈیشل و انتظامی فرایض کا جو مطالبہ پیش ہوا ہے اس پر بہار کی جماعتین صاد نہین کرینگی۔ مشاہرہ کے متعلق مسٹر خان صاحب نے فرمایا کہ صوبجات متوسط کی ملیشن کو نہایت بے اطمینانی ہوئی تھی کیونکہ بمقابلہ دیگر صوبجات کے ان کی شرح تنخواہ بہت گھٹی ہوئی ہے۔ دیگر صوبجات مین جس قسم کی انعامی اسامیان ہین وہ یہان نہ ہونے سے اور بھی بے اطمینانی بڑھتی ہے۔

مسٹر سلانی صاحب نے گواہ سے یہ سوال کیا کہ ان کے تعلقات انگریز ہم جلیسون کے

سے کے ساتھ کیسے تھے جس کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ ہمیشہ دوستانہ تعلقات رہے
مین۔ گواہ نے بیان کیا کہ حتی الوقت شرح تنخواہ کا سلسلہ رائج کیا جاوے
تاکہ تمام ہندوستان مین اس صیغہ کی تنخواہ برابر ہو جاوے۔

مسٹر ٹھاکر صاحب

مسٹر ٹھاکر صاحب نے جو عرصہ سات سال سے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مین پراونشل سروس کے متعلق اپنے جوابات کی تصدیق کی۔ گواہ نے بیان کیا کہ سول لاین مین جن انگریزون کو مقدمات فوجداری کی سماعت کا موقعہ نہین ملتا ہے انکی بھی ترقی ہوتی ہے۔ اور وہ سشن جج کیے جاتے ہین اور تیس سال کی ملازمت کے بعد اول درجہ کے مجسٹریٹون کے فیصلے کے خلاف اپیلین سنتے ہین۔

بجواب سر مرے ہیک صاحب بہادر گواہ نے مقامی آنریری جج کی نہایت دلچسپ کیفیت بیان فرمائی گواہ نے کہا کہ اسمین چار سو دو اگریزی وکلا اس جج مین نقد کرنے کی تکلیف گوارا نہین کرتے مین جج نے اپنے سشن کا وقت مقرر کر دیا ہے۔ لیکن اصلیت یہ ہے کہ جب وہ چاہتے ہین نشست کرتے ہین وہ سال بھر
۲۵ یا ۳۰ مقدمات فیصل کرتے ہین۔

بجواب سوالات لارڈ رونلڈشی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ انکی رائے یہ ہے کہ ہندوستانی واندین نہ صرف انگریزی اسکولون کی طرز تعلیم کی قدر کرتے ہین بلکہ اگر مقدرت ہو تو وہ اپنے لڑکون کو ولایت ضرور بھیجین گے
مسٹر اشٹینڈن صاحب کو ٹیمپیرنٹ نے بھی سوال کیا جس کے جواب مین گواہ نے کہا کہ کام کی کثرت سے ان کی تندرستی خراب ہو گئی ہے۔

مسٹر راجچند و سیلو یر بجی صاحب

مسٹر بجی صاحب اڈیشنل ڈسٹرکٹ جج انڈین سول سروس کے لیے یکسان امتحان مقابلہ کو ملک کے لیے نہایت مفید تصور کیا۔ لیکن بحیثیت دیگر تجویز وظیفہ کا اسکیم تجویز کیا جو کمیشن کے سامنے کئی گواہ پیش کر چکے ہین۔ گواہ نے تنخواہ رخصت اور پنشن کے قواعد کی اصلاح کے لیے سفارش کی منجملہ ان تین امور کے گواہ نے تنخواہ کے معاملہ کو مقدم قرار دیا۔ اسکے بعد پنشن کے معاملہ کو۔

مسٹر راجارام صاحب دکیشت

مسٹر راجارام صاحب نے یکسان امتحان مقابلہ کی موافقت کی لیکن سول سروس کے بنیاد مطابق اسٹیوٹ یوروپین کی تعداد قلیل داخل ہونا پسند کی بعد ازان [illegible] پیش ہوئے جنھون نے یکسان امتحان مقابلہ کی مخالفت کی اور ناگپور مین کمیشن کا اجلاس ختم ہوا۔

پبلک سروس کمیشن بانکے پور مین

۲۶ مارچ کو بانکے پور مین پبلک سروس کمیشن کا اجلاس منعقد ہونے پر سب کے پہلے آنربل مسٹر اولڈہم صاحب ممبر سول سروس کا اظہار شروع ہوا جنھون نے ہم عہد امتحان کے متعلق بعض ضروری امور بیان کیے اور کہا کہ ہم عہد امتحان گورنمنٹ ہند اور صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ ہند کے مقبولہ اصولون کے مطابق نہین ہے یعنی اس اصول کے خلاف ہے کہ ممبران انڈین سول ان لوگون کو ہونا چاہیے جنکو اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ اور بہتر سے بہتر طریقہ کی انگریزی تعلیم حاصل ہوئی ہو۔ ہم عہد امتحان کے مشیرون نے جو اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ جو امیدوار ہندوستان کے امتحان مین کامیابی حاصل کر لین انکو ایک نصاب تعلیم کے طے کرنے کے لیے انگلستان بھی جانا چاہیے تو اصل مین وہ اپنی حجت کو چھوڑ بیٹھے۔ ہم عہد امتحان کا اصلی نتیجہ یہ ہوگا کہ انڈین سول سروس کی دو جماعتین ہو جائینگی یعنی (۱) وہ لوگ جنکی بھرتی انگلستان مین ہوگی اور (۲) وہ جنکی بھرتی ہندوستان مین ہوگی۔ آخر الذکر گروہ کے لوگ ادنیٰ پایہ کے سمجھے جائینگے اور ان لوگون کی نسبت ان کے ادنیٰ ہونے کا جو خیال پیدا ہوگا اسکا اثر اس طبقہ کے لوگون پر جنکی بھرتی لندن مین کی جاتی ہے برا پڑیگا۔ اور اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ سروس کی وفاداری اور اسکا جوش اور امنگ جاتی رہیگی۔ جوش اور امنگ سے میری مراد مجموعی حیثیت سے سروس کی ناموری قایم رکھنے کا حریفانہ خیال ہے جو زمانہ گزشتہ مین اسبات کا بڑا قوی محرک

رہتا گیا کہ فرض منصبی کی انجام دہی کا خیال اعلے پیمانہ کے مطابق قایم رکھا جاے - اصل
مین ہندوستان ایک رعایتی طبقہ ملازمت قایم ہوجائیگا یعنی ایک ایسا صیغہ ملازمت
جسمین اعلے حقوق حاصل ہون اور اعلے درجہ کا معاوضہ ملے لیکن اس کے
طبقہ کے لوگ بالکل انھین طبقون سے جو کل پراونشل سروس کے اور اصل مین اس
جماعت کے لوگ ہوتے لیے جائین - علاوہ برین بعض وہ جگہین جو حسن خدمات
کے صلہ مین دیجاتی ہین اور جنکے حاصل ہونے کی امید فی الحال پراونشل سول
سروس کے لوگون کو رہا کرتی ہے انکو نہ دیے جائینگے اور اس سے ناراضی اور
بے اطمینانی پیدا ہوگی اور اسوجہ سے نہ صرف سول سروس پر اسکا برا اثر پڑیگا
بلکہ پراونشل سروس کے مقاصد اور اخلاقی حالت پر بھی اسکا برا اثر پڑیگا - ہم عہد
امتحان کی جو صدا اسوقت بلند ہے تاہم زیادہ محض اس خیال سے معلوم ہوتی ہے
کہ ہر حالت مین حتی کہ عمدہ گورنمنٹ یعنی انتظام و نسق کو نقصان پہونچنے کی صورت
مین بھی ہندوستانیون کو زیادہ عہدے مل سکین - جو لوگ اس تجویز کی نہایت ہی
تاکید سے محرک ہین انھون نے بھی ہندوستانیون کا پیمانہ اونچا کرنے کی بابت کوئی
راے نہین دی ہے - حالانکہ اس بات کو انھون نے تسلیم کرلیا ہے کہ انکا
پیمانہ انگریزی پیمانہ سے پست ہے بلکہ وہ ایک ایسے طریقہ کی بابت مشورہ دیتے
ہین جسکا نتیجہ بجز اسکے اور کچھہ نہین ہوسکتا کہ کل سروس کا پیمانہ آخر مین ہندوستانیون
کے پیمانہ کا ہوجاے - جو پیمانہ قایم رکھنا مقصود ہے جس وقت اس پیمانہ پر ہندوستانی
پہونچ جائین تو جس طریقہ سے ممکن ہو ہندوستانیون کو سروس مین داخل کیا
جاے - لیکن اسباب کے لیے اسکا دروازہ نہ کھلا رہنا چاہیے کہ محض اسوجہ سے
کہ امیدوار انگریزی نہین بلکہ ہندوستانی ہین ادنے پیمانہ کے لوگ اس مین بھرتی کرلیے
جائین بمحض تعداد کے لیے عمدہ صفات کے اعلی خیال کو ہاتھ سے نہ جانے دیجیے
ہم عہد امتحان کے قایم ہونے سے انڈین سول سروس کی جانب لوگون کا میلان اس
سے بھی کم ہوجاے گا - جتنا اسوقت پایا جاتا ہے اور انگریزون اور ہندوستانیون
کی باہمی تفریق اور امتیاز کا خیال کم نہین بلکہ زیادہ ہوجاے گا اور زیادہ ہونہار کی بے

رغبتی اس بارے مین کہ وہ داخل سروس ہون اور بھی زیادہ بڑھ جائے پس میرا خیال یہ ہے کہ اس سے عام طور پر سروس کا پیمانہ گھٹ جانے گا۔ اور گورنمنٹ کو اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ مجموعی حیثیت سے نظم ونسق پر اور ملک کی تجارتی اور حرفتی ترقی کے امور پر ایسی کارروائی کا کیا اثر پڑے گا۔ آیا اس سے عوام ملک کے بہترین مقاصد پورے ہو سکین گے آیا اس سے اخلاقی اور مالی ترقی کو مدد پہونچے گی۔ آیا نظم ونسق زیادہ بے لوثی کے ساتھ ہو سکے گی۔ اور آیا قانون اور امن وامان بہتر طریقہ سے قایم رہ سکیگا۔ یہ وہ امور ہین جو نہایت سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کے قابل ہین۔ طریقہ نظم ونسق کی موجودہ حالت مین ممبران سول سروس ہی کو عوام الناس کے بہترین مقاصد کا خیال رہتا ہے۔ عام باشندگان ملک مذہب اور قوم اور ذات کے متناقض مقاصد کی میزان کے دونون پلے برابر رہنے کی بابت انہین ممبرون کی جانب نظر کر رہے ہین کہ صاحب قوت اور دولت متشدد ظالمون کے پنجہ سے کمزور اور غریب لوگون کو بچا ئین۔ اور آراضی کی رعایا کسی جبر ستانیون سے کاشتکارون کو محفوظ رکھین اور پرائیوٹ اشخاص کو ادنے سرکاری افسرون کی بیجا ستانیون سے حفاظت مین رکھین اور انکی حرفت اور تجارت کے تمام فوائد سے انکو بہرہ ور ہونے کا موقع دین۔ اگر رعایا کے اس اعتماد مین لغزش آجائے گی کہ افسران ضلع مین ان لوگونکو محفوظ اور مامون رکھنے کی قابلیت نہین ہے تو بہت جلد بے امنی کا ایک خیال عام طور پر پیدا ہو جائے گا اور زراعت تجارت اور ملک کی عام ترقی مین خلل پڑ جائے گا۔ ہم عہدہ امتحانات کے طریقہ کے جاری کرنے مین ایک نقص یہ بھی ہے کہ غالبا اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ خاص ذات اور خاص طبقہ کے لوگ زیادہ بھر جائینگے اور دوسری ضروری جماعتون کے لوگ خارج ہو جائینگے۔ اور اسبات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس ملک مین ذات اور فرقہ کے تعصبات کے خیالات لوگون کے جزو بدن بن گئے ہین اور انکا ہمیشہ اثر رہتا ہے پھر ایک ہی طرح کا امتحان ایک ہی وقت ہندوستان مین لیا جائے گا تو اسمین بڑی بڑی دقتین لاحق ہونگی ہندوستان مین ہمیشہ امتحانات کے متعلق فریب کی کارروائیان برابر ہوتی رہتی ہین مین دیکھتا ہون کہ ایک گواہ نے اس حد تک کی رائے دی ہے کہ ہندوستان مین

انگلستان مین امتحان ہوجانے کے دو ہفتہ کے بعد امتحان ہوا کرے یہ امر بجائے خود
خارج از بحث ہے پھر زبانی امتحانات لینے کی وقت لحاظ کے قابل ہی جس کو
مین اور اکثر وہ افسر جنکو امیدوارون کے انتخابات سے سابقہ رہا ہے نہایت
ضروری امر سمجھتے ہین۔ اس مسئلہ کی بحث مین اسبات کا میلان جو بہت ہی افسوس
کے قابل ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ یہ مسئلہ ایک فریقی مسئلہ بنا دیا گیا بالعوض اس کے
کہ وہ اسبات کو جو طریقہ نظم و نسق سے واقفیت رکھنے والے تمام اشخاص خوب
جانتے ہین سمجھ لیتے کہ یہ امر اسقدر ضروری پایا جاتا ہے کہ یوروپین اور ہندوستانی
دونون قسمون کے افسرون کی تعداد مین اضافہ کیا جاوے خاصکر پراونشل اور کوئی
صیغہ ملازمت مین اگزکٹیو اور جوڈیشل لین کے تمام افسرون پر کام کا بیحد بار رہا
کرتا ہے اور اسی کے باعث سے افسرون مین اس قسم کے بعض امور کی خامیان پائی
جاتی ہین کہ وہ زبانون اور باشندگان ملک اور ان کے خیالات اور الوالعزمیون
سے واقف ہون پھر جو لوگ ان تجویزون کے صلاح کار ہین ظاہرا انھون نے
اس امر کا خیال نہین کیا ہے کہ صدر قوم کے لوگون کو جو بہت جلد آزادی اور تعلیم
حاصل ہو جاوے گی آیندہ برسون مین اسکا کیا اثر پڑے گا۔ ہندوستان مین جن
عہدون کے متعلق خاص قسم کی قابلیتین درکار ہین انکے لیے لوگون کے بھرتی
کرنے کا بہترین طریقہ محض امتحان مقابلہ نہین ہے۔ ممبران انڈین سول سروس کو
دوسرے اوصاف کی بھی ضرورت ہے جیسے دل و دماغ اور جسم کی توانائی جسکی
وجہ سے اس بات کی ہمت پیدا ہوتی ہے کہ فوراً کام مین ہاتھ لگا دیا جاوے اور
ذمہ داری بھی قبول کی جاوے اور سب کے ساتھ کام کی عمدگی اور نگرانی کی قوت اور
بے لوثی اور وفاداری بھی ہو۔ پراونشل سول سروس کی بھرتی کے متعلق اس
مسئلہ پر پورے طور سے غور ہو چکا ہے اور گورنمنٹ ہند نے سنہ ۱۹۱۲ء مین یہ رائے
قایم کی تھی کہ اس ملک کی گورنمنٹ مین داخل ہونے کے لیے امتحان مقابلہ کا طریقہ موزون
یا قابل اطمینان نہین ہے۔ بنگالہ مین برسون کی آزمایش کے بعد دیدہ و دانستہ مقابلہ
کا یہ طریقہ متروک کر دیا۔

پریسیڈنٹ صاحب کے جواب مین مسٹر اولڈہم صاحب نے کہا کہ مین اسبات کو قبول کرون گا کہ پراونشل

سروس کے عہدہ دارون کے درجے قایم کئے جائین لیکن وقت کے لحاظ سے تنخواہ
کا پیمانہ قرار دینا نا پسند کرتا ہون۔

اس کے بعد لارڈ اسلنگٹن صاحب نے گواہ سے درجہ کی تحریک کے متعلق سوال کیا۔ گواہ
بیان کیا کہ اسمین دقتین ہین دوسرے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ ہ
مین پیش ملازمت کی ترغیب کا ذریعہ ہے۔

پریسیڈنٹ صاحب کی دوسرے سوال کے جواب مین گواہ نے یہ صلاح دی کہ مجسٹریٹو
کو دوسرے اور تیسرے درجہ کے مجسٹریٹون کے فیصلہ جات کی
اپیل سننے کے فرائض سے سبکدوش کرنا چاہیے۔ اور ان مقدمات کو سشن
جج کے اجلاس مین منتقل کر دینا چاہیئے۔

گواہ نے کہا کہ ایک ہزار پونڈ کی بنیاد پر پنشن صرف سولین ججون کو دینا چاہیے میری
ہے کہ بیرسٹر ججون کو موجودہ پیمانہ کے مطابق پنشن دیجاوے۔

مسٹر فنشر صاحب کی سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ انڈین سول سروس کے امید وار ا
زبانی امتحان لینا بہت ضروری امر ہے۔

مسٹر کرشن سہاے صاحب

اسکے بعد آنریبل کرشن سہاے صاحب وکیل طلب ہوے انہون نے ہم عہد امتحان کی تا
کی پریسیڈنٹ صاحب کے سوالون کے جواب مین گواہ نے راے دی کہ اعلی درجہ کے جوڈیشل
افسر بار کی جماعت سے لیے جائین۔ گواہ نے اپنے بیان تحریری مین کہا کہ اس ملک میر
عدم عدالت گستری کی جو زیادہ نمودار باتین وقوع مین آئی ہین اُن کا باعث جوڈیشل
اور اکزکٹیو اختیارات کی مشارکت ہے پریسیڈنٹ صاحب نے کہا کہ کیا آپ اپنے اس بیان
ثابت کر سکتے ہین۔ گواہ نے کہا کہ ہان ثابت کر سکتا ہون۔ اس پر پریسیڈنٹ صاحب
کہا کہ اس بارے مین آپ کا اظہار دروازہ بند کر کے لیا جاوے گا۔

مسٹر آر مسرا صاحب

اسکے بعد ممبران کمیشن اُٹھ کر کھانے گئے اور اس سے فراغت ہونے کے بعد جب پھ

اجلاس منعقد ہوا تو مسٹر رام بلبھ صاحب جو ایک عہدہ مندرجہ فہرست پر مامور تھے طل
ہوئے انھون نے پریسیڈنٹ صاحب کے سوال کے جواب مین کہا کہ میری راے مین
عہدہ امتحان کو ایک منزل مقصود سمجھ کر وہان تک پہونچنے کی کوشش کرنا
چاہیے نہ کہ ایک قدم مین وہان تک پہونچ جانے کی کارروائی اختیار کرنا چا
ہندوستان کے بہتیرے پولیٹیکل لیڈرون کا خیال یہی پایا جاتا ہے کہ عالیجنا
برٹش سلطنت کے دوسرے حصہ جات کے برابر ہندوستان کو بھی ہو جانا چا
لیکن یہ بات بہت اچھی طرح سمجھ لی گئی ہے کہ یہ ایک خیالی ہے اور وہ کل
تک پورا نہین ہو سکتا اور نہ اسکو کل تک پورا ہونا چاہیے - اس اثنا مین ج
کونسلین از سر نو مقرر کی گئی ہین انکی نسبت سب کا خیال یہی پایا جاتا ہے
باشندگان ملک کو گورنمنٹ کے کامون مین زیادہ شریک ہونے کے با
مین ترقی کی یہ ایک مستقل کارروائی ہے - اسی طرح ہم عہدہ امتحان کو بھی ا
منزل مقصود تصور کرنا چاہیے -

مین یہان لفظ خیال کو نہین بلکہ دور دراز فاصلہ کی منزل کا لفظ استعمال
کرونگا - جسکا راستہ ہمکو طے کرنا ہے - اس اثنا مین ضرورت اس بات کی ہ
کہ قطعی طور سے قدم آگے بڑھایا جاوے - تعلیم کا پیمانہ ہندوستان کے تمام حص
جات مین ایک ہی طرح کا نہین ہے اور تا وقتیکہ ایک نہ ایک درجہ تک کی یک
نہ ہو جاوے - ہم عہدہ امتحانات مین صرف ایک دو صوبے آگے بڑھینگے اور با
پامال ہو جائینگے اور قریب قریب ہر صوبہ کو اس امتحان سے فایدہ حاصل کرنے
موقع دینے کے لیے ہندوستان کے موجودہ پیر انقلاب زمانہ کے لیے جو کاررو
موزون ہو سکتی ہے اس کی بابت مین یہ صلاح دونگا کہ جیسا سخت امتحان انگلستا
مین لیا جاتا ہے ویسا ہی امتحان ہر ہر صوبہ کے متعلق نہین بلکہ ایک ہی طرح
کے ہم آہنگ صوبہ جات کے ایک ایک مجموعہ کے متعلق قرار دیا جاوے اور
باری باری کسی نہ کسی طریقہ سے ہر مجموعہ صوبجات کو اس طرح کامیابی کا موقع
دیا جاوے کہ عہدگی کے مناسب پیمانہ مین فرق نہ آنے پاوے - میری راے مین
یہ قرار دینا چاہیے کہ جب تک امیدوار ایک قلیل سے قلیل مقررہ تعداد کے

نہ حاصل کرین۔ اسوقت تک وہ شریک امتحان ہونے کے قابل نہ قرار دیے جائینگے۔
میری رائے یہ نہین ہے کہ انگلستان مین ہندوستانیون کے لیے امتحان کا دروازہ
بند کردیا جاے اور نہ مین یہ چاہتا ہون کہ صوبجات مین جن افسرون کی قابلیت
اور لیاقت کی آزمایش ہوچکی ہو ان کو مندرجہ فہرست عہدے نہ دیے جائین
بلکہ میری راے یہ ہے کہ ان سب طریقون سے مشترک طور پر کام لیا جاے
اور شاہنشاہی ملازمت کے صیغہ مین ہندوستانی بتیس فیصدی بلکہ پچیس فیصدی
زیادہ نہ لیے جائین۔ ایسے امتحان سے ملک مین انگریزی تعلیم کی طرف بہت
توجہ ہوجائیگی۔ اس بات مین جلدی ہوگی کہ کل صوبجات ایک پیمانہ پر آجائین
اور ہندوستان بھر مین جو لایق اور ہوشیار لوگ پاے جاتے ہون اُن کو سروس
مین داخل ہونے کا معقول اور کافی موقع ملتا رہے اور نیز ان گورنمنٹ کے رعایا
سے زیادہ قریبی تعلقات قایم ہوجائین اور ہندوستانیون مین خیرخواہی اور حب الوطنی
کے زیادہ خیالات پیدا ہون اور بالاخر حکومت مین اعلیٰ درجون پر ہندوستانیون
اور یورپین لوگون کے باہم ملکر کام کرنے سے برٹش نمونہ کے مطابق سلطنت مین
ہندوستانیون کو ترقی حاصل ہو اور ہندوستانیون کے خیالات اور اعلےٰ درجہ
کے عزایم کی مطابعت سے کارروائی ہو۔
مسٹر فشر صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ مین سول سروس کے عہدہ دارون
کے لیے نامزدگی کے خلاف امتحان مقابلہ کا موید ہون۔

مسٹر مظہر الحق صاحب

مین یہ بیان کرچکا ہون کہ مین ہم عہد امتحانات کا قوی مشیر ہون اور اسوجہ سے مجکو
اس سوال کا جواب دینے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی۔ لیکن چونکہ سوال کے
آخری حصہ سے ایک بہت بڑے اصول کا تعلق پایا جاتا ہے اسوجہ سے کسی قدر
تفصیل کے ساتھ مین خاص اپنے خیالات ظاہر کرنا چاہتا ہون۔ ہندوستان کی
پبلک سروس مین مختلف طبقون اور مختلف جماعتون کے قایم مقامون کے داخل کرنیکا

مسلئیہ مسلم جماعت کے مقاصد سے جسمین داخل ہونے کا شرف مجکو بھی حاصل ہے
قریبی تعلق رکھتا ہے ذاتی حیثیت سے میری قومی راے یہ رہی آئی کہ ملازمت
کے تمام صیغون کے لیے لوگون کو بھرتی کرنے مین صرف ایک ہی اصول کی پیروی
کرنی چاہیے۔ اور وہ یہ اصول یہ ہے کہ سروس مین عمدگی قایم رہے۔ ذات
طبقہ یا فرقہ کے کسی اور خیال کو اسمین داخل نہ ہونا چاہیے۔ ان باتون کے خیال
سے جو جگہین دی گئی ہین وجہ سے ہندوستان کی مختلف جماعتون مین سخت بغض
پیدا ہوئی اور ان کا باہمی تفرقہ بڑھ گیا۔ اس طریقہ کا سب سے زیادہ مضر نتیجہ
ہوا کہ گورنمنٹ کو باوصف اس کے نیک ارادہ کے مجھے اس بات کا اقرار کرنا چاہیے
کہ نہایت ہی غیر واجبی طور سے الزام دیا جاتا ہے اور اس پر اس بات کی تہمت
جاتی ہے کہ وہ ایک خاص جماعت کے لوگون کے ساتھ رعایت کرتی ہے۔ جب کہ
کسی فرقہ کے کسی ممبر کو لیاقت کے سوا کسی اور بنیاد پر اس کی خوش نصیبی سے کو
جگہ مل جاتی ہے تو دوسری جماعتین اسکی مخالفت مین اپنی آوازین بلند کرتی ہین
اور اخبارون مین نہایت ہی ناشایستہ طور کی حجت اور بحث شروع ہو جاتی ہے۔
پھر وہ ممبران جماعت جنکو ایسا عہدہ ملتا ہے نہایت ہی غیر واجبی طور سے رعایتی گروہ
کے لوگون مین شمار کیے جاتے ہین۔ ان مین مزید جگہین حاصل کرنے کی نامناسب
خواہش زیادہ ہوتی جاتی ہے اور نہ ملنے پر اور زیادہ مایوسی ہوتی ہے۔ نامزدگی
طریقہ سے میری جماعت کے لوگ بہت ہی مستبدل ہو گئے ہین۔ بالعوض اسکے
کہ وہ مساوی حالتون مین مقابلہ کرنے کی تیاری کرین۔ وہ محض سرکاری افسرون
مہربانی پر تکیہ کر لیتے ہین۔ لیکن مین خوشی سے یہ کہہ سکتا ہون کہ ادھر کچھ زمانے سے
ہندوستان کی دوسری جماعتون کی طرح ان مین بھی بہت کچھ بیداری پیدا ہو گئی
اور اب وہ پورے طور سے اس بات کو سمجھ گئے ہین کہ نامزدگی کا طریقہ جس پر اتنیک و
زیادہ بھروسہ کرتے آئے مجموعی حیثیت سے ان کے فرقہ کے حق مین مفید نہیں
ثابت ہوا۔ آیندہ سے یقیناً ان کا ارادہ یہ ہوگا کہ وہ دماغی قابلیت ہم پہنچائین ا
دوسری جماعتون کا کامیابی سے مقابلہ کرین تعلیم کو بہت ترقی ہو گئی ہے اور ا
ایسے مسلمانون کی کمی نہین ہے جو ہر طرح کے واجبی مقابلہ مین یقیناً کامیاب ہو سکتے

مسلمانوں کی نظر سے اس مسئلہ کا ایک اور پہلو بھی لحاظ کرنے کے قابل ہے جس کی
جانب سے چشم پوشی نہ کرنا چاہیئے۔ تعداد میں وہ ہندوؤں سے کم ہیں اور نامزدگی
کے طریقے سے انکو اسقدر عہدے نہیں ملے جتنے کے وہ تعداد کے اعتبار سے مستحق ہو سکتے ہیں یا
نہیں مل سکتے۔ گورنمنٹ انکو زیادہ عہدے دینا گوارا نہیں کر سکتی اور اس ذریعہ سے
ہندوؤں کو رنج نہیں پہونچا سکتی۔ اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ بعض صوبجات میں
جیسے کہ میرا صوبہ بہار ہے وہ کہیں نہ پوچھے جائیں گے۔ عام امتحان مقابلہ کے
ذریعہ سے جسقدر عہدوں کے حاصل کرنے کی وہ قابلیت پیدا کرلیں گے وہ انکو
مل سکیں گے اور کوئی شخص اچھی طور سے اسمیں عذر نہ کر سکیگا۔ میری رائے میں یہ
چارہ کار نہیں ہے کہ عقب افتادہ ممبران جماعت اعتماد اور ذمہ داری کے عہدوں
پر نامزدگی کے ذریعہ سے مقرر کیے جائیں بلکہ یہ ہے کہ انکو اس بات میں مدد دیجائے
کہ تعلیم کے اظہار سے اور عام تہذیب کے متعلق اپنا درجہ بڑھائیں تاکہ اپنے زیادہ
ترقی یافتہ بھائیوں کے مقابلہ میں بدرجہ مساوی کامیابی حاصل کر سکیں نامزدگی کا طریقہ
ترقی پذیر جماعتوں کے حق میں خلاف انصاف ہی نہیں ہے بلکہ عقب افتادہ جماعتوں
کے حق میں بھی مضر ہے۔ صورت اول میں ترقی کرنے کا واجبی صلہ روک دیا جاتا ہے
اور دوسری صورت میں آپ اپنی ترقی کرنے کی ترغیب کا ذریعہ چھین لیا جاتا ہے۔

انڈین سول سروس کی جوڈیشل شاخ کی بھرتی کے متعلق گواہ نے اس بیان سے برابر
اختلاف کیا کہ ہندوستانی جوڈیشل اسامیوں پر ممبران انڈین سول سروس مقرر کیے جایا کریں
گواہ نے جوڈیشل و ایگزیکیٹو شاخ کو بالکل علیحدہ رکھنے کی رائے ظاہر کی اور
بیان کیا کہ وہ دونوں حیثیتوں کا اجتماع ملک میں بہت سے بے اطمینانی پیدا ہونے
کا باعث ثابت ہوا ہے۔ جوڈیشل اسامیوں پر وکالت پیشہ اشخاص مقرر کیے
جائیں۔ ڈسٹرکٹ و سشن جج کی اسامیوں پر وہ بیرسٹر و وکلا مقرر کیے جائیں جو کم از کم
دس سال سے وکالت کر رہے ہوں اور سب ججوں کو بھی ان عہدوں پر ترقی دیجاوے۔
مجسٹریٹ۔ ڈپٹی مجسٹریٹ اور منصفوں کی اسامیاں ملادی جائیں اور انکا ایک نیا
نام رکھا جاوے۔ اور اسپر جونیر قانونی پیشہ اشخاص مقرر کیے جائیں۔ اگر یہ سادہ اسکیم
سردست آسان نہ معلوم ہو تو میں ایک اور یہ بات تجویز کرونگا کہ ڈسٹرکٹ و سشن جج

کی زسامیوں پر انڈین سول سروس قانونی پیشہ اشخاص اور سب ججوں کی مساوی تعداد مقرر کیجا وے۔ میرا یہ خیال نہیں ہے کہ حضور ملک معظم کے یورپین رعایا کی کم سے کم تعداد سول نظم و نسق کی اعلیٰ عہدوں پر مقرر کی جاوے۔

مسٹر کرشنا صاحب کا اظہار

۷ مارچ کی صبح کو پبلک سروس کمیشن کا اجلاس کچہری بانکی پور مین منعقد ہوا۔ اول گواہ کی حیثیت سے مسٹر کرشنا صاحب فنانشل سکرٹری گورنمنٹ بہار کا اظہار ہوا۔ پریسیڈنٹ صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ ہم عہد امتحانات ہوے کی مخالفت کرتے ہیں کہا کہ اگر ہندوستانیوں کی بھرتی ہندوستان ہی مین ہوگی تو لازم ہے کہ انھین کم تنخواہ دیجاوے لیکن اسکی وجہ سے انکی اور دوسرے ممبران سروس کی تنخواہوں مین جو فرق پیدا ہوگا اسکا ہونا کسی طرح مناسب نہین ہے ہندوستان مین مقابلہ کا امتحان خالص بہت مضر ہے گواہ نے کچھ اسبابات کی صلاح دی کہ مندرجہ فہرست عہدون پر عہدہ داران کو اوایل عمر مین ترقی دی [illegible] اور پراونشل سول سروس کی اصلاح کی جاوے۔

گواہ نے اس امر کی تائید مین رائے ظاہر کی کہ فی الحال درجون کے اعتبار سے جو تنخواہ دی جاتی ہے اسکے بدلے وقت کے اعتبار سے تنخواہ کا پیمانہ قرار دیا جاوے گواہ نے تفصیلاً بیان کیا [illegible] مطالبات [illegible] دینے کا عملی نتیجہ کیا ہوگا۔ مسٹر چیجال صاحب کے سوال کے جواب مین گواہ نے اس امر مین عذر کیا کہ پراونشل سروس کے عہدہ دار انکو انڈین سول سروس کے عہدون پر ترقی دیجاوے۔

بجواب سوالات مسٹر فشر صاحب گواہ نے بیان کیا کہ ۱۹ سال کی عمر تک جو امیدوار مقابلہ مین شریک ہوتے ہین انہیں بچا بات پڑتا ہے۔ بات کو یہ بات بہت ضروری قرار دی کہ دو سال کے زمانہ مین پروبیشن مین ملکی زبانون اور قانون کی تعلیم حاصل کی جاوے۔

مسٹر چوبال کے سوال کے جواب مین گواہ نے اس امر کی تائید نہین کی کہ ہندوستانیوں کی قید عمر مین خفیف اضافہ کیا جاوے۔

خان بہادر اشفاق حسین کے سوال کے جواب میں گواہ نے کہا کہ میری اس اسکیم سے کہ وقت کے اعتبار سے پیمانہ تنخواہ پانچ سو پچاس روپیہ کی حد تک قرار دیا جاکر لوگوں کو پراونشل سروس میں داخل ہونے کی اچھی طرح ترغیب ہوگی۔

اس سوال کے جواب میں کہ مندرجہ فہرست افسروں کو جو دو ثلث تنخواہ دی جاتی ہے کیا کافی ہے۔ گواہ نے کہا کہ سویلینوں کے بارہ میں جیسے جو رائے ظاہر کی ہے اگر وہ قبول کی جاوے تو افسران مذکور کی تنخواہ میں اضافہ ہو جاوے گا۔

مسٹر ورٹ کے سوال کے جواب میں گواہ نے اس امر سے انکار کیا کہ پراونشل جوڈیشل سروس کے ممبروں کے متعلق اس کا اظہار لیا جاوے۔ گواہ نے کہا کہ اول دو سال کی مدت کے اندر سویلینوں کو زیادہ تنخواہ ملنی چاہیے۔

مسٹر سنہا صاحب

اس کے بعد مسٹر سنہا صاحب بیرسٹر ایٹ لا کا اظہار شروع ہوا۔ انہوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ سول سروس کا امتحان ایک ہی وقت میں ہندوستان میں ہوا کرے۔

پریسیڈنٹ صاحب نے سوال کیا کہ اس بات کی ضمانت کیا ہے کہ انڈین سول سروس میں ہم عہد امتحان سے کیے ہندوستان میں ہو سکے کی صورت میں کافی تعداد امیدواروں کی داخل ہوگی گواہ نے کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں مثلاً کہ مندرجہ فہرست عہدوں میں کچھ عرصہ تک پابندی نہ لگایا جاوے ہم عہد امتحان اگر نہ ہو سکے تو اگر جداگانہ امتحان ہندوستان میں لیا جاوے تو اس سے بھی میرا اطمینان ہو جاوے گا ہندوستان میں تعلیمی سامان کے کم ہونے سے یوروپین عنصر غالب رہے گا دس یا بارہ برس تک درکار ہے کہ تعلیم یافتہ مستحق کے لیے ہم ہیچ محققین کے سویلینوں کے لیے لازم ہے کہ وہ ضرور بہ حیثیت جج کے اکثر قسم کے کام انجام دیں لیکن ان میں ضروری جوڈیشل اوصاف کی کمی پائی جاتی ہے۔ میں اس بات کا موید ہوں کہ پراونشل سروس کے متعلق امتحان مقابلہ کا قاعدہ جاری کیا جاوے اور یہ امتحان ہر ہر صوبہ تک محدود رکھا جاوے

گواہ نے کہا کہ جوڈیشل افسروں پر اگزیکٹیو افسروں ہی کے طرح کام کا بار زیادہ رہتا ہے
گواہ نے اس امر پر اعتراض کیا کہ فوجی افسروں سے مقدمات کی تحقیقات کا کام
نلیا جائے کیونکہ وہ ضابطہ سے بالکل نابلد ہوتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہم عہد
امتحانات کے نہ ہونے کی صورت میں یہ اچھا ہوگا کہ وظائف دیئے جائیں۔

مسٹر فشر کے سوال کے جواب میں گواہ نے کہا کہ مسلمان لوگ بھی اسوجہ سے ہم عہد
امتحان کی تائید کرنے لگے ہیں کہ اس سے تعلیم کو ترقی ہوگی اور ان کی خواہش یہ ہے
کہ اپنی عقب افتادگی کے سبب سے دوسری جماعتوں کے بار خاطر نہ بنیں۔

گواہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ہم عہد امتحانات سے ہندوستانیوں کی تعلیم یورپین
کینڈے پر نہ آ جائے تو اس وقت تک آپ کیا کہینگے۔

گواہ نے کہا کہ تعلیم یافتہ ہندوستانی رفتہ رفتہ یورپین کینڈے پر آتے جاتے ہیں
اور میرے نزدیک اس بات کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ہندوستانی تعلیم کیوں
یورپین کینڈے پر نہ کر دی جائے۔

مسٹر میچ صاحب کے سوال کے جواب میں کہا کہ ہندوستان کے ہم عہد امتحانات کا نتیجہ
لندن کے امتحان کے نتیجہ میں شامل کر دیا جائے گا اور ابتدا میں صرف محدود تعداد
امیدواران منتخب کر لی جائے۔

گواہ نے یہ بھی کہا کہ اگر ہم عہد امتحانات ہندوستان میں لیے جائیں گے تو کوئی خاص
طبقہ ایسا باقی نہ رہ جائے گا جس کے قائمقام سول سروس میں نہ داخل ہوں۔ گواہ
نے صلاح دی کہ تمام ترقی یافتہ صوبوں میں جوڈیشل افسر جماعت بار سے بھرتی
کیے جائیں۔

جسٹس عبدالرحیم صاحب کے سوال کے جواب میں گواہ نے کہا کہ تعداد کثیر ہندوستانی اور یورپین
بیرسٹر وکلاء کی جن کا قانونی کا پیشہ بہت اچھی طرح چلتا ہوگا وہ بھی اسوجہ سے ججی
کے عہدے کو قبول کر لینگے کہ انھیں اول تو پنشن ملنے کی امید دوسرے ہائی کورٹ
کی ججی پر ترقی پانے کا موقع حاصل ہو سکتا ہے۔

گواہ نے مسٹر ہارڈے اینڈمسن صاحب کی رائے پیش کر کے کہا کہ جوڈیشل و اگزیکٹیو
فرائض کی علیحدگی پر تمام فریق متفق الرائے ہیں۔

اگر ہم عہد امتحانات منظور نہ ہوسے تو مین اسکے مقابلہ مین وظایف کی تجویز کو پسند کرونگا
اُنھون نے مسٹر میج صاحب سے بیان کیا کہ میری اسکیم جو پراونشل سروس کے امتحان مقابلہ کے
بارہ مین ہی اُس سے ضروری ذاتون اور جماعتون کے لوگون کی ضرورتین پوری ہو نگی
مسٹر دت کے سوال پر گواہ نے کہا کہ واقعات کے متعلق اور اسکے زنی کے بارے
مین منصفون اور ہندوستانی جوڈیشل افسرون کی تجویزین یورپین لوگون کی تجویزون
سے بہتر ہین۔ اور اپنے بیان کی تایید مین پریوی کونسل کی راے پیش کی۔

مسٹر جیمسن صاحب

مسٹر جیمسن صاحب نے انجمن کاشتکاران بہار کے نمایندہ ہین موجودہ طریق بھرتی کا ذکر کر کے عہد
امتحان کی مخالفت کی اور یہ راے دی کہ امتحانات مقابلہ مین جو امیدوار کامیاب ہون
اُنھین کسی خاص ٹرینگ کالج مین شرطیہ ملازم کی حیثیت سے ایک سال تک رہنا چاہیے
چیرمین کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ اسوقت جو قید عمر قایم ہے میری راے
مین اُسی کو بحال رکھنا چاہیے کیونکہ کم عمرون کے افسر اُس عمر کے قبل جو اسوقت
مقرر ہے نظم ونسق کا کام شروع نہین کرسکتے سول سروس مین داخل ہونے کے
لیے معاملہ کرنے والونکو سہولیت دینے کی غرض سے طلبہ کو وظایف دیے جاین جنھین بورڈ
منتخب کیا کرے اور یہ وظایف اُس صورت مین دیے جایئن جب اُمیدوار اپنا صرفہ کا
متحمل نہ ہوسکتا ہو۔

مسٹر جیمسن نے جوڈیشل اور اکزیکٹو اختیارات کی علیحدگی کی مخالفت کی۔

مسٹر جسٹس عبدالرحیم کے سوالات جرح پر گواہ نے کہا کہ انکی انجمن کسی ایسی اسکیم کی موید نہین
ہے جسکا نتیجہ یہ ہو کہ ہندوستانی سول سروس مین داخل نہو سکین مین یہ نہین بیان کرسکتا
کہ جوڈیشل اور اکزیکٹو اختیارات کے درحقیقت کیا معنی ہین عاملانہ کام کا تجربہ جوڈیشل
افسرون کے لیے بھی ضروری ہے تاکہ وہ باشندون اور اونکے اوضاع و اطوار سے
آگاہ ہون۔

گواہ سے جسٹس عبدالرحیم صاحب نے یہ معلوم کرنے کے لیے دیر تک جرح کے سوالات کیے
کہ کیا عاملانہ کامون کا تجربہ صرف اس امر کا ذریعہ ہے کہ لوگون کے حالات سے واقفیت

حاصل ہو سکے
گواہ نے کہا کہ اکثر کٹیوا افسروں کو باشندوں کے حالات کا علم بہتر طریقہ پر حاصل ہو سکتا ہے
بجواب دیگر سوالات گواہ نے کہا کہ رعایا یہ پسند کرتی ہے کہ انگریز افسر انکے مقدمہ کی سماعت
کریں اور اسبارہ میں میرا منشا مقدمات فوجداری سے نہیں ہے بلکہ مقدمات دیوانی سے

مسٹر فخرالدین صاحب

آنریبل مسٹر فخرالدین صاحب جو پراونشل مسلم لیگ صوبہ بہار کے قائم مقام ہیں کہ
بجواب سوالات جرح ہم عہدہ امتحانات کی تائید کی لیکن کمتر درجہ
کی ترقی یافتہ جماعتوں (جنمیں مسلمان بھی داخل ہیں) حقوق کے تحفظ کے لیے انھوں
نے یہ تجویز پیش کی کہ امتحان اور نامزدگی دونوں کا ایک مشترک طریقہ جاری کیا جائے
جو مقابلہ کرنے والے امیدواروں تک محدود رہے
پریسیڈنٹ کے سوال کے جواب میں گواہ نے کہا کہ میری ذاتی رائے ہم عہدہ امتحانات
کی موافق ہے لیکن میرا خیال یہ ہے کہ لوگ ایک حد تک نامزد کیے جائیں۔ گواہ نے
اس بات کو تسلیم کیا کہ جداگانہ امتحانات جو ہندوستان میں لیے جائیں گے۔ ان سے
سروس کی عمدگی میں فرق آجائے گا۔ گواہ نے اس بات کی تائید کی کہ مندرجہ فہرست
افسروں کو کم عمری کے زمانہ میں عہدے دیے جائیں اور ان کی تنخواہ اور درجہ وہی
رہے جو سویلینوں کا ہے۔
گواہ نے کہا کہ میری رائے یہ نہیں ہے کہ جوڈیشیل افسروں کے لیے عاملانہ تجربہ کار
ہے اور یہ بھی صلاح دی کہ سویلینوں کو جب انکی امتحانی ملازمت کا زمانہ ختم ہو جائے
اسبات کا اختیار دینا چاہیے کہ وہ دونوں میں غیر صیغہ کو چاہیں قبول کریں
گواہ نے یہ بھی کہا کہ یورپین افسر ہندوستانیوں سے بے تکلفانہ نہیں ملتے بلکہ تکلف
اور مقابلہ کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں۔ گواہ نے تسلیم کیا کہ اگر سویلین لوگ جوڈیشیل
سروس سے علیحدہ کر دیے جائیں تو مندرجہ فہرست عہدوں کی تعداد میں اضافہ
ہو جائیگا۔
مسٹر فنشا صاحب کے سوالات جرح پر گواہ نے بیان کیا کہ میری رائے یہ ہے کہ مختلف صوبجات

مین ضروریات زندگی کے اخراجات کے لحاظ سے تنخواہ مقرر کی جائے اور گواہ نے
اس بات کو بھی تسلیم کیا کہ یہ بہتر ہوگا کہ تنخواہ یکسان رہے۔ گواہ نے یہ رائے بھی دی
کہ منصفون کو تقرری کے لیے تین سال تک وکالت کی جو شرط قرار دی گئی ہے اسکے بدلہ ایک سال
رکھی جائے۔

مسٹر عبدالرحیم کے سوال جرح پر گواہ نے کہا کہ مینے وکالت پیشہ اشخاص کے
لیے مدت تین سال سے گھٹا کے جو ایک سال قرار دی ہے اسکا سبب یہ ہے
کہ گورنمنٹ کے قواعد مین منصفون کے تقرری کے متعلق ایک نقص پایا جاتا ہے۔

مسٹر دت کے سوال جرح کے جواب مین مسٹر فخرالدین نے کہا کہ جو ڈیشل سروس کے
ممبرون کو سررشتہ تعلیم اور ہائی کورٹ کے افسرون کی بہ نسبت کمتر مدت کی تعطیلین ملتی ہین
اور اسی وجہ سے میری راے یہ ہے کہ جوڈیشیل افسران کو پوری تنخواہ پر کافی رخصت
دی جاے۔

مسٹر اشفاق حسین صاحب کے سوال جرح پر گواہ نے کہا کہ جو لوگ مندرجہ فہرست عہدون
پر مامور ہون اُن کی تنخواہ کا پیمانہ بھی وہی ہونا چاہیے جو سویلینون کا ہے

مسٹر جسٹس حسن امام صاحب

۲۰ مارچ کو بانکی پور مین پبلک سروس کمیشن کا جو اجلاس منعقد ہوا تھا اسمین مسٹر جسٹس حسن
امام کا اظہار سب کے پہلے لیا گیا

آپ نے اپنے بیان تحریری مین موجودہ طریقہ امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے انڈین سول
سروس مین بھرتی کے متعلق بیان فرمایا کہ بہ حیثیت طریقہ انتخاب یہ حضور ملک معظم کی
تمامی رعایا کے حق قابل اطمینان ہے لیکن باشندگان ہند بہت خسارہ مین ہے
مین کیونکہ امتحان انگلستان مین ہوتا ہے۔ مین یہ پسند کرتا ہون کہ ہندوستان و انگلستان
مین یکسان امتحان مقابلہ ہوا کرے۔ مین اس امتحان کو صرف ایسے برٹش رعایاے
حضور ملک معظم تک محدود کرونگا جو ایسے ملک مین رہتے ہون جہان ہندوستانیون
کے داخلہ کی ممانعت نہ ہو۔ امتحان صرف انگلستان اور ہندوستان مین ایک ہی وقت
مین ہوا کرے۔ اگر یکسان امتحان مقابلہ جس کی مینے سفارش کی ہے قبول نہ کیا جاے

تو مین زور کے ساتھ یہ عرض کرونگا کہ ہندوستانیون کو انگلستان جانے کے لیے نہایت
فیاضی کے ساتھ وظایف دیے جاوین تا کہ انکو وہان جانے مین آسانی ہو اور وہ امتحان
مقابلہ مین شریک ہو سکین - انڈین سول سروس کی جوڈیشیل شاخ مین بھرتی ہونے کے
متعلق جو سفارش کی ہے اگر وہ منظور نہ کی جاوے تو مین اس امر پر زور دونگا
کہ انڈین سول سروس وا ایکزیکٹیو یعنی صیغہ بالکل علیحدہ کر دیا جاوے اگر موجودہ طریقہ بدستور
قایم رکھنا منظور ہے جوڈیشیل شاخ کے متعلق گواہ نے بیان کیا کہ ڈسٹرکٹ و سشن ججی
کے عہدون پر عموماً انگلستان اور ہندوستان کے بیرسٹر اور ہائیکورٹ کے وکیل مقرر کیے
جاوین - یہ وکیل و بیرسٹر وہی ہون جو پانچ سال سے وکالت کر رہے ہون بروقت
انتخاب اسبات کا خیال رہے کہ جن اشخاص نے پیشہ وکالت مین شہرت حاصل کی ہو
وہی مقرر کیے جاوین پراونشل سول سروس کی جوڈیشیل شاخ سے بھی کچھ لوگ بھرتی
کیے جاوین سول نظم و نسق کے بڑے عہدون پر یورپین کی کم سے کم تعداد مقرر ہونے
کے متعلق گواہ نے کہا نہ تو یورپین کے لیے کوئی کم سے کم تعداد مقرر کیجاوے اور
نہ حضور ملک معظم کی ہندوستانی رعایا کے لیے کوئی زیادہ سے زیادہ تعداد ہونی چاہیے
گواہ نے مندرجہ فہرست اسامیون کو بدستور قایم رکھنے کی سفارش کی - اس مین
گواہ نے یہ فایدہ دکھایا کہ مندرجہ فہرست اسامیون پر ترقی کرنے کا موقعہ چونکہ ان کے
پیش نظر رہے گا تو ممبران پراونشل سروس کو اپنے عہدہ پر بہت محنت کے ساتھ
نہایت خوبی کے ساتھ کام کرنے کی ترغیب ہوگی -

جونیر سولین اصحاب کی تربیت کے متعلق گواہ نے کہا کہ مجھے اس بارہ مین موجودہ
طریقہ قابل اطمینان نظر آتا ہے لیکن اسکے ساتھ ہی اسقدر بیان کیا کہ ہندوستانیون
کے ساتھ انکو اپنے برتاؤ مین مزید شرافت سے کام لینا چاہیے اور ان کا زیادہ
لحاظ رکھنا چاہیے - چیرمین کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ آیندہ
کچھ زمانہ تک کے لیے یورپین لوگون کا ہونا لازمی ہے - لیکن وہ زمانہ قریب آرہا ہے
جب سول سروس مین داخل ہونے کے لیے زیادہ تعداد ہندوستانیون کی لیاقت حاصل
کریگی - ہم عہد امتحان سے گورنمنٹ کو نہ اسوقت اور نہ آیندہ کوئی خطرہ ہو سکتا ہے -
برٹش حکومت سے ہندوستانیون کو اسبات کی امید ہوتی کہ اگر وہ لیاقت پیدا کرینگے
تو گورنمنٹ انکو ذمہ داری کے عہدے عطا کریگی - اگر لایق ہندوستانی زیادہ

مین داخل ہو سکینگے تو اس بات کی کسی ضمانت کی ضرورت نہین ہے کہ نظم و نسق کی عمدگی سے جو مین کسی طرح کا خطرہ متصور نہ ہوگا ہم عہد امتحان سے لمانون کو نقصان پہونچنے کا کوئی خوف نہین ہے اور اگر فرض کر لیا جاے کہ مسلمان سروس مین داخل نہ ہو سکینگے تو دوسری جماعتون کے راستہ مین مشکلات کے پیدا کرنے سے انکا وقار کچھ بڑھ نہ جاے گا۔ مین جوڈیشل سروس کے لیے افسرون کی بھرتی وکالت پیشہ پر اسوجہ سے محدود رکھنا چاہتا ہون کہ سول انتظام جو سویلینون کے ذریعہ سے ہوتا ہے وہ ہر دلعزیز نہین ہے عمدہ پایہ کے لوگ خوشی سے ڈسٹرکٹ ججی قبول کرینگے اگر بار کے نوخیز ممبرون کو دو ہزار روپیہ ماہوار کی تنخواہ پر ججی کے عہدے دیے جائینگے تو انکے لیے اس بات کا موقع رہے گا کہ تین ہزار روپیہ ماہوار تک حاصل کر سکین اور بعد ازان ہائی کورٹ کی ججی پر انکو ترقی مل جائے۔ میری راے یہ بھی ہے کہ انگریز بیرسٹر بھی ججون کی حیثیت سے بھرتی کیے جائین اور بنگال مین نصف درجن کے قریب ایسے لوگ بہم پہونچ سکتے ہین جو ججی کو قبول کرینگے۔

گواہ نے یہ راے دی کہ جو امیدوار ہندوستان مین پاس ہون وہ چار برس اور جو انگلستان مین پاس ہون وہ دو برس تک کے لیے امتحانا نوکر رکھے جائین۔ مسٹر جسٹس عبدالرحیم کے سوال پر گواہ نے کہا کہ قیام مقامی کی استدعا اعلی پیمانہ کی بابت کی گئی ہے لیکن مجکو ایسے مطالبہ کے دانشمندانہ ہونے مین کلام ہے اور ایسے کسی دعوے کا تسلیم کرنا گورنمنٹ کے لیے بیجا ہوگا۔ گواہ نے جوڈیشل اور اگزیکیٹیو اختیارات کی علیحدگی پر زور دیا۔

مسٹر چرچ کے سوال کے جواب مین گواہ نے کہا کہ ہم عہد امتحانات سے ہندوستانیون کی تعداد زیادہ نہ ہو جاے گی لیکن ایک دیرینہ شکایت البتہ رفع ہو جاے گی زیادتیون کا کوئی خطرہ نہین ہے کہ سوالات تار برقی کے ذریعہ سے انگلستان پہونچ جائینگے کیونکہ وقت مین اختلاف ہوگا گواہ نے کہا کہ مین اس بات کو چاہتا ہون کہ نظم و نسق مین برٹش خصائل کا اثر باقی رہے اور انگریزون کے سوا دوسرے اشخاص کے ذریعہ سے بھی یہ مطلب حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر ہم عہد امتحان کی وجہ سے انگریز بالکل محروم ہو جائینگے تو یہ بات اسی حالت مین ہو سکتی ہے جب وہ بالکل ہٹا

مستقل ہو کر جا بیٹھے ہیں۔

مسٹر فشر کے سوال پر مسٹر جسٹس حسن امام نے کہا کہ ہم عہدہ امتحان کے نہ ہونے کی صورت میں میں وظائف کے مقرر ہونے کی تائید کرتا ہوں۔

گواہ نے صلاح دی کہ تمام ہندوستانی یونیورسٹیوں کے ممتاز گریجویٹوں کو چار چار سال تک کے لئے وظائف دینے چاہئیں۔

مسٹر چیپال کے اس سوال کے جواب میں کہ کیا ہم عہدہ امتحان کو وظائف پر ترجیح دیتے ہیں۔ گواہ نے کہا اگر یہ سمجھ کر کہ ہم عہدہ امتحان منظور نہ ہوگا میں وظائف پر زور دونگا اگر امتحان منظور ہو گیا تو اس سے ہندوستان کی تعلیم گاہوں کو ترقی ہونے کا ایک زبردست ذریعہ پیدا ہو جائے گا۔ اگر ہم عہدہ امتحان میں دس ہزار ایسے صرف ہوں تو اس امتحان کو وظائف پر ترجیح دونگا کیونکہ میری غرض یہ نہیں ہے کہ انگریز حنا ایسے جائیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ ترقی کرنے کی ترغیب کا ذریعہ پیدا ہو جائے۔

مسٹر دت کے سوال کے جواب میں گواہ نے کہا کہ میرا تجربہ یہ ہے کہ قانون کی بنیاد پر منصفوں اور سب ججوں کے فیصلہ جات کو ڈسٹرکٹ ججوں کے فیصلہ جات پر ترجیح ہے اور جو فیصلہ جات واقعات کی بنیاد دیئے جاتے ہیں انکے متعلق بھی منصف اور سب ججوں کے فیصلہ ڈسٹرکٹ ججوں ہی کے فیصلہ جات کے برابر عمدہ ہوتے ہیں۔

مسٹر جسٹس بی کے مالک صاحب

مسٹر مالک صاحب سابق مین گورنمنٹ بہار و اڑیسہ کے سپرنٹنڈنٹ و ستیبہ قانونی معاملات
مین آج اجکل قایم مقام جج ہائی کورٹ کلکتہ مین آپ نے اپنے تحریری بیان مین انڈین
سروس کے لیے موجودہ طریقہ بھرتی کو پسند کیا اور اصولاً اسکو باعتبار قابل اطمینان قبول کیا۔
لیکن آپ نے یہ بھی فرمایا کہ باشندگان ہندوستان جو ہندوستان مین رہتے ہین کیونکہ امتحان انگلستان
مین ہوتا ہے۔ تعلیم کے باب مین جو ترغیب دیجاتی ہے اسکے اثر کے متعلق کوئی پیشین
گوئی کرنا ناممکن ہے اگر بہترین انگریزی نمونہ کے اسکول و کالج پیدا ہوجاوین تو البتہ امتحان
متعدد الوقت کے مسئلہ پر از سر نو غور کرنا ممکن ہوگا۔ لیکن جبتک ایسا نہ ہو گواہ کے
خیال مین یہ مسئلہ عملی پالیٹکس کے دائرہ سے باہر رہتا ہے۔ گواہ نے ہندوستان مین
علیحدہ امتحان ہونے کے طریقہ سے مخالفت کی۔ حد عمر کی نسبت گواہ نے سفارش کی کہ
اسے ۲۳ تک قرار دیجاوے۔ گواہ نے بیان کیا کہ انھون نے خود ۱۹ سال کی عمر مین
امتحان پاس کیا تھا اور ۲۱ سال کی عمر مین ہندوستان مین واپس آئے تھے۔ انھون نے
زمانہ پروبیشن کیمبرج مین گذارا تھا اور علم ریاضی کی ڈگری حاصل کرنے کا قصد کیا لیکن اسبا[illegible]
تمام سال وہان صرف نہ کرسکے۔ اول رخصت فرلو لے کر آپ واپس گئے اور بعد
ازان آپ نے ڈگری حاصل کی۔ گواہ نے بعد ازان بیان کیا کہ سن انگریزون کی ترقی کے
متعلق جو دلایل پیش کی جاتی ہین ان سب پر مین نے غور کرلیا ہے لیکن میرا ذاتی تجربہ ہے
کہ کسی قسم کی قلت بطور ایک مہلک نقص کے نہین واقع ہوئی ہے میرا خیال
ہے کہ بحیثیت ممبران سروس انکے مین اور باشندگان ملک کے ساتھ اظہار الفت
مین کوتاہی پائی جاتی ہے۔ ہندوستانی امیدوارون کے متعلق مین نے اس امر مین غور کیا
ہے کہ انکی قومیت کھونے کا خطرہ ہے کیونکہ نہ تو وہ اچھے انگریز ہوتے ہین اور نہ اچھے ہندوستانی
رہتے ہین لیکن یورپ کے قریب قریب تمام شہرون میں کچھ کیریکٹر کا ایسا کہ انکی نقش
میرے دل پر بیٹھا ہے کہ میرا خیال یہ ہے کہ زیادہ [illegible] مین ہے کہ ہندوستانی لڑکونکی
تعلیم انگلستان مین جہانتک ممکن ہو وے کم سنی سے شروع ہونے سے اگر علیحدہ قومی [illegible]
ائیڈیل کھو بیٹھین تو اس مین [illegible] کا قصور ہے۔ باشندگان ہند کے جائز مقاصد

لانے کے لیئے مین بڑی بڑی اسامیون کا ایک ثلث ان کے لیے علیحدہ کرونگا مین ہیان
ہمیشہ کے لیے امیدوارون کو قبل ۲۳ سال کی عمر کے منتخب کرون گا۔ اور انکو پروبیشن پر
ڈیڑھ سو پاونڈ سالانہ الاونس دیکر انگلستان بھیجونگا۔ تاکہ وہ قانونی پوسٹ گریجوئیٹ
تعلیم حاصل کرین۔

مسٹر ان جوڈیشیل شاخ کی قانونی قابلیت مین اضافہ ہونے کے لیے گواہ نے یہ تجویز پیش
کی کہ اگر امتحان مقابلہ مین شریک ہونے کیلئے ۱۷ سے ۱۹ سال تک کی عمر مین قرار پاوے
تو مین یہ چاہونگا کہ ہر ایک پروبیشنر زمانہ پروبیشن مین قانونی ڈگری حاصل کرے زمانہ
پروبیشن تین سال کا ہونا چاہیئے۔ اس زمانہ مین اسکو یہ حوصلہ دیا جاوے کہ وہ انس آف
کورٹ مین ڈنر کھایا کرے اور اگر ممکن ہو تو قانونی امتحان بھی پاس کرے۔ گورنمنٹ کو امتحان
کی فیس اور مزید برآن یکمشت رقم پچاس پاونڈ کی دینا چاہیئے۔ اگر امتحان مقابلہ مین
شریک ہونے کے لیے ۲۱ سے ۲۳ یا ۲۴ سال تک کی حد عمر قرار پاوے تو مین قوانین
متعلقہ ہندوستان علاوہ قانون مالگذاری کے و نیز قوانین انگلستان امتحان مقابلہ کے
لیئے جبریہ مضامین قرار دونگا۔ منتخب شدہ امیدوار اول سال بیرسٹر کے چیمبر مین پڑھے
انس کورٹ مین ڈنر کھایا جاوے اور عدالتون مین حاضر ہوا کرے جس بیرسٹر کے ساتھ
امیدوار پڑھتا ہو وہ اگر قابل اطمینان سارٹیفکیٹ دیدے تو پروبیشنر کو فیس اور
پچاس پاونڈ یکمشت دیئے جائین۔ ہندوستان آنے پر سویلین کو چار سال تک ضلع
کا کام انجام دینا چاہیئے اس مدت کے اندر ۶ ماہ تک محکمہ بندوبست مین کام کرے
بعد ازان چھ ماہ تک بحیثیت منصف مقدمات دیوانی کی سماعت کرے اور اس کے
ساتھ ہی اپنا معمولی کام فوجداری کا بھی انجام دیتا رہے بعد ازان ایک سال تک وہ
سب کلکٹر کے اختیارات کام مین لاوے اگر ممکن ہو تو بعد ازان وہ تین ماہ کے لیئے
قانونی مشیر کے دفتر مین رکھا جاوے تاکہ وہان رہکر وہ ہائی کورٹ مین مقدمات دیکھ سکے
ملازمت کے ساتوین اور آٹھوین سال کے اندر وہ جوڈیشیل اسامی پر مقرر کیا جاوے
اور اس غرض کے لیئے اسے ایک سال کی رخصت بدین غرض دی جاوے کہ اگر اس نے کسی
بیرسٹر کے چیمبر مین قانون پڑھکر امتحان پاس نہ کیا ہو تو وہ اس سے بھی فرصت کر ہوے
ہندوستان کے قوانین پڑھنے کے لیے ایک اعلے امتحان قایم کیا جاوے اور موزون

انعامات کے ساتھ حوصلہ افزائی کی جاوے۔ موجودہ طریقہ ترقی کے نسبت گواہ نے کہا کہ یہ تجویز کرونگا کہ ہر ایک مقامی گورنمنٹ اور گورنمنٹ ہند مین ایک بورڈ مقرر کیا جاوے جو ترقی اور انتخاب کی سفارش کیا کرے۔ آج کل جس طریقہ سے بڑی بڑی آسامیون تقرری کے لیے انتخاب ہوتا ہے اسکے متعلق بے اطمینانی پائی جاتی ہے۔ اصلیہ یہ ہے کہ جو ڈیشل شاخ پر تقرری کے متعلق کچھ تغیر ضرور ہونا چاہیئے۔ مین یہ تجویز کرونگا کہ اسسٹنٹ سائڈ کے رجسٹرار کی جگہ ہائی کورٹ کا جج ہونا چاہیئے جسکے فرائض مین مقامی افسران ماتحت کے کام کا معاینہ بھی ہونا چاہیئے اور وہ ترقی دینے والے بورڈ کا ممبر بھی ہو۔ آج کل یہ شکایت بڑھی ہوئی ہے کہ کلکتہ کے ہائیکورٹ کو ڈسٹرکٹ ججون کے کام سے کوئی تعلق نہین ہے۔ میری تجویز یہ ہے کہ معاینہ کرنے والے جج کو ہر سال تمام ڈسٹرکٹ ججون کے درجے ان کے کام کی خوبی کی بنا پر قرار دینی چاہیئے۔

بجواب سوالات صدر نشین صاحب گواہ نے بیان کیا کہ اگر بدعمر گھٹا دی گئی تو ہندوستانیون کا اعتبار نہ ہوگا کیونکہ والدین آپ اپنے لڑکون کو صغرسنی مین انگلستان بھیجنے پر رضامند ہونگے کیونکہ وہان انکی توقومیت کا مسئلہ قابل اطمینان پر حل ہو گیا ہے۔ گواہ نے یہ پسند کیا کہ پراونشل سروس مین بورڈ کے ذریعہ سے مقرر ہوا کرے اور اس بورڈ مین کام کرنے کے لیے غیر سرکاری ہندوستانیون کی شرکت بیش قیمت سمجھے۔ گواہ نے کہا کہ انکو کوئی ایسا واقعہ معلوم نہین ہے کہ جسمین ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کسی کو سزا دلوانے کے لیے اپنے ماتحتون پر زور دیا ہو۔ گواہ نے علیحدگی جوڈیشل و انتظامی اختیارات سے اختلاف ظاہر کیا۔ گواہ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اگر کسی وقت مین یہ دونون اختیارات علیحدہ ہوگئے تو پولس اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے مابین اختلاف رہے گا۔ گواہ نے وقت کے لحاظ سے پیمانہ تنخواہ اور عرفہ داری نہایت پراونشل سروس سے مخالفت کی اور اس سروس کو صوبجاتی باشندون تک محدود نہین کیا۔

بجواب سوالات سر مرے ہیمک صاحب گواہ نے بیان کیا کہ پراونشل سروس کے جو منتخب شدہ افسر انگلستان بھیجے جاوین وہ وہان لندن ڈگری مین پوسٹ گریجویٹ

تعلیم حاصل کریں اور قانون کے جانب خاص طور پر توجہ کریں۔
مسٹر چوپل صاحب نے جو سے عمر گھٹانے تجویز کے متعلق گواہ سے جرح کی گواہ ہوے
مین ان لوگون کی خواہشات پوری نہ کر سکا جو یکسان امتحان مقابلہ کے لیئے عمل مچاتے ہین۔
مسٹر چوپل صاحب نے سوال کیا کہ آپ نے یکسان اور علیحدہ امتحان مقابلہ سے خلاف
کیا ہے اور مندرج فہرست اسامیان سول سروس مین شامل کرنا نہین چاہتے ہین تو
پبلک سروس مین ہندوستانیون کی تعداد اضافہ کرنے کے متعلق آپ کی تجویز کیا ہے۔
گواہ نے جواب دیا کہ اُن کی کوئی تجویز نہین ہے۔
بجواب سوال مسٹر فشر صاحب گواہ نے بیان کیا کہ بڑی افسران کی بے صبری ان کے
دس اسکیم مین باعث نہین ہو سکتی ہے کہ نوجوان افسر انگلستان بھیجے جاوین۔
بجواب سوالات مسٹر عبدالرحیم صاحب گواہ نے بیان کیا کہ مجملہ نہ پھر دس ایسے
ہندوستانیون کے جو جد عمر کے اندر آئے دو کی تندرستی خراب ہو گئی۔ جب آپ
انگلستان مین تھے اوسوقت بہت سے نوجوان وہان اپنے والدین کے ساتھ
تھے۔ گواہ یہ نہین بتا سکا کہ کم عمر مین افسران کا آنا عام طور پر پسند کیا جاتا ہے۔
یا نہین۔
مجسٹریٹ کے جوڈیشل و انتظامی اختیارات کے اجتماع کے بارہ مین گواہ سے سوال
ہوا جس کے جواب مین گواہ نے کہا وہ کوئی خاص فایدہ اس اجتماع کا نہین بتا
سکتا ہے۔ گواہ نے یہ بھی اقبال کیا کہ ان دونون اختیارات کی علیحدگی بہتر ہوگی
لیکن اس کے ساتھ ہی اس کو ضروری بیان نہین کیا۔ گواہ نے کہا کہ گورنمنٹ
نے اس بارہ مین وکلا وکیل سرکار اور ڈپٹی مشیر قانونی سے مشورہ کیا ہے۔
بجواب سوالات مسٹر ماڈ صاحب گواہ نے اس سے اختلاف کیا کہ جوڈیشل
شاخ مین وکالت پیشہ اشخاص بھرتی کیے جاوین۔
بجواب سوالات مسٹر دت صاحب گواہ نے کہا کہ جوڈیشل افسران کو پوری تنخواہ
پر رعایتی رخصت لینا چاہیئے۔ بجواب سوالات مسٹر اشفاق حسین صاحب گواہ
نے کہا کہ وہ جوڈیشل اور انتظامی افسران کی تنخواہ کی غیر مساوات دور کرنا چاہیئے۔

———

پبلک سروس کمیشن لکھنؤ مین

۳۱- مارچ ۱۹۱۳ع سے کمیشن نے لکھنؤ مین اجلاس شروع کیا سر ولنٹائن چرول صاحب اور مسٹر گوکھلے صاحب موجود نہ تھے - اول الذکر صاحب ولایت چلے گئے تھے اور آخر الذکر صاحب بوجہ علالت شریک نہ ہو سکے - لکھنؤ کے لیے کو اپٹیو ممبران مسٹر جسٹس ٹڈبال صاحب - رائے بہادر کنھیا لال صاحب اور خان بہادر فصیح الدین صاحب تھے سب کے پہلے -

آنریبل مسٹر ڈی - سی - بیلی صاحب

سینئر ممبر بورڈ مال کی شہادت ہوئی - بجواب سوالات میر مجلس صاحب مسٹر بیلی صاحب نے فرمایا کہ سول سروس کے لیے نہایت پسندیدہ طریقہ بھرتی یہ ہوگا کہ سکرٹری آف اسٹیٹ صاحب بہادر نامزد فرما دین - یہ طریقہ امتحان مقابلہ سے بہتر ہوگا - ہندوستانیون کے واسطے بھی یہی طریقہ بہتر ہوگا - آپ نے اس امر کا اقبال کیا کہ موجودہ طریقہ سے اہل ہند حالت معذوری مین رہتے ہین اور اب وہ وقت آگیا ہے کہ ملازمت مین اہل ہند کی تعداد زیادہ ہو لیکن اسکے ساتھ ہی آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ یہ اس طرح پر ہو سکتا ہے کہ پراونشل سروس کے عہدہ دار مندرج فہرست اسامیون پر کثرت مقرر کیے جاوین اور ان اسامیون کی تعداد مین اضافہ کیا جاوے - آپ متذکرہ بالا مندرج ہے فہرست افسران اور سولین مین کوئی تفاوت قائم رکھنا نہین چاہیے کہ سوائے اس کے کہ جس حد تک بعض اسامیون کا تعلق ہے - گواہ نے بیان کیا کہ اس امر مین بے چینی کی کوئی وجہ نہ ہونا چاہیے کہ بمقابلہ اہل ہند انگریزون کو زیادہ تنخواہ ملتی ہاسکے کوئی وجہ نہین ہے کہ اس قسم کے خیالات پیدا ہون - آجکل پراونشل سول سروس کے افسران کو مندرج فہرست اسامیان بہت دیر مین ملتی ہین - اگر اس صیغہ کا عہدہ دار

قابل ہو تو آپ اسکو دس سال کی ملازمت کے بعد منتخب کرینگے اگر اس طریقہ پر
فوراً عملدرآمد شروع ہو جاوے تو اس صیغہ ملازمت مین سہبت گرم پیدا ہو جاویگا
پس اس دقت کے دور کرنے کے لیے آپ نے امتحان اور نامزدگی کا متحدہ اسکیم
پیش کیا۔ آپ نے یہ سفارش کی کہ ۱۹ سے ۲۱ سال تک کی عمر قرار دی جاوے
تاکہ آیندہ سولین کو ولایت کے کالجون یا یونیورسٹیون مین بعد انتخاب کے تعلیم
پانے کا موقعہ ملے۔
سولین ججون کو بمقابلہ بیرسٹرون یا وکیل ججون کے خاص نفع حاصل ہے۔
سولین کو رعایا کے خیالات سے زیادہ مس رہتا ہے۔ کیونکہ وہ چند سال تک سب
ڈویزن کا انچارج رہتا ہے وہ کسی طرح سے بیرسٹر یا وکیل ججون کے مقابل
مین ادنے درجہ کے نہین ہین۔ گواہ نے سول سروس کی موجودہ تنخواہ اور ترقی کی
حالت سے اطمینان ظاہر نہین کیا۔ نیچے درجون مین اسامیون کی تعداد بہت زیادہ
ہے اور بڑی اسامیون تک پہونچنے مین وہ سدراہ ہو رہی ہین۔
بجواب سوالات لارڈ رونلڈشی صاحب گواہ نے اس امر کا اقبال کیا کہ مندرج
فہرست اسامیون مین اگر اضافہ کیا جاوے تو آجکل جن اسامیون پر سولین مامور
ہین ان کی تعداد گھٹ جاوے گی۔ اس سے ان اسامیون کی تعداد بھی گھٹ
جاویگی جو انگلستان مین امتحان مقابلہ انڈین سول سروس مین شریک ہونے والون کو
مل سکتی ہین۔
دس سال کے بعد یہ طے ہو سکتا ہے کہ آیا پراونشل سول سروس کا آدمی مندرج
فہرست اسامی پر مقرر ہونے کے قابل ہے یا نہین مندرج فہرست اسامیون کے
عہدہ دارون کو یکسان تنخواہ ملنے پر گواہ نے اس بنا پر اعتراض کیا کہ اوسط درجہ
کے انگریز کے ابتدا مین ضروری اخراجات بمقابلہ ہندوستانی افسر کے بہت زیادہ
ہوتے ہین۔ جس شخص کو پراونشل سروس سے مندرج فہرست اسامیون پر ترقی
دی جاوے وہ دیگر امور مین عملی طور پر ویسا ہی ہم پلہ ہو جیسے کہ ان صوبجات
کے فوجی افسر جہان ملازمت مشترکہ ہے سوائے اسکے کہ وہ لفٹنٹ گورنری
کی اپنی اسامیون کا حقدار نہ سمجھا جاوے تحصیلدار نظم و نسق مین ایک نہایت
اہم شخص ہے اور گواہ نے یہ سفارش کی کہ تحصیلدار کی تنخواہ کے پیمانہ مین اضافہ کیا

انگلستان مین جو آدمی بھرتی کیا جاوے گا وہ بمقابلہ اس شخص کے بہتر ہوگا جو ہندوستان مین بھرتی ہوگا۔

بجواب سوالات سر تھیوڈور ماریسن صاحب بہادر گواہ نے بیان کیا کہ زمانہ پروبیشن مین یہ مقصد بدنظر رہنا چاہیئے کہ امیدوار تاریخ ہند و جغرافیہ اور صوبہ کی زبان اور ایک سے زیادہ قدیم ہندوستانی زبانون سے وقفیت حاصل کرے علیحدگی جوڈیشیل و ایگزیکیٹیو فرائض کا یہ نتیجہ ہوگا کہ نظم و نسق بہت کمزور ہو جاوے گی۔

بجواب سوالات مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب گواہ نے بیان کیا کہ زمانہ پروبیشن مین امیدوار کو بیرسٹرون کے برابر قانونی معلومات حاصل کرنا چاہیئین۔ گواہ کو اس امر مین اعتراض نہ ہوگا اگر قبل ڈسٹرکٹ جج ہونے کے سویلین سب ججی سے شروع کرین گواہ نے بیان کیا کہ اگر جوڈیشیل افسرون مین ایگزیکیٹیو تجربہ ہو تو بہت نفع ہوگا۔ گواہ سے یہ سوال کیا گیا کہ نفع کی صورتین کیا ہین لیکن گواہ اسکو صاف طور پر بیان نہ کر سکا۔

گواہ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ رعایا کا تجربہ ایک نفع ہے ایگزیکیٹیو کام سے ایک خاص دلی حالت پیدا ہوتی ہے جو جج مین ہونی چاہیئے گواہ نے بیان کیا کہ وکلا اور تعلیم یافتہ اہل ہند کی تعداد غالب کا یہ خیال پایا جاتا ہے کہ جوڈیشیل اسامیون پر وکلا ملازم رکھے جاوین لیکن ناخواندہ اشخاص کے ۸۰ فیصدی مین جو زیادہ روشن ضمیر ہین وہ اسکے خلاف ہین۔

بجواب سوالات مسٹر سلائی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ دیگر صوبجات کے باشندون سے رعایا کو نفرت ہے۔ گواہ نے کہا کہ وہ ہندوستانی ممبران انڈین سول سروس کے مین مستثنات قایم کرینگے۔

رعایا انڈین سول سروس کے افسر کو ایک ایسا افسر سمجھتی ہے کہ جس کی وہ عادی ہورہی ہے مسلمان اور راجپوت جنہین حکومت کا مادہ پایا جاتا ہے وہ امتحان مقابلہ مین اچھے نہین رہ سکتے ہین یہی وجہ ہے کہ امتحان مقابلہ جان بوجھکر ترک کر دیا گیا۔

بجواب سوالات مسٹر مرے میکڈانلڈ صاحب گواہ نے بیان کیا کہ سابق مین ایسے سویلین ملتے تھے کہ جنکو ہندوستان کی زیادہ فکر رہتی تھی آجکل متفرقات مجمع ہیں۔ مین نے اخبارات مین یہ اعتراض دیکھا ہے کہ انڈین سولسروس کی فہرست مین جو لوگ سب کے نیچے ہوتے ہین وہ ہندوستان آتے ہین۔ پراونشل سول سروس مین امتحان مقابلہ بدین وجہ ترک کر دیا گیا کہ چند اہم فرقے نظم و نسق مین شریک ہو سکین۔ جہان تک یکسان امتحان مقابلہ کا تعلق ہے اسکا اثر موجودہ طریقہ پر نہوگا۔ نہ یکسان امتحان مقابلہ سے اور نہ علیحدہ امتحان سے ان لوگون کی تعداد گھٹ جاویگی جو پراونشل سروس مین ملازم ہین۔ مجھے یہ اعتراض نہوگا کہ لندن کے ذریعے زیادہ تعداد ہندوستانیون کی داخل ہووے ہندوستان مین بعض ایسی اچھی گردوپیش کی حالتین ہین جو ہندوستان مین پائی نہین جاتی ہین۔

بجواب سوالات مسٹر مَیج صاحب گواہ نے بیان کیا کہ انکا یہ خیال ہے کہ اینگلو انڈین اسی قدر قابل ہین جسقدر دیگر ہندوستانی ہین۔

بجواب سوالات مسٹر چوبل صاحب گواہ نے یہ راے ظاہر کی کہ بڑی بڑی اسامیان زیادہ تعداد مین ہندوستانیون کو دیجاویں۔ گواہ نے امتحان متحد الوقت یا علیحدہ امتحان سے اختلاف کیا۔ آپ نے یہ خواہش ظاہر کی کہ زیادہ تعداد اسامیون کی مندرجہ فہرست کیجاوے۔ آپ نے وظایف دیئے جانے کے طریقہ کو پسند نہین کیا کیونکہ اس قسم کے وظایف کی رقم کثیر ضایع ہو جاوے گی۔ آپکو کوئی وجہ نظر نہین آتی ہے کہ گورنمنٹ وظایف دیوے۔

بجواب سوالات سر مرے ہیمک صاحب گواہ نے بیان کیا کہ پانچ سال کا نسٹ ٹریننگ طریقہ انسان کو دیسی زندگی سے دوچار کرتا ہے یہ تربیت آگے چلکر زندگی مین جوڈیشل اسامیون کے لیے ضروری ہے۔

بجواب سوالات مسٹر ٹنکربال صاحب گواہ نے بیان کیا کہ کوئی وجہ نہین ہے کہ جوڈیشل صیغہ کی اقل درجہ کی تنخواہ پراونشل سروس کی ایگزیکٹو شاخ کی تنخواہ سے کم ہووے۔ اسمین زیادہ فایدہ ہوگا کہ جس شخص کو ڈسٹرکٹ جج بنانا منظور ہو وہ کچھ عرصہ تک سب جج رہے۔ ڈسٹرکٹ جج کو عدالت ہاے ماتحت کا معائنہ بھی کرنا ہوتا ہے

اور اس کے سپرد اور کام بھی ہے مقدمات مال کی اپیلین بھی اسکے سامنے پیش ہوتی
ہین اس صوبہ کا خاص پیشہ زراعت ہے پیس پہل ڈسٹرکٹ جج ہونے کے پانچ
چھہ سال کی ملازمت سویلین کے لیئے ضروری ہے یہ مدت اسلیے بھی ضروری ہے کہ ا
موقعہ ملے کہ وہ اس اسامی کو پسند کرتا ہے یا نہین۔
بجواب سوالات رائے کنھیالال صاحب بہادر گواہ نے بیان کیا کہ نائب تحصیلد
اتنی تنخواہ مین بسر نہین کر سکتا ہے۔ اور اسکے احباب اسکی مدد کرتے ہین وہ نہایت
کام انجام دیتا ہے اور اسکی تنخواہ زیادہ ہونی چاہیئے۔ یہ واقعہ رعایا کی نظر مین ا
وقعت مین کچھہ فرق پیدا نہین کریگا۔ کہ ہندوستانی کو بمقابلہ سویلین کم تنخواہ ملتی
اگر یہ واقعہ مشہور ہوجاوے تو رعایا کی نظر مین جو اعزاز ہے اسپر اثر نہین پڑیگا
گواہ نے اس امر پر غور نہین کیا ہے کہ جو نہ سویلین اگر گورنمنٹ انڈوکیٹ صاحبان
ماتحتی مین رکھے جاوین تو وہ بہتر جج ہوسکینگے
آپ وکیلان ججون کو سویلین ججون پر فوق نہین دینگے غیر جنبہ داری کے ساتھہ انصا
معدلت مین یہ واقعہ دخل انداز نہوگا کہ کسی شخص کی ترقی یا اس کے اعزا کی نامزدگی
مجسٹریٹ نے کی ہے۔
بجواب سوالات مسٹر فصیح الدین صاحب گواہ نے بیان کیا کہ انکا یہ خیال نہین۔
کہ انڈین سوال سروس کے افسران کی دیسی السنہ کی معلومات روز بروز کم ہوتی جا
ہین یا کہ وہ ملتے جلتے نہین ہین۔

آنربیل مسٹر لیگرڈ صاحب

آنربیل مسٹر لیگرڈ صاحب بہادر صدر نشین ایوان تجارت اپر انڈیا نے بجواب سوا
میر مجلس صاحب بیان کیا کہ نظم و نسق کے لیے اول لازمی صفت یہ ہونا چاہیے کہ عہد
قابل ہو۔ اور یہ صفت برٹش رنگ کے نظم و نسق سے حاصل ہوسکتا ہے میرا خیا
ہے کہ ایک ایسا زمانہ آوے گا جب تعلیم یافتہ جماعت کے مطالبات پورے ہون گے
لیکن ہنوز اسکا وقت نہین آیا ہے۔ ملک کی خدمت رعایا کی مرضی کی وسیع بنیاد
پر قایم ہونی چاہیے۔ قدیم زمانہ سے اور آج کل کے افسران انڈین سول سروس مین ا

نہین ہے۔ لیکن آجکل سابق سے زیادہ قوانین کے رو سے پابند ہین یہی باعث ہے کہ یہ حیثیت ملازمت آج سابق کے برابر ہردلعزیز نہین ہے۔ گواہ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ بمقابلہ انڈین سول سروس کے تجارت وصنعت وحرفت مین ترقی کی بہتر امید ہوسکتی ہے۔ کسی کاروبار مین اوسط درجہ کا آدمی دس سال کی ملازمت کے بعد سات سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا ہوگا وہ ایک ماہ کی رخصت پاکر پہاڑ پر جاتے ہین۔

بجواب سوالات مسٹر رمزے میکڈانالڈ صاحب گواہ نے بیان کیا کہ نظم ونسق کی خوبی اس امر پر منحصر ہے کہ شروع سے آخر تک تغیر نہ ہووے۔ مین نے ہندوستانیو کے جانب سے مثلاً انڈین نیشنل کانگرس کے جانب سے یہ سنا ہے کہ اس قسم کا تغیر ہونا چاہیئے۔ کانگرس نے حکومت خود اختیاری کا جو مقصد پیش نظر رکھا ہے اُس پر گواہ نے نکتہ چینی کی۔

بجواب سوالات مسٹر سلاٹی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ ہندوستانی تجارت مین یوروپین تناسب ترقی تجارت کے تناسب کے ساتھ بڑھ گیا ہے یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ بجائے ولایت سے آنے والے یوروپین کے ہندوستان مین بود وباش رکھنے والے یوروپین لئے جاوین تجارتی کارخانون مین ذمہ داری کی اسامیون پر بلا شک معدودے چند ہندوستانی ہین۔

بجواب سوالات مسٹر عبدالرحیم صاحب گواہ نے بیان کیا کہ ہندوستانیون کی تعلیمیت کا کوئی ایسا طریقہ نہین ہے جیسا کہ یوروپین کے لیے تجارتی کارخانون مین ہے۔ گواہ نے بیان کیا کہ اُن کے کاروبار مین بیس یا ۲۵ فیصدی نے ہندوستان مین تربیت پائی ہے اور باقیماندہ ولایت سے بلائے گئے ہین۔ دو یا تین ہندوستانی آجکل زیر تربیت ہین۔ ہندوستانیون کی تربیت پیشتر ہوئی تھی لیکن انھون نے کچھ ایسی ترقی نہ کی کہ کارخانہ کو یہ جرأت ہوئی کہ ایکی تربیت کا سلسلہ قایم رکھنا، یا وہ ایسے حصہ دار ہین جو ادنے اسامی پر کام شروع کرکے اوپر تک پہونچتے ہین۔ مجھے یہ تجربہ نہین ہے کہ سول سروس مین ہندوستانیون کا کام کیسا ہوتا ہے۔ گواہ کی

توجہ جوڈیشل اور اگزیکیٹیو اختیارات کے اجتماع پر مبذول کی گئی۔ گواہ نے بیان کیا کہ وہ یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ جوڈیشل افسران کی تربیت کس قسم کی ہونی چاہیے۔ لیکن اُن کی کمیٹی کے بعض ممبران نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ جوڈیشل واگزیکٹیو فرائض علیحدہ نہ کیے جائیں۔

بجواب سوالات لارڈ رونالڈ شی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ وہ نہیں چاہتے ہیں کہ نامزدگی صرف انگریزی پبلک اسکولوں تک محدود کی جاوے۔

بجواب سوالات مسٹر چوبل صاحب گواہ نے بیان کیا کہ انکو علاوہ اُن ہندوستانیوں کے جو ان کے ملازم ہیں۔ دیگر ہندوستانیوں کا تجربہ ہے کیونکہ ۳۰ سال سے وہ اس صوبہ مین رہے ہین۔ اہل ہند خود بہتر سمجھتے ہین کہ ان کے مقدمہ کی سماعت بجائے ہندوستانی کے انگریز کرے۔ یہ رائے اس بیان پر مبنی ہے جو مین نے رعایا کی زبانی سُنی ہے۔

گواہ اس امر پر اپنی رائے ظاہر کرنے کے لیے تیار نہ تھا کہ آیا جوڈیشل محکمہ کی اسامیون سے زاید بہ لحاظ اُن کی وقفیت ملک و رعایا کے اہل ہند کو دیجاوین۔ انڈین سول سروس کے لیے امتحان مقابلہ ہو لیکن پراونشل سروس کے لیے انتخاب کا طریقہ ہونا چاہیے۔ گواہ نے انگریزی اسکول کی زندگی اور ہندوستانی پبلک اسکول کی زندگی کا موازنہ نہ کیا۔

انگلستان مین جو لڑکے پبلک اسکولون مین سب سے فوق لے جاتے ہین بہتر ہوا کرتے ہین۔ ہندوستانی اسکولون مین یہ حالت ضرور پیدا نہیں ہوتی ہے۔ اسامیون پر مقرر کرنے کے لیے پیدایش اور مرتبہ کا لحاظ بمقابلہ قابلیت کے مقدم ہونا چاہیے۔

مسٹر یوسف علی صاحب

مسٹر یوسف علی صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ فتحپور نے بجواب سوالات میر مجلس صاحب بیان کیا۔ کہ آپ یہ چاہتے ہین کہ انڈین سول سروس کے متعلق طواکٹری معاینہ زیادہ سخت بنایا جاوے۔

آپ نے امتحان متحد الوقت سے اصولاً اتفاق کیا لیکن اس کے ساتھ ہی آپ نے یہ راے ظاہر کی کہ سر دست اس طریقہ کو رایج کرنا قبل از وقت ہوگا۔ گواہ نے یہ تجویز کیا کہ ہونہار طالبا کو وظایف دیئے جائین اور دیگر چھوٹے چھوٹے صوبجات کے لیے دو وظایف ہون۔ کل ۱۰ وظایف ہون بشرطیکہ مالی حالت اس کی اجازت دیوے۔ بہتر طریقہ پرورش کا یہ ہوگا کہ امیدوار کام سے واقفیت حاصل کرے۔ نظم و نسق کی خوبی کے نکتہ خیال سے یونیورسٹی کی تعلیم ضروری نہین ہے۔ یورپین سولین مین ہندوستانی السنہ کی واقفیت روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔ آپ نے مدت ملازمت کی بنا پر پیمانہ تنخواہ رایج ہونے سے اختلاف کیا۔ کیونکہ اس مین الجھنین زیادہ ہین۔ گواہ نے دو تدابیر پیش کین۔ امتحانات صوبجات کے افسران مین اور اگر ممکن ہو تو مابین افسران ہندوستان و انگلستان باہم تبادلہ ہوتا رہے۔

۲۔ ملازمت سے کنارہ کش ہونے کے لیے کوئی حد عمر جبریہ قرار نہ دی جاوے اگر کوئی شخص ۱۵ یا ۲۰ سال کی ملازمت کے بعد کنارہ کش ہونا چاہے تو اسکو اجازت دی جاوے۔ ضلع مین مجسٹریٹ کو نظم و نسق پولس کی زیادہ دیکھ بھال کرنی ہوتی ہے کیونکہ وہ ضلع مین امن و امان رکھنے کا ذمہ دار ہے اور بہ حیثیت ایک ہوشیار آدمی کے اسکا کام یہ ہے کہ ہوشیاری کے ساتھ دیکھ بھال کرتا رہے۔ آنریری مجسٹریٹ ایسے مقدمات فیصل کرتے ہین جن کی عدالت مین دایر ہونے کی ضرورت نہین ہوتی ہے۔

بجواب سوالات لارڈ رونلڈشی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ عمر داخلہ امتحان مقابلہ

اگر ۱۹ سال کی عمر مقرر ہووے تو وظائف ۱۴ سال کی عمر مین دیے جاوین طلبا کو کم عمر مین بھیجنے مین زیادہ اعتراض نہ ہوگا۔ آپ کو اس بہت زیادہ اصرار نہین ہے کہ انڈین سول سروس کے افسران کو قانونی تربیت دی جاوے آپ سے سوال کیا کہ کیا یہ تربیت مفید ہوگی۔ آپ نے سول سرونٹ کے لیے قواعد رخصت مین چند تغیرات تجویز کیے

سر تھیوڈور ماریسن صاحب نے گواہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو کوئی ایسا واقعہ بھی معلوم ہے کہ امتحان مین جعلسازی ہوئی ہو۔ جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ صرف حال مین الہ آباد یونیورسٹی کے امتحان میٹریکولیشن مین کچھ ایسا واقعہ ہوا ہے میر مجلس صاحب نے اس معاملہ پر مزید سوال و جواب کی اجازت نہین دی۔ گواہ نے یہ سفارش کی کہ سول سروس کے نصاب مین دیسی السنہ داخل کیجاوین۔ گواہ نے بنگالی اور مرہٹی زبانون کے داخلہ کی تجویز کی۔ فارسی کی بحیثیت زبان ویسی ہی تعلیمی وقعت ہے جیسی کہ جرمن یا ذالفرانسیس زبان کی ہے۔ گواہ نے یہ رائے بھی ظاہر کی کہ کوئی افسر ایک ضلع مین زیادہ عرصہ تک نہ رہنا چاہیے۔

بجواب سوالات مسٹر عبدالرحیم صاحب گواہ نے کہا کہ ان کو پانچ ایسے سرکاری وظیفہ یاب اشخاص یاد ہین جن مین سے چار انڈین سول سروس مین اور ایک محکمہ سررشتہ تعلیم مین داخل ہوا۔ انگریزی اسکولوں مین ہندوستانی لڑکون کی تعداد بہت زیادہ ہے اور روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ ان لڑکون کی دیکھ بھال کے لیے ایک سوسایٹی ہے مجھے معلوم ہے کہ ان کی تعداد غالب انڈین سول سروس مین زیادہ عمر مین داخل ہوئی لیکن کم عمر مین بھی معقول تعداد داخل ہوئی۔ گواہ نے یہ سفارش کی کہ فارسی زبان حدبیلور و مین السنہ کی ہم پلہ قرار دی جاوے۔

گواہ سے یہ سوال ہوا کہ کمیشن سے یہ کہا گیا ہے کہ دیسی زبانون کی سائنٹفک تعلیم انگلستان مین بہتر طور پر ہوسکتی ہے۔ گواہ نے بیان کیا کہ ضرورت اس کی ہے کہ قبل سائنٹفک تعلیم کے عملی تعلیم ہوجاوے۔

بجواب سوالات مسٹر گسلانی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ وہ مدت ملازمت کی بنا پر پنشن اور تنخواہ اس صورت مین قبول کرینگے اگر اکسٹرا الاونس جیسا کہ آجکل دیا جاتا ہے

اسی طور بھی دیا جاوے۔ گواہ نے کہا کہ اُن کے خیال مین کوئی اچھا افسر ضلع ایسا
نہین ہے کہ جو گورنمنٹ نہین سکتا ہو۔
بجواب سوالات مسٹر مزنے میکڈانلڈ صاحب گواہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے
اس بیان کا کیا مطلب ہے کہ کاشتکار مین بعض امتحان مین خلل ہوا کرتا ہے۔ گواہ
نے جواب دیا کہ اخبارات مین اسکا ذکر انھون نے پڑہا ہے۔ گواہ سے جب اصرار
کے ساتھ یہ سوال کیا گیا کہ امتحان کے پرچے کھلجانے سے آپ کا کیا مطلب ہے
تو گواہ نے جواب دیا کہ بعض موقعون پر امتحان مقابلہ مین لوگ بلا در اصل امتحان پاس
کئے ہوئے ڈپٹی مجسٹریٹ ہوگئے۔ عمر گھٹا دینے کا یہ اثر نہ ہوگا کہ انگلستان جانیوالے
ہندوستانیون کا شمار گھٹ جاوے گا۔ اگر کوئی لڑکا ۱۸ سال کی عمر مین انگلستان
جاوے گا تو وہ اپنے والدین کی مرضی سے جاوے گا۔ اگر زیادہ عمر مین جاوے
تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ اسکے تعلیمی اکتساب نے اسے انگلستان بھیجے جانے کا
مستحق قرار دیا ہے۔ اگر بعد امتحان مقابلہ پاس کرنیکے کوئی شخص اچھی انگریزی
حالتون مین رکھا جاوے۔ تو وہ بہت اچھا افسر ہو جاوے گا۔ گواہ نے اس امر پر
زور نہین دیا کہ موروثی یا کسی خاص فرقہ کا لحاظ مقدم سمجھا جاوے۔ گواہ نے بیان
کیا کہ اگر ایسا کیا جاوے گا تو ہندوستان و نیز دیگر مقامات مین موجودہ زمانہ کے رجحانات
کے خلاف ہوگا۔
بجواب سوالات مسٹر فشر صاحب گواہ نے بیان کیا کہ بہت سے کامیاب وکلا
بحیثیت سرکاری وکیل کام کرنا پسند نہین کرتے ہین اگر ڈسٹرکٹ ججی کی اسامیان و
اور بیرسٹرون کو دی جاوین تو ان کی پنشن کے لیے ایک اسکیم تیار کرنا ہوگا ضلع کی
ججون کے لیے بہت اچھے وکیل مل سکتے ہین۔ اگر ان کو مساوی پنشن قلیل مدت
ملازمت کے بعد مل سکے۔ گواہ سے انگلستان کی حالت کے بابت جو سوال ہوا
جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ انگلستان مین ججون کے واسطے انتخاب [illegible]
تیار کرتے ہین۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ رعایا کو سویلین بجوبی جانتے ہین اور جو
چند سال سے وکالت کا پیشہ کر رہا ہو وہ ہر ایک بات پر سویلین کے ایسے جوڈیشل
خیالات سے نظر نہین ڈالے گا۔

وکلا کو اپنے موکلون سے سابقہ رہتا ہے اور انکا میلان طبع یکطرفہ ہو جاتا ہے۔ اور سولین تمام امور کے دونون پہلوؤن پر غور کرتا ہے۔

بجواب سوالات مسٹر میچ صاحب گواہ نے نہایت اصرار کے ساتھ بیان کیا کہ ملازمت مین انگریزی رنگ قایم رہنا چاہیئے۔ موزون ہندوستانیون کو آپ بلاشک مستثنی کرینگے ملک مین رائے عامہ جسقدر زوردار ہوتی جاوےگی امتحانات کا مضحکہ بھی مٹتا جاوےگا۔

بجواب سوالات مسٹر چرچل صاحب گواہ نے بیان کیا کہ انکو اس صوبہ مین انتظامی فرایض انجام دینے مین اس بنا پر کوئی دقت نہین ہوئی کہ وہ احاطہ بمبئی کے باشندے ہین۔ برخلاف اسکے اسمین فایدہ ہے۔ گواہ کو یہ توقع تھی کہ امتحان مقابلہ مین ۲۰ یا ۳۰ آدمی شریک ہونگے۔ لیکن اس تعداد مین اضافہ ہوگا۔ گواہ نے بیان کیا کہ انھون نے کلکتہ کی یونیورسٹی کے رجسٹرار کی شہادت پڑھی ہے اور یہ رائے قایم کی ہے کہ ہندوستان مین امتحان متحد الوقت بھی اچھی طرح ہو سکتا ہے۔

گواہ نے اپنے بیان مین اعلے قانونی تعلیم کے متعلق دو موقعون اپنے بیان کی خود تردید کی جسکے متعلق گواہ نے جواب دیا کہ اول بیان انگلستان مین قانونی تربیت کے متعلق تھا اور دوسرا بیان ہندوستان کے متعلق تھا۔ انگلستان مین اعلے قانونی تعلیم کی ضرورت نہین ہے۔ جوڈیشل تربیت سے یہ مراد ہے کہ فریقین کی مثلون کو بخوبی پڑھے۔ جو وکلا جج ہو جاتے ہین انکا میلان یہ ہوتا ہے کہ وہ صرف ایک پہلو پر نظر ڈالتے ہین۔ گواہ نے کہا کہ انھون نے صرف تین ماہ تک ڈسٹرکٹ جج کے عہدہ پر کام کیا ہے۔ بہ حیثیت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ انھون نے ڈسٹرکٹ ججون کے فیصلے دیکھے ہین۔ سول سروس کی حد عمر کے متعلق اور نیز اسکے متعلق کہ کیا ہندوستان کی کسی یونیورسٹی مین ۲۰ سال کی عمر کے قبل کوئی شخص گریجویٹ ہو سکتا ہے گواہ نے کہا کہ وہ اپنے اسکول جانے کے زمانہ کا ذکر کر رہے ہین اور موجودہ حالات سے واقف نہین ہین۔ گواہ نے کہا کہ مندرج فہرست اسامیون کے لیے تنخواہ قایم رہنا چاہیے کیونکہ وہ عہدے اگلے بنیاد پر بھرتی ہوتے ہین۔

بجواب سوالات سر مر ہمیک صاحب گواہ نے بیان کیا کہ وہ پراونشل سول سروس کے عہدہ دارونکو مندرج فہرست اسامیون پر ترقی دینے کے اسکیم کا عملدرآمد دیکھنا چاہتے ہین۔

کچھ لوگ ایسے ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ ان اسامیون پر بعض فرقون کو اجارہ یا فوقیت حاصل ہے - اسکا انحصار متنفس پر ہے نہ کہ اس جماعت پر جس سے کہ اسکا تعلق ہے خواہ وہ اچھا عالم ہو سکتا ہو۔

بجواب سوالات مسٹر جسٹس ٹنڈبال صاحب گواہ نے بیان کیا کہ ڈپارٹمنٹل نصاب مین قانون بھی شامل ہے - گواہ سے یہ سوال ہوا کہ جس امیدوار نے قانون نہ پڑھا ہو کیا وہ اسلیے چھوڑ دیا جاوے گا کہ وہ خود ہی قانونی وقفیت حاصل کرے جس کے جواب مین انھون نے کہا کہ ایسے امیدوار ان مقامات پر تعینات کیے جائین جہان انکو قانونی وقفیت حاصل کرنے کی اسانیان ہون بعد آٹھ سال کی ملازمت کے وہ ڈسٹرکٹ جج بنایا جا سکتا ہے اور بعد پانچ سال کی ملازمت کے اسکو یہ اطلاع دی جاوے کہ اس کو یہ عہدہ ملنے والا ہے۔

بجواب سوالات راے کنھیا لال صاحب بہادر گواہ نے بیان کیا کہ انکو وکیل ججون اور بیرسٹر ججون کا کچھ عملی تجربہ ہے گواہ کو ان لوگون کا تجربہ ہے جو امتحان مقابلہ مین کامیاب ہوتے ہین اور وہ بمقابلہ نامزدگی اسکو بہتر تصور کرتے ہین۔

آنریبل راجہ کشل پال سنگھ صاحب

آنریبل راجہ صاحب نے بجواب سوالات میر مجلس صاحب بیان کیا کہ ایگزیکٹیو شاخ مین آپ کم سے کم دو ثلث یورپین مقرر ہونے پر اصرار کرینگے - جوڈیشل شاخ مین کل عہدہ دار ہندوستانی ہونے چاہئین - جوڈیشل سروس کے واسطے امتحان علیحدہ ہونا چاہیے - اس سے یہ مطلب ہے کہ ہندوستانیون دو امتحانات ہون اور دو انگلستان مین بعدہ ایا ۲۰ سال کی ملازمت کے پراونشل سول سروس کے افسر انکو مندرجہ فہرست اسامیون پر ترقی دی جاوے۔

بجواب سوالات سر مرے ہیمک صاحب گواہ نے بیان کیا کہ ان کے بیان تحریری و زبانی مین تفاوت ہے - اس کا باعث یہ ہے کہ امپریل کونسل کے لیے آپ کا انتخاب منسوخ کر دیا گیا اور جو وقت آپ مطبوعہ سوالات کا جواب دے رہے تھے

آپ کو غور کرنے کے لیئے کافی وقت نہیں ملا تھا۔

بجواب سوالات مسٹر رمزے میکڈانالڈ صاحب گواہ نے بیان کیا کہ گورنمنٹ کو اسامیون کے لیے عہدہ دار منتخب کرنا چاہیئے۔ جب تمام جماعتین کافی طور پر تعلیم سے بہرہ ور ہو جاوینگی۔ یہ طریقہ ترک کیا جا سکتا ہے۔

بجواب سوالات سر تھیوڈور ماریسن صاحب گواہ نے بیان کیا کہ جہانتک رعایا کی جماعتون کا تعلق ہے زمیندار با اثر ہین۔ گواہ سے سوال کیا گیا کہ ایسا کیون ہے۔ اس کی مثال پیش کیجیئے تو گواہ نے جواب دیا کہ مثال پیش نہین ہو سکتی ہے۔

آنریبل پنڈت مدن موہن مالوی صاحب

پنڈت صاحب سے انکے تحریری جوابات پر حسب ذیل جرح ہوئی۔

میر مجلس صاحب۔ آپ امتحان متحد الوقت کی حمایت زمرہ کے بنا پر کرتے ہین۔

ج۔ جی ہان۔

س۔ آپ چاہتے ہین کہ دو امتحان ہون۔ جوڈیشل اور ایگزیکیٹو شاخ کے واسطے علیحدہ علیحدہ۔ ان کے واسطے آپ کیا وجوہات پیش کرتے ہین۔

ج۔ دونون صیغون کے عہدہ دارون کے فرائض جداگانہ ہین۔

س۔ آپ امتحان مقابلہ کو خصوصیت دینا چاہتے ہین۔

ج۔ ہان۔ میرا یہ خیال ہے کہ صرف گریجویٹون کو اس امتحان مین شریک ہونے کی اجازت ہونا چاہیئے۔ موجودہ نصاب ہندوستان کی ضرورتون کے لحاظ سے نہین بلکہ انگریز امیدوارون کے آرام کے لحاظ سے مقرر ہوا ہے۔

س۔ آپ نظم و نسق مین انگریزون کی افراط ہونے کو ضرورت نہین سمجھتے ہین۔

ج۔ یہ خیال غلط ہے کہ انگریزی حکومت قائم رہنے کے لیے یہ افراط ضروری ہے۔

س۔ فرض کیجیے کہ کمیشن آپ کی سفارش قبول نہ کرے تو ایسی حالت مین آپ کی دوسری تجویز کیا ہوگی۔

ج۔ کوئی اور تجویز اس مسئلہ کا قطعی حل ثابت نہوگی۔

س۔ آپ موجودہ طریقہ کو بدستور قایم رکھنا چاہینگے۔

ج۔ ہان۔ یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری اسباب کی ہوگی کہ بہت جلد تغیر ہونے والا ہے۔

بجواب مزید سوالات گواہ نے بیان کیا کہ وہ بڑی بڑی تنخواہین دینے کے خلاف ہین کیونکہ ملک نہایت غریب ہے گواہ کو یہ معلوم ہے کہ نرخ ہر شے کا گران ہوگیا ہے لیکن سیلون کی سول سروس کو جو ہندوستان کی سول سروس سے کم درجہ کی نہین ہے اس قدر بڑی بڑی تنخواہین نہین دیجاتی ہین۔

س۔ اگر آئندہ ترقی کی امید مساوی ترغیب دینے والی ہون تو آپ کا خیال ہے کہ انگریز اور ہندوستانی دونون مساوی قسم کا کار احسن انجام دینگے۔

ج۔ ہان۔

س۔ آپ کن وجوہات سے تنخواہون مین تخفیف ہونے کی تجویز پیش کرتے ہین۔

ج۔ میرا خیال ہے کہ بمقابلہ دیگر ممالک کے یہان بہت بڑی بڑی تنخواہین دیجاتی ہین۔

س۔ کیا آپ کو یہ معلوم ہے کہ ہر شے گران ہورہی ہے۔

ج۔ لیکن تنخواہین اسقدر بڑی ہین کہ گرانی سے دقت نہین ہوسکتی ہے

س۔ کیا اس صیغہ ملازمت کی خوبی مین کچھی فرق نہ آے گا۔

ج۔ نہین۔

لارڈ رونالڈشی صاحب (س) آپ کا بیان ہے کہ انڈین سول سروس کے امیدوارون کے واسطے اعلے معیار عام تعلیم درکار نہین ہے کیا یہ خود عام تعلیم کی جانچ نہین ہے۔

ج۔ میرا خیال ہے کہ جو یونیورسٹیون مین تعلیم پایا ہوا آدمی زیادہ قابل ہوگا۔ وہ صرف ایک یا دو مضامین نہین پڑھے گا۔

س۔ آپ نے میر مجلس صاحب سے یہ کہا ہے کہ تنخواہون مین تخفیف کیجاوے کیا آپ یہ بتا سکتے ہین کہ آپ کے اسکیم پر کسطرح عملدرآمد ہوسکے گا۔

ج۔ نہین۔

س۔ کمشنر صاحب بہادر کمایون ۲۵۱۵ روپیہ ماہوار پاتے ہین کلکٹر صاحب ۲۲۵۰ روپیہ ماہوار پاتے ہین پس عملی طور پر جب کلکٹر صاحب کو یہی تنخواہ ملے گی تو کمشنر صاحب کو صرف ۱۸۰ روپیہ ماہوار ملین گے۔

ج۔ نہین یہ غلط فہمی ہے وہ ۲۲۵۰ + ۱/۳ کا ۲۶۵ پاوینگے۔

تحصیو ڈوریا یسن صاحب (س) آپ نے بیان کیا ہے کہ امیدواران کو اپنی ڈگری حاصل کرنے کے بعد خاص امتحان مین شریک ہونا چاہیئے۔

ج۔ ہان۔

س۔ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کوئی ڈگری پاس کرنا ایک شرط قرار دینگے جو ہر ایک کے لیے حاصل کرنا آسان ہے۔

ج۔ سول سروس کمشنران کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی یونیورسٹی کی ڈگریان معین کرین اس سے موجودہ حالت کو ضرور ترقی ہوگی۔ مزید بران اصلی جانچ قطعی جانچ ہوگی۔ جو شخص ارزان ڈگری حاصل کرے گا۔ وہ خسارہ مین رہے گا۔

س۔ آپ کا بیان ہے کہ ہندوستان مین تعلیم پر امتحان مقابلہ کا اچھا اثر پڑے گا۔

ج۔ ہان۔ مجھے یہ اندیشہ نہین ہے کہ اس کا خراب اثر پڑے گا۔

س۔ آپ یقیناً جانتے ہین کہ اگرچہ یہ ترغیب عرصہ ۵۹ سال سے انگلستان مین پائی جاتی ہے لیکن اس سے مرکز ہاے علوم نے کچھ زیادہ ترقی نہین کی ہے۔

ج۔ مجھے اس سے کافی واقفیت نہین ہے۔

مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب (س) آپ کا خیال ہے کہ جوڈیشل افسرون کی استعداد انتظامی افسرون کی استعداد سے جداگانہ واقع ہوئی ہے

ج۔ ہان۔

س۔ ہم سے یہ کہا گیا ہے کہ جج کے واسطے اکزیکٹو تجربہ نہایت کارآمد ہے۔

ج۔ سابق کا تجربہ اسکو ثابت نہین کرتا ہے۔

س۔ عدالتون کے متعلق آپ کا تجربہ کیا ہے۔

ج۔ عموماً ان افسروں میں معمولی روشن ضمیری ہوتی ہے لیکن قانون سے زیادہ واقف نہیں ہوتے ہیں۔
س۔ کیا آپ جج کے واسطے ایگزیکٹو تجربہ ضروری سمجھتے ہیں۔
ج۔ نہیں۔ اس سے انمیں تعصبات پیدا ہوں گے۔
س۔ کیا آپ کا یہ تجربہ ہے۔
ج۔ مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہی حالت ہے۔
س۔ کیا اس صوبہ میں یہ مسئلہ نہایت سنگین ہو رہا ہے۔
ج۔ اس کا حل نہایت پر ضرور ہو رہا ہے۔ تمام سمجھدار آدمی اسکو محسوس کرتے ہیں۔
س۔ قطع نظر اسکے کہ دراصل یہ اختیارات بری طرح کام میں لائے جاتے ہیں کیا اس سے معدلت کے متعلق رعایا کے اعتماد پر اثر پڑا ہے۔
ج۔ اثر پڑا ہے۔
س۔ کیا صوبہ جات متحدہ میں جو ہندوستانی صیغہ سول سروس میں ہیں وہ بذریعہ کسی قسم کی ذقت محسوس کرتے ہیں کہ انکا تعلق دیگر صوبجات سے ہے۔
ج۔ میرا یہ خیال نہیں ہے۔
مسٹر سلانی صاحب (س) آپ امتحان سول سروس میں شریک ہونے کے واسطے ڈگری حاصل کرنا ایک ضروری ابتدائی شرط تصور کرتے ہیں۔ کیا اس کا باعث یہ ہے کہ آپ کی یہ رائے ہے کہ موجودہ ممبران انڈین سول سروس کافی طور پر تعلیم یافتہ نہیں ہیں۔
ج۔ وہ ایسے تعلیم یافتہ نہیں ہیں جیسے کہ ہونا چاہئیں۔
س۔ کیا یہ نقص سینیر یا جونیر افسران میں زیادہ تر بالعموم پایا جاتا ہے۔
ج۔ میں اسکو صحت کے ساتھ نہیں کہہ سکتا ہوں۔ میری رائے یہ ہے کہ یہ عام نقص ہے۔
س۔ کیا آپ کو یہ معلوم ہے کہ کتنے ممبران انڈین سول سروس ڈگری یافتہ نہیں ہیں۔
ج۔ قریباً ½ حصہ۔ حال ہی یونیورسٹیوں کی ڈگری یافتہ کچھ۔ زیادہ کم ہیں۔

س۔ اس بیان کی مطابقت ان اعداد سے نہین ہوتی ہے۔ جو میرے پاس ہین۔
ج۔ مین صوبجات متحدہ کے سوبلین کا نوکمر کر رہا ہون۔ ممکن ہے کہ حساب لگانے مین کچھ غلطی ہوئی ہو۔
س۔ کیا آپ کا یہ خیال نہین ہے کہ ہندوستان کی یونیورسٹیون کے بہترین گریجویٹون کو امتحان سول سروس کی شرکت کے قابل بننے کے لئے کم از کم دو سال صرف ہونگے
ج۔ یہ ڈگریان انگریزی یونیورسٹیون کی ڈگریون سے زیادہ ارزان ہین۔ گواہ نے یہ بھی بیان کیا کہ چونکہ اب وہ ممبر سینیٹ نہین ہین لہذا وہ زیادہ نہین جانتے ہین صرف یہ خیال ہے کہ نصاب جداگانہ ہوگا۔
س۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ نوجوان انگریز اس نصاب مین ضرور دل لگاوینگے جو ہندوستانی حاجات کے خاص طور پر موزون ہوگا۔
ج۔ میرا خیال ہے کہ دل لگاوینگے
س۔ آپ اسکے خلاف ہین کہ انگریزونکی کوئی تعداد قلیل رہے۔
ج۔ ہان
س۔ کیا آپ کی تجویز کا یہ منشا ہے کہ جسقدر جلد ممکن ہوسکے یوروپین عنصر گھٹا دیا جاوے۔
ج۔ نہین۔ ہندوستانی عنصر مین اضافہ کیا جاوے۔
س۔ آپ کا خیال ہے کہ کوئی اسامی جسکے عہدہ دار ابھی یوروپین ہین کے لیے مخصوص نہ کیا جاوے۔
ج۔ نہین۔
مسٹر رمزے میکڈانلڈ صاحب سے کیا جاتا ہے انڈین سول سرونٹ سے ایکا ربط وضبط رہتا ہے۔
ج۔ کسیقدر۔
س۔ ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ وہ اسقدر زیادہ عمر گزرنے پر آتے ہین کہ وہ اپنے کو ہندوستانی حالتون کے موزون نہین بنا سکتے ہین۔

ج۔ مین نے کبھی اس امر پر بحث نہین کی ہے برخلاف اس کے میرا خیال یہ ہے کہ زیادہ عمر مین یہان آنا انکے حق مین بہتر ثابت ہوتا ہے۔

س۔ ہم ۲۵ سال کی عمر مین وہ نہین پڑھتے ہین جو ۲۰ سال کی عمر مین پڑھ سکتے ہین۔

ج۔ لیکن ۲۵ سال کے عمر کے آدمی کے لیے جو پڑھنے کے لیے کہا جاوے گا وہ وہی ہوگا جو اس کی عمر کے موزون ہوگا۔

س۔ فرض کیجیے کہ ہم کو اس امر کا یقین واثق ہو جاوے کہ ۲۰ سال کی عمر مین آدمی خوب پڑھ سکتا ہے اور ہم عمر مین تخفیف کرنا چاہین تو آپ کیا کہینگے۔

ج۔ مجھے نہایت افسوس ہوگا۔ کیونکہ امیدوار اپنی تعلیم ختم نہ کر سکین گے۔

س۔ آپ کا خیال ہے کہ ۱۹ یا ۲۰ سال کی عمر تک تعلیم ختم نہین ہوتی ہے۔

ج۔ نہین۔

س۔ دوسرے نکتہ خیال سے اسکا اثر اہل ہند کیسا پڑیگا۔

ج۔ وہ امتحان مین شریک ہونگے لیکن دلی اور جسمانی لحاظ سے تباہ ہو جاوینگے۔

س۔ فرض کیجیے کہ بعد امتحان کے تین سال تک کسی یونیورسٹی مین ان کو تعلیم دی جاوے۔

ج۔ یہ تو ایک ایسی ترکیب ہے کہ گھوڑا پیچھے لگا یا جاوے اور گاڑی اس کے آگے رہے (قہقہہ) یہ تو ایک ایسا مسلہ ہے کہ کہان پر گاڑی ختم ہوتی ہے اور گھوڑا شروع ہوتا ہے۔

س۔ ۱۹ سال کی عمر مین ہندوستانیون کے لیے کیا موقعے ہونگے۔

ج۔ ان کا بہت نقصان ہوگا۔

س۔ کیا ہندوستانی طالب علم جیسا کہ ہم سے کہا گیا ہے کم عمر مین تابالغ ہو جاتا ہے۔

ج۔ نہین۔ ایسا نہین ہوتا ہے۔

بعد ازان مسٹر سمیع صاحب نے جرح شروع کی اور گواہ سے خوب بحث ہوئی۔ مسٹر سمیع صاحب کی راے یہ تھی کہ ان کا بیان تحریری اس قسم کا ہے کہ ان کی ایک راے دوسری راے کی تردید کرتی ہے لیکن پنڈت صاحب نے یہ خیال ظاہر کیا

کہ انکا بیان نہایت واضح ہے اور اس میں یہ نقص نہیں ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ امتحان مقابلہ آپ پسند کرتے ہیں لیکن جس طرز پر آج کل یہ طریقہ چل رہا ہے اس پر آپ کو اعتراض ہے۔

مسٹر چیچ صاحب کے تمام تفرقے انجمن دارتھی اور بعض معترضہ حملوں وغیرہ کا ہجوم جسقدر زیادہ اصرار کے ساتھ انھوں نے اپنے سوالات دہرائے اور انکے ضمن میں جا بجا تشریح کی اسی قدر انمیں افسوسناک پیچیدگی پیدا ہوتی رہی۔ اور آخر کار انھوں نے جرح ختم کر دی۔

مسٹر جوبل صاحب (س) آپ امیدواران کے لئے انگلستان جانا ضروری نہیں خیال کرتے ہیں۔

ج۔ نہیں۔

س۔ کیا یہ عام راے واقع ہوئی ہے۔

ج۔ نہیں۔ لیکن مجھے عام راے سے اتفاق نہیں ہے۔

س۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اسمیں فایدہ ہے تو کیوں نہ ہندوستانیوں کو کہا جاوے کہ وہ انگلستان جاویں۔

ج۔ لیکن یہ فایدہ بہت زیادہ قیمت دیکر حاصل کیا جا سکتا ہے۔

س۔ قیمت کیا ہے۔

ج۔ ہندوستانی نوجوانی کی حالت میں وہاں جاوے گا اور رقم کثیر صرف کرے گا۔

س۔ فرض کیجیے کہ آپ کو یہ حق دیا جاوے کہ امتحان متحد الوقت ہوگا لیکن اس کے ساتھ ہی انگلستان میں جانا ہوگا ورنہ امتحان متحد الوقت نہ ہوگا۔

ج۔ میں انگلستان جانے کی شرط پر رضا مند ہو جاؤنگا۔

س۔ کیا آپ کے دل میں یہ خیال ہے کہ تعصبات ذات کا لحاظ رہنا چاہیے۔

ج۔ نہیں۔ میرا یہ خیال نہیں ہے۔

س۔ آپ اپنے اسکیم کے مطابق اس نوجوان کو انگلستان جانے کے لیے مجبور کرینگے جس نے راسخ الاعتقاد طبقوں میں پرورش پائی ہے۔

ج۔ جس انگریز نے ہندوستان میں پرورش پائی ہو ... اسکو بھی انگلستان

جانے کے واسطے مجبور نہ کرونگا۔

سر منرے ہیمک صاحب س ۔ کیا آپ نے ان اشخاص کے متعلق اعداد دیکھے ہین جو ملازمت مین ہین اور ڈگری یافتہ ہین۔

ج۔ مین نے سول لسٹ دیکھی ہے سنہ ۱۹۰۶ع مین منجملہ ۱۶۲ اشخاص کے ۱۲۰ ڈگری یافتہ تھے۔

س۔ آپ کو یہ معلوم نہین کہ باقیماندہ اشخاص نے یونیورسٹی مین تعلیم پائی تھی یا نہین۔

ج۔ نہین۔

س۔ کیا یہ معلوم کرکے حیرت ہوگی کہ سنہ ۱۹۰۶ع سے لیکر سنہ ۱۹۱۱ع تک ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جسنے یونیورسٹی مین تعلیم نہ پائی ہو۔

ج۔ مین نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ سول لسٹ پر مبنی ہے۔

س۔ کیا سول لسٹ سے اس واقعہ کا صحیح طور پر پتہ چلتا ہے۔

ج۔ مجھے افسوس ہے کہ ایسا نہین ہوتا ہے۔

مسٹر جسٹس ٹڈبال صاحب س۔ آپ ہندوستانی اور یوروپین کی تنخواہ مین تفاوت کیون قایم کرتے ہین۔

ج۔ کیونکہ یوروپین یہان دوسرے ملک سے آتے ہین اور انکو اپنے بچون کو انگلستان مین تعلیم دینی ہوتی ہے۔

س۔ کیا اس معاملہ مین دونون مساوی سمجھے جاوینگے۔

ج۔ اس نظر سے دونون دیکھے جاوینگے یہ ایک شکایت ضرور ہے۔

س۔ کیا آج کل جوڈیشل سروس کے ساتھ برا سلوک نہین ہوتا ہے۔

ج۔ میرا یہی خیال ہے۔

بعد ازان گواہ سے ان کے ریمارکس پر جرح ہوئی جو انھون نے جوڈیشل سروس کے سویلین کے متعلق کیے تھے انھون نے اقبال کیا کہ حالت معاملات اس سروس کے حق مین گورنمنٹ رعایا اور ملک کے حق مین ایک ناانصافی ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حالت ایسی ہی ہے۔ بعد ازان پنڈت صاحب سے یہ سوال ہوا کہ کیونکر ایک ایسا افسر جو انگلستان سے تازہ وارد ہوا ہو رعایا سے واقفیت حاصل کرسکیگا پنڈت صاحب نے جواب دیا کہ وہ واقفیت حاصل کرسکتا ہے کیونکہ

اس کو ہندوستانی وکلا اور گواہان سے سابقہ رہے گا۔

س۔ کیا وہ اس حالت مین ہندوستانی زندگی کے تاریک پہلو کو نہ دیکھے گا۔

ج۔ اگر تاریک پہلو کو دیکھے گا تو اس کے روشن پہلو پر بھی نظر ڈالے گا چنانچہ سجث ہوئی اور اس کے بعد مسٹر جسٹس ٹڈبال صاحب نے کہا کہ یہ اپنی اپنی را

رائے ہے
رائے کنہیا لال صاحب بہادر س۔ کیا آپ کا یہ خیال نہین ہے کہ تنخواہ مین تفاوت ہونے سے رعایا کی نظر سے ہندوستانی افسر گر جاوے گا۔

ج۔ میرا ایسا خیال نہین ہے۔ پنڈت صاحب نے یہ بھی کہا کہ ممبران انتظامی کونسل اور ججان ہائی کورٹ کو آپ اس سے مستثنیٰ رکھین گے۔

س۔ کیا آپ کا یہ خیال نہین ہے کہ ہندوستانی افسر کو نہ صرف اپنے خاندان کی پرورش کرنا ہوتی ہے بلکہ اپنی اعزا کی بھی۔

ج۔ ہان۔ اگر وہ چاہے تو کرے لیکن سرکاری خزانہ کیون یہ صرفہ ادا کرے

س۔ کیا آپ کا یہ خیال نہین ہے کہ یہ اسکی مرضی پر منحصر نہین ہے بلکہ سوشل رواج و قدیم روایات وغیرہ اسکی مقتضی ہین۔

ج۔ مین یہ کہون گا کہ رواج اور اپنی مرضی دونون ہین۔

خان بہادر فصیح الدین صاحب س۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ انگلستان مین معیار تعلیم ہندوستان کے مقابل مین بلند ہے۔

ج۔ ہان۔ لیکن اس سے یہ مطلب نہین ہے کہ کوئی ہندوستانی وہ قابلیت حاصل نہین کر سکتا ہے۔ جو بعض اوقات انگریز حاصل کر لیتے ہین۔

س۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ انگلستان مین رزیڈینشل کالج ہین۔

ج۔ ہان

س۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ یہ کالج کارآمد ہین۔

ج۔ ہان۔ اسی باعث سے ہم ان کی تقلید کر رہے ہین۔

آنریبل ڈاکٹر سندرلال صاحب سی۔ آئی۔ اے

ڈاکٹر صاحب نے اپنے بیان تحریری مین فرمایا کہ انگلستان نو آبادیون اور ہندوستان کی سول سروس کے لیے متحدہ امتحان مقابلہ سے اہل ہند کا کوئی فایدہ متصور نہین ہے یہ صحیح ہے کہ اس اجماع کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام شماخون یا ان مین سے ایک یا دو کے امیدواران انکی فہرست مین درج ہون گی اور کمشنران کو یہ موقعہ ملے گا کہ وہ تمام امیدواران مین سے بہترین اشخاص منتخب کرسکین گے بہت سے بہترین اشخاص سہو زانگلستان کے سول سروس مین داخل ہونا چاہتے ہین انڈین سول سروس کے بابت زیادہ تر وہی اشخاص رجوع ہوتے ہین جن کا طویل خاندانی تعلق یا ربط و ضبط ہندوستان سے رہا ہے یہ میرا خیال نہین ہے کہ اس اجماع سے انڈین سول سروس کے واسطے ہم قابل امیدوار منتخب کرنے مین کامیاب ہوئے ہین۔

موجودہ طریقہ مین سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ وہ ہندوستان مین ہماری خاص ضرورتون کے مطابق جانچ ہونے اور نصاب تعلیم قایم ہونے کے لیے ممکن العمل نہین ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ ہندوستان و انگلستان مین ایسا امتحان متحدالوقت ہونا لازمی ہے جسمین تمام نیچرل بارن رعایا حضور ملک معظم کی شریک ہوسکے۔ اور یہ طریقہ اس لبرل پالیسی کا لازمی نتیجہ ہے جو اسٹیچوٹ ۱۸۳۳ع کی شکل مین قرار پائی تہی صرف اسی طریقہ سے وہ بہت امیدین پوری ہوسکتی ہین جو ان انگریز مدبران نے ظاہر کی تہین جو اس قانون کی ترتیب مین شریک تھے اور حضور ملک معظم کی ہندوستانی رعایا کے جایز مقاصد و خواہشات بہی اس طریقہ سے پوری ہوسکتی ہین انگلستان مین امتحان متحدالوقت کے خلاف دو دلایل پیش کی گیی ہین۔ اول یہ کہ ہندوستانیون کی بہرمار ہوجاوے گی کیونکہ حسب بیان معترضین ان مین اس قسم کا امتحان پاس کرنے کی خاص قابلیت ہے۔ ہماری یونیورسٹیون سے جو اوسط تعداد کامیاب شدہ امیدواران کی نکلتی ہے اس کے نسبت مشہور ہے کہ

وہ بہت قلیل تعداد ہوتی ہے اور یہ واقعہ بھی اس دلیل کو غلط ثابت کرتا ہے
کہ جو ہندوستانی امتحان مقابلہ مین شریک ہونے کے لیے انگلستان جاتے ہین
ان مین سے معدودے چند منتخب امیدوارون کی فہرست مین آتے ہین - بہرحال
ہر تمام وسوسے اس طرح دور ہو سکتے ہین کہ ہندوستان مین جو امتحان ہو
اور اس سے ایک معین تعداد امیدوارون کی منتخب کیجاوے یہ تعداد ہندوستان
کے تمام بڑے بڑے صوبجات کے مطالبہ کا لحاظ رکھکر قرار دی جاوے - اگرچہ
مین اسپر راضی ہون کہ جن امیدوارون کا امتحان ہندوستان مین ہو ان کے لیے
اسامیون کی تعداد معین ہو لیکن مین پھر بھی اس امر پر اصرار کرونگا کہ مانند آجکل کے
انگلستان مین بھی امتحان مقابلہ مین ہندوستانی شریک کئے جاوین - ہندوستانی
امیدوارون کے واسطے وہان کوئی پابندی یا شرط نہ ہووے بلکہ وہ بھی ان ہی
شرائط کے ساتھ داخل کیے جاوین جن کی پابندی تمام یورپین امیدوارون
کے واسطے لازمی ہے - دوسری دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ بروقت تیاری نابر
امتحان ہندوستانی امیدوارون کا انگلستان جانا ان کے حق مین نہایت مفید ثابت
ہوگا کیونکہ انکو انگریزی زندگی سے کچھ واقفیت ہو جاویگی اور انکو ہندوستان مین
کام کرنے کے لیے اچھی تربیت ملے گی - اگرچہ مین پورے طور پر یہ محسوس کرتا ہون
کہ کمسن اور ناتجربہ کار امیدوارون کے حق مین غیر ممالک کا سفر نہایت
مفید ثابت ہوگا اور انگریزی یونیورسٹیون مین ان کی تعلیم و تربیت اچھی ہوگی
لیکن باایں ہمہ میری یہ رائے ان درسگاہون کے متعلق واقع نہین ہوئی ہے
جو امیدوارون کو امتحانات مقابلہ کے لیے تیار کرتے ہین - مین یہ خیال ظاہر کرنے
کی جرات کرتا ہون کہ ہندوستانی کالج اور یونیورسٹیان آجکل جو ترقی کر رہی ہین
اسکے دیکھتے ہوے یہ توقع ہوتی ہے کہ وہ ویسی ہی معقول تعلیم و تربیت
دے سکین گی جو اوسط درجہ کے امیدوار کو انگلستان کی یونیورسٹیون مین
حاصل ہو سکتی ہے -

بجواب سوالات میر مجلس صاحب ڈاکٹر صاحب نے بیان فرمایا کہ کمشنران
امتحان سول سروس مین آپ غیر سرکاری عنصر داخل کرنا چاہتے ہین - اور اس سے

یہ غلط فہمی دور ہو جاویگی کہ انگریزون کے ساتھہ کسی قسم کی رعایت کی جاتی ہے
وکالت پیشہ اشخاص ڈسٹرکٹ جج کی اسامی قبول کرنے کو
راضی ہونگے۔ اور انگریز وکالت پیشہ اشخاص کے لیے بھی یہی کہا جا
سکتا ہے ان اسامیون کے لیے ہائی کورٹ امیدوارون کو نامزد کرے۔ ڈاکٹر
صاحب نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اچھے وکالت پیشہ اشخاص وکیل سرکاری اسامی قبول
نہین کرتے ہین اور ان اشخاص کو صرف ججی کے لیے منتخب کرنا گویا ان کیواسطے
دایرہ محدود کرنا ہے آپ پراونشل سروس کے عہدہ دارون کی ہر ایک ممکن
حوصلہ افزائی کرینگے تاکہ وہ اس صیغہ مین بڑی بڑی اسامیون تک پہونچ سکین۔
مسٹر معباب صاحب س۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ انڈین سول سروس کی اسامیون
کی ایک قابل تعداد کی جانب بہترین اوصاف کے اشخاص رجوع ہونگے۔
ج۔ ہان۔ رجحان ان تنخواہون کے لحاظ سے ہوگا جو انکو دی جاوینگی۔
س۔ کیا انڈین سول سروس مین ہندوستانیون کا زیادہ داخل ہونا جسقدر ضروری
ہے اسقدر ضروری یہ نہین ہے کہ بہترین اشخاص داخل ہون۔
ج۔ یہ صرف اسطرح ہوسکتا ہے کہ دونون صیغون مین کوئی امتیاز نہ ہے لیکن
مجھے معلوم نہین ہے کہ گورنمنٹ اسپر رضامند ہوگی یا نہین۔ بجواب مزید سوالات
ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ پراونشل سول سروس مین بڑی بڑی اسامیان اگر اضافہ
کی جاوین تو یہ صیغہ اور زیادہ ہر دلعزیز ہوگا۔
مسٹر چوبل صاحب س۔ وظایف دینے کے متعلق آپ کی کیا راے ہے۔
ج۔ یہ تو مدد دینے کا نہایت ادنے طریقہ ہوگا۔
س۔ آپ کا یہ خیال کیون ہے۔
ج۔ ہم نے گذرے دس سال کے اندر الہ آباد کی یونیورسٹی کے جانب سے تیرہ یا دس
طلبا کو انگلستان بھیجا۔ اور ان مین سے صرف ایک طالب علم امتحان سول سروس
مین کامیاب ہوا۔
س۔ کیا سب اس امتحان کے لیے گئے تھے۔
ج۔ نہین۔

س۔ فرض کیجئے کہ تمام طلبا اس شرط پر بھیجے جاتے کہ وہ سب امتحان سول سروس مین شریک ہون۔

ج۔ میرا خیال ہے کہ نتیجہ اور بھی زیادہ غیر قابل اطمینان ہوتا۔

س۔ امتحان مستدرالوقت مین کون لوگ شریک ہونگے۔

ج۔ ہمارے بہترین طلبا۔

بجواب دیگر سوالات ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ آپ علیحدگی جوڈیشیل و انتظامی فرایض کی بدینوجہ سفارش کرتے ہین کہ موجودہ نقایص دور ہو جاوین۔

بجواب سوالات مسٹر فشر صاحب ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ تمام ہندوستانی یونیورسٹیون مین ایک ہی معیار قایم رکھا جاتا ہے مسلمانان ہند تعلیم کے باب مین نہایت تیزی کے ساتھ ترقی کر رہے ہین۔ آپ نے فرمایا کہ ۱۹ سال کی عمر ہندوستانی طلبا کے لیے موزون نہ ہوگی کیونکہ ایسی اوایل عمر مین ہندوستانی لڑکے انگریزی زبان مین عبور نہین حاصل کرسکتے مین جو نہایت ضروری ہے۔

مسٹر رمزے میکڈانلڈ صاحب نے ڈاکٹر صاحب سے سوال کیا کہ ہندوستانی امیدوارون پر اس قسم کے اعتراضات کیے گئے تھے کہ انگریز امیدوارون مین حکومت کا مادہ ہوتا ہے۔ لیکن ہندوستانی امیدوارون کو زیادہ فکر امتحان پاس کرنے کی رہتی ہے۔ اس معاملہ مین آپ کا تجربہ ہے۔

ایک طریقہ تعلیم کے ذریعہ سے طلبا کا کریکٹر بنایا جا رہا ہے جس سے وہ اپنی ذات پر قابو حاصل کرسکین گے اور دوسرون پر حکومت کرنے کا مادہ بھی پیدا ہو جاوےگا۔

س۔ بیان کیا گیا ہے کہ ہندوستانی طلبا امتحان پاس کرنا خوب جانتے ہین اور جو لوگ انگلستان مین ہین انمین ذلی اوصاف بہت اچھے ہین۔

ج۔ دونون مین کچھ زیادہ تفاوت نہین ہے۔

بجواب مزید سوالات مسٹر رمزے میکڈانلڈ صاحب۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ہندوستان کے کالجون نے ہر قسم کی ورزش جاری کی ہے اور کتب خانون مین پڑھنے کا سامان جمع ہونیکو بھی روز بروز زیادہ وسعت ہوتی جاتی ہے۔ کوشش یہ ہو رہی ہے کہ طلبا مین اور مناسب حالتین پیدا ہون بعض طلبا پڑھنے لکھنے مین

اپنا وقت زیادہ صرف کرتے ہین اور بعض ورزش وغیرہ کے جانب زیادہ متوجہ رہتے ہین مجھے کوئی ایسا واقعہ معلوم نہین ہے کہ امتحان پراونشل سروس ایک شخص نے دوسرے شخص کے عوض مین پاس کیا ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ الہ آباد یونیورسٹی کے کسی امتحان مین پرچے ظاہر ہوگئے تھے لیکن قبل امتحان شروع ہونے تک یہ راز فاش ہوگیا اور دوسرے سوالات مرتب کیے گئے۔

بجواب سوالات لارڈ رونالڈ شی صاحب ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ آپ سول سروس کے پروبیشنرون کے واسطے ایک مرکزی درسگاہ شملہ ایسے مقام پر کھولنا چاہتے ہین گے۔ لارڈ رونلڈ شی صاحب نے فرمایا کہ شملہ ایسے مقامات پر تامل۔ تلنگانی۔ اور کناری وغیرہ زبانین سیکھنے کی آسانیان ہونگی جس کے جواب مین ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ان زبانون کے سکھانے کے واسطے معلم نوکر رکھے جاوینگے

بجواب سوالات مسٹر چٹنبال صاحب ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ اگر سرکاری وکیلون کی تنخواہ مین اضافہ کیا جاوے تو بہترین اور بہتر اشخاص ان اسامیون کے لیے مل سکین گے۔

بجواب سوالات مسٹر کنہیا لال صاحب ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ پراونشل سول سروس کے عہدہ دارون کو یہ شکایات ہین کہ ان کو رعایتی رخصت پوری تنخواہ پر نہین ملتی ہے نیز مین وجہ ابتدائی تنخواہ تین سو روپیہ ماہوار ہونا چاہیے تاکہ اس محکمہ مین بہتر اشخاص داخل ہون۔

مسٹر ڈبلیو۔ ایس مارس صاحب

مسٹر مارس صاحب بہادر کلکٹر علی گڈہ نے اپنے بیان تحریری مین حسب ذیل راے ظاہر کی۔ موجودہ طریقہ بالا نتخاب بمقابلہ یورپینون کے ہندوستانیون کے لیے زیادہ موزون نہین ہے۔ اس کے وجہ بات جو زیادہ تر ہین جواب نمبر ۲ کے ضمن مین درج کیے گئے ہین۔ اولاً یہ کہ متوسط الحال انگریز ایک قوم کے فرقے ہین اور

ہندوستانیون کی یہ حالت نہین ہے۔ ایک کے حق مین نتایج مستحکم ثابت ہوتے ہین اور دوسرے کے حق مین باعث خرابی پائے جاتے ہین کہ دوسرے یہ کہ لٹریری معلومات حاصل کرنے کی استعداد جو امتحانات مین کامیابی کی باعث ہوتی ہے بسا اوقات ہندوستان مین اُن فرقون اور ذاتون کا وصف ہوتا ہے جن مین انتظامی کام انجام دینے کی دیگر قابلیتین نہین ہوتی ہین۔ ہندوستانیون کے لیے جو طریقہ جاری کیا گیا ہے دراصل اعتراض سر ناکامی ہوتی ہے میرے ذہن مین صرف ایک مستحکم طریقہ ہے اور وہ طریقہ انتخاب ہے۔ انتخاب کا کام ہندوستان مین ایک ذمہ دار حاکم انجام دے اور اچھے قوم کے ہونہار نوجوان کمسنی مین اسکے لیے منتخب کیے جاوین۔

یہ اسکیم سرسری طور پر حسب ذیل ہوگا۔ گذشتہ دس سال کے اندر ہندوستانیون کو جسقدر اسامیان ملی ہین اُن کی اوسط تعداد دیکھیے۔ میرے پاس اعداد موجود نہین ہے لیکن فرض کر لیجیے کہ پانچ ایسی اسامیان ہین اسمین سر دست پچاس فیصد اضافہ کیجیے۔ یعنی ایک سال ۷۔ اور دوسرے سال ۸ اور آیندہ دس سال کے واسطے اسقدر اسامیان ہندوستانیون کے واسطے مخصوص کی جاوین اور یہ اختیار رہے کہ اس مدت کے آخر مین جو نتیجہ ظاہر ہوا اس کی بنا پر اس مسئلہ پر پھر غور کیا جاوے۔ ابتدائی نامزدگی کا اختیار کمشنران کو دیجیے۔ صوبہ کا حاکم اعلے اسمین سے انتخاب کرے۔ اور قطعی انتخاب گورنمنٹ ہند کی کمیٹی کے جانب سے ہو ۳۰ امیدوار منتخب کیے جاوین۔ انتخاب گورنمنٹ کی مرضی پر چھوڑ دیا جاوے اور کوئی قواعد اس قسم کے نہون کہ کسی خاص قوم یا جماعت کو اسامیان دی جاوین ان ۳۰ نوجوانون کے لیے ایک خاص کالج کھولے جسمین وہ ۱۴ سال کی عمر مین داخل کیے جاوین یا اگر ممکن ہو تو چیفس کالج یا تعلقداری اسکول مین اسپشل کلاس کھولا جاوے اور اسکول مین بروقت تعلیم اور مکانات پر ہر وقت وہ انگریزون کی نگرانی مین ۱۸ سال کی عمر تک رہین اور جنکو ضرورت ہو وظایف بھی دیے جاوین بعد ازان امتحان لیا جاوے اور آخری درجہ گورنمنٹ ہند منتخب کرے منجملہ منتخب شدہ نوجوانون کے ایک چوتھائی تعداد کو تین سال کے واسطے انگلستان

سمجھے کہ وہ وہان جا کر کسی یونیورسٹی مین داخل ہون اور معقول وظایف انکو دیے جاوین یہ وظایف درصورت ناکامی واپس لیے جاوین ۔ باقیماندہ ۲/۳ تعداد کو پراونشل سروس مین اسامیان دی جاوین ۔ بعد ازان مسٹر وہارس صاحب بہادر نے یہ راے ظاہر کی ہے کہ ہندوستانیون کو بڑی بڑی اسامیون کے واسطے منتخب کرنے کا امتحان مقابلہ ایک بدترین طریقہ ہے اس سے خواہمخواہ غیر موزون آدمی داخل ہوتے ہین اور موزون آدمی محروم رہتے ہین ۔

لیکن اگر بدقسمتی سے ہندوستان مین امتحان متحد الوقت ہونے کے خلاف ہون ایسا کیا گیا تو مین جہانتک ممکن ہوگا اس قسم کے امتحانات سے پیدا ہونے والی خرابیان دور کرنے کے لیے یہ تدبیر پیش کرونگا کہ لورنٹو برسٹوریا سڈنی ود دیگر مقامات مین بھی امتحان متحد الوقت ہوا کرے ۔

علیحدگی جوڈیشل و انتظامی فرایض کے متعلق ہارس صاحب بہادر نے یہ راے ظاہر کی ہے کہ یہ مسئلہ بعد عرصہ نوسال کے میرے سامنے پیش نہین ہوا ہے اور یہ مین وجہ مین یہ کہہ سکتا ہون کہ یہ ایک ایسا مسئلہ نہین ہے کہ جسکا آج کل زیادہ چرچا ہو۔ لارڈ کرزن صاحب بہادر کی گورنمنٹ نے اس باب مین جو مکمل تحقیقات فرمائی تھی اس سے میرے خیال مین یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دراصل نقایص بہت ہی کم ہین اور دونون فرایض کی علیحدگی مین صرف بے حد ہوگا ۔ میرا خیال ہے کہ یہی نتایج اسوقت تک قایم رہتے ہین ۔ عملی تقسیم اختیارات بخوبی محسوس کی جاتی ہے ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحبان ایگزیکیٹو احکامات کی تعمیل کے لیے اپنے جوڈیشل اختیارات کام مین نہین لاتے ہین ۔ اور ڈپٹی مجسٹریٹ کے جوڈیشل امتیاز کو بنا بنانے کے لیے ایگزیکیٹو اختیارات کا اثر ڈالا جاتا ہے اگر سشن جج ایسا ہے کہ وہ مجرمان کو زیادہ رہا کرتا ہے تو ڈپٹی مجسٹریٹ غالباً زیادہ تعداد مجرمان کی رہا کرے گا نہ یہ کہ وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو خوش کرنے کے لیے زیادہ مقدمات مین سزا دے گا کیونکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو پولس پر اقتدار حاصل ہے ۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ خود بہت کم مقدمات فیصل کرتے ہین انکو اور بہت سا کام رہتا ہے ۔ بعض اوقات وہ دوسرے اور تیسرے درجہ کے مقدمات مین اپیلین بھی نہین سنتے ہین ۔ بلکہ ان اپیلون کو کسی ڈپٹی مجسٹریٹ کے سپرد کرتے ہین ۔ دونون

اختیارات کا اجتماع قائم رہنے کا کے وجوہات حسب ذیل ہیں۔
(۱) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے لیے یہ بہتر ہے کہ اگر وہ چاہے تو بہ حیثیت مجسٹریٹ اپنے اہل پولس کی ہماچ کرے۔
(۲) صرف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دراصل آنریری مجسٹریٹوں کو ہر وقت تیار رکھ سکتا ہے اور میونسپل ریٹائیلا۔ اور کرایہ کی گاڑیوں وغیرہ کے مقدمات پر اقتدار رکھ سکتا ہے
(۳) سوائے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے جو ضلع میں امن وامان رکھنے کا ذمہ دار ہے اور کوئی بدمعاشی ایسا میں نہیں بن سکتا ہے۔
(۴) جو خاص ایگزیکٹیو افسر ہے اسکو بہت سے متفرقات اغراض کے لیے اختیارات مجسٹریٹ حاصل ہونا چاہئیں تقسیم فرائض سے یہ مراد ہے کہ شخصی حکومت میں فرق تخفیف ہو رہے اور قانونی حکومت۔ قانونی عدالتوں اور وکلا کو آسانی ہو آخر الذکر طرز عمل اسقدر تیزی کے ساتھ جاری ہو رہا ہے کہ اس ملک کے لیے یہ حالت مفید نہیں ہے۔

بجواب سوالات مسٹر عبدالرحیم صاحب گواہ نے بیان کیا کہ انکا یہ خیال نہیں ہے کہ کسی طور پر جوڈیشیل سروس ایگزیکٹیو سروس کے ماتحت ہے۔

س۔ آپ یہ کیوں چاہتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو آنریری مجسٹریٹوں پر پورا اقتدار رہے۔

ج۔ وہ میونسپلیٹی اور حفظان صحت وغیرہ کے مقدمات فیصل کرتے ہیں جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دائرہ اختیارات کے اندر آتے ہیں۔

س۔ کیا یا ایسے انکے کام کی نگہداشت ڈسٹرکٹ جج نہیں کرسکتے۔

ج۔ میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہوسکتا ہے۔

س۔ آپ کا بیان ہے کہ بدمعاشی کے مقدمات میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اپیل کی سماعت کرنا چاہئیے یہ اپیلیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے کیوں نہ پیش ہوں۔

ج۔ کیونکہ اسکے لیے بمقابلہ عملدرآمد قانون فوجداری عام وقفیت کی ضرورت ہے۔

س۔ کیا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ان مقدمات میں اپنی ذاتی وقفیت ظاہر نہیں کرسکتا ہے

ج۔ نہیں لیکن جج صرف قانونی نکتہ خیال سے فیصلہ کرے گا۔
س۔ آپ کا خیال ہے کہ قانونی حکومت مناسب حد سے زیادہ پھیل رہی ہے۔
ج۔ ہاں۔
س۔ آپ اسکے واپس لانا پسند کرینگے۔
ج۔ نہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ بردست شخصی حکومت درکار ہے۔
مسٹر رنگنے میکڈانلڈ صاحب س۔ کیا آپ کا یہ بیان ہے کہ پراونشل سروس کی آسامیوں پر امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے تقرر کرنے کی محدود آزمایش میں ناکامی ہوئی ہے۔
ج۔ جو اشخاص منتخب کئے گئے انمیں علمی قابلیت تو اچھی تھی لیکن انمیں عملی تجربہ نہ تھا اور وہ عہدہ کے قابل خیال نہیں کئے گئے۔
س۔ کیا گورنمنٹ کی رائے بھی یہی ہے۔
ج۔ میرا خیال ہے کہ یہی رائے ہے۔
بجواب دیگر سوالات گواہ نے بیان کیا کہ پراونشل سروس کی اسامیوں کے لیے اولاً نامزدگی اور بعد ازان امتحان مقابلہ ہو۔
مسٹر فشر صاحب س۔ آپ کو معلوم ہے کہ آجکل اسوقت تک کوئی شخص سول سروس میں داخل نہیں کیا جاتا ہے جب تک کمشنران سول سروس کے پاس اس کی اخلاقی اوصاف کے عمدہ سارٹیفکیٹ ہوں۔
ج۔ ہاں لیکن اس قسم کے سارٹیفکیٹ سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہے۔
بجواب سوالات مسٹر میکچ صاحب گواہ نے بیان کیا کہ ہندوستان میں رفتار تغیرات حال میں تیز ہوگئی ہے اور میرا اندیشہ ہے کہ یہ رفتار بہت تیز ہوتی جاتی گواہ کے خیال ظاہر کیا کہ جب تک پہلے ایگزیکیٹو لائن سے تربیت نہ ہو چکا ہو کوئی افسر اچھا جج نہیں ہوسکتا ہے۔
بجواب دیگر سوالات گواہ نے بیان کیا کہ اسٹیٹوٹری سروس میں کامیابی نہیں ہوئی کیونکہ انتخاب اچھا نہیں ہوا۔ اسکے متعلق گورنمنٹ کا خیال کچھ ہے اور سکرٹری آف اسٹیٹ صاحب بہادر ہند کا خیال دیگر ہے اور ایسی دو حالتوں میں کوئی مناسب ہدایت پائی نہیں جاتی ہے۔

مسٹر چوبل صاحب س- آپ کا بیان ہے کہ مقابلہ کا نتیجہ ہوتا ہے کہ
ناپسندیدہ حالت کے اشخاص داخل ہو جاتے ہیں - اس سے آپ کا کیا منشا ہے
ج بہت سے صرف ایسے آدمی داخل ہو گئے ہیں جنمیں علمی قابلیت زیادہ ہے
س- کیا آپ نہایت سنجیدگی کے ساتھ یقین کرتے ہیں کہ کمیشن سکرٹری آف سٹیٹ
صاحب بہادر سے یہ سفارش کرے گا کہ لندن میں امتحان مقابلہ ہونے کا طریق
بند کر دیا جاوے تاکہ حسب بیان آپ کے امتحان مقابلہ سے پیدا ہونے والی خرابی
دور ہے -
ج- میرا یہی خیال ہے -

پنڈت ستیلا پرشاد صاحب باجپئی

پنڈت ستیلا پرشاد صاحب باجپئی سب جج لکھنو نے اپنے بیان تحریری میں یہ رائے
ظاہر کی کہ آیندہ دس سال تک امتحان متحد الوقت ہندوستان کے واسطے نہ ہونا چاہئے
اور آپ نے اس رائے کی حمایت میں وجوہات ذیل پیش کیں -
(۱) ہندوستان میں باشندگان انگلستان سے تعلیمی آسانیاں بڑھی ہوئی نہیں ہیں -
(۲) ہندوستان میں کالج اور اسکولوں کی زندگی طالب علم کے کیریکٹر کی درستی
اور اس میں دیگر قابلیتیں پیدا کرنے میں اس حد تک معین نہیں ہوتی ہے جس حد
تک انگلستان میں کالجوں اور اسکولوں کی زندگی ہوا کرتی ہے -
(۳)- اس طریقہ کے جاری ہونے سے مندرج فہرست اسامیاں انڈین سول سروس
میں مل جاوینگی - اور پراونشل سروس کے عہدہ داروں کی ترقی امیدوں کا خون ہوگا -
(۴) اس سے جماعت نہایت کی شکایت پیدا ہوگی اور اس صیغہ ملازمت کی خوبیت
کو نقصان پہونچے گا -
(۵) اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یوروپین کی ایک قلیل تعداد مقرر کرنا ہوگی -
سوا اس کے کہ چند اسامیاں ممبران پراونشل جوڈیشیل سروس کے واسطے ہوں اور اسکا
۱/۵ حصہ ان وکالت پیشہ اشخاص کے لیے مخصوص کیے جاویں جو عہدہ مندرہ

سال سے وکالت کرتے ہون یہن انڈین سول سروس سے اور کوئی اسامیان علیحدہ نکرون گا۔

افسران کے اکزیکیٹو و مجسٹریٹی اختیارات بالکل علیحدہ رہنے چاہئین مجسٹریٹ صاحبان سشن ججی کے ماتحت رہین اور انکے زیر اقتدار کام کرین۔

ہندوستانیون کو انڈین سول سروس کے امتحان مقابلہ مین آج کل جو دقتین پیش آئی ہین ان کے ایک حد تک دور کرنے کے لیے مین یہ سفارش کرونگا کہ گورنمنٹ ہر سال ایک وظیفہ اس امیدوار کو دیوے جسکو ہندوستان کی ہر ایک یونیورسٹی نے آکسفورڈ یا کیمبرج مین تعلیم پانے کے لیے منتخب کیا ہو۔

یہ وظیفہ تین سال تک دیا جاوے اور ڈھائی سو یا وند سالانہ ہونا چاہیے اجکل تمام ہندوستان کے لیے اس قسم کے صرف تین وظایف ہین امیدوار کو آمد و رفت کا سفر خرچ بھی دیا جاوے۔ اگر تین سال تک تعلیم پانے کے بعد ممتحن کالج اس کے نسبت اچھی رپورٹ کرین تو گورنمنٹ وہ وظیفہ چوتھے سال سروس کی تعلیم پانے کے لیے جاری رکھے اگر گورنمنٹ کی یہ راے ہے کہ امیدوار کے والدین کو اس قسم کی امداد درکار ہے۔

بجواب سوالات مرتبہ ڈیوارین صاحب پنڈت صاحب نے فرمایا کہ آپ نے جوڈیشیل و اکزیکیٹو کی کامل علیحدگی کی مدبیرانہ سفارش کی ہے کہ عام خیال یہ ہے کہ ڈپٹی کلکٹران کالکٹر صاحبان کے زیر اثر رہتے ہین۔ پنڈت صاحب سے طول جرح نہین ہوئی۔

نواب محمد عبد المجید صاحب

نواب محمد عبد المجید صاحب نے اپنے بیان تحریری مین یہ راے ظاہر کی کہ مین ہندوستان و انگلستان مین یکسان امتحان مقابلہ ہونے کے خلاف ہون۔ ہندوستان مین باشندگان ہند کے داخلہ کے لیے امتحان انڈین سروس کی سفارش مین نہین کرونگا۔ اس طریقہ سے ذی مرتبہ اشخاص ملازمت مین داخل ہونگے بلکہ وہ لوگ جنھین امتحان پاس کرنے کی استعداد واقع ہوئی ہے اور وہ صرف محنت و مشقت سے

رٹ رٹا کر امتحان پاس کرینگے۔ ملک کے عمدہ نظم و نسق کے لیے شان اور مرتبہ میرے
خیال مین لازمی ہے۔

فرض کیجیے کہ ہندوستان مین علیحدہ امتحان ہو اور ایک ادنے درجہ کا ہندوستانی
جسکا کچھہ بھی سوشل مرتبہ نہین ہے امتحان سول سروس پاس کرلیوے اور ملازمت
مین داخل ہوجاوے تو اس شخص کی موجودگی سے اس قسم کی ممتازانہ ملازمت کا
مرتبہ پبلک کی نظر مین ضرور گرجاویگا۔ اس قسم کا طریقہ ملک کے حسن حکومت
مین ہی اضافہ نکریگا۔ اور اس قسم کا عہدہ دار انڈین سول سروس کا وہ معقول
اثر اس ملک کی رعایا پر جمانے مین ناکام رہیگا جو حسن حکومت کے استحکام کے لیے
نہایت ضروری ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ باشندگان ہند کو انگلستان مین مقرر
ہونیکا استحقاق بھی دیدیا جاوے۔ ممبران انڈین سول سروس جوڈیشل شاخ مین
بھی مقرر کیے جاوین۔ لیکن میرا خیال ہے کہ موجودہ طریقہ ترک کردینا چاہیے جو یہ
ہے کہ چند سال سے جو افسران ملازمت مین ہوتے ہین وہ ڈسٹرکٹ ججی پر مقرر
کیے جاتے ہین۔ کلکٹر کو ڈسٹرکٹ ججی پر اور ڈسٹرکٹ جج کو کمشنری کے عہدہ پر
اور کمشنرون کو ممبر بورڈ مال اور ممبر بورڈ مال کو ہائیکورٹ کی ججی پر مقرر کرنے
کا قدیم طریقہ میرے خیال مین نہایت نامناسب ہے کیونکہ اس طریقہ سے افسران
کو دیوانی۔ فوجداری یا مال و تمام اقسام قوانین سے معقول تجربہ ہوجاتا ہے موجودہ
طریقہ کے بموجب جب جوائنٹ مجسٹریٹ ڈسٹرکٹ جج کیا جاتا ہے تو اسکو کافی تجربہ
نہین ہوتا ہے اور یہی باعث ہے کہ وہ بالعموم کمزور جج ہوا کرتا ہے لیکن اگر
کسی وجہ سے میری یہ عرض منظور نکیجاوے تو ایسی حالت مین ذی مرتبہ اور
معزز وکالت پیشہ اشخاص جوڈیشل شاخ مین مقرر کیے جاوین۔ اگر میری یہ تجویز
کہ انگلستان مین کافی تربیت کے بعد نامزدگی کے ذریعہ سے تقرر ہو منظور نکیجاوے
تو مین یہ سفارش کرونگا کہ قدیم طریقہ تقرری اسٹیٹوٹری سویلین از سر نو تازہ کیا
جاوے۔ اس طریقہ کو میری رائے ناقص مین ناکامی نہین ہوئی ہے۔ مین یہ غیر
ضروری خیال کرتا ہون کہ پراونشل سروس مین تمام فرقون کی واجبی نیابت ہو۔ جماعتون
کی واجبی نیابت ہو اور اس جماعت کے ممبران ذی مرتبہ اور معزز اشخاص ہون۔ یہ بھی

ضروری ہے کہ اس نیابت کے متعلق تناسب آبادی خاص جزو قرار دیا جاوے۔
ہندو اور مسلمانوں کی مساوی نیابت ہونا چاہیے ضلع کے نظم و نسق میں ہندو
مسلمانوں افسروں کی مساوی تعداد ہر ایک ضلع میں مقرر کی جاوے۔ میرا تجربہ
یہ ہے کہ جہاں کہیں ایک جماعت کے افسروں کی تعداد دوسرے جماعت کے افسروں
کی تعداد سے زیادہ ہے وہاں دو پارٹیاں ہو جاتی ہیں اور نظم و نسق کو نقصان
پہونچا ہے۔

بجواب سوالات میر مجلس صاحب نواب صاحب نے فرمایا کہ آپ ہر ایک ا
امتحان کے مخالف ہیں کہ جسمیں صرف تعلیم یافتہ شریک ہو سکیں اور دوسرا چھوڑ دیے
جاویں۔

بجواب سوالات لارڈ رونالڈشے صاحب نواب صاحب نے فرمایا کہ انگریز امیدوار
زمانہ پروبیشن ہندوستان میں صرف کرنا چاہیے۔ اس سے یہ شکایت دور ہو جاوے گی
کہ آجکل کے سویلین مانند سابق کے سویلین کے حکومت نہیں کر سکتے ہیں۔

مسٹر میکڈانلڈ صاحب س۔ آپ نے امتحان تحت الوقت سے جو مخالفت کی ہے
اسکے متعلق کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ نوجوان تعلیم یافتہ مسلمان اب زیادہ ترجیح
ظاہر کر رہے ہیں کہ بڑی بڑی اسامیاں امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے دی جاویں
ج۔ یہ سب منحصر اس فرقہ پر ہے جس سے تعلیم یافتہ نوجوان کا تعلق ہے اگر ان کا
تعلق متوسط الحال فرقے سے ہے تو اس کی یہ رائے ہے لیکن اونکا جہاں تک تعلق
ہے۔ انکی دوسری رائے واقع ہوئی ہے۔

بجواب سوالات میر مجلس صاحب نواب صاحب نے فرمایا کہ جب امتحان کے ذریعہ
علاوہ شرفا کے خاندان کے دیگر فرقوں کے تعلیم یافتہ داخل ہونگے اس سے مجھے اختلاف
ہوگا۔

میں بلاشک شریف خاندانوں کے ان لڑکوں کو منتخب کرونگا جو تعلیم یافتہ ہیں اور سول
سروس کے لیے موزوں ہیں مجھے یقین کامل ہے کہ ایسے امیدواروں کی کافی تعداد
موجود ہے جنکو منتخب کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ ادنی درجہ کے اشخاص کو خارج
کرنے کا باعث یہ ہے کہ رعایا انسے نفرت کرے گی۔

نواب صاحب سے سوال کیا گیا کہ آپ نے جو اسکیم پیش کی کیا وہ بہت لغزیر ثابت ہوگا۔ آپ نے جواب دیا کہ ہم نہیں سکتے ہین کہ کیا حالت ہوگی۔ غالباً نا بہ کیا جاویگا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ کا یہ خیال نہین ہے کہ اعلے تعلیم کا یہ اثر ہوگا کہ ادنے درجے کے اشخاص سے کے متعلق اعتبار کئے کام لیا جاوےگا حکام ضلع اور دیگر اشخاص جن کی تفصیل بیان تحریری مین درج کی گئی ہے انگریز ہون اور اچھے خاندانون کے نوجوان ہندوستانی ڈسٹرکٹ جج کئے جاوین ہندوستانیون کو کلکٹری کا عہدہ نہ دیا جاوے۔

بجواب سوالات مسٹر مزبے میکڈانلڈ صاحب نواب صاحب نے فرمایا کہ بہت سے مسلمان علیحدگی جوڈیشل و انتظامی فرائض کے موافق ہین۔ نواب صاحب سے سوال کیا گیا کہ مسلم لیگ اس کے موافق نہین ہے۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ اس معاملہ مین مسلم لیگ کی قطعی راے قرار نہین پائی ہے یہ صحیح ہے کہ بعض ممبران مسلم لیگ اسکے موافق ہین اور بعض مسلمان اسکے خلاف ہین۔

ریورینڈ ڈبلو اے ایس ہالنڈ صاحب

ہندوستان مین انگریزی عملداری کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ بلا لحاظ رنگت و مذہب کے عہدہ ہاے سرکاری کا دروازہ تمام رعایاے ملک معظم کے لیے بشرطیکہ مناسب قابلیت رکھتا ہو کھلا رہے مزید براں ہماری گورنمنٹ کا یہ قرار دادہ منشا ہے کہ اہل ہند کو جیسے جیسے وہ اپنے آپ کو لائق بناتے جائین اپنے خاص ملک کے انتظامی امور تفویض کئے جاوین صرف انگلستان مین امتحان سول سروس کا ہونا ان کی خواہشات کے پورا ہونے مین ایک نہایت مخالف سدراہ ہے اس سے اہل ہند کو بمقابلہ اپنے ہم جنس رعایاے انگلستان کے شدید نقصان پہونچتا ہے علاوہ اسکے یہ طریقہ گورنمنٹ کو اکثر ہندوستانیون کے خدمات سے جو اپنے نہایت لایق و مفید ملازم ہونے کا ثبوت دیتے محروم کرتا ہے اس بات کے یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ بالفعل ہندوستان مین تعلیمی سہولتین جیسی انگلستان مین موجود مین نہایت کمتر درجہ کی ہین اور اہالی ہند کو غیر ملک کی زبان مین امتحان دینا پڑتا ہے اس کا مطلب یہ ہے

کہ ہندوستانیون کا تعلیمی امتحان بمقابلہ امیدواران انگلستان کے سخت تر ہو اور یہی باعث
ہے کہ ہندوستان مین عام قابلیتین کم درجہ کی ہوتی ہین یقیناً بہت سالہاے
آیندہ تک یہ اندیشہ نہین ہے کہ امتحان مین ہندوستانی اہل انگلستان سے بازی
لے جائین اور ہم نے ہندوستان مین جو حیثیت حاصل کی و بلا رعایت قابلیت سے
پائی ہے اور مجھکو اپنی قوم کی خداداد خصلتون سے اس امر کی خواہش کرنے کا کافی یقین
ہے کہ وہ اپنی حیثیت قائم رکھنے کے لیے کوئی مخالفانہ بندوبست نہ کرے گی اگر
ہم یکسان شرائط رکھین گے تو ہماری حیثیت زیادہ ہوگی ہم صفائی قلب سے طالب
رو رعایت نہین چاہتے علی ہذا ہندوستانی بھی ایسا ہی چاہتے ہین ہندوستان مین
کی انگریزی عملداری کے باب ذکر کرتے ہوے ضرورت ہے کہ خود اپنے دل سے
پوچھین کہ قابلیت یا کاملیت کیلیے کیا مطابق ایسا طریقہ قائم و برقرار رکھنے سے جس کی
وجہ سے تعلیم یافتہ جماعت مین جنکی ہمدردانہ مدد پر ہم زیادہ تر بھروسا رکھتے ہین نا
انصافی کا خیال بڑھتا جاتا ہے۔ اور جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ حال کے ذیل
انگلستان یکسان شرائط علانیہ امتحان مقابلہ سے خائف ہین ہم اپنے انتظام سلطنت
کا راستہ صاف و ہموار نہین کرتے ہین کیا انتظام سلطنت کی کاملیت کے لیے یہ
ضروری نہین ہے کہ ہم ہندوستان کی بارسوخ جماعتون کے ساتھ اپنے تعلقات
زیادہ بڑہاوین اور امور انتظامی مین انکو شریک کرین۔ صاف بات تو یہ ہے
کہ ہندوستانیون کو اپنی ملازمت مین زیادہ تر اعلے عہدے عطا کرنے سے ہماری
انتظام مین بہت زیادہ سہولیت و آسانی ہوگی ایسے ملک مین جہان فیما بین باشندگان
ملک غیر اور ہندوستانیون کے مجلسی ربط ضبط کا ہونا علانیہ طور پر دقت طلب ہے
بعض لوگ باہم سرکاری حکام دفتر سرکاری جماعتون کے بطور ثالث کام کرسکتے ہین
اور بعض سے یہ کام ممکن نہین ہے۔ اگر واقعی ہمارا دلی مقصد ہے کہ ہندوستانیون
کو انتظام سلطنت مین زیادہ تر حصہ انکے خاص ملک مین دین تو امتحان
مقابلہ کا ایک ساتھ قائم ہونا واجبات سے ہے لیکن مین ہر دو ممالک ہندوستان
و انگلستان مین متحد الوقت امتحان مقابلہ ہونے کا شرائط ذیل پر حامی ہون یعنی
(۱) یہ کہ بعد امتحان کے بموجب طریقہ مجوزہ بالا انتخاب کا قاعدہ مرعی رکھا جاے

اور ایسے احکام کی ضرورت ہے جن کی رو سے یہ امر ممکن ہو کہ وہ کامیاب امیدوار کہ جو انتظامی خدمات کے انجام دینے کے لیے غیر موزون تصور کیا جاوے وہ انتخاب سے خارج ہو سکے الا اس انتخاب کا عملی طریقہ ایسا نہ ہو کہ جس سے امیدواران اہل ہند و اہل انگلستان کی رسدی تعداد مین شدید تبدیلی پیدا ہو۔ وہ کل امیدوار جنھون نے ہندوستان مین امتحان پاس کیا ہے بغرض تربیت تین سال کے لیے انگلستان بھیجے جاوین اور ملازمت درجہ ادنے مین لینے کا ایک محتاط طریقہ قایم ہو اور آیندہ ترقی بہ لحاظ قابلیت دی جاوے نہ باعتبار مدت ملازمت کے اور درمیان امیدواران ہند و نیز اہل انگلستان کے کسی رسدی تعداد قایم کرنے کی کوشش کرنا مین ناپسند کرتا ہون مجھکو رسدی تعداد قایم کرنے کا کوئی معیار معلوم نہین ہے اور جیسے جیسے ہندوستان کی حالت تیزی سے تبدیل کرتی جاوے اس مین وقتاً فوقتاً ترمیم ہوتی رہے مخالفانہ رسدی قایم کرنے سے ہمیشہ جوش بڑھنے کا موقع ہاتھ آوے گا علاوہ برین مجکو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا کرنے سے ملکہ معظمہ قیصر ہند کا وہ فرمان تنزل پذیر ہو جاوے گا جسکے رو سے علاوہ قابلیت و لیاقت کے کوئی دوسرا معیار قایم نہین کیا گیا ہے۔ اور مین کسی جداگانہ طریقہ امتحانات کا حامی نہین ہون جس کی وجہ سے اون لوگون کی قابلیت پر جنھون نے ایک یا دوسرے امتحان مین کامیابی حاصل کی ہے غیر مناسب خیالات پیدا ہونے کا موقع ملے مین دونون قسم کے امیدواران یعنی اہل ہند و اہل انگلستان کے لیے ۲۳ سال کی عمر کی قید کا تعین مناسب سمجھتا ہون۔

(۱) اس غرض سے کہ یونیورسٹی کا زمانہ تعلیم و دستور امتحان ٹھیک ٹھیک رہے اور اوس مین کسی دخل در معقولات کی گنجایش نہ ہو اور جو اسکول چھوڑنے کی مقررہ عمر تک ناممکن ہین یہ جانتا ہون کہ جملہ امیدوارون نے بالضرور یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کی ہو۔

(۲) اس لیے کہ قبل یا ۲۵ سال کی عمر مین واقعی آغاز ملازمت کے قابل ہون۔

عربی و سنسکرت کو زبان لاطینی و یونانی کا درجہ دیا جاوے جو موجودہ طریقہ پر اونشل سروس کی نامزدگی کا ہے اوس کے متعلق مین اپنے تجربہ سے یہ کہتا ہون کہ نامزدگی کے لیے امیدواران اپنے نام درج کرانے کے لیے جو خطوط و چٹھیان

لاتے یا دیگر طور پر درپردہ کوشش کرتے ہین وہ قابل نفرین ہے حقیقت مین اہلکارون نے خود سایل کی تمنی کے دقت ہوتی ہے اور نیز اون کے لیے ابرو ریزی ہے جس کی امداد سے سایل تا زندگی حاصل کرتا ہے کیونکہ ایسی امداد کے اوسکو کامیابی کا موقع نہین ہوتا ہے اور نیز اون لوگون کی ذلت ہے جو سایل کی قابلیت استعداد کو بغیر جانے اونکا تقرر کرتے ہین اس سے زیادہ اور کوئی بدتر طریقہ نہین ہے کسی خاص متنفس یا ایسے شخص سے انتخاب کا چھوڑ دینا جس کے نسبت ذاتی و اخلاقی حالات کا علم کا موقع ہو جاے اشخاص متعلقین کے لیے خلاف نیک نیتی کے ہے مجھکو ذاتی علم ہے کہ ایسے انتخاب کے ذریعہ سے اشخاص ناقابل کا اکثر تقرر ہو جاتا ہے اور ہمارے یہان کے لایق و ہوشیار طالبان علم رہ جاتے ہین چنانچہ یہی تعجب ہم نے بچشم خود مشاہدہ کیا ہے کہ جب کسی خالی عہدے کی لیے ضرورت خیال کیا گیا کہ اوسپر کسی خاص جماعت کا شخص مقرر کیا جاے میری تجاویز اس کے نسبت وہی ہین جو امپیریل سروسس کے بارہ مین ہے یعنی یہ کہ نیم طور کا امتحان مقابلہ امتحان کے پاس امیدواران کے لیے آدھے سے زیادہ خالی عہدے محفوظ رکھے جاوین اور باقی عہدون سے بورڈ انتخاب کن بعد ملاقات اور گذشتہ خدمات کے امتحان و جانچ کے جہانتک قابلیت کے لحاظ سے ممکن ہو ایسا انتخاب کرے کہ مختلف جماعتون کے امیدوار داخل ملازمت ہون اور ایسے امیدواران کی فہرست حروف تہجی کی ترتیب سے شایع ہونے کے بعد جہانتک جلد ممکن ہو زبانی امتحان ہے اور کسی ذاتی رسوخ اور شخصی کوششون کو ہرگز جگہہ نہ دے اور ایسا ہی انتظام امپیریل سروس یعنی شاہی عہدون کے نسبت عمل مین لایا جاے۔

کمیشن کے میر مجلس صاحب کی جرح پر آپ نے بیان کیا کہ مین اسٹیچوٹری سروس یعنے عہدہ ہاے مندرجہ فہرست کے طریقہ کا بند ہو جانا چاہتا ہون اور براہ راست سول سروس کا انتخاب مناسب سمجھتا ہون۔

بجواب سوال سر رے ہیکاک صاحب آپ نے کہا کہ امیدواران اہل انگلستان کے لیے ایک انتخاب کن بورڈ کا تقرر انگلستان مین ہونا مناسب خیال کرتا ہون۔

بجواب سوال مسٹر میکڈانلڈ صاحب بیان کیا کہ فلاسفی کا علم ہندوستانیون کے لیے

اوتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ اہل انگلستان کے لیے کہ جو ہندوستان کے لیے فرمانروا چنے گئے تھے۔ امتحان قسم دوازدہم وقعۃ سے تعلیم کو دماغی حوصلہ افزائی بہم ہوگی۔

آنریبل سید رضا علی صاحب

آنریبل سید علی صاحب رئیس مرادآباد کی شہادت کا اقتباس یہ ہے۔

وہ برتاؤ جو لوآباد یون کے باشندگان ہمارے اہل ملک سے کرتے ہین بدنظر رکھکر مین اسبات کا مخالف ہون کہ ہمارے ملک مین باشندگان نوآبادی کو کوئی ذمہ داری کا عہدہ دیا جاوے ہمکو یہ منظور ہوگا کہ ہماری قوم کے لائق آدمی نہ ملین بمقابلہ اس وقت کے کہ ہمارے ملک مین نوآبادی کے لوگ آکر ہمپر حکومت کرین اور اونکے ملک مین ہماری توہین کیجاوے۔ مین اس امر کی وکالت کے لیے طیار نہین ہون کہ ہندوستان و انگلستان ہر دو مقامات مین متحد اوقات و یکسان امتحانات مقابلہ ہون۔ میری یہ راے مستحکم ہے کہ ہماری موجودہ ترقی کی حالت کے لحاظ سے یہ امر نہایت پسندیدہ ہے کہ جو اعلی جماعت کے لوگ ہندوستان کی سول سروس میں داخل کیے جاوین اور جملہ حالات پر غور کرکے مین یہ سفارش کرتا ہون کہ بذریعہ جداگانہ امتحان کے جو ہندوستان مین لیا جاوے باشندگان ہند کے لیے سول سروس ہند عہدون پر مقرر ہونے کے واسطے ایک رسدی تعداد مقرر کیجاوے مجملہ ہر دس عہدون کے اہل ہند کو چار عہدے دیے جاوین مین ہندوستان کے خالی عہدون پر مقرر کرنے کے لیے ایک محدود امتحان مقابلہ کا طریقہ مناسب سمجھتا ہون۔ میرے خیال مین یہ امر اہم ہے کہ ہندوستان مین جو امتحان ہو اوسکے ممتحن و کارکن تمام تر سول سروس کمشنران ہون اور ہندوستان کے کسی شخص کو اوس سے کوئی تعلق یا واسطہ نہ ہو۔ مروجہ حال جو تیر حکام کا جنکو بہت کم تجربہ اور قانونی واقفیت ہوتی ہے اہم عہدہ ہاے انصاف پر مقرر کیا جانا غایت درجہ قابل اعتراض ہے مجملہ یہ کہتے ہوے افسوس ہوتا ہے کہ اکثر یورپین ممبران سول سروس ہند اپنے آپ کو عمدہ جج ہونا ثابت نہین کرسکے اون مین سے بہتون نے جو ابتدائی اصول قانون و ضابطہ عدالت مین اپنی ناواقفیت ظاہر کی وہ دہشت انگیز ہے۔

میرے یقین میں اختیارات سرشتہ انتظامیہ و دادگستری کا علیحدہ علیحدہ کردیا جانا بسا امر ہے کہ جس سے باشندگان ہند عموماً بمقابلہ کسی دوسری بحث کے زیادہ تر تعلق رکھتے ہیں جو نقائص و بے ترتیبی اس موجودہ طریقہ میں ہے وہ بارہا بتلائی جاچکی ہے اونکا اعادہ کرنا میں پسند نہیں کرتا۔ جو قاعدے پراونشل سول سروس پر بالفعل نافذ ہیں۔

نہایت موزوں و مناسب ہیں الا بہرحال کسی قاعدہ کی کامیابی زیادہ تر اوس طریقہ پر منحصر ہے کہ جس سے وہ قواعد کام میں لائے جائیں۔ صوبہ جات متحدہ اسلامی تہذیب و رسوخ کا مرکز ہے لہذا ان صوبہ جات میں محض آبادی کی تعداد کے لحاظ سے عہدوں کا رسدی دیا جانا صحیح نہیں ہوگا اور یہ کہا جاوے گا کہ صیغہ انتظامیہ میں اہل اسلام کو مناسب حصہ ملا ہے الا شاخ صیغہ دادگستری میں اونکی تعداد قابل اعتراض ہے کسی حال میں ان صوبہ جات میں لائق اہل اسلام کی کمی نہیں ہے لیکن شاخ مذکور کے عہدوں میں بطور مختلف جماعت کے صرف اہل ہند دوم درجہ خیال نہیں کئے جاتے بلکہ مغل کایستھ برہمنوں سے ایک ذات سمجھے جاتے ہیں تمام امیدواران عہدہ ہائے شاخ مذکور قانونی ڈگری یافتہ گریجوایٹ ہیں یا وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسی قسم کا امتحان پاس کیا ہے اون کی قابلیت کی جانچ کا کوئی معیار نہیں ہے لارڈ ولنگٹن صاحب کے سوال کے جواب میں کہا کہ مسلمانوں کی بہت بڑی جماعت امتحان مجوزہ الوقت و یکساں کی حامی ہے کچھ لوگ وہ ہیں جو جداگانہ امتحان کی وکالت کرتے ہیں اس لئے کہ اس سے جماعتی فائدہ ہوتا ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ مسلم لیگ نے اس بارہ میں کیا رائے قایم کی ہے۔

آنریبل شیخ شاہد حسین صاحب

مین امتحان مقابلہ کا ہندوستان و انگلستان ہر دو ممالک مین ہونے کا حامی ہون لیکن مین ملک معظم کی کل سیدالیشی رعایا کے امتحان مقابلہ کے خلاف ہون قبل اس کے کہ مین کوئی تجاویز بجائے اسکے بیان کرون مین یہ مشورہ دیتا ہون کہ ذیل کے اصول مد نظر رکھے جاوین -

۱- یہ کہ امیدوار سروس ضرور ہے کہ نجیب الطرفین و معزز اور اعلی قومیت کا ہو۔

۲- کاملیت و قابلیت پر مخصوص طور پر لحاظ کیا جاتا ہے۔

۳- یہ اصول تسلیم و قبول کیا جاوے کہ مختلف جماعتون کو واجب حصہ ملے -

علاوہ ازین جو میرا مشورہ چارہ کار دیگر کی نسبت مختصر ہو ہے -

الف- امیدواران کا انتخاب خواہ ہندوستانی ہون یا اہل انگلستان ابتدا کو بورڈ انتخاب کن جو اس غرض کے لیے مقرر کیا جاوے کیا کرے اور بحث قابلیت نیز اسکی کہ امیدوار داخل امتحان ہو سکتا ہے کلیتا بورڈ کی راے پر موقوف ہو۔

(ب) یہ کہ قبل از تقرر امیدوار ڈہائی سال تک آکسفورڈ یا کیمبرج کی یونیورسٹی مین رہا ہو۔

(ج) امتحان مین وہ مضامین داخل ہون جن سے امیدوار کو خاص قابلیتین حاصل ہون جنکی اوس ملک کے لیے ضرورت ہے جہان وہ خدمات انجام دینگے -

(د) بورڈ انتخاب کن امیدوار کامیاب شدہ مین سے انتخاب کرے اس اصول پر نہین کہ فہرست کامیاب شدہ مین اوسکا نمبر کیا ہے بلکہ ادن مین سے عمدہ عمدہ شخص مختلف جماعتون کی رسدی تعداد سے چن لے۔

مین یہ سفارش کرونگا کہ رفتہ رفتہ لائق قانون پیشہ اصحاب کو لیعنے ایڈوکیٹ و بارسٹران مین سے جنہون نے پانچ سال تک وکالت کا کام کر لیا ہو براہ راست عہدہ ججی پر مقرر کیا جاوے جیسے بالفعل صرف ممبران سول سروس منہد مقرر کیے جاتے ہین قید عمر ۲۱ سے ۲۴ سال تک رکھی جاوے تاکہ امیدوار کو کافی موقع ملے۔ اگر میرا وہ مشورہ کہ تجویز زیر سوال نمبر ۶ دیا گیا ہے۔ قابل عملدرآمد سمجھا جاوے تو مین یہ صلاح دونگا

کہ منتخب ہندوستانی امیدوار منجانب گورنمنٹ ہند واسطے امتحان سول سروس ہند کے انگلستان بھیجے جاوین اور وظیفہ کی شکل مین اونکو فیاضانہ مدد دی جاوے اور بروقت ناکامیابی کے اونکو معقول ملازمت کی امید دلائی جاوے آپ کے خیال مین اعلےٰ عہدون کے واسطے کاملیت کا خاص لحاظ رکھا جاوے اور صیغہ انتظامیہ و داد گستری کی علیحدگی کے آپ حامی ہین۔

جواب سوال میر مجلس آپ نے بیان کیا کہ مین اعلےٰ ملازمت مین اون لوگون کا داخل ہونا پسند نہین کرتا کہ جو اون فرقجات سے نہ ہون جو اگلے وقتون حکومت کرچکے ہین مثلاً راجپوت و مسلمان وغیرہ۔

جواب سوال مسٹر چوبل صاحب بیان کیا کہ بعض اصحاب جو سول سروس مین داخل ہوے ہین وہ کسی معزز خاندان یا جماعت کے لوگ نہین ہین مین یہ پسند کرونگا کہ تعلقدار لوگ متعلم کی عہدون پر مقرر ہون کیونکہ اونمین حکومت کا مادہ موجود ہے۔

سوال مسٹر میکڈانل صاحب کیا آپ تبلا سکتے ہین کہ کس جماعت کی راے ترقی پر ہے اور اس زمانہ حال کی راے سے موافق ہے کہ امتحان مقابلہ ہندوستان مین بھی ہو یا اوس دوسری جماعت کی جو اس کے خلاف ہے۔

جواب۔ اہل اسلام کے مدبرات کی حالت مذبذب ہے اور اس بات کا کہنا مشکل ہو کہ اسکا کیا حشر ہوگا۔

اقتباس یادداشت سیکرٹری کانگریس کمیٹی صوبجات متحدہ جو پنڈت مدن موہن صاحب مالویہ نے پیش کی تھی

گذشتہ نصف صدی کا تجربہ اس راے کا موید ہے کہ کوئی قانون جو محض اجازتی ہے یا جو نامزدگی کو طریقہ انتخاب امیدوار قرار دیتا ہو ہرگز مسلہ زیر بحث کا قابل اطمینان حل نہین کرسکتا۔ نامزدگی مین سابقہ قابلیت کی کوئی گارنٹی معلوم نہین ہے اور ایسے ادمیون کا تقرر جنکا انتخاب کمتر باعتبار قابلیت اور زیادہ تر بخیال رعایت کیا جاتا ہے اور اس لیے عموماً قابل ثابت ہوتا ہے اوس قوم کی بے اعتباری کا باعث ہوتا ہے جس سے اشخاص نامزد شدہ تعلق رکھتے ہین اور وہ طریقے جو لازمی اور قابل پابندی ہین

حیثیت نہین رکھتے وہ ایسی حالت مین جو اسوقت ہندوستان کی ہے پورے طور پر کام
مین لائے جانے کا موقع نہین حاصل کرتے اسلئے ہندوستان اور انگلستان ہر دو
ممالک مین یکسان متحد الوقت امتحان مقابلہ کا ہونا ایک بااثر طریقہ ہے جس پر یہ بات
منحصر ہے کہ اہل ہند کے دعاوی مین کامل انصاف ہو اور آیندہ گذشتہ طریقہ کا اعادہ
نہ ہو سکے موجودہ طریقہ کے کی رو سے جو اہل ہند کے لئے واجب خیال کیا گیا ہے امتحان
سول سروس کے آغاز سے جو ۱۸۵۵ء مین ہوا اسوقت تک ۹۶ ہندوستانیون سے
کم تعداد نے اس مین بمقابلہ ۲۷۰۰ اہل برٹش کے کامیابی حاصل کی ہے میری کمیٹی
اسبات کی تسلیم کرنے کو طیار نہین ہے کہ عموماً ہندوستانی سولین اپنے یوروپین
ہمعصرون سے زیادہ اپنی جرات اور عند الضرورت اپنی قابلیت ثابت کرنے مین ناقص رہے ہون
ممکن ہے کہ کسی ہندوستانی نے ایک یا دوسرے موقع پر اپنا ناقابل ہونا ثابت
کیا ہو لیکن یہ بات مشہور عام ہے کہ ہر ایک یوروپین سولین نے بھی یہ ثابت کر دکھایا کہ وہ
قابل ہے کانپور طاعون والا بلوہ اوس وقت ہوا تھا کہ جب وہ ضلع یوروپین سولین
کے زیر اہتمام تھا اور زمانہ حال کی جو بے چینی بنگال مین پھیلی تھی وہ اونھین اضلاع مین ہوا
تو حیرت انگیز تھی جہان یوروپین افسر ضلع کے حاکم تھے یہ موجودہ طریقہ جسکی رو سے صرف
انگلستان مین امتحان مقابلہ ہوتا ہے مانع اسکا ہے کہ ہمارے ملک کے اعلی لیاقت
کے نوجوان اوسمین شریک ہو سکین اور اس وجہ سے اون کے لیے اظہار قابلیت
کا دروازہ بند ہے ۱۲۴۲ سولین مین صرف ۵۹ ہندوستانی ہین اسکی وجہ سے ہم لوگ
اپنے ملک کے قابل عزت خدمت کرنے کے ذرایع سے محروم کئے جاتے ہین اور ہمکو وہ بیش
بہا علم و تجربہ ہونے نہین دیتے۔ جو اپنے عملی خدمات کے ذریعہ سے وہ لوگ سلطنت
کے ذمہ دار عہدون پر رہکر حاصل کرتے ہین چونکہ غیر ملک کے رہنے والے
ہوتے ہین لہذا اپنی مدت ملازمت ختم ہوتے ہی یہ ملک چھوڑ کر چل دیتے ہین اسلئے
ہندوستان مین جو مصالح بہم پہونچ سکتا ہے استعمال مین لایا جاتا ہے یعنی
یہان کے لائق قانون تعلیم یافتہ لوگ اعلی عہدون پر مقرر کیے جاوین تو وہ
ریلیف کا معاوضہ جو ہندوستانی اور ان اپنی سکون کی تفاوت کی وجہ سے دیا جاتا ہے وہ خراجات
کی مد سے کم ہو جاوے بالفعل ایک ہزار سے زاید عہدون پر جو سول سروس ہند کے لیے

محفوظ رکھے گئے ہین صرف ۹۳ عہدون پر اہل ہند مامور ہین اور سول سروس کی پنشن اور ضعیف العمری کا الاونس جو سنہ ۱۹۰۹ء مین چار کرور روپیہ سے کسیقدر کم تعداد مین تھے اوسکا نصف سے زیادہ تو معدودے چند اہالیان انگلستان کو دیا گیا اور نصف سے کم اس ملک کے حصہ مین آیا منجملہ اون ۱۶۷۸ عہدون کے جنکی تنخواہ پانچ سو روپیہ اور اس سے زاید ہے اور جنکا وجود سنہ ۱۸۶۷ء سنہ ۱۹۰۳ء مین ہوا ہے صرف ۲۷ یعنے قریب ۱۶۳ فیصدی کے عہدے ہندوستانیون کے ہاتھ مین ہین درمیان سنہ ۱۹۰۳ سنہ ۱۹۱۳ء کے تعداد ان عہدون کی تعداد ۱۵۳۰ اور بڑھادی گئی ان مین صرف ۳۱۸ ہندوستانی ہین یعنی ۲۰ فیصدی عہدے ہندوستانیون کو ملے ہین ان عہدون کی مجموعی تعداد ۵۳۹۰ ہے۔ اور ان مین سے صرف ۹۲۴ یا قریب ۱۷ فیصدی کے ہندوستانیون کے ہاتھ مین ہین اس پالیسی سے اس ملک کے باشندون کے ساتھ سخت تکلیف دہ بے انصافی ہوتی ہے جسکو کوئی منصفانہ نہین کہہ سکتا اور اس غیر واجب پالیسی نے یہ ضرورت پیدا کردی ہے کہ اس انصاف و پالیسی پر بعجلت امکان غور کیا جاوے۔

اور دوسری نہایت ضروری اور مطلوبہ اصلاح یہ ہے کہ صیغہ انتظامیہ وادگستری علیحدہ علیحدہ کر دیے جاوین اس اصلاح کے خلاف اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ حکام کے اختیارات کم کرکے اون کے رعب وداب مین بہ حیثیت قائم مقام گورنمنٹ یا انتظامیہ نقصان پہونچے گا۔ یہ اعتراض زیادہ تر اوس گورنمنٹ کے لیے بھی نہین ہے۔ کیونکہ صاف الفاظ مین سوال ہے کہ اسکا کیا مطلب ہے کہ رعایا سے ضلع ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے خائف ہے کہ اگر اون کی مرضی کے خلاف کوئی بات ہوئی تو سزا اسے قید دے دیگا ان دونون صیغون کا الحاق وہان ضروری ہے جہان کے لوگ متمدن اور قانون پر چلنے والے نہ ہون لیکن ایسی ترقی مین جو ہندوستان کے تمام صوبہ جات مین نظر آتی ہے اسکا اجتماع سخت تکلیف و نقصان کا سرچشمہ ہے یہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے مشتبہ ہونے کا باعث ہے اور ہا ردی اکثر سن صاحب سوال کرتے ہین۔

کہ آیا کوئی سلطنت مستحکم کہی جاسکتی ہے۔ جسکا انتظام و انصاف شبہ سے خالی نہ ہو صاحب موصوف فرماتے ہین کہ اسکا جواب لازمی طور پر نفی مین ہوگا ایسی

حالت مین یہ الحاق براہ راست انتظام کو ضعف پہونچتا ہے ان مقدمون پر غور کرتے ہوے
میری کمیٹی کمیشن کی توجہ مبذول کرکے ایک امر پر زور دیتی ہے کہ پراونشل سروس کے
حکام کو عہدہ ڈسٹرکٹ و سشن جج پر مقرر کر دینے پر بعض اوقات اسی بنیاد پر اعتراض
کیا جاتا ہے کہ اونکو فوجداری مقدمات کی سماعت و فیصلہ کا تجربہ نہین ہے جو
بصیغہ اپیل ڈسٹرکٹ و سشن جج کو روزمرہ کرنا پڑتا ہے میری کمیٹی یہ مشورہ دیتی
ہے کہ آیندہ سے منصفان یا جو کوئی اور نام اس عہدہ کے لیے تجویز ہو اون حکام
کو فوجداری مقدمات کی سماعت کا اختیار دیا جاوے۔ اگر ان ہر دو صیغون کی علیحدگی
تجویز کیجاوے تو اس طور پر آسانی سے عملدرآمد ہوسکتا ہے کچھ ڈپٹی کلکٹران کلیتا
مال کے مقدمات کے سماعت کے کام پر متعین کیے جاوین اور وہ اختیار ضلع کے افسر
انتظامیہ کے رہین مابقی ڈپٹی کلکٹران و منصفان ایک جماعت کے ضرورت مین لاے
جاسکتے ہین اونکو دیوانی و فوجداری کے مقدمات کی سماعت و تجویز سپرد کی جاے
ان ڈپٹی مجسٹریٹون کا انتخاب اون لوگون مین سے کیا جاوے جنکو قانونی علمیت
کافی طور پر حاصل ہے۔

عہدہ ہاے پراونشل سروس صیغہ انتظامیہ پر پہلے تقرر موافق نتیجہ امتحان مقابلہ کے
ہوا کرے جو ہر صوبہ یا پریسیڈنسی کے لیے علیحدہ علیحدہ لیا جاوے اور جو لیاقت
واسطے شرکت امتحان کے مقرر کیجاوے وہ ایسی ہو جس سے یہ یقین ہو کہ کامیاب امیدوارین اعلی درجہ کی علمی قابلیت
موجود ہے یہ مقصد اوس وقت حاصل ہوگا کہ ہر ایک صوبہ اون لوگون کی جنہون نے صوبہ
کی یونیورسٹی سے بی۔ اے۔ کی ڈگری حاصل کرلی ہے اون کا امتحان یونیورسٹی
مذکور لے اور اوس مین قانونی مضامین بھی داخل ہون نسبت پراونشل جوڈیشل
سروس یعنی صیغہ دادگستری کے موجودہ طریقہ انتخاب جو جماعت ایل۔ ایل۔ بی پاس شدہ
وکلاے ہائی کورٹ مین سے جنہون نے تین سال پیشتر وکالت کر لیا ہو کیا جاتا ہے
وہ تجربہ سے نہایت تسلی بخش ثابت ہوا ہے علاوہ ازین جوڈیشل حکام کو ضرورت
ہے کہ وہ اصول قانون اور عملی کارروائیون سے جو کتابون کے ذریعہ سے بہت کم
ظاہر و معلوم ہوسکتی ہین واقف ہون اور جو پراونشل سروس کے عہدہ داران کے لیے
ہر درجہ کے متعلق تعین تنخواہ کیا گیا ہے یعنی ہر دو صیغہ ہاے انتظامیہ دادگستری
مین وہ قابل نظر ثانی و ترمیم ہے ہم اوس اصول کے حامی نہین ہین جو اوس سے

وابستہ ہے لیکن یہ طریقہ عرصہ دراز سے چلا آتا ہے اور اس مین اتفاقیہ تبدیلی
سول سروس کی قابلیت کو نقصان دہ ثابت ہوگی کونسل انتظامیہ کی ممبری
و ہائی کورٹ کی ججی ممبران سول سروس کے لیے محفوظ رہنا نہین چاہیے حالانکہ
ممبری کونسل انتظامیہ مین داخلہ کا دروازہ بلاشک اون کے لیے کشادہ رہنا
چاہیے علاوہ اسکے حسب سفارش بابت سروس کمیشن ۱۸۸۶ء کے گورنمنٹ ہند
کو اختیار دیا جاوے کہ وہ باجازت و منظوری وزیر ہند فہرست شملکہ ایکٹ
۱۸۶۱ء سے کسی عہدہ یا عہدہ ہا سے یا کسی درجہ کے عہدون کو جن کے لیے
یہ ضروری نہین ہے کہ امیدوار انگریزی کی لیاقت رکھتا ہو نکال دینے - ہماری
کمیٹی اس خیال یعنی تھیوری کو قبول نہین کرسکتی کہ اعلے عہدون کی ایک سدی
تعداد ہمیشہ کے لیے اہل انگلستان مقرر ہونگے اس مین شک نہین ہے اعلے
عہدون کی ایک کافی تعداد بہ ضرورت ہے کہ معقول زمانہ تک ہندوستانیون کی
ترقی کے اغراض کے لیے اہل یوروپ مقرر کیے جاوین لیکن میری کمیٹی کو یہ
گمان نہین ہے کہ اگر امتحان مقابلہ بہ استحقاق وقت عطا بھی کیا جاوے گا تو اون کی تعداد
زمانہ دراز تک کم ہوگی ٹبہ کا نرخ قبل از ۱۹۰۳ء ۲۰ سال سے گھٹ گیا ہے
اور کوئی شہادت اس امر کے ثبوت مین موجود نہین ہے کہ اوس عرصہ مین روپیہ
کی وقعت کم ہونے اور اس لیے انگریزی حکام کی تنخواہ پر اوسکا کوئی اثر امتحان
سول سروس کے امیدواران کی قابلیت کے لحاظ سے پڑا - علاوہ اس کے
روپیہ کا نرخ بہت برسون سے ایک شلنگ ۴ پنس رہ گیا اور اس لیے عملاً یہ
غیر واجب ہے کہ اس خیال سے قاعدہ ادائے معاوضہ کمی نرخ روپیہ جاری رکھا
جاوے اور نہ اس امر کی تعین کرنے کی کوئی وجہ ہے اگر یہ معاوضہ جاری نہ کیا جاوے
گا تو اسکے بعد آیندہ ناخواستہ نتایج پیدا ہونگے لہذا جو لوگ اب آیندہ داخل سروس
ہون اونکو یہ معاوضہ نہین دینا چاہیے اور نسبت اون لوگون کے جو بالفعل یہ
معاوضہ پارہے ہین اون کا واقعی معاوضہ قایم ہی اگر رکھا جاوے تو آیندہ
بہ تنخواہون مین ترقی ہونیکا پر معاوضہ نہ دیا جاوے -

شہادت آنریبل مسٹر برن صاحب

آنریبل مسٹر برن صاحب چیف سکرٹری لوکل گورنمنٹ پنجاب گورنمنٹ حسب ذیل شہادت دی اوس وقت جناب معلے القاب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر بھی بہ نفس نفیس بطور تماشائی تشریف رکھتے تھے۔

مسٹر برن صاحب نے بیان کیا کہ رایل کمیشن کے سوالات مین سب سے اعلے و عظیم یہ بحث ہے کہ انڈین سول سروس کے عہدون مین ہندوستانیون کو زیادہ حصہ دیا جاوے۔

سر جیمس لائل صاحب کے خیال مین اس امر کی واجبیت پر کہ ہندوستانیون کو وسیع موقع اپنے اظہار قابلیت کا امور انتظامی مین دیا جاوے کوئی مخالفت نہین ہو سکتی ہمارے تعلیمی طریقے اور دیگر تمام اصول جن پر ہم ہندوستانیون پر حکومت کرتے ہین وہ سب کے سب اسکے موید ہین صرف واقعی عملی تنقیح طلب امر یہ ہے کہ آیا یہ منشاء ہے کہ بالفعل اعلے حکومتی عہدون پر بہت ہندوستانی بعوض اہل انگلستان کو واسطے قایم و برقرار رکھنے موجودہ انتظامی معیار کے صرف دیا جاوے یا نہین۔

جناب لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر نے اپنی سفارشات کو اس خیال پر مبنی کیا ہے کہ یہ ہی منشاے سرکار ہے موصوف انکے علم مین ملک معظمہ کے اعلان شاہی مین کوئی بات ایسی نہین ہے اور نہ ہندوستانیون کے معاہدین کوئی ایسی بات ہے کہ جس کی بنیاد پر اسکے برخلاف قیاس کیا جاوے بجز سوال واجبیت قایم کیے جانے یکسان امتحان معا یا منعقد الوقت مسٹر برن صاحب نے بیان کیا کہ جناب لفٹننٹ گورنر صاحب اس بات کے سخت مخالف ہین کہ ہندوستان و انگلستان دونو ملکون مین امتحان مذکور قایم کیا جاوے جو عذرات اہم اس طریقہ کی نسبت پیش کیے گئے ہین وہ یہ ہین۔

اگر تسلیم بھی کر لیا جاوے کہ وقت آگیا ہے کہ ہندوستانیون کے داخل سروس
ہونے کے واسطے سہولتین اور آسانی خاطر خواہ بہم پہونچائی جاوین موصوف الیہ
اسباب کو ضروری سمجھتے ہین کہ ایسی بحث کلیتاً زیر اہتمام و اختیار رہے یعنی
اوس کی نگرانی خاطر خواہ ہو یہ سچ ہے کہ اون ہندوستانیون کی تعداد جو
مقامی امتحانات مین کامیاب ہون زیادہ ہوجاوے گی۔ اس شرح ترقی کا
اندازہ لگانا بالکل ناممکن ہوگا۔ کوئی ایسا طریقہ کہ اسقدر عہدے ہندوستانیون
کے لیے رکھے جاوین اور اسقدر اہل یورپ کے واسطے اور اون پر امتحان مقابلہ
کی رو سے وہ لوگ رسدی طور پر مقرر کیے جاوین خلاف اصول منطق اور اون
تمام اصولون کے مخالف ہے جن پر انتخاب بذریعہ امتحان مقابلہ منحصر ہے۔
مزید بران جسٹس صاحب کو بخوبی یقین کامل ہے کہ امتحان مقابلہ بہترین معیار نہین
ہے جس سے یہ جانچ کی جاوے کہ مدعی بہ عہدہ ہاے سرکاری کے کام کے لیے
ہندوستانی موزون و لایق ہے ہندوستان مین انتخاب دینے کے لیے جو اسکیم
حضور ممدوح داخل کرنا پسند فرماتے ہین وہ یہ ہے ہندوستان کے باشندگان
کے لیے تین طریقے سول سروس ہند مین داخل ہونے کے ہون۔

(الف) علانیہ امتحان مقابلہ انگلستان۔

(ب) پراونشل سروس سے ترقی پانا۔

(ج) بعد امتحان قابلیت کے ہندوستان مین عہدون کے لیے انتخاب۔

مسٹر برن صاحب نے کہا کہ لفٹنٹ گورنر صاحب سول سروس
کی شاخ جوڈیشل کے جداگانہ انتخاب کے حامی نہین ہین حضور موصوف کے خیال
مین موجودہ طریقہ بالکل قابل اطمینان اور موثر نہین ہے اور اس بات پر زور دیتے
ہین کہ انگلستان مین دو سال تک تربیت حاصل کی جاوے اس عرصہ مین قانونی
معلومات اور واجبی عملی کارروائیات عدالت انگلستان کے واقفیت کی مضبوط
بنیاد قایم ہو سکتی ہے نسبت سوالات عہدہ داران مشروطہ بہ امتحان کے
جناب لفٹنٹ گورنر صاحب اس بات کے خلاف ہین کہ ہندوستان مین کالج قایم

کیا جاوے ایسے عہدہ داران کی معقول تربیت اسطرح ہوگی کہ اگر ممکن ہو تین
سال اور دو سال انگلستان کی کسی یونیورسٹی مین صرف کرین اور اونکو ۱۵۰
پونڈ سالانہ اس شرط پر دیا جاوے کہ اونکا طور و طریق پسندیدہ ہو اور اون
امتحانات مین جو وقتاً فوقتاً ہوتے ہین کامیاب ہوتے رہین لفٹننٹ گورنر صاحب
کی رائے نسبت مین سویلین صاحبان کے ہندوستانی زبانون سے عملی علم مین
کوئی کمی نہین ہوئی ہے۔ وہ لوگ ہندوستان مین ناکافی واقفیت لیکر
اسوجہ سے آتے ہین کہ انگلستان مین اون کی کارگذاری کا زمانہ کم ہے۔
نسبت علیحدگی جوڈیشل و انتظامی عہدون کے سر جیمس سٹیفن صاحب تسلیم کرتے ہین کہ اس
دعوے مین کچھ واجبیت ہے لیکن اونکا یقین ہے کہ وہ نقایص جو اس
علیحدگی سے دفع ہونگی وہ بہت کم ہین اور اونکا تدارک ہوسکتا ہے۔
اگر مقامی گورنمنٹ نگرانی رکھین اور سول سروس اپنی ذمہ داریون کو محسوس
کرے۔ اس تبدیلی کا عملی فایدہ مصارف زاید کی واجبیت ظاہر نہین کرتا۔ اور
اس کے واسطے عام مطالبہ بھی نہین ہے۔
نسبت انتخاب پراونشل سروس کے لفٹننٹ گورنر صاحب اون شرایط
کو جو گورنمنٹ ہند کے رزولیوشن مورخہ ۲۱ اگست سنہ ۱۹۱۰ء مین درج ہین عموماً
موزون ہونا قبول کرتے ہین موصوف الیہ اون آدمیون کے دعاوی کو
جنکے خاندانی تعلقات صوبہ جات متحدہ سے ہین رعایت کے ساتھ غور فرماوینگے
وہ اپنے مشورہ کو پسند و قبول نہین کرسکتے کہ بہت بڑا حصہ منزلت و حیثیت
جہان کا جن پر ہندوستانیون کو مقرر ہونا چاہیے وہ وکلا یا بارسٹران کے لیے
علیحدہ رکھا جاوے اس طریقہ سے پراونشل جوڈیشل سروس کو نقصان پہونچیگا۔
اور کوئی معقول وجہ ایسی امید کرنے کی نہین ہے کہ ایسا انتخاب بہتر ہوگا۔
سر جیمس سٹیفن صاحب نے تجویز کیا کہ آٹھ عہدے جو جوڈیشل سروس کی فہرست مین
برابر درج ہوتے ہین اور جہانتک عہدہ ہاے جائنٹ مجسٹریٹی و اسسٹنٹ
کلکٹران سے تعلق ہے اول درجہ کی مندرجہ فہرست عہدون کا پراونشل سروس

مین مخلوط ہوجانا قابل اطمینان پایا نہین گیا۔

بجواب سوالات میر مجلس صاحب مسٹر برن صاحب نے بیان کیا کہ مزید طریقہ انتخاب جنکی وکالت لفٹنٹ گورنر صاحب نے فرمائی ہے وہ اپنی نوعیت مین پراونشل ہونا چاہیئے۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ آیا یہ اندیشہ یا گمان ہے کہ جوڈیشل عہدون کی جانب زیادہ قدر افزائی حکام صیغہ انتظامیہ مین کوئی بے چینی پیدا کرینگے اس جواب مین آپ نے فرمایا کہ اس اسکیم سے ایک وقت مین حکام کو ممکن ہے کہ بے چینی زیادہ ہو میرا یہ خیال نہین ہے کہ کوئی ایسا اندیشہ ہے کہ عہدہ ہائے صیغہ دادستری کا پلہ بھاری ہوجائیگا دیسی تعلیم و مطالبہ جات کے لیئے لفٹنٹ گورنر صاحب مناسب سمجھتے ہین کہ انگلستان مین اور یونیورسٹی ہائے انگلستان مین تین سال مشروط بہ امتحان کام لیا جاے۔

دوسرے سوال کے جواب مین مسٹر برن صاحب نے کہا کہ اس بات کی تحقیقات کیجارہی ہے کہ حکام کو پنشن دیجاوے اور ترغیب کیجائے کہ وہ اپنے عہدون سے بغرض رفع روکاوٹون کے علیحدہ ہوجاوین۔ برن صاحب نے یہ ایما سے ظاہر کیا کہ لفٹنٹ گورنران کو بمقابلہ دیگر ارکان سروس کے اعلے پنشن ملنا چاہیئے زاید پنشن ممبران کونسل انتظامی کو دینا صاحب موصوف مناسب نہین سمجھتے۔

سوال۔ لارڈ رونلڈشی صاحب۔ آپ کی اسکیم واسطے انتخاب ہندوستانیونکے غیر ضروری طور پر پیچیدہ معلوم ہوتی ہے اس اسکیم کی رو سے ہندوستانیون کے لیے چار مرحلے ہونگے۔

جواب گواہ۔ صرف تین (سوال) انگلستان مین تقرر ہوگا اور ہندوستان مین مقابلہ پراونشل سول سروس سے انڈین سول سروس پر از روے ترقی پہونچنا اور ترقی پاکر عہدہ ہائے سشن ججی مندرجہ فہرست پر جانا۔

جواب۔ ہان لیکن عہدہ ہائے آخر الذکر عہدہ ہائے انڈین سول سروس مین نہین ہین۔

سوال۔ علاوہ آٹھ مندرجہ فہرست عہدہ ہائے جوڈیشل آٹھ اور عہدہ ججی ہونگے اونکا انتخاب کسطرح ہوگا۔

جواب۔ اون مین سے جو بذریعہ امتحان مقابلہ ہند یا انگلستان کے داخل ہونگے۔

سوال - کیون آپ مندرجہ فہرست عہدہ ہاے برقرار رکھتے ہین
جواب - اسلیئے کہ ہم یہ نہین چاہتے ہین کہ پراونشل جوڈیشل سروس کے لوگ موجودہ حالت سے خراب حالت مین ہون -
س - آپ کس لیے یہ خیال کرتے ہین ہندوستان مین سول سروس مین کے لیے دو مواقع کا ہونا مفید ہوگا پراونشل سروس سے ترقی پا کرجانا پورے طور پر موافق اصول منطق معلوم ہوتا ہے آپ کیون ایک اور دوارہ قایم کرنا چاہتے ہین -
ج - میری دانست مین اسلیے سے میدان انتخاب مین وسعت ہوگی اور ہم ایسے اشخاص بہم پہونچا سکین گے - جو پراونشل سروس مین داخل نہ ہوسکیگے -
س - سر تھیوڈور ماریسن صاحب اور ۱۸ - اور ۲۰ کے درمیان انتخاب کرتے ہین -
ج - ہان -
س - معمولی صورتون مین امیدوار کو کون امتحان پاس کرنا ہوگا -
ج - وہ ایف اے کا امتحان پاس کرینگے
س - کیا کوئی نیا امتحان ایف اے کے ڈھنگ پر اوس سے جدا امتحان ہوگا جس مین وہ امیدوار بعد انٹرنس پاس کرنے کے تعلیم پاوے گا -
ج - یہ امتحان انٹرمیڈیٹ یعنے درمیانی امتحان کے ڈھنگ کا ہوگا -
س - ایسی صورت مین امیدوار اس فایدہ سے محروم رہے گا کہ یوروپین پروفیسر کے زیر تعلیم رہے -
ج - ہان -
س - کیا انٹرنس کا امتحان کے لیے قید عمر ۱۲ سال ہوسکتی ہے -
ج - نہین -
س - کیا عمر کی قید ۱۸ سے ۲۰ تک ہوسکتی ہے -
ج - اس مین اعتراض یہ ہوگا کہ امیدوار اپنے تعلیم کے عین وسط مین ہوگا -
س - کیا امیدوار کی قابلیت کی پرتال کے لیے سامان بڑھائے جاوینگے -
ج - ہان - لیکن میری دانست مین یہ ایک فایدہ ہوگا کہ امیدوار کو جہانتک جلد

ممکن ہوگا انگلستان بھیجا جاوے گا۔

س۔ عبدالرحیم صاحب۔ بعد اسکے کہ منتخب شدہ امیدوار ولایت بھیجا جاتا ہے تو وہ یونیورسٹی مین داخل ہوتا ہے۔ کیا یہ ضرورت ہے کہ وہ وہان ڈگری حاصل کرے۔

ج۔ اوسکو وہی امتحان صیغہ پاس کرنا ہوگا جیسا کہ انگلستان مین منتخب شدہ امیدوار کو پاس کرنا ہوتا ہے اور اگر وہ تیسرے سال وہان قیام کرتا ہے تو اقرار کے ساتھ امتحان پاس کرتا ہوگا

س۔ کیا تیسرے سال قیام اختیاری ہوگا۔

ج۔ ہان یہ لازمی نہین ہے۔

س۔ اس حال مین وہ سول سروس کے مقابلہ علمی قابلیت مین کم ہوگا۔

ج۔ میری دانست مین جو خاص تعلیم وہ دو سال وہان حاصل کرے گا اوس سے وہ اون سے اعلےٰ قابلیت رکھے گا۔

س۔ وہ امیدوار درحقیقت سول سروس ہند کے امیدواران سے کم لیاقت والا ہوگا۔

ج۔ خواہ مخواہ ضروری نہین ہے کہ وہ ایسا ہو۔

س۔ اندیشہ ہے کہ اوسکی وہ عزت ہوگی جو سول سروس ہند کی ہو۔

ج۔ مجھکو ایسا اندیشہ نظر نہین آتا۔

س۔ نسبت علیحدگی جوڈیشل وانتظامی اختیارات ہم سے یہ کہا گیا ہے کہ یہ واقعہ صرف کبھی کبھی نہین ہوتا کہ ان اختیارات کا بیجا استعمال ہوتا ہو بلکہ اس سے معاملات فوجداری مین انصاف حاصل کرتے ہین لوگون کے دلون مین اشتباہ رہے اور نیز ہندوستانیون کی عام رائے بھی بالاتفاق اس علیحدگی کے موافق ہے۔

ج۔ یہ تعلیم یافتہ جماعت کی رائے ہے۔

س۔ ہان اگر تعلیم یافتہ لوگون کی بالاتفاق یہ رائے ہو تو کیا آپ کے دانست مین یہ ایسا معاملہ نہین ہے جسپر پھر غور کیا جاوے۔

ج - اسپر بار دیگر غور شنہ ۱۹ امین ہوچکا ہے اب کوئی تازہ وجہ واقعہ نہین ہوئی ہے بجز تعلیم یافتہ گروہ کے اسکا مطالبہ اصولی بنیادون پر نہین کیا جاتا ہے اسکے خلاف اعتراض مصارف زاید ہے۔

س - جناب لفٹننٹ گورنر صاحب کی یہ تجویز ہے کہ دو ثلث شرح تنخواہ اون لوگون کی تنخواہ سے کم کردی جاے جو بروے اُنکی اسکیم کے ترقی پاکر سول سروس ہمنسد کی عہدون پر ماموُر ہون۔

ج - ہان۔

س - کیا یہ حال کے دو ثلث شرح اون آٹھ ڈسٹرکٹ ججون کی تنخواہ سے کم ہوگی جو پراونشل سروس کے لیئے محفوظ رکھے گئے ہین۔

ج - موصوف الیہ کی تجویز ہے کہ اسکو تین ربع تک بڑھادین۔

س - کیا یہ اختلافات شرح ناراضی نہین پیدا کرینگے۔

ج - میرا یہ خیال نہین ہے۔

س - مسٹر میکڈانل صاحب - کیا یہ میرا قیاس صحیح ہے کہ یہ اسکیم عموماً کسی قدر بغرض ایفاء پولیٹیکل مطالبات ہند ہے۔

ج - ہان۔

س - ہر دو ممالک انگلستان و ہندوستان کے۔

ج - ہان۔

بجواب سوال دیگر گواہ مذکور نے بیان کیا کہ ایک ماہ کی رخصت تکلیف دہ ہے اس سے انتظام مین خلل واقع ہوتا ہے خاصکر جب کہ کلکٹر ایکماہ کی رخصت پر جاتا ہے تو ضلع کے انتظام مین خلل پڑجاتا ہے۔

س - مسٹر غشم صاحب - کیا جناب لفٹننٹ گورنر صاحب نے اس بات پر غور فرمایا کہ بعد اسکے کہ بورڈ کے جانب سے نامزدگی ہوجاے تو یہ ممکن ہے کہ امتحان مقابلہ ہوا کرے۔

ج - ہان موصوف الیہ کو اس مین اعتراض ہے۔

س - کیا آپ تبلا سکتے ہین کہ وہ اعتراض کس بنیاد پر مبنی ہین ،

ج - موصوف الیہ یہ موزون نہین یقین کرتے ہین کہ ہندوستان مین امتحان مقابلہ ہوہم کو اسبابت کا تجربہ ڈپٹی کلکٹران کے امتحانات مین ہو چکا ہے -

س - اون صورتون مین پہلے سے نامزدگی نہین تھی -

ج - لیکن چونکہ اون مضامین کے لئے جو امتحان مین داخل نہین ہین نمبر دیگئے تو اسکا بھی نتیجہ ویسا ہی ہوا -

بجواب سوال خان بہادر فصیح الدین گواہ نے کہا کہ ہمکو اس راے سے اتفاق نہین ہے کہ ڈپٹی کلکٹران اپنے افسران اعلے صیغہ انتظامیہ پر اپنی ترقی و کامیابی کا انحصار رکہتے ہین اور یہ کہ اون کے جوڈیشل آزادی کو اس سے کوئی نقصان پہونچتا ہے -

آنریبل راے سری رام صاحب بہادر

اپنے جوابات تحریری مین آنریبل راے سری رام صاحب بہادر نے بیان کیا کہ موجودہ طریقہ انتخاب سے ہندوستانیون کا سخت نقصان ہوتا ہے زمانہ قدیم اور زمانہ حال کی تواریخ مین یہ بے نظیر مثال ہے کہ خود اپنے ملک کے انتظامی امور مین حصہ لینے کے لیے ہندوستانیون کو ہزارہا میل سفر گوارا کرنا پڑا ہو میری راے مین مروجہ طریقہ صورتہاے ذیل کی رو سے ناقص ہے کہ ہندوستان کے باشندہ کو امتحان مقابلہ کے لیے انگلستان جانا ضرور ہے اور ہندوستانیون کی کامیابی کے موقع مشتبہ اور گزشتہ کامیاب شدہ امیدواران کی کمی سے یہ ظاہر ہے کہ ہندوستانیون کو بمقابلہ اہل یوروپ کے بہت کم موقعے حاصل ہین -

تعلیمی مضامین مین ہندوستان کی تواریخ کا گزر نہین ہے حالانکہ یونانی و اہل روما و انگلستان اور زمانہ حال کی تواریخین اوسمین داخل ہین تواریخ انگلستان کے لیے ۸۰۰ نمبر ہین اور باقی تواریخون کے واسطے فی تاریخ ۵۰۰ نمبر ہین - مین امتحان متحد الوقت کا حامی ہون اگر یہ نہو تو ہندوستان مین ہندوستانیون کے لیے امتحان قائم ہو لیکن اگر ان مین سے کوئی بھی نہ ہو سکے تو میرا یہ ایماے ہے -

کہ ایک ایسا طریقہ مقرر ہو کہ جسکی رو سے ہندوستان مین اہل ہند کے انتخاب واسطے داخلہ سروس ہند بذریعہ نامزدگی و امتحان کے مشترکہ طور پر ہوا کرے کسی صورتون مین انتخاب محض مربیانہ خیال سے نہ ہوا ورنہ انتخاب محض اعزاز یا امید ایش یا اعلے رشتہ داریون کے لحاظ سے ہونا چاہیئے بلکہ اعلے تعلیمی قابلیت واسطے داخلہ سروس کے لازمی قرار پانا چاہیئے اور امیدواران نامزد شدہ کو امتحان مقابلہ قبول یا امیدواران فرزند کے ضرور پاس کرنا قرار پاوے مین اس بات کی وکالت نہین کرونگا کہ ایسی نامزدگی کسی جماعت یا گروہ کے لحاظ سے ہو۔

نسبت انتخاب شاخ دادگستری سول سروس ہند کے گواہ مذکور نے بیان کیا کہ میرا یہ خیال نہین ہے کہ سول سروس ہند کے صیغہ دادگستری کے لیے جداگانہ طریقہ انتخاب مرعی رکہا جاوے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ جب تک یہ اصول برقرار ہے عہدہ ہاے جوڈیشیل ممبران سول سروس ہند کو دیے جاوین تب تک کسی جداگانہ طریقہ کی ضرورت نہین ہے شروع شروع مین تقسیم ہر دو شاخ کی سولین کے منصبی خدمات کے عمدہ طور پر انجام دینے کے لحاظ سے کی جاوے جسبر اونسے زمانہ مشروط امتحان مین کام جو ڈیشیل خدمات مین خاص استعداد حاصل کی ہو تب او سروس مذکور کی شاخ جوڈیشیل کے لیے منتخب کیا جاوے اور اوسی شاخ مین تا دم علیحدہ کوئی خاص وجوہ نہ ہون اوسکو رکہا جاوے۔

یہ بات غیر معمولی نہین ہے بلکہ اکثر دیکہا گیا ہے کہ جو سولین انتظامی کام مین قابلیت نہین رکھتے ہین وہ شاخ جوڈیشیل مین داخل کردے جاتے ہین اسمین شبہہ نہین ہے کہ بعض اون مین سے عمدہ جوڈیشیل افسر نکلتے ہین لیکن بعض ایسے نہین نکلتے جسکا تجربہ یہ ہوتا ہے کہ ہم بعض بعض حکام صیغہ دادگستری کو دیکھتے ہین کہ وہ پہلے اصول قانون سے ناواقف ہوتے ہین اور جب اونکا سامنا کسی ہوشیار قانون پیشہ لوگون سے پڑجاتا ہے تو مضطرب الحال ہوجاتے ہین اور بہت سے نظایر اون کے روبرو مقدمات مین پیش کرنا پڑتی ہین۔

بجواب سوالات جرح میر مجلس صاحب کے آنریبل بابو سری رام نے بیان کیا کہ مین عہدہ ہاے مندرجہ فہرست کو واسطے فایدہ پراونشل سول سروس کے محفوظ رکہنا چاہتا ہون اور ہندوستانیون اور اہل یوروپ کی عمر کا تفاوت جو رکہا گیا ہے اوس کے خلاف ہون اگر یوروپین امیدوارون کی عمر کم بہی کردی جاے تو مین ہندوستانیون کی عمر مین کمی کرنا پسند نہین کرتا ہون کیونکہ اس کے وجوہ علاوہ یہ ہین کہ اونکو بہت سخت امتحان مقابلہ مین جانا پڑتا ہے۔

س۔ مسٹر ہیمپ صاحب۔ آپ کہتے ہین کہ مجملہ مجموعی تعداد ججان کے ایک تہائی وکلاء کو عہدہ دیئے جاوین تو آپ اس بات کا خیال نہین کرتے کہ اگر وکیل براہ راست جج مقرر کردیئے جاوینگے تو آپ کو منصفی کے عہدے کے لیئے آدمی نہین ملین گے۔

ج۔ وکلاء بہت سے ہین یہ بات اون کے پریکٹس یعنے پیشہ کی قابلیت پر منحصر ہے سب آدمی ججی پانے کا انتظار نہ کرینگے اور ایسا موقع پیش نہ آوے گا۔

س۔ آپ کہتے ہین کہ تعلیم مین بہت ترقی اب ہوگئی ہے۔

ج۔ ہان۔

س۔ لیکن پانچ سال گذشتہ تک یہ شکایت تہی کہ تعلیم مین کمی ہوئی ہے۔

ج۔ البتہ عوام کی تعلیم مین تعلیم اعلے مین۔

س۔ لیکن لارڈ کرزن کے بہ نسبت اعلے تعلیم کے شکایت تہی۔

ج۔ گذشتہ پانچ سال مین تعلیم ترقی کر گئی ہے۔

س۔ مسٹر نشر صاحب۔ کیا آپ بتلا سکتے ہین کہ کلکتہ یونیورسٹی کی ڈگریان ہندوستان کی دیگر یونیورسٹیون کی ڈگریون سے اعلے ہوتی ہین۔

ج۔ مین یہ کہہ سکتا ہون کہ ایسا ہے۔

بجواب دیگر سوال کے آپ نے کہا کہ پراونشل سروس مین لایق حکام موجود ہین لیکن اون کی تعداد ایسی زاید نہین ہے جیسی کہ ہونا چاہئے تہی جو قابلیت ملازمت وچشم نمائی کا جو دستور ہے اس کی وجہ سے لایق لوگ اس سروس مین

داخل نہین ہوے۔

س۔ مسٹر رحیم آپ نے کہا ہے کچھ ایسا طریقہ تجویز ہونا چاہیئے کہ ڈپٹی کلکٹران کو زیادہ آزادی ہو اور اونپر دباؤ کم ہو جاوے پس آپ کا کیا یہ مطلب ہے کہ ڈپٹی کلکٹران ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس کے ماتحت ہین۔

ج۔ وہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ماتحت نہین ہین لیکن اونکے ساتھ برتاؤ ایسی قسم سے ہوتا ہے گو اونہین کو۔ اور سر رحیم صاحب بہادر نے ایسی مثالین پیش کین جن مین ڈپٹی کلکٹران کو ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے سلام کو جانا پڑتا ہے۔

س۔ کیا اس سے ڈپٹی کلکٹران کے آزادانہ انجام دہی فرائض منصبی مین کچھ خلل واقع ہوتا ہے اور وہ بلا رو رعایت کارروائی نہین کر سکتے۔

ج۔ یہ بات ڈپٹی کلکٹران کے حالت مزاج پر منحصر ہے لیکن ملک مین یہ گمان لوگون کا ہے کہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس حاکم ضلع کو رپورٹ کر سکتے ہین اور اس سے ڈپٹی کلکٹران کی ترقی مین خلل پڑ جاتا ہے۔

مسٹر ڈبلو جے ڈی برکٹ صاحب

سکرٹری

مسٹر برکٹ صاحب موصوف کا خیال ہے کہ موجودہ طریقہ انتخاب بذریعہ امتحان مقابلہ مکمل
نہین ہے لیکن بہر حال یہ طریقہ کارآمد ہا ہے اور کوئی دوسرا طریقہ ممکن نہین ہے اور
گو آپ اسکے حامی ہین کہ ہندوستانیون کو ہندوستان اسلئے عہدے دیے جاوین لیکن ہر دو
ممالک مین امتحان مقابلہ قایم ہونے کے آپ خلاف ہین - آپ نے بیان کیا کہ میری
دانست مین بلا کسی قسم کے انتخاب یا نامزدگی کے طریقہ کے ہندوستان مین اصول تقرر
موزون و مناسب نہین ہے میرا یہ خیال ہے کہ محض امتحان مقابلہ کے طریقہ کا یہ اثر
ہے کہ بعض جماعتون یا درجہ کے لوگون کو غیر واجب فوقیت دی جاے اس کا مآل
کار یہ ہوگا کہ نہایت لایق یا ترقی یافتہ جماعتون کے ممبران اپنے عہدون پر مقرر رہنے
جاوین جنکے سپرد اونکی اخلاقی یا فی الحقیقت شہابی صفات و خاصیتین حاصل نہین
ہوتی ہین ۔

س کیا آپ کسی دوسرے طریقہ کی بنا پر انتخاب امیدواران شاخ جوڈیشل سروس کے
سفارش کرتے ہین اور اگر کرتے ہین تو بتلاے کہ آپ کیا طریقہ تجویز کرتے ہین ۔

ج نہین - علاوہ اسکے کہ پراونشل سروس کے ایک ثلث عہدہ محفوظ رہے ہین آپ اسکے
بالکل خلاف ہون کہ ڈسٹرکٹ و سشن جج کے عہدون پر وکلا مقرر کیے
جاوین تین ضلع کے وکلا سے مجھکو واقفیت حاصل ہوتی مجھکو ان تینون
ضلعون مین کوئی وکیل ایسا نظر آیا جو اس عہدے کے قابل ہو علاوہ جوڈیشل
سروس کے میری دانست مین وکلا کا کوئی دعوے ان عہدون کے لیے نہین
ہے ممبران بار یعنی وکلا کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اول سرکاری ملازمت کرین لیکن
خود اپنے فایدہ کی غرض سے انھون نے اس کو پسند نہین کیا - اس لیے یہ بات
ناواجب ہوگی کہ اون لوگون کے ہاتھ سے جنھون نے ادنے درجہ کی ملازمت سرکاری مین

جاوین لڑائی ہے شکار چھین کر وکلا سے کو دے دیا جاسے اور جہانتک سول سروس ہند سے تعلق ہے یہ بات ضرور یاد رہے کہ ایک خاصی تعداد اون زمینداروں کے جو بذریعہ امتحان مقابلہ منتخب کیے جاتے ہین رجحان طبع زیادہ تر شاخ جوڈیشل کی جانب ہوتا ہے اور بکر انتظامی شاخ کے جانب لہذا یہ ممکن نہو گا کہ ان لوگون کو اوس حالت مین کہ عہدہ ہاے شاخ جوڈیشل انڈین سول سروس سے چھین لیے جاوین کسی کار آمد عہدہ پر مقرر کیا جاسے کوی وجہ اسکی نہین ہے کہ وہ لوگ لایق و قابل جوڈیشل حکام واسطے انفصال مقدمات دیوانی و فوجداری کے نکلین بشرطیکہ جب اونکا آخری انتخاب اس شاخ کے لئے ہوا ونکو باقاعدہ قوانین دیوانی کی تعلیم و مطالعہ کی سہولتین بہم پہونچائی جاوین۔ میری راے مین یہ نہایت مہلک غلطی ہوگی کہ صیغہ انتظامیہ و صیغہ جوڈیشل کے لیے علیحدہ علیحدہ طریقے قایم کیئے جاوین اس سے ہر دو شاخون کی درمیان تناقص واقع ہوگا جس سے امور انتظامی کو بہت ناخوشگوار نقصان ہوگا۔

گواہ موصوف اس امر کے خلاف ہے کہ ہندوستان مین کسی مناسب مقام پر واسطے تربیت امیدواران سول سروس ہند کالج کھولا جاسے۔

بجواب سوالات میر مجلس صاحب مسٹر برکٹ صاحب نے بیان کیا کہ بجواب سوالات متعلقہ موجودہ طریقہ انتخاب میرا یہ خیال ہے کہ بہت سے ہندوستانی اس سروس مین داخل کیے جاوین مین اصلاح کے اپنے ذاتی تجربہ سے کہتا ہون کہ مجھکو کوئی وکیل ایسا نہین ملا کہ جو عہدہ ڈسٹرکٹ جج کی خاطر خواہ قابلیت رکھتا ہو میرا مشورہ یہ ہے کہ جو عہدہ دار اعلے تر عہدون پر مقرر کیے جانے کے لایق نہون اون کو عہدہ سے لازمی طور پر پنشن دیکر علیحدہ کر دیا جاوے۔ اس سے سروس کو اور نیز خود عہدہ دار مذکور کا فایدہ ہے۔

بجواب سوال لارڈ رونلڈشی صاحب کے گواہ موصوف نے بیان کیا کہ اعلے عہدون کے لیے پراونشل سروس سے انتخاب کیا جاوے کچھ اس وجہ سے کہ پراونشل سروس مین ترقی ہو اور کچھ اس لیے کہ قبل اس کے کوئی شخص اعلے عہدہ انتظامیہ پر مقرر کیا جاوے وہ انتظامی امور مین خاطر خواہ قابلیت بڑھاوے گا۔ اس سوال کے جواب مین کسقدر جلد ایسی ترقی کے اسکیم کو پسند کرتے ہین یعنی یہ کہ پراونشل سروس سے

اسطے عہدہ انتظامی پر بلاکسی نقصان سول سروس کے پہونچایا جاسکے گواہ نے بیان کیا کہ مین دس سال کم از کم انتظار مناسب جانتا ہون ۔

بجواب سوال ۔ مسٹر تھیوڈور مارسین صاحب نے آپ سے بیان کیا کہ اس انتخاب افسران کا شاخ جوڈیشل کے لیئے آٹھ سال ملازمت کے بعد مناسب جانتا ہون ۔

س ۔ مسٹر تھیوڈور مارسین صاحب ۔ آپ کے دانست مین جوڈیشل افسر کو عام انتظام ملک سے کسقدر واقفیت ضروری ہے ۔

ج ۔ مثلاً جو شخص پولیس اور پٹواری کے کام کو جانتا ہے وہ اچھا و معقول جج ہوگا ۔

س ۔ ہم کو بسبب واقفیت قانونی ماتحت حکام دادگستری کے مخالفت رائین مل رہی ہین آپ ہی اسکے متعلق کچھ کہہ سکتے ہین ۔

ج ۔ اسبات کا جواب دینا بہت مشکل ہے ۔

بجواب سوال ۔ مزید مسٹر برکٹ صاحب نے کہا کہ قانونی اور عام قابلیت پراونشل سروس کی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے ۔

س ۔ مسٹر عبدالرحیم صاحب گاہ بحیثیت جوائنٹ مجسٹریٹ آپ قانون کی اندرونی نکات سے ناواقف ہین اور آپ کو عہدہ دیا گیا جہان آپ کو حکام عدالت ہائے ماتحت کے فیصلون کی ناراضی سے اپیل کی سماعت کرنا پڑتی ہے جن مین سنجیدہ قابل بحث ہندو شاستر و شرع اسلام و قانون رہن وغیرہ ہوتے ہین تو کیا آپ ایسی صورت مین وکلاء کی امداد پر انحصار کرتے ہین یا کیا ۔

ج ۔ جواب ۔ ہان ۔

س ۔ اور جسقدر وکیل لائق ہوگا ویسے ہی عمدہ آپ کے فیصلے ہونگے ۔

ج ۔ بلاشک ۔

بجواب سوال مسٹر جسٹس ٹڈبال صاحب سے آپ نے کہا کہ کثرت سے ممبران سول سروس چار فیصدی پنشن کے چندہ سے مطمئن ہین ۔

شہادت بابو شیو پرشاد صاحب

بابو شیو پرشاد ڈپٹی کلکٹر آگرہ نے بیان کیا کہ مین جملہ سوالات کے جواب دینے کا

مجاز نہین ہون جو سول سروس سے متعلق ہین اور اس لیے مین پراونشل سروس دینز سول سروس ہند کے موٹی موٹی باتون کے جواب دینے پر اکتفا کرون گا۔ میری دانست مین موجودہ طریقہ امتحان سول سروس ہند کے اصولاً قابل اطمینان ہے اس کی وجہ سے ہندوستان کو بہترین درجہ کے لایق لوگ میسر ہوسے ہین لیکن یہ طریقہ ہندوستانیون کے داخلہ کے لیے موزون نہین ہے بالفعل اس کا علاج طریقہ امتحان متحدالوقت نہین ہے بلکہ شاہی وظیفہ جات و دیگر امداد جو ہونہار نوجوانون ہندوستانیون کو بہم پہونچائی جاوے کہ انگلستان مین جا کر امتحان مقابلہ مین شریک ہون۔ اسی سلسلہ مین آپ نے بیان کیا کہ بہت سے اعلیٰ عہدے ضروری ہے کہ اہل انگلستان کے ہاتھ مین انتظام معقول کے لحاظ سے رہین اس مین شبہ نہین ہے کہ اگر ہندوستان مین امتحان مقابلہ قایم ہوگا تو یوروپین حکام کی تعداد بقدر غیر معقول گھٹ جاوے گی شاید یہ دلیل پیش کی جاوے کہ ہندوستان مین تعلیمی سہولتین ایسی نہین ہین جن سے ایسا اندیشہ پیدا ہوسکے لیکن مین ایسا بیت ہمت نہین ہون کہ اس بات کا خوف دل مین لاؤن کہ اگر ہندوستان کے نہایت لایق وفایق لوگون کو موقع مقابلہ کا ہندوستان مین بہم پہونچایا جاوے کہ وہ دوسرے اقوام کے مقابلہ مین آوین تو وہ اون سے بہت پیچھے رہ جاوینگے میری دانست مین یہ بات خطرناک ہوگی کہ یہ اسکیم بطور آزمایش جاری کی جاوے اور جب اس سے اہل یوروپ کی تعداد گھٹنے لگے تو اسکو چھوڑ دیا جاوے پولیٹکل نکتہ نگاہ سے یہ بات تو کیسی ہی پسندیدہ کیون نہ ہو کہ ہندوستان کی عام راے اور نسبت قایم ہونے امتحان مقابلہ عمل کیا جاے تاکہ اون کی دل شکنی نہ ہو لیکن یہ بات اوس سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوگی کہ برٹش طریقہ انتظام محفوظ رکھا جاے۔ اور اس کے اتبری کا موقع نہ ہو یا یہ موقع ہو کہ آیندہ امتحان مذکور قایم کردینے اور آزمایش مین اس کی کامیابی خاطرخواہ کے بعد پھر اوسی پورانے طریقہ پر عمل درآمد کی جانب پلٹنا پڑے میرے خیال مین ہندوستان یا اوس کے ہر صوبہ مین امتحان کا قایم ہونا مفید نہ ہوگا ہان پراونشل سروس کا امتحان زیادہ سخت کردیا جاے اور ہندوستانیون کو وہ عہدے دنیا جو سول سروس ہند کے لیے محفوظ ہین اوسی ذریعہ اور طریقہ پر محدود کردیا جاے۔

ادنے ملازمت سے ترقی پاکر عہدہ حاصل کیا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اس قسم کے
مزید عہدے کسی جماعت یا درجہ کے لوگون کو بموجب اون اختیارات کے
جو لوکل گورنمنٹ کو خاص حالتون مین ایسے تقررکی نسبت عطا ہوئے ہین
دیے جا سکتے ہین آبادی کی تعداد کو اگر جانچ کے طور پر لیا جاوے تو ان صوبہ جات
مین ہندو مسلمانون کی تعداد ۸۵٫۸ و ۱۴٫۲ فیصدی مردم شماری حال کی ہے یہ
دونوان فرقے کسقدر ۵۸٫۹ و ۴۱ فیصدی سے زاید عہدہائے ڈپٹی کلکٹری پر مامور
ہین یعنی ہندو ۵۸٫۹ فیصدی سے اور مسلمان ۴۱ فیصدی سے کسی قدر زاید عہدہ
مذکور رکھتے ہین ان اعداد سے خود اظہار واقعات ہو رہا ہے زیادہ نکتہ چینی
درکار نہین ہے۔

یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ تین درجہ ہائے اعلیٰ ترین مین ہندوون کی تعداد کم
ہے یعنے ہندوون کے ہاتھ مین ۶۔ اور مسلمانون اور اینگلو انڈین وغیرہ
کے ہاتھ مین ۹۔ ایسے عہدے ہین یعنے اول الذکر پانچ اور آخر الذکر ہر عہدہ پر
ممتاز ہین اور یہ نتیجہ بھی اوس انتخاب زاید کا جو بہت سال گذشتہ سے
ہوتا آیا ہے۔

مسٹر جسٹس میکڈانل صاحب جج۔ لارڈ میکڈانل صاحب ہین اون کے عہد
مین رسیدی عہدہ ہائے کی شرح ۲ تراسکے تھی اور یہ مناسب انتخاب چار سو
روپیہ تنخواہ سے درجہ مین اون کی عہد مین تھا اوسوقت سے تقریبا نصف
عہدے اون لوگون کو عطا ہوئے۔ نسبت اون لوگون کے جو خود مختار
ریاست ہائے ہند مین عہدہ پاسکر ہوئے ہین مسلمانون کی تعداد زاید
ہے اولاً یہ واجب ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ یہ پالیسی کہ جو زیادہ لائق ہو عہدہ
پاوے برقرار رکھی جاوے اور انتخاب خاصکر بذریعہ امتحان مقابلہ کے
حتی الامکان کیا جاوے ایسی صورت مین کسی کو شکایت کا موقع باقی نرہیگا
اور ہر گروہ جیسا کہ حال مین ہو رہا ہے یہ کوشش کرے گا کہ اپنے آپ کو
مقابلہ کے لائق بنا دے بخلاف اس کے یہ واجب نہین ہے کہ کوئی
جماعت بروے طریقہ نامزدگی کے اپنے واجبی حصہ سے زیادہ پاوے اور

کسی جماعتی رعایت سے جو صرف قومی بحث پر مبنی ہو قابلیت و کابلیت کے قربانی نہ ہو سکے - میری راے مین گورنمنٹ کو اس بارہ مین ایسا قدم بڑھانا نہین چاہیے کہ مسلمانوں مین شیعہ و سنی اور عیسائیون مین کیتھالک اور پروٹسٹنٹ اور ہندوؤن مین مختلف فرقہ جات وغیرہ کا جدا جدا لحاظ کیا جاوے -

بجواب سوال - جرح مسٹر شیو پرشاد نے بیان کیا کہ موجودہ طریقہ انتخاب کے ذریعہ سے عمدہ درجہ کے حکام میسر آئے ہین اور نیز کہ طریقہ سے انتخاب کا میدان بہت وسیع ہو گیا ہے اور میرے خیال مین جو نقص موجودہ طریقہ مین جانتک ہندوستانیون سے تعلق رکھتا ہے واقع ہوا ہے وہ امتحان مقابلہ ہندوستان مین قایم ہونے سے رفع نہین ہو سکتا بلکہ شاہی وظیفہ و دیگر سہولیتون کے ذریعہ سے دور ہو سکتا ہے جو ہونہار نوجوانان ہند کو عطا کئے جاوین - امتحان مذکور کے ہندوستان مین قایم ہونے سے یورپین حکام کی تعداد کم ہو جاویگی اور گو ہندوستانیون کے عام راے کی پیروی کرنا کہ ہندوستان مین امتحان مقابلہ قایم کیا جاوے پولیٹکل نکتہ خیال سے کتنا ہی پسندیدہ کیون نہ ہو الا یہ بات زیادہ تر پسندیدہ ہے کہ انگریزی طرز حکومت و انتظام محفوظ رہے اور موقع پیش نہ آوے کہ اوس مین کمی ہو او - بالآخر پرانا طریقہ جاری و نافذ رکھنے کا موقع آ جاوے -"

میر مجلس صاحب کی جرح پر آپ نے کہا کہ یہ بات نہایت نقص کی ہوگی کہ نوجوان سویلین قبل از آغاز اپنے منصبی خدمات کے اپنی شادی کر لین میرا منشا ہے کہ سویلین صاحبان کو ہندوستانی طرز زندگی اور ان کے حالات سے بخوبی واقف ہونا ضروری ہے نسبت تقرر عہدہ ہاے پراونشل سروس کے آپ چاہتے ہین کہ ایک بورڈ انتخاب کا قایم ہو کہ وہ امیدواران کی درخواستون کا فیصلہ کرے بجاے اسکے کہ ہر ایک مربی و سرپرست اپنے اپنے نامزد کردہ امیدوار کے دعوے کی تایید کرے - میری دانست مین الفاظ "پراونشل سروس" نشان بے عزتی نہین ہے لیکن اوس سروس کے لوگون کو سب ان سول سروس بنظر حقارت دیکھتے ہین -

بجواب سوال مسٹر ہیمک صاحب کے آپ نے بیان کیا کہ سول سروس کے لیے عمر کی تعداد گھٹانا ہندوستانی نوجوانوں کے لیے بہت بڑا نقصان ہوگا۔

شہادت آنریبل پنڈت موتی لال صاحب نہرو

پنڈت صاحب نے بیان کیا کہ موجودہ طریقہ انتخاب اصولاً عام پسند و تسلی بخش ہے لیکن اس سے پہلے یہ طریقہ ہندوستانیوں کو ملکی انتظام میں واجب حصہ دینے سے قاصر رہا ہے آپ کی رائے میں کوئی دوسرا طریقہ انتخاب بااثر سرکاری بمقابلہ امتحان مقابلہ کے کمتر قابل اعتراض ہے نسبت متحد الوقت یکساں امتحان کے آپ نے فرمایا کہ تمام تر تعلیم یافتہ جماعت کی یہ خواہش ہے کہ انگلستان و ہندوستان ہر دو ممالک میں امتحان مقابلہ ایک ساتھ ہو اور یہ نہایت قدرتی تمنا ہے اور درحقیقت انصاف بھی مقتضی اس کا ہے کہ سول سروس ہند کا امتحان صرف ہندوستان میں ہوا کرے لیکن اس کی راہ میں بہت سی دقتیں پیش آتی ہیں اور میری رائے میں وہ دقتیں صرف اسباب سے رفع ہو نہیں ہو سکتی کہ امتحان ہر دو ممالک میں ہوا کرے ممکن ہے کہ ایسا وقت آجاوے اور میں امید کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں وہ زمانہ بعید نہیں ہے کہ جب ہندوستان کی یونیورسٹیاں ایسے آدمی نکالیں گے کہ جو اکسفورڈ کیمبرج کی یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ اصحاب سے کسی حال میں کم نہ ہونگے لیکن ابھی یہ بات نہیں ہے امتحان مقابلہ کے حامیان کو یہ بات فرداً فرداً قبول ہے کہ جو لوگ اسباب پر اصرار کرتے ہیں کہ بعد انتخاب ہند کے وہ منتخب شدہ امیدوار یورپ میں تربیت حاصل کرے۔ اسکی نسبت مجھکو صرف یہ کہنا ہے کہ میں اسبات کا یقین نہیں کرتا کہ کوئی شخص بعد عہدہ پانے کے اس ذریعہ سے خصوصیت پیدا کرنے کی طرف راغب ہو لیکن بات یہ باقی رہ جاتی ہے کہ موجودہ طریقہ نے ہندوستانیوں کے لیے سروس کا دروازہ مسدود کر دیا ہے۔ اور یہ کہ بہت سے قابل ہندوستانی اب موجود ہیں اور موجود رہیں گے کہ جنکو اگر ویسی ہی سہولتیں دی جائیں جیسی کہ انگلستان کی رعایا

کے لیے مہیا ہین گو وہ صرف داخل سروس ہی تبر ہوتے بالکہ انکی قابلیتون سے اس ملازمت کا اعزاز قایم رکھتے ظاہر اسیہ فرض گورمنٹ کا ہے کہ ہندوستانیون کو اونکی مطابو بہ سہولتین عطا کرے۔

سوال یہ ہے کہ ایسا انتظام بطرز معقول بغیر سروس کے اعزاز و قابلیت کے کم کیے ہوے کسطرح پر ہوسکتا ہے۔ اس امر مین خاطر خواہ اصلاح کی ایسی سخت ضرورت ہے اور نہ ہندوستان مین امتحان مقابلہ قایم ہونے سے کوئی زیادہ مطمین نہ ہو تاہم اور کوئی اور طریقہ اس ضرورت کے رفع کرنیکا تجویز نہین ہو سکتا۔ میری راے مین واجب ترین طریقہ اس اصلی آرزوے اہل ہند کے بر لانے کا کہ جس سے ملک معظم کی کسی دوسری رعایا کو مضرت نہ پہونچے یہ ہے کہ اونکو اور امیدواران اہل انگلستان کو امتحان مقابلہ سے پہلے اور نہ اوسکے بعد ایک نظر سے دیکھا جاے۔ اسکے لیے میری یہ تجویز ہے کہ ہندوستان مین ایک ابتدائی امتحان مقابلہ قایم کیا جاوے جس مین ملک معظم کی تمام پیدایشی رعایا داخل ہوسکے اور اس امتحان کا تعلیمی کورس اوسی کے ہم پلہ ہو جیسا کہ سول سروس امتحان کے لیے مقرر ہے لیکن علمی قابلیت بمقابلہ اوسکے جو سول سروس کے لیے درکار ہے کم رکھی جاے۔

اس امتحان کے لیے عمر کا تعین ۱۷ سے ۱۹ سال تک کرونگا اور اون مین سے اول نمبر ۲۰ یا ۳۰ کامیاب شدہ امیدواران کو تین سال کے لیے کسی یونیورسٹی انگلستان مین تعلیم حاصل کرنے کے لیے دو سو پونڈ سالانہ وظیفہ دینا مناسب سمجھتا ہون۔

س دکیا آپ کسی دوسرے طریقہ انتخاب شاخ جوڈیشل سول سروس ہند کے لیے سفارش کرتے ہین اگر کرتے ہین تو مہربانی کرکے اپنا مجوزہ طریقہ بتلائے۔

ج میری راے مین ممبران سول سروس تین سال ملازمت کے اندر جوڈیشل شاخ کے لیے اپنا رجحان دلی ظاہر کرین اور جب یہ ہوجاے تو اون کو اختیار انفصال مقدمات دیوانی جن کی سماعت منصفان کرتے ہین۔

نیز اختیارات انفصال مقدمات فوجداری بحیثیت مجسٹریٹ دیئے جاوین اور بعد ازان
اونکو کوئی مقامی پولیس کے اختیارات نہ دیئے جاوین اور جب وہ اسسٹنٹ
ججی کے عہدہ پر پہونچین تو اون کو صیغہ دیوانی کے وہی اختیارات عطا کیے جاوین
جو سب ججان کو حاصل ہین۔

پنڈت موتی لال صاحب نہرو نے بجواب سوال میر مجلس صاحب یہ بیان کیا کہ مین فرقہ جات کے
لحاظ سے عہدون کے دیے جانے کا مخالف ہون اور اس سے مشکلات
کا عملی انتظام ملک مین حائل ہونا نظر نہین آتا۔

بجواب سوال لارڈ رونالڈشی صاحب یہ فرمایا کہ جو اظہار راے مین نے کیا ہے وہ
میرا ذاتی ہے نہ وہ کہ جسکو صوبہ جات متحدہ کی کانگریس کمیٹی نے جسکا مین میر مجلس
ہون ظاہر کیا ہے۔

بجواب سوال مسٹر عبدالرحیم کے آپ نے کہا کہ صوبہ جات متحدہ کا بار یعنے وکلاے و بیرسٹران
قابل و لایق ہین اگر پندرہ یا دس سال کے پیشہ وکالت کیے لوگ مل سکتے
ہین جو ڈسٹرکٹ و سشن ججی کے عہدے قبول کرین۔

بجواب سوال مسٹر رمزے میکڈانل صاحب آپ نے بیان کیا کہ مجھکو یہ معلوم ہے کہ جب
انگلستان و نو آبادی ہاے اور ہندوستان کی سول سروس علیحدہ علیحدہ تھین
تب یہ سروس زیادہ وقیع سمجھی جاتی تھی۔

س۔ کیا آپ اسکو مناسب خیال نہین کرتے کہ وہ لوگ جو امتحان پاس کرکے آتے
ہین اونکو ہندوستانی معاملات مین حقیقی دلچسپی ظاہر کرنا چاہیئے۔ نہ محض روپیہ
کمانا۔

ج۔ فی الواقع۔

یا یہ کہ آیا کسی زمانہ آیندہ مین یہ غیر ضروری ہوگا کہ یورپین طریقہ انتظام ملک
پر اصرار کیا جاے۔ کیونکہ آپ یہ خیال نہین کرتے ہین کہ یہ سوالات موجودہ عملی
بحث کے سلسلہ مین آگئے ہین۔

س۔ کیا آپ یہ خیال کرتے ہین کہ ایک معینہ تعداد ملک معظم کی یورپین رعایا کی
اعلے عہدہ ہاے انتظام ملکی پر مامور ہونا چاہیئے اگر آپ کی راے ایسی ہے

تو کس قدر بڑی تعداد سول سروس ہند کے جماعت کی آپ کی خیال مین بحالات موجودہ بذریعہ تقرر اہل ہند واجب طور پر تادر ہونا چاہیئے۔

ج - یہ اصول کہ تعداد یورپین اصحاب کی جو انتظام ملکی و مالی پر مامور ہون وہ ایسی مقرر ہے کچھ تعداد مین ہونا چاہیئے جو مغربی طریقہ و ڈھنگ کے انتظام قایم رکھنے کے لیے مناسب ہون یا کفایت شعاری کے لحاظ اسکا طالب ہے ابھی تک کوئی کوشش نہین کی گئی کہ اس تعداد کی صراحت کی جاوے اور یہ کہ ایسی تعداد قائم ہوا اور بروے موجودہ طریقہ انتخاب کے کوئی بات مانع اسکی ہندوستان مین نہین ہے کہ ہر جگہ عہدہ ہاے سول سروس ہند پر ہندوستانی مقرر کیے جاوین یہ امر کہ تعداد ہندوستانیون کی جو اون سے اتنک سروس مذکور مین بھرتی ہو گئے ہین زیادہ نہین ہے اس کے وجوہ دیگر ہین اگر اونکی تعداد زیادہ ہوتی تو یہ بات غالباً ضروری معلوم ہوتی کہ اونکی حد تعدی یا تعین کیا جاے اور چونکہ وہ وقت ابھی نہین آیا ہے۔

جب کہ یورپین عہدہ داران کی کمی کسی خاص تعداد مین پسندیدہ مقصود ہو لہذا یہ بات کہنا آسان نہین ہے کہ وہ زاید یا انتہاے تعداد سول سروس ہند کے عہدون کی کیا ہے جسپر ہندوستانیون کا تقرر ہونا چاہیئے یہ بات انتخاب کے طریقہ اور ہر صوبہ کی حالت پر منحصر ہے اولاً انتظام سلطنت کا مغربی یوروپین بنیاد پر قائم رہنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ بحالت موجودہ ایک معین تعداد یوروپین عہدہ داران کی قایم رہے لیکن یہ تعداد مستوجب اس کی ہے کہ اسکو اس حد تک مضرت پہونچے جسمین اون کے ہمعصران ہندوستانی نے یوروپ کے قیام و تعلیم حاصل کر کے مغربی خیالات کے واقفیت حاصل کی ہے موجودہ طریقہ انتخاب کی رو سے ہندوستانی ممبران سول سروس ہند نے کامل واقفیت اون خیالات کی حاصل کرلی ہے لیکن امتحان مقابلہ یہان قائم ہونے سے حد بالا یہ بات جاتی رہے گی لہذا موجودہ طریقہ انتخاب سے ایک کمتر تعداد اہل یوروپ کی بمقابلہ دوسرے طریقہ کے ہو جاوے گی۔

س - کس مقدار تک اختیارات صیغہ انتظامیہ و صیغہ دادرسی مختلف ہین کیا اسمین کوئی تبدیلی پسندیدہ ہے اور اگر ہے تو کس طریقہ سے۔

جج چند سالہاے گزشتہ سے جو یہ مطالبہ بعض بعض مقامات مین کیا جاتا ہے یعنی
یہ کہ ہر دو صیغہ کے اختیارات و کام علیحدہ علیحدہ کر دیئے جاوین اسکا تعلق صرف
گروہ مجسٹریٹیان سے ہی اعلے درجہ کی عہدہ ہاے صیغہ دادگستری مثلاً اسسٹنٹ سشن
جج و ججان عدالت ہاے خفیفہ و ڈسٹرکٹ و سشن ججان اختیارات صیغہ انتظامیہ نافذ نہین کرتے جہانتک
صوبہ جات متحدہ کا تعلق ہے یہان کوئی واقعی مطالبہ علیحدگی اختیارات نہین کیا
جاتا ہے چند ترقی پذیر اصحاب جو منتظر اس بات کے ہین کہ رفتار زمانہ سے پیچھے نہ رہین
اور چند اخبارات جو اپنے اپنے مالکان کی خیالات کا عکس اوڑاتے ہین یا دیگر صوبہ
جات کے اختیارات کا تتبع کرتے ہین وہ البتہ اس شور و غوغا مین شریک ہین لیکن
یہ سب باتین دوسرے صوبہ جات سے یہان آئی ہین اور ان صوبہ جات مین اس کے
متعلق بہت کچھ سنا گیا ہے۔

میری دانست مین یہ کہا جا سکتا ہے کہ دیگر مقامات مین کچھ ہی صورتین کیون نہ ہون یہان
اپنے تبادلہ طریقہ انتظام کی ضرورت نہین ہے۔ فی الحقیقت ایسا انتظامی اختیارات
کا موثر طور پر علیحدہ کرنا ناممکن ہے اگر علیحدگی لازمی سمجھی و عمل مین لائی جاوے گی
تو نتیجہ اسکا بالیقین یہ ہوگا کہ ضلع کے فوجداری معاملات کا انتظام زیادہ تر ہندوستانیون
کے ہاتھ مین آجاوے گا۔ میری دانست مین بہت سے اضلاع صوبہ ہذا مین ایسی
علیحدگی کی نہین جا سکتی ہے۔ اس مین بھی شبہہ نہین ہے کہ موجودہ اساس طریقہ
انتظام مین عملہ اور اہتمام و اختیارات کے نگرانی کا کام دوچند ہوجاوے گا اور
انتظام مین بہت بڑا خلل واقعہ ہوگا اور اُس کی کاملیت کم ہوجاویگی البتہ یہ ضروری
ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ عام اس سے کہ وہ ہندوستانی ہون یا اہل یورپ
ایسا افسر ہونا چاہیئے جسپر یہ بھروسا ہو کہ وہ اپنے اختیارات کا بیجا استعمال نہ کرے گا
لیکن کوئی شخص جسپر ایسا بھروسہ نہین کیا جا سکتا ہے۔ اس قابل ہے کہ ڈسٹرکٹ
مجسٹریٹ مقرر کیا جاوے۔

مسٹر کلے صاحب بہادر

بجواب سوال جرح میر مجلس صاحب کے مسٹر کلے صاحب نے بیان کیا کہ باوجود ۲۰ سال
گزشتہ کے تبدلات کے تنخواہان سول سروس ہند کی بخلاف تمام دیگر ملازمتون
کے اپنے سابقہ شرح پر قائم ہے اس مین شک نہین کہ ان کی تنخواہ اب تک قرار رہی ہے

لیکن اس کے ممبران کی حیثیت بالخصوص اس کے جو نیر ممبران کی بمقابلہ ممبران دیگر ملازمت ہائے ہم عصر کے بہت کم ہو گئی ہے۔

بجواب سوال مسٹر برمزے میکڈانل صاحب آپ نے بیان کیا کہ امتحان کی شرکت سے پہلے اور قطع نظر کامیابی امتحان کے مین ہندوستان مین آنا پسند کیا تھا اور سول سروس دہ سکے تھے۔ آپ کے نظر مین ایک ہزار روپیہ سالانہ کی پنشن کے لحاظ سے اس جانب لوگون کا رجحان نہین جب عمر مین کوئی شخص امتحان شریک ہوتا ہے اوسوقت وہ زیادہ تر اسکا خیال نہین کرتا۔ دو سال آئندہ مین پنشن وغیرہ کی کمی کا معاملہ کیا ہوگا گو کسی امیدوار سے یہ کہا بھی جاتا ہے کہ پنشن کم ہو جاوے گی۔ قبل اسکے کہ جب کہ مین ہندوستان آیا تب سے یہ کہا گیا تھا کہ بعض پیشہ ہائے صیغہ جات مین ترقی کا دورہ مسدود ہے جب مین کالج مین تھا مین جانتا تھا کہ انڈین سول سروس عمدہ میدان ملازمت خیال کیا جاتا تھا اور نیز میدان اہل انگلستان کے لیے بڑا میدان ترقی قطع نظر تنخواہ کے سمجھا جاتا ہے مین کہ آیا آکسفورڈ اور کیمبرج مین سول سروس ہند کی عزت حال مین گھٹ گئی ہے۔

سوال مسٹر میکڈانل صاحب۔ کیا کسی امیدوار کو ہمت دلا سکتے اور ہندوستان سے بذریعہ مطالعہ کتب متعلقہ بنی نوع انسان ساکن ہندوستان والواب مردم شماری زیادہ دلچسپی پیدا کر سکتے ہین کہ وہ اونکو اپنی ملازمت مشروطیہ امتحان مین پڑھا کرے

ج۔ میری دانست مین امیدوار خود اپنی طبیعت سے ان کتب کو پڑھے گا۔

بجواب سوال مسٹر فشر صاحب کے آپ نے کہا کہ میری سفارش اسبارہ مین کہ سنسکرت وعربی کے لیے برابر نمبر دیئے جاوین۔ بالکل صحیح ہے اور مین جانتا ہون کہ ہندوستانیونکو عمدہ موقع دیا جاوے۔

س مسٹر فشر صاحب۔ ہمارے پاس شکایتین پہونچی ہین کہ سول سروس ہند کے اصحاب ہندوستان کے لائق دماغ لوگون سے میل جول نہین رکھتے کیا اس مین واقعی سچائی ہے یا نہین۔

ج۔ مین اپنے تجربہ سے اس کے جواب دینے کی جرات نکرونگا لیکن اگر اسمین کچھ صداقت ہے تو کوئی ایسی کوشش ہونا چاہیے کہ یہ نقص رفع ہو جاوے۔ میرے خیال مین

ہندوستانون کی اعلیٰ تصانیف کے مطالعہ سے اس مین بہت مدد ملے گی۔

س۔ آپ کی نظر مین وہ کیا ذرایع نہین ہین جن سے سول سروس زیادہ ہردلعزیز ہوجاوے
فرض کیجیے کہ ہردل عزیز نہین ہے کیا آپ یہ مشورہ دینگے کہ تنخواہ مین اضافہ
اور نئے قواعد مین ترقی کیجاوے۔

ج۔ چند ذرایع ممکن الحصول ہین۔ بحث تنخواہ غور طلب ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ مجھکو
معلوم نہین ہے کہ آیا بحث پنشن کا خیال امیدواران کے دل مین زیادہ ہوتا ہے۔

بجواب سوال دیگر مسٹر فشر صاحب سکر آپ نے کہا کہ اس امر کے جاننے سے تعجب نہ ہوگا
کہ انگلستان کی ایک یونیورسٹی کم از کم یہ خیال نہین کرتی ہے کہ قابلیت سول سروس
ہند کی کم ہوگئی۔

شہادت سید نبی اللہ صاحب بیرسٹر

سید نبی اللہ صاحب مروجہ طریقہ انتخاب بنا بر عہدہ ہاے صیغہ سول سروس ہند کو قابل
اطمینان تصور نہین کرتے کیونکہ امتحان مین تعداد نمبران صرف معیار قابلیت ہے
اور یہ کہ صرف انگلستان مین امتحان ہوتا ہے لہذا آپ نے تبدیلیات ذیل بتلائین
یعنی یہ کہ سب لوگون کو استحقاق شامل امتحان نہین ہونا چاہیے بلکہ کوئی طریقہ
نامزدگی اور انتخاب کا قایم ہونا چاہیے اور ہندوستان اور انگلستان دونون ممالک
مین امتحان لیا جاوے۔

اسی سلسلہ مین آپ نے کہا کہ ایک عام فہرست طیار ہوا کرے اور منجملہ کامیاب شدہ امیدوارون کے
چند اول درجہ امیدوار انکو استحقاق عہدہ ملنا چاہیے اور باقی تعداد مین انتخاب کیا جاوے مگر یہ لحاظ
رہے کہ اعلیٰ جماعت کے ہر گروہ کے لوگ داخل ملازمت ہون اور ایک معینہ تعداد
سے زیادہ انتخاب نہ کیا جاوے یعنی فہرست امیدواران پاس شدہ مین ایک معین تعداد
تک انتخاب محدود رہے وہ لوگ جو اس تعداد سے پیچھے نمبر پر ہون وہ ناقابل
ملازمت سمجھے جاوین اس طریقہ سے میرے دانست مین ان امیدواران کی قابلیت
مین بہت کم تفاوت ہوگا کہ جو چند نمبرون سے پیچھے رہے ہین اور جنھون نے باشندگان ہند کو

اپنے خدمات سے اطمینان دلایا ہے۔ میں ہندوستانیوں کے لیے جداگانہ امتحان قائم ہونے کا حامی نہیں ہوں کیونکہ اس سے شناخت تفرقہ بندی ہوگی اور وہ لوگ ادنی درجہ کے سمجھے جاوینگے۔

بجواب سوالات مزید آپ نے بیان کیا کہ یورپین ممبران سول سروس کی عمدہ تعلیم و تربیت کا کچھ انتظام ضرور ہونا چاہیئے اور یہ کہ جو ہندوستانیوں کے ساتھ ہوتا ہے اوس سے ہندوستانیوں میں بد دلی پیدا ہوتی ہے اگر ہندوستانیوں کے ساتھ واجب سلوک کیا جاوے تو میری رائے میں وہ لوگ اپنے اکثر حقوق چھوڑ دینے کے لیے طیار ہونگے۔ آپ کا یہ منشا ہے کہ وکلاے و بیرسٹران کو عہدہ ہائے ججی کا بڑا حصہ ملنا چاہیئے یعنی ایک ثلث حصہ دیا جاوے میری یہ رائے ہے کہ ہر ایک ممبر سول سروس کو [illegible] کام کرنا چاہیئے اور قبل اسکے کہ وہ جج مقرر کیا جاوے عہدہ سب ججی کا کام کر چکا ہو۔

آپ یہ ضروری نہیں سمجھتے کہ بعض عہدے بذریعہ قانون ممبران سول سروس کے محفوظ رکھے جاویں اور ہندوستانی نصف عہدوں پر جو سول سروس کے فہرست میں درج ہیں مقرر کیے جاویں انگریزی ممبران سول سروس نے ہندوستان کی مروجہ زبانوں کی واقفیت میں علانیہ طور پر خامی ظاہر کی ہے۔

بجواب سوال میر مجلس صاحب آپ نے بیان کیا کہ عہدہ ہائے مندرجہ فہرست کے حکام اپنے عہدہ کی پوری تنخواہ پاتے ہیں۔

بجواب سوال مسٹر ہمک صاحب جو اس نے کہا کہ گورنمنٹ ہند فرقہ جات کے قائم مقامی کے واسطے کونسل واضعان قانون کی فہرست اسماے مرتب فرماتی اور تعداد عہدہ ہاے ہر فرقہ کے بیت سرکلرات جاری کرتی ہے تو مجھکو معلوم نہیں ہوتا کہ کیوں گورنمنٹ ایسی فہرست کا مرتب فرمانا پسند نکرے گی۔

بجواب سوال مسٹر ہمک صاحب گواہ مذکور نے بیان کیا کہ جب میں نے یہ بیان کیا کہ انتظام خاص تعلیم کا ایسا کیا جاوے کہ امیدواران سول سروس ہندوستانیوں کے ساتھ واجب برتاو کریں اوس سے میرا مطلب یوروپین ممبران سول سروس سے عموماً اور دیگر امیدواران سول سروس سے خصوصاً ہے۔

مسٹر نبی اللہ صاحب نے جرح کے سوال پر بجواب مسٹر مسیح صاحب بیان کیا کہ مین صیغہ انتظامیہ کا صیغہ دادگستری سے کامل علیحدہ کر دیا چاہتا ہون۔

س۔ مسٹر فشر صاحب۔ آپ کے نظر مین انڈین سول سروس کے ممبران مقررہ کا معقول کورس تعلیمی کیا ہونا چاہیئے۔

ج۔ امیدوار ضرور ہے کہ اعزاز کے ساتھ بی اے ڈگری یافتہ ہین۔

س۔ ہندوستانی طالبان علم کے لیے مابین عمر ۱۶ یا ۱۸ اسکے کس مضمون کی تعلیم آپ مناسب سمجھتے ہین۔

ج۔ انگریزی و علم ریاضی۔

س۔ آپ کی دانست مین ہندوستانی ممبر سول سروس ہند اس کام کے لیئے امتحان کے کورس لینے سے زیادہ تربیت یافتہ ہوگا یا علم ریاضی سے۔

ج۔ علم ریاضی کی تعلیم سے وہ زیادہ تربیت یافتہ ہوگا بمقابلہ لٹریچر کے۔ بجواب سوال مسٹر کرنسے میکڈانل صاحب کے آپ نے بیان کیا کہ مین گورنمنٹ سے یہ درخواست کرونگا کہ حکومت کے عہدون پر ہماری جماعت کو کافی حصہ دیا جاوے مین رائے کو قبول نہین کرتا کہ انتظامی امور مین کامیابی افراد پر منحصر ہے اور قانون سازی مین جماعت پر۔ بجواب سوالات مزید آپ نے کہا کہ محمڈن یونیورسٹی اسکیم مین وہ ایسی مکمل تعلیم دینگے کہ مسلمان نوجوانون کو انگلستان جانے کی ضرورت نہ رہے گی لیکن اسکے علاوہ مین یہ پسند کرونگا کہ لڑکے ایک سال کے لیے کم از کم بعد حاصل کرنے ڈگری کے ولایت بھیجے جاوین تاکہ وہان جاکر انگریزی طرز معاشرت و طریقہ سیکھین جو انتظامی خدمات کے انجام دینے کے لیے ضروری ہین۔

اپنے بیان کے آخر مین مسٹر نبی اللہ صاحب نے خود بخود یہ بیان کیا کہ مسلم لیگ اختیارات صیغہ انتظامی دادگستری کے قطعی علیحدگی کا حامی ہے اور اس مضمون کا رزولیوشن مسلم لیگ مذکور نے پاس کیا ہے۔

شہادت جے ایس کیمبل سی-ایس آئی سی-آئی-ای
کمشنر قسمت کمایون

مسٹر کیمبل صاحب نے اپنی یادداشت مین جو آپ نے دربارہ سول سروس ہند کے روانہ کی یہ فرمایا ہی کہ میری دانست مین محض مقابلہ بہترین طریقہ انتخاب سول سروس کا نہین ہے علاوہ قابلیت پاس کرنے امتحان کے بہت بڑی توجہ وضع داری مستقل مزاجی اور بعض بعض صورتون مین خاندانی تعلقات پر رکھنا چاہیے۔

مثلاً لارڈ لارنس صاحب کا لڑکا چند نمبرون سے ۱۸۶۸ء مین فیل ہو گیا نسبت مزید باتون کے اوسکو بہت زیادہ نمبر ملجاتے اور وہ اگر سروس مین داخل کرلیا جاتا تو بمقابلہ معمولی مقابلہ کنندہ کے اوسکا وجود سروس مین منفعت سے ثابت ثابت ہوتا بجاے موجودہ طریقہ مقابلہ محض کے مسٹر کیمبل صاحب پسند کرتے ہین کہ ایسا طریقہ دوسرا جاری ہو جو اوس طریقہ کے مشابہ ہو جو بحری افواج مین داخل ہونے کا ہے یعنی لڑکے اسکولون کے ہیڈ ماسٹران کی طرف سے آزادانہ نامزدگی کا قاعدہ مروج کیا جاوے اور اوسکے بعد بموجب حکم جناب وزیر ہند صاحب کے انتخاب کیا جاوے اور آخر مین منجملہ اون منتخب شدہ امیدواران کے امتحان مقابلہ ہو۔

مین انتخاب کے لیے عمر کی کمی چاہتا ہون یعنی ۱۷ سے ۱۹ سال تک کی عمر امیدوار کی ہو اس ذریعہ سے یہ ممکن ہوگا کہ سرکاری اسکولون سے انتخاب ہو سکے۔

والدین اور بالخصوص وہ تھوڑی مقدرت والے والدین اس کے خلاف ہین کہ بعد مصارف زاید تعلیم یونیورسٹی کے اونکے لڑکے داخل امتحان سول سروس ہون جہان وہ مستوجب کمانا کافی ہین اور ۲۴ سال کی عمر مین افواج یا کسی سرکاری محکمہ مین داخل ہونے کے لیے اونکی عمر زاید ہو جاوے۔ اسی سلسلے مین آپ نے فرمایا کہ میری دانست مین یہ بات لازمی ہے کہ زیادہ اعلے عہدہ ہاے صیغہ انتظامیہ اور بہت زیادہ تعداد عہدہ ہاے صیغہ دادگستری انگریزون کے ہاتھ مین بالضرور رہین اور میرے خیال مین یہ حیلہ گروہ اہل انگلستان سے

منتخب کیا جاسکے آپ نے یہ وکالت بھی کی ہے کہ ایک جدا گانہ شاخ سول سروس ہند میں بالکل ہندوستانی لوگ ہون اور آپ پراونشل سروس کے عہدہ داران کو سول سروس ہند میں داخل کرنا باستثناے خاص خاص عہدون کے پسند نہین کرتے۔

بجواب سوال جرح مسٹر کیمبل صاحب نے بیان کیا کہ مین وقت کے پیمانہ پر معین تنخواہ کا حامی ہون اور پنشن کے طریقہ مین تبدیلی مناسب سمجھتا ہون۔

بجواب سوال مسٹر رمزے میکڈانل صاحب کے بیان کیا کہ میرا یہ خیال ہے کہ جو لوگ سول سروس کے امتحان مین اول نمبر آتے ہین وہ عموماً ولایت کے عہدون کے لیے منتخب کیے جاتے ہین کیونکہ لوگون کا عموماً یہ اعتقاد ہے کہ اس سروس کی شرافت اور معقولیت ویسی نہین جیسی کہ پہلے رہی ہے۔

بجواب سوال مسٹر سلانی صاحب کے آپ نے فرمایا کہ یہ واقعی بات ہے کہ کوئی افسر ۲۵ سال ملازمت کے بعد پنشن پر کام سے علیحدہ ہو سکتا ہے۔

بجواب سوال مزید منجانب مسٹر فصیح الدین صاحب آپ نے فرمایا کہ مین امپیریل یعنی قانونی احکام سے تقرر عہدہ داران طریقہ کے از سر نو قایم کیے جانے کا مخالف ہون کیونکہ اسکا جو نتیجہ ہوا ہے وہ پسندیدہ نہین رہا۔

مسٹر بکیٹ صاحب بہادر

آئی سی ایس

مسٹر بکیٹ صاحب بہادر جوڈیشل کمشنر اودہ نے اپنے تحریری جواب مین نسبت مروجہ طریقہ انتخاب سول سروس ہند کے بیان کیا کہ موجودہ طریقہ انتخاب بذریعہ علانیہ امتحان مقابلہ کی موزونیت زیادہ تر لفظی مین ہے لیکن اس سے وہ

اعتراضات جو دربارۂ دیگر چارۂ کار انتخاب بذریعہ نامزدگی کیے ہوتے ہیں بآسانی رفع ہو جاتے
ہیں اسکا اصلی داعی نقص یہ ہے کہ وہ مخالفت اور تعصب جو اہل انگلستان
کے عام باشندگان کے جانب ہونے کا اندیشہ ہے وہ اس وسیع میدان
انتخاب سے رفع ہو جائے اور اس کے اصلی نقصانات یہ ہیں کہ اسکے
ذریعہ سے امیدوار کے مزاجی و طبعی حالات کا اندازہ کرنا ممکن ہوتا ہے
اور قبل از وقت دماغی قابلیتوں کا فیصلہ ہوتا ہے۔ جسکا عام الفاظ و
معنی میں یہ مطلب ہے کہ تو [illegible] کی کم عمری [illegible] پختگی مان لی جاتی
ہے بذریعہ کہ لیاقت واقعی سے اور [illegible] کا امتیاز ہوتا ہے ہم نہیں دیکھتے کہ
ان اعتراضات کا فی الحقیقت کوئی جواب حامیان طریقہ کی جانب سے
کبھی دیا گیا ہو بلکہ دیگر خیالات سے اسکو زیادہ وقعت دیجاتی اور ثابت کیا جاتا ہے،
اور یہ عذر پیش کیا جاتا ہے کہ یہ طریقہ تمام طور پر قابل اطمینانات ہے اس عذر
میں صرف اوسی وقت تک زور ہے جب تک یہ قاطع کن ثبوت [illegible] ثابت کے
ساتھ جنس انسانی کے عام گروہ سے لوگ داخل امتحان نہیں ہو جاتے اور
انکو پہلے سے کم و بیش یکساں طریقہ پر تعلیم نہیں دیجاتی ہے بہرحال میری یہ رائے
ہے کہ موجودہ طریقہ اصولاً قابل اطمینان ہے اور اس وجہ سے طریقہ جو
بجائے اسکے قائم ہو غالباً اسکا اثر زیادہ تر نقص سے ملتا ہے۔
مسٹر بکیٹ صاحب نے دریافت کیا کہ آپ کا یہ خیال ہے کہ وقت آگیا ہے کہ نوجوانان ہند
کو جنھوں نے ہندوستانی اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں تعلیم پائی ہے عملی امور
انتظامی میں شامل کرنے کی جانب قدم آگے بڑھایا جاوے کہ اس قدم بڑھانے
میں جو خطرہ ہے وہ بہت بڑا ہے۔ اور اس جانب کوئی قدم بڑھانا ایسے شرائط
کے ساتھ ہو کہ جس میں گورنمنٹ ہند کو یہ اختیار حاصل رہے کہ وہ اوسکو ایک
مقررہ حد میں اگر مناسب معلوم ہو روک سکے آپ کا بڑا اعتراض نسبت اجراے
طریقہ امتحان مقابلہ ہم متحد الوقت کے یہ تھا کہ اسکا مطلب یہ ہوگا کہ وہ کل کھائی
جاسکے کہ جسکا روکنا محال ہوگا اور کل کی قوت کم ہو کر آہستہ آہستہ چلنے لگے گی
کیونکہ جو لوگ کسی خاص سال میں منتخب کیے جاوینگے وہ آیندہ پندرہ سال تک

قدم بڑھاتا ہے کیونکہ جس پالیسی کی میں سفارش کرتا ہوں وہ عموماً عام پسند
نہ ہوگی اور اس ناپسندیدگی کی مقدار کا اندازہ لگانا مشکل ہے سوائے اس کے
کہ ہم اس کی آزمائش کریں صوبہ جات ہند کے اہل اسلام کا کثیر گروہ زمینداران
و کاشتکاران اسکو بنظر منظور باشد دیکھینگا کیونکہ یہ سب لوگ پسند نہیں
کرتے کہ وکیل راج بڑھانے کی جانب کوشش کیا جاوے یعنی یہ کہ قانون پیشہ
لوگ ہم پر حکومت کریں میری دانست میں یہ گمان ان لوگوں کا تعصب
اور جہالت پر مبنی ہے اور اب یہ خیال دور ہوتا جاتا ہے اس وجہ سے کہ جو ہندوستانی
جج مقرر ہوئے ہیں انہوں نے کام سہولیت سے انجام دیا ہے لہذا میں یہ
یہ وکالت کرتا ہوں کہ محدود طور پر حسب میرے اس کی آزمائش کی کوشش
کی جاوے۔

اور یہ یقین کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی لوگ جن کا اس طریقہ پر
انتخاب ہوگا وہ اس ملازمت کے عہدہ میں ترقی اور اپنے آپ
کو قابل اعتبار ثابت کرینگے نتیجہ یہ ہے کہ موجودہ طریقہ انتخاب ہمکو مطمئن
نہیں کرتا اس لیے کہ اس سے عملاً ہمکو منتخب شدہ امیدواران سے اوس
تعداد میں ہندوستانی نہیں ملتے میری دانست میں اسباب کی تحقیقات کرنا بے
سود ہے کہ کیوں ایسا نہیں چاہیے اس قدر کافی ہے کہ اس طریقہ سے
ہم کو وہ تعداد میسر نہیں آئی۔

پراونشل سروس کے ممبران کی جہاں تک ہوسکتی ہے ترقی عمدہ شے ہے لیکن
اس سے حصول مقصد ہوگا اس لیے کہ جو لوگ ایسی ترقی پاکر اعلیٰ عہدوں پر
اپنی زندگی کی آخری حصہ میں پہونچینگے لہذا سول سروس میں ہونے کے علاوہ
انتخاب کافی نہ ہوگا آپ اعلیٰ عہدہ انتظامیہ پر بلا تربیت سابقہ کسی کو مقرر
نہیں کر سکتے اور ایسے عہدوں کے لیے جب آپ لوگ مقرر کرینگے تو آپ کو اعلیٰ
تعلیم یافتہ جماعت کے لوگ بہم نہ پہونچینگے۔

پراونشل سروس کے لائق آدمی اون منصبوں پر پہونچ چکے ہیں جو اون عہدوں سے
زیادہ دلکش ہیں جو آپ اونکو دینا چاہتے ہیں اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو

عمدہ لوگ میسر آوین تو اونکو نوجوانی کی حالت مین حاصل کیجیے۔

بجواب جرح میر مجلس صاحب مسٹر نکپٹ صاحب نے فرمایا کہ مین دس سال کی ملازمت کے بعد پراونشل سروس سے سول سروس پر اون لوگون کو ترقی دینے جنہون نے اپنی قابلیت ثابت کی ہے مستحق ہون اولاً یہ وجہ سمجھونگا کہ پراونشل سروس سے پورا نے کارکردہ لوگون کو عہدہ دیے جاوین اور دوم یہ کہ ایسا کرنے سے اون لوگون مین جنپر وہ سبقت لے گئے ہین۔ رشک وحسد کے شعلے بلند ہو جائینگے۔

مین اس اسکیم مین پسند نہ کرونگا کہ وکلا سے وہ عہدے دیے جاوین جو جوڈیشل سروس کے لیے جاوین وہ لوگ جو عدالت پاسے ہوا دلفنری کے ادنی درجہ سے ڈسٹرکٹ وسشن جج پر ترقی پاکر جاوینگے اون کی قابلیت و حسن خدمات کا علم پہلے سے ہوجاتا ہے لیکن جو لوگ وکلا میں سے لیے جاوینگے اون کی نسبت اس بات کا جاننا نہایت مشکل ہوگا کہ آیا وہ کامیاب جج ثابت ہوا سکے یا نہین بلکہ اوس کو حسرت اعتبار پر لیے جاوینگے۔ آپکو اس بات کا علم نہین ہے کہ یہان وہانا وکلا کے گروہ مین لائق لوگ موجود ہین۔

بجواب دوسرے سوال کے یہ مجلس نے کہا آپنے بیان کیا کہ اون اتھاریٹیز کو صیغہ انتظامیہ و صیغہ دادگستری کے الحاق مین جو موجود ہین دور کرنے کے لیے یہ سفارش کرونگا کہ ڈپٹی مجسٹریان زاید تعداد مین مقرر ہون تاکہ اون پر کثرت کار نر ہے اور زیادہ اسسٹنٹ جج مقرر کیے جاوین تاکہ زیادہ تر مقدمات سشن سپرد کیے جاوین۔

بجواب سوال مسٹر چوبل صاحب کے گواہ نے کہا کہ میرے خیال مین موجودہ عمر کی قید بہت زیادہ اہل انگلستان کے امیدواران کے لیے ہی اور اس کا گھٹانا امیدواران ہندوستانیون کے لیے سد راہ ہے مین پسند نہین کرتا کہ یہ قید عمر ہٹا دی جاوے بلکہ مین اہل انگلستان کے لیے عمر امیدواری امتحان مقابلہ ۲۱ سال اور ہندوستانیون کے زاید سے زاید ۲۴ سال مناسب سمجھتا ہون۔

بجواب سوال مسٹر میچ صاحب آپ نے فرمایا کہ دو یا تین ممبران پراونشل سروس

او جو فرقہ یوریشین سے لیے گئے ہین ہین جانتا ہون یہ لوگ لایق اور کام مین ہوشیار ہین
بجواب سوال دیگر آپ نے کہا کہ یہ بات بالکل ممکن ہے کہ سویلین لوگون کو
ہندوستان ہین قانونی تعلیم دی جاوے۔
مسٹر جسٹس سٹمپیر صاحب نے تجویز کیا ہے کہ نوجوان سویلین فایدہ کے
ساتھہ الہ آباد یونیورسٹی کے لاکلاس مین داخل ہو سکتے ہین
مسٹر رفر نے مسٹر میکڈانل کے سوال کے جواب مین آپ نے کہا کہ جہانتک مجکو
علم ہے جن ہندوستانیون نے امتحان سول سروس پاس کیا ہے اونھون
نے کار متعلقہ نہایت خوبی کے ساتہہ بلاکسی مخالفت کے انجام دیا ہے
لیکن اونکے لیے واقعی دقت یہ ہے کہ لوگ اونکو مخالفت سے مبرا ہونے
کا یقین نہین کرتے لیکن جہانتک اونکے کام کی بابت مجکو علم ہے اوس مین
مخالفت کی بو نہین آئی ہے۔

شہادت مسٹر منزی صاحب ائی سی ایس

مسٹر منزی صاحب اڈیشنل جوڈیشیل کمشنر بہادر نے اپنے تحریری جواب مین فرمایا ہے
کہ مین موجودہ طریقہ سے مطمین ہون آپ کا مشورہ ہے کہ قید عمر مین کمی
کردی جاوے نوجوان سویلین کو ہندوستان مین ۲۲ سال سے زاید عمر
مین نہین آنا چاہیے اور ہندوستانیون کی بابت آپ نے فرمایا کہ مین طریقہ
انتخاب کا بذریعہ نامزدگی و انتخاب کے جو مشترکہ طور پر ہندوستان مین ہو منظور
کرتا ہون اور منتخب شدہ امیدواران کو تین سال امیدوارانہ انگلستان
کی یونیورسٹی مین تعلیم صرف کرنا چاہیے اور یہ اسکیم اوس طریقہ پر جیسا
کہ پراونشل سروس کے لیے ہین اسکا اصل مقصد یہ ہے کہ ایسے امیدوار
بہم پہونچاے جاہین۔ جو بالکل لایق اور اوس کے ساتھہ ساتھہ مجلسی
اعتبار سے اعلی حیثیت رکھتے ہون اور مین یہ بھی مناسب سمجھتا ہون
کہ ہر صوبہ کے عہدے اوسی خاص صوبہ کے باشندگان سویلین اور اسبات
کو عمل مین لانے کے لیے ضروری ہے کہ نامزدگی کا طریقہ قایم رہے نسبت

اوس عمر کی تعداد کے کہ جب انتخاب کیا جاوے میری دانست مین ۱۸ اور ۲۰ سال کی
درمیان قید رکھی جاوے مین اس قید عمر کو بطور معقول اور موزون سمجھتا ہون
اس طریقہ سے آپ کہ وہ نوجوان میسر ہونگی جنھون نے بی اے کی ڈگری حاصل
کی ہے اور انتخاب کے لیے اپنی دماغی قابلیت دکھلائی ہے اور نیز یہ قید
عمر ہندوستانیون کیلیے نہایت اہم ضروری ہے کہ وہ اپنے خدمات منصبی
کو جہانتک جلد ممکن ہو شروع کرے اور امیدوار مزید بران اس قید عمر سے
یہ فایدہ ہوگا کہ وہ تین سال انگلستان مین امیدواری تعلیم حاصل
کرکے ہندوستان مین اپنے فرایض کو کسی قدر اوس عمر کے بعد انجام دینے
لگ جاوینگے کہ جب اوسی عمر مین انگلستان کے امیدواران کام کرنے
لگتے ہین۔ نسبت اوس تعداد عہدہ کے جو ہندوستانیون کو دیے جاوین
میری دانست مین یہ بات موجودہ وقت کے حالات پر منحصر ہونا چاہیے
حالانکہ یہ ضروری خیال کرتا ہون کہ توعیت سروس مذکورہ انگریزی اور
اس غرض سے اہل انگلستان کو معقول طور پر افواج سول سروس مین
رہے مین کسی سخت قاعدہ تعین تعداد عہدہ ہاے کا یعنی یہ کہ اہل انگلستان
کو کس قدر اور ہندوستانیون کے لیے کتنے عہدہ رہنا چاہیے حامی نہین
ہون۔ آپ اسکے بھی حامی نہین ہین کہ شاخ جوڈیشل کے لیے طریقہ
انتخاب جدا گانہ ہو۔

بجواب سوال جج مسٹر ۔۔۔ صاحب نے فرمایا کہ میرا یہ خیال ہے کہ صوبہ دار امتحان بعد
اسکے کہ انگلستان مین کوئی شخص اسقدر زیادہ امتحانات دیکر آوے محض انکا یہ دینا
اسمین کوئی واجبیت نہین ہے نسبت اسکے زبان ہاے مروجہ ہندوستان مین
امتحان علم لیاقت رکھتے ہین میرا یہ خیال ہے کہ یہ بات کافی ہوگی کہ وہ اسقدر
بول سکے اگر وہانکے لوگ اوسکی بات سمجھ سکین اور خود بھی اونکی بات
سمجھ لیوے اس سے زیادہ زبان کا جاننا شوق پر منحصر ہے۔

بجواب سوال لارڈ ڈرونامد ستی صاحب کے آپ نے فرمایا کہ میرا تجربہ یہ ہے کہ جب کبھی کسی
ہندوستانی نے مجھ سے بات کرنا چاہا تو ہمیشہ انگریزی مین بات چیت کرنا مناسب سمجھا

آنریبل رائے نتھی مل صاحب بہادر

آنریبل رائے نتھی مل بہادر سی۔ آئی۔ ای ساکن خورجہ نے اپنے جوابات تحریری مین حسب ذیل رائے ظاہر کی۔

انڈین سول سروس کے لیے انگلستان مین امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے بھرتی ہونے کا موجودہ طریقہ عموماً قابل قبول اور اصولاً قابل اطمینان ہے۔ جو مضامین کورس واسطے امتحان کے پڑھنے ہوتے ہین۔ میری رائے مین صرف ان مین نقص ضرور ہے۔ اس امتحان مین عملی تربیت شامل ہونی چاہیے جس کے واسطے امیدوار دھرم شاستر شرع محمدی سرکار محکمہ مال۔ بندوبست کی رپورٹین اور گزیٹیر دیکھے اور جس ضلع مین اسکی تعیناتی ہونی ہو اسکا خاص طور پر لحاظ رکھے۔ یہ طریقہ تمام باشندگان ہند کے لیے اور دیگر رعایائے حضور ملک معظم دونون کے حق مین مساوی موزون ہے۔ میری یہ رائے ہے کہ ہوم اور کلونیل سروس کے ساتھ انڈین سول سروس کا امتحان ہونا ضروری نہین ہے۔ مین اسکے موافق ہون کہ یکسان امتحان مقابلہ انگلستان اور ہندوستان دونون مقامات پر ہووے۔ مین اس کے موافق نہین ہون کہ انڈین سول سروس کی اسامیون کی ایک معین تعداد پر ہندوستانی علیحدہ امتحان کے ذریعہ سے مقرر کیا جاوے۔ مین ایسے طریقہ کو مطلقاً پسند نہین کرتا ہون جسکے بموجب باشندگان ہندوستان مین امتحان سول سروس مین داخل ہونے کے لیے نامزدگی کے طریقہ سے منتخب کیے جاوین۔ امتحان اور نامزدگی کے متحدہ طریقہ کے متعلق میری یہ رائے ہے کہ کالجون کے پرنسپل صاحبان امیدوارون کو نامزد کیا کرین۔ اور امتحان ایک کمیٹی لیا کرے جسکے صدر نشین چیفنسلر صاحب یا وائس چیفنسلر صاحب ہون چیفنسلر یا وائس چیفنسلر صاحب انگریز حکام کو ممتحن مقرر کرین اور یہ وہ حکام ہون جو ہائی کورٹ اور چیف کورٹ کی ججی کے ممتاز عہدون پر مامور ہون ہندوستان مین رہنے والے امیدوارون

کے لیے بھی یہی طریقہ عمل میں آوے۔ یہ انتظام بھی کیا جاوے کہ جو ہندوستانی امیدوار
انگلستان میں بی۔ اے کی ڈگری حاصل کریں وہ بھی امتحان انڈین سول سروس
میں شریک کیے جاویں۔ تمام منتخب شدہ امیدوار خاندانوں کے ہوں
جیسا کہ میں اسی طریقہ کے موافق تعین ہوتا کہ انڈین سول سروس بھرتی کا
ایک جز ہندوستان میں اہل ہند سے لیا جاوے۔ موجودہ طریقہ مندرجہ فہرست
اسامیوں کا قابل اطمینان ہے۔ موجودہ طریقہ سشن ججوں کی بھرتی کے لیے
بھی اچھا ہے لیکن جوڈیشل شاخ کی بھرتی کے لیے زیادہ قابل اطمینان
ہو سکتا ہے اگر امیدواران سول سروس کو قانونی تعلیم زیادہ دی جاوے یا
قبل اسکے کہ جوڈیشل شاخ میں انکو اسامی دیجاوے انکا امتحان قانون
میں خود انکا نہ ہو وے۔ بہتر ہے کہ ہائی کورٹ یا چیف کورٹ میں کامیاب وکلاء
کو اسامیاں دی جاتی ہیں۔ ڈسٹرکٹ و سشن ججی کی اسامیوں کے لیے یہ انتظام
کیا جاوے کہ ان کامیاب وکلا کو دی جاویں جن کو ہائی کورٹ منتخب فرماوے۔
جیسا کہ آجکل ہائی کورٹ اور چیف کورٹ کی اسامیوں کے واسطے ہوا کرتا ہے۔
باشندگان ہند کی موجودہ اسامیوں کی تعداد بہت کم ہے۔ حد عمر کے لیے ۲۲
سال کافی ہے۔ حد تعین میری رائے میں ہندوستانیوں کے واسطے کوئی خاص
رعایت درکار نہیں ہے۔ ایسی تمام اسامیاں جن کے فرائض نہایت ذمہ داری
کے ہوں اور جنکو ہندو اور مسلمانوں کے باہمی تعلقوں سے فیصلہ کرنا ہو وہ
قانوناً انڈین سول سروس کے لیے مخصوص کردی جاویں۔ یہ پسندیدہ ہوگا
کہ یورپین کا تناسب ۵۰ فیصدی ہے۔ موجودہ طریق بھی سول سروس
قابل اطمینان ہے۔ اسٹیٹوٹری سولینز کا قدیم طریقہ موجودہ حالتوں کے
دیکھتے ہوئے از سر نو تازہ نہ کیا جاوے۔
سول کے کام کے لیے کوئی افسر موزوں نہ ہوگا۔ اور دیگر محکمہ جات سرکاری ملازمت
سے انڈین سول سروس میں مقرر ہونا چاہئیے۔ ممبران پراونشل سول سروس
ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ زراعت اسسٹنٹ انسپکٹر محکمہ رجسٹری۔ پولیس اسامیوں وغیرہ
کی اسامیوں پر مقرر ہو سکتے ہیں۔ درحقیقت ہندوستان کی ترقی کا دارومدار

ایسی حالت میں سول سروس کی اعلیٰ اسامیوں پر ہندوستانیوں کی تقرر
سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ کا کام انجام دینے کے قابل نہیں لیکن ایسی
حالت نہیں ہے لیکن۔ اگر یہ بات سے دریافت کیا جاوے یا عدالتوں کی رپورٹوں
سے غور کیا جاوے تو یہ معلوم ہوگا کہ بجلے ہندوستانی افسروں کے صرف معدودے
چند افسران مشکل سے اطمینان دلانے کے قابل ثابت ہوئے۔ یہ ہمارا روزمرہ
کا تجربہ ہے کہ ہندوستانی حکام کی عدالتوں سے انگریز حکام کی عدالتوں میں
مقدمات منتقل ہوا کرتے ہیں۔

ملکی نظم و نسق میں افسران کو نہ صرف قوت ہونی چاہیے بلکہ انکا کیرکٹر درست ہو۔
وہ تخیلات کے حامی ہوں اور ہندوستانیوں میں بالعموم انکی قلت ہے
یہ نہایت ضروری ہے کہ انڈین سول سروس کے واسطے جو ہندوستانی امتحان
مقابلہ کے ذریعہ سے بھرتی کیے جاتے ہیں وہ قبل سروس میں داخل کئے جانے
کے ایک مدت تک پروبیشن پر رہیں زمانہ پروبیشن ہندوستانیوں اور انگریزوں
دونوں کو انگلستان میں گزارنا چاہیے۔ انڈین سول سروس کے پروبیشنروں
کی تربیت کے لیے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کے کسی موزوں
مقام پر کالج کھولا جاوے۔ اور اگر نہیں ہو تو ہندوستان میں جو کہ صیغہ
جات سرکاری ملازمت میں بھرتی ہوتے ہیں انکے واسطے بھی یہی
انتظام ہووے۔ لیکن پبلک سروس (ڈسٹرکٹ کا کام انجام دینے) کی تربیت ضروری
ہے یہ نہایت پسندیدہ ہوگا کہ ہر ایک صوبہ کی گورنمنٹ پروبیشنروں کی تربیت
کا انتظام مناسب نصاب کے ذریعہ سے اور دو سال ملازمت کے واسطے
پروبیشنروں مرکزی مقامات پر کرے۔ جہاں افسران قابل اور ہوشیار حکام
کی نگرانی میں رکھے جاویں اور آخر الذکر انکو کام کرنے کے طریقہ کو سکھاتے
رہیں اور بعد ازاں وہ کسی ضلع میں تعینات کیے جاویں۔ افسران انڈین
سول سروس ہندوستانی السنہ سے واقفیت کم ہوتی جاتی ہے لیکن میں یہ
نہیں کہہ سکتا کہ کیونکر ایسا ہو رہا ہے۔ بہت کم افسران ہندوستانی زبانیں
سمجھتے ہیں جو نہایت احتیاط کے ساتھ سیکھنا چاہئیں اور جن میں روانی قائم

زیادہ انگریزی طریقوں پر اور انگریزی نصب العین پر ہے رہنی چاہیئے۔
اکسچینج کمپنسیشن الاونس تنخواہ مین شامل کردیا جاوے۔ علیحدہ الاونس دینے کی ضرورت نہین ہے۔ یہ طریقہ عام طور پر اختیار کیا جاوے۔ تنخواہ مین اضافہ کی صورت مین یہ الاونس تمام افسران کو دیا جاوے۔ انڈین سول سروس اور مندرج فہرست اسامیون کی تنخواہ مین تفاوت رہے لیکن نہ اسقدر جیسی آجکل پائی جاتی ہے۔ انڈین سول سروس مین بھرتی کے قواعد مین اسقدر ترمیم کی جاوے کہ صرف ہندوستانی جماعت کے اعلٰے فرقے داخل کئے جاوین یہ نہین کہ عام طور پر سب ہی داخل کئے جاوین۔ لوکل گورنمنٹ کو صرف اونچے فرقون کا ذرا بھی خیال نہ رکھنا چاہیئے۔ جو لوگ پراونشل سول سروس مین داخل ہین ان کی تربیت اور پروبیشن کے موجودہ انتظامات سے مجھے اطمینان نہین ہے۔ پروبیشن ایک سال تک کا مناسب ہے۔ پراونشل سول سروس مین ان لوگون کے واسطے تنخواہ کافی ہے جو اس صیغہ کے باہر سے آئے ہین اور جو سبارڈنیٹ سروس سے داخل ہوئے ہین ان کے لئے شرح مشاہرہ ڈہائی سو روپیہ سے کسی طرح سے کم نہونی چاہیئے۔ پراونشل سروس مین صرف اسقدر تغیر درکار ہے کہ ماتحت اسامیون کا ترقی کرنے کیلیے ان کا حوصلہ بڑھایا جاوے اور قابل اشخاص اس صیغہ مین داخل کئے جاوین اور ان کی فہرستین علیحدہ رہین۔ بعد ازان گواہ سے جرح ہوئی۔ چونکہ یہ صاحب انگریزی نہین جانتے تھے اسلیئے بتوسط مترجم سوال و جواب ہوا۔

بجواب سوالات میر مجلس صاحب گواہ نے بیان کیا کہ وہ موجودہ طریقہ سے نہایت مطمئن ہین اور کسی تغیر کی ضرورت نہین سمجھتے ہین۔ خاص خاص اسامیان یوروپین کے واسطے مخصوص رہین۔ ۲۰ فیصدی اسامیان ہندوستانیون کو دی جاوین۔ ان کی ترقی صوبجات کے جانب سے ہو اور اس مین مندرج فہرست اسامیان بھی شامل ہون۔ پراونشل سروس کی اسامیان اونچی ذات والون کو دی جاوین گواہ سے اس کی تشریح کرائی گئی جس کے جواب مین انہون نے کہا کہ انکا مطلب ان آدمیون سے ہے جو اونچی ذات والے

اور اچھے خاندان سے ہون ـ یہ اسامیان صرف انہی تک محدود رہین جو
لوگ تحصیلداری سے ڈپٹی مجسٹریٹی پر جاتے ہین انکو کم تنخواہ ملتی ہے ـ
بجواب سوالات لارڈ رونالڈشے صاحب گواہ نے بیان کیا کہ وہ ویش ہین ـ انکو
اعتراض نہ ہوگا کہ انکے مقدمات دیوانی چاہے ہندوستانی فیصل کرے
یا یوروپین ـ مقدمات فوجداری کا انحصار دو گواہون پر ہے اور ہندوستانی
افسران مقدمات کو بے احتیاطی کے ساتھ غیر قابل اطمینان طور پر فیصل
کرتے ہین (اس جواب پر قہقہہ پڑا) بعد ازان گواہ نے کہا کہ انھون نے
جو کچھ بیان کیا ہے صحیح ہے (قہقہہ) ـ دوسرے سوال کے جواب مین
گواہ نے کہا کہ جو ذلیل و انتظامی اختیارات علیحدہ کر دئے جاوین (قہقہہ)
بیان کیا گیا کہ گواہ نے سوال کو نہین سمجھا چنانچہ مکرر سوال کیا گیا لیکن گواہ
نے پھر وہی جواب دیا ـ بعد ازان لارڈ رونالڈشے صاحب نے سوال کیا کہ کیا
کلکٹر اور مجسٹریٹ ایک ہی شخص ہونا چاہیئے جسکا جواب گواہ نے نفی
مین دیا ـ
بجواب سوالات مسٹر میچ صاحب گواہ نے بیان کیا کہ جہانتک انکو معلوم ہے
صرف اونچی ذات کے امیدوار انڈین سول سروس کے لیے امتحان مقابلہ
مین شریک ہوتے ہین ہندوستانی انگریزی انتظامی کل پر خوبی کے ساتھ
اقتدار نہین رکھ سکتے ہین ـ گواہ نے دیکھا ہے کہ بسا اوقات ہندوستانی
حکام کی عدالتون سے انگریزونکی عدالتون مین مقدمات منتقل ہوتے ہین ـ
بجواب سوالات مسٹر چوبل صاحب گواہ نے بیان کیا کہ یوروپین مین ہندوستان
السنہ کی واقفیت کم ہونے کا علم انکو ذاتی ربط وضبط سے ہوا ہے اور
انھون نے سنا بھی ہے ـ گواہ سے سوال کیا گیا کہ کوئی ایسا مقدمہ بتایا جاوے
کہ جو انھون نے منتقل کر دیا ہو ـ گواہ نے جواب دیا کہ ایک مقدمہ مین فریق
ثانی نے ایسا کیا تھا ـ
بجواب سوالات سر مرے ہمک صاحب گواہ نے بیان کیا کہ بعض اوقات گواہ نے
کونسل مین ہندوستانی مین گفتگو کی تھی ـ سول سروس اصحاب نے ان کی باتین

سمجھی جاتی ہیں۔ بہت سے انڈین سول سرونٹ ہیں گواہ کی دوستی ہے
ہندوستانی ذات سے واقفیت نہ ہونے کا عذر کیا گیا وہ جونیر افسران
کے متعلق ہے۔

بجواب سوالات رائے کنھیا لال صاحب بہادر گواہ نے بیان کیا کہ تجارت میں
بھی انتظامی قابلیت درکار ہوتی ہے۔ بہت سے ہندوستانی ایسے ہیں جو نہایت
خوبی کے ساتھ تجارت کرتے ہیں۔

سوال۔ اگر ڈپٹی کمشنری سے جیوان یا ڈپٹی منشی رہے تجربہ کے جاویں تو لیب
بطور نتیجہ معاملات میں ترقی ہوگی۔

جواب۔ یورپین اور ہندوستانی دونوں کی تقرری سے فائدہ اٹھا سکتا
ہے۔ اس موقعہ پر مسٹر [illegible] صاحب نے کہا کہ گواہ الجھن میں پڑ گیا ہے۔

س۔ کیا یہ بہتر ہوگا کہ سب جیوان یا ڈپٹی مجسٹریٹوں سے ڈسٹرکٹ جج لیے
جاویں۔

ج۔ کمیشن اس کے متعلق خود نتائج اخذ کرے۔

بجواب سوالات خان بہادر فصیح الدین صاحب گواہ نے بیان کیا کہ ڈسٹرکٹ
ججوں کو مقدمات فوجداری کا تجربہ پہلے سے ہونا چاہئیے گواہ یہ نہیں کہہ سکتا
کہ آیا ڈپٹی مجسٹریٹوں کی عدالتوں سے مقدمات زیادہ تبدیل ہوتے ہیں یا شاذ
و نادر۔ موقعوں پر گواہ کچھ اور کہنا چاہتا تھا لیکن بعد ازاں اس نے اپنا بیان
ختم کر دیا۔

آنریبل چودھری مہاراج سنگھ صاحب بہادر

آنریبل چودھری مہاراج سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دہلی کے بیان تحریری کا ملخص
حسب ذیل ہے۔

گورنمنٹ ہند نے اپنے رزولیوشن مورخہ ۱۹ اگست سنہ ۱۹۱۱ء میں جو عام
اصول متعلق بھرتی قرار دیئے ہیں وہ سنہ ۱۸۸۶ء کی پبلک سروس کمیشن کی تحقیقات

اور سفارشات پیش ہوئی ہے اور مناسب واقع ہوئی ہین لیکن اس واقعہ کو ۲۱ سال کی مدت گذر چکی تھی اور اس درمیان مین صوبجات نے بہت کچھ ترقی کی ہے۔ پراونشل سروس کے انتظامی انتظام کا کام اور ذمہ داریان نظم و نسق کی تمام شاخون مین بہت بڑھ گئی ہین اور انواع و اقسام کی ہو گئی ہین اور ترقی تعلیم کے ساتھ بھرتی کا طریقہ بھی وسیع ہو گیا ہے ان اصول سے عملدرآمد کے واسطے مقامی گورنمنٹ نے جو مفصل قواعد مرتب کیے ہین ان پر اس موقعہ پر بآسانی غور کیا جا سکتا ہے۔ ایسی ترقی کی حالت مین میرا یہ خیال قایم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ اب اس امر پر اصرار کر سکتی ہے کہ یونیورسٹی کی ڈگری مقررہ ابتدائی معیار تعلیم قرار دی جاوے۔ اب مین بھرتی کے ان مختلف طریقون کا ذکر کرتا ہون جو وقتاً فوقتاً مقامی گورنمنٹون سے جاری کیے ہین۔

وسیع نکتہ خیال سے دو خاص طریقے نامزدگی اور ابتدائی امتحانی جانچ مین سے آخر الذکر طریقہ کی آزمائش مشکل سے ہوتی ہوئی سوا اسکے کہ سر انٹنی میکڈانل صاحب نے ایک اسکیم جاری کیا تھا جو چند روز تک جاری رہا اور جس کے مطابق سالانہ اسامیون کا ایک ثلث امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے بھر دیا جاتا تھا۔ ان صوبجات مین ہمیشہ سے کسی اسامی پر مقرر کرنے کے لیے یا ماتحت اسامی سے ترقی دینے کے لیے صرف نامزدگی کا طریقہ جاری رہا ہے انتخاب ان عام اصول پر مبنی رہا ہے۔

(۱) کہ سروس کی کمائیت اس طور پر قایم رکھی جاوے کہ وہ شخص منتخب کیا جاوے جو کریکٹر تعلیم قدرتی اوصاف اور سوشل مرتبہ کے لحاظ سے موزون ہو۔

(۲) رعایا کی تمام جماعتون اور فرقون کا جہانتک مناسب ہو

(۳) قابل قدر اور وفادارانہ خدمات کا انعام دیا جاوے۔

اس مقدمہ مین کامیاب ہونے کے لیے مختلف اسکیم نامزدگی کی آزمائش کی گئی اور وہ کم و بیش غیر قابل اطمینان پائے گئے موجودہ طریقہ جو ۱۹۰۳ء سے

جاری ہے وہ بھی ہنوز زیر آزمائش ہے۔

درجہ ہائے ماتحت سے مقبولہ عہدوں پر ترقی پانے کا میدان انتخاب اصلیت میں بہت ہی ناہموار ہے اور اوس سے بہتر آدمیوں کے بہم پہنچنے کی امید نہیں کی جا سکتی ہے جو لوگ عہدہ ہائے غیر مندرجہ گزٹ سے ترقی پا کر جاتے ہیں اون لوگوں سے بمشکل امید کیجا سکتی ہے کہ وہ اون عہدہ ہائے جلیلہ کا مرتبہ و منزلت جو چلی آتی ہے قائم رکھیں اور اون کا طرز عمل نفاست و شائستہ ہو۔ نیز اوس انتخاب میں جو براہ راست کیا جاتا ہے ہمکو یقین نہیں ہے کہ اوسکی رو سے بہترین انتخاب ہونے پانے کا اصول ہمیشہ مدنظر رکھا گیا ہے ابتدا البتہ بلحاظ کمی تعلیم بہترین اشخاص کا بہم پہنچنا دقت طلب تھا لیکن اب اس میدان کو بہت بڑی وسعت حاصل ہو گئی ہے اور یہ ممکن ہے کہ بہترین امیدوار بہم پہنچ سکیں اگر ایسا انتخاب و نامزدگی امتحان قابلیت ہائے تعلیمی تک صرف محدود رکھا جاوے تو اس سے یہ لازمی نہیں ہے کہ عمدہ قسم کے لوگوں کا انتخاب ہو سکے ممکن نہیں ہے کہ ایک شخص اعلے تعلیم یافتہ ہو وہ بالضرور اچھا عہدہ دار قابل انتظام سلطنت بھی ہو اور کسی فرقہ یا گروہ کو یہ اجارہ حاصل نہیں ہے کہ اوس میں خواہ مخواہ قابلیت و استعداد موجود ہو لیکن اس امر سے انکار نہایت مشکل ہے کہ ممکن ہے کہ ایک گروہ اسیلئے زیادہ تر موزوں ہو کہ اوس میں سے انتخاب عہدہ داران کیا جاوے لہذا میری یہ رائے ہے کہ اگر امتحان مقابلہ انتخاب کے لیے خاص ذریعہ قرار دیا جاوے جیسا کہ عام مطالبہ ہے۔ تاہم صرف ایسے انتخاب ہی پر انحصار کر لینا اور امور ضروری کا استحفاظ نہ کرنا مناسب نہیں ہے بلکہ یہ انتخاب اس طریقہ پر ہو کہ اصلی مقصد کاملیت کسی دوسرے کم درجہ کے خیالات کے تابع نہ ہو چنانچہ بوجوہ بالا جس طریقہ کا میں سفارشی ہوں وہ حسب ذیل ہے۔

(۱) جو عہدہ خالی ہوں اونھیں سے نصف بذریعہ امتحان مقابلہ کے اونھیں حدود کے ساتھ دیئے جاویں جو سٹیٹ آف سکرٹری انڈیا کونسل صاحب نے قائم کئے تھے۔

شہادت چودہری مہاراج سنگھ صاحب

ضمیمہ ہندوستانی چہارشنبہ ۲۵ جون ۱۹۱۳ء

۳۴۵

(۲) ایک مربع عہدے گریجویٹ صاحبان کو ملین
(۳) اور ملازمین ہمیں تعداد میں درجہ ہائے ماتحت کی لوگ ترقی پاوین۔

امیدواران امتحان کا انتخاب اول لائق بہ نامزدگی ہوا و بعض امیدواران سائل با امتحان ہونے کے لیے منتخب کیے جاوین اور اگر اونکو عہدہ ہائے مشروط بہم نہ پہنچ سکیں تو ایک محدود تعداد میں اونکا انتخاب نائب تحصیلداران کے عہدہ اون سے لے کیا جاوے اس طریقہ سے عہدہ ہائے ماتحت کی منزلت بڑھے گی اور انتخاب کا میدان وسیع ہو جاوے گا میں یقین کرتا ہوں کہ اکثر زمینداران اور وہ خاندان جنہوں نے خدمات شاہی انجام دیئے ہیں اور اصحاب فرقہ ہائے دیگر کو نتیجہ امتحان کے بعد مناسب حصہ پانا چاہیے اور مجوزہ ایک ربع عہدہ ہائے کا گریجویٹ انتخاب کو بلا امتحان ابتدائی دیئے جانے میں اون انتخاب سے دعاوی کا استحفاظ ہو سکتا ہے جو نتیجہ امتحان مقابلہ میں اونکو حاصل ہو سکتا تھا

خاص فرقہ کا داخل ملازمت ہونا

موجودہ فہرست عہدہ ہائے کے ملاحظہ سے واضح ہو گا کہ ہر فرقہ وگروہ کے لوگ عہدے پائے ہوئے ہیں دو اہم فرقہ ہندو و مسلمان ہیں اور ان ہر دو گروہ میں تمام فرقہ و ذات کے لوگ باستثنائے ایک قلیل تعداد ترقی پذیر فرقہ عیسائی اور اینگلو انڈین کے ان میں داخل ہیں چونکہ یہ اصول کہ خاص فرقہ کے لوگ داخل ملازمت ہوں ایک مرتبہ گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے لہذا اس کی موزونیت پر بحث کرنے کی گنجائش نہیں ہے لیکن اس بارے میں جو اختلافات پیدا ہوئے ہیں وہ ناخواستہ حد تک پہونچ گئے ہیں اور یہ دقت ہے کہ اس کا انسداد کیا جاوے میں اس بارہ میں تفصیلی بحث کرنا نہیں چاہتا ہوں۔

میری رائے میں یہ تکلیف رسان سوال فرقہ بندی کے انتخاب کا اس طرح ہو سکتا ہے کہ اس میں یہ خیال مضبوطی سے مد نظر رکھا جاوے کہ کسی فرقہ کو اوسکی تعداد کے رسدی سے زیادہ عہدے نہ دیے جاویں اور واجبی طور پر وہ فرقے کو جنکی تعداد مردم شماری کم بننے یا جو تعلیمی حالت میں پیچھے پڑے ہوئے

مین محروم رہین یا ان جہان اور جس موقع پولیٹکل خیالات سے رعایت درکار ہو
ایسی رعایتین روا رکھی جاوین لیکن اسطور پر نہ ہون کہ جس سے یہ خیال پیدا ہو
کہ کسی فرقہ کو غیر واجب اہمیت دی جاتی ہے اور جس سے اور فرقون کے
دلون مین رشک و ناراضگی پیدا ہو اعلےٰ عہدون سے انتخاب کے لیے ہر فرقہ
کے اعلےٰ تعلیم یافتہ ہونے کی قید ہونا چاہیئے یہ ناممکن ہے کہ ہر جگہ بہت
ترقی تعلیم سے زمانہ مین کوئی سخت قید تعداد رسدی قائم ہو اور نہ یہ ممکن ہے
کہ ہر فرقہ کی تعداد ہی طاقت ہے جو صوبہ مین آباد ہین بلا اون مین سے جو
کوئی تعلیمی لحاظ سے پیچھے پڑے ہوے ہین اون سے زیادہ کشی کیجاوے اہل اسلام
مین تعلیمی ترقی کا آغاز ہندؤن سے بہت زمانہ بعد ہوا ہے شروع عملداری سرکار
سے ہندؤن نے نہایت دلی کے ساتھ حصول کی جانب توجہ کی ہے حالانکہ
اہل اسلام صاحبان نے اون اسباب سے جن کا تفصیلی بیان آگے آویگا مدت
پر غیر ضروری ہے حصول تعلیم سے تعلیمی غاجی کی توجہ زرا تک نہ کی اور گو اہل
اسلام صاحبان نے عرصہ کے بعد اس طرف توجہ کی لیکن اون جوش اسلامی
سے جیسے سر سید احمد خان صاحب نے دلائی اون لوگون نے بہت تیزی کے
ساتھ ترقی کی اور اب وہ ایسے پیچھے نہین ہین کہ بلا کسی قسم امداد کے
ہندؤن کی برابری نہ کر سکین بااینہمہ کسی شخص کو اس بات کا حق نہین ہے کہ پولیٹکل
لحاظ سے جہانتک کہ واجب ہے تجاوز ہو اون کے ساتھ رعایات کیجاوین
ان ہر دو جماعتون کے لوگ موجودہ اہلکاران سول سروس مین حسب مندرجہ
فہرست مرتبہ یکم جنوری سنہ ۱۹۱۳ء یہ تعداد ذیل ہین۔

نام عہدہ	تعداد مجموعی	ہندو	مسلمان
ڈپٹی کالکٹران	۲۵۹	۱۴۰	۱۱۹
تحصیلداران	۲۱۳	۱۱۶	۹۷
	۴۷۲	۲۵۶	۲۱۶

یعنی ہندو ۵۴ء۲ فیصدی اور مسلمان ۴۵ء۸ فیصدی ہین۔ اس تعداد مین
قسم دوم کے عہدہ داران بھی شامل ہین خالی عہدے داخل نہین ہین تحصیلدارنکو

مین نے اس سبب سے شامل کر لیا ہے کہ انھین لوگون مین سے پراونشل سروس کا انتخاب ہوتا ہے ہندو و مسلمانون کی تعداد مردم شماری کے حساب سے ہندی حساب ۴ ابمقابلہ ۵ کے ہوتا ہے لہذا تقسیم عہدہ جات مین اس قدر وسیع اجازت نہین ہونا چاہیئے ۔

عہدہ ہاے مندرجہ فہرست

موجودہ حالت ترقی ملک ہند کے لحاظ سے بحث انتخاب عہدہ ہاے اعلے کی بابت کوئی شخص صاحب تجربہ اس امر سے انکار کرے گا کہ یہ بات نہ تو پسندیدہ ہے اور نہ مصالحت ملکی کے موافق ہے کہ کثیر تعداد عہدہ ہاے اعلے کا دروازہ بمقابلہ اہل ہند کے سول سروس ہند کے لیے کھولا جاے یا یون کہہ لیجئے کہ ہر گاہ اعلے عہدون پر بالضرور اہل یوروپ ضرور مقرر کیے جاوینگے لیکن ادنی کے ساتھ ساتھ ہندوستانیون کی امیدون اور آرزون کا خیال رکھنا لازم بات سے ہے یہ ہندوستانی لوگ انگریزی تعلیم کی قدرتی پیداوار ہین اور اون کے حصول نظر انداز نہین ہونا چاہیئے بحالت موجودہ مین سمجھتا ہون کہ اہل ہند مطمئین ہوجاوینگے ۔

اگر علاوہ ازین تعداد عہدہ ہاے اعلے شامل جوڈیشل اور بعض عہدہ ہاے حکام انتظامی ضلع کچھ مزید اور نئے عہدے جو خاص کر سول سروس ہند کے لیے محفوظ رکھے گئے ہین ان کو بھی عطا کیے جاوین بالفعل ہندوستانی لوگ آزادی کے تحصیلات وحصص ضلع کے اختیارات انتظامی پر مامور کیے گئے ہین اور بعض عہدہ ہاے جوائنٹ مجسٹریٹی مین پراونشل سروس کی فہرست مین داخل ہین لیکن شکایت یہ ہے کہ اس سے ان کی موجودہ حالت کامیابی آیندہ مین کوئی اضافہ نہین ہوا ہے ۔

لہذا مین یہ تبلاونگا کہ ہندوستانی جوائنٹ مجسٹریٹیان کا ایک ایسا درجہ قائم کیا جاے ۔ اور یہ موجودہ درجہ ہاے پراونشل سروس کے علاوہ ہو اور اوس مین سے منتخب شدہ اشخاص بلالحاظ زیادتی تنخواہ کے ترقی پاوین

اور یہ نیا درجہ گویا عہدہ ہائے حکام ضلع کا زینہ قرار دیا جاوے تاکہ افسران منتخب شدہ کو یہ موقع ملے کہ وہ زیر تربیت تجربہ کار حکام ضلع کے تعلیم پاویں اور جب کبھی وہ ضلع کے حاکم مقرر ہوں تو انجام دہی فرائض منصبی میں ان کو ابتدائی تکالیف وہ دقت نہ ہو اور یہ امید ہو واسطے انتخاب بعہدہ ہائے محفوظ شدہ کے جن کی سفارش ۱۸۸۶ء کے سول سروس کمیشن نے کی ہے مثلاً تین اندر ... ہی اور تعداد زاید مجسٹریٹیان ضلع و دیگر عہدہ ہائے اعلےٰ کے ایک زمانہ معقول میں اچھا خاصہ میدان بن جاوے مفصلہ ذیل عہدہ ہائے اگر علاوہ اس کے ہندوستانیوں کے لیے محفوظ رکھی جاویں تو میرے دانست میں ہندوستانیوں کو زیادہ اطمینان ہوگا مثلاً

(۱) عہدہ ڈپٹی ڈائرکٹر لینڈ ریکارڈ (کاغذات متعلقہ اراضیات)۔
(۲) رجسٹرار ہائیکورٹ (۳) رجسٹرار عدالت صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر۔
(۴) اسسٹنٹ مہتمم بندوبست (۵) نیز اہتمام مقبولہ سب ڈویژن۔ مثل۔
کروی رللت پور۔ و حدود اشخاص عہدہ داران پراونشل سول سروس کو عطا ہو۔

زبانی امتحان

بجواب سوال جناب پریسیڈنٹ صاحب آپ نے بیان کیا کہ امتحان مقابلہ کا طریقہ بنا بر پراونشل سول سروس کے از سرنو قایم کیا جاوے اور میں جزاً نامزدگی کا اور جزاً امتحان کا حامی ہوں امیدوار کو بالضرور گریجوایٹ ہونا چاہیے اور واسطے انتخاب امیدواران کے ایک کمیٹی مقرر کی جاوے جس کے پریسیڈنٹ سینیر ممبر بورڈ مال ہوں اور جس میں تو غیر سرکاری ممبران شامل ہوں مسلمان لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو حصہ کم ملا ہے لیکن مجھکو اطمینان ہے کہ انہوں نے کافی حصہ پایا ہے۔ میں یہ سفارش کرونگا کہ ہر ایک ضلع میں ایک پراونشل سول سروس کا اور اضافہ کیا جاوے بحالت موجودہ جوڈیشل سروس کے لیے معقول امید بہبود آیندہ ہے اور یہ ہر دل عزیز ہے۔ میری راے میں بعد ۵۵ سال عمر کے علیحدگی عہدہ لازمی قرار دی جاوے۔

بجواب سوال سر رس ہیک صاحب آپ نے بیان کیا کہ تحصیلداران مین سے ڈپٹی
کلکٹری پر ترقی پانے رسدی تعداد نصف سے چہارم کردی جاسکے اسکا
اثر یہ ہوگا کہ ایسے عمدہ لوگ بہم نہ پہونچین گے جیسے کہ اب وہ تحصیلداری
کے عہدے کے لیے پاتے تھے میری رائے مین تحصیلدار لوگ صیغہ
انتظامیہ کے لیے ایک ضروری گروہ ہے بحالت موجودہ تحصیلداران کے گروہ
مین سے عہدہ ڈپٹی مجسٹریٹون کا حاصل کرنا مشکل ہے میری ملازمت کو
۳۷ سال ہو گئے ہین

بجواب سوال مسٹر چوبل کے آپ نے فرمایا کہ اگر اس ملازمت کے قابلیت و کافیت
کا قائم رکھنا مقصود ہے تو کسی خاص فرقے کے انتخاب کا اصول منظور نہین
ہونا چاہیے لیکن گورنمنٹ نے اسکو تسلیم و قبول کیا ہے لہذا یہ قرار رکھا جاوے
رسدی تعداد مسلمانان کے بمقابلہ ہندوؤن کے ۱۴ فیصدی ہے اور جو عہدے
مسلمانونکو حاصل ہوے ہین وہ اون کی آبادی کی تعداد سے درجہا زیادہ ہین

بجواب سوال مسٹر سلی صاحب کے گواہ موصوف نے بیان کیا کہ شروع ملازمت سے
پراونشل سول سروس سے افسران جن لیے جاوین اور جوائنٹ مجسٹریٹ مقرر ہون۔

بجواب سوال خان بہادر فصیح الدین کے بیان کیا کہ تحصیلداران مین ماتحتی خو پیدا ہو جاتی ہے
اسلیے یہ مناسب نہین ہے کہ اونکو تازہ وارد امیدواران کے ساتھ مساوات کا درجہ
دیا جاسکے مین امتحان مقابلہ کا بجنسہ نامزدگی کے پراونشل سول سروس کے انتخاب کا
حامی ہون اور جو اصول امتحان مقابلہ مین داخل کرنا چاہتا ہون وہ اس غرض سے
کہ تعلیم یافتہ گروہ کے مطالبات کا ایفا ہو اور نامزدگی کا اسلیے حامی ہون کہ
اون خاندانونکے دعاوی جنہون نے خیر خواہانہ خدمات سرکار انجام دی ہین نظر انداز
نہ ہون اور انتخاب کا اسلیے مدد ہون کہ ہر فرقہ کو رسدی حصہ گورنمنٹ کیطرف سے جا بجا
سے ملے مجھکو کبھی ایسا موقع پیش نہین آیا کہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے
ڈپٹی مجسٹریٹان کی جوڈیشیل آزادی مین خلل پیدا کیا ہو۔

اقتباس شہادت مسٹر محمد علی

طریقہ انتخاب انڈین سول سروس

میری دانست مین طریقہ انتخاب بذریعہ امتحان مقابلہ جسمین صرف تعلیمی قابلیت کا جانچ

ہوئی ہزا صولاً قابل اطمینان نہیں بلکہ یہ دماغی اصلاحیت ہے جو انسان کو عمدہ منتظم بناتی ہے جن لوگون نے تاریخ ہند کا ملاحظہ کیا ہے کہہ سکتے اون لوگون نے جن مین علمی قابلیت زیادہ نہتھی کیسے کیسے نمایان خدمات انجام دیے مین لہذا محض تعلیمی امتحان سے عمدہ افسر نہین پہونچین گے بلکہ اس طریقہ سے بخلاف ایک گروہ کے دوسرے گروہ کے ساتھ رعایت ہوگی جو انصاف کے خلاف ہوگا۔ آپ کے خیال مین یہ طریقہ خلاف انصاف ہے کہ ہندوستان سے سات ہزار میل کے فاصلہ پر امتحان ہوتا ہے جہان مذہبی عقاید کے اعتبار سے بہت سے اہل ہنود پہونچ نہین سکتے اور بہت سے ہندوستانی آب ہوا کے لحاظ سے چند سال تک انگلستان مین قیام نہین کر سکتے اور مصارف کی زیادتی بھی اہل ہند کے سدراہ ہے ہندوستان مین مثل انگلستان کے سربرآوردہ امراء لوگ داخل ملازمت ہونے کا خیال نہین کرتے ہیں۔ عوام اس جانب متوجہ ہونے مین اکثر دیکھنے مین آیا کہ بعض کامیاب شدہ امیدوار بھی مفلس ہو کرتے ہین اور اون کی جسمانی صحت بھی صحیح نہین رہتی ہے مختصراً آپ کی راے مین یہ طریقہ دو صورتون مین ناقص ہے جسکا اثر تمام اہل ہند پر ہوتا ہے یعنے اہل ہند کے لیے تو یہ قصدا اور کچھ لوگون کے معنے ہے اور دوم اس سے یہ لازمی نہین ہے کہ انتظامی امور مین قابلیت پیدا ہو آپ اس بات کے خلاف ہین کہ دیگر نوآبادیون کے لوگ امتحان مقابلہ مین شریک ہونے پاوین اون کا طریق عمل اہل ہندوستانیون کے ساتھ برتاؤ نہایت ناپسندیدہ ہے کوئی وجہ نہین ہے کہ وہ ہندوستان مین آکر حکومت کرین۔

امتحانات مقابلہ کا انگلستان و ہندوستان مین ہونا

آپ کی راے موجودہ انتظام تابع چند ترمیمات مضامین امتحان کے درست ہے لیکن اس شرط سے کہ ہندوستانیون کے ساتھ ناانصافی نہ ہو آپ یہ مناسب سمجھتے ہین کہ واسطے چند عہدون کے ہندوستان مین علیحدہ امتحان قائم کیا جاوے امیدواران کا انتخاب ایک بورڈ کے متعلق ہو جس مین یونیورسٹی کے

عہدہ داران اور افسران سول اور غیر ملازم سرکاری شامل ہون بورڈ مذکور امیدواران کی
جسمانی تندرستی اور گھوڑے کی سواری و دیگر کھیلون کا امتحان لیکر انتخاب کرے
اور امیدوار کے عام طور پر طریق و چال چلن کا بھی لحاظ رکھے اور صرف گریجوایٹ
لوگ منتخب کیے جاوین جن کے پاس اوس کالج اوستادون کا جو یورپین ہون
سرٹیفکیٹ وغیرہ موجود ہون سال مین تین مرتبہ اوس قدر امیدواران کا انتخاب
ہو جتنے عہدے سال مین مامور کیے جاوین مختلف فرقون و جماعتون کو
عہدے دیئے جانے کے متعلق گورنمنٹ ہند کا رزولیوشن (صیغہ ہوم ڈپارٹمنٹ)
نمبر ۱۰۴۶-۱۰۵۸ مورخہ مقام شملہ ۱۹ اگست سنہ ۱۹۱۱ع موجود ہے جس کی
عام شرط یہ ہے کہ امیدواران قابل بہم پہونچائے جاوین اور ہر برگزیدہ فرقہ
کے لوگ داخل ملازمت ہون - ہندوستان مین ایسی مختلف جماعتین مثل
راجپوتون سکھون و مسلمانون و مرہٹون کے ہین جنہون نے عرصہ بعد تحصیل
علم کی طرف توجہ کی ہے کہ جو واسطے حصول عہدہ سرکاری ضروری ہین اور
بعض بعض صوبہ جات مین وہ لوگ ہنوز دکھن پورب و پچھم کے برہمنون
اور تمام ہندوستان کے کائستھون سے تعلیم علم انگریزی و حصول عہدہ ہای
سرکاری مین پیچھے پڑے ہوئے ہین باوصف اس کے وہ لوگ بالخصوص
سپاہی ہند کے راجپوت وغیرہ جنکا ذکر اوپر آیا ہے انتظامی قابلیت مین بڑھے
ہوئے ہین اگر اونکی لیے عہدہ ہای سرکاری کا دروازہ مسدود کیا جاتا ہے
تو گویا اونکو ذریعہ معاش سے محروم کیا جاتا ہے انصافاً اور پولیٹکل نظر سے
یہ ضروری ہے کہ مسلمانون کو ان صوبہ جات مین گو وہ تعلیمی حالت مین پیچھے ہین
دوسرے فرقون کے برابر دیے جاوین یہ رعایت نہین ہوگی بلکہ محض انصاف
ہوگا اس لیے مین یہ سفارش کرتا ہون کہ بعض عہدون کے لیے امتحان مقابلہ
قایم رہتے ہوئے بھی باقی عہدے محدود و مخصوص امتحان کے ساتھ صرف
مسلمانون اور راجپوتون و نیز سکھون و مرہٹون و یورپین صاحبان کے
لیے محفوظ رہین ان چار فرقون کا امتحان خواہ ایک ساتھ ہو یا علیحدہ علیحدہ
ہر فرقہ کا امتحان ہوا کرے حقیقت مین مسلمان ہندوستان بہ تعداد قلیل،

نہیں ہیں بلکہ کثیر تعداد میں ہیں ہندو لوگ ایک جماعت نہیں ہیں بلکہ بہت سے مختلف
فرقہ بندیاں ہیں اور اکثر ان میں سے جاہل و ناخواندہ مثل مسلمانوں کے ہیں اونکو
شامل کر لے مسلمانوں کے تعداد کا کم خیال کرنا مغالطہ دہی ہے اور اس سے فیما بین
ہندو مسلمان غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔

قید عمر کی متعلق آپ کی یہ رائے ہے کہ ۲۲ سال سے کم نہ ہونا چاہئے اور ۲۴
سال سے زائد یعنی یکم جنوری ہر سال کو یہ عمر ہو جب امیدوار داخل امتحان کئے
جاویں اور جب تک اونکے دل میں ہندی خیالات کے قبول کرنے کی قابلیت
نہ ہو کوئی امیدوار انگلینڈ میں نہ بھیجا جاوے۔

مضامین امتحان

آپ کے رائے میں مضامین امتحان حسب ذیل ہونا چاہئے

(الف) فارسی علم ادب ۔ ۶۰۰ نمبر
تاریخ اسلام ۔ ۵۰۰ نمبر
تاریخ ہند ۔ ۵۰۰ نمبر
ہندو فلاسفی ۔ ۶۰۰ نمبر
ہندو دھرم شاستر ۔ ۴۰۰ نمبر
شرع محمدی ۔ ۴۰۰ نمبر

(ب) ۔ عربی و سنسکرت زبان و علم ادب کے لیے مثل یونانی لاطینی زبان کے ۱۰۰۰ نمبر

ج ۔ مضامین بالا میں ہر ایک امیدوار اسقدر نمبر حاصل کرنا چاہیے جن کی مجموعی
تعداد ایک ہزار ہو جماعت امیدواران اہل یوروپ و اہل ہند کے کسی فرق
کا رہنا مناسب نہیں ہے۔

استحفاظ مناسب بروئے قانون

انڈین سول سروس کے لیے جن امیدواران کا انتخاب ہو اونکے لیے عہدے قانوناً محفوظ رہیں
آپ اسکے خلاف ہیں کہ فوجی افسران انڈین سول میں داخل ہوں اور عہدے پاویں

اور عہدہ ہاے مندرجہ فہرست پر ایک ربع ممبران پراونشل سول سروس مقرر ہون۔
زمانہ ملازمت مشروطبہ امتحان دو سیال ہو اس عرصہ مین امیدوار اوس
صوبہ کے زبان سے جسمین اوسکا انتخاب ہوا ہے واقفیت حاصل کرے
اور قوانین مال اور اراضیات کے متعلق دست گاہ پیدا کرے۔ ہندوستان کی
مروجہ زبان یوروپین ممبران سول سروس نہایت غیر مکمل طور پر جانتے
جن لوگون کو اون سے بات چیت کرنے کا موقع ہوتا ہے وہ جانتے ہین
کہ اون مین کسقدر خامی و کمی ہے کہ وہ ۱۵ منٹ تک بات چیت نہین کرسکتے
لہذا اسمین مہارت پیدا کرنا ضروری ہے۔ اختیارات انتظامیہ دادگستری کے
علیحدگی کے آپ حامی ہین۔
بجواب سوال پریسیڈنٹ آپ نے بیان کیا کہ ہندوستانیون کے لیے امتحان کا معیار
معقول نہین ہے مین اوس امتحان مین جو لندن مین ہوتا ہے ہندوستان مین
امتحان کا اضافہ کردونگا مین ۲۰ عہدے محفوظ رکھونگا بارہ عہدے باعتبار قابلیت
ہندوستانیون کو دینا مناسب تصور کرونگا اور آٹھ عہدے نامزدگی کے ذریعہ سے
جو فرقہ یا جماعت کے لحاظ سے کی جاے بورڈ مین بارہ یا دس ممبر ہون اس سے
کم مین ہر فرقہ کے جانب سے وکالت نہ ہوسکیگی محض علمی امتحان مناسب جانچ
قابلیت انتظام نہین ہے اور مین اہل ہند و اہل یوروپ کے لیے ایکہی عمر ۲۲ و ۲۴
سیال مناسب سمجھتا ہون پراونشل سروس سے ایک چوتھائی ممبران عہدہ ججی پر
ترقی پاوین اور باقی عہدون مین سے نصف وکلا سے و بارسٹران کو اور نصف
انڈین سول سروس کو ملین بمجالت موجودہ اہالی یوروپ کو فوقیت دیا جاے
لیکن رفتہ رفتہ انکی تعداد کم ہوتی جاے مین اسکا حامی نہین ہون کہ سول سروس
ہند مین محفوظ رکھے جاوین دو امور کی نسبت گواہ موصوف سے بالخصوص
دریافت کیا گیا۔ اول نسبت عہدہ داران عہدہاے مندرجہ فہرست ودوم دربارہ
واقفیت زبان دیسی آپ نے فرمایا کہ مین نے جو بیان کیا ہے وہ اپنے تجربہ کی

تقویت پر رکھا ہے بہت سے اعلے عہدہ اور بھی ہین مین یہ چاہتا ہون کہ اعلے عہدون کی تنخواہ ہین گھٹادی جاوین۔

بجواب سوال لارڈ رونالڈ شی صاحب آپ نے بیان کیا کہ جو امتحان زاید مین نے بتلایا ہے اوس سے ہر تیسرے سال ۲۰ امید وار پیدا ہونگے یہ امر کہ رسدی کی تعداد کیا ہوگی اس کا فیصلہ کمیشن کے اختیار مین ہے آپ کے دانست مین اسکا خراب اثر انتخاب اصحاب پر ہوگا جو انڈین سول سروس کے لیے انگلستان مین منتخب کیے جاوینگے آپ سے یہ سوال کیا گیا کہ آپ نے جو بیان کیا کہ اردو کی گردن پر چھری چلائی جاتی ہے اس کیا مطلب ہے۔

بجواب اسکے آپ نے فرمایا کہ صوبہ جات ہذا انتخاب مین یہ کوشش ہو رہی ہین کہ ثابت کرین کہ اردو صوبہ کی زبان نہین ہے آپ نے کہا کہ اگر ہندی عدالت کی زبان بنادی جاویگی تو ادسکے عہدون کے ملنے مین مسلمانون کی حق تلفی ہوگی میرا یہ مطلب نہین ہے کہ پراونشل سول سروس کے لوگ جنگلی ہین لیکن بمقابلہ ممبران انڈین سول سروس کے وہ ایسے ہے سمجھے جاتے ہین آپ کہتے ہین کہ پراونشل سروس کے ممبران اول جوائنٹ مجسٹریٹ ہوت اور بعدہ سول سروس ہند مین داخل کیے جاوین مین اسلیے طیار ہون کہ پراونشل سروس کے ممبران مین سے ایک چہارم انڈین سروس ہند کے عہدون پر ترقی پاوین۔

بجواب سوال مسٹر سلی صاحب۔ آپ نے کہا کہ یہ بہتر ہوگا کہ سول سروس ہند کا انتخاب ہندوستان مین بھی نہ مثل صورت موجودہ کے صرف انگلستان مین لیا جایا بلکہ ایسا کوئی کرسکے بہت نفع بخش ہے آپ کے خیال مین انگلستان مین انتخاب بقدر نصف کے ہوا اور ممکن ہے کہ ایک ثلث ہو لیکن جو طریقہ مین نے تجویز کیا ہے اوسکا عملدرآمد رفتہ رفتہ ہوگا میری یہ مرضی ہے کہ فیصدی ۱۰ اشخاص کا انتخاب بالفعل انگلستان مین ہو آپ کو اس بات سے اعتراض ہے کہ انڈین سول سروس کے لیے بہت زیادہ اعلے عہدہ ہین آپ چاہتے ہین کہ دو مختلف سروس ہین یعنی انڈین سول سروس و پراونشل سول سروس موقوف ہوکر ایک مین شامل ہو جاوین۔

کامی حاصل کی ہو عموماً اوسنے اچھے منتظم نکالے ہون گواہ نے کہا کہ میرا بیان تجربہ پر مبنی ہین -

بہرحال مشرقی سلاطین خود مختار رہے ہین -

جواب - ہان -

گواہ نے کہا کہ وہ اوصاف اگر واجب طور پر زمانہ حال مین دستور العمل بنائے جاوین تو عمدہ کارروائی پہلے پردہ مین زیادہ تر آبادی گجراتیون کی ہے -

مسٹر ہیمک صاحب نے پوچھا کہ آپ کو یہ اطلاع کہان سے ملی ہے کہ جونیر سویلین ہندوستانی سولین کی ماتحتی مین کام کرنا پسند نہین کرتے - مسٹر ہیمک صاحب تبلایا کہ مدراس مین جونیر سویلین ہندوستانی افسران کی ماتحتی مین کام کرنا پسند کرتے ہین - گواہ نے تبلایا کہ مین نے انڈین سویلین سے سنا ہے اور لفظ رخصت تبادلہ سے جو جونیر سویلین صاحب نے بذریعہ درخواست چاہتے ہین - اون سے ثابت ہوگا کہ جو کچھ مین نے کہا ہے وہ اس صوبہ مین صحیح ہے مین نے سنا ہے کہ ایسی شکایتین ہوئی کہ ڈپٹی کلکٹران کے کام مین کلکٹر ضلع کے جانب سے خلل اندازی ہوئی ہے مجھکو اس مین شبہ ہے کہ کبھی ہندوستانی ڈپٹی مجسٹریٹان سے مشورہ لیا گیا ہو اور مجسٹریٹ ضلع نے دریافت کیا ہو بلکہ اپنے ذاتی دخصمت کو کام کیا -

مسٹر جسٹس ٹدبال صاحب نے ایک مثال کی طور پر یہ کہا کہ ایک ہندو ڈپٹی مجسٹریٹ کے ذمہ اہتمام دیا گیا کہ ہندو مسلمانون مین بلوہ نہ ہو اوس نے کس خوبی سے اپنے خدمات انجام دیئے اور کامیاب رہا گواہ نے کہا کہ مین اون کو نہین جانتا ہون اسبار دین کہ جونیر سویلین جب ہندوستانی سویلین کے ماتحتی مین آتے ہین تو وہ درخواست رخصت پیش کرتے ہین آپ نے تنظر کی مدد

مسٹر آر سی دت کا معاملہ پیش کیا جو کبھی مستقل کمشنر مقرر نہین کیے گئے -

بجواب سوال رائے بہادر کنہیالال کے گواہ نے کہا کہ مین پراونشل سول سروس بارڈر یہ کہنا کوئی وجہہ نہین لگتا اگر پراونشل سروس کی یہ خواہش ہے تو مین اس لفظ کو قائم دکرتا ہون -

بجواب خان بہادر شیخ الدین نے گواہ سے کہا کہ جونیر سویلین کو یہ ماتحتی سنیر ڈپٹی مجسٹریٹان

پبلک سروس کمیشن پنجاب میں

رایل انڈین پبلک سروس کمیشن کا اجلاس لاہور میں تا ۱۰ اپریل ۱۹۱۳ء ایسٹاون ہال کے بالائی وسیع کمرہ میں منعقد ہوا۔ کمرہ تماشائیوں سے معمور تھا۔ اور ہر طبقہ اور فرقہ کے ممتاز اصحاب اون میں نظر آتے تھے۔

شیخ عبد العزیز صاحب کی شہادت

شیخ عبد العزیز صاحب بی اے ایڈیٹر آبزرور و جنرل سکرٹری انجمن حمایت اسلام نے پبلک سروس کمیشن کے اجلاس لاہور میں جو تحریری بیان پیش کیا اُس کا ضروری خلاصہ حسب ذیل ہے۔

مجھے یہ کہنے میں کچھ بھی تامل نہیں کہ انڈین سول سروس کے لیے ولایت میں امتحان مقابلہ کے ذریعے سے بھرتی کرنے کا طریق یقیناً ناقابل اطمینان ہے۔ یہ نہ تو اصولاً صحیح ہے اور نہ ہندوستانیوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے کیونکہ اس سے ہر حیثیت کی رعایا کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ کے مقابلہ میں نامناسب ترجیح دی جاتی ہے۔ آج کل پنجاب میں انڈین سول سروس کی جسقدر اسامیاں ہیں ان میں یہ مشکل ۳ فیصدی ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ اور اگرچہ ہمارے صوبہ کی حالت نہایت ہی پسماندہ ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ دیگر صوبجات کی حالت بھی ایسی اچھی نہیں ہے۔ کیونکہ انڈین سول سروس میں ہندوستانی بحیثیت مجموعی پانچ فیصدی سے زیادہ نہیں ہیں۔ موجودہ طریق میں بڑے بڑے نقص یہ ہیں کہ (۱) اسکی وجہ سے ایسے لوگ جو ہر طرح سے پوری قابلیت رکھتے ہیں صرف اخراجات مہیا ہونے کی وجہ سے انگلستان کے امتحان مقابلہ میں شریک نہیں ہو سکتے۔

(۲) اسکی وجہ سے ہندوستان کی سرکاری ملازمت میں ملک کے مختلف صوبوں اور مختلف اقوام کو کافی نیابت حاصل نہیں ہوتی (۳) امتحان کے لیے جو مضامین مقرر ہیں وہ ہندوستانیوں کی نسبت یورپین اصحاب کے لیے زیادہ مفید ہیں اسلیے

علاوہ سرکاری طور پر جو نصاب مقرر ہے وہ زیادہ تر مغربی نوعیت کا ہے اور اس میں اس امر کا بالکل لحاظ نہیں رکھا گیا کہ مشرقی تاریخ، مشرقی فلسفہ اور مشرقی خیالات ہندوستان جیسے ملک کے عملی نظم و نسق کے لیے نہایت اہمیت رکھتے ہیں۔

میری رائے میں نہایت ضروری ہے کہ بلا توقف ہندوستانیوں میں سول سروس میں بھرتی کرنے کا بہترین طریق تجویز کیا جائے۔ چنانچہ کمیشن کے غور کے لیے میں ذیل کی تجویز پیش کرتا ہوں سروس میں داخل ہونے کے تین ذرائع قرار دیے جائیں۔ (۱) انگلستان میں مقابلے کے ذریعے سے (۲) ہندوستان میں جداگانہ امتحان کے ذریعے سے اور (۳) پراونشل سروس میں ترقی دینے سے اب میں ان تینوں کا کسی قدر مفصل ذکر کروں گا۔

(۱) انگلستان میں مقابلے کا امتحان کا موجودہ طریق پر ہوا کرے مگر سنسکرت اور عربی کے نمبر لاطینی اور گریک کے برابر ہوں اور فارسی کو بھی کلاسیکل زبانوں میں شامل کیا جائے اسکے علاوہ اسلامی ایشیائی اور ہندوستانی تاریخ اور ہندو مسلمانوں کے شرعی قانون کو نصاب میں ممتاز جگہ دی جائے اور ہندوستان کی بڑی بڑی دیسی زبانوں کو یوروپ کی جدید زبانوں کے بدل کے طور پر نصاب میں داخل کیا جائے۔ ہر سال جس قدر آسامیاں خالی ہوتی ہیں۔ ان میں سے ۶۰ فیصدی اس امتحان مقابلہ کے پاس شدگان سے پُر کی جائیں۔ اور اس امتحان کے دروازے تمام انگریزی پیدائشی رعایا کے لیے کھلے رہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی بڑے زور سے گذارش کروں گا کہ جن برٹش نوآبادیوں میں ہندوستانیوں پر طرح طرح کے قیود عاید کی جاتی ہیں یا وہاں کی سول سروس میں ہندوستانیوں کو شرکت کرنے کی اجازت نہیں دیجاتی وہاں کے باشندوں کو انڈین سول سروس کے امتحان مقابلہ میں بیٹھنے کی اجازت نہ دی جائے۔

(۲)۔ خالی اسامیوں سے ۲۰ سے لیکر ۳۰ فیصدی تک ایسے اشخاص سے پُر کی جائیں جن کا ہندوستان میں جداگانہ امتحان لینے کے بعد انتخاب کیا جائے۔ مذکورہ بالا استثناء کے ساتھ ہندوستانی اور برٹش یونیورسٹیوں کے تمام گریجوایٹوں کو جو انگریزی پیدائشی رعایا ہوں اس امتحان میں شامل ہونے کی اجازت ہو انتخاب

کرنے کے وقت دیگر امور کے علاوہ مختلف جماعات اور مختلف اقوام کے حقوق کا بھی متناسب لحاظ رکھ لیا جائے۔ اس بارہ میں اگرچہ کوئی ایسا قاعدہ مقرر کرنا مشکل ہے جو تمام مقابلہ پر حاوی ہو اور انتخاب کے ذریعہ سے بھرتی کرنے میں عملی طور پر طرفداری کا بالکل سد باب نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ امر نہایت غور کے قابل ہے کہ اگر محض مقابلہ پر ہی انحصار رکھا جائے اور مختلف اقوام کی نیابت کا لحاظ نہ رکھا جائے تو ہندوستان کی موجودہ حالت میں اس سے بعض اقوام کو سخت نقصان پہونچے گا۔ کسی جماعت یا فرقہ کو سرکاری ملازمت میں اعتماد اور ذمہ داری کے عہدوں کا اجارہ مل جانا یا اس کے عنصر کا غالب ہونا ملکی نظم و نسق کی بہترین اغراض کے لیے کبھی مفید نہیں ہو سکتا۔

اس لیے میرے خیال میں بہتر ہوگا کہ آخری انتخاب گورنر جنرل ان کونسل کے ہاتھ میں ہو۔ اور امیدواران نے امتحان میں جو درجہ حاصل کیا ہو اسکا خاص لحاظ رکھا اگرچہ صرف اسی امر لحاظ رکھنا کافی نہ ہوگا۔ یہ امتحان دہلی میں ایک خاص بورڈ آف اکزامنیرز کی نگرانی میں لیا جائے اور امیدواروں کے چال چلن کی رپورٹیں ملاحظہ کرنے کے بعد آخری انتخاب گورنر جنرل ان کونسل کے ذریعہ سے عمل میں آئے۔

(۲) اسکے بعد جسقدر اسامیاں خالی رہ جائیں یعنے دس سے بیس فیصدی تک) وہ ہر سال ہندوستان کی پراونشل سروس کے ارکان کو ترقی کے ذریعے سے دیجائیں اور یہ ترقیاں انتخاب کے ذریعے سے عمل میں آئیں اور اس امر کا لحاظ رکھ لیا جائے کہ جن لوگوں نے واقعی خدمات سرانجام دینے کے بعد اپنے آپ کو اعتبار کا مستحق ثابت کیا ہو انھیں اس سے فائدہ اوٹھانے کا موقع دیا جائے قبل اسکے کہ وہ عمر کے زیادہ ہو جانے کی وجہ سے اپنی حالت کو اپنی نئی پوزیشن اور ذمہ داری کے مطابق نہ بدل سکیں۔ پراونشل سول سروس کے ایک رکن کے لیے جو ۲۵ سال کی عمر میں گورنمنٹ سروس میں داخل ہوا ہو اپنی قابلیت کے اظہار کے لیے ۲۰ سال کا عرصہ کافی ہے۔ اور اگر وہ اپنے آپ کو مستحق ثابت کرنے تو ۴۰ اور ۵۰ سال کی عمر کے درمیان اسے انڈین سول سروس میں ترقی دیجائے۔

کی غرض نہایت موزون ہے۔ اور جیسا کہ میں آگے چلکر بیان کیا ہے جو شخص انگلستان مین امتحان پاس کرین اُن کو یورپ مین امتحاناً ایکسال صرف کرنا چاہیئے۔ اسلیے عمر کی موجودہ قید جو ۲۱ اور ۲۴ سال کے درمیان ہے اُس مین کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت نہین۔ ہندوستان کے باشندون اور نیز ہر مسیحی کی دیگر پیدائیشی رعایا کی عمر کے متعلق کسی قسم کی تمیز نہونی چاہیے میرے خیال مین موجودہ نصاب مین ذیل کی تبدیلیان ضروری ہین (۱) ہندوستان کی ایک مسلمہ دیسی زبان کو یورپ کی جدید زبانون کے برابر درجہ دینا چاہیئے اور اسکے بھی اتنے ہی نمبر مقرر کرنے چاہیین (۲) عربی اور سنسکرت کے نمبر لاطن اور گریک کے برابر ہون (۳) ہندوستان کی کلاسیکل زبانون مین فارسی کو بھی شامل کیا جاوے اور اسکے نمبر سنسکرت اور عربی کے برابر ہون (۴) تاریخ ہند اسلامی تاریخ اور ایشیائی تاریخ کو بھی نصاب مین داخل کیا جاوے اور ہر ایک کے ۵۰۰ نمبر ہون (۵) قانون ہندا ور ہندو مسلمان کے شرعی قانون کو نصاب مین نمایان جگہہ دیجاوے اور ہر ایک کے ۵۰۰ نمبر ہون۔

میرے نزدیک سویلین مقرر کرنے کا پرانا قاعدہ از سر نو جاری نہ کیا جاوے اور پروانشل سول سروس کے مستحق ارکان کو انڈین سول سروس مین ترقی دیجاوے۔ اسی طرح انڈین سول سروس کی اسامیون کے لیے فوجی افسر بھرتی کرنے کا طریقہ بھی جہان بند ہو چکا ہے وہان اُسے دوبارہ جاری نہ کیا جاوے اور جہان انھین پہلے موجود ہو وہان رائج نہ کیا جاوے۔

جو امیدوار امتحان کے ذریعے سے انڈین سول سروس مین لئے جائین۔ انھین ملازمت مین داخل ہونے سے بیشتر کچھ عرصہ پروبیشن مین گذارنے چاہیین یا بالفاظ دیگر ہر دو قسم کے اشخاص کے لیے کل تین سال کا عرصہ ہونا چاہیئے۔ جو اشخاص انگلینڈ مین بھرتی کیے جائین وہ ایکسال انگلینڈ مین اور باقی دو سال ہندوستان مین گذارین اور جو پروبیشنر ہندوستان مین ہی بھرتی کر لیے جائین وہ دو سال انگلینڈ مین اور باقی ایک سال ہندوستان مین صرف کرین انگلستان

کے قیام کا زمانہ دونون قسم کے پروبیشنر کسی برٹش یونیورسٹی مین تعلیم حاصل کرکے
انز آف کورٹ اور قانونی عدالتون کی کارروائی دیکھنے اور سینیر ارکان کے
ساتھ ایوان کا کام سرانجام دینے مین صرف کرین۔ اور ہندوستان کا پروبیشنری
زمانہ اُس صوبہ کی زبان سے جہان اُنکا تقرر ہونیوالا ہے کافی واقفیت
پیدا کرلے۔ ہندوستان کے قانون کا خاص مطالعہ کرنے اور سیاسی سروس
کے مختلف محکمون سے کام مین کامل تربیت حاصل کرنے مین گذارین۔ اس
تین سال کے زمانہ مین پروبیشنر کو دو سو پونڈ سالانہ ملنا چاہیئے۔ پروبیشنرون
کی تربیت کے لیے ہندوستان مین ایک مخصوص کالج کھولنا میرے خیال
مین بالکل غیر ضروری ہے۔

انڈین سول سروس کے یوروپین ارکان کے متعلق یہ خام خیال پھیلا ہوا ہے
کہ انھین ہندوستانی زبانون سے بہت کم واقفیت ہوتی ہے۔ اسکے کئی
وجوہ ہین اور اسکا علاج صرف یہ ہے کہ (۱) ان اصحاب کو عوام الناس خصوصاً
زراعت پیشہ اقوام کے ساتھ آزادانہ میل جول کا موقعہ حاصل ہو (۲) انکی
تبدیلیان کثرت کے ساتھ وقوع مین نہ آئین (۳) زبانون کے امتحانات
سخت کردیئے جائین اور انھین رخصت لیکر ولایت جانے کا زیادہ
موقعہ نہ دیا جاسکے۔

ایکسچینج کے معاوضہ مین قومیت کے لحاظ سے جو تفریق کی جاتی ہے اُسے مٹا
دینا چاہیئے۔

پراونشل سول سروس۔ مین نے گورنمنٹ آف انڈیا کے رزولیوشن نمبر ۲۴۶-۱۰
۵۸ - ۱۰ مورخہ ۱۹ اگست سنہ ۱۹۱۰ع کا مطالعہ کیا ہے اور پراونشل سول سروس
مین بھرتی کرنے کی شرائط اُس مین درج ہین وہ میرے خیال مین واجبی طور پر موزون
ہین بشرطیکہ حقیقی عملدرآمد مین اونکا پورا پورا خیال رکھا جاوے۔ مگر جہانتک
میرا خیال ہے علمی قابلیت کے ضبط مین بعض اوقات دوسرے اہم مقصد کو نظر
انداز کردیا جاتا ہے جس کا لحاظ رکھنا ان قواعد کی رو سے ویسا ہی ضروری ہے

اور وہ یہ ہے کہ پبلک سروس مین مختلف فرقون کی واجبی نیابت کا خیال رکہا جاے۔ زیادہ تفصیل کی ضرورت نہین مگر مین مثال کے طور پر صرف اسقدر کہنا ضروری سمجہتا ہون کہ عام طور پر پنجاب پراونشل کے دو سو ارکان مین سے صرف ۵۰ مسلمان ہین۔ حالانکہ پنجاب مین مسلمانون کی آبادی زیادہ ہے یہ امر کہ جس فرقہ کا تناسب صوبہ کی آبادی مین ۵۵ فیصدی کے قریب ہو اُسکے ہاتھ مین اپنی قابلیت کا کافی ووافی ثبوت دینے کے باوجود اپنی پبلک سروس کی ایک دقیع شاخ مین صرف ½ ۲۷ فیصدی اسامیان ہون نہایت تعجب خیز ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب عملدرآمد کا موقع آتا ہے تو ملک داری کے معقول اصولون کی طرف سے کبھی لاپروا ہی برتی جاتی ہے اگر اس تعداد مین منصف کام کی تعداد بھی شامل کی جاے۔ تو مسلمانون کا تناسب ان ہر دو شاخون مین اور بھی گرجاتا ہے۔

میرے خیال مین پراونشل سول سروس کو اُسی صوبہ کے اشخاص تک محدود رکھنا چاہیئے۔ البتہ ایسے اشخاص اس قاعدہ سے مستثنےٰ ہونے چاہہین جنہون نے دوسرے صوبہ مین چندسال سکونت کی۔

انتظامی اور عدالتی اختیارات کو ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ رکھنا چاہیئے امن وامان کے فوائد اس قدر ظاہر ہین اور اسبارہ مین ہندوستان کے فرقون کی راے یہان تک متفق ہے کہ اب زیادہ عرصہ تک اس تجویز کی مخالفت نہین کیجا سکتی ہے۔

میری راے مین پنجاب سول سروس کی موجودہ تنخواہین اور گریڈ قابل اشخاص اس طرف متوجہ کرنے اور اُنھین اسپر قانع رکھنے کے لئے کافی نہین ہین۔ اکثر لوگ جو مقابلہ کے ذریعے سے اب تک اس سروس مین داخل ہوے ہین نہایت قابل اشخاص ہین مگر اون کی تنخواہین بہت کم ہین ــــ اگر اُن تنخواہون اور توقعات کا دیگر صوبہ جات کے ساتھ مقابلہ کیا جاے تو پنجاب کی حالت اور بھی افسوسناک نظر آئے گی۔ ایگزیکٹیو برانچ مین پنجاب کے ۸۰ فیصدی اشخاص سب سے نچلے ۳ گریڈون مین کام کرتے ہین۔

حالانکہ ہندوستان کے کسی اور صوبہ مین یہانتک نوبت نہین پہنچی۔

جوڈیشل برانچ مین ۵۷ فیصدی اسامیان سب سے نچلے تین درجون مین ہین۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ پنجاب کے مستقبل گریڈ افسر نہین ہین اور اسلیے وہ اسکے سال کمیشن کی تحقیقات کی سمت نہین آتے۔ مگر مین بادب کمیشن کی توجہ اسطرف مبذول کرونگا کہ اس وجہ سے کمیشن کو ایک ایسی جماعت کے حالات سے درگذر نہین کرنی چاہیے جسکے افراد نہایت قابل ہین اور جن کے پاس کام کی بہت کثرت رہتی ہے جس مین پنجاب یونیورسٹی کے بعض نہایت قابل گریجوایٹ شامل ہین۔ جو اوسط درجہ کے ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنرون سے کسی صورت مین کم نہین اور جنکا قصور صرف یہ ہے کہ گورنمنٹ نے انکو پنجاب مین ایک ادنے پوزیشن دے رکھی ہے۔ حالانکہ دیگر صوبجات کے ہم رتبہ اشخاص سے نہ تو ان کے فرائض کی ذمہ داریان کم ہین نہ انکی تعلیمی قابلیت کسی صورت مین کم ہے۔

پنجاب کے منصفون کے موجودہ گریڈ ذیل کے اعداد سے ظاہر ہونگے۔

تعداد اشخاص موجودہ	گریڈ
۱۴	ہ سے کے درجہ اول مین
۲۵	کے درجہ دوم مین
۵۱	سے کے درجہ سوم مین

جرح شیخ عبدالعزیز صاحب

بعد ازان شیخ عبدالعزیز صاحب سے حسب ذیل جرح ہوئی -
میر مجلس صاحب (س) مین یہ سمجھتا ہون کہ آپ انگریزی امتحان کو ہندوستانی رنگ کا بنانا چاہتے ہین -

(ج) میرا یہ منشا نہین ہے - مین مشرقی تربیت کے موافق تغیرات عمل مین لانا چاہتا ہون - اگر میرا اسکیم منظور کیا جاوے تو ہندوستانیون کے حق مین نہایت موزون اور باعث انصاف ہوگا - جو لوگ انگلستان جاتے ہین وہ قبل وہان جانے کے تعلیم پاتے ہین - پس یہ اس امتحان کا نعم البدل ہوگا - مین ہندوستان یا انگلستان کی ہر ایک یونیورسٹی کے گریجویٹ کو امتحان انڈین سول سروس کے مقابلہ مین شریک ہونے کی اجازت دون گا - مین متوسط الحال ہندوستانی فرقون کے گریجویٹون کے اس امتحان مین شریک ہونے کے لیے آسانی پیدا کر دون گا - ہر ایک گریجویٹ کو اس امتحان مین شریک ہونے کا حق حاصل ہونا چاہیے بشرطیکہ وہ عمر اور دیگر لحاظ سے شریک ہو سکتا ہووے -
میرا یہ خیال ہے کہ تمام صوبجات اور تمام فرقون کے لیے نہایت مناسب ہوگا اگر انتخاب اور مقابلہ کا طریقہ محدود کر دیا جاوے - امتحان کے ممتحنان کا ایک بورڈ ہووے لیکن انتخاب گورنر جنرل صاحب بااجلاس کونسل پر منحصر رہیگا - مین ایسا امتحان تجویز کر دون گا کہ جس مین ہندوستان کے تمام فرقے شریک ہو سکین - لیکن اگر ایسا نہو سکے تاہم امتحان ہونا چاہیے نہ یہ کہ نہ ہووے - پنجاب مین ہم مسلمانون کو امتحان مقابلہ کا کوئی خوف نہین ہے بشرطیکہ نصاب مین وہ مضامین ضرور موجود رہین جو مسلمانون کے حق مین مفید ہین یعنی فارسی - عربی - اور اسلامی تاریخ - میری یہ تجویز ہے کہ دہلی مین ایک امتحان ہوا کرے - میرا اسکیم یہ نہین ہے کہ دیگر صوبجات کے لوگ یہان آوین اور یہان کے آدمی خارج کر دیے جاوین - میری دلیل یہ ہے کہ سول سروس مین داخل ہونے سے ایک حد تک عظمت قایم ہو جاتی ہے اور مین یہ پسند نکرون گا کہ میرا صوبہ اس عظمت سے محروم رکھا جاوے

حالانکہ مجھے یقین ہے کہ پنجاب کا آدمی ویسا ہی قابل اطمینان ثابت ہوگا جیسا کہ باشندہ بمبئی پنجاب مین ثابت ہو سکتا ہے اہل پنجاب کو کوئی فکر نہوگی اگر وہ دیگر صوبجات مین مقرر کیے جاوینگے -

بجواب سوالات مسٹر سینیک صاحب گواہ نے بیان کیا مین نہ تو ہندوستان کو اس امتحان سے خارج کردونگا جو کہ انگلستان مین ہوتا ہے اور نہ انگریزونکو اس امتحان سے خارج کرونگا جو کہ ہندوستان مین ہوگا مین انگریزی امتحان ۶۰ فیصدی کے لیے اور ہندوستانی امتحان ہر سے ۴۰ فیصدی کے لیے قرار دونگا فرقہ وار دقتون کا بہترین انتظام یہ ہوگا ایک صوبہ کا آدمی دوسرے صوبہ مین مقرر ہو دے لیکن اسکو مین بہت صحیح قرار ندونگا - اگر کوئی شخص اپنے صوبہ مین مقرر کیا جاوے تو بعض معاملات مین دقتین پیدا ہونگی لیکن ایسے شاذ ونادر واقعات ہونگے - پنجاب میں مین مجسٹریٹون دسول ججون کی کامل علحدگی چاہتا ہون - مجسٹریٹ سے اگر مالی فرائض علحدہ کر لیے جاوین تو یہ ایک بڑی اصلاح ہوگی -

(س) بدمعاشونکو کون سزا دیا کریگا - کیا آپکا یہ خیال ہے کہ حاکم ضلع کو امن امان قائم رکھنے کا اختیار ہونا چاہیے (ج) میرا خیال ہے کہ اس اصلاح کا وقت آگیا ہے مین ڈپٹی کمشنر صاحبان کو اختیارات مجسٹریٹی سے سبکدوش کردونگا موجودہ طریقہ مین یہ نقص ہے کہ سپارڈنیٹ مجسٹریٹون کے کام مین دخل اندازی ہوتی ہے اور اس قسم کے مقدمہ موجود ہین بجواب سوالات مسٹر چوبل صاحب گواہ نے بیان کیا کہ قیاس تو یہی کہتا ہے کہ اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کسی بدمعاش کو گرفتار کرے تو وہ اسکے مقدمہ کی سماعت نہین کر سکتا ہے لیکن عملی طور پر اس قسم کے مقدمات پائے جاتے ہین کہ جنمین ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان مقدمات مین غیر معمولی دلچسپی لی ہے یا سپارڈنیٹ مجسٹریٹون سے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ سزا ضرور دین - مسٹر سیج صاحب (س) کیا افسر کی وجاحت کی بنا پر انگریزی نظم ونسق کا رنگ قائم رکھا جا سکتا ہے (ج) میرے اسکیم کے مطابق ۶۰ فیصد اسامیان عملی طور پر یورپین کو ملینگی - (س) کیا یہ ضروری نہین ہے کہ اسامیونکی ایک تعداد پر بلحاظ کمالیت انگریز مقرر کیے جاوین - (ج) میرا خیال ہے کہ اس قسم کی خصوصیت اعلان کے منشا کے خلاف ورزی ہوگی (س) کمالیت کے مسئلہ کو کون حل کریگا - (ج) وہ اسامیاں ان لوگون کو دیجاوین جو انکے واسطے موزون ہون اور اسمین قومیت کا سوال پیدا نہووے بعد ازان گواہ نے بیان کیا مین جانتا ہون کہ ہندو اور مسلمان دونون تنخواہ اور گریڈ کے طریقہ سے غیر مطمئن ہین - بجواب سوالات مسٹر میکڈانل صاحب گواہ نے بیان کیا کہ مین قابلیت کا لحاظ ضرور رکھونگا - مین اس آدمی کو جو اول ہوگا بمقابلہ اس آدمی کے جسکا گیارہوان نمبر ہوگا نظرانداز نہ کرونگا لیکن اگر دیگر امور کے لحاظ سے مناسب معلوم ہوگا تو مین بجائے ۳۲ نمبر کے آدمی کو بجائے ۳۳ نمبر والے کے مقرر کرونگا -

مجھے اقرار ہے کہ یہ ایک دقت طلب مسئلہ ہے لیکن گورنمنٹ کو اس سے گریز نکرنا چاہیے - کیونکہ
سوائے اسکے اور کوئی چارہ نہین ہے - مین نتیجہ شایع نکرونگا - اگر کئی سال تک کسی مسلمان
کا انتخاب نہ ہووے تو پھر مین اس طریقہ کی نظر ثانی کے لیے تحریک کرونگا کوئی قطعی تجویز
نہین ہے - گورنر جنرل صاحب بہادر با جلاس کونسل خاندانی تعلقات وغیرہ کی رپورٹ پر
غور فرما کر انتخاب فرمادینگے - مسٹر سلائی صاحب (س) منجملہ ۸۰ مندرج فہرست اسامیون کے
۱۱ اسامیون پر ہندوستانی مقرر ہین - اور تین انڈین سول سروس
اسامیون پر مامور ہین گویا منجملہ ۸۰ اسامیون کے ۱۲ پر ہندوستانی مقرر ہین -
(ج) مین انڈین سول سروس کی کل اسامیونکو کہیا ہون (س) تو پھر آپ اسمین پراونشیل
سروس کو کیون نہین شریک کرتے ہین (ج) ان دونون مین کسی قسم کا موازنہ نہین ہوسکتا ہے -
ہماری شکایت یہ ہے کہ انڈین سول سروس مین صرف ۶ ہندوستانی ہین جو لندن مین امتحان
مقابلہ مین شریک ہوکر داخل ہوتے ہین - مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب (س) آپکی تجویز کا یہ
مطلب ہے کہ ہم موجودہ واقعات پر غور کرین - (ج) ہان (س) لیکن آپ غالباً بمقابلہ ہندوستانیونکی
اس سروس مین بہ حیثیت مجموعی مختلف صوبجات کا لحاظ نہین کرتے ہین - (ج) اگر اور کوئی چارہ کار نہوگا -
(س) آپکا یہ مطلب ہے کہ اگر اس شخص کو نظر انداز کرنا سراسر ناانصافی ہوگی جسنے زیادہ مارک پائے ہون
لیکن صوبجاتی اور جماعتی لحاظ سے ایسا کرنا چاہیے (ج) ہان - (س) آپکا مطلب یہ ہے کہ
ایگزیکٹیو و جوڈیشل اختیارات کے نقص کا صرف ایک مقدمہ پایا جاتا ہے (ج) بہت سے مقدمات
اس قسم کے ہین - صرف ایک مقدمہ مجھے یاد ہے جسکی کیفیت اگر ضرورت سمجھی جاوے تو
مین تفصیل کے ساتھ بیان کرسکتا ہون بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ انتخاب کا کام حکام اور
غیر سرکاری اشخاص کا ایک بورڈ انجام دے سکتا ہے - لیکن اصلی ذمہ دار گورنمنٹ
بجواب سوالات شیخ امیر علی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ پراونشیل سروس کے متعلق
طریقہ بھرتی ایسا ہونا چاہیے کہ مسلمانون کو کم از کم نصف اسامیان یقینی طور پر
ملین - مسلمان کل آبادی کا ۶۰ فیصدی ہین - مین سب ججون کو انتظامی
اختیارات نہ دونگا -
منصفون کی تنخواہ تین سو سے چھ سو تک ہونی چاہیئے -

دیوان ٹیک چند ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ

دیوان ٹیک چند ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ کی شہادت سب سے اول ہوئی تھی دیوان صاحب نے ۸۰ صفحہ کا ایک فلسٹ لکھ کر شہادت میں پیش کیا اور دو گھنٹے تک آپ پر جرح ہوتی رہی آپ نے اپنے تحریری بیان میں کہا۔

ہندوستانی اعلیٰ درجہ کی ذہین قوم ہے تسلی بخش طور سے اپنی خدمت کرنے کے لیے ضروری ہے کہ چیدہ حکام ان پر حکمرانی کریں جو مقابلہ کے اسکول میں تربیت دیے گئے ہوں۔ اور جنھوں نے لڑکپن میں محنت کشی کے ایام گذرنا سیکھا ہو انڈین سول سروس میں کھلے امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے بھرتی کرنے کا طریقہ عمدہ ہے لیکن ہندوستانیوں کے نکتہ خیال سے یہ ناقص ہے۔ کیونکہ بہت کم کامیاب ہوتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ سارے نصاب تعلیم کو نئے طریق سے بنایا جائے۔ جس کو ہندوستانی اور یورپین ملکر تیار کریں۔ جنکو اس کام میں خاص ملکہ ہو تاکہ وہ مقابلہ ایسا ہو کہ واجب ہو اور سب کے لیے انصاف ہو سکے۔ اس غرض کے لیے سنسکرت اور عربی کو وہی رتبہ حاصل ہو جو اطالی اور یونانی کو حاصل ہے۔ یورپین امیدواروں کے لیے مشرقی زبانوں کے نمبر زیادہ رکھے جائیں۔ انگریزوں کو اجازت نہ ہو کہ انگریزی زبان لٹریچر کو وہ ایک مضمون بنائیں۔ رومن اور یونانی تواریخ کے بدلے تواریخ ہند رکھی جائے یا بالکل خارج کی جائے اور صرف ان کے لیے ہو جو منظور شدہ برطانیہ یا نوآبادیوں کی یا ہندوستانی یونیورسٹی کے گریجویٹ ہوں۔ دوسرا طریقہ جس سے تعلیم یافتہ جماعت کی ضرورت پوری ہو اور جس سے ان کی سروس میں تعداد بڑھے یہ ہے کہ ہندوستان میں ہی علیحدہ امتحان ہو جو اسی قسم اور وضع کا ہو جیسا کہ انگلستان میں ہوتا ہے اور وہی دہلی میں ہوا کرے

میں چاہتا ہوں کہ ملازمت کی تربیت میں جملہ تمیزوں کو مٹا دیا جائے اور چاہتا ہوں کہ ایک ہی شکل کی ترکیب ہو جس سے سب لوگ امتحان مقابلہ

کے راستے داخل ہوسکین۔ دہلی کا امتحان لنڈن کے امتحان کے نتیجہ سے بعد لیا جائے
کُل نوکریون کی ایک چوتھائی ہندوستانیون کے لیے اور تین چوتھائی یورپینوں
کے لیے مخصوص کی جائے کہ صرف پانچ طلباء لنڈن مین کامیاب ہون۔ تو
باقی ۲۵ دہلی مین مقابلہ کیے جائین۔ ہندوستانیون کو لنڈن مین جاکر امتحان
مقابلہ دینے کے لیے اسطرح اُبھارا جا سکتا ہے کہ جو امیدوار انڈین مرکزین
بھرتی کیے جائین۔ ان کو کچھ حصہ تنخواہ کا دیا جائے جو ان سولیون کو ملتی ہو
جو انگلستان مین بھرتی کیے جاتے ہین۔ لیکن اگر تمام ہندوستانی ہندوستان ہی
مین علیحدہ علیحدہ امتحان سے بھرتی کیے جائین تو ان کو نوکری کی تنخواہ ملنی چاہیے
علیحدہ امتحان کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تعلیم یافتہ بنگالی اور مدراسی ہی ساری آسامیان حاصل
کرلین جبکہ وہ بحالت انگلستان مین امتحان ہونیکے نہین حاصل کرسکتے۔

تمام ہندوستان کیلئے صرف ایک ہی امتحان لیا جاوے اور کامیاب امیدوار
مختلف صوبون مین حسب ضرورت لگائے جائین۔ انگلستان مین امتحان مقابلہ
کے لیے امیدوارون کی عمر کی قید ۲۲ تا ۲۴ سال ہو۔

عدالتی اور انتظامی آسامیان

یہ آسامیان کثرت سے ایک دوسرے کے ساتھ تبدیل نہ کیجائین۔ جو افراد ایک
دفعہ انتظامی صیغہ مین انتخاب کیے جائین وہ وہین کام کرین اور جو عدالتی شاخ
مین مقرر کیے جائین وہ عدالتی مین ہی رہین پانچ سال کے عرصہ کے بعد کام کی
تقسیم کی جاسکے۔

تنخواہ اور درجے

تمام ہندوستانی کلکٹرون اور ڈویژنل ججون کی تنخواہ ایک ہو۔ دوم درجہ
کی ڈپٹی کمشنر کی تنخواہ دو ہزار روپیہ ہو۔ اور اول درجہ کی اڑھائی ہزار روپیہ
بجائے ۱۸۰۰ اور ۲۲۵۰ کے جواب ملتی ہے۔

پنشن کے قاعدے

۲۵ سال کی نوکری کے بعد افسر کو مجبور کیا جاے کہ وہ علیحدہ ہو جاے۔

پراونشل سول سروس

انتظامی صیغہ مین افسرون کا انتخاب محکمہ مال مین ہی محدود کیا جائے۔ امداد اے سی کی آسامیون کیلیے واسطے اکونٹنٹ جنرل یا پبلک ورکس کے محکمہ سے امیدوار لیے جا ئین محکمہ کے امتحان سے کسی کو بری نہ کیا جائے ہان اُس کو وقت کی توسیع مل سکتی ہے پنجاب مین مقابلہ کا طریقہ تقرری بہت طمانیت بخش ثابت ہوا ہے۔

جماعتی نیابت

تمام جماعتون کو پنجاب مین نوکریان حاصل ہونی نہین چاہیئین تاکہ بہ لحاظ قومیت یا جماعت کے کسی کو سرکاری نوکری ملے یہ پنجاب کے دستور کے خلاف ہے اور اس سے مشکلات پیدا ہونگی۔

دیوان ٹیک چند پیر جرح

پریسیڈنٹ کے سوال پر آپ نے کہا کہ مین ۱۷ سال سے ملازم ہون مین نے کچھ عرصہ پنجاب مین اور کچھ ریاست بڑودہ مین نوکری کی ہے۔ مجھے سرکاری وظیفہ ملتا تھا۔ پہلے پنجاب کی یونیورسٹی کا بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے اور یونیورسٹی کی سب کمیٹی نے جس مین پادری ڈاکٹر ایونگ بھی تھے مجھے وظیفہ کیلیے انتخاب کیا۔ وظیفہ تین ہزار روپیہ سال تک ہوگیا۔ جب مین نے وظیفہ حاصل کیا تو میری عمر ۲۰ سال کی تھی۔ انڈین سول سروس کا موجودہ طریقہ مین پسند کرتا ہون۔ ہان کوئی معقول طریقہ ہو جس سے ہندوستانیون کی تعداد سہولیت سے بڑھ جاسکے۔ مین اسے ترجیح دونگا۔ میری دلی خواہش ہے کہ ہندوستانیون

بھی انگلستان کی قسم کا امتحان ہو جس میں نامزدگی کے طریقہ کی سفارش نہیں کرونگا سول سروس میں ہر ایک امیدوار کسی نہ کسی یونیورسٹی کا گریجویٹ ہونا چاہیئے اور اگر ممکن ہو کسی نہ کسی مضمون میں اول درجہ یا دوم درجہ کا اعزاز حاصل کئے ہوئے ہو۔ ہندوستان میں امتحان سول سروس انگلستان کے کمشنروں کے ذریعہ سے لیا جائے۔

سوال۔ جہانتک آپ کا تجربہ ہے۔ کیا یہ تجویز تعلیم یافتہ ہندوستانی منظور کرینگے۔

جواب۔ بلاشبہہ تعلیم یافتہ ہندوستانی چاہتے ہیں کہ ملازمت میں ہندوستانی زیادہ ہوں اور حسب تجویز سے ان کی تعداد میں ترقی ہو سکے وہ ضرور خوش آمدید کہیں گے۔

س۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ پنجابی دوسری تعلیم یافتہ جماعتوں کے ساتھ مقابلہ کر سکیں گے۔

ج۔ میرا خیال ہے کہ مقابلہ کر سکیں گے پنجابیوں نے ولایت میں مدراسیوں اور بنگالیوں کے ساتھ کامیابی سے مقابلہ کیا ہے اور میں نہیں خیال کرتا کہ وہ ہندوستان میں ان سے کم رہیں گے۔ خاندانی لوگوں کے حقوق کا گورنمنٹ ایسا لحاظ کرے جیسا کہ وہ امتحان مقابلہ میں فیل ہوگئے ہوں۔ موجودہ صورتوں میں صرف صوبہ کی نوکریوں میں جماعتی رعایتوں کا خیال رکھا جاوے اور وہ بھی آزمائشی طور پر سول سروس کے امتحان میں عمر کی قید ۲۲ تا ۲۴ سال ہو اگر زیادہ ہو تو اور بھی بہتر ہے اگر چھوٹی عمر کا ہندوستانی وہ یا رکھی انگلینڈ جائے تو وہ امتحان میں اچھی طرح مقابلہ نہیں کر سکتا۔ صرف وہ امیدوار اچھے رہے جو ڈگریاں حاصل کر کے ولایت گئے تھے۔

سر ٹی مارلیسن کی جرح

پردیال صاحب نے کہا۔

اس صوبہ میں انگلستان جانے کے لیے کوئی مذہبی رکاوٹ نہیں ہے پس ماندہ جماعتوں میں مفلسی کی رکاوٹ ہے متمول لوگ اپنی اولاد کو انگلستان

مین تعلیم دینے کو ترجیح دیتے ہین اگر ایک ہی وقت مین دونون جگہ ہندوستان اور ولایت
مین سول سروس کا امتحان ہو تو بھی کئی امیر آدمی اپنے لڑکون کو انگلستان
بھیجین گے کیونکہ انگلستان علم اور شایستگی کا مرکز ہے اور وہان جانے سے انکا
مجلسی پایہ بڑھ جاتا ہے اور ان کی زندگی کا نقشہ وسیع ہو جاتا ہے اس لئے بھی
وہان جاتے ہین کہ وہان کامیابی کا موقع زیادہ ہے۔ مین سنسکرت یا عربی کے درجے
کو گھٹانا نہین چاہتا انگریزی طلباء کو اجازت نہ ہو کہ وہ انگریزی زبان لے سکین بیشک
ہندوستانی طلبا وہان انگریزی دانی مین اپنے آپ کو ممتاز کرتے ہین مین نے اور
مسٹر یوسف علی نے بہت سے نمبر حاصل کیے تھے اس کی وجہ یہ نہین کہ ہندوستانی
انگریزی اچھی جانتے ہین۔ بلکہ یہ کہ ان کو انگریزی پر وقت بہت خرچ کرنا پڑتا ہے اگر
انگریزی طلباء لاطینی زبان لے لین تو ان کو کامیابی کا اچھا موقع ہوگا مجھے معلوم نہین
کہ وہ یہ زبان لیتے ہین یا نہین لیکن موجودہ نصاب تعلیم مین تبدیلی ہو تو ہندوستانیون
کو زیادہ کامیابی ہو سنسکرت اور عربی لاطینی اور یونانی کے درجہ پر قایم کی جاے۔

مسٹر عبد الرحیم صاحب جج ہائی کورٹ مدراس کی جرح

پر دیوان صاحب نے کہا۔

جہانتک مجھے یاد ہے صرف مسٹر اصغر علی نے سول سروس مین عربی لی تھی پچھلے
دو سالون مین کسی نے نہین لی وجہ یہ ہے کہ وہ فایدہ مند ثابت نہین ہوتی۔ مین نہین
کہہ سکتا کہ عربی کے پرچے سخت تھے۔ مین فارسی کا شایق ہون اور چاہتا ہون کہ
وہ مستند زبان قرار دی جاے تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ وہ عدالتی زبان تھی اور اسمین
اعلے درجہ کا علم ادب ہے۔ اگر کوی شخص عربی پیش کرے تو مین کہون گا کہ وہ فارسی
بھی پیش کرے۔

س۔ کتنے پنجابی سول سروس کے امتحان مقابلہ مین کامیاب نکلے ہین۔

ج۔ پنجاب کے رہنے والے جب سے امتحان شروع ہوا ہے چار کامیاب ہوے
مین جن سے ایک مسلمان تھا تینون کو سرکاری وظیفہ ملتا تھا۔ انھون نے ڈگریان
ہندوستان مین حاصل کی تھین چوتھا آدمی بی اے سے پہلے سال آکر پڑھا تھا

اور چھ سال کیمبرج مین گذارے تھے۔
اگر بیس سال کے بعد بھی ہندوستانی امیدوار امتحان سول سروس مین لیے جائین تو ان کی کامیابی کا زیادہ موقع ہوگا۔ ۱۳ اور ۱۵ سال کے چھوکرون سے بڑی عمر کے قاعدے مین رہتے ہین والدین کو یہ بھی اعتراض ہے کہ گھر کا اثر ان سے اٹھ جائے گا۔ اگر ۱۳ سال کے لڑکے ولایت بھیجے جائین تو فائدہ نہین ہوگا۔

مسٹر سلائی کی جرح

پر دیوان صاحب نے کہا کہ ۳½ سال مین نے بروده مین ملازمت کی سنہ ۹ سے سنہ ۱۲ء تک وہان عدالتی محکمے انتظامی محکمان سے قریباً علیحدہ ہین۔ گائکواڑ وہان کوئی اصل کام نہین کرتا گو اسے اختیار ہے کہ مقدمون کا انتقال کرے اور ہائی کورٹ کو تحریک کرے کہ نظر ثانی کرے۔
س۔ کس کے حکم سے وہان مجسٹریٹ کی تقرری ہوتی ہے۔
ج۔ ہائی کورٹ کی سفارش پر گورنمنٹ بروده مقرر کرتی ہے پنجاب کے حالات ایسے نہین کہ ایسی تبدیلی ضرور مفید ثابت ہوگی آج کل ہندوستانیون اور یورپینون کے فرلو کے قاعدون مین کوئی فرق نہین ہے۔ اگر فرلو کا الاونس انگلستان مین لیا جائے تو وہ ہندوستان سے زیادہ ہوتا ہے دیگر تبدیلیان جو مین نے تجویز کی ہین وہ ہندوستانیون اور یورپینون پر یکسان عاید ہوتی ہین اس صوبہ کی سروس کے متعلق روز اول سے میرا تجربہ ہے کہ مقابلہ کا طریق بہت اچھا ہے اور مقابلہ کے ذریعے سے حاصل کردہ آدمی زیادہ قابل ثابت ہوتے ہین میرے ماتحت کم از کم ایک درجن آدمی کام کرتے ہین جو مقابلہ اور نامزدگی دونون طرح سے مقرر کیے گئے ہین۔

مسٹر میچ کی جرح پر

دیوان صاحب نے کہا۔
اگر امتحان سب کے لیے ایکسان منصفانہ بنانا ہو۔ تو مین نہین چاہتا کہ انگریز طالب علم انگریزی لین۔

مسٹر چوبل کی جرح

پردیوان صاحب نے کہا۔

جو طلباء امتحان سول سروس مین ناکام ہون وہ مایوس نہین ہو جاتے جب مین نے بیان کیا کہ ناکام طلباء کی حالت بعض اوقات اچھی رہتی ہے تو بیتے واقعات کا مقابلہ کر کے کہا تھا اور اب بھی میری یہی راے ہے کیونکہ یہ لوگ بیرسٹر بنکر آجاتے مین اور ان کی پریکٹس عموماً اچھی چل جاتی ہی مین چاہتا ہون کہ ہندوستانیونکو بھی انگریزونکے برابر سہولتین دی جائین تاکہ وہ مقابلہ مین پورے اترسکین لیکن اس حالت مین ہندوستانی وطنیون کی تعداد بڑہانی ہوگی مین سویلین ججون کی بے روزعایتی کی بمقابلہ دوسرے ججون کے تعریف کرتا ہون۔

مسٹر ابرلش کی جرح

س۔ آپ نے کہا ہے کہ ہندوستانی ذہین قوم ہین۔ کیا پنجاب کا کسان اعلے ذہن کا آدمی ہوتا ہے۔

ج۔ اگر مناسب طور سے اسے تعلیم دیجائے تو وہ قابل ہو سکتا ہی مین اسے نالائق یا برا نہین کہونگا لیکن ہندوستانیون کسے میری مراد تعلیم یافتہ ہندوستانیون سے ہے۔

س۔ آپ کہتے ہین کہ کھلا مقابلہ ہر دلعزیز ہوگا کون لوگ اسے ہر دلعزیز خیال کرینگے۔

ج۔ تعلیم یافتہ لوگ جو موجودہ تبدیلیون پر اب غور کر رہے ہین۔

س۔ کیا اگر دوسرے صوبے کے آدمی یہان مقرر کئے جائین تو پنجابی اعتراض کرینگے۔

ج۔ مین نہین خیال کرتا کہ اعتراض کرینگے۔

س۔ کیا آپ نہین خیال کرتے کہ اگر مدراس یا مغربی حصہ ملک سے کسی ضلع کا انچارج بنایا جاسے تو پنجاب کے زمیندار اعتراض کرینگے۔

ج۔ مین نے کئی آدمیون سے دریافت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ جس کو سرکار مقرر کرے ہم اسکا حکم بجا لائینگے۔

جسٹس کننگٹن صاحب کی شہادت

مسٹر جسٹس کننگٹن صاحب جج چیف کورٹ نے اپنی تحریری شہادت مین بیان کیا کہ میرے خیال مین امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے بھرتی کرنے کا طریق چندان نقصان دہ نہین ہے - کیونکہ اسکے ذریعہ سے ہمیشہ ایسے قابل نوجوان دستیاب ہوتے رہتے ہین - جو اولوالعزمانہ قابلیت اور معاملہ فہمی مین اوسط درجہ کے اشخاص سے بڑھے ہوئے ہوتے ہین بحیثیت مجموعی جو خدمات انکے سپرد کیجاتی ہین انکو انجام دینے کے لیے نہایت موزون ہوتے ہین انکے کیرکٹر کا عام معیار حیرت انگیز طور پر بلند ہے - اور ان مین بہت کم ایسے اشخاص بتلائے جا سکتے ہین - جو ناقابل اطمینان ثابت ہوے ہون - مقابلہ مین بیٹھنے والون کی بہت بڑی تعداد ایسی ہے - کہ ان مین ناموافق حالات کے اندر بھی نہایت محنت اور دیانت داری سے کام کرنے کی صلاحیت موجود ہے -

گواہ نے بیان کیا کہ میرے خیال مین بھرتی کرنیکا طریق چندان اہمیت کے قابل نہین - کیونکہ اسکے لیے جو طریقہ بھی تجویز کیا جاے اسمین کچھ نہ کچھ نقص باقی رہیگا - جو لوگ بھرتی ہو کر آتے ہین - آنپر بحیثیت مجموعی کسی قسم کا اعتراض نہین کیا جا سکتا ہے بعض نوجوان جو ابتدا مین ناقابل نظر آتے تھے وہ بعد مین نہایت لایق افسر ثابت ہوے - ان افسرون کی کامیابی زیادہ تر اسپر منحصر ہے کہ ہندوستان پہونچکر وہ کس کام پر لگائے جاتے ہین - مخلوط امتحان کے موجودہ طریق کا مین مؤید نہین ہون کیونکہ منجملہ دیگر وجوہ کے جس صورت مین یہ امتحان لیا جاتا ہے - وہ روز بروز زیادہ ناگوار ہوتی جاتی ہے - اور اسکی رو سے نہایت قابل نوجوانونکی قلیل تعداد ہندوستان مین آتی ہے - اور زیادہ عمر کی قید کی وجہ سے ہندوستانی امیدوار ناواجب خسارہ مین رہتے ہین ہندوستانی والدین اپنی اولاد کو قدرۃً اس خیال سے ولایت بھیجنے سے ہچکچاتے ہین - کہ انہین انکے اس بڑی عمر مین ناکام رہنے کا خطرہ لاحق رہتا ہے - میرے خیال مین اسکولون کے ہیڈ ماسٹرون یا حکام یونیورسٹی کو اسقدر وسیع پیمانہ پر انتخاب کے ایسے اختیارات تفویض کرنیکا مین

یک وقتہ امتحانات

میرے خیال مین یک وقتہ امتحانات کی تجویز محض ناممکن العمل ہے۔ بات اصل مین یہ ہی کہ انگریزون نے ایک خاص طریق پر ہندوستان پر حکومت کرنیکا کام اپنے ہاتھ مین لیا ہوا ہی اور جب تک یہ کام انکے ہاتھ مین رہیگا اسوقت تک ضروری ہی کہ اعلیٰ نظم ونسق کے اکثر عہدے انکے پاس ہین۔ موجودہ حالت مین انکے ہاتھ کافی مضبوط نہین ہین اور وہ دیدہ و دانستہ اپنی حالت کو ضعف نہین پہونچا سکتے۔

یک وقتہ امتحانات کے مطالبہ سے پیشتر تمام ہندوستان کے تعلیمی نظام مین اسقدر وسیع پیمانہ پر تغیر و تبدل کرنا پڑے گا۔ کہ اسکی تکمیل کے لیے کئی سال درکار ہونگے اور اسپر زر کثیر صرف ہوگا اگر یہ فرض کر لیا جاے کہ ایسا کیا جا سکتا ہی تو دو باتون مین سے ایک بات ضرور ہوگی کہ یا تو ہندوستان کی تعلیم یافتہ جماعت اعلےٰ عہدون کا بہت سا حصہ حاصل کرنے مین ناکام رہیگی جس حالت مین نا راضی پہلے سے بھی زیادہ بڑھ جائیگی یا وہ اپنے مطالبات کے حصول مین کامیاب ہو جاے گی۔ اور اس صورت مین ملکی نظم ونسق کو موجودہ صورت پر قایم رکھنا ناممکن العمل ہو جاے گا۔ اسیلیے ان مین سے کوئی تجویز بھی خوش آیندہ نہوگی۔ میرے خیال مین یہ تمام مسئلہ بالکل صاف اور صریح ہے کہ مجلسی کی گورنمنٹ کا جاری رہنا ضروری ہی۔ اور یہ جاری نہین رہ سکتی۔ اگر بے سمجھ لوگون کے شور وغل پر ضرورت سے زیادہ کان دہرا جاے دہلی ہند کے قلیل حصون کی نسبت تمام ملک کے اغراض بحر حال زیادہ لحاظ کے قابل ہین۔

مین اس امر کا مخالف ہون کہ انڈین سول سروس کی اسامیون کی ایک مقررہ تعداد پر کرنے کے لیے کل ہندوستان مین یا ایک سے زیادہ صوبجات مین علیحدہ امتحان منعقد کیا جاے اس امر کی کوشش کرنا کہ ہندوستانیون کے لیے انڈین سول سروس کی اسامیون کی ایک خاص تعداد مخصوص کر دیجاے خواہ وہ انکے قابل ہون یا نہون زیادہ سے زیادہ کشمکش اور کم سے کم فائدہ کی صورت پیدا کرتا ہے۔ اس قسم کی سروس صرف اسی صورت مین عمدگی کے ساتھ چلائی جا سکتی ہے جبکہ اسکے سامنے کام کرنے کا کوئی مقررہ طریق موجود ہو۔

انڈین سول سروس کی جوڈیشل برانچ مین بھرتی کرنے کے لیے میرے خیال مین کسی جداگانہ طریق کی ضرورت نہین ہی دیوانی اور فوجداری ہر دو پہلوون سے جوڈیشل برانچ کی بہترین تربیت وہ ہی

جو ملک اور اہل ملک کے ساتھ اس گہری واقفیت پر مبنی ہو جو انڈین سول سروس کے اکثر ارکان کو سا سالی کے تجربہ کے بعد حاصل ہوتی ہے - اس قسم کا تجربہ حاصل کرنا تمام منازل مین انکے فوجداری کام کیلیے نہایت ضروری ہی - یہ تجربہ دیوانی کام کے لیے بہت کار آمد ہو اگرچہ اسکے لیے چندان بالکل ضروری نہین انڈین سول سروس کے امیدواردن کی عمر کے متعلق میرا خیال ہو کہ ایسے امیدوارونکو ترجیح دیجاے جو یونیورسٹی کا باقاعدہ کورس ختم نہ کر چکے ۱۹ اور ۲۲ سال کے درمیان کی عمر مناسب ہوگی ۱۷ اور ۱۹ سال کے مابین کی عمر کے تجربہ مین کامیابی نہین ہوئی - کیونکہ جو لوگ اس عمر مین بھرتی کیے گئے تھے انمین سے اکثر انتہی ملازمت کے ابتدائی زمانہ ہی مین انتقال کر گئے - موجودہ زیادہ عمر کی شرط کی حالت مین عمدہ قسم کے نوجوان دستیاب ہو سکتے ہین مگر ان سے دو تین سال کم عمر کے آدمی بھی ایسے ہی اچھے دستیاب ہو سکتے ہین -

موجودہ امتحان کی نوعیت کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوے کہا کہ اگر مضامین اور سوالات امتحانی کی نوعیت کا اندازہ کیا جاے تو موجودہ زمانہ کے کسی عموماً اچھے تعلیم یافتہ نوجوان کو کامیابی کا کچھ بھی موقعہ حاصل نہین ہی - امتحان کے لیے غیر معمولی وسیع معلومات کی ضرورت ہی جسکے زیادہ حصہ کی عام طور پر ہندوستان یا انگلستان مین بہت کم ضرورت پڑتی ہی اور کامیاب طلبا مین سے بعض یقیناً ایسے ہوتے ہین کہ انکو معمولی عمدہ تعلیم بھی حاصل نہین ہوتی امتحان کے تمام طریقہ پر نظر ثانی کرنیکی ضرورت ہی مضامین کی تعداد زیادہ ہی اور انمین سے بعض تو بالکل غیر موزون ہین - حالانکہ قریباً تمام مضامین کے سوالات کا معتدبہ حصہ ایسا ہوتا ہی کہ صرف ماہر انگریزی انکا جواب دیسکتے ہین اور ایسلیے عام سوالات نہ دیے جائین

بعد ازان لارڈ ایسلنگٹن نے سوال کیا - کیا آپکے نزدیک یورپین اصحاب کو انگلستان مین بھرتی کرنیکا طریق قابل اطمینان ہے

جواب - ہان حیثیت مجموعی قابل اطمینان ہے -

س - اور کیا آپ یک وقتہ امتحانات کی تجویز کے مخالف ہین -

ج - ہان - **س** - کیا آپ کا خیال ہی کہ ایک وقت امتحانات رائج ہونے کی صورت مین مختلف اقوام کی نہایت سنگ نقصان کی وجہ سے ہندوستانیون مین ناراضی پیدا ہوگی -

ج - ہان میرا ایسا ہی خیال ہے - **س** - آپنے فرمایا ہے کہ ایک وقتہ امتحانات رائج کرنے کی صورت مین ملکی تعلیم مین بالکل تبدیلی کرنے کی ضرورت پڑیگی کیا آپ ازراہ عنایت اسکی کیقدر تشریح فرمائینگے

ج - تمام تعلیمی نظام کو از سر نو ترتیب دینا پڑے گا تعلیم کا معمولی طریق ناکافی ثابت ہوگا اور شاید اسکول اور کالج قائم ہو کر رٹنے کا مرکز بن جائینگے - **س** - کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ ہندوستان کے طریقہ تعلیم کو امتحان انڈین سول سروس کے مطابق بنانے کی صورت مین ملک کی آیندہ تعلیم کو نقصان پہونچیگا

ج - میرا ایسا ہی خیال معلوم ہوتا ہے س - کیا آپ کے خیال مین ہندوستانیون کا اعلیٰ
عہدون کی زیادہ آسامیان حاصل کرنے کا مطلب فی الحال قابل غور نہین - ج - نہین -
س - کیا آپ اس اصول کے موید ہین کہ سرکاری ملازمون کے انتخاب مین صرف قابلیت
اور لیاقت کا لحاظ رکھنا ضروری ہے ج - ہان اعلے عہدون کے لیے ضروری ہے گو اونے
یہ بھی کہا کہ جوڈیشل عہدون کا بہت زیادہ حصہ انگریزون کے ہاتھ ہونا چاہیے -
س - میرے خیال مین آپنے صرف اصل نصاب پر ہی نکتہ چینی نہین کی بلکہ اس نصاب کے
متعلق جو سوالات پوچھے جاتے ہین ان کی نوعیت پر بھی نکتہ چینی کی ہے ج - ہان -
س - کیا آپ کے خیال مین جس قسم کے سوالات امتحان مین پوچھے جاتے ہین ان سے
مضامین رٹنے کی ترغیب ہوتی ہے - ج - بے شک یہ صحیح معلوم ہوتا ہے -
س - کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ اب سے تیس چالیس برس قبل جو سکیم رائج تھی اسے از سر نو زندہ کیا جائے ج - ہان
منتخب امیدوارون کے لیے انگلستان مین ایک علٰحدہ درس گاہ قائم کرنے کی ضرورت کے متعلق کہا کہ مین اس
تجویز کا حامی ہون اور اس جگہ کے لیے لندن کے قریب ہی کسی مقام ہندو پر زبل کی تجویز کی اور بتلایا
کہ اگر ممکن ہو تو منتخب شدہ امیدوارون کو وہان دو سال کے لیے بھیجا جایا کرے س - کیا
آپکے خیال مین نوجوان سولین کو ہندوستان مین آتے ہی اپنا کام شروع کر دینا چاہیے - ج
ہان قریبًا قریبًا ایسا ہی ہونا چاہیے س - کیا آپ کے خیال مین اگر نو وارد نوجوانون کو کسی قسم کا
تجربہ حاصل کرنے کے بغیر تو سرکاری کام پر لگا دیا جائے تو اس سے ملک کے نظم و نسق کو کسی قسم کا
نقصان پہونچے گا ج - میرے خیال مین اگر انکی انگلستان مین کافی تربیت ہوئی تو وہ یہان آتے ہی ساتھ ہی
غیر ضروری قسم کا کام شروع کر سکتے ہین - میرے خیال مین انہین حتی الوسع جلدی کام شروع کرنا چاہیے - کیونکہ
ہندوستان مین ادہر ادہر مارے مارے پھرنا مناسب نہین -
لارڈ اسلنگٹن - کیا آپ کے خیال مین پرانے افسرون کے پاس کام کی اسقدر کثرت ہے کہ انہین
نو وارد افسرون کو کام سکھانے مین لاپروائی سے کام لینے کے سوا چارہ نہین - ج - ہان س - پنجاب
کی عدالتون میں کیا قاعدہ ہے - کیا وکیل لوگ عدالتون کو انگریزی مین مخاطب کرتے ہین -
ج - ہان اکثر ایسا ہی ہوتا ہے س - کیا آپ پراونشل سروس کی جوڈیشل برانچ کے متعلق کسی قسم
کی تجاویز پیش کر سکتے ہین - ج - میرے خیال مین اس برانچ مین بہت کچھ اصلاح کی ضرورت
ہے - اس وقت دیوانی کام مین بہت ہرج واقع ہوتا ہے -

سر مرے ہیک - سویلینون کے ڈسٹرکٹ جج بننے سے بہتر آپ کی راے مین ان کی بہتر تربیت کس طرح ہو سکتی ہے -

ج - میرے خیال مین موجودہ انتظام کافی ہے -

س - سر سومرسے میکڈانلڈ نے پوچھا کہ کیا آپ کی راے مین موجودہ امتحان کا طریق ان امیدوارون کے دل مین بہت زیادہ مفید ہے جو زیادہ تر حافظہ سے کام لیتے ہین -

ج - ہان یہ صحیح ہے -

س - کیا آپ کے خیال مین یہان کے پیچیدہ مسایل کے لیے خاص قسم کی سیاسی تدبیر کی ضرورت ہے -

ج - جو میرے خیال مین ان مسایل کو حل کرنے کے لیے عام سمجھ کی ضرورت ہے -

س - مسٹر ابعت جی سلامی - یہان کے وکالت پیشہ اصحاب کی لیاقت کی نسبت آپکی کیا راے ہے

ج - مین ذاتیات کی بحث مین پڑنے سے معافی چاہتا ہون - جہان بعض اصحاب نہایت اعلے قابلیت کے ہین وہان بہت سے ایسے بھی ہین جنکو قابل کہنا بیجا ہوگا -

رستھر ڈور مارلیس - مین معلوم کرنا چاہتا ہون کہ کیا آپکو مقامی وکلا سے ججی کی متعدد اسامیان پر کرنے پر کس قسم کا اعتراض ہے -

ج - یورپین بیرسٹرون کی تعداد مین اسقدر کافی نہین ہے کہ ایسے اس قسم کی کافی اسامیان سکین -

س - کیا مین پوچھ سکتا ہون کہ وکالت پیشہ اصحاب کی آمدنی کس قسم کی ہوتی ہے اور چیف کورٹ کے وکلاء کو زیادہ سے زیادہ کس قدر آمدنی ہوتی ہے -

ج - میرے خیال مین دو تین اصحاب تو ہزار روپیہ سے زیادہ ماہوار کما رہے ہین - اس سوال پر کیا آپکے خیال مین پنجاب کے اضلاع مین کوئی ایسا وکیل پریکٹس کر رہا ہے جسکو آپ جوڈیشل برانچ مین دیکھنا چاہتے ہین - گواہ نے جواب دیا کہ شاید چند ایک ایسے آدمی ہونگے -

لارڈ رونالڈشی صاحب اگر عمر کی قید ۱۷ - ۱۹ مقرر کر دیجاوے اور پھر غالباً ۳ سال کی پرورش کے بعد یہ افسر ہندوستان مین آئین تو کیا آپکے خیال مین پھر وہی نوجوان افسران مین بہت جلدی وارد مین ہونگی (ج) مین صرف گذشتہ تجربہ کی بابت کہسکتا ہون اور میرے خیال مین پنجاب گورنمنٹ کیطرف سے جو جواب دیا گیا ہے اس مین اس امر پر زور دیا گیا ہے س - کیا اندنون ٹیکہ کا رواج نہیں - ج - نہین

س - کیا آپکے خیال مین آجکل اکثر سویلین ٹیکہ لگاتے ہین - جواب مجھے اسکا کچھ خیال نہین -

س - کیا آپ کے خیال مین انھین ٹیکہ لگوانے کیلیے مجبور کرنا چاہئے - ج - ہان

بجواب سوالات مسٹر رابرٹسن صاحب گواہ نے بیان کیا کہ ہم اپنے مضمون کو مقرر کرتے ہیں بعد ازان ان کی ترقی ان اسامیوں پر ہوتی ہے جن کے ذو فرایض ہوتے ہیں اور بعد ازان وہ تو انتظامی صیغہ میں جاتے ہیں یا سب جج بن۔
بجواب سوالات ہری کشن کول صاحب گواہ نے بیان کیا کہ مجھے اسٹیٹوٹری سروس کی ناکامی کی وجہ معلوم نہیں ہے۔

س۔ کیا انتخاب ناقص ہوا۔

ج۔ اس معاملہ میں مشکل سے رائے زنی ہو سکتی ہے۔

س۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیا اسباب کا علاج نہیں ہو سکتا ہے۔

ج۔ یہ اصل میں گورنمنٹ کے اختیار کا معاملہ ہے۔

بجواب سوالات شیخ امیر علی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ گذرے کئی سال سے چیف کورٹ نے وکلا کی ایک تعداد کی زیادہ کے ساتھ سفارش کی ہے لیکن ناکامی ہوئی ہے میرا یہ خیال نہیں ہے کہ وکلا کی جس تعداد کی چیف کورٹ پراونشل جوڈیشل سروس کے واسطے سفارش کر سکتی ہے وہ زیادہ ہو گی۔ کوئی تجویز اس قسم کی نہیں ہو سکتی ہے کہ آیا نوجوان بیرسٹران یا وکلا ۳ یا ۴ سال سے وکالت کر رہے ہیں ڈسٹرکٹ یا اسسٹنٹ ججی کے لیے ان کی سفارش ہو سکتی ہے۔

سردار سندر سنگھ مجیٹھ کی شہادت

سردار صاحب نے بجواب سوالات میر مجلس صاحب نے فرمایا کہ پنجاب میں سکھوں کی آبادی ۲۰ لاکھ ہے بالعموم سکھ اپنے کو ہندوؤں سے علیحدہ تصور کرتے ہیں۔ سکھ کسی ایک مقام پر مجتمع نہیں ہیں سابق میں وہ کسی قدر پیچھے تھے مجھے یہ یاد نہیں ہے کہ گزرے تین سال کس قدر گریجوئیٹ پاس ہوئے تھے۔

س۔ آپ امتحان متحد الوقت کے خلاف ہیں۔(۱) کیونکہ اس سے کافی جماعتی نیابت نہ ہو گی اور (۲) کیونکہ اس سے یورپین کی قلیل تعداد سروس میں داخل ہو سکے گی۔

ج۔ ہاں میں اسکے موافق ہوں کہ صوبجات میں عام امتحان مقابلہ ہوا کرے۔

س۔ آپ تو جوانوں کو امتحان انڈین سول سروس کی سخت آزمایش مین ڈالینگے اور ان کے لیئے کسی قسم کی ذمہ داری نکرینگے۔
ج۔ مین یہ کہتا ہون کہ بمقابلہ شخصی حقوق کے جماعتی حقوق مقدم قرار دیئے جاوین۔
س۔ آپ کی تجویز یہ ہے کہ قبل امتحان کے انتخاب ہو یہ عام قسم کا امتحان نہوگا۔
ج۔ پہلے مین ایک بڑی تعداد کو لونگا۔
س۔ کیا گورنمنٹ کے ساتھ آپ چند غیر سرکاری اشخاص کو بھی انتخاب کا کام انجام دینے کے لیے شریک کرینگے۔
ج۔ جناب اسمین کچھ نقصان نہین ہے۔
بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ مین اسکے موافق نہین ہون کہ باشندگان دیگر صوبجات اس صوبہ کی انڈین سول سروس مین داخل ہون۔ آج کل معدودے چند ہی اس قسم کے افسران ہین۔
س۔ آپ ۲۵ فیصد وکلا سے لینگے اور ۳۳ فیصد ہندوستانیون کو آپ لینا چاہتے ہین۔ پراونشل امتحانات کے لیے آپ کتنا فیصد چھوڑینگے۔
ج۔ مین نے یہ بیان کیا ہے کہ بشرطیکہ ایک کافی تعداد قابل اور ذی رتبہ وکلا کی مل سکے وکلا کی جماعت سے جو لوگ لیے جاوین اسمین بھی مختلف جماعتون کی نیابت کا خیال رہے۔
بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ مین مندرجہ فہرست اسامیان بھی برقرار رکھونگا۔ میرا خیال ہے کہ وکلا کی جماعت سے کافی تعداد ممکن ہوگی مین اس غرض کے لیے بہت کمسن اشخاص کو نہ لونگا۔ لیکن بعد تھوڑے تجربہ کے میرا خیال ہے کہ قابل آدمی مل سکتے ہین بشرطیکہ تنخواہ مین اضافہ کیا جاوے۔ علاوہ برین وکالت کی آمدنی یقینی نہین ہے اینیز جو بیان کیا ہے کہ سروس مین افسوسناک گڑبڑ ہے اس سے میرا یہ مطلب ہے کہ ایک ہی آدمی کئی قسم کے کام انجام دیتا ہے۔ بڑے بڑے اضلاع مین علیحدگی فرایض کی تدبیر کی آزمایش کی جاوے۔
س۔ آپ کہتے ہین کہ سروس مین گڑبڑ ہے اور آپ علیحدگی فرایض کے خواہان ہین۔ کیا آپ کو کوئی اندیشہ اس بات کا ہے کہ گورنمنٹ کی کفایت کے لیے موجودہ حالت نہ آسان ہوگی۔
ج۔ اساعت سے مین نے بعض اضلاع مین علیحدگی فرایض کی آزمایش تجویز کی ہے۔

ارل رونلڈشی صاحب س - کیا سکھ ایک جماعت ہین مین جاننا چاہتا ہون - کہ دیگر جماعتین کون ہین -

ج - ہندو - مسلمان - ہندوستانی عیسائی - انگلو انڈین - پارسی اور اگر سکھ بھی اس فہرست مین شریک کیے جاوین تو یہ چھ جماعتین ہونگی -

س - پنجاب کی سول سروس مین کتنی اسامیان ہونگی - فرض کیجئے کہ چھ اسامیان ہین منجملہ ان کے چار پر انگلستان سے تقرری کی جاوے اور دو پر پنجاب مین - اب ان دونون کو کس طور پر تقسیم کرینگے -

ج - مین فروعات کو چھوڑتا ہون -

س - ہان - فروعات کو گورنمنٹ پر چھوڑ دینا چاہیئے -

ج - مین یہ تجویز کرونگا کہ تمام اسامیون پر مختلف جماعتون کے نمایندے باری باری مقرر کیے جاوین بعدازان گواہ نے بیان کیا کہ اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ مختلف صوبجات مین جاتے ہین انکو وہان کی دیسی زبان سے واقف ہونا چاہیئے - میرا یہ مطلب ہے کہ جو لوگ ہندوستان آوین وہ دیسی زبانون سے واقف ہون -

س - تو آپ کا یہ منشا نہین ہے کہ ہندوستانی دیسی زبانین انڈین سول سروس کے نصاب کے السنہ جدیدہ کے ساتھ شریک کیے جاوین -

ج - میرا یہ مطلب ہے کہ بعد امتحان پاس کرنے کے انکو اس صوبہ کی زبان سے واقف ہونا چاہیئے جس مین کہ وہ آنے والے ہون -

بعدازان گواہ نے بیان کیا کہ صوبہ کی حالت یہ ہے کہ مین بمقابلہ عام امتحان مقابلہ کے جماعتی نیابت کو فوقیت دونگا - پنجاب مین امتحان میٹریکولیشن مین شریک ہونے کی عمر ۱۵ سال ہے - ہندوستان مین ڈگری حاصل کرنے کے بعد انگلستان مین امتحان پاس کرنا ہوگا - پس عمر ۲۵ سال کی ہونا چاہیئے - سکھ عموماً فارسی نہین پڑھتے ہین سکھون مین بعض فارسی دان ہین - فارسی ان کی زبان نہین ہے پنجاب کی زبان پنجابی ہے - خالصہ کالج سے ہر سال ۱۶ سے ۲۰ تک پاس ہوتے ہین - سکھ دیگر کالجون مین بھی پڑھتے ہین -

بجواب سوالات مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب گواہ نے بیان کیا کہ مین حیثیت خالصہ دیوان کی راے کی نیابت کرتا ہون لیکن یہ میرا خیال ہے کہ یہ سکھون کی نیابت [illegible]

ہین اور ریاستون اور گورد واروں سے لیے جاتے ہین مین نے پنجاب مین فارسی بولتے نہین سنا ہے۔

مسٹر سلائی صاحب س۔ میرا خیال ہے کہ چیف خالصہ دیوان نوجوان سکھ پارٹی کا نمائندہ ہین۔

ج۔ چیف خالصہ دیوان اُس پارٹی کا نمائندہ ہے جو سکھون کے عقاید کی سختی سے ساتھ پابند ہے۔

س۔ تو چیف خالصہ دیوان کے علاوہ ایک پارٹی ہے۔

ج۔ ہان۔

بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ دیوان اسکے موافق ہے کہ ہندوستانی زیادہ داخل کیے جاوین جب تک کہ سکھ کامیابی کے ساتھ مقابلہ نہ کرسکین وہ نامزدگی کے طریقہ کو قبول کرتے ہین۔

مسٹر فشر صاحب س۔ کیا مین یہ سمجھون کہ جوابات کمیٹی کے جانب سے ہین

ج۔ ہان۔ اُنکا مسودہ اُس سب کمیٹی نے تیار کیا تھا جسکا ایک ممبر مین تھا۔

بجواب سوالات آنریبل مسٹر میج صاحب گواہ نے بیان کیا کہ اگر کامیاب امیدوار بیکار رہین تو میرا یہ خیال نہین ہے کہ کسی قسم کی اضطرابی پیدا ہوگی۔

بجواب سوال مسٹر چوبل صاحب گواہ نے کہا کہ یہ عام خیال ہے کہ سکھ ہندوون سے علیحدہ ہین۔

س۔ کیا یہ حالت حال مین پیدا ہوگئی ہے۔ کیا کسی وقت مین یہ عام خیال نہ تھا کہ سکھ بھی ہندو جماعت کا ایک جزو ہین۔ کیا وہ جدائی پیدا کرنیوالے نہین ہین۔

ج۔ نہین۔

س۔ کیا سکھ ہندوون مین شادی نہین کرتے ہین۔

ج۔ اس کا انحصار ہندو کی تعریف پر ہے۔

س۔ لیکن کیا وہ باہم شادی نہین کرتے ہین۔

ج۔ کوئی ممانعت نہین ہے۔

بجواب سوالات آنریبل سر جارج رابرٹسن صاحب گواہ نے بیان کیا کہ یونیورسٹی سے ایک امیدوار نے B A کے واسطے امتحان مقابلہ بہتر طور پر پاس کیا لیکن

... کیا نہ گیا

س - اس کے بابت آپ کے پاس کیا سند ہے۔
ج - میرے پاس کوئی سند نہین ہے لیکن میرا یہ خیال ہے چاہے مین غلطی پر ہون
س - اور آپ اس پر اپنی دلایل مبنی کرتے ہین - اس سوال کا جواب نہین دیا گیا۔
بجواب سوالات پنڈت ہری کشن کول صاحب گواہ نے بیان کیا مین پاس
شدہ امیدواردن سے جماعتی نیابت کے مطابق انتخاب کرونگا۔
شیخ امیر علی صاحب س - بہ لحاظ سکھہ کی تعریف کے یہ بتائے کہ بمقابلہ غیر سکھون
کے پنجاب مین سکھون کا کیا تناسب ہے۔
ج - مین نے اعداد دیتا دیے ہین۔
بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ سکھون مین کوتاہی کا باعث یہ رہا ہے کہ وہ
تعلیم کے باب مین پسپا رہے ہین۔
س - کس منزل پر علیحدگی رائج کر دی جاوے۔
ج - مین نے اپنے جوابات مین بیان کیا ہے کہ آہستہ آہستہ اور ہوشیاری کے ساتھ
مختلف مقامات پر رائج کرنا چاہیئے۔

باباگوربخش سنگھہ بیدی کی شہادت

بعد ازان جو شہادتین لی گئین - ان مین ایک شہادت باباگوربخش سنگھہ بیدی
کی تھی - آپ چونکہ انگریزی نہین جانتے اس لیے آپ کی شہادت ایک ترجمان کے
ذریعہ سے لی گئی - صاحب پریسیڈنٹ کے سوالات کے جواب مین بیان کیا - کہ مین
ہر فرقہ کے سکھون کی نیابت کرتا ہون - مین اپنی رائے آزادی کے ساتھہ ظاہر کرتا ہون
اور یہ اعلے سکھہ خیالات کا لب لباب ہے میری رائے مین مقابلہ کا امتحان
سب گروہون کا یکسان ہونا چاہیئے - ہر ایک کو اس مین شامل ہونے کا
حق ہونا چاہیئے - اور ایک آدمی بھی نامزد نہ ہو - پنجاب کے لیے ایک پنجابی
باشندہ زیادہ موزون ہے - لیکن مقابلہ سے بنگالی اور مدراسی بھی مقرر
ہو سکتے ہین - اور مین ان کے تقرر پر اعتراض نہین کرون گا - اگر دوسرے
صوبون کے امیدوار کامیاب ہو کر پنجاب مین مقرر ہون - تو بھی مجھے اعتراض
نہین ہوگا مین ہر سال تین سو اور پانچسو کے درمیان مقدمات فیصل کرتا ہون

ضلع مین آنریری مجسٹریٹ بہت تھوڑے ہین مین تن تنہا اجلاس کرتا ہون
میری رائے مین امتحان پاس کرکے امیدوار کو دو سال تک انگلستان مین جا
رہنا اور وہان کے حالات اپنی آنکھون سے دیکھنا ضروری بات ہے مین پنجاب
کی سول سروس مین ایک تہائی ہندوستانی اور دو تہائی یوروپین دیکھنا چاہتا ہون
مسٹر جی بل کی جرح پر کہا کہ سکھ لوگ تعلیم مین ترقی کر رہے ہین ہر سال سکھ
گریجویٹون کا شمار بڑھتا جاتا ہے مگر اور گروہون کے مقابلہ مین وہ تعداد مین
بہت تھوڑے ہین سکھ اور گروہون کے امیدوارون کے مقابلہ مین کامیاب
ہوسکتے ہین مین سکھون اور ہندوون کو ایک ہی قوم سمجھتا ہون مین گرونانک
اولاد سے ہون سکھون کی کثیر تعداد اپنے آپکو ہندو سمجھتی ہے جو سکھ اپنے آپکو ہندوؤن سے علیحدہ سمجھتے
تعداد بہت تھوڑی ہے ۔ یہ اختلاف صرف بیس پچیس سال سے ہے ۔ مسٹر ...
کی جرح پر کہا کہ مین راولپنڈی کے پاس ایک گاؤن مین رہتا ہون ۔ وہان
میری زمینی جایداد ہے مجھے سکھون کے خیالات سے واقفیت پیدا کرنے کا
بیسوون مرتبہ موقعہ ملتا ہے معمولی آدمی پولیٹکل معاملات مین بہت کم دلچسپی

س ۔ کیا وہ موجودہ انتظام مین کوئی تبدیلی چاہتے ہین ۔
ج ۔ تبدیلی سے آپ کی کیا مراد ہے ۔ اہل دیہات لگان وغیرہ کے معاملہ مین بہت

لیتے ہین ۔ مگر اہم انتظامی معاملات مین کوئی خاص دلچسپی نہین لی جاتی مسٹر سلانی
کی جرح پر کہا کہ مین خالصہ دیوان کا ممبر نہین ہون ۔ زمانہ بہت بدلتا
جاتا ہے ۔ شاید چند سال تک تو نیچ ذات کے لوگون کو سول سروس سے علیحدہ
رکھنا پڑے گا ۔ مگر آخیر مین تمام امتیازات دور ہو جائین گے ۔ سر ...
کے سوال کے جواب مین کہا کہ مین نے ہندوستانی کی عمر کم از کم ۲۴ سال اور
انگریزون کی ۲۲ سال مقرر کی ہے اس لیے کہ ہندوستانیون کی مادری زبان انگریزی
لارڈ رونلڈشے کی جرح پر کہا کہ مین سمجھتا ۔ کہ انگریز افسر دیسی زبانون مین خاطر خواہ
دسترس نہین رکھتے ہین ۔ میری رائے مین اس کوتاہی کو اس طرح دور کیا جا سکتا
کہ وہ لوگون سے دور رہنے کی بجائے خوب ملا جلا کرین ۔ اب افسرون نے کچھ کچھ
ملنا شروع کر دیا ہے ۔ مگر جیسا چاہیئے ویسا نہین ملتے ۔ شیخ امیر علی کی جرح
پر کہا ۔ کہ پراونشل سروس کی بھرتی مین قوم و مذہب کا کوئی خیال نہین ہونا چاہیئے

مسٹر ھیریس صاحب

بجواب سوالات میر مجلس صاحب مسٹر ھیریسن صاحب نے بیان فرمایا کہ مین ۱۹۰۱ء سے ملازمت مین ہون مین ۱۹۱۶ء مین سشن جج مقرر کیا گیا تھا۔ اور اسوقت سے برابر قایمقامی کر رہا ہون یہ اسامی ویسی ہے جیسی کہ دیگر مقامات پر ڈسٹرکٹ دسشن ججون کی ہے۔ مین موجودہ طریق مندرج فہرست اسامیونکو پسند کرتا ہون۔ اور مین اس طور پر ہندوستانیون کو بڑی بڑی اسامیان دینے کے موافق ہون۔ مین امتحان متحد الوقت کے کسی طرح بھی موافق نہین ہون۔ فنانشل کمشنر کے جونیر سکرٹری کی اسامی پر پراونشل سروس سے مقرر نہین ہوا ہے۔ مین جانتا ہون کہ پراونشل سروس کو کوئی صلہ نہین ملا ہے۔ مین یہ تجویز کرتا ہون کہ پراونشل سروس کے جن اسامیون کو مندرج فہرست اسامیون پر ترقی دیجاوے انکی تنخواہ ⅔ ہونی کہ دو ثلث بوجو آج کل ہے۔ بعد ۱۵ سے ۲۰ سال کی مدت کنکے زیادہ سے زیادہ پنشن چھ سو روپیہ ہونی چاہیے۔ جو لوگ چھوڑ دیے جاوینگے انکے حق مین انتخاب ویسا ہو صلہ افزا نہ ہوگا جیسا کہ منتخب شدہ اشخاص کے حق مین ہوگا۔

اکتوبر ۱۹۱۷ء سے کسی کی ترقی نہین ہوئی ہے۔ براہ راست مقرر کرتے ہین۔

گورنمنٹ کو چاہیے کہ آخری گریڈ پر مقرر کرے نہ کہ اونچے گریڈ پر میرے خیال مین نامزدگی اور مقابلہ کا متحدہ طریقہ سراسر قابل اطمینان ہے مین اسکی توسیع نہین کرونگا مین نے بحیثیت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور ۹ سال تک تربیت پائی تھی۔ مین ابتدائی مقدمات اور اپیلین فیصل کرتا تھا۔ مین نے بعض عدالتون کا معائنہ بھی کیا مین نے عملی طور پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا کام بھی انجام

س - کیا تم نے اس عرصہ مین کوئی الاونس بھی پایا۔

ج - آپ کہان انتخاب کی حد قایم کرینگے۔

س - پانسو روپیہ پر ترقی کے واسطے انتخاب یا اخراج کا نشا ایکسان ہے۔ اگر انتخاب سخت نہین ہے تو اوس سے اسکی عظمت کو نقصان پہونچے گا۔

تبادلہ کے اخراجات کے متعلق مین تجویز کرتا ہون کہ افسران کو کل صرفہ مطابق میری تجویز کردہ پیمایہ کے ملنا چاہیے مین ۳½ سال کے اندر دس مرتبہ تبدیل ہوا۔

س - کیا آپ اسکے موافق ہین کہ منصف سبارڈنیٹ سروس مین ہون یہ یا دیوانی پراونشل سروس کا جزو قرار پادین

ج - موجودہ طریقہ بہت اچھی طرح سے چل رہا ہے۔

س - مین اپنے سوال کے متعلق آپکی رائے دریافت کرتا ہون -

ج مین موجودہ طریقہ کو پسند کرتا ہون -

بعدازان گواہ نے بیان کیا کہ منصفون کو ۱۷۵ یا ۱۵۰ روپیہ ماہوار ملتے ہین - بعد پانچ یا دس سال کے اونکو پراونشل سروس مین ترقی دیجاتی ہے - اور بعض کو اس طور پر نہین دیجاتی ہے کیونکہ پراونشل سروس کی انتخاب کا طرز عمل بخوبی چل رہا ہے -

بجواب سوالات سرمیری حمیک صاحب گواہ نے بیان کیا کہ ایگزیکیوٹو سے جوڈیشل صیغہ مین تبادلہ ہونے سے رکاوٹ پیدا ہوگئی ہے منجملہ ۸ ڈسٹرکٹ ججون کے ۲ مندرج فہرست اور انڈین سول سرونٹ ہین - جب ڈسٹرکٹ وسشن جج کی اسامی خالی ہوتی ہے تو ڈپٹی کمشنران ڈسٹرکٹ ججون کے سر پر تعینات کیے گئے ہین - نہ صرف مندرج فہرست عہدہ داران پر یہ اثر پڑا ہے بلکہ انڈین سول سرونٹ پر بھی بجنسہ اثر ہوا ہے - میرا اعتراض اسٹیٹوٹیری سروس کے متعلق یہ ہے کہ پراونشل سروس کے آدمیون کی بہترین تربیت ہوتی ہے اور انکو بہترین تجربہ ہے -

س - اگر جونیر جج شپ کو سینیر مندرج فہرست اسامیان دیجاوین تو کیا پراونشل سروس کے اشخاص مین مایوسی پیدا ہوگی

ج - ایک حد تک ضرور ہوگی -

س - جب انہون نے مندرج فہرست اسامیان پراونشل سروس سے لیلین انہون نے اسقدر اسامیان اس سروس مین اضافہ کردین -

ج - ہان - لیکن پراونشل سروس نے ان اسامیون کے مرتبہ اور عظمت کو کھودیا جو مندرج فہرست اسامیون کی شمار سے نکال لیگئی تھین -

بجواب سوالات اتریبل مسٹر چوبل صاحب گواہ نے بیان کیا کہ منصف ایک ہزار روپیہ تک مقدمات فیصل کرتا ہے - پانچسو روپیہ اور سو روپیہ کے مقدمات اول ودوم سوم درجہ کے منصفان فیصل کرتے ہین - انڈین سول سروس سے جو تین اسامیان نکالکر پراونشل سروس مین ڈالدی گئی تھین انکی تنخواہ بھی قلیل ہے اور مرتبہ بھی انکا کم ہے - انکی تنخواہ پراونشل سروس کی زیادہ سے زیادہ تنخواہ سے کم ہے - اور اگر چھہ سو اور پانسو روپیہ ماہوار مشاہرہ کے درجہ کے آدمی آٹھ سو روپیہ ماہوار مشاہرہ کے افسر انکے سر پر بٹھائے جاوینگے تو اونچے درجون مین ضرور کچھ بے اطمینانی پیدا ہوگی - آجکل مجسٹریٹ صاحبان بجاے دیوانی کے کام کے فوجداری کے کام کو مقدم

سمجھتے ہیں - ایگزیکیوٹو افسران دورہ پر جاتے ہیں اور وہاں مقدمات منفصل کرتے ہیں - لیکن اس
رعایا کو راحت ہوتی ہے کیونکہ انکے مواضعات سے قریب عدالت ہوتی ہے - فریقین اور وکلا
افسران کے ساتھ دورہ پر جانے میں وقت ہوتی ہے لیکن پروگرام پہلے سے تیار ہو جاتا ہے
اور فریقین وغیرہ یہ جانتے ہیں کہ فلان تاریخ پر فلان مقام پر عدالت ہوگی - جب فوجداری
کا کام مقدم سمجھا جاتا ہے - تو دیوانی کا کام پڑا رہتا ہے - ضروری ایگزیکیوٹو کام میرے خیال
مین ہر وقت ہو سکتا ہے - کیونکہ وہ تو کرتا ہی ہوگا -

س - سیہی کام کرنا ہوتا ہے -

ج - میرا منشایہ ہے کہ ایگزیکیوٹو کام کسی دوسرے وقت پر بھی ہو سکتا ہے اور جوڈیشل کام تو عدالت ہی مین انجام دینا
بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ مین یہ بہتر سمجھتا ہون کہ سبارڈنیٹ مجسٹریٹ بجائے سشن جج کے ماتحت ہونے کے
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی ماتحتی مین رکھے جاوین - اگرچہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹون کے پاس کام بہت ہے - لیکن میں
اصولاً اسکو قابل اعتراض نہیں سمجھتا ہون - مین ایگزیکیوٹو لائن میں بمقابلہ جوڈیشل لائن کے تعداد قلیل بجویز
کرتا ہون کیونکہ حسب قاعدہ پراونشل سروس کے آدمی جوڈیشل لائن مین بہتر کارگذاری دکھاتی ہیں
یہ میرا تجربہ ہے ڈسٹرکٹ و سشن ججون کی خواہ وہ انڈین سول سروس کے آدمی ہون یا مندرجہ
فہرست ہون ترقی نہیں ہوتی ہے - مین ایگزیکیوٹو لائن سے جوڈیشل لائن اور اسکے برعکس تبادلہ
ناپسند کرتا ہون - جب کوئی آدمی مندرج فہرست اسامی پر ترقی پاتا ہے تو اسکا کچھ
مرتبہ اور نام قائم ہونا چاہیے - مجھے انکے لیے پراونشل سروس کے نام پر اعتراض ہے -
بجواب سوالات مسٹر فنشر صاحب گواہ نے بیان کیا کہ میری تجویز یہ ہے کہ پراونشل سروس کا
مرتبہ بڑھایا جاوے اور انکے الاونس وغیرہ مین بھی اضافہ کیا جاوے مین مدت ملازمت کے
لحاظ سے تنخواہ مین اضافہ ہونے کے طریقہ کو پسند کرتا ہون - مین نے اسی صیغہ کے عہدہ دار
سے مشورہ کیا ہے اور وہ اسکو نہایت اہم تصور کرتے ہیں - بعد ازان سفر خرچ کے متعلق وہ
اول درجہ کے افسران مین شمار کیے جاوین - تیسرا امر یہ ہے کہ دونون صیغہ جات ملازمت
کے لیے بغیر لوالاونس بھی ہو -

س - لیکن مین آپسے پراونشل سروس کے لیے خاص طور پر سمنت پاتا ہون -

ج - مین اسے دونون کے حق مین سخت تصور کرتا ہون -

س - کیون آپ کا یہ خیال ہے کہ پراونشل سروس مین تمام جماعتین شریک ہون کیا اسکا یہ

باعث ہے کہ اس صیغہ مین بے اطمینانی پیدا ہو گی - یا مشکلات پیدا ہونگی -
ج - باعث یہ ہے کہ مین اس طریقہ کو مناسب اور منصفانہ تصور کرتا ہون مسٹر میکڈانل صاحب
س - کیا مین یہ سوال کرسکتا ہون کہ آپ اس طریقہ کو کیون مناسب اور منصفانہ تصور کرتے ہین -
ج - کوئی وجہ نہین ہے کہ عام جماعتین شریک نہ کی جاوین -
س - کیا ذریعہ معاش کے لحاظ سے آپ ایسا کہتے ہین یا جماعتی خوبیون کے لحاظ سے -
ج - جماعتی خوبیون کے لحاظ سے -

بجواب سوالات مسٹر سلائی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ جب کوئی شخص فرلو پر جاتا ہے اسکو کم از کم دو سو روپیہ ماہوار ملنا چاہیے - یہ نہایت سخت ہے کہ آپ کسی شخص کو بلا پنشن دیئے اس بنا پر ملازمت سے سبکدوش کردین کہ وہ قابل نہین ہے اسکو کچھ پنشن ضرور دینا چاہیے -
بجواب سوالات مسٹر عبدالرحیم صاحب گواہ نے بیان کیا کہ ہر شخص تیسرے درجہ کے اختیارات سے شروع کرتا ہے - بعد ۶ ماہ کے اسے دوسرے درجہ کے اختیارات ملتے ہین - اور بعد ازان اول درجہ کے اختیارات ملتے ہین اگر وہ بہت اچھی طرح کام کر رہا ہو - سب ججون کے دو درجہ ہین ؏عسہ ؎ ؏ہ اور سو روپیہ کے مقدمات فیصل کرنے والے جج صاحبان عدالت خفیفہ کے بھی اختیارات ہین - یہ گورنمنٹ کے اختیار مین ہے کہ بعض آدمی مقابلہ کے ذریعہ سے ملازمت مین داخل ہوتے ہین - اور بعض ترقی پاکر ماتحت آسامیون سے آتے ہین - منصف اور سب جج جو مقدمات فیصل کیا کرتے ہین انمین مسائل قانون اور رواج بحث طلب ہوتے ہین - دھرم شاستر اور شرع محمدی کا ذکر بہت کم ہوتا ہے اور اگر کسی مقدمہ مین کوئی اس قسم کا مسئلہ پیش بھی ہوتا ہے تو وہ بھی ایک حد تک رواج کی بنا پر منفصل ہوتا ہے - اگر قانونی یا رواجی مسئلہ زیر بحث ہوتا ہے تو اسکی نظر ثانی چیف کورٹ مین ہوتی ہے - پانچہزار روپیہ یا اس سے زاید مالیت کے مقدمہ مین سب جج کے فیصلے کے خلاف اپیل کی جاتی ہے - جب تک گورنمنٹ اختیار نہین دیتی ہے - سب جج صاحبان اپیلین نہین سنتے ہین - ڈسٹرکٹ جج کے فیصلے کے خلاف سشن جج کے یہان اپیل نہین ہوتی ہے بلکہ چیف کورٹ مین -
بجواب سوالات ارل رونلڈشی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ پراونشل سروس کے آدمی کو پانچسو روپیہ کی گریڈ تک پہونچنے مین دس سے پندرہ سال تک کی مدت صرف ہوتی ہے -
بجواب سوالات سر فریڈرک رابرٹسن صاحب گواہ نے بیان کیا کہ بعض اضلاع مین مقدمات

فوجداری کی اپیلون کی سماعت کا کام بجاے ڈپٹی کمشنرون کے دیگر افسران انجام دیتے ہین
س - کیا سبارڈینیٹ مجسٹریٹون پر سشن ججون کا اقتدار بڑہنے مین کوئی اعتراض ہو سکتا
کیونکہ وہ انکے فیصلون کے خلاف اپیلین سنتا ہے اور ڈپٹی کمشنر ان نہین سنتے ہین - کیا آپ
انکو قابل اعتراض تصور نہین کرتے ہین -
ج - ہان اس مین کچھ اعتراض ضرور ہے - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صرف دوسرے اور
تیسرے درجہ کے مجسٹریٹون کے فیصلہ کے خلاف اپیلین سنتا ہے اور بعض اوقات
افسران بھی اپیلین سنتے ہین - پس وہ بمقابلہ سبارڈینیٹ مجسٹریٹون کہ بہتر مشورہ
دے سکتا ہے اور اقتدار رکھتا ہے -
پنڈت ہریکشن کول صاحب نے س - فرض کیجیے کہ پراونشل سروس کے نیچے گریڈ کے عہدہ
داران فنانشل کمشنر صاحب کے اسسٹنٹ سکریٹری مقرر کیے جاوین تو کیا آپ اس
اسامی کو مندرج فہرست اسامیون سے خارج نکرینگے -
ج - نہین مین ایسا نکرونگا -
بجواب سوالات شیخ امیر علی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ تبادلہ سے کام مین گڑ
ہو جاتا ہے - مین اس کا علاج تجویز نہین کرسکتا ہون - مین یہ پسند کرونگا
کہ مکانات تعمیر کیے جاوین اور ایک حد تک تبدیل شدہ افسران کے واسطے گو
کے صرفہ سے وہ آراستہ کیے جاوین -

آنریبل لالہ شادی لال صاحب کی شہادت

آنریبل لالہ شادی لال صاحب سے حسب ذیل جرح ہوئی -
س - آپ ہندوستان مین سول سروس کی خالی اسامیان ایک ثلث تک محدود کرینگے
ج - نہ صرف ہندوستانیون کے لیے بلکہ تمام رعایاے حضور ملک معظم کے لیے بدا
لالہ صاحب نے فرمایا کہ ہندوستان مین سب کے لیے کہلا امتحان مقابلہ چاہتا ہون جو ا
وقت - طریق امتحان اور پرچون کے یکسان ہو تاکہ لیاقت کی کمی بیشی کا سوال نہ پیدا
فرقہ وار رعایت کا اصول غلط ہے قابلیت کا لحاظ ہونا چاہیے - کسی وقت ایک جگ
کا غلبہ ممکن ہے مگر رفتہ رفتہ سب کی حالت یکسان ہو جاویگی - ایک صوبہ کے آدمی دو

صوبہ مین جاسکتے ہین - یہ امتحان سول سروس کمشنران کے ذریعہ سے لیاجاوے - مین
اسکے موافق ہون کہ ایک ثلث آسامیان وکلاکو دیجاوین - آجکل ۶ اسسٹنٹ جج اور
۸ ڈسٹرکٹ جج ہین انمین سے ۸ - اسامیان وکلاکو ملنی چاہئین - مین اینگلو انڈین جماعت
کو پراونشل سروس سے خارج کرنے کاحامی ہون - جو امیدوار ہندوستان مین منتخب
کیاجاوے وہ دوسال تک انگلستان مین پروبیشن پر رہے - ہندوستان مین ڈگری
حاصل کرنے کے بعد اکسفورڈ یا کیمبرج مین دو سال تک تربیت حاصل کرنا کافی ہے -
مین اسکو نہایت اہم قرار دیتا ہون لیکن جس شخص نے ہندوستان مین ڈگری حاصل کرلی ہو
اسکے واسطے زمانہ پروبیشن زائد نہونا چاہیے - مجھے انگلستان اور ہندوستان امتحان ہونے
کے لیے تفاوت قرار دینے پر اعتراض ہے - اصل مین ایکسان امتحان ہوگا - جب
عمر مانند آجکل کے ۲۲ سے ۲۴ سال تک ہونی چاہیے - اگر پروبیشن کی مدت تین
سال کی قرار دیجاوے اور اسکے بعد ایک اور امتحان ہو تو وہ مقابلہ نہو - بلکہ اسکا صرف
پاس کرلینا ضروری سمجھاوے - مین یہ پسند کرونگا کہ زمانہ پروبیشن بعد امتحان
مقابلہ قرار دیاجاوے - کیونکہ امتحان مقابلہ کے لیے بھی اولاً نامزدگی ہوتی ہے
مین اسکاحامی ہون کہ امتحان مقابلہ کو ملازمت مین وسعت دیجاوے - مین پراونشل
سروس - منسٹریل سروس سے بالکل علیحدہ رکھنا چاہتا ہون - پراونشل سروس کی تنخواہ
بیس سال اسطرف مقرر ہوئی تھی - اسوقت کے مقابلہ مین امتحان زندگی بڑھتا
جاتا ہے - مین اسکو تین سو سے ایک ہزار کردونگا - اگر ۱۲ سو نہو سکتی ہو -
بنگال مین ڈھائی سو روپیہ سے بارہ سو روپیہ تک ہے - پراونشل سروس اور وکل
کا موازنہ ہوگا مشکل ہے - مین نہین کہہ سکتا ہون کہ پراونشل سروس پر کام کا بار ہے -
بجواب سوالات ارل رونلڈشے صاحب گواہ نے بیان کیا کہ اگرچہ دقتین ضرور ہین -
لیکن وہ اسطور برواقع ہوسکتی ہین - فرض کیجیے کہ کل ۶۰ امیدوار ہین - ۲۰ ہندوستانی
اور ۴۰ انگلستانی امتحان مقابلہ مین شریک ہونگے فرض کیجیے کہ ہندوستانی ۳۰ امیدوار
ہین ان بیس امیدوار ڈنکو لے لیجیے جو ہندوستان مین امتحان مقابلہ مین شریک ہون اور تین کو چھوڑدیجیے -
س - کیا تین امیدوار چھوڑدینے پر ہندوستان مین کوئی دقت یا مشکلات پیدا ہوگی -
ج - بجائے میری تجویز کردہ طریقہ کے موجودہ طریقہ اہل ہند نہایت نامناسب اور نامنصفانہ تصور کرتے ہین

س - فرض کیجیے کہ فہرستین علیحدہ ہون

ج - اس سے کوئی ہرج نہوگا - لیکن میرا منشا تو یہ ہے کہ پرچے اور ممتحن ایک ہونے چاہئین اور انگلستان کے امتحان پاس شدہ امیدواران سے اگر کوئی اسامی خالی رہے تو وہ ہندوستانی امتحان پاس شدہ ہندوستانی امیدوار کو مقررہ تعداد کے علاوہ دی جاوے -

بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ پراونشل سروس مین ایکزیکیوٹو جوڈیشل دونون شاخین شامل ہین مضمون کا شمار اوسمین شامل نہین ہے - مین مضمون کو وکالت پیشہ گروہ سے مقرر کرونگا - اور وہ ترقی پاکر ہوشیار جوڈیشل سروس بناوینگے -

بجواب سوالات سر تھیوڈر مارسین صاحب گواہ نے بیان کیا کہ علیحدہ امتحان کے متعلق ایک اعتراض یہ ہوگا کہ خاص علیحدہ امتحان افضل اور ادنی کا خیال پیدا کریگا پنجاب سرحدی صوبہ سے علیحدہ ہوکر معنی مین اب ایک ریگولیشن صوبہ ہے -

س - جماعتی نیابت کو چھوڑ کر آپ یہ محسوس کرتے ہین کہ تعلیم کے باب مین شمال و جنوب مین تفاوت ہے

ج - پنجاب کی یونیورسٹی نے بہت ترقی کی ہے اگرچہ مین ۱۹۰۰ء مین ممتحن نہین رہا ہون لیکن یونیورسٹی کے قواعد و ضوابط مین نے بنانے مین مین اوس کا رکن [illegible] ہمیشہ ناراضی ظاہر کی ہے - مین یہ نہین کہتا ہون کہ پنجاب اور کلکتہ کی یونیورسٹیون کا نصاب یکسان ہے لیکن ایک حد تک برابر ہو رہا ہے

بجواب سوالات مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب گواہ نے بیان کیا کہ جب تک پرچے یکسان نہونگے - افضل اور ادنی کا خیال پیدا ہوگا -

س - تو پھر یکسان امتحان ہونا چاہیے -

ج - ہان -

س - کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ ایک عدالت کے یورپین اور ہندوستانی ججون مین اس قسم کا کوئی امتیاز ہے -

ج - آپ کو یہ بات بہتر طور پر معلوم ہونی چاہیے -

س - کیا رعایا کو اعتماد کم ہے؟

ج - نہین - برخلاف اسکے بلا کسی کی بے ادبی کے مین یہ کہونگا کہ رعایا کو بیرسٹر ججون پر زیادہ اعتماد ہے

بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ مین وکیل کو مقرر کرنیکے قبل یہ خیال رکھونگا کہ اسنے کم از کم پانچ سال تک وکالت کی ہو - تنخواہ اس شخص کی حالت دیکھکر دیجاوے - اگر اسکو یہ اسامی مرغوب نہوگی وہ منظور نکریگا - مثلاً لالہ [illegible] الدین صاحب بہادر کو اگر [illegible] کورٹ کی ججی دیجاوے تو وہ منظور نکرینگے -

یہکہنا مشکل ہے کہ اجتماع فرائض سے خرابیان پیدا ہوتی ہین - مین یہ نہین کہتا ہون کہ یہ خرابیان ہمیشہ دیدہ و دانستہ ہوتی ہین - پنجاب سے شوریدہ سر اضلاع نکل گئے ہین - علٰحدگی سے اب کوئی تفاوت پیدا نہو گی - عدالتہاے فوجداری پھر بھی اپنے فرائض انجام دیگی - ایگزیکیوٹو و جوڈیشل فرائض ایک آدمی مین نرہنے چاہئین -

س - تو پھر عملہ دوھرا کرنا ہوگا -

ج - یہ کس طرح - آجکل ۲ یا ۳ آدمی یکسان فرائض انجام دے رہے ہین آئندہ انکی فرائض علٰحدہ ہونگے

س - کیا رعایا چاہتی ہے -

ج - مین پنجاب کی ہندو سبھا کی نیابت کرتا ہون - وہ اس علیٰحدگی کی خواہشمند ہے -

بجواب سوالات مسٹر بکینانڈ صاحب گواہ نے بیان کیا کہ مجھے عمر گھٹانے پر اعتراض ہے خواہ انگریزون کے لیے ہو یا ہندوستانیون کے لیے - اگر انگریز امیدوار کی عمر گھٹا کر ۱۷ سال کر دیجاوے تو ہندوستانیون کے لیے یہ نہایت خسارہ ہوگا -

س - یہ تو ایک معاملہ ہے - دوسرے یہ کہ انگریزی زبان کے متعلق خسارہ رہیگا - ۲۰ سال کی عمر کا ہندوستانی امیدوار بمقابلہ ۱۷ سال کی عمر والے کے انگریزی زبان مین اچھی طرح جواب دیسکیگا

ج - اس مین مطلق شبہ نہین ہے یہ خسارہ برابر جاری رہیگا - کیونکہ اسکو تمام پرچون کے جوابات انگریزی زبان مین دینا ہونگے -

س - تیسرے یہ کہ کیا ۱۷ سال کی عمر مین وہ اسقدر پڑھ سکیگا کہ دراصل سائنٹفک انتخاب ہو سکے -

ج - نہین -

س - اور با اینہمہ آپ یہ کہتے ہین کہ اگر انگریز امیدوار کے لیے وہ عمر گھٹا دیجاوے تو ہندوستانی امیدوار کے واسطے بھی یہی عمر رہے -

ج - یہ تو گویا دو نقائص مین سے ایک کو پسند کرتا ہے مین امتحان یکسان قرار دونگا -

س - اگر کوئی ہندوستانی امیدوار ۲۰ سال کی عمر مین امتحان پاس کر لے اور تین سال تک انگلستان مین پروبیشن پر رہے اور ۲۳ سال کی عمر مین ہندوستان واپس آوے تو انگریز امیدوار ۱۹ سال کی عمر مین امتحان پاس کر کے دو سال تک پروبیشن پر رہیگا اور ۲۱ سال کی عمر مین واپس آجاویگا -

ج - مجھے اسمین سواے اسکے اور کچھ عذر نہوگا کہ گریڈ قایم کرنے کے وقت ہوگی - کم عمر امیدوار سینیر ہو جاوینگے - بلاشک بعد ازان جو ترقی خود بخود ہوتی رہیگی اور انتخاب ہوگا اس مین

دس سال کی تفاوت کچھ نہین ہے - لیکن مین یہ پسند کرونگا کہ کم عمر مین ہندوستانی امیدوار امتحان مین شریک ہون -

بعدازان گواہ نے بیان کیا کہ وکیل اچھا مہتمم بندوبست نہین ہو سکتا ہے لیکن کوئی وجہ نہین ہے کہ وہ اچھا جج نہو سکے - وکالت پیشہ اشخاص کا تجربہ ایک امر مین بہتر ہوگا اور سولیلین کا تجربہ دوسرے امر مین بہتر ہوگا - یہ امر نظرانداز کیا جاتا ہے کہ وکالت پیشہ شخص اسوقت مقرر کیا جاویگا جبکہ وہ ایک عرصہ تک وکالت کر چکا ہوگا - مین نہین سمجھتا کہ صرف اس بنا پر کیون قدر کیجاوے کہ سولیلین کو پولیس سے واقفیت ہوتی ہے وکالت پیشہ اشخاص کو بھی بخوبی واقفیت ہوتی ہے -

س - تو آپ کو عملی طور پر کوئی تفاوت نظر نہین آتی ہے -

ج - نہین -

بجواب سوالات مسٹر فشر صاحب گواہ نے بیان کیا کہ بعد امتحان مقابلہ کے اکسفورڈ مین ایک امیدوار داخل ہوا اور اسنے انرس کورس پڑھا اور بمقابلہ دوسرے شخص کا جسکا اول درجہ ہے اسکا تیسرا درجہ ہوا تو کیا آپ تیسرے درجہ والے کو خارج کرینگے اگر خارج نکرینگے تو یہ امتحان صرف پاس کرنا ضروری سمجھا جاویگا -

مسٹر فشر صاحب - اس قسم کا آدمی خارج کر دیا جاوے -

انریبل مسٹر سمیج صاحب **س** - اگر کوئی شخص جسکا ممتاز تجا ہو خارج کر دیا جاوے تو کیا یہ خیال پیدا ہوگا کہ اسکے ساتھ ناانصافی ہوئی -

ج - لیکن موجودہ طریقہ جو ہندوستانیون کو خارج کر رہا ہے اسمین سب سے زیادہ ناانصافی ہے - آپ اس ناانصافی کو دور کیجیے تو مین بھی اس ناانصافی کو دور کر دونگا -

س - آپ باشندگان ہند کی تعریف سے اینگلو انڈین اور یوریشین جماعت کو کیون خارج کرتے ہین -

ج - وہ اگر نفع اٹھاتے ہین تو انکے لیے معذوریان بھی ہونی چاہئین - جب معذوریون کا لحاظ کیا جاوے تو انکو اس تعریف مین آنے سے انکار نہونا چاہیے جس طرح وہ نفع اٹھانے پر اس تعریف مین آتے ہین باشندگان ہند سے مراد اصلی باشندگان ہند سے ہونی چاہیے -

بجواب سوالات مسٹر چوبل صاحب گواہ نے بیان کیا کہ عمر کے گھٹا دینے سے ہندوستانی امیدوارون کو امتحان انڈین سول سروس مین داخل ہونے مین بہت دقت ہوگی -

س - ہمسے بیان کیا گیا ہے کہ ۲۵ سال کی عمر مین جو انگریز ہندوستان آتے ہین - بہت زیادہ عمر مین آتے ہین - تو کیا آپ ایسی حالت مین عمر گھٹانے سے اختلاف کرینگے یا انگلستان مین عمر گھٹانا منظور کرینگے اور ہندوستان مین علیحدہ امتحان مقرر کرینگے -

ج - مین آخر الذکر تجویز منظور کرون گا -

س - فرض کیجیے کہ ایک امتحان ہوا -

ج - تو مین عمر گھٹانے کی تدبیر سے مخالفت کرون گا -

بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ ہندو سکھون کو اپنی قوم کا ایک جزو سمجھتے ہین صرف ایک طبقہ سکھون کا البتہ اپنے کو ہندوؤن سے علیحدہ سمجھتا ہے ہندوؤن کے ساتھ شادی ہونیکی کوئی ممانعت نہین ہے - جو سکھ اپنے کو ہندوون سے علیحدہ تصور کرتے ہین وہ بھی ہندوون کے ساتھ شادیان کرتے ہین - لیکن وہ مسلمانون کے ساتھ شادی نہین کرتے ہین - اگر آپ کسی سکھ کو مسلمان کے ساتھ شادی کرتے پاوین تو آپ ہندو کو بھی ایسا کرتے پاوینگے -

بجواب سوالات سر فریڈرک رابرٹسن صاحب گواہ نے بیان کیا کہ میرا خیال یہ ہے کہ وکالت پیشہ گروہ سے منصفون کی بھرتی اسطور پر چل سکتی ہو کہ ابتدائی تنخواہ دو سو روپیہ ماہوار ہو ہمکو وکالت پیشہ گروہ سے اچھے آدمی ملینگے - سب ججی اور اعلے اسامیون کے لیے مین نے دس سال کی وکالت ضروری سمجھون گا مین کوئی وجہ نہین پاتا کہ کیون نہ وکالت پیشہ اشخاص منصفی کے عہدون پر مقرر نہ کیے جاوین وکلا عموماً قصبات مین پیدا شدہ اشخاص ہوتے ہین اور وہ دیہاتیون سے ملتے جلتے رہتے ہین

بجواب سوالات پنڈت ہر کشن صاحب کول گواہ نے بیان کیا کہ کوئی وجہ نہین ہو کہ وکالت پیشہ اشخاص پنجاب مین نہ ملین - انتخاب جج صاحبان چیف کورٹ کی راے پر منحصر ہوگا - مین تحصیلدارون کو ترقی سے محروم نکرون گا - وہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کے عہدہ پر ترقی پاوین مین اسوقت بتانے کے لیے تیار نہین ہون کہ کسقدر آدمی اکزیکٹو لاین مین مقرر کیے جاوین

بجواب سوالات شیخ امیر علی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ میری خواہش یہ ہو کہ پراونشل سروس کی اسامیان صرف ہندوستان کی یونیورسٹیون کے B. A. پاس شدہ اشخاص کو دیجاوین - یہ کم سے کم درجہ کی قابلیت ہونی چاہیے - سواے ان اسامیون کے کہ جنپر منصف اور تحصیلدار ترقی پاوین باقی ماندہ اسامیان امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے بھری جاوین -

آنریبل مسٹر فنٹن صاحب بہادر کی شہادت

آنریبل مسٹر فنٹن صاحب بہادر فنانشل کمشنر سے انکے بیان تحریری پر حسب ذیل جرح ہوئی۔
بجواب سوالات لارڈ اسلنگٹن صاحب بہادر گواہ نے بیان کیا مین نے سوائے بحیثیت ممبر کونسل وضع قوانین کلکتہ۔صوبہ کے باہر کبھی کام نہین کیا ہے۔مین موجودہ طریق امتحان انڈین سول سروس مین کوئی تغیر نکرونگا۔مین اس کل صیغہ نے ملازمت مین انگریزیجہ ونگا یہ ممکن نہین ہے کہ کم سے کم تعداد انگریز افسرون کی معین نکی جاوے موجودہ کم سے کم تعداد کچھ ہوگی۔
س۔آپ اس خیال پر اسکو مبنی کرتے ہین کہ انگریز افسران بمقابلہ ہندوستانی افسر انکے افضل ہوتے ہین۔
ج۔مین نے اسکو اپنے بیان تحریری مین مشرح طور پر بیان کردیا ہے۔
لارڈ اسلنگٹن صاحب۔اسوقت میرا مقصد نہین ہے کہ آپ سے انگریز اور ہندوستانی افسرون کی کالیت پر جرح کرون جبکہ تمام ہندوستان مین شہادت قلمبند کی ہے اور میرے خیال مین اس سے کوئی مفید مطلب نہ نکلے گا۔اگر بعد مین میرا کوئی ہم جلیس آپ سے اس معاملہ پر سوال کرے تو وہ کرسکتا ہے۔اگر ضرورت سمجھی جاویگی تو ہم بعد مین اسکے متعلق تحقیقات کرینگے۔
گواہ۔ایک امر کا مجھے خاص طور پر خیال ہے اور وہ زراعت پیشہ جماعت کے نفع کا خیال ہے۔
اس سے قومی عناد کا سوال پیدا نہین ہوتا ہے۔
لارڈ اسلنگٹن صاحب۔مین آپ کا مطلب سمجھ گیا۔
بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ انڈین سول سروس بلحاظ تنخواہ والاونس وغیرہ لازمی طور پر برٹش سروس مین اسکو بطور ایک مسئلہ کے عمل کل کے پیش کرتا ہون۔جب سے کہ گورنمنٹ زیر حکومت تاج برطانیہ آئی ہے یہ ملازمت نہ صرف لازمی طور پر برٹش سروس ہے بلکہ کرسچین سروس ہی ہے۔
س۔مین آپکی یہ رائے سمجھتا ہون کہ اس سروس مین ہندوستانیون اور یورپین کی علحدگی بہترین طریق تقسیم ونسق قائم کردیگی
ج۔ہان۔اسکے ساتھ ہی ہندوستانیون کے لیے اسامیان علحدہ ہونی چاہئین۔
بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ پنجابی یہ پسند نہ کرینگے کہ مدراسی و بنگالی وغیرہ ذمہ داری کی اسامیون پر مامور ہون۔اگر تعلیم یافتہ پنجابی چھوڑ دیے جاوینگے تو وہ ضرور   مایوس ہوجاوینگے۔مین صرف پنجاب کا ذکر کررہا ہون مین اس قسم کی خرابی دور کرونگا۔اگر پنجاب کی فہرست عہدہ داران نے ۶ اسامیان ہین تو مین انکی بھرتی ہندوستان مین امتحان کے ذریعہ سے کرونگا۔مین اس کا

حامی ہون کہ انڈین سروس مین ایک تعداد فوجی افسران کی بھی ہو - مجھے یہ معلوم نہین ہے
کہ دیگر صوبجات مین فوجی افسران اس صیغہ سے علیحدہ رکھے گئے ہین مین یہ جانتا ہون کہ پنجاب
مین علیحدہ رکھے گئے ہین - میرا خیال نہین ہے کہ بمقابلہ اصلی تجربہ کے جو بنچ مین حاصل
ہو سکتا ہے وکالت پیشہ گروہ نہایت کار آمد ثابت ہوگا - وکالت پیشہ اشخاص اگرچہ قانون
سے زیادہ واقف ہوتے ہین لیکن واقعات کی چھان بین کا مادہ انہین نہین ہوتا ہے - لیکن
مستثنیات بھی ہین - گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ وکالت پیشہ اشخاص کو جوڈیشل اسامیون پر مقرر
کرے اور مین بھی اس اختیار کو بدستور قائم رکھون گا - میرا یہ خیال نہین ہے کہ کوئی شخص کسی
اسامی پر صرف اس بنا پر مقرر کیا جاوے کہ وہ ہندوستانی ہے -

س - اگر قابل ہندوستانی میسر ہون تو کیا آپ انکے تقرری کی اجازت دینگے -

ج - یہ سوال ان دو امور کے درمیان واقع ہوا ہے کہ آیا اسکی اجازت ہو سکتی ہے
یا نہین یا پسندیدہ ہے یا نہین مین اس معاملہ کو گورنمنٹ پر چھوڑ دونگا -

س - آپ اسکو اہم خیال نہین کرتے ہین کہ انگریزی خصوصیات حاصل کرکے اہل ہند انگلستان
مین قابلیت پیدا کرین -

ج - مین ایسا خیال نہین کرتا ہون -

س - آپ کو بمقابلہ ہندوستانیون کے انگریزون کے نفع کا خیال مقدم ہے -

ج - یہ نہایت نامناسب ہوگا کہ سولیین ڈسٹرکٹ جج کے سر پر ایک ممبر پراونشل سروس
مقرر کیا جاوے - بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ صوبجات متحدہ مین جو گریڈ پائے جاتے ہین انکے رائج کرنے
کی سفارش پنجاب مین ہوئی ہے -

س - کیا آپ کا یہ خیال نہین ہے کہ صوبجات متحدہ کی حالت غیر معمولی واقع ہوئی ہے -

بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ مین اسکا حامی ہون کہ عارضی طور پر مدت ملازمت کے لحاظ تنخواہ
دیے جانے کا طریقہ رائج کیا جاوے لیکن جب رکاوٹ دور ہو جاوے تو غالباً اسکی ضرورت
نہوگی - لیکن پھر جب کبھی ضرورت ہوگی تو یہ طریقہ رائج ہو سکتا ہے ترقی کے واسطے منتخب ہونے
کے لیے کوئی کمال ہونا ضروری ہے -

پنجاب کی گورنمنٹ نے رخصت کے معاملہ مین جو سفارشات کی ہین انکو مین نے مفصل طور پر پڑھا ہے -
لارڈ اسلنگٹن صاحب - ہمکو یہ فکر ہے کہ فنڈ کے معاملہ مین عام اور مفصل معلومات حاصل کرین

ج - اس سے زیادہ اس معاملہ مین بیان کرنا مشکل ہے کہ اس باب مین عام طور پر مایوسی کی حالت پائی جاتی ہے - بلاشبہ قدرتی طور پر مین انکے موافق ہون کہ جو تدابیر بتائی گئی ہین انکے متعلق نہایت خیالی کے ساتھ برتاؤ کیا جاوے لیکن انکا دارومدار اسپر بھی ہے کہ فنڈ موجودہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق بہت زیادہ سائنٹیفک ڈھنگ پر قائم کیا جاوے - مین اسکا حامی نہین ہون کہ پراونشل سروس مین سے عہدہ دار شامل کیے جاوین - یہ اکزیکیوٹو قابلیت کا مسئلہ ہے - مین جانتا ہون کہ بعض ہوشیار [illegible] پراونشل سروس مین شامل ہین - مین انکو اکزیکیوٹو اور جوڈیشل مین اسوقت تک تقسیم نہ کرونگا جبتک کہ وہ پانچسو روپیہ کے گریڈ پر نہ پہونچ جاوین

[illegible] صاحب - س - آپ پراونشل سروس کے دو صیغہ جات ملازمت قائم کرکے نظم ونسق کے کام کو بلا ضرورت پیچیدہ بنا رہے ہین -

ج - میرا خیال ہے کہ باعث ایک جدید صیغہ ملازمت قائم ہونے کے صرف حالت تبدیل ہو جاویگی -

س - تو میرا یہ خیال ہے کہ آپ کا مقصد اسطور پر پورا ہو جاویگا کہ پراونشل سروس کے لیے ترقی کی امیدین بڑھا دی جاوین اور اسمین سے آپ اعلے اسامیون کے لیے انتخاب کرلین اور مندرج فہرست اسامیون کی کوئی ضرورت نہوگی -

ج - ہان پراونشل سروس کے سپرد جو کام ہے وہ مندرجہ فہرست اسامیون کے لیے تربیت دیتا ہے اور اسسٹنٹ کمشنری کا کام اعلے اسامیون کے لیے تربیت دیتا ہے - آجکل اسسٹنٹ کمشنرون کی بعض اسامیان پراونشل سروس مین شامل ہوگئی ہین - اور کسی شخص کو یہ معلوم نہین ہے کہ وہ ایک ایسا افسر ہے جو اس صیغہ مین شامل ہے -

بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ یورپین کی کم سے کم تعداد اور ہندوستانیون کی زیادہ سے زیادہ تعداد ہونی چاہیے - اس سے امید ہے کہ مین اپنے اسکیم کے مطابق ایک تناسب قائم کرکے چلاؤنگا اگر یورپین کی کم سے کم تعداد متعین کرین تو اسمین اضافہ ہو جاوے - اسیطرح مندرج فہرست اسامیون مین اگر کوئی قابل اور موزون شخص نہ ملیگا تو اس اسامی پر یورپین مقرر کیا جاوے گا

س - اگر انگلستان مین محدود سے چند اشخاص کو بھرتی کرین تو باقیماندہ اسامیان ہندوستان مین بھرتی

ج - مین ہندوستان مین مقررہ زیادہ سے زیادہ تعداد سے علاوہ اور کسی اسامی کو نہ بھرونگا -

بعد ازان گواہ نے بیان کیا چونکہ متفقہ رائے ظاہر کی گئی ہے بدینوجہ مین نے زیادہ عمر قائم ہونے کی حمایت کی ہے بلحاظ ذات مین حد عمر گھٹانے کا حامی ہون -

س - آپ مقدمات کی رپورٹ کرنا نہایت بیش قیمت سمجھتے ہین جو عمر گھٹانیکے لیے یہ نہایت زبردست دلیل ہوگی
ج - ہان -
س - گورنمنٹ کو یہ اختیار ہونا چاہیے کہ وہ ناپسندیدہ اشخاص کو قلیل پنشن دیکر ہٹا وے -
ج - گورنمنٹ کو ناقابل اشخاص سے چھٹکارا پانے کا اختیار حاصل ہے -
سر تھیوڈور مارلسن صاحب س - آپ کی عمر اور اس اسسٹنٹ کمشنر کی عمر مین کیا تفاوت تھی جس کی نسبت آپنے بیان کیا ہے کہ وہ سرگرم نہ تھا -
ج - بیس سال -
س - جو شخص ۲۰ سال سینیر ہوا سکے سامنے دوسرا شخص سرگرم نہین ہو سکتا ہے -
ج - مین اس امر پر زیادہ زور رنہ دونگا کیونکہ ممکن ہے کہ بعض اشخاص یہ خیال کرین کہ یہ حالت درست ہے -
س - ایکبار مین گواہ نے اس امر کے متعلق متضاد رائے ظاہر کی تھی کہ انڈین سول سروس کے لیے یونیورسٹی کا امتحان پاس کرنا ضروری ہے -
ج - میرا خیال ہے کہ ہر شخص کے لیئے یونیورسٹی کا سلسلہ زندگی پسندیدہ ہے -
بعدازان گواہ نے بیان کیا کہ مین فیملی پنشن فنڈ کے لیے شرح سود متعین کرونگا -
س - لیکن یقیناً اسکی شرح کو بازاری شرح سود سے کوئی تعلق ضرور ہونا چاہیے -
کیونکہ یقیناً ۷ وہ فیصدی شرح ہندوستان مین ممکن ہے -
ج - مین ۴ اور ۵ فیصد مناسب سمجھونگا میری اس طویل سلسلہ ملازمت کے اندر شرح سود مین تغیر نہین ہوا
بجواب سوالات مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب گواہ نے بیان کیا مین یہ پسند کرونگا کہ انڈین سول سروس کے واسطے اسامیان بدستور مخصوص رہین - میرا یہ خیال ہے کہ بلا اسکے یہ صیغہ ملازمت مرغوب نہوگا مین ہندوستانیون کو سول سروس سے خارج کرتا ہون اور بہ نوجہ ان اسامیون سے جو انڈین سول سروس کے لیے مخصوص ہون باستثنا سے انکے جو آیندہ قواعد کے مطابق انکو دیجاوین -
س - کیا آپنے اعلان کی یہ عبارت سنی ہے کہ کوئی شخص رنگ وغیرہ کے باعث سے کسی اسامی سے محروم نہ کیا جاوے گا -
ج - مین جانتا ہون کہ اس ملک مین پیشقدمی کرنے والی پارٹی اس اعلان کو زیادہ اہم تصور کرتی ہے بسنہ ۱۸۳۳ع کا چارٹر ایکٹ صرف رنگ کی معذوری کو مٹاتا ہے - اعلان صرف ایک معذوری مٹاتا ہے وہ یہ قرار نہین دیتا ہے کہ اسطرح ہونا چاہیے جسطرح زوجہ مرحومہ کی

ہمشیرکامسودہ قانون نہین کہتا ہو کہ ہر شخص کو اپنی زوجہ مرحومہ کی ہمشیر کے ساتھ شادی کرنا چاہیے - اور اعلان مین یہ الفاظ بھی ہین جہان تک ممکن ہو سکے -

س - تو آپ کا یہ مطلب ہے کہ سنہ ۱۸۳۳ع کے چارٹر ایکٹ سے اہل ہند کو خارج کرنا مقصود تھا

ج - ہان -

س - فرض کیجیے کہ قابل دفعات ہمکو یہ مشورہ دین کہ آپنے چارٹر ایکٹ مین جو معنی بنائے ہین وہ ایکٹ مذکور کے اصلی منشا کے خلاف ہین تو کیا آپ اسکی ترمیم کی خواہش ظاہر کرنیکے لیئے مستعد نہونگے

ج - بہت سے قوانین جارج بادشاہون اور ملکہ میری کے اتر میم نہین ہوے اور پھر بھی انکی بعض دفعات ایسی ہین جو معدوم سمجھی جاتی ہین -

س - آپ ان قوانین کو معدوم یا مردہ بنانا پسند کرتے ہین -

ج - چونکہ مثالاً پراونشل سروس کا دروازہ یورپین کے لیئے بند ہے لہذا عملی طور پر اسکی یہی حالت ہو گی -

س - لیکن وہ مقرر ہو سکتے ہین -

ج - پراونشل سروس کا اجارہ عملی طور پر اہل ہند کو حاصل ہے -

س - آپ اہل ہند کے جائز مقاصد کے متعلق کوئی رعایت نکرینگے -

ج - صرف اس حد تک رعایت کرونگا کہ نظم و نسق مین کمزوری نہ آوے -

س - آپ سروس مین بلا ہندوستانی ذریعہ کے کام نہین چلا سکتے ہین -

ج - ہم نہین چلا سکتے ہین -

س - وہ ذریعہ پراونشل سروس سبارڈنیٹ سروس اور مستثنیٰ عمال ہین -

ج - ہان -

س - فرض کیجیے کہ ہندوستانی جماعت آپسے یہ عرض کرے کہ ہم تمام قسم کی زحمتین اٹھاتے ہین اور ہم اعلےٰ اسامیان پانے کے خواستگار ہین - آپ ہمکو جسطرح چاہین جانچ لین - تو آپ اسکا کیا جواب دینگے -

ج - وہ اعلےٰ صیغہ جات مین حصہ پاتے ہین - بمبئی کی ہائیکورٹ کی جج - قانونی ممبری وغیرہ وغیرہ

س - تو آپ اسکو مانتے ہین کہ وہ بیشتر حصہ پانے کے مستحق ہین -

ج - ہان -

س - تو سوال یہ ہے کہ کسقدر حصہ کے وہ مستحق ہین وہ یکسان موقع حاصل کرنا چاہتے ہین
لارڈ اسلنگٹن صاحب - ہم لاہور مین اعلان کے متعلق از سرنو تحقیقات کرنا نہین چاہتے ہین
مسٹر عبدالرحیم صاحب - مین صرف یہ جاننا چاہتا ہون کہ اگر اہل ہند مساوی موقع چاہتے ہین تو آپ کیا جواب دینگے -
گواہ - دیگر امور اور پولٹیکل امور کا لحاظ بھی ضروری ہے -
بجواب سوالات مسٹر سلائی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ مین اس کا حامی ہون کہ پراونشل سروس کے پرانے اشخاص کو مندرج فہرست اسامیان بطور انعام خدمات لائقہ دی جاوین اور ہے اشخاص کو کام کرنے کا موقع ملے پس مین دونون کے لیے مندرج فہرست اسامیان رکھون گا - پراونشل سروس کے لیے نامزدگی اور مقابلہ کا متحدہ اسکیم ہے - بعض اوقات ایک اور بعض اوقات دو یا تین اسامیان ہوتی ہین -
مجھے اسمین اعتراض نہوگا کہ مندرج فہرست اسامیون کے عہدہ دار انڈین سول سروس تک ترقی کرین - لیکن وہ تجویز ہین کہ ترقی انتخاب کے ذریعہ سے ہوگی اور ایک مرتبہ ترقی پاکروہ بھی ایک مرتبہ اس فہرست مین درج ہوسکینگے - گورنمنٹ ہند نے تمام صوبجات مین یہ اسامیان تقسیم کردی ہین - لیکن اسطرف کئی سال سے اسپر عمل نہین ہوا ہے -
س - لیکن مسٹر فنشن صاحب - کیا آپکو یہ یاد نہین ہے کہ صرف ۱۵ یا ۱۶ سال اسطرف یہ عام شکایت تمام ہندوستان مین تھی کہ پنجاب کو ان تمام اسامیون کا اجارہ ملگیا ہے -
ج - مجھے وہ زمانہ یاد نہین ہے -
س - آپ کو وہ زمانہ یاد نہین ہے -
ج - اگر گورنمنٹ ہند مین پنجاب کے آدمی زیادہ تھے تو یہ خیال کمالیت نظم و نسق کی بنا پر روا رکھی گئی تھی - مجھے شکایت نہین ہے - مین صرف اس کی جانب توجہ دلاتا ہون -
س - کیا آپکو یہ یاد نہین ہے کہ پنجاب کو اسوقت تک ڈاکخانہ محکمہ فنانس دردیگر محکمہ جات مین تمامی اسامیون کا اجارہ حاصل ہے - ہمیشہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اعلیٰ پنشن کیواسطے اگر لوگ نظرانداز کردیے جاوین تو تنخواہ اور ترقی کے معاملہ مین انکو نقصان نہ پہونچیگا -
ج - میرا یہ خیال نہین ہے -

س - لیکن کیا آپ کا یہ خیال نہیں ہے کہ ان حالتون مین گورنمنٹ پنشن دینے مین کفایت کریگی
ج - میرا یہ خیال نہین ہے -
س - کیا آپ کا یہ خیال نہین ہے کہ اعلیٰ اسامیون کا کافی صلہ زیادہ تنخواہ ہے -
ج - ہائی کورٹ کی ججی ایسی بڑی بڑی اسامیون کے لیے خاص پنشن کا طریقہ موجود ہی -
بجواب سوالات مسٹر میج صاحب گواہ نے بیان کیا کہ جب مے ریمارک کہ کمایت نظم ونسق کے نکتہ خیال سے ہین اگر کوئی ہندوستانی خاص سول کمشنری کے موزون ہے تو مین یہ نہین کہتا ہون کہ وہ اوس اسامی پر مقرر کیا جاوے - میرا یہ خیال ہے کہ ہندوستانی رعایا کی جماعت عظیم کی کمالیت نظم ونسق سے قریبی تعلق رکھتی ہے یقینا یہ خیال گورنمنٹ کی نظر مین کبھی ذرا بھی نہ ہونا چاہیے - میرا یہ خیال یہ ہے کہ پراونشل سروس ہین ہمکو رعایا کے قدرتی سرغنہ یعنی ملک کے رؤسا ملتے ہین -
س - بعض اشخاص کا بیان ہے کہ اعلے صیغہ ملازمت مین بذریعہ ترقی بھرتی کا یہ ہوگا کہ پراونشل سروس سے بھرتی کی جاوے اور یہ خیال ہے کہ پراونشل سروس کے آدمی اس کام کی انجام دہی کے لیے کم تنخواہ پاتے ہین -
ج - مجھے کوئی وجہ نظر نہین آتی ہے کہ کیون ہندوستانی کو پچاس فیصد تنخواہ زیادہ صرف اس بنا پر دیجاوے کہ وہ اپنی زندگی مین ایک بار دو یا تین سال کے لیے انگلستان ہو آیا ہو
بعدازان بجواب مزید سوالات گواہ نے بیان کیا کہ میرا خیال یہ ہے کہ ہر ایک افسر کو بہ حیثیت اکزکٹیو یا جوڈیشل افسر دس سال تک کام کرنا چاہیے - یا قبل جوڈیشل افسر ہونے کے عام فرائض انجام دینا چاہیں - ۱۹ یا ۲۰ سال کی عمر تک میرے خیال مین بہت سے انگریز نوجوانون مین برٹش خصوصیات پیدا ہو جاوینگی -
بجواب سوالات مسٹر چوبل صاحب گواہ نے بیان کیا کہ مین نے پنجاب کے واسطے ۱/۲ حصہ معین کیا ہے یہ صحیح ہے کہ یہ تناسب دیگر صوبجات ہندوستان مین اس تناسب کے متعلق حاوی ہوگا - یہان چار ہندوستانی سولین ہین - ہندوستان مین کل ۱۴ یا ۱۵ ہین -
ہائی کورٹ کی ججی شڈیول مین نہین ہے - اگر یہ اسامیان شڈیول مین ہوتین تو اونکو حاصل کرنا مشکل ہوتا - کیونکہ شڈیول مین ترمیم کرنا ناممکن ہے حالانکہ میرا خیال ہے کہ کیون ایسا ہونا چاہیے -

س - آپ کا یہ خیال ہے کہ پنجابی یہ پسند نکرینگے کہ غیر صوبہ کا باشندہ اُنپر حکومت کرے - آپ دوسرے صوبہ کے آدمی کو اجنبی قرار دیتے ہین -

ج - مین یہ بیان کرنے کا ذمہ دار نہین ہون کہ دیگر صوبجات کے حق مین کیا موزون ہوگا یا نہوگا - ایسا بیان کرنا میرے لیے قبل از وقت ہوگا -

بجواب مزید سوالات گواہ نے بیان کیا کہ پنجابی بمقابلہ دیگر صوبجات کے آدمیونکو یورپین کو پسند کرتے ہین۔

لارڈ اسلنگٹن صاحب - آپ اس مسئلہ کو چھوڑ دین -

س - آپ کے نزدیک زراعت پیشہ کی تعریف کیا ہے -

ج - جو شخص زراعت کا پیشہ کرتا ہو -

لارڈ اسلنگٹن صاحب - یہ تو معمولی بات ہے -

مسٹر چوبل صاحب - گواہ نے بیان کیا ہے کہ رعایا کی جماعتون اور زراعت پیشہ جماعت کے حقوق کی نگہداشت بمقابلہ تعلیم یافتہ اہل ہند کے یورپین بہتر طور پر کر سکتے ہین - مین یہ جاننا چاہتا ہون کہ زراعت پیشہ سے کیا مراد ہے -

لارڈ اسلنگٹن صاحب - اگر آپ کوئی معقول سوال کرنا چاہتے ہین تو مجھے اعتراض نہین ہے

مسٹر چوبل صاحب - گواہ نے بیان کیا ہے کہ زراعت پیشہ کی تعریف اسٹیٹوٹری ہے - مین اسکو معلوم کرنا چاہتا ہون - مین جاننا ہون کہ دکن کے زراعت پیشہ کے امدادی ایکٹ مین کیا تعریف درج ہے مین یہ جاننا چاہتا ہون کہ یہان کیا تعریف ہے -

س - تعلیم یافتہ گروہ سے علٰحدہ زراعت پیشہ جماعت کی تعریف آپ کیا پیش کرتے ہین فرض کیجیے کہ کوئی تعلیم یافتہ شخص زراعت پیشہ ہے - تو وہ زراعت پیشہ کہلاویگا یا نہین -

ج - ہان - اگر وہ اس تعریف کے اندر آتا ہے -

بجواب مزید سوالات - گواہ نے بیان کیا کہ ممبران پراونشل سروس ولایت کے ممبران سولسروس سے زیادہ تنخواہ پاتے ہین مین ان منتخب اشخاص مین جو مندرجہ فہرست اسامیان پاتے ہین امتیاز قائم کرونگا

بجواب سوالات شیخ امیر علی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ میرا یہ خیال ہے کہ پراونشل سروس کے انتخاب مقابلہ کے لیے بھی انڈین سروس کا یہ اصول عاید کیا جاوے کہ ریاضی کا مضمون نہ ہووے - لیکن یہ خیال کر لیا جاوے کہ مقابلہ مین شریک ہونے والے سب ہی گریجویٹ ہون اور اونھون نے عام تعلیم پائی ہو -

علم ریاضی مفید ہے لیکن موجودہ اسکیم ان گریجوئیٹون کے حق مین بغیر و اجبی مفید ثابت ہوتا ہے جو ڈگری کے امتحان مین علم ریاضی لیتے ہین - جو گریجوئیٹ دیگر مضامین مین کامیابی کے ساتھ پاس ہوجاتے ہین وہ یہ کہتے ہین کہ اس امتحان مقابلہ مین شریک ہونے سے کوئی فائدہ نہین ہے -

رائے زادہ بھگت رام صاحب کی شہادت

رائے زادہ بھگت رام صاحب نے بجواب سوالات جج لاہور اسلنگٹن صاحب بہادر بیان کیا کہ مین امتحان متحدالوقت کے موافق ہون - ایک باعث اسکا یہ ہے انگلستان مین ہندوستانیون کا جانا پسند نہین کیا جاتا ہے - مجھے روزانہ رپورٹون سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان مین ہندوستانی طلبا جدید طریق کو بہت ناپسند کرتے ہین - میرا ذاتی تجربہ یہ ہے - کہ انگلستان مین ہمارا خیر مقدم ہوا تھا - لیکن اب جو طلبا انگلستان سے آتے ہین وہ یہ شکایت کرتے ہین کہ انکے ساتھ بدسلوکیان ہوتی ہین - نوآبادیون سے آئے ہوئے طالبان علم کے ساتھ ایسا نہین ہوتا ہے بدسلوکیان صرف ہندوستانی طلبا کے ساتھ ہوتی ہین - اسمین شبہ نہین ہے کہ یہ بیان سماعی ہے لیکن موجودہ طریق سے عام قسم کی بے اطمینانی پائی جاتی ہے - ہندوستان مین جو امتحان ہو اور اسمین جو طلبا کامیاب ہون انکے انگلستان مین پروبیشن کے لیے جانے کا مین حامی ہون انکی عمر بھی زیادہ ہوگی اور وہ غیر ذمہ دار نہونگے مین اسکا حامی ہون کہ دس سال کے لیے اسکی آزمائش کی جاوے - مین اس معاملہ مین اسوقت تک کوئی خصوصیت پیدا نکرونگا جبتک کہ مین نہ دیکھون کہ کتنے ہندوستانی طلبا امتحان مین شریک ہوتے ہین اور کتنے پاس ہوتے ہین یہ بہتر ہوگا کہ اسوقت شرائط مرتب کیے جاوین - دس سال بعد ممکن ہے کہ دقتین پیدا ہون لیکن میرا خیال ہے کہ وہ دقتین ایسی نہونگی کہ انپر غالب آنا ممکن نہو - مین کسی جماعت کے حق مین خصوصیت نہ کرونگا مین جماعتی نیابت کا حامی نہین ہون -

س - کیا سب کو آپ کی رائے سے اتفاق ہے -

ج - اگر ہم اسلامی جماعتون کو اپنا شریک کرین تو ہماری تعداد غالب ہے -

س - کیا آپ کا خیال ہے کہ مسلمان یہ پسند کرینگے کہ دیگر صوبجات مثلاً مدراس و بنگال کے آدمی انپر حکومت کرین

ج - مین ایسا خیال کرتا ہون - میرا خیال یقین ہے کہ مسلمان اس پر اعتراض کرتے ہین -

بجواب مزید سوالات گواہ نے بیان کیا کہ معدودے چند ایسے اشخاص ڈویژنل جج مقرر

ہوئے ہین جنکو قانون کا نہ تو لازمی تجربہ ہے اور نہ جنھون نے تربیت پائی ہے یہ وکلا مین ذی مرتبہ اور ہوشیار اشخاص ہین جو ملازمت مین داخل ہونا پسند کرینگے - مین اسکا حامی ہون کہ منصف پراونشل سروس مین شامل کیے جاوین - اور جب اسمین بہ حیثیت ممبران پراونشل سروس داخل کرلیے گئے تو وہ مندرجہ فہرست اسامیون مین آجاوینگے - مین اول درجہ کے منصف کی تنخواہ ڈھائی سو ماہوار قرار دونگا نیچے درجہ کے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی تنخواہ تب تین سو روپیہ ماہوار ہوگی -

بجواب سوالات مسٹر چیچ صاحب گواہ نے بیان کیا کہ سنسکرت اور عربی کے اسیقدر مارک ہونے چاہئیں جسقدر یونانی اور لاطینی زبانون کے ہوتے ہین فارسی بھی نصاب مین شریک کی جاوے - میرا یہ منشا نہین ہے کہ ہندوستانی طلبا اور معیار امتحان کے باب مین کوئی امتیاز نہ کیا جاوے - مین انگریز اور ہندوستانی امیدوارون کے لیے مساوات قایم کرنا چاہتا ہون - آخر الذکر کو ہندوستان مین سنسکرت اور عربی پڑھنے کی خاص اسانیان حاصل ہین جسطرح انگریز امیدوارون کو انگلستان مین یونانی اور لاطینی زبان سیکھنے کی آسانیان ہین - انگریز امیدوارون کے ساتھ کوئی غیر واجبی رعایت نہونی چاہیے - مین اسکا حامی ہون کہ باشندگان ہند کی جو تعریف ہے بدستور قایم رہے -

س - بعض گواہون نے یہ بیان کیا ہے کہ باشندگان ہند کو جو نفع حاصل ہوسکتا ہے وہ صرف خالص باشندگان ہند تک محدود رہنا چاہیے - کیا آپ کا یہ خیال نہین ہے کہ یہ علانیہ خلاف ہوگا
ج - ہان ایسا ہوگا -

بجواب سوالات مسٹر سلائی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ امتحان متحد الوقت کی حمایت مین میری دلیل یہ ہے کہ انگلستان مین رہنے سے صرفہ زیادہ ہوتا ہے میرا لڑکا انگلستان مین ہے اور وہ امتحان سول سروس مین شریک ہوگا -

س - کیا آپ اسوقت تک انتظار نہین کرسکتے ہین کہ ہندوستان مین امتحان متحد الوقت قایم ہو -
ج - اسمین دیر ہوجاتی اور حد عمر کی شق لگ جاتی -

بجواب مزید سوالات گواہ نے بیان کیا کہ جو لوگ اپنے لڑکون کو انگلستان بھیجنے کی مقدرت رکھتے ہین وہ تو بھیجتے ہین لیکن جو غریب ہین انکے لیے ممکن نہین ہوتا ہے - جو لوگ امتحان انڈین

سول سروس مین داخل ہوتے ہین یا تو وہ اعلے درجہ کی علم ریاضی قدیم السنہ مین تعلیم
پاتے ہین اور ہندوستان مین قدیم السنہ کا انتظام نہین ہے - مین دکلا کو چند ڈویژنل
اور ڈسٹرکٹ ججی کی اسامیان دون گا - اور ممکن ہے کہ جو نیر آدمی سب ججی کے کیلئے
راضی ہون - مجھے شک ہے کہ کیا اس سے پراونشل سروس کو نقص پہونچے گا -
س - کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ ان نوجوانون کے لیے جو کبھی انگلستان نہین گئے ہین
ایک سال کا پروبیشن کافی ہوگا -
ج - اس مدت مین اضافہ کرکے دو سال کر دئے جاوین -
س - آپ کے بیان کے مطابق مسلمان جماعتین کسی راے کی نیابت نہین کرتی ہین
ج - مجھے یہ یقین نہین ہے کہ مسلم لیگ ان راون کی نیابت کرتی ہے - اسلامی جماعت مین بھی
اختلاف راے ہے -

بجواب سوالات ارل رونلڈشی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ امتحان سولسروس مین بعض ایسے
مضامین رائج کرنا چاہئین - جو ہندوستان مین زیادہ مفید ثابت ہون - معیار تعلیم جس قدر
ضروری ہے نہایت بلند ہے -
س - کیا آپ کا یہ خیال نہین ہے کہ یہ بہتر ہوگا کہ اولاً عام ہر قسم کا امتحان ہو اور بعد ازان خاص قسم کی تربیت بجاے د
ج - اگر میرا اسکیم منظور کیا جاوے تو اس سے وقت بچیگا -
س - اگر آپ انڈین سولسروس کا نصاب ہندوستان کے موزون بنانے کے لیے تبدیل کرنا چاہتے
ہین تو کیا یہ غیر مناسب نہوگا کہ ہوم سولسروس کے امیدوار بھی انہین مضامین مین امتحان دیوین -
ج - بعض مضامین اختیاری قرار دیے جاوین -
س - تو آپ کلونیل سول سروس سے علیحدہ امتحان چاہتے ہین -
ج - بطور انتقام کے ہندوستان مین اہل نوابادی اسقدر نہین ہین جسقدر ہندوستانی سولین ہین
س - آپ اسکے موافق ہین کہ سولسروس مین یورپین کی کم سے کم تعداد ہو اور ہندوستان مین امتحان متحد الوقت ہو
اور آپ یہ بھی کہتے ہین کہ آپ کوئی خصوصیت نکرینگے - دس ، دس سال کا تجربہ اسکو ثابت کر دے گا -
س - اگر میری راے غلط ثابت ہوگی تو آپ اس سے کم سے کم تعداد یورپین ممبران کی بہتر کر سکتے ہین -
ج - یقیناً حالت یہ ہوگی کہ ہندوستانیونکی اسقدر تعداد کامیاب نہوگی جسقدر کہ آپ توقع کرتے ہین اور اسطور پر اس صیغہ
مین یورپین کا شمار کم ہوگا - اور اسوقت کے شمار کیلئے بیے کم سے کم شمار مقرر ہو جانا چاہیے - آپ کسقدر شمار کم سے کم دیکھنا چاہتے

ج۔ نصف۔

س۔ اگر آپ کا لڑکا اول ہووے اور کوئی یورپین اس سے سبقت لیجاوے تو آپ کیا فرماوینگے۔

ج۔ مین اسے بدقسمتی تصور کرونگا مین اس پر کوئی طومار نہ باندھونگا۔

بجواب سوالات سرتھیوڈ ور مارسن صاحب گواہ نے بیان کیا کہ جماعتی بنا پر کسی شخص کو خارج کرنا ناانصافی ہوگی اگر ہم انڈین سول سروس مین انگریز افسرون کی ایک تعداد کو چاہیں تو حالت دیکھکر ایسا کرنا چاہیے۔ انگلستان مین جو جدید نظام رایج کیا گیا ہے وہ مجبور کرتا ہے۔ کوئی طالبعلم کسی یونیورسٹی یا انس آف کورٹ مین اسوقت تک داخل نہوگا جب تک کہ اسکے پاس ہندوستانی طلبا کے صلاح کار کا سارٹیفکیٹ نہوگا

س۔ اگر اسکے پاس اس قسم کا سارٹیفکیٹ نہو تو وہ داخل نہین کیا جاویگا۔ آپ اس امر کا اقبال کرتے ہین کہ یہ درسگاہ گورنمنٹ کے زیر اقتدار نہین ہین اور انہون نے ہندوستانی طلبا کے داخلہ سے نارضامندی ظاہر کی ہے۔ دوسرے یہ کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ کوئی طالب علم کسی خاندان مین بلا صلاح کار کی سفارش کے داخل نہین کیا جاویگا۔

ج۔ مین جانتا ہون کہ درسگاہ زیر اقتدار گورنمنٹ نہین ہین۔ مجھے یہ معلوم نہین ہے کہ بلا صلاح کار کی سفارش کے انگلستان مین کوئی خاندان بھی طلبا کو داخل نہین کرتا ہے۔

مسٹر ابراہیم صاحب س۔ کیا جدید طریقہ لڑکون اور والدین کی نظر مین ہر دلعزیز نہین ہے۔

ج۔ اختیارات مین مین نے جو کچھ پڑھا ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ گلاسکو اور اڈنبرا کے طلبا نے زور کے ساتھ اس سے ناراضی ظاہر کی ہے کیمبرج کے طلبا نے بظاہر اس طریق کو منظور کیا ہے۔ مین نے بہت سے والدین سے اس معاملہ مین مشورہ نہین کیا ہے لیکن انکی راے اس معاملہ مین مختلف واقع ہوئی ہے۔

س۔ آپنے کہا ہے کہ مضمونکی ایک تعداد وکلا سے لی جاوے۔ کیا موجودہ تنخواہ وکلا کو اس جانب رجوع کریگی

ج۔ نہین۔

بجواب سوالات پنڈت سرکشن کول صاحب گواہ نے بیان کیا اصولاً نامزدگی کے طریقہ سے بھرتی کرنے کا مخالف ہون۔ وکلا سے بھرتی کرنے کا طریقہ بہتر اشخاص کی نظر مین بُرا نہوگا۔ بہترین قابلیت کا آدمی ضرور ترقی کرینگے۔ پراونشل سروس ایک حد تک بدنام ہوگی۔ جب یہ معلوم ہوجاویگا کہ چند اسامیان وکلا کو دیجاوین گی۔

بجواب سوالات شیخ امیر علی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ ایک اصول ہونا چاہیے اگر قدیم خاندانون کے افراد مین ضروری قابلیت ہے تو اونکو مقابلہ مین شریک ہونے دو مین نیچے خاندانون کی خدمت کے صلہ مین انکو جاگیرین دونگا۔

آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع صاحب کی شہادت

آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع صاحب جنرل سکریٹری پنجاب مسلم لیگ کے بیان تحریری کا خلاصہ درج ذیل ہے - آپ نے فرمایا کہ یہ شہادت مسلم لیگ کی رائے کے مطابق ہے - انڈین سول سروس کمیٹی کی رائے مین انگلستان مین مقابلہ کے امتحان سے بھرتی کرنے کا موجودہ طریق نہایت ناقابل اطمینان ہے کیونکہ بصورت موجودہ انگلستان مین امتحان ہونے کی وجہ سے ہندوستانیون کو اس ملازمت مین داخل ہونے کا واجبی موقع نہین ملتا - حالانکہ اس طریق کی وجہ سے بہترین یورپین اصحاب بھی اس سروس مین نہین آتے انڈین سول سروس کے امتحان کے لیے جو مضامین مقرر ہین انکی فہرست مین چونکہ تاریخ ہند اور ہندوستان کی جدید زبانین داخل نہین ہین اس لیے اس سروس کے یورپین ارکان کو ہندوستان مین قدم رکھنے اور اول مرتبہ لوگون سے ملاقات کرنے پر طرح طرح کی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اور کمیٹی کو نہ امر افسوس کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ یہ اصحاب اکثر حالتون مین پہلے زمانہ کے یوروپین سویلینون کے برابر ہندوستانیون کی رسوم و رواج اور زبانون کا علم حاصل کرنے کی تکلیف گوارا نہین کرتے - کمیٹی کی یہ بھی رائے ہے کہ جنوبی افریقہ کے آبادکارون کو انڈین سول سروس کے امتحان مقابلہ مین بیٹھنے کی اجازت نہ دیجائے کیونکہ یہ لوگ اپنے ملک مین ہز مجسٹی کی ہندوستانی رعایا کے ساتھ جس قسم کا سلوک کرتے ہین اسکی وجہ سے وہ ہرگز اس بات کے مستحق نہین کہ انہین ہندوستان مین حکومت اور ذمہ داری کے عہدون پر مامور کیا جاوے -

بھرتی کرنے کا موجودہ طریق ہندوستانیون اور ہز مجسٹی کی دیگر پیدائشی رعایا کے لیے یکسان طور پر موزون نہین ہے اس بارہ مین ضروری ترمیمون کا ذکر آگے آئیگا - کھلے مقابلے کے امتحان سے بھرتی کرنے کی بجائے کمیٹی کی رائے مین منتخب شدہ امیدوارون کا مقابلہ کا امتحان لینا چاہیے - کمیٹی اس تجویز سے مخالف ہے کہ ہندوستان اور انگلستان مین ایک ہی وقت مین اس قسم کا امتحان لیا جائے جو دونون جگہ ہز مجسٹی کی تمام پیدائشی رعایا کے واسطے کھلا ہو -

کمیٹی بڑے زور سے اپنی رائے کا اظہار کرتی ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ انڈین سول سروس کی خالی اسامیون کا ایک مقررہ تناسب ایک جداگانہ امتحان کے ذریعہ سے پر کیا جائے جو ہندوستان مین لیا جائے اور ہز مجسٹی کی تمام پیدائشی رعایا کے منتخب امیدوارون کے لیے کھلا ہو کمیٹی کی رائے مین اس طریق سے ۲۰ سے ۳۰ فیصدی اسامیان پر کی جائین - اس امتحان کے نوعیت کے لیے مقابلہ کے علاوہ

کی طرح نہ ہونی چاہیے ۔ کمیٹی کی راے مین وہ نظام جو ملکی سلطنت کے لحاظ سے نہایت موزون ہو اور قابلیت کی ضرورت کو پورا کرنیکے علاوہ ہزمجسٹی کی رعایا کے تمام طبقون کو یکسان طور پر اطمینان دلاسکتا ہے یہ ہے کہ خالی اسامیون کے مقابلہ کے لیے امیدوارون کا انتخاب کرتے وقت (۱) انکی تعلیمی قابلیت (۲) صوبون کے حقوق اور (۳) مختلف اقوام کی نیابت کا لحاظ رکھ لیا جاوے یہ امر سب سے زیادہ ضروری ہے کہ اس امتحان مین تمام فرقون اور جماعت کو واجبی نیابت کا حصہ دیا جاوے ۔ اس امتحان مین داخلہ کے لیے کسی مسلمہ یونیورسٹی کی ڈگری کے بارے مین اطمینان ہو جاے گا بلکہ مختلف صوبون اور مختلف فرقون کو بھی واجبی نیابت حاصل ہوجائیگی اور سب کو خالی اسامیون کے لیے مقابلہ کرنے کا یکسان موقع ہاتھ آجائیگا ۔ اس سوال کے جواب مین کہ اگر آپ کو اس تجویز کے ساتھ اتفاق ہے کہ انڈین سول سروس کے لیے کسقدر ہندستانی ہندوستان ہی مین بھرتی کیے جائینگے تو کیا آپ کی راے مین اسکے بعد بھی ہندوستانیون کا انگلستان مین تقرر ہونا ضروری ہے ؟ فرمایا کہ انگلستان اور ہندوستان دونون جگہ کے امتحانون مین ہزمجسٹی کی پیدایشی رعایا کی تمام افراد کو ماسوا سے آبادکاران جنوبی افریقہ کے حصہ لینے کی اجازت ہونی چاہیے ۔ ۶۰ فیصدی خالی اسامیان انگلستان کے امتحان مقابلہ کے لیے مخصوص ہونی چاہین ۔ اسکے علاوہ ہر دو امتحانات کی تاریخون کے متعلق اس قسم کا انتظام کرنا چاہیے کہ کوئی امیدوار ایک ہی سال مین دونون مین شامل نہو سکے یا قواعد مین اسکی ممانعت درج کردینی چاہیے ۔ ہندوستان مین جس امتحان کے لیے جانے کا ذکر ہوا ہے وہ اس طریق کے تابع ہوگا جبکی رو سے موجودہ حالت مین پراونشل سول سروس کے عہدہ دارون کو مندرجہ فہرست عہدون پر ترقی دیجاتی ہے کمیٹی کی راے مین مندرجہ فہرست اسامیون کا طریق موقوف کردینا چاہیے اور اسکے بجاے انڈین سول سروس کی اوسے ۲۰ فیصدی خالی اسامیان پراونشل سروس کی ترقیون سے پُر کرنی چاہئین اس کے ساتھ ہندوستان مین جداگانہ امتحان کے ذریعہ سے جو اشخاص بھرتی کیے جائینگے وہ سب ملاکر کل ۴۰ فیصدی انڈین سول سروس کی خالی اسامیان ہندوستان مین کیجائینگی ۔ پراونشل سول سروس کے ارکان کو ان خالی اسامیون پر ترقی دیتے وقت (۱) منتخب شدہ امیدوار کی ذاتی قابلیت (۲) مختلف صوبجات کے حقوق اور (۳) مختلف فرقون کی نیابت کا لحاظ رکھنا چاہیے ۔ اس قسم کے انتخابی طریق کا اختیار کرنا نہ صرف ملکی نظم ونسق کی بہتری اغراض کے لیے مفید ہوگا ۔ بلکہ ساتھ ہی مختلف صوبون اور مختلف فرقون کے جائز حقوق کی نگہداشت بھی کرے گا ۔

جوڈیشل برینچ کی اسامیون کے متعلق فرمایا کہ کمیٹی اوس امر کا اظہار ضروری سمجھتی ہے کہ ہائی کورٹون اور چیف کورٹون کے وکلا کے سوا آج تک وکالت پیشہ اصحاب کو انڈین سول سروس کی جوڈیشل برینچ سے عملی طور پر خارج رکھا گیا ہے اس لیے کمیٹی بڑے زور سے راے دیتی ہے کہ ان عہدون پر منتخب وکلا کا تقرر کرنے سے اس وسیع سروس کی جوڈیشل برینچ کو نہایت تقویت حاصل ہوگی -

عمر کی شرط - کمیٹی کے خیال مین عمر کے لیے ۲۳ سال کے درمیان کی شرط بالکل کافی اور مناسب ہے اور انڈین سول سروس کے امتحان منعقدہ انگلستان کے لیے یہ شرط قایم رہنی چاہیے اور ہندوستان مین جس امتحان کے لیے جانے کا اوپر مذکور ہوا اسکے لیے بھی یہی شرط مقرر کرنی چاہیے -

انگلستان مین جو جونیر سولین بھرتی کیے جاتے ہین انھین موجودہ طریق کے مطابق پروبیشن کا سال انگلستان مین گذارا کرنا چاہیے انگلستان کے کھلے مقابلے کے امتحان مین جو ہندوستانی شامل ہون انکی عمر کے لیے بھی ۲۲-۲۴ سال کی شرط نہایت موزون ہوگی - مگر کمیٹی باشندگان ہند اور ہز مجسٹی کی دیگر پیدائشی رعایا کے درمیان اس بارے مین کسی قسم کا امتیاز قایم کرنا نہین چاہتی نصاب کا تغیر و تبدل - کمیٹی بڑے زور کے ساتھ راے دیتی ہے کہ قانون ہند - تاریخ ہند فارسی اور ہندوستان کی ایک مسلمہ دیسی زبان کا ان مضامین مین اضافہ کردیا جانے جو انڈین سول سروس کے امتحان کے لیے سرکاری طور پر مقرر ہین کمیٹی کو یہ امر کسیقدر خلاف قاعدہ معلوم ہوتا ہے کہ جو براعظم یورپ کی زبانین اور تاریخین جن مین سے بعض انڈین سول سروس کے ارکان کو انکے قیام ہند کے زمانہ مین کچھ بھی فائدہ نہین پہونچاتین سرکاری نصاب مین داخل ہین - وہان قانون ہند تاریخ ہند اور دیسی زبانون کا اس نصاب مین نام تک نہ پایا جاوے حالانکہ کامیاب امیدوارون کو اپنی ملازمت کا زمانہ ہندوستان مین صرف کرنا ہوتا ہے جس کے لیے انھین ان مضامین سے واقفیت رکھنا ازبس ضروری ہے کمیٹی کی راے مین اس بھاری نقص کو بہت جلد رفع کردینا چاہیے نیز اسکی راے مین تاریخ ہند کے آٹھ سو قانون ہند کے پانسو اور دیسی زبان کے چھ سو نمبر رکھنے نصاب کے سابقہ مضامین نیز ان مضامین مین جو کمیٹی نے تجویز کیے ہین باشندگان ہند علیحدہ دیگر امیدوارون کے درمیان کسی قسم کی تمیز کرنا مناسب نہین انگلستان اور ہندوستان دونون جگہ کے امیدوارون پر یہ قاعدہ یکسان طور پر حاوی ہو -

یوروپین سولینون کی کم از کم تعداد کمیٹی کی راے مین نظم ونسق کی برٹش نوعیت قایم رکھنے کے لیے سول انتظام کے اعلے عہدون پر ہز مجسٹی کی یوروپین رعایا کی ایک خاص تعداد مقرر کرنی ضروری

کمیٹی کی رائے مین موجودہ حالات مین - انڈین سول سروس کی ۳۰ - ۴۰ فیصدی اسامیان ہندوستانیون کو دینی چاہئین -

سٹیچوٹری سویلین - کمیٹی کی رائے مین مرادسٹیچوٹ ۱۸۷۰ء سٹیچوٹری سویلینون کے تقرر کا پرانا طریق دوبارہ رائج کرنا ضروری ہے بشرطیکہ کمیٹی نے جو طریق تجویز کیا ہے وہ منظور کر لیا جائے - کمیٹی کو انڈین سول سروس کی اسامیون کے لیے ہندوستان مین قومی افسرون کے بھرتی کرنے کے طریق سے بھی جس بات کی بابت اسے معلوم ہوا ہے کہ اس صوبہ مین عرصہ سے بند ہو چکا ہو اتفاق نہین ہے۔

ارکان پراونشل سول سروس اور سٹیچوٹری سویلینون کے سوا دیگر ہندوستانیون کو مندرجہ فہرست اسامیون کا ایک ربع دینے کے متعلق جو قاعدہ اسوقت موجود ہے اسکے بارہ مین اظہار اطمینان کرتے ہوئے کمیٹی کی جانب سے اس امر کی طرف توجہ دلانے کا اس قاعدہ پر آج تک اس صوبہ مین عمل درآمد نہین ہوا اور کہا کہ کمیٹی بڑے زور کے ساتھ رائے دیتی ہے کہ اس اختیار کو عمل مین لاکر وکالت پیشہ اصحاب کی منتخب تعداد اس صوبہ کی جوڈیشل اسامیون پر مقرر کی جائے -

کمیٹی اس امر کی طرف بھی توجہ دلانی چاہتی ہے کہ اس صوبہ کی جن مندرجہ فہرست اسامیون کا ضمیمہ نمبر ۵ مین ذکر ہے ان مین سے (۱) سکریٹری بورڈ آف ریونیو (یعنی فنانشل کمشنر) (۲) انڈر سکریٹری گورنمنٹ اور (۳) اسسٹنٹ کمشنرون کی اسامیون پر اب تک معمولی اور باقاعدہ طور سے ہندوستانیون کا تقرر نہین ہوا -

کمیٹی کی رائے مین انڈین سول سروس کے کسی جونیئر ممبر کو ملازمت کا پانچوان سال ختم کرنے سے پیشتر کسی سب ڈویژن کا انچارج مقرر نہ کرنا چاہیئے نہ ایسے ممبرون کو ساتوان سال ختم کرنے سے پیشتر کسی ضلع کا انچارج مقرر کرنا چاہیئے -

پنجاب مین عملی طور پر انڈین سول سروس کی اگزیکیوٹو و جوڈیشل برانچون کے افسرون مین کسی قسم کا امتیاز نہین ہے اور اکثر ایسے کیس دیکھنے مین آئے ہین کہ ایک برانچ کے افسرون کا دوسری لائن مین تبادلہ ہو گیا ہے اگزیکیٹو برانچ کے افسرون کو عدالتی اختیارات حاصل ہین اور وہ عدالتی خدمات سرانجام دیتے ہین جسکا نتیجہ عدالت گستری کی اغراض کے لیے حد درجہ کا مضرت رسان ہے -

کمیٹی بڑے زور سے رائے دیتی ہے کہ ہر دو بشنر ی ... کے اختتام کے بعد ہر دو قسم کی خدمات کو ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ کر دینا چاہیے ایک ہی شخص کو یا سب ... ان کے اعلی اگزیکٹیو افسر اور عدالت گستر جوڈیشل افسر کے اختیارات تفویض کرنا صرف نامناسب اور نادرا ہی نہین ہے - بلکہ اسطرح

پبلک کو ان سے کبھی اس قسم کی عدالت گستری کی توقع نہین ہو سکتی تو حاکم محکوم کے بہترین اغراض کے لیے ضروری ہے اس لیے کمیشن انڈین اور پراونشل سول سروس کی اگزیکٹو اور جوڈیشل برانچون کی کامل علیحدگی کے لیے بڑے زور شور سے سفارش کرتا ہے اسکے علاوہ کمیشن اس امر کی بھی سفارش کرتی ہے کہ اس صوبہ کی انڈین اور پراونشیل سول سروس کی شرح تنخواہ اور گریڈ بالکل ہندوستان کے دیگر صوبجات کے برابر ہون -

پروبیشن - انڈین سول سروس کے لیے مقابلہ کے امتحان کے بعد جو امیدوار بھرتی کیے جائین انکے لیے سروس مین داخل کرنے سے پیشتر پروبیشن کا کسیقدر زمانہ ضروری ہے - اس زمانہ کی میعاد جیسا کہ اسوقت رائج ہے انگلستان مین ایک سال اور اسکے بعد ہندوستان مین دو سال بہت مناسب ہے انگلستان کی پروبیشن کا زمانہ کسی مسلمہ یونیورسٹی مین قانونی تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ یا تو انگریزی قانونی عدالتون کی کارروائی دیکھنے اور مقدمات کے نوٹ لینے یا یونیورسٹی کے شہرون کے درمیانی فاصلہ مین کسی بیرسٹر کے ایوان مین جاکر وہان کی کارروائی دیکھنے مین صرف کرنا بہتر ہوگا اور ہندوستان مین جداگانہ امتحان منعقد کرنے کی جو تجویز اوپر پیش کی گئی ہے - اگر وہ منظور ہو جاوے تو ہندوستان کے کامیاب امیدوارون کو بھی انگلستان کی کسی مسلمہ یونیورسٹی مین دو سال کا پروبیشنری کورس ختم کرنا چاہیے اور اسکے علاوہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے قانونی تربیت بھی حاصل کرنی چاہیے - پھر ہندوستان مین واپس آنے پر اور ایک سال پروبیشن مین گزارنا چاہیے اس طریق سے ہر دو قسم کے امیدوارون کو پروبیشن مین تین سال صرف کرنے چاہئین - اور ہندوستان کی پروبیشن کے زمانہ مین تمام امیدوارون کے لیے قانونی عدالتون کی کارروائی دیکھنا اور مقدمات کی رپورٹ پیش کرنا لازمی قرار دینا چاہیے - ہندوستانی پروبیشنرون اور ہز مجسٹی کی دیگر پیدائشی رعایا کے نصاب تعلیم مین کسی قسم کا امتیاز ضروری نہین -

اس سوال کے جواب مین کہا یا ہر ایک پراونشل گورنمنٹ کو کسی موزون مرکز مین پہلے دو سال کی ملازمت کا کل یا جزوی زمانہ صرف کرنے کے لیے پروبیشنرون کی تربیت کا انتظام کرنا چاہیے - فرمایا کہ ہان انگلستان سے آنے والے پروبیشنرون کے لیے دو سال اور ہندوستان مین جداگانہ امتحان کے ذریعہ سے جو پروبیشنر بھرتی کیے جائین - ان کے لیے ایک سال کا زمانہ مناسب ہوگا -

کمیٹی کی راے مین انڈین سول سروس کے جونیر افسرون کی تربیت کا موجودہ طریق ناقابل اطمینان ہے جسکی دو وجوہ ہین (۱) قانونی تربیت کا فقدان جسکی وجہ سے جوڈیشل برانچ مطلوبہ معیار پہونچنے نہین پاتی۔ (۲) رعایا کی دیسی زبان سے ناکافی واقفیت تربیت کے طریق کو ایسے طور پر تبدیل کرنا چاہیے کہ اس سے یہ دونون نقص رفع ہو جائین۔

دیسی زبانون کا علم۔ کمیٹی کے خیال مین انڈین سول سروس کے ارکان کو بہ حیثیت مجموعی اب ہندوستانی زبانون کا ناقص علم ہوتا ہے ان لوگون کا تقریباً تمام انتظامی اور جوڈیشل کام اب انگریزی مین سر انجام پاتا ہے خصوصاً جونیر سویلینون کی طبیعت مین عام کے ساتھ میل جول رکھنے کا انکی رسوم و رواج اور عادات کا علم حاصل کرنے کا میلان کم پایا جاتا ہے یہان تک کہ ان مین اور ہندوستانیون کی تعلیم یافتہ جماعت مین بہت کم سوشل میل جول ہوتا ہے ان اور دیگر وجوہ سے انڈین سول سروس کے ارکان کو دیسی زبانون کا بہت ناقص علم ہوتا ہے کمیٹی کی راے مین اس سروس کے یورپین ارکان کو ان امور کیطرف پیشتر سے زیادہ توجہ مایل ہونے پر مجبور کرنا چاہیے انہین ہر حالت مین اس صوبہ کی جہان انکا تقرر ہونے والا ہو دیسی زبان کا نہ صرف کافی ٹسٹ پاس کرنے پر مجبور کرنا چاہیے۔ بلکہ کسی سویلین کو اسوقت تک کسی ضلع یا سب ڈویژن کا انچارج یا ڈسٹرکٹ جج نہ مقرر کرنا چاہیے جبتک کہ اسے وہان کی زبان مین کافی مہارت حاصل نہو

قانون کا علم۔ انگلستان اور ہندوستان مین پروبیشن کے زمانہ مین قانونی تربیت کے متعلق جو راے اوپر دی گئی ہے اسکے علاوہ کمیٹی کی راے مین جوڈیشل برانچ کے کسی ممبر کو اسوقت تک ڈسٹرکٹ جج نہ مقرر کرنا چاہیے جبتک کہ اسنے سبارڈینیٹ جج کی حیثیت مین کم سے کم پانچ سال تک کام نہ کیا ہو اور قانون کے علم مین اعلے دستگاہ حاصل کرنے کے لیے خاص انعام مقرر کرنے چاہئین اور اس غرض کے لیے تعلیم حاصل کرنے کی رخصت کم دبیش اس طریقہ پر ملنی چاہیے جیسی مشرقی زبانون کے لیے دیجاتی ہے کمیٹی کی راے مین سیکنڈری سویلینون اور پراونشل سروس کے افسرون کو سنیئڈ عہدہ تیرا ماکین انڈین سول سروس کے برابر (۲) تنخواہ ملنی چاہیے کیونکہ ہم مرتبہ افسرون مین تنخواہ کا یہ فرق ناجائز اور اول الذکر کی وقعت کو صدمہ پہونچانے والا ہے۔

پراونشل سول سروس۔ گورنمنٹ ہند کے ریزولیوشن نمبری ۱۰۴۶-۱۰۵۸ مورخہ ۱۹-اگست ۱۹۱۰ء مین پراونشل سروس مین بھرتی کرنے کے متعلق جو شرائط درج ہین وہ کمیٹی کی راے مین موجودہ حالت کے لیے موزون اور مناسب ہین۔ پنجاب مین پراونشل سروس کے لیے بھرتی کرنے کا

موجودہ طریق بحیثیت مجموعی قابل اطمینان ہے ۔ اور کمیٹی وکالت پیشہ اصحاب کے تقرر کے سوا اس مین اور کسی قسم کے تغیر کی سفارش نہین کرتی اس صوبہ مین وکالت پیشہ اصحاب کے اس سروس مین حصہ لینے کے حقوق کو آج تک بالکل نظرانداز کیا گیا ہے کمیٹی بڑے زور شور سے راے دیتی ہے کہ پراونشل سول سروس کی جوڈیشل برانچ مین کم از کم پچاس فیصدی خالی اسامیان وکالت پیشہ اصحاب کے تقرر سے پر کی جانی چاہئین ۔ اور ایسا کرنے مین گورنمنٹ ہند کے ریزولیوشن نمبری ۱۰۴۳۴ - ۸۵۰۱ مورخہ ۱۹ - اپریل ۱۹۱۸ء کے پیراگراف ۳ (۱) کی شرائط کو ملحوظ رکھنا چاہیے ۔

پنجاب کی پراونشل سول سروس بہ حیثیت مجموعی اس صوبہ کے باشندون سے مخصوص ہے اور ایسا ہی ہونا بھی چاہیے ۔ یہ سروس چونکہ قدرتاً اس صوبہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اسلیے مناسب اور ضروری ہے کہ یہ اس صوبہ کے باشندون کے لیے مخصوص کر دی جاے ۔ ہماری پراونشل سول سروس مین تمام فرقون اور جماعتون کو بہ حیثیت مجموعی واجبی نیابت حاصل ہے ۔ کمیٹی کی راے مین یہ نہایت ضروری ہے کہ تمام اقوام کی واجبی اور کامل نیابت کا مناسب خیال رکھا جاے ۔

اگزیکٹو اور جوڈیشل اختیارات کی تفریق ۔ گذشتہ تین سال سے اگزیکٹو اور جوڈیشل برانچون کے افسرون مین امتیاز قائم کرنے کی کسی قدر کوشش کی گئی ہے ۔ اور تمام اضلاع مین سب جوڈیشل جج مقرر کیے گئے ہین ۔ مگر اس بارہ مین ابھی اصلاح کی بڑی ضرورت ہے ۔ ہر دو شاخون کو ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ کرنا چاہیے اس قسم کی کامل علیحدگی سے پبلک کو عدالت گستری پر زیادہ اعتماد ہو جائیگا ۔ اور خود افسرون کے دلمین آزادی کی وہ روح پیدا ہو جائیگی ۔ جو انہین جوڈیشل برانچ کے ارکان کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی کے مناسب سرانجام دہی کے لیے ضروری ہے ۔

پراونشل سول سروسون کی تنخواہون اور گریڈون کے قواعد ہندوستان کے تمام صوبون مین یکسان ہونے چاہئین نیز کمیٹی کی راے مین پراونشل سول سروس کے جن افسرون کو انڈین سول سروس کے ارکان کی اسامیون پر ترقی دیجاے ۔ انکو تنخواہ آخر الذکر افسرون کے برابر دیجاے ۔

پنجاب مین نچلے گریڈون سے اعلے گریڈون مین عام طور پر خودبخود ترقی ملجاتی ہے ۔ یہان تک کہ اکثر دفعہ مشتبہ شہرت کے افسرون کو بھی اس طرح باقاعدہ ترقی ملگئی ہے ۔ اس صورت مین انتخاب کے قاعدہ پر عملدرآمد کرنے کی سخت ضرورت ہے ۔ اس سے ان افسرون کو تندہی اور دیانتداری

سے کام کرنے کی تحریص ہو گی - اعلٰے گریڈون پر ترقی دینے کے معاملہ مین سنیارٹی کے قاعدہ کی سختی کے ساتھ پابندی کرنے سے قابل اور محنتی افسرون کی بالکل حوصلہ افزائی نہین ہوتی اسلیے انڈین سول سروس کی طرح پراونشل سول سروس مین بھی قایمقامی کی ترقیان دی جاتی چاہئین - اس بارہ مین ہر دو ملازمتون کے قواعد مین جو اختلاف ہے اسکی کوئی وجہ نہین پائی جاتی

سوالات جرح پر میان صاحب کے جوابات

انربیل میان محمد شفیع صاحب پر تمام گواہون سے زیادہ طویل جرح ہوئی - جو کامل سوا تین گھنٹے تک رہی چنانچہ ضروری حصون کا خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے -

لارڈ اسلنگٹن نے کہا کہ انگلستان مین انڈین سول سروس کا جو امتحان لیا جاتا ہے - وہ وہان کی یونیورسٹیون کی تعلیم و تربیت کے بالکل مطابق ہوتا ہے شہادت مین بیان کیا گیا ہے کہ اس ملک مین جو امتحان لیا جائے وہ بھی ہندوستان کے موجودہ تعلیمی نظام کے مطابق ہو - کیا آپ کو اس سے اتفاق ہے -

ج - جن مضامین کا لیگ نے حوالہ دیا ہے اگر انھین امتحان کے کورس مین بڑھایا جائے تو یہان کے یونیورسٹی کے امتحانات مین کسی قسم کا تغیر و تبدل کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے -

س - کیا آپ کی راے مین اس صوبہ مین حتی الامکان ایسے افسرون کا تقرر ضروری ہے - جو اس صوبہ کے باشندے ہون -

ج - نہین ہماری لیگ اس قسم کی کوئی پابندی عاید نہین کرنا چاہتی -

س - آپ کی خواہش ہے کہ مندرجہ فہرست اسامیان اڑا دی جائین - اور انکے بجاے انڈین سول سروس کی - ۱۵فی صدی خالی اسامیان پراونشل سروس سے ترقی دیکر پُر کی جائین - آپ کے خیال مین پراونشل سروس کے عہدہ دارون کو انڈین سول سروس مین ترقی دینے کے لیے عمر کا کیا لحاظ رکھا جائے -

ج - میرے خیال مین انہین اسوقت منتخب کرنا چاہیے جبکہ انہین اپنے کام کا کافی تجربہ حاصل ہو جائے - اور انکی سرگرمی مین کسی قسم کی کمی پیدا نہونے لگے -

س - اگر پراونشل سول سروس کے بعض منتخب ممبرون کو اس سروس کے دیگر ممبرون پر ترجیح دیکر انڈین سول سروس مین ترقی دیجاے تو کیا آپکے خیال مین اس قسم کی کارروائی کا ان ممبرون پر برا اثر تو نہ پڑے گا -

ج - اس سے ان لوگون مین رشک کا مادہ پیدا ہوگا - اور جو لوگ ستاو بمعیار سے کم ہونگے وہ ہمت واستقلال کے ساتھ ان اعلےٰ عہدون پر ترقی پانے کے لیے انتخاب مین آنے کی کوشش کرینگے -

س - کیا آپ کی راے مین وکالت پیشہ اصحاب کی منتخب تعداد کو ڈسٹرکٹ وسشن ججی کی اسامیون پر جگہ دینی چاہیے -

ج بیشک - مزید سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ لیک کی بڑے زور سے راے ہے کہ اگر اس ملازمت کا کوئی رکن چند سال تک اگزیکٹو برانچ مین رہنے کے بعد اس کا جوڈیشل برانچ مین تقرر ہو تو وہ ایسا کامیاب جوڈیشل افسر ثابت نہوگا جیسا کہ جوڈیشل برانچ کا کوئی رکن ثابت ہوسکتا ہو

س - کیا آپ ایک ایسے افسر کے لیے جو بعد مین جوڈیشل کام [illegible] جاتے اگزیکٹو برانچ کا کسی قدر واجبی تجربہ مفید ہے خیال کرتے ہین -

ج بیشک اسکے لیے ایسا تجربہ مفید ہے مگر اس تجربہ کی نوعیت اس قسم کی ہونی چاہیے جو اسکی طبیعت کے انداز مین کسی قسم کا فرق نہ ڈالے جو عدالت گستری کے لیے ازبس ضروری ہے مگر کسی افسر کے جوڈیشل برانچ مین شامل ہونے کے بعد اسے کوئی چیز اس امر سے مانع نہین ہوسکتی کہ اگر اسکی خواہش ہو تو لوگون کی عادات اور رسوم ورواج کا علم حاصل کرتا رہے -

س - آپنے انگلستان اور ہندوستان کے منتخب امیدوار دن کے پروبیشن کا الگ الگ کورس مقرر کیا ہے کیا آپ کے خیال مین جن افسرون کے تعلقات ایک ہی ملازمت کے ساتھ وابستہ ہونے والے ہین - ان کا ایک ساتھ تربیت حاصل کرنا مفید نہ ثابت ہوگا -

ج - ہماری سکیم کے مطابق ایک سال انگلستان مین اور ایک سال ہندوستان مین انگریزون اور ہندوستانیون کے لیے مشترک ہوگا جس کی وجہ سے پروبیشن کے امیدوارون کو ایک دوسرے کے ساتھ دو سال تک ملنے جلنے کا موقع ملے گا -

س - آپنے کہا ہے کہ انڈین سول سروس اور عوام الناس کے بین سوشیل میل جول کی کمی کی وجہ سے اُن کی دیسی زبان کی واقفیت مین کمی آگئی ہے -

ج - بیشک -

س - کیا تعلیم یافتہ جماعت کے ارکان معمولی حالات مین اپنی زبان مین گفتگو کرنا پسند کرتے ہین -

ج - بعض دفعہ پسند کرتے ہین اور بعض دفعہ نہین کرتے الیتہ عدالتون مین وہ جاکر انگریزی بولتے ہین

س - تو عملی طور پر دیسی زبان کے علم کی کمی سے پبلک سروس کو ایسا بڑا نقصان نہین پہونچتا ہے -

ج - جہان تک روزمرہ کے معمولی فرائض کا تعلق ہے اس کا چندان اثر نہین پڑتا کیونکہ تمام کارروائی انگریزی مین ہوتی ہے مگر ایک سولیین کے اور بہی فرائض ہین۔ اسنے لوگون کے جذبات اور عادات سے آگاہی حاصل کرنی ضروری ہوتی ہے - اور ایسا کرنے کے لیے زبان سے اچھی طرح واقف ہونا لازمی ہے -

آنریبل مسٹر جو من نے چند ایک سوالات پوچھے جن سے معلوم ہوتا تھا - کہ مختلف اقوام کی نیابت کے مسئلہ پر ان کے اور آنریبل میان صاحب کے خیالات مین اختلاف ہے - مباحثہ کسی قدر گرمی کی صورت اختیار کر رہا تھا جب کہ لارڈ اسلنگٹن نے بیچ مین پڑکر اس بحث کا خاتمہ کرادیا۔

آنریبل مسٹر جسٹس عبدالرحیم نے سوال کیا کہ اس بارہ مین شہادت دی گئی ہے کہ ہندوستان کی تعلیم یافتہ جماعت جس کے افراد کو سول سروس مین بھرتی کرینکی خواہش ظاہر کیگئی ہے وہ دہقانون کے عادات و خیالات اور رسوم و رواج سے واقف نہین ہے اس بارہ مین آپ کا کیا خیال ہے -

ج - مجھے اس راے سے اتفاق نہین -

س - کیا یہ صحیح ہے کہ پنجاب کے دہقان تعلیم یافتہ جماعت کی قومیت کو اپنی قومیت سے جداگانہ خیال کرتے ہین -

ج - یہ صحیح نہین ہے کیونکہ ایک ہی قوم کے افراد تعلیم یافتہ بہی ہوتے ہین اور جاہل بہی اور وہ ایک دوسرے کے نہایت قریبی رشتہ دار بہی ہوتے ہین - اس لیے وہ ایک دوسرے سے کس طرح علٰحدہ ہوسکتے ہین -

س - کیا پنجاب کے کاشتکارون مین مسلمانون کا تناسب زیادہ ہے -

ج - بہت زیادہ ہے -

س - کیا مسلمان کاشتکارون اور تعلیم یافتہ مسلمانون کی اغراض مین کسی قسم کا تخالف ہے -

ج - ہرگز نہین -

س - کیا پنجاب مین دیگر صوبجات کے باشندگان کے انڈین سول سروس کی اسامیون پر مقرر کیے جانے کی نسبت کسی قسم کا اعتراض کیا جاتا ہے -

ج - آجکل اس صوبہ مین انڈین سول سروس کے دو ارکان ایسے ہین جو غیر صوبجات سے تعلق رکھتے ہین انکے تقرر کے بعد مین نے آج تک انکے متعلق اس بارہ مین کسی قسم کا اعتراض نہین سنا -

تھیوڈور ماریسن نے دریافت کیا کہ مسلم لیگ مختلف اقوام کی جداگانہ نیابت کی موید ہے کیا
وہ اس ملک مین امتحان سے منتخب امیدواردن کی سکیم کو جو اس نے پیش کی ہے پارسیون
کے لیے بھی صحیح سمجھتی ہے"

ج - پارسیون کی قوم نہایت متمول ہے اور اپنے لڑکون کو سول سروس کے امتحانات مین مقابلہ
کرنے کے لیے انگلستان بھیجنے کے اخراجات برداشت کر سکتی ہے - حالانکہ ہندوستانیون
کا زیادہ حصہ ایسا نہین کر سکتا -

لارڈ رونالڈشی نے دریافت کیا کہ مسلم لیگ کو اس سکیم سے اتفاق ہے کہ ہندوستانی
امیدواردن کو انگلستان جانے کے لیے سرکاری وظائف عطا کیے جاوین -

ج - میرے خیال مین مسلم لیگ اپنی مجوزہ سکیم کو قابل ترجیح خیال کرتی ہے -

آنریبل جسٹس سر ایف رابرٹسن نے سوال کیا کہ اس تجویز کے متعلق آپ کی کیا راے ہے
کہ گورنمنٹ ہر سال اس امر کا فیصلہ کیا کرے کہ خالی اسامیان پر جو کرنے کے لیے کتنے امیدوارون
کی ضرورت ہے اور ویسی تناسب قائم رکھنے کے لیے انھین کتنے ہندوستانیون کی ضرورت ہو
اس کے بعد حسب معمول انگلستان مین مثلاً اپریل کے مہینہ مین امتحان ہوا کرے - فرض کرو کہ
ایک خاص سال مین ۳۰ ہندوستانی ممبر سروس مین بھرتی کیے جائینگے - اور فرض کرو کہ
انگلستان مین ۶ ہندوستانی کامیاب ہوے ہین - اسپر گورنمنٹ ہند کو بذریعہ تار اطلاع دیجائے
کہ ۲۴ اسامیان پر کرنی باقی ہین - اور گورنمنٹ ہند اس طرز پر جو آپنے پیش کیا ہے -
مقابلہ کا امتحان منعقد کرنے کا انتظام کرے اور اس تعداد کے دو ثلث یعنی ۱۶ اسامیون
کا انتخاب کرے اور ایسے امیدواردن کی ایک کثیر جماعت مقابلہ کے امتحان مین شریک ہو جو
ہندوستان کی مختلف اقوام مین منتخب کیے گئے ہون اور انکی سوشیل حیثیت اور نیک چلنی کا نیز
تمام جماعتون کی نیابت کا لحاظ رکھ لیا گیا ہو - باقی اسامیون پر براہ راست ایسے اشخاص مقرر کیے جاوین
جن کا تقرر محض انتخاب کے ذریعہ سے عمل مین آوے انگلستان اور ہندوستان مین امتحانات لیے جانے
اور تمام امیدواردن کا انتخاب کیا جانے کے بعد تمام امیدواردن کو مثلاً اکتوبر کے مہینہ مین ولایت
بھیجدیا جاے اور یہ تمام انگریز اور ہندوستانی امیدوار وہان کی کسی درسگاہ مین یا
کسی یونیورسٹی کے مسلمہ کالج مین دو یا تین سال تک اکٹھے ملکر تربیت حاصل کرین -

آنریبل میان صاحب نے جواب دیا کہ مین اس سکیم کو صریحاً مفید خیال کرتا ہون مین اس سکیم کے

ساتھ مسلم لیگ کے پیش کردہ سکیم کا مقابلہ کرکے دونوں کے حسن و قبح پر مقابلتہً نظر نہیں ڈال سکتا
مگر ذاتی طور پر مین اپنے ذاتی سکیم کو بہتر خیال کرتا ہون - مگر جس سکیم کا آپنے ذکر لیا ہے وہ ممکن العمل
معلوم ہوتا ہی اور مین سوائے اس امر کے اسکی مخالفت نکرونگا - کہ مین موجودہ حالت کی طرح
انگلستان کی تربیت کسی مسلمہ یونیورسٹی مین ہی پسند کرونگا - مسٹر کننگٹن نے منتخب شدہ
امیدوارون کو ایک مقام پر تربیت دینے کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے انکو مین نے سنا ہی
مگر مجھے اس تجویز سے اتفاق نہین میرے خیال مین اس سے ایک قسم کی تنگ خیالی پیدا ہو گی - جو
کسی صورت مین خوش آیند نہین -

س - کیا آپ کی راے مین یہ مناسب ہوگا کہ ان منتخب امیدوارون کی پروبیشن کا زمانہ ایک
دوسرے کے ساتھ ملکر گذرے تاکہ سب کم و بیش ایک ہی قسم کی روایات اور خیالات اپنے
ساتھ لیکر آئین اور اس لیے ایک متحدہ ملازمت کے لیے زیادہ تیار ہو جائین -

ج - مسلم لیگ نے جو سکیم پیش کی ہے اسکی رو سے ہر دو ممالک کی پروبیشن کی نوعیت ایک ہی قسم کی ہو؟

سر فریڈریک رابرٹسن - مگر یہ مشترکہ نہو گی -

س - آپ کے جوابات سے معلوم ہوتا ہے کہ اگزکٹو اور جوڈیشل اختیارات کی علٰحدگی دو سال
کے بعد عمل مین آنی چاہیئن کیا آپ کا مطلب دو سال پروبیشن سے ہے یا اسکے بعد دو سال -

ج - پروبیشن کے دو سال -

س - جوڈیشل افسر نے عدالتی کام ہاتھ مین لینے سے پیشتر کسی قسم کا اگزکٹو کام سر انجام نہ دیا ہوگا -

ج - پروبیشن کے دوران مین اسے اگزکٹو کام کی اس قدر کافی تربیت ہو چکی ہو گی کہ اس کے
جوڈیشل میلان کے موازنہ کو سخت صدمہ نہ پہونچ سکیگا -

س - آپنے کہا ہی کہ جوڈیشل برانچ مین شامل ہونے کے بعد جوڈیشل افسر کو لوگون سے میل
جول کرنے اور ان کے حالات و عادات سے واقفیت پیدا کرنے کا کافی موقع حاصل ہے مگر
مین معلوم کرنا چاہتا ہون - کہ وہ ایسا کیونکر کر سکتا ہے -

ج - ایک ذریعہ یہی ہے جو آپنے جج چیف کورٹ ہونے کے بعد اختیار کیا ہوا ہے یعنی لوگون سے
خوش میل جول قائم رکھا جاے اور اثناے ملاقات مین انکے اطوار اور اخلاق و عادات کے
متعلق گفتگو کی جاوے -

س - مگر وہ گاؤن کے زمینداروں کے متعلق کس وقت معلومات حاصل کر سکتا ہے -

ج - اگر وہ ایسا کرنا چاہے تو اپنی طویل رخصتوں کو وقتاً فوقتاً اس کام مین لا سکتا ہے -
س - تو گویا وہ اپنی رخصتین پنجاب کے دیہات مین پھر کر گذارا کرے - کیا یہ نامناسب نہین ہے کہ ایک جوڈیشل افسر ہمیشہ ایسے لوگون سے ملتے جلتے رہا کرے جنکا ۰۰ فیصدی ان مقدمات کے ساتھ تعلق ہے جو اسکی عدالت مین دائر ہین -
ج - میرے خیال مین اس مین کسی قسم کا ہرج نہین - بشرطیکہ وہ ان مقدمات کے متعلق گفتگو کرنے کا موقع نہ دے -
س - کیا ایسی ملاقاتون کی گفتگو کا نتیجہ مقدمات کی گفتگو پر خاتمہ نہین ہوتا -
ج - مین تو اسے فوراً اس قسم کی گفتگو سے منع کر دون اور اسکا موقع نہ دون -
س - آپ ایک ایسے قبیلہ کے رکن ہین - جو زمینداری کا کام کرتا ہے اور اس لیے آپ کو ذاتی طور پر دیہات کے لوگون سے ملاقات لینے کے کثرت سے موقع حاصل ہین - مگر کیا ایک معمولی منصف یا معمولی وکیل کو بھی ایسے موقع دستیاب ہو سکتے ہین - کیا یہ صحیح نہین کہ اسے اپنے فرائض کی سرانجام دہی مین اپنا وقت زیادہ تر شہر مین گذارنا پڑتا ہے ایسی حالت مین اسے دیہات کی حقیقی زندگی دیکھنے کا کونسا موقع مل سکتا ہے -
ج - اس صوبہ کے اکثر شہر چھوٹے چھوٹے قصبے ہوتے ہین - اگر آپ مردم شماری کا نقشہ ملاحظہ فرمائین - تو آپ کو معلوم ہوگا - کہ تمام صوبہ مین صرف تین شہر ایسے ہین - جنکی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ ہے - ایسے شہری لوگون کی تعداد بہر حال بہت قلیل ہے چھوٹے شہرون کی حالت مین وہان کے باشندون کے رشتہ دار عموماً دیہات مین موجود ہوتے ہین - جس کی وجہ سے انہین دیہاتیون کی زندگی کا ضرور کچھ نہ کچھ علم ہوتا رہتا ہے -

مسٹر - ایچ ڈی - کریک صاحب

بجواب سوالات میر مجلس صاحب کمیشن مسٹر کریک صاحب نے فرمایا کہ مین نے بھی اوس میموریل پر دستخط کیے ہین جو سول سروس کے جانب سے بھیجا گیا ہے - ۱۴۷ ممبران سے رائے لی گئی تھی اور انہون نے اتفاق کیا تھا - ۱۴۲ ممبران نے دستخط کیے ہین جو ان لوگون میں شامل ہین جو پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ مین ہین اور جنکو مدت ملازمت کے لحاظ سے تنخواہ دی جاتی ہے اسکی جا اس صوبہ مین اس صیغہ ملازمت کی عام جماعت سے بہت بہتر واقع ہوئی ہے مین اس صیغہ

جانب سے حد عمر کے معاملہ مین کچھ نہین کہہ سکتا ہون لیکن بالذات میرا خیال ہی کہ کسقدر گھٹا د
چاہیے - جس عمر مین ممبران انڈین سول سروس ملازمت مین داخل ہون وہ ۲۱ سال ہو
چاہیے - ضلع اور ڈویژن کا چارج قطع نظر اسکے مصایب کے کمالیت سروس کے لحاظ سے ۵۰
سال کی عمر مین دیا جاوے - مین نے مفصل کیفیت تیار نہین کی ہی لیکن غالبًا ۱۵ - اضلاع ایسے
ہونگے جہان کام کی کثرت ہے اور جائنٹ مجسٹریٹ کی ضرورت ہے میری تجویز یہ ہے کہ مد
ملازمت کے لحاظ سے تنخواہ مین اضافہ ہونے کا طریقہ رائج ہونے پر موجودہ دقتون سے
ہمکو نجات ہو سکتی ہے - جب سے مین ملازمت مین داخل ہوا ہون مجکو ایک ایسا واقعہ بھی
یاد نہین پڑتا کہ کوئی شخص ڈپٹی کمشنری کی اسامی پر پہونچا ہو - عملی طور پر انتخاب نہین ہوتا
اگر کوئی دقت تھی تو اسکا انسداد اسطرح ممکن تھا کہ مدت ملازمت کے لحاظ سے تنخواہ مین اضا
ہونے کا طریقہ واپس لیا جاتا - مین نا قابل آدمیون کو پنشن پر جانے کی ترغیب دون گا رخصت
کے زمانہ مین الاونس کم از کم سات سو روپیہ تک بڑھایا جاوے ان افسرون کے لیے جو مدت
سے ملازمت مین ہون - جب کوئی افسر پنشن پر جانیوالا ہوتا ہے تو خاتمہ ملازمت پر اسے کچھ
رخصت ضرور واجب ہوتی ہے - جونیر ممبران تھوڑی رخصت نہین پسند کرینگے لیکن سینیر ممبران
ایسا نہین کرینگے آپ زمانہ وسط ملازمت مین فیملی پنشن مین تخفیف کرنے کا تغیر رائج نہین کر سکتے
بلکہ یہ تغیر ابتدا مین ہونا چاہیے -

بجواب سوالات لارڈ رونلڈشی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ انڈین سول سروس کے اشخاص کی
زیادہ بھرتی سنٹرل گورنمنٹ پر منحصر ہے موجودہ دقت دور کرنے کے لیے اونچے گریڈون کی
زیادہ اسامیان ہونی چاہئین - آج کل تینون گریڈ مین ۴۳ اسامیان ہین - ان مین ۴
اسامیان اور اضافہ ہونا چاہئے تاکہ اسمین مہتممان بندوبست بھی شامل ہو جاوین اور یہ
بلا منظوری سکرٹری آف اسٹیٹ صاحب بہادر نہین ہو سکتا ہے - چند مزید سب ڈویژن
بنائے جاوین - اور اسسٹنٹ کمشنران کے چارج مین دیے جاوین - جوائنٹ مجسٹریٹون سے میرا
مطلب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے مددگارون سے ہے -

سرحدی صوبہ شمال و غرب مین مدت ملازمت کے بموجب تنخواہ دینے کا طریقہ ماہ مئی سنہ ۱۹۰۹
مین رائج ہوا تھا اور یہ پولیٹیکل تغیر کا ایک جز و تھا -

بجواب سوالات مسٹر سلائی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ پنجاب مین ممبران انڈین

سولسیروس کی تنخواہ مین اضافہ کرنے کا ایک یہ باعث بھی ہے کہ بمقابلہ دیگر محکمہجات کے
اسکی تنخواہ قلیل واقع ہوئی ہے - ہمنے ان شرایط پر غور کیا ہے جنکے مطابق پولیٹیکل
ڈپارٹمنٹ مین زیادہ سے زیادہ ساڑھے بارہ سو کا مشاہرہ دیا جاتا ہے - مین اسکو موقوف
کردونگا - اور زیادہ سے زیادہ ۱۵ سو روپیہ ماہوار کردونگا - مسٹر سرالی بیرادرس
اپنے ملازمین کو تین سال مین ۹ ماہ کی رخصت دیتے ہین -
مین قواعد پنشن مین کوئی تغیر کرنا نہین چاہتا ہون - اگر اس مین زیادہ سے زیادہ
تعداد پنشن مین تخفیف ہونے والی ہے - مجھے اس امر کا احتمال ہے کہ ایک مناسب پنشن
پریمیم مناسب پیمانہ پر قایم کریگی - جو افسر بیمار نہ جاتے ہون انکے واسطے مین سالانہ
تعطیل تجویز کردونگا - پنجاب کمیشن غالبًا پوری تنخواہ یا سالانہ رخصت کے موافق نہوگا -
اگر وہ ضروریات رخصت کے ساتھ ندے لیکن وہ خاص طور پر ایسا خیال نہین کرتا ہے
مسٹر میچ صاحب - س - آپ ایکزیکٹو افسر ہین - اور آپ کو دیہی مقامات کا تجربہ ہے
مین یہ دریافت کرتا ہون کہ کیا آپ معدلت گستری اپنی صدر مقام کی عدالت تک
محدود رکھتے ہین - یا تمام ملک مین پھر کر معدلت کرتے ہین -
ج - معدلت گستری مین موقعہ کا مقدمات کا فیصل کرنا بھی شامل ہے - یہ بھی ایک
باعث ہے کہ جس سے مین تغیر پسند نہین کرتا ہون - میرے خیالات بعد کاشتکارون
سے قریبی میل جول کے قایم ہوئے ہین -
بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ بہت سے امور مین فرقون اور جماعتون کے حقوق متضادن
واقع ہوتے ہین - مین رعایا کی جماعتون کے خیالات اور خواہشات کو زیادہ اہم قرار دیتا ہو
بجواب سوالات مسٹر جو بل صاحب گواہ نے بیان کیا کہ مین بلا شک مجسٹریٹون کو یہ اجازت
ندونگا کہ وہ سوائے جائز قانونی طریقہ کے کسی دوسرے طور پر معدلت کا کام انجام دین
مین علم ریاضی مین مارک کم کرنے کی تجویز کرتا ہون - مین لاطینی اور یونانی زبانون سے مارک کم کرونگا
س - کیا اس سے یہ مطلب نہوگا کہ اکسفورڈ کی حمایت مین کیمبرج کا نقصان کیا جاوے -
ج - میرا خیال ہے کہ وہ اسکی پروا نہ کرینگے -
ہری کشن صاحب کول س آپنے بیان کیا ہے کہ اسٹیٹوٹری سروس کو ناکامی ہونے کا اعتراض
کیا جاتا ہے - کیا آپنے یہ بھی جانچ کی ہے کہ کیون ناکامی ہوئی ہے -

ج - کیونکہ اسکا دارومدار بلا لحاظ قابلیت صرف انتخاب پر تھا - اور انتخابات دانشمندی کے ساتھ نہین ہوے تھے -
بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ مین ان سوالات کا جواب دینا نہین چاہتا ہون کہ کس اسامی کے واسطے میری راے مین قابل آدمی میسر نہونگے - ایک حد تک اضافہ مصارف زندگی کا اثر پراونشل سروس پر پڑا ہے -
س - آپ کا جو رعایا سے میل جول ہے کیا آپ اسکی بنا پر واقف ہین کہ پراونشل سروس روز بروز کم مرغوب ان اچھے خاندانون کے واسطے ہوتی جاتی ہو جن کو آپ اس سروس مین داخل کرنا چاہتے ہین -
ج - یہ سروس زیادہ مرغوب نہین ہو - بلکہ ایسا ہونا بند ہو گیا ہے -
س - آپ انہین انتخاب کا جزو رایج کرکے مرغوب بنانا نہین چاہتے ہین -
ج - مین صرف ایک حد قایم کردونگا جس کے بعد بذریعہ انتخاب ترقی ہوا کرے -
میرا یہ خیال ہے کہ کچھ ایسا سامان کیا جاوے کہ ہر وقت تبادلہ افسر عنقد ست نہووے -
بجواب سوالات شیخ امیر علی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ اگر گورنمنٹ کو یہ اختیار ہے کہ قابلیت و کمالیت کی بنا پر ترقی رد کرے تو کیا اسکا اثر خراب نہوگا -
ج - نہین اسکا اثر خلاف پڑے گا - میرا خیال ہے کہ یہ ضروری ہوگا کہ ہر وقت تبادلہ ایک معین پیمانہ الاونس مدت ملازمت کے لحاظ سے مقرر کیا جاوے -
لارڈ رونلڈشی صاحب س - آپنے اپنے جواب تحریری مین بیان کیا ہے کہ رائی برادرس تین سال مین ۶ ماہ کی رخصت دیتا ہے - آپنے زبانی بیان مین رخصت ۹ ماہ بیان کی ہے - اس مین کون صحیح ہے ۶ ماہ یا ۹ ماہ -
ج - میرا خیال ہے کہ ۹ ماہ صحیح ہے -

راے تلوک چند صاحب کی شہادت

بجواب سوالات میر مجلس صاحب بیان کیا کہ مین بحیثیت نائب تحصیلدار بھرتی کیا گیا تھا مین تین سال تک قایمقام تحصیلدار رہا بعد ازان ۱۸۹۰ء مین تحصیلداری پر مقرر ہوا - مین امتحان متحد الوقت کے موافق ہون - ہندوستانیون کے لیے نصف تعداد

مخصوص کردونگا - اگر پانچ ہندوستانی امتحان انڈین سول سروس مین کامیاب ہون اور صرف دو کی ضرورت ہے تو مین باقیماندہ تینون شخصون کو پراونشل سروس مین داخل کردونگا - س - کیا آپکا یہ خیال ہے کہ اس سے آپکا مقصد پورا ہوگا اور علٰحدہ امتحان ہونیسے زیادہ عملی طور پر بر آوے گا -

ج - دونون ساتھ ہی ساتھ ہونے چاہئین -

جو لوگ ہندوستان مین امتحان پاس کرین اگر وہ سول سروس مین داخل نہ کئے جاوین بلکہ پراونشل سروس مین تو کوئی دقت نہوگی - میرا یہ خیال ہے کہ دیگر صوبجات کے باشندے اگر پنجاب مین داخل کئے جاوین تو نظم ونسق مین خلل واقع نہوگا - مین پراونشل سروس کے لیے موجودہ متحدہ طریق نامزدگی ومقابلہ قایم رکھنا چاہتا ہون امتحان مقابلہ کے لیے نام درج رجسٹر کرنے کے واسطے مین جماعتی نیابت کا خیال رکھونگا لیکن امتحان مین صرف استعداد کی جانچ ہونا چاہیے - جوڈیشل شاخ کے واسطے یہ مفید ہوگا کہ وکالت پیشہ اشخاص داخل کئے جاوین - اگر اچھے خاندانون سے جونیر افسر داخل کرنے کی کوشش کی جاوے تو وہ تو یہ نہونگے لیکن سستے افسر ملینگے یہ مفید ہوگا کہ وکالت پیشہ لوگ شریک کئے جاوین - کیونکہ امئین وکالت کے متعلق واقفیت ہوگی انکا تجربہ جو وہ دو یا تین سال کے اندر حاصل کرینگے بمقابلہ تحصیلدارون کے تجربہ کے زیادہ ہوگا - مین اس سروس کو زیادہ مرغوب بنانے کے لیے تنخواہ مین اضافہ کرونگا مین علٰحدگی انتظامی وجوڈیشل فرائض کا حامی ہون دو سینیر افسر ہر ایک ضلع مین رکھے جاوین ایک انچارج ریونیو اور ایک انچارج صیغہ جوڈیشل ہو - بعض اضلاع مین تین افسر درکار ہون گے اور چھوٹے اضلاع مین صرف ایک درکار ہوگا - مین خدمت ملازمت کے لحاظ سے تنخواہ دینے کا حامی نہین ہون کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس سے امئین کمالیت پیدا ہوجاویگی بہت سے میرے ہمجلیس اسکے موافق ہین - منصف اور تحصیلدار اپنی موجودہ حالت پر چھوڑ دیئے جاوین بہت سے افسران بیرونی کمپنیون مین جاکر بیمہ کرارہے ہین بجواب سوالات سر ارنسن صاحب گواہ نے بیان کیا کہ ممبران بالا تین سو روپیہ کی اسامی منظور کرینگے - بجواب سوالات ہری کشن کول صاحب گواہ نے بیان کیا کہ پراونشل سروس مین کمتی کی ایک ربع اسامیون کے لیے امتحان مقابلہ ہونا چاہیے - مین اسکے واسطے گریجویٹ پسند کرونگا -

آنریبل مسٹر بیرن صاحب چیف سکریٹری پنجاب گورنمنٹ کی شہادت

لارڈ اسلنگٹن صاحب نے اس موقعہ پر ارکان کمیشن کیطرف سے سوالات کے جوابات لکھنے کی تکلیف اٹھانے اور اطلاع بہم پہونچانے پر پنجاب گورنمنٹ کا اور اجلاس کمیشن کیلیئے ٹاؤن ہال عنایت کرنے پر لاہور منیوسپلٹی کا شکریہ ادا کیا۔

آنریبل مسٹر بیرن صاحب نے پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے جو تحریری شہادت پیش کی وہ بہت بسیط ہے اور جن امور کے بارہ مین لفٹننٹ گورنر سے راے پوچھی گئی ہے ان پر شرح وبسیط کے ساتھ راے زنی کی گئی ہے۔

ابتدائی سوالات مین انڈین سول سروس کی بھرتی کے موجودہ طریق کا ذکر کیا گیا ہے اور ہز آنر لفٹننٹ گورنر کی راے مین جن کو کھلے مقابلہ کے ذریعہ سے بھرتی کرنے کے نظام کا پورا پورا تجربہ حاصل ہے اس نظام کے اصول عام پر قابل اطمینان ثابت ہوے ہین اور اسکے ذریعہ سے افسرون کی ایسی جماعت دستیاب ہو گئی ہے جو اپنے فرایض منصبی کی سرانجام دہی کے لیے نہایت قابل اور موزون ثابت ہوئی ہے۔ البتہ ایک نقص اسمین پایا جاتا ہے کہ اسمین ہندوستان کے پروبیشن کے لیے کوئی زمانہ مقرر نہین کیا گیا جسمین منتخب شدہ امیدوار کو اس بات کے معلوم کرنے کا موقعہ ملجاے کہ آیا اسکے لیے ہندوستان کی ملازمت موزون ہوگی۔ اور اسکے بالادست افسرون کو یہ معلوم ہو جاے۔ کہ آیا وہ اس ملازمت کے لیے درحقیقت موزون ہے۔ اس سوال کے جواب مین کہ آیا بھرتی کا یہ طریق ہندوستانیون کے لیے بھی یکسان طور پر موزون ہے یا نہین لفٹننٹ گورنر نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اس سروس کے لیے افسر بھرتی کرنے مین انگریزی اصول اور طرز حکومت قایم رکھنے کی اہمیت کا لحاظ رکھ لیا جاے۔ موجودہ امتحان کے متعلق سوال کے جواب مین لفٹننٹ گورنر نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ایسے افسرون کا ہندوستان مین آنا جنکی طبیعت مین ص ہندوستانکی ملازمت کے متعلق قدرتی میلان نہ پایا جاے کسی صورت مین مناسب یا ہندوستانی اغرا کے لیے مفید نہین ہے۔ دوسری طرف اگر انڈین سول سروس کے لیے جداگانہ امتحان لیا جاے تو اس مین صرف ایسے امیدوار مقابلے کے لیے بیٹھین گے جو ہندوستان مین ملازمت کرنے کو اپنی آرزو کا انتہائی مقصد خیال کرتے ہون۔

یکوقتہ امتحانات - ہندوستان اور انگلستان مین یک وقتہ امتحان کے مسئلہ پر لفٹنٹ گورنر نے م
راے دی ہی اور اس قسم کے امتحان کی مخالفت کی ہے سنہ ۱۸۸۹-۹۰ع کی پبلک سروس کمیشن نے
مسئلہ پر اچھی طرح غور و خوض کرنے کے بعد ایسے امتحان کی مخالفت کی تھی اسکے بعد سنہ ۱۸۹۲ع
مین گورنمنٹ ہند نے اور سنہ ۱۸۹۳ع مین ہز مجسٹی کے سکریٹری آف اسٹیٹ سے اس مسئلہ
تھا اور ایک مسئلہ مین موجودہ طریق کے منصفانہ اور دانشمندانہ اصول کا اعتراف
لفٹنٹ گورنر نے اس بارہ مین صوبہ کے ایک سابق لفٹنٹ گورنر سر ڈینس فٹز پیٹرک
نوٹ کی طرف بھی توجہ دلائی ہے - جو سنہ ۱۸۹۳ع مین قلمبند کیا گیا تھا - اپنی راے کا اظہار کر
بعد لفٹنٹ گورنر نے بیان کیا ہے کہ نظم و نسق کی برٹش نوعیت اور طرز و انداز جسکا
رکھنا ضروری ہے - وہ صرف انگریزی مدارس اور یونیورسٹیون مین طویل تربیتی کو
کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتی ہے اسکے بعد یکوقتہ امتحان سے صرف وہی ہندوستانی فائدہ
اٹھا سکتے ہین جنہون نے انگریزی کی اعلےٰ تعلیم حاصل کی ہے اور جن کی تعداد نہایت
ہی قلیل ہے کیونکہ تازہ مردم شماری کی رپورٹ کے مطابق پنجاب مین صرف
فیصدی اشخاص ایسے ہین جو انگریزی زبان مین چٹھی لکھ سکتے اور اس کا جواب
پڑھ سکتے ہین اسکے علاوہ جو جماعتین اور قومین امتحانات پاس کرنے کی قدر
صلاحیت رکھتی ہین - وہ ہرگز ایسی جماعتین نہین ہین جو موروثی طور پر یا ترب
کے لحاظ سے حکومت کرنے کی قابلیت یا صلاحیت رکھتی ہین - مثلاً پنجاب مین برہ
بھابڑے - کھتری اور اروڑے ولیسی سوسائٹی مین جو حیثیت و اہمیت رکھتے ہین - ملک
نسق مین ان کو اس سے بہت زیادہ غلبہ حاصل ہے اور مسلمانون اور سکھون کو ان
مقابلہ مین غلبہ حاصل کرنے کا بہت کم موقع حاصل ہے حالانکہ اس بات کو کچھ زیادہ
نہین گذرا - کہ صوبہ کے مغربی اور جنوبی حصون مین بنیون کو پگڑی باندھنے یا سوار
کرنے کی اجازت نہ تھی کسی ایک جماعت کا ان اعلیٰ عہدون کی اسامیون کا اجارہ لینا
ہندوستانی امیدوار ہو سکتے ہین - عمدہ نظم و نسق کے لیے مہلک ہے اور خصوصاً پنجاب کے
یہ امر اور بھی مہلک ہے کہ اس کا اجارہ عارضی طور پر بھی مشرقی ہند کے بنگالیون یا جنوبی
کے مدراسی اور دکھنی برہمنون کے ہاتھ مین چلا جاے لیکن سول سروس کے ایسے امتحان کا
تمام ہندوستانیون کے لیے یکسان طور پر کھلا ہو - یقیناً کئی سال تک اس کے سوا اور کو

نتیجہ نہین نکل سکتا - اور پراونشل امتحانات مین بھی یہ اعتراض قایم رہیگا کہ کامیاب امیدوار زیادہ تر ان کی سب سے بڑی تعداد آبادی کے ایک یا دو حصون سے تعلق رکھنے والی ہوگی - ایک اہم اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ اس کا اس ملک کی اعلے تعلیم کی درسگاہون کے نشو و نما پر برا اثر پڑے گا - جن کو پہلے ہی محض گورنمنٹ سروس کی اسامیان حاصل کرنے کا ذریعہ خیال کیا جاتا ہے چاہیے کہ اس خیال کی تائید نہین بلکہ مخالفت کیجاے متعدد سول سروس کے لیے ہندوستان مین کھلا مقابلہ کا امتحان منعقد کرنے کا پراونشل سول سروس پر جو اثر پڑے گا - اس کو بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیے - کیونکہ سول سروس کی اعلے جانچ مین اگر ہندوستانیون کی بہت سی تعداد بھرتی ہوگئی - جو یکوقتہ امتحانات کی وجہ سے غالبًا ضرور ہوگی تو اسکی وجہ سے پراونشل سول سروس کے ان افسرون کی تعداد کو محدود کرنیکے سوا چارہ نہوگا - جنکو اعلے سروس کے عہدون پر ترقی دیجا سکتی ہے اور اسکا پراونشل سروس کی بھرتی پر بہت برا اثر پڑے گا جس کے لیے آجکل یونیورسٹی کے بہترین گریجویٹ دستیاب ہو سکتے ہین -

اسکے علاوہ اس قسم کے نظام کی صورت مین عمدہ قسم کے انگریز افسرون کو ایسی سروس مین داخل ہونے پر مایل کرنے مین روز بروز زیادہ مشکلات پیش آئینگی جس مین ہندوستانیون کی تعداد زیادہ ہوگی - لفٹنٹ گورنر کے خیال مین اگرچہ یہ امر افسوسناک ہو لیکن جب تک - انسانی فطرت موجودہ نوعیت پر قایم ہے اسوقت تک اس امر کی طرف سے لاپروائی نہین کیجا سکتی کیونکہ اسکے نتائج افسوسناک ثابت ہونگے -

اسکے ساتھ ہی لفٹنٹ گورنر کی خواہش ہے کہ یہ امر صاف طور پر ذہن نشین کرلیا جاے کہ وہ ہندوستانیون کی تعداد مین معتدبہ اور مسلسل اضافہ کرنے اور ان کی توقعات کو بہتر بنانیکے مخالف نہین ہین - انھون نے پراونشل سول سروس کی جوڈیشل اور اگزیکیوٹیو برانچون کی حالت مین بہت بڑی اصلاح کی ہے ہمیشہ مسلسل طور پر ہندوستانی ڈاکٹرون کے حقوق دربارہ زیادتی تنخواہ و زیادتی رتبہ کی تائید و حمایت کی ہے تعلیمی زراعتی اور پبلک ورکس ڈپارٹمنٹون مین انکے حقوق کی بہتر نگہداشت پر زور دیا ہے اور کنگ ایڈورڈ میموریل کالج اور سول انجنیرنگ اسکول قایم کرنے سے ہندوستانیون کو ڈاکٹر اور بیطاری کی ایسی اعلے تعلیم دلانے کا انتظام کیا تھا ہے - جو انگلستان مین مہیا ہو سکتی ہے اور انجنیرنگ کی تعلیم کی بنیاد ڈالی ہے - نیز انھون ایک سینئیر سویلین کو کمشنر مقرر کیا ہے اور پراونشل سروس کے ایک ہندوستانی

کو پہلی مرتبہ مردم شماری کا سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا ہے انھون نے لاہور آرٹ اسکول کی پرنسپلی ایک ہندوستانی کو دی ہے اور کئی ایک ہندوستانیون کو ہلیتھ افسرون اور سول سرجنی کے عہدے دے گئے ہین - وہ قابل ہندوستانیون کو زیادہ عہدے دینے اور اونکی حالت کو ترقی دینے کے دل سے حامی د موئدہین مگر وہ افسوس کے ساتھ اتنا کہنے پر مجبور ہین کہ اگر اس صوبہ مین جہان مختلف مذاہب اور نسل کی طاقتون پر جوش اور جنگجویانہ سپرٹ والی قومین آباد ہین - برٹش حکومت کی نوعیت قایم رکھنا منظور ہے تو کچھ عرصہ تک یہ ناممکن ہے کہ کل تعداد کے ½ سے زیادہ ہندوستانیونکو پنجاب مین چھوٹے درجہ کی انتظامی اور اعلے درجہ کی جوڈیشل اسامیون پر جو تمام نظام حکومت کی روح رواں ہے جگہ دی جا سکے -

یکوقتہ امتحانات رائج کرنیکے متعلق عملی دشوارئیون کا ذکر کرتے ہوے لفٹنٹ گورنر نے بتلایا ہے کہ ہندوستانی ابھی اس بات کو سمجھنے کے قابل نہین ہوے کہ ایک امیدوار کو رعایت اور طرفداری کے ذریعہ سے وہ کامیابی حاصل نہین ہو سکتی جیسے وہ امتحان کے کمرہ مین اپنی قابلیت کے ذریعہ سے حاصل نہین کر سکتا اور یہ خیال کرنا مشکل ہے کہ جب متعہد سول سروس کے کامیاب امیدوارون کی فہرست مین اپنا نام دیکھنا مطلوب ہوگا - تو ہندوستان مین اس امتحان کے ممتحنون پر کس کس قسم کا دباؤ نہ ڈالا جاے گا - اگر امیدوارون کے جوابات کے پرچے دیکھنے کیلیے انگلستان روانہ کیے جائین اور زبانی امتحان لینے کے لیے بھی انگلستان سے ممتحن بلاے جائین - تو اس حالت مین بھی ان امیدوارون کو بہت کچھ ساز باز کرنے کا موقع مل جاے گا - یقین ہے کہ زبانی امتحا لینے والے ممتحن ابھی بمبئی مین اترنے بھی نہ پائین گے - کہ امیدوارون کے دوست جہاز ہی پر ان سے جاکر ملاقاتین کرین گے -

سیاسی پہلو - یکوقتہ امتحانات کے متعلق اپنے اعتراضات گن نے کے بعد لفٹنٹ گورنر نے نہایت سنجیدہ الفاظ مین اس امر کی اہمیت پر زور دیا ہے کہ ایسے وقت مین جبکہ ہندو مسلمانون کے باہمی تعلقات کا مسئلہ اندوہناک صورت اختیار کیے ہوے ہے - ملک کے نظم و نسق مین طاقتور برٹش عنصر کی موجودگی ضروری ہے لفٹنٹ گورنر فرماتے ہین کہ آج سے ۲۰ سال قبل کے زمانہ کی نسبت اسوقت ہر دو اقوام کے تعلقات مین زیادہ کشیدگی

پنجاب گورنمنٹ کی شہادت

پائی جاتی ہے - اور ایسی صورت حالات کا تدارک کرنے کے لیے جدید قانون وضع کرنیکے
مسئلہ پر پنجاب گورنمنٹ کچھ عرصہ سے نہایت غور و خوض کر رہی ہے اسکے علاوہ سکھون
اور خصوصاً ہندوستانی فوج کے سکھون (جن مین افسر اور سپاہی دونون شامل ہین)
کے رویہ اور سیاسی احساس پر گورنمنٹ ہند و محکمہ فوج کی حال مین نہایت مضطربانہ
توجہ مبذول رہی ہے اور ادھر ایک اسلامی سلطنت کو طرابلس اور جزیرہ نمائے بلقان
مین جو شکستین اوٹھانی پڑی ہین - ان کی نیز معاملات ایران کی وجہ سے مسلمانان ہند کے
دل مین اسقدر جوش پیدا ہوا ہے - کہ اسکی مطلق امید نہ کی جا سکتی تھی - پنجاب کی
نصف سے زیادہ آبادی مسلمان ہے اور اسکے ادنی طبقہ کے افراد مذہبی جوش کے
اس قدر دلدادہ ہین کہ اسکی آگ کو مشتعل کرنے کے لیے ایسے لوگون کی بہت کم کوشش
درکار ہے جو نہایت بے سمجھی سے اس قسم کے جوش اور اضطراب کو بھڑکاتے رہتے ہین -
لفٹننٹ گورنر فرماتے ہین کہ مین کسی ایسے وقت کا خیال نہین کر سکتا جبکہ ایسی تدبیر کا
رائج کرنا زیادہ بے موقع تھا - جن مین ملک کے نظم و نسق مین سے برٹش عنصر کو کمزور
کردینے کا کچھ بھی میلان پایا جاتا ہو - مجھے اپنی ملازمت کے خاتمہ پر اس قسم کے ریمارک
کرنے کا افسوس ہے - مگر صریح واقعات خواہ وہ کیسے ہی ناگوار ہون انکی طرف سے
چشم پوشی کرنے سے کچھ حاصل نہین ہو سکتا اور مین ذمہ داری کے کامل احساس کے
ساتھ ایک مرتبہ اور اس امر کا اظہار کرنا چاہتا ہون ہندوستان کی بے شمار بے زبان
رعایا جسکو ہمنے اپنے اہتمام مین لیا ہے - ہم اسکا پہلا فرض ادا کرنے سے قاصر رہین گے اگر
اسوقت اور آیندہ کسیقدر زمانہ تک ملک مین مضبوط اور بے طرفدار نظم و نسق برٹش حکومت
کی نوعیت بر قرار رکھنے سے قایم نہ رکھین اور یہ اس صورت مین حاصل ہو سکتا ہے
کہ عظیم انتظامی سروس مین بالکل برٹش تربیت یافتہ افسرون کے عظیم غلبہ پر خاص زور دیا جا
سکالرشپ سسٹم کی توسیع - لفٹننٹ گورنر اس پالیسی کے مخالف ہین کہ خالی اسامیون کا مقررہ تناسب
ہندوستانیون سے پر کیا جاوے نہ وہ ہندوستان مین انتخاب کرنے کے کسی طریق کے حامی
ہین کیونکہ اسکی وجہ سے انگلستان کی لازمی تربیت کے مزید زمانہ کو خیرباد کہنا پڑیگا
لیکن اگر ہندوستان مین انتخاب کرنے کا کوئی طریق رائج کیا جاوے تو مختلف اقوام کی
واجبی نیابت کا لحاظ رکھنے کے لیے مناسب تدابیر اختیار کرلینی چاہیئن جو لوگ انکو

ابتدائی عمر مین اسکول کی تعلیم کے لیے انگلستان نہین بھیج سکتے انکے لیے ہز آنر تجویز فرماتے ہین کہ منتخب ہونہار نوجوانون کو اسکول کا کورس ختم کرنے کے بعد ولایت مین جاکر اعلے تعلیم جاری رکھنے کے لیے سرکاری وظائف دیے جائین مگر اسکے متعلق انڈین سول سروس یا کسی اور قسم کی ملازمت یا عہدہ کا گورنمنٹ کی طرف سے وعدہ نکیا جائے گا یہ سرکاری وظیفہ خوار دیگر امیدوارون کی طرح کھلے امتحان مین مقابلے کے لیے بیٹھ سکینگے سول سروس مین ناکام رہنے کی صورت مین انکے لیے ملازمت کے دیگر ذرایع بھی کھلے ہونگے۔ مثلاً میڈیکل پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ اور بیرسٹری وغیرہ۔ اس طرح جو روپیہ وظایف پر صرف ہوگا۔ ضایع نکیا جائے گا۔

مزید سوالات کے جواب مین ہز آنر فرماتے ہین کہ جب تک موجودہ حالت قایم ہے اسوقت تک پنجاب یونیورسٹی کے بہترین گریجویٹ مقابلہ کے ذریعہ سے پراونشل سول سروس مین داخل ہونے پر رضامند ہین اخراجات کے خیال سے معلوم ہوتا ہے کہ انہین گورنمنٹ سروس مین بھرتی کرنے کے لیے زیادہ خرچ کرنے والی سروس رایج کرنے کی ضرورت نہین۔

ہز آنر جوڈیشل برانچ کی بھرتی کے لیے کسی علیحدہ طریق کی سفارش نہین کرتے کیونکہ ہندوستان مین چند سال ملازمت کرنے کے بعد ہی یہ تحقیق کیا جاسکتا ہے کہ کسی افسر کی قابلیت یا رجحان اگزکٹو لاین کے لیے بہترین طور پر موزون ہے یا جوڈیشل لائن کے لیے مزید بران ہندوستان مین یہ بہت ضروری ہے کہ جو انڈین سولین اعلے جوڈیشل عہدون پر پہونچ جائین وہ اپنی ملازمت کے دوران مین کسی وقت جبرل ڈیوٹی پر مامور ہون اور ملک اور اہل ملک کے حالات کا وہ علم حاصل کرین جو عدالت کی چار دیواری مین حاصل نہین ہوسکتا اور یہ مقصد موجودہ طریق سے حاصل ہوسکتا ہے۔

سٹیچوٹری عہدے۔ ہز آنر فرماتے ہین۔ کہ جن افسرون کا انڈین سول سروس کے ساتھ تعلق ہے انکے لیے بعض سٹیچوٹری اسامیان قایم رکھنا بہت ضروری ہے۔ ان اسٹیچوٹرون مین اس قسم کی ترمیم کرنا ضروری ہے کہ جو پنجاب ریگولیشن پراونس تحت مین آجاتے ہیں کیونکہ نان ریگولیشن سسٹم اب تقویم پارینہ ہوگیا ہے۔ اگر اس پر عملدرآمد کیا گیا۔ تو پنجاب کمیشن کے فوجی افسرون متعلق سمجھا جائے گا۔ کہ وہ سٹیچوٹ ۱۸۶۱ع کی تحت مین خاص طور پر مقرر کیے گئے ہین۔

بیانی نظم و نسق کے اعلے عہدون کے متعلق ایک سوال کے جواب مین لفٹنٹ گورنر نے فرمایا ہے

اہل پنجاب اس بنیادی اصول کے متعلق کہ اس قسم کی اسامیون کا اکثر حصہ لازمی طور
یورپینون کے ہاتھ مین ہے کسی قسم کی خلاف ورزی کو حسرت اور مایوسی کی نگاہ سے
دیکھین گے - اس صوبہ مین ان اعلے آسامیون پر جو عام طور پر انڈین سول سروس کیے
محفوظ ہین - ہندوستانیون کے قلیل تعداد سے زیادہ اشخاص کو مقرر کرنے مین بعض بنا پر
سخت انتظامی مشکلات حایل ہین - مثلاً پنجاب کے بعض حلقے ایسے ہین - جہان کام کی نوعیت
یا باشندون کی اوضاع و اطوار کے لحاظ سے ایک ہندوستانی کو کسی قدر عرصہ تک بھی
مقرر کرنا بالکل نا ممکن ہے ہندو اور مسلمانون کے درمیان اسقدر مخالفت ہے اور اہل
ملک کو اپنے دیسی افسرون کی بے طرفداری پر اس قدر بد گمانی اور بے اطمینانی ہے
کہ بعض اضلاع مین جہان بہترین ہندوستانی افسر متعین کئے گئے ہین - وہان ان کے
طویل قیام پر مخالف قوم کے لوگ شور و غل مچانے لگ جاتے ہین اور یہ شور و غل
کیسا ہی نا معقول کیون نہو آخر اس کا خیال رکھنا چاہیے -

عمر کی قید - ہز آنر کی راے مین ۱۷ - ۱۹ سال کے اسکول کے طلبا اور ۲۲ - ۲۴ سال
کسیقدر غیر ضروری زیادہ عمر کے نوجوانون کے مقابلہ مین ۱۸ - ۲۱ سال کی درمیا
عمر کے امیدوار بھرتی کے لیے غالباً زیادہ مفید ہون گے -

ہندوستان مین حقیقی پروبیشن - لفٹننٹ گورنر کو اس تجویز سے مخالفت ہے کہ منتخب امیدوار پروبیشن
کا زمانہ انگلستان مین گذارین - کیونکہ اس طرح بیفائدہ وقت ضایع ہوگا - ہز آنر
سفارش کرتے ہین کہ ان امیدوارون کے سوا جو آنرز ڈگری لینے کے لیے اور ایک
سال انگلستان مین رہنا چاہین - باقی سب کو فوراً ہندوستان مین بھیجدینا چاہیے
جہان دو سال یا کم از کم ۱۸ مہینہ تک (جن مین سردی کے دو موسم آجائین گے) وہ زیر
تربیت اور زیر پروبیشن خیال کیے جائین گے - لیکن یہ پروبیشن حقیقی ہونے چاہیے یعنی
پروبیشنرون کے پیشِ ذہن نشین کر دینا چاہیے کہ انڈین سول سروس کے لیے ان کا آخری
انتخاب اور تقرر اس امر پر منحصر ہوگا - کہ جس لوکل گورنمنٹ کے وہ متعلق کیے گئے ہین -
وہ انہین ملازمت کے لیے قابل اور موزون سمجھکر منظور کرے اور اسکے علاوہ انہین مقرر
تعلیمی امتحان بھی پاس کرنا ہوگا اور اگر مقامی گورنمنٹ انہین منظور نہ کرے یا تعلیمی امتحان
مین کامیاب نہو سکین تو انہین ہرگز ملازمت مین نہ لینا چاہیے - اور اگر انگریز ہین، تو سرکار

کرایہ پر انہیں انگلستان بھیجدینا چاہیے اور ہندوستانی ہیں - تو انہیں اپنے وطن کی طرف
واپس کردینا چاہیے - جب تک اس مجوزہ پروبیشن کے مرحلہ کو قابل اطمینان طریق سے
طے کر لینے کے بعد لوکل گورنمنٹ کی منظوری حاصل کرنے میں اور مقررہ امتحان میں کامیاب
نہو جائیں اسوقت تک انہیں قطعی طور پر انڈین سول سروس کا منتخب امیدوار نہ شمار کرنا
چاہیے اور نہ باقاعدہ ملازمت میں لینا چاہیے کھلے مقابلہ کے امتحان کے نتائج پر مختلف
صوبجات میں عارضی پروبیشنر مقرر کیا جانے کے بعد امیدواروں کو آخری امتحان میں
اچھا درجہ حاصل کرنے سے سینیارٹی حاصل کرنی چاہیے - اس سے انہیں کام کرنے کی
تحریص پیدا ہوگی - کیونکہ دیہاتی علاقہ میں چند بار صرف ان کے بعد انہیں معلوم
ہوگا کہ سینیارٹی میں ایک دو بالائی درجہ حاصل کرنے سے ان کی ملازمت کے
تمام زمانہ میں تنخواہ کا کس قدر فرق پڑتا ہے - اس پروبیشن کے زمانہ میں امیدواران
کو تین سو روپیہ ماہواری الاونس ملیگا - اور سفر خرچ اسکے علاوہ ہوگا -
پروبیشنری کے زمانہ کے اختتام پر جو امیدوار اخیر میں منتخب کیے جائیں گے - نہ صرف
ان کی طبیعت یہاں کی آب و ہوا کے ساتھ ملجائے گی - بلکہ انکو یہاں کی زندگی
اور سول سروس کے حالات سے کسیقدر واقفیت حاصل ہو جائیگی - یہاں کی زبان
بھی اچھی طرح سے بولنے لگ جائیں گے اور جب اپنے اصلی کام پر لگائے جائینگے
تو وہ عام طور پر ان امیدواروں سے بہت زیادہ مفید و کار آمد ثابت ہو سکینگے
جو موجودہ حالت میں ہندوستان میں آنے پر یہاں کی دو سال کی تربیت اور انگلستان
کی ایک سال کی پروبیشن کے بعد بھی کار آمد ثابت نہیں ہوتے -

اس پروبیشنری تربیت کا بار ایک پراونشل گورنمنٹ بجائے خود انتظام کریگی -
اس تربیتی کورس کو دیگر ملازمتوں (مثلاً پولیس اور انڈین ایجوکیشنل سروس)
کے پروبیشنروں کے حسب حال بنانے میں بھی کسی قسم کی مشکلات کا سامنا ہوگا - ہر ایک
ملازمت کا آخری امتحان مختلف ہوگا مگر اکثر مضامین کی تعلیم مشترک دیجائے گی -
یورپین امیدواروں کے لیے پنجاب کی گورنمنٹ سروس سے متعلق ایک ٹریننگ اسکول
قائم کرنے کا خیال کوئی نیا نہیں ہے - پنجاب پولیس کے لیے انگلستان سے جو نوجوان
بھرتی ہوکر آتے رہتے ہیں وہ کئی سال سے پولیس ٹریننگ اسکول میں مناسب تربیت

کے لیئے بھیجے جاتے رہے ہین اور مقابلہ کا امتحان پاس کرنے کے بعد انگلستان مین کسی قسم کا پروبیشنری کا زمانہ صرف کرنے کے بغیر ہندوستان مین پہونچنے پر وہ براہ راست اُس ٹریننگ اسکول مین آتے رہتے ہین اور اسوقت انکی عمر عموماً ۲۰ سال کی ہوتی ہے - اس کارروائی کے نتائج بہت عمدہ برآمد ہوے ہین - انڈین ایجوکیشنل سروس اور ایگریکلچرل سروس کے لیے ہندوستان مین پروبیشن کا کچھہ زمانہ مقرر ہے ایسے اشخاص جو اس ملک مین کام کرنے کے لیے پورے طور پر موزون نہ تھے ان کو اس محک پر آزمانے کے بعد جواب دیا گیا ہے -

دیسی زبانون کا علم - ہز آنر کا خیال ہے کہ بلا شک وشبہ ایسے افسرون کی تعداد مین کمی واقعہ ہوئی ہے - جو دیسی زبانون سے اعلے وقفیت حاصل کرتے ہین - مگر ان کو معلوم ہوا ہی کہ آجکل کے سویلین اپنے روزمرہ کے کام مین جس دیسی زبان کا استعمال کرتے ہین اس سے انکی اوسط واقفیت گذشتہ زمانہ کے سویلین اصحاب سے کسی صورت مین کم نہین - جو وکیل انگریزی جانتے ہین وہ اکثر دیسی زبان مین عدالت کو مخاطب کرنا پسند کرتے ہین - اور انگریز مجسٹریٹون کا یہ عام تجربہ ہے کہ وہ ایک مقدمہ کی وکلا کی زبان کی نسبت ویہاتی گواہون یا ملزمین کی دیسی زبانون کو اچھی طرح سے سمجھہ سکتے ہین - کسی مقدمہ کے گواہ اور خصوصاً ملزم کو یہ بات معلوم ہونے پر کہ عدالت کا انگریز مجسٹریٹ اسکی زبان کو سمجھہ سکتا ہے جو اطمینان اور دلجمعی حاصل ہوتی ہے اور جو اسکے چہرہ سے صاف طور پر ہویدا ہوتی ہے اس کو دیکھکر وہ لوگ حیران رہجائینگے - جو جدید ہندوستانی سویلینون کو اس بات کا الزام دیتے ہین کہ وہ ملک کی دیسی زبانون سے واقفیت پیدا کرنے کی تکلیف نہین اٹھاتے

پنشن - انڈین سول سروس کی پنشنون کے متعلقہ سوالات کا جواب دیتے ہوے ہز آنر فرماتے ہین کہ انڈین سول سروس مین داخل ہونے کی سب سے بڑی تحریص ایک ہزار پونڈ سالانہ مقررہ پنشن ہے - اگر گورنمنٹ سول سروس کے ملازمون کو اپنے کس قسم کی رقم وضع کیے بغیر اس قدر پنشن دے سکے تو اس خاص تحریص مین اور بہی اضافہ ہو جائیگا - اس قسم کی تجویز کو ناممکن العمل قرار نہین دیا جا سکتا - کیونکہ ہندوستان مین فوج کے افسرون کو ۳۲ سال کی ملازمت کے بعد سات سو پونڈ سالانہ اور جنرل افسرون کو اپنے اپنے رتبہ کے بموجب آٹھہ سو نو سو اور ایک ہزار پونڈ کی پنشن ملتی ہے اور انڈین میڈیکل سروس مین ایک افسر کو ۳۰ سال کی ملازمت کے بعد سات سو پونڈ سالانہ کی پنشن ملتی ہے - حالانکہ جو افسر کرنل کے

درجہ پر پہنچ جاتے ہین - وہ ۸۲۵ پونڈ یا ۹۵۰ پونڈ کی پنشن حاصل کرسکتے ہین اور
تین سال تک سرجن جنرل کے عہدہ پر رہکر ۱۰۵۰ پونڈ کی پنشن لے سکتے ہین - ان
تمام افسرون کی تنخواہ مین سے ان پنشنون کے متعلق کوئی رقم وضع نہین کی جاتی -
ہزآنر کے خیال مین ان افسرون کو اس قسم کی پنشن دے دینا جو سبکدوشی کے وقت
کی تنخواہ کے لحاظ سے کم و بیش ہون - نہ تو گورنمنٹ کے حق مین کسیطرح مفید ہوگا اس
طریق سے یہ افسر ایسے وقت مین جبکہ انکی قابلیت بہت کمزور ہوچکی ہوگی - بڑی اسامیان
حاصل کرنے کی امید مین ٹھہرے رہینگے - جس سے گورنمنٹ کی اغراض کو نقصان پہونچے
اور اعلے اسامیون کے افسرون سے نیچے جسقدر افسر ہونگے انکی توقعات کو بھی ترقی کی
مذکورہ بالا رکاوٹ سے نقصان پہونچیگا -

موجودہ حالت مین ان افسرون کو اپنی پنشن کے لیے جو رقم اپنی تنخواہ مین سے وضع
کرانی پڑتی ہے اسکو موقوف کردینا بدنہو جبکہ حق بجانب کہلایا جاسکتا ہے کہ ایک ہزار پونڈ
سالانہ پنشن کی قدر و قیمت اب کمتر ہوگئی ہے اور اس پنشن کا ان پنشنون کے ساتھ
مقابلہ کرنے سے جن مین کسی قسم کی رقم وضع نہین کرانی پڑتی اور ۳۰ سال بلکہ
اس سے بھی کم عرصہ کی ملازمت کے بعد پنشن ملجاتی ہے معلوم ہوگا کہ ملازمت کی قلیل
میعاد اب صرف انڈین سول سروس کے ساتھ ہی مخصوص نہین ہے - نا قابل افسرون
کو کم پنشنون پر جبراً سبکدوش کردینا چاہیے -

اعلے عہدہ کے افسرون کے لیے خاص پنشن - اس سوال کے جواب مین کہ آیا ہائی کورٹ کے
ججون کو ۱۱½ سال کی ملازمت کے بعد ۱۲ سو پونڈ سالانہ کی خاص پنشن عطا کرنی مناسب
ہوگی - ہزآنر فرماتے ہین کہ ملازمت کے زمانہ کی جو تعین کی گئی ہے - وہ بہت زیادہ
ہے اور انکے خیال مین یہ بھی واجب نہین کہ بیرسٹر ججون کی طرح سولین ججون کو
بھی خاص پنشن کا حقدار بننے کے لیے اسی قدر زمانہ ملازمت مین صرف کرنا پڑے کیونکہ
آخرالذکر کو اپنے عدالتی کام ہاتھ مین لینے سے پیشتر نہایت محنت اور مشقت کی سروس مین
طویل زمانہ بسر کیا ہوتا ہے - موجودہ سسٹم اس لحاظ سے قابل اعتراض ہے کہ زاید پنشن
حاصل کرنے کے لیے اس مین افسرون کو بہت عرصہ تک ملازمت مین رہنا پڑتا ہے -
خرابیون کا علاج کرنے کے لیے ہزآنر یہ تجویز پیش کرتے ہین کہ انڈین سول سروس کے

عہدہ داردن کو ہائی کورٹ یا چیف کورٹ کی مستقل ججی کے ہر سال کے لیے پچاس پونڈ سالانہ کی زاید پنشن عطا کی جاے اور اس کے ساتھہ یہ شرط ہو کہ اس قسم کی زاید پنشن ۶ سال کی سروس کے لیئے ۳۰۰ پونڈ سالانہ سے نہ بڑہنے پاے اور وہ اس سسٹم کو چیف کورٹ پنجاب تک بہی توسیع دینا چاہتے ہین - انکی یہ بہی راے ہے کہ اعلے درجہ کے اگزکٹو افسرون کے لیئے بہی اسی قسم کا سسٹم وضع کیا جاے کیونکہ انکی خدمات بہی بالکل ہائی کورٹ کے ججون کے برابر باقاعدہ اور مشقت آمیز ہوتی ہین اور بعض صورتون مین یہ تو خدمات نہایت ہی محنت آمیز ہوتی ہین کیونکہ ایک لفٹننٹ گورنر یا ممبر کونسل کو کسی قسم کی باقاعدہ رخصت سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ نہین مل سکتا اور سرکاری تعطیلین انکے لیئے محض براے نام تعطیلین ہین اکثر صورتون مین ان عہدہ دارون کی وجہ سے براہ راست ملکی آمدنی مین عظیم اضافہ ہوتا ہے اور اس لیے ان کا معاملہ خاص طور پر غور کے قابل ہے ہز آنر کی راے مین فناشل کمشنرون کو اپنے عہدہ کی سہ سالہ ملازمت کے بعد ایک سو پونڈ سالانہ کی زاید پنشن کا مقدار قرار دینا چاہیے سکرٹری گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ کا ممبر کونسل ۳ سال کی ملازمت کے بعد ۲۰۰ پونڈ سالانہ کی زاید پنشن حاصل کر سکے اور لفٹننٹ گورنر یا ویسراے کی اگزکٹو کونسل کے ممبر کو ایک ہزار روپیہ سالانہ کی عام پنشن کے علاوہ ملازمت کے ہر سال کے عیوض ایک سو پونڈ سالانہ کی زاید پنشن ملنی چاہیے یعنے اگر وہ اپنی میعاد کا پورا زمانہ ختم کرین تو اس حساب سے انہین ڈیڑہ ہزار پونڈ سالانہ کی پنشن عطا ہونی چاہیے ممبران کونسل کی طرح لفٹننٹ گورنرون کو بہی پنشن کی وضع سے مستثنے کیا جا سکتا ہے اس قسم کی تمام زاید پنشنون مین جو رقم ایک ہزار پونڈ سے زاید ہو اس کی ادائی کی اس صورت مین بند ہو جانی چاہیے جبکہ افسر پنشن عطا شدہ انڈیا آفس مین سکرٹری آف اسٹیٹ کی کونسل کا ممبر مقرر ہو اور جس قدر عرصہ تک ...... وہان کی ممبری کی تنخواہ ملے اس عرصہ تک اسے زاید پنشن نہ دی جاے -

پنجاب گورنمنٹ کی شہادت پر تبصرہ

لارڈ ولسلنگٹن صاحب نے مسٹر ہیرن سے صوبہ پنجاب کی آبادی کی بڑی بڑی خصوصیات کے متعلق

سوال کیا جس کے جواب میں انھوں نے بتایا کہ مغربی اضلاع میں زیادہ تر مسلمان آباد ہیں وسطی اضلاع میں سکھ اور جنوبی مشرقی پنجاب اور کوہستانی علاقوں میں ہند

س - کیا ہز آنر اس امر کی اہمیت پر زور دینا چاہتے ہیں کہ ملکی نظم ونسق میں برٹش عنصر کو کمزور کرنے کے لیے کسی قسم کی کارروائی نہ کی جاوے -

ج - ہاں -

س - اور اسکے ساتھ ہی ہز آنر کو ہندوستانیوں کے سول سروس میں داخل ہونے کے متعلق سہولیت پیدا کرنے کے ساتھ ہمدردی ہے -

ج - ہاں اعلے عہدوں کے ⅓ کے قریب تک -

س - کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ وہ ان طلبا کا انتخاب کیونکر کریں گے -

ج - اس سے غرض یہ ہے کہ غربا کے لڑکوں کو انگلستان جانے کا موقعہ دیا جائے ہز آنر طلباء کو اسکول چھوڑنے کے مرحلہ پر اور اسکول کے امتحانات کے نتائج پر وظائف دینا پسند کرینگے اور لڑکوں کو اختیار ہوگا کہ انگلستان جاکر ضروری نہیں کہ سول سروس کے لیے بلکہ جس امتحان کے لیے چاہیں تعلیم حاصل کریں -

س - اور ہر ایک صوبہ سے وظائف کی خاص تعداد مقرر کرنا چاہتے ہیں -

ج - ہاں - یہ خیال گورنمنٹ ہند کے موجودہ سسٹم پر مبنی ہے جس کے مطابق ہر ایک صوبہ کے لیے ہر سال وظائف کی ایک خاص تعداد مقرر کی جاتی ہے -

س - کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ ہر سال کسقدر وظائف عطا کئے جاتے ہیں -

ج - نہیں -

س - ہز آنر وکالت پیشہ اصحاب کو سول سروس میں داخل کرنے کے خصوصاً قانون رسم ورواج وخاص قوانین اراضی جو پنجاب میں رائج ہیں مؤید ہیں - میں کیا آپ اسکی کسیقدر مزید تشریح کرینگے - کیا وکالت پیشہ لوگ قانون رسم رواج سے واقفیت نہ پیدا کر سکینگے -

ج - ہاں اس حد تک جہاں تک کہ انھوں نے ایسے مقدمات میں کام کیا ہوگا - جن کا قانون رسم ورواج سے تعلق ہے -

س - میرے خیال میں یہاں کے وکلاء کو قانون رسم ورواج میں اس قدر پریکٹس ہوگی

جتنی کہ دوسرے صوبجات کے وکلاء کو عام قاعدہ میں ہے -

ج - اس بارہ مین مین یقین کے ساتھ کچھ نہین کہہ سکتا ہون -

مزید سوالات کے جواب مین گواہ نے کہا کہ ہزآنر پنجاب کے تقرر کے لیے پنجاب کے باشندون کو دیگر صوبجات کے باشندون پر ترجیح دین گے -

س - کیا آپ بتلا سکتے ہین کہ سرکاری وظائف کے ذریعہ سے امیدوار بھرتی کرنے کی حالت مین ہر ایک فرقہ کی نیابت کا کیا انتظام ہو سکے گا - مین یہ سوال اس لیے کرتا ہوں کہ ہزآنر نے فرقون کی جداگانہ نیابت کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے - گواہ نے جواب دیا کہ اس طریق سے نیابت کا پورا پورا انتظام نہین ہو سکتا -

اس کے بعد گواہ نے پنجاب کی مختلف اقوام کی تعلیمی حالت کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوے بیان کیا کہ مسلمان تعلیم مین بہت ہی پیچھے ہین -

لارڈ اسلنگٹن صاحب مین دیکھتا ہون کہ ہزآنر ولایت کی پروبیشن کو چندان اہمیت کی نگاہ سے نہین دیکھتے -

ج - نہین موجودہ طریقہ کے مطابق ہزآنر پروبیشن کا زمانہ ہندوستان مین ختم ہوتا ہی زیادہ پسند کرتے ہین - یہ بھی بیان کیا گیا کہ اگر عمر کی سابقہ قید قایم رکھی جاے - تو ہزآنر اس پروبیشنری زمانہ کے اس ملک مین صرف ہونے کو ترجیح دین گے - لیکن اگر عمر کی شرط مین کمی کر دی جاوے تو انکے خیال مین اس زمانہ کا انگلستان مین بسر کرنا زیادہ پسندیدہ ہوگا -

لارڈ اسلنگٹن صاحب ہزآنر فرماتے ہین کہ اس سروس کے عہدہ دارون کو آٹھ سال کی ملازمت کے بعد اعلے اسامیان نہین ملتین اور حالت روز بروز ابتر ہو رہی ہے -

ج - ہان بیشک ترقی کے سلسلہ مین سخت رکاوٹ پیش آ رہی ہے -

س - کیا آپ تبلا سکتے ہین کہ ۸ سال کی ملازمت کے بعد کس قدر افسر اعلے اسامیان حاصل کرنے مین ناکام رہے ہین -

ج - سنہ ۱۹۱۳ع کی پہلی سہ ماہی مین ۱۲ افسر ایسے تھے - جو ایک ہزار روپیہ ماہوار کی تنخواہ پر نہین پہونچے تھے - تیسری سہ ماہی مین ایسے افسرون کی تعداد آٹھ تھی -

س - اور اس کی وجہ سے سروس مین بہت ناراضی پھیلی ہوئی ہے -

ج - ہاں -

لارڈ اسلنگٹن صاحب میرے خیال میں اس رکاوٹ کی بڑی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ شمال مغربی سرحدی صوبہ کے وجود میں آنے کی وجہ سے ۱۹۰۱ء میں بہت سی اسامیاں درہم برہم ہوگئی تھی

ج - نہیں اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ ۱۸۹۶ء سے ۱۹۰۱ء تک پنجاب گورنمنٹ کے مشورہ کے خلاف بہت زیادہ افسر بھرتی کر لیے گئے تھے -

س - ہر آنر ایک ہزار روپیہ تک بڑھنے والا ملازمت کے ابتدائی تنخواہ کی شرح تجویز کرتے ہیں اور اسکے بعد ترقی کے تمام قاعدہ کو کافی خیال فرماتے ہیں -

ج - ہاں -

س - کیا اس کی وجہ سے ایک ہزار روپیہ کے درجہ پر افسروں کی بہت بڑی تعداد جمع نہ ہو جاوے گی ؟

ج - ہاں شاید جمع ہو جاوے گی -

لارڈ اسلنگٹن - ہز آنر نے یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ افسر لوگ اپنی رعایتی رخصت اس ملک میں بسر کریں اور اس بارہ میں انکی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے یہ تجویز پیش کی ہے کہ رعایتی رخصت کی مقدار جو ایک سال کے اندر اٹھائی جا سکتی ہے - پوری تنخواہ پر چھ ہفتہ کر دی جاوے کیا آپ کے خیال میں آپ کے ہم منصب افسر اسے پسند کریں گے -

ج - انہیں اسے پسند کرنا چاہیے -

س - مگر کیا آپ کے خیال میں وہ اسے پسند کریں گے ؟

ج - ہاں اسکے بعد طویل فرلو بھی پوری تنخواہ پر اسکے ساتھ شامل کر دی جاوے -

سکونتی مکانات ملنے کے متعلق سوالات کے جواب میں گواہ نے بیان کیا کہ لاہور جیسے شہر اور پہاڑی مقامات میں اس قسم کی مشکلات میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے -

لارڈ رونلڈشی نے ہز آنر کے اس بیان کا ذکر کرتے ہوئے کہ چودہ سال کے عرصہ میں دیکھئے ۱۷ - ۱۹ سال عمر کی قید تھی - نئے افسر ہندوستان میں پہنچنے سے ایک سال کے اندر انتقال کر گئے - دریافت کیا کہ کیا انکا انتقال کسی وبائی مرض کی وجہ سے تھا - گواہ نے اس کا نفی میں جواب دیا -

س - تو اس سے واضح طور پر یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ ان اموات کی وجہ ان افسروں کی کم عمری تھی

ج - یہی وجہ معلوم ہوتی ہے - اسکے علاوہ اس زمانہ میں اب کی طرح حفظان صحت کا انتظام

تھا - کیونکہ تقریبا تمام نو وارد افسرون کو ٹیکا لگایا جاتا ہے - ہمین ابھی تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ پانچ سال کے عرصہ مین ۲۵ نئے افسرون مین سے صرف پانچ ایسے ہین جن کو ٹیکہ نہین لگایا گیا ہے -

س - کیا ہز آنر ٹیکہ کو لازمی قرار دینا چاہتے ہین -

ج - ہمین اس بارہ مین صاحب وزیر ہند سے ابھی ایک مراسلہ وصول ہوا ہے اور اسکا جواب غالبا یہ ہوگا کہ نتائج اس قدر قابل اطمینان برآمد ہوئے ہین کہ امیدوارون کے لیے انگلستان ہی مین ٹیکہ کو لازمی قرار دینا ضروری ہوگا -

سر تھیوڈور مارلیسن - ہز آنر نے ہندوستان کے پروبیشن کے بارہ مین جو تجاویز پیش کی ہین انکے متعلق مین چند سوالات پوچھنا چاہتا ہون - مین سمجھتا ہون کہ یہ پروبیشن حقیقی معنون مین پروبیشن ہونی چاہیے کیا آپ ناقابل امیدوارون کو جواب دینے مین کسی قسم کا تامل نکرینگے

ج - نہین -

س - کیا آپ کے خیال مین یہ ممکن ہوگا - کہ ایک نوجوان افسر کے اس جگہ ایک سال یا اٹھارہ مہینے گذارنے کے بعد اسے انگلستان کو واپس بھیجدیا جاسے -

ج - ملازمت مین داخل ہونے کی ایک شرط ہوگی کہ ناقابل ثابت ہونے کی صورت مین امیدوارون کو واپس کردیا جائے گا -

س - کیا آپکے خیال مین اس سے افسرون کو بھرتی کرنے مین رکاوٹ نہ پیش آے گی -

ج - دیگر ملازمتون مین اس قسم کا قاعدہ رائج ہے -

اس مسئلہ کے متعلق دیگر سوالات کے جواب مین فرمایا کہ ایسے افسرون کے لیے صرف اسی حالت مین انڈین سول سروس کا دروازہ بند کیا جائیگا جبکہ وہ اپنی پروبیشن اختتام پر سروس کے لیے بالکل ناقابل ثابت ہونگے یا مقررہ امتحان پاس نہ کرسکین گے -

سر تھیودور مارلیسن نے لفٹنٹ گورنر کے پاس بیان کا حوالہ دیتے ہوے کہ پنجاب مین ترقیونکی رکاوٹ سے جو ناراضگی پیدا ہورہی ہے اسکی وجہ سے انگلستان مین انڈین سول سروس کے افسر بھرتی کرنے مین کسیقدر دقت پیش آرہی ہے - سوال کیا کہ آیا یہ کسی قسم کی شہادت پر مبنی ہے -

ج - یہ بات اسی امر سے ظاہر ہوتی ہے کہ چوٹی کے امیدوار ہندوستان مین نہین آتے -

س - کیا آپکے پاس اس امر کی کوئی شہادت ہے کہ ہندوستان کے دیگر حصون کی نسبت

پ لوگ پنجاب میں آنے پر کم رضامند ہیں -
ج - نہیں بلکہ معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے -
س - میرا مطلب یہ ہی کہ کیا یہ صوبہ اب بھی اس پہلو سے ہر دلعزیز ہے -
ج - کئی ہندوستانی سویلینوں کے بیٹے ایسے موجود ہیں - جن کے والدین غالباً مختلف صوبجات کے فرق کی حقیقت سے واقف ہیں اور وہ پنجاب میں آتے ہیں -
س - تو اگر یہ لوگ اب بھی پنجاب کو منتخب کریں - تو اس بارہ میں کسی قسم کی دقت پیش آنیکا اندیشہ نہیں ہوسکتا
ج - جس ناراضگی کا حوالہ دیا گیا ہے وہ صرف پنجاب سے ہی مخصوص نہیں ہے - پنجاب کے سویلین اصحاب نے جس قسم کا میموریل گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کیا ہے - اسی قسم کے میموریل دیگر صوبجات میں بھی پیش کیے گئے ہیں -
مسٹر سلامی نے کہا - کہ بقول ہز آنر ۱۹۱۰ء اور ۱۹۱۴ء کے درمیان پنجاب کے سویلین افسروں کو ترقی کے بارہ میں اس قسم کی رکاوٹ پیش آئی تھی - کیا اسکی وجہ یہ تھی - کہ غدر کے بعد بہت زیادہ سویلین بھرتی کیے گئے تھے -
ج - ہاں ۱۸۶۲ء ۱۸۶۳ء اور ۱۸۶۴ء ۱۸۶۷ء میں اسی قسم کی دقت پیش آئی تھی -
س - کیا ہز آنر کے خیال میں بھرتی کرنے کا موجودہ طریق اصولاً غلط ہے -
ج - اس اصول کی اس کثرت اور وسعت کے ساتھ خلاف ورزی کی گئی ہے کہ اسکی صحت یا عدم صحت کے متعلق رائے قایم کرنا مشکل ہو گیا ہے -
س - شہادتوں میں بیان کیا گیا ہے کہ پنجاب میں افسروں کے پاس کام زیادہ ہے اور بعض اضلاع میں اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کی ضرورت ہے . . . .
اور ایک دو سیشن مجسٹریٹوں اور سرکاری چیئرمینوں کی بھی ضرورت ہے ہز آنر کی اس بارہ میں کیا رائے ہے -
ج - اگر صوبہ کی مالی حالت اجازت دے تو ہز آنر کو اعلے عہدوں میں اضافہ کرنے سے بغایت مسرت ہوگی -
س - ہز آنر فرماتے ہیں کہ اس سروس کی جو نمبر اسامیوں کی تعداد کافی ہے کیا انھوں نے اس امر پر غور نہیں کیا - کہ ان میں سے بعض اسامیاں پراونشل سروس کے افسروں کو دی جائیں -
ج - اگر انڈین سول سروس کے افسر دستیاب نہیں ہوتے تو ہم ان میں سے بعض اسامیوں کو پراونشل سروس کے افسروں سے پر کرتے ہیں -

س - تو پھر انڈین سول سروس افسرون کی تعداد مین اضافہ کرنے کی کیا ضرورت ہو
ج - اگر انڈین سول سروس کی آدمی دستیاب ہو سکین تو ہم ادن اسامیون کو ادن سے پُر کرنا چاہتے ہین -
س - اگر ہم اعلے عہدون مین بالمقابل اضافہ کرنے کے بغیر جونیر افسرون کی تعداد مین اضافہ کرین تو کیا اس طریقہ سے ترقی کی رکاوٹ اور بھی بدتر پہلو نہ اختیار کریگی
ج - ہان ضرور ایسا ہوگا -
مزید سوالات کے جواب مین گواہ نے بیان کیا کہ آج کل چھ ماہ کی جو رخصت لی جاتی ہے وہ انتظامی پہلو کے لحاظ سے وقت طلب ثابت ہوئی ہے - اگر اس سے زیادہ کی رخصت لی جاے - تو وہ زیادہ آرام دہ ثابت ہوگی
س - کیا یہ سرکاری اغراض کے لیے مناسب ہے کہ افسر لوگ طویل عرصہ تک ملازمت سے غیر حاضر رہین -
ج - اس مین گورنمنٹ کا فائدہ ہے کہ افسرون کو اپنے کام سے کافی فرصت اور مہلت مل سکے - اور ان کے حالات گرد و پیش مین تبدیلی پیدا ہو سکے -
مسٹر رامزے میکڈانلڈ نے ہز آنر کے اس بیان کا حوالہ دیا - کہ کامیاب امیدوارون کی قابلیت اور لیاقت کے معیار کی حیثیت سے کھلے مقابلہ کا امتحان بحیثیت مجموعی نہایت قابل اعتماد کسوٹی ثابت ہوا ہے کیونکہ کامیاب امیدوارون کی فہرست کے اول منبّر اشخاص ایسے ہوتے ہین - جو امتیاز حاصل کرتے ہین اور ہندوستان مین اعلے عہدون پر فائز ہوتے ہین - یا اسکے بعد کہا کہ یہ بحث نہایت دلچسپ ہے کیونکہ اس سے پہلے جو شہادت پیش ہوئی ہے اس سے بالکل اسکے برعکس نتیجہ نکلتا ہے یعنے امتحان مین اعلے نمبرون پر کامیاب ہونے سے لازمی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسے امیدوار انڈین سول سروس کی عملی زندگی مین کامیاب ثابت ہونگے -
اسکے بعد مسٹر میکڈانلڈ نے ان عملی مشکلات کا ذکر کیا جن کا ہز آنر نے یک وقتہ امتحانات کے راستہ مین حایل ہوتا بیان کیا ہے - ہز آنر نے اس بارہ مین لاہور کے ۱۸۸۳ء کے شرمناک واقعہ کا ذکر کیا ہے - جبکہ امتحانی سوالات کے

ناجائز طور پر ظاہر ہو جانے کی وجہ سے ایک ایسا سرکاری افسر موقوف کر دیا گیا تھا - جو ڈپٹی اکونٹنٹ جنرل اور رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کے عہدہ پر مامور تھا - مسٹر میکڈانلڈ نے کہا کہ یہ ۲ سال کا واقعہ ہے - کیا پنجاب میں اس قسم کا کوئی تازہ واقعہ نہیں ہوا گواہ نے جواب دیا - کہ پنجاب میں تو اس قسم کا کوئی واقعہ حال میں پیش نہیں آیا مگر دوسرے اضلاع میں اس قسم کے واقعات ظہور میں آئے ہیں -

پھر مسٹر میکڈانلڈ نے تحریری شہادت ذیل کے فقرات کی طرف توجہ دلائی ابھی چند روز کا ذکر ہے - کہ لفٹننٹ گورنر نے سنا ہے کہ اعلیٰ رتبہ کے دو ہندوستانی اصحاب ایک سینیر انگریز افسر کے پاس پہونچے اور ایک ایسے طالب علم کے بارہ میں سفارش کی - جسے افسر مذکور نے اپنے ماتحت ایک امتحان میں سے خلاف مرضی ہدایات کی پاداش میں ہمیشہ کے لیے نکال دیا تھا - انہوں نے خود اس امر کا اعتراف کیا کہ ہمیں ان سفارشوں سے کسی عملی نتیجہ کی توقع نہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس امیدوار کے عزیز اور دوست ہمسے کہتے ہیں - کہ تمہارا رسوخ دو تہائی اور عزت وقت اس کے کام کا ہے اگر تم ہمیں اس معاملہ میں کسی قسم کی مدد نہیں دے سکتے اور ہم انکے اصرار سے مجبور ہو کر آپکے پاس آئے ہیں یہ نسبتًا ایک غیر وقیع امتحان کا تھا مگر معتدل سول سروس کے آسامیوں کی حالت میں ہندوستان کے ممتحنوں پر جو دباؤ ڈالا جائیگا اسکا خیال میں لانا مشکل ہے -

مسٹر میکڈانلڈ - میں آپسے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صورت حالات کہانتک انتخاب اور کا اور ملازمت میں ترقی لینے کی غرض سے اثر اور رسوخ کے علانیہ استعمال کا نتیجہ ہے اور کیا آپنے اچھی طرح اسپر غور کیا ہے آپ مخالف وہ مثلاً خاندانی لحاظ پر انتخاب کی تائید کرتے کیا آپنے کبھی غور کیا ہے - کہ ایک وقت امتحانات کے خلاف آپ جس اندیشہ کا اظہار کرتے ہیں - اس قسم کے انتخاب سے کہانتک بالکل اسی قسم کا نتیجہ پیدا ہوتا ہے - گواہ نے جواب میں کہا میں اس قسم کے سوال کا جواب نہیں دے سکتا - اسکے بعد از بیل جسٹس سر برکسن نے سوال کیا کہ کل آپ نے بھرتی کرنے اور پروبیشن پر رکھنے کی جو سکیم پیش کی تھی تمام ہندوستانی جذبات کیلئے مفید اور کارآمد ہوگی گواہ نے جواب دیا - غالبًا نہایت مفید ہو

سر بہرام خان مزاری صاحب کی شہادت

بجواب سوالات پریزیڈنٹ صاحب سر بہرام خان صاحب نے فرمایا۔ مین مزاری جرگہ کا چیف ہون۔ ہمارا علاقہ نہ صرف سرحد پر ہے بلکہ سندھ و بلوچستان تک پھیلا ہوا ہے۔ مجھے اول درجہ کی مجسٹریٹی اور اسسٹنٹ کلکٹری کے اختیارات حاصل ہین۔ مین پنجاب کی کونسل وضع قوانین کا ممبر بھی ہون۔ مین حال مین پنجاب چیفس اسوسی ایشن کا میر مجلس منتخب ہوا ہون۔ اس انجمن مین سرداران صاحبان۔ رؤسا و زمیندار وغیرہ ہین۔ ممبران کا شمار قریب دو سو کے ہے اور یہ انجمن نہایت بااثر ہوتی جاتی ہے۔ ممبران تمام صوبجات مین پھیلے ہوئے ہین۔ مین اس موقع پر انجمن مذکور کی رائے پیش کرتا ہون۔ مجھے اسکے پڑھنے کا موقع نہین ملا۔ مین نے اپنی رائے ان بیشمار زمینداروں اور رؤسا کی رائے کے مطابق ظاہر کی ہے جن سے میرا ربط و ضبط رہا ہے۔ مین اسکا حامی ہون کہ ہندوستانیون کو اسامیا زیادہ وسعت کے ساتھ دیجاوین۔ خصوصاً جوڈیشل محکمہ مین۔ مین اسکا حامی ہون کہ دو ثلث یوروپین ہون اور ایک ثلث ہندوستانی ہون۔ مین اسکا حامی نہین ہون کہ میرے ضلع مین ڈپٹی کمشنر ہندوستانی ہو۔ مین سرحدی ضلع کا ذکر رہا ہون اس سے میرا یہ مطلب نہین ہے کہ ہندوستانی نالائق ہین یا وہ کسی دوسری اسامی پر مقرر نہ کیے جاوین مجھے اسمین اعتراض نہوگا کہ ڈویزنل و سشن جج ہندوستانی ہون۔ مین اسکا حامی ہون کہ معزز خاندانون کے اشخاص بحیثیت افسر مقرر کیے جائین خواہ وہ یوروپین ہون یا ہندوستانی مین تعلیمی قابلیت ضروری سمجھتا ہون نہ کہ امتحان مقابلہ۔ مین ہر ایک علیحدہ صوبہ کے لیے نامزدگی اور ضروری تعلیم کی ضرورت سمجھتا ہون۔ پراونشل افسران رسم و رواج سے بخوبی واقف ہونگے صوبہ کے افسران خود اسی صوبہ کے ہونے چاہئین ایگزکٹو اور جوڈیشل دونون کے لیے ایکسان طریق بھرتی ہونا چاہیے۔ انتظامی شاخ مین دو یا تین سال تک افسران انڈین سولسروس کو قبل جوڈیشل محکمہ مین مقرر ہونے کے کافی تجربہ حاصل ہو سکتا ہے۔ سندھ۔ پنجاب و بلوچستان ان تین صوبجات مین میرا تجربہ یہ ہے کہ افسران دیسی السنہ خوب جانتے ہین۔ سندھ مین سندھی زبان بولتا ہون۔ پنجاب و بلوچستان مین اردو بولتا ہون۔ معدودے چند افسران ہی گھوڑے کی سواری مین ناقابل رہے ہین

انکو بندوق چلانا ضرور سیکھنا چاہیے - کیونکہ بسا اوقات ایسے واقعات پیش آتے ہین کہ انکو
بدمعاشون سے سابقہ پڑتا ہے - ہندوستانی و یوروپین دونون افسران کی تنخواہ مین گرانی کے
لحاظ سے اضافہ ہونا چاہیے - عام طور پر یہ شکایت نہین ہے کہ یوروپین افسران بہ شرافت
پیش نہین آتے ہین لیکن وہ ہمیشہ اچھے خاندان سے اور حکومت کرنیکے قابل ہونے چاہیئن
بجواب سوالات مسٹر ہینے سمیک صاحب گواہ نے بیان کیا کہ میرے ضلع مین تین سال سے
زیادہ تجربہ کے افسران آتے ہین وہ یہان آنے کے بعد بلوچی زبان سیکھتے ہین - وہ مادہ
نہایت شرافت کے ساتھ پیش آتے ہین اور ہر شخص کی ان تک رسائی ہوتی ہے میرے
ضلع مین کوئی شکایت نہین ہے -
بجواب سوالات مسٹر شیخ صاحب گواہ نے بیان کیا اسٹیٹوٹری نظام کی آزمایش کیگئی
اور وہ نہایت کامیاب تصور کیا گیا - یعنی دیوان نرمیندرناتھ - مولوی نظام علی اور
نواب محمد افضل خان کا انتخاب ہوا اس سے نو افسر داخل ہوئے چونکہ مجھے یہ توقع ہے
کہ یہ طریقہ نہایت مفید ثابت ہوگا بدینوجہ مین اسکے ازسرنو رائج ہونے کی سفارش کرتا ہون
بجواب سوالات مسٹر فنشر صاحب گواہ نے بیان کیا کہ فارسی آجکل بہت کم رائج ہے
معدودے چند آدمی جانتے ہین اردو زبان مین آجکل خط وکتابت ہوتی ہے - مین
اسکو افسران انڈین سولسروس کیلئے لازمی قرار دینا نہین چاہتا ہون - صرف دیسی
السنہ مثلاً بلوچی - سندھی - اردو - اور پنجابی -
بجواب سوالات مسٹر میکڈانلڈ صاحب گواہ نے بیان کیا کہ میرے خیرگڑہ مین صرف ایک
یا دو تعلیم یافتہ ہین لیکن اشاعت تعلیم ہو رہی ہے - ہمارے ضلع مین اسکو بہت وسعت
ہوئی ہے - مین عموماً اس صوبہ کے متعلق اپنے تجربات کی بناپر یہ بیان کرتا ہون مجھے
ان صوبجات کے آدمیون سے گفتگو کرنے کا موقع ملا ہے - افسران کو عموماً زراعت
پیشہ اشخاص سے واسطہ رہتا ہے - قصبات کے باشندے آزاد ہین - وہ افسر ملازم
رکھے جاوین جو اچھے خاندانون کے ہون اور جو رعایا کے ساتھ اچھا سلوک کرین -
بجواب سوالات مسٹر سلائی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ جب مین یہ کہتا ہون کہ ان صوبہ
مین یوروپین افسران مقرر کیے جاوین تو میرا مطلب پنجاب و سندھ سے ہے -
بجواب سوالات مسٹر جسٹس عبد الرحیم صاحب گواہ نے بیان کیا کہ مین ان ہندوستانی

افسران سے واقف ہوں جو ڈسٹرکٹ ڈویژنل جج رہے ہیں - میں اپنے تجربہ سے یہ کہتا ہوں کہ ہندوستانی افسروں کا ایک تناسب گورنمنٹ کا معین کیا ہوا مقرر ہونا چاہیے - اس تناسب کو میں ایک ثلث قرار دوں گا - پنجابی مسلمان بہت کم فارسی استعمال کرتے ہیں - میں نے ایک بھی مسلمان کو فارسی میں بات کرتے نہیں سنا تعلیم یافتہ پنجابی مسلمانوں کو فارسی اور اردو میں ربط نہیں ہے - وہ عموماً انگریزی زبان استعمال کرتے ہیں - میں صوبجات و جماعتوں کے نیابتی تناسب کے ساتھ افسران کا تقرر چاہتا ہوں تاکہ قومی جذبات تیز نہ ہووین - مسلمانوں کی کافی نیابت نہیں ہوتی ہے - مجھے گورنمنٹ سے کوئی شکایت نہیں ہے کیونکہ اسکا باعث تعلیم کی پسپا حالت ہے - آج کل بعض اوقات ایسے افسران مقرر کئے جاتے ہیں جنکا خاندانی مرتبہ کچھ بھی نہیں ہوتا ہے اگر ذی مرتبہ اور خاندانی آدمی مقرر کیے جاوین تو شکایات دفع ہوجاینگے۔

لارڈ رونالڈشی صاحب - س - خاندانی آدمیوں سے کیا مراد ہے -

ج - جو خاندان کے ہین -

بعد ازان گواہ نے بیان کیا کہ گورنمنٹ کو گھوڑون اور اونٹوں کی اچھی نسل ہونے کی زیادہ فکر ہے - کیون نہ وہ آدمیوں کے متعلق بھی ایسا کرے - مین خاندانی آدمیوں کا انتخاب گورنمنٹ پر چھوڑ دون گا -

بجواب سوالات سر ابرٹسن صاحب گواہ نے بیان کیا کہ مین موجودہ طریقہ سے جو پنجاب مین رائج ہے مطمئن ہون - میرا یہ منشا ہے کہ اولا انکو ایکزیکٹو لائن مین تجربہ حاصل کرنا چاہیے اور بعد ازان جوڈیشل کی جانب رجوع ہونا چاہیے -

بجواب سوالات شیخ امیر علی صاحب گواہ نے بیان کیا - افسران کو گھوڑے کی سواری اور گولی چلانی خوب معلوم ہونا چاہیے - تاکہ وہ فسادات اور دیگر دقتون کا مقابلہ اچھی طرح سے کرسکین - لیکن مین یہ نہین چاہتا ہون کہ ملکوٹنٹے اور کھاڑنا جانتے ہون یا زبردست نشانہ باز ہون - میرا یہ خیال نہین ہے کہ انتخاب کا کام کمیشن کے سپرد کیا جاوے - میری یہ خواہش ہے کہ گورنمنٹ پر چھوڑ دیا جاوے اور وہ جو چاہے سو کرے - مین اپنی ذاتی راے ظاہر نہین کرتا ہون مین نے اضافہ تنخواہ کے متعلق سوالات کا جواب دے دیا ہے - میرا یہ خیال ہے کہ موجودہ نظام اجتماع اختیارات

اس صوبہ کے واسطے موزون ہے اور اسکے نسبت کوئی شکایت نہین ہے -

رائے بہادر رام سرنداس صاحب کی شہادت

بجواب سوالات میر مجلس صاحب - رائے صاحب نے فرمایا کہ مین کونسل وضع قوانین اور میونسپل کمیٹی کا ممبر ہون مجھے انجینیرنگ کالج بمبئی سے - مین اس کا حامی ہون کہ انڈین سول سروس کی ۵۰ فیصدی اسامیان ہندوستانیون کے لیے مخصوص کی جاوین مین انکا تقرر اسی تناسب تک نہ محدود کرونگا - مین انکو یک وقتہ امتحان کے ذریعہ سے بھرتی کرونگا نہ کہ جداگانہ امتحان سے

س - کیا آپ کا یہ خیال نہین ہے کہ کامیاب امیدوار کو افسوس ہوگا اگر ناکام امیدوار کو اوس پر فوقیت دیا جاوے -

ج - یہ اس معاملہ کو حسب زیل کرونگا -

مین ملازمت ماتحت مین شمار کیا کرونگا - مین اس کا حامی ہون کہ پراونشل سروس مین وکالت پیشہ اشخاص لیے جاوین - بعض پراونشل سروس مین ہندو ن کی تعداد ناکافی ہے مثلاً پولیس مین - مین اسکا حامی ہون کہ ہندوون کو نہایت زیادہ ہو تاکہ دونون مطلب نکلین یعنی نیابت اس ہو اور نظم ونسق مین بھی کمالیت پیدا ہووے

مین پراونشل سروس مین ایک مدت تک جماعتی نیابت کا حامی ہون لیکن اعلی اسامیون کے متعلق میرا یہ خیال نہین ہے - بیست ست علی مین نوکر رکھتا ہون - مین یوروپین کو بھی ملازم رکھتا ہون مین نے ہندوستانیون کو ذمہ داری کی اسامیوان پر مقرر کیا ہے - میرا نوکر ایک یوروپین فورمین ہے - یوروپین کلارک نہین ہین - میرے کلارک ۲۵ روپیہ ماہوار سے شروع کرکے ۷۵ روپیہ ماہوار تک پاتے ہین - مین انکو ایک ماہ کی رخصت پوری تنخواہ پر دیتا ہون - اول سال کے اندر ایسا نہین کرتا ہون

بجواب سوالات سر مہری عمک صاحب گواہ نے بیان کیا کہ میری یہ تجویز ہے کہ وکالت پیشہ اشخاص ججون کی اسامیون پر مقرر ہون وکالت پیشہ اشخاص جو قابل اور تجربہ کار ہون گے اسکے لئے راضی ہونگے - جب وہ ملازمت مین لئے جاتے ہین تو وہ جوان ہوتے ہین - اگر انکی وکالت اچھی نہو تو گورنمنٹ انکو لیوے سے پراونشل سروس کی

تنخواہ مین اضافہ ہونا چاہیے - کیونکہ اولاً تنخواہ کافی نہین ہے دوسرے قابل
اور خاندانی اشخاص اسکی جانب رجوع نہین ہوسکتے ہین - گذشتہ دس سال کے
اندر بہت سی اشیا کی قیمت دو چند ہوگئی ہے - مین نے اپنے قلیون معمارون اور بڑھیون
وغیرہ کی مزدوری مین اضافہ کردیا ہے - پراونشل سروس مین افسران کی تعداد روز
بروز کم ہوتی جاتی ہے اور بہ نیو جہ اسکے کام کا بار بہت گران ہے - مین یہ تجویز کرونگا
کہ خاندانی آدمی زیادہ تعداد مین داخل ہون یہ وہ خاندانی اشخاص ہون جنہون
نے گورنمنٹ کی خدمات انجام دی ہون -
مسٹر میکڈانالڈ صاحب بس - فرض کیجیے کہ وظائف دینے کا طریقہ رائج کیا جاوے
تو آپ کا یہ خیال ہے کہ ہندوستانی والدین بخوشی اپنے لڑکون کو ۱۵ سال عمر مین انگلستان بھیجینگے
ج - بعض اشخاص نے اپنی مرضی سے پنجاب سے اپنے لڑکون کو بھیجا ہے - لاہور
مین ایک یا دو ایسے واقعات ہوئے ہین - میرا یہ خیال ہے کہ عام اختلاف ہوگا - یہ
اصل مین مقدرت پر منحصر ہے - یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ ایسے اوایل عمری مین لڑکون
کو بھیجنا کامیاب ثابت ہوگا -
بجواب سوالات مسٹر عبدالرحیم صاحب گواہ نے بیان کیا مجھے انڈین سول سروس مین
ہندوستانی افسرون کا تجربہ ہے - یعنی اس قسم کے دو باشندگان دیگر صوبجات کو بھی
جانتا ہون - نہ کوئی دقت ہوتی ہے اور نہ مجھے کسی قسم کی انتظامی دقت کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے -
بجواب سوالات سر ایبرٹسن صاحب گواہ نے بیان کیا کہ پراونشل سروس خاندانی اور
قابل آدمیون کے مرغوب نہین ہے - دیگر اسامیون کا در بھی ممبران پراونشل سروس
کے لیے وا رہنا چاہیے - ایک ہی سروس مین یورپین اور ہندوستانیون کی تنخواہ
مین تفاوت نہونی چاہیے - کیونکہ دونون یکسان خدمات انجام دیتے ہین - ہند
ہندوستانیون کی دوگونہ حیثیت ہے ایک تو انکی ذاتی حیثیت اور دوسرے بوجہ
ملازمت انکی ترقی یافتہ حیثیت - ادنی درجہ کی مندرج فہرست اسامیون سے
میرا مطلب گورنمنٹ کی انڈر سکرٹری کی اسامی اور فنانشل کمشنر کی تین جونیر سکرٹری
کی اسامیون سے ہے -
شیخ امیر علی صاحب بس - آپ اس نظام سے مطمئن ہین جسکی خصوصیات سے آپ

ناواقف ہین - آپ کو یہ معلوم نہین ہے کہ پراونشل سروس مین کتنی اسامیان شامل ہین

ج - بیان تحریری مین مجھسے غلطی ہو گئی ہے -

بعدازان گواہ نے بیان کیا کہ جب صوبہ مین کوئی قابل آدمی دستیاب نہو تو دوسرے صوبہ سے مقرر کیا جاوے - جماعتی نیابت سے میرا منشا جماعتون کی نیابت سے ہے نہ کہ فرقون کی نیابت سے -

سید مہدی شاہ صاحب کی شہادت

مین اول درجہ کا مجسٹریٹ ہون - مین گوجیرہ کی دوسرے درجہ کی مینوسپلٹی کا میر مجلس ہون اور لوآباد کی مین زمیندار ہون - مین گریجویٹ ہون اور نہ انڈر گریجویٹ بجواب سوالات میر مجلس صاحب گواہ نے بیان کیا کہ مین یک وقتہ امتحان کا مخالف ہون مین دس فیصدی اسامیون کے لیے علیحدہ امتحان تجویز کرون گا - جو مطابق مختلف صوبجات و جماعتون کے ہونا چاہیے - میرا خیال یہ ہے کہ اس ملک مین بعض جماعتون مین بہت کچھ قومی جذبات پائے جاتے ہین اور قومی عناد بھی ہے - اسامیون کی تلاش اس جذبہ کو اور زیادہ ابھار دیگی اس صوبہ مین ہندو اور سکھ ۸ و ۶ اور مسلمان ۸ ر ۱ فی صد تعلیم یافتہ ہین مین خاندانی آدمیون کے لئے زور دیتا ہون - آبادی کی تعداد غالب زراعت پیشہ ہے خاندانی آدمی اچھی طرح حکومت کر سکتے ہین - ہم ان خاندانون کی تعظیم کرتے ہین - ہم صرف تعلیم یافتہ آدمیون کی دل سے تعظیم نہین کرتے ہین - امتحان صرف ایسا ہونا چاہیے کہ جس سے لیاقت کی جانچ ہو سکے - مین زراعت پیشہ کو مستثنی کرون گا اگر انہون نے امتحان میٹرکولیشن پاس کیا ہو تو وہ داخل کیے جاوین - دوسرون کے واسطے مین بی - اے کی ڈگری حاصل کرنا ضروری قرار دون گا -

میر مجلس صاحب - کیا میعار قابلیت گرا دینے سے سول سروس کی کمالیت مین فرق نہ آئیگا

ج - مین سول سروس کے واسطے یہ تجویز نہین کرتا ہون بلکہ پراونشل سروس کے لیے -

بجواب مزید سوالات گواہ نے بیان کیا کہ خاندانی نوجوان قلیل تعداد مین آتے ہین اگر گورنمنٹ ان کو داخل کرنا چاہتی ہو تو وہ وظایف دیوے - بی - اے کا امتحان ہندوستان مین پاس کیا جاوے اور بعد ازان انگلستان جانے کے لیئے وظایف دیے جاوین گرانی کے

باعث سے یہ ضروری قرار پاتا ہے کہ انڈین سول سروس و پراونشل سروس کی تنخواہ مین اضافہ کیا جاوے ۔ سفرخرچ کے متعلق مانند افسران ڈاک خانہ انکے ساتھ سلوک کیا جاوے یعنی جو سپرانٹنڈنٹ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار کے مشاہرہ دار ہین وہ سفرخرچ کے لیئے اول درجہ کے افسر قرار دیئے گئے ہین اور انکو صہ روزانہ اور ۸ رفی میل کی شرح سے بھتہ ملتا ہے ۔

بجواب سوالات لارڈ رونلڈشی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ اس صوبہ مین جو افسر تعنات کیئے گئے ہین وہ ہمیشہ رعایا کی نظر مین ہر دلعزیز رہے ہین ۔ ہوم سول سروس ہندوستانیو کو پسند نہین کرتی ہے نہ ہندوستانی لوگ آبادیون مین داخل نہین کیئے جاتے ہین ۔ تو پھر متحدہ امتحان سے کیا فائدہ ہے ۔

بجواب سوالات سرتھیوڈور مارسین صاحب گواہ نے بیان کیا ۔ زمیندار افسران ہمارے ساتھ اچھی طرح پیش آتے ہین ۔ بعض نیچے افسرون کے افسران ہمکو نظر حقارت سے دیکھتے ہین

س ۔ یعنی وہ حقارت کیساتھ پیش آتے ہین کیا آپ کوئی مثال اس قسم کی پیش کرسکتے ہین جسمین زراعت پیشہ شخص نے اسطور پر تکلیف اٹھائی ہو ۔

ج ۔ یہ میرا اور ان لوگون کا تجربہ ہے جن کا مجھ سے واسطہ رہا ہے

س ۔ مین پھر وہی سوال کرتا ہون ۔ کیا آپ کوئی ایسی قطعی مثال پیش کرسکتے ہین جسمین بھلائی نہین ہوئی ہو بلکہ برائی ہوئی ہو ۔

ج ۔ نہ مین اس قسم کی کوئی مثال پیش کرسکتا ہون اور نہ میرا خیال ہے کہ مین ثابت کرسکتا ہون یہ ذاتی معاملہ ہوجاوے گا ۔

سرمارسین صاحب ۔ پھر مین یہ سوال نکرون گا ۔

بجواب سوالات مسٹر میبج صاحب گواہ نے بیان کیا کہ اسٹیٹوٹری سروس از سرنو تازہ کرنے کی ضرورت نہین ہے بلکہ وہ لوگ بہ حیثیت ممبران پراونشل سروس داخل کیئے جاسکتے ہین ۔

بجواب سوالات شیخ امیر علی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ بلاشک مجھے معلوم ہے کہ مندرج فہرست اسامیون پر پراونشل سروس سے بھرتی ہوتی ہے سروس مختلف جماعتون کی نیابت کے لحاظ سے بھری جاوے ۔

آنریبل مسٹر جیمس کری صاحب کی شہادت

بجواب سوالات میر مجلس صاحب مسٹر جیمس کری صاحب نے فرمایا کہ میں اُن لوگون مین سے ایک حصہ بھرتی کرونگا۔ جو اسکول چھوڑتے ہین۔ گورنمنٹ کا کام نہایت عالمگیر ہو رہا ہے اور ملازمت ماتحت مین اضافہ ہو گیا ہے۔

س۔ آپ یہ محسوس کرتے ہین کہ آپ مانند سابق کے ڈپٹی کمشنر صاحب دورہ مین زیادہ وقت صرف نہین کر سکتے ہین۔

ج۔ مین انکو زیادہ مدد دینا چاہتا ہون۔

بجواب سوالات مزید گواہ نے بیان کیا کہ مجھے کاروبار مین بہی تجربہ ہے۔ اسسٹنٹ ۲۰ سے ۲۵ سال کی عمر کے اندر تین سو روپیہ ماہوار مشاہرہ پر آتے ہین اور پانچسو روپیہ ماہوار تک ترقی کرتے ہین کامیاب تجارتی اسسٹنٹ جو کچھ حاصل کرسکتا ہے اسکے اندازہ کے واسطے پنجاب کی حالت مناسب معیار نہین ہوتی ہے۔ ہندوستان مین ۶ سال کے بعد ساڑھے سات سو روپیہ ماہوار ملینگے۔ کاروباری آدمی کو جو توقع ترقی کی ہوسکتی ہے اسکا موازنہ مشکل سے انڈین سول سروس کے ساتھ ہوسکتا ہے۔ بمبئی و کلکتہ مین قابل آدمی دس سال کے عرصہ مین ایک ہزار سے ساڑھے بارہ سو روپیہ ماہوار تک ترقی کرسکتا ہے۔ اسطرف اشیا کی قیمت مین ۱۵ فیصد اضافہ ہوگیا ہے۔ کاروباری ماتحتون کو تین سال مین ۶ ماہ کی رخصت پوری تنخواہ پر مع سفر خرچ کی ملتی ہے۔

بجواب سوالات لارڈ رونلڈشی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ مین اسکا حامی ہون کہ امتحان انڈین سول سروس ہوم اور کلونیل سروس کے امتحان سے علیحدہ ہونا چاہئے میری خاص دلیل یہ ہے کہ ہندوستان کو اسطور پر بہترین اشخاص ملینگے۔ مجھے اس رائے پر حجت نہین ہے کہ بعد امتحان مقابلہ خصوصیت کے ساتھ کسی کام کی قابلیت حاصل کی جاوے امتحان مقابلہ صرف قابلیت کی جانچ ہے۔ لیکن میرا خیال یہ ہے کہ امیدوار اگر امتحان مقابلہ کے لیے چند مضامین لین تو وہ اچھے رہینگے۔ تجارتی اسسٹنٹ عام تعلیم اور کاروباری تربیت مستند کارخانون مین حاصل کررہے ہین۔ وہ ایک صیغہ کے انچارج کیے جاتے ہین مثلاً صیغہ حساب و کتاب۔ وہ حسب معمول یونیورسٹی کا امتحان پاس کردہ اشخاص نہین

ہوتے ہین - میرا یہ خیال نہین ہے کہ جو لوگ یہان کم عمر مین آتے ہین ان پر امراض کا حملہ زیادہ ہوتا ہے - تجارتی ماتحتان بالعموم ۱۴ یا ۱۵ سال کی عمر مین آتے ہین اور ان کی تعداد پچاس فی صدی ہے - ۱۵ فیصد یونیورسٹی مین تعلیم پائے ہوئے ہوتے ہین ان کا انتخاب لٹریری قابلیت یا عام قابلیت کی بنا پر نہین ہوتا ہے بلکہ معمولی دیکھ بھال کی جاتی ہے
بجواب سوالات سر تھیوڈور مارسین صاحب گواہ نے بیان کیا کہ مین پنجاب مین دستکاری پیشہ جماعت کا نمایندہ ہون - مین پنجاب کے ایوان تجارت کا نمایندہ ہون یہ ایوان بعض ہندوستانی دستکاریون کا نمایندہ ہے - اور وہ دستکاریان جدید طرز کی ہین - باستثناے ایک یا دو دستکاریون کے باقی ماندہ دستکاریون کا انتظام یوروپین کے ہاتھ مین ہے - اس صوبہ مین دستکاریان اس حد کامیابی تک نہین پہونچی ہین جس حد تک کہ دیگر ہمسایہ صوبہ مین پائی جاتی ہے کیونکہ یہان یہ وقت ہے کہ خام اشیا جن سے دستکاریان تیار ہوتی ہین نہین ملتی ہین - اس صوبہ مین دستکاری تجارت اور مہاجنی مین یوروپین کا حصہ گھٹا نہین جاتا ہے بلکہ وہ بڑھ رہا ہے یوروپین ہندوستانیون کو ایسی اسامیون پر مقرر نہین کرتے ہین کہ وہ رہنمائی کر سکین یوروپین کارخانون مین ہندوستانی یوروپین افسر کی ماتحتی مین رکھے جاتے ہین - اور انکو زیادہ سے زیادہ دوسو روپیہ ماہوار سے لیکر ڈھائی سو روپیہ ماہوار تک مشاہرہ دیا جاتا ہے محض مستثنات بھی ہین -
بجواب سوالات مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب گواہ نے بیان کیا مین اپنی یادداشت سے یہ بیان کیر رہا ہون - میرا خیال ہے کہ ایوان تجارت مین ہندوستانیون کا تناسب قریباً ۵۴ فیصد ہے وہ زیادہ تر اس صوبہ کے باشندے ہین ہندوستانی کارخانے زیادہ تر ہندوستانیون کے ہاتھ مین ہین - یوروپین کارخانون کو ہمیشہ یہ فکر رہتی ہے کہ قابل قدر خدمات کی حوصلہ افزائی کرین اور اسکا انعام دین انگلستان مین امیدوار داخل کرنے کا طریقہ یہی ہے لیکن ہندوستان مین یہ حالت نہین ہے - پنجاب مین چند بڑے بڑے کارخانے ایسے ہین کہ جو صرف ہندوستانی چلا رہے ہین -
بجواب سوالات مسٹر سلاتی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ کاروبار مین یوروپین

ماتحتون کی تنخواہ وہی ہے جو پہلے تھی۔ گرانی سے انپر اثر نہین پڑا بعض عہدون پر انکو کرایہ مکان وکرایہ گاڑی وغیرہ بھی دیا جاتا ہے۔ اگر ہم ان الاونس کا خیال کرین تو تنخواہ مین بہت زیادہ اضافہ نظر آئےگا اوسط درجہ کا کاروباری آدمی ۵۵ سال کی عمر مین ولایت واپس جاکر وہان کے کارخانے مین مدد دیتا ہے یا کسی دوسرے کارخانے مین داخل ہوکر اپنی آمدنی بڑھاتا ہے۔

بجواب سوالات مسٹر میکڈانالڈ صاحب گواہ نے بیان کیا کہ تجارتی نائبان بنگالون وغیرہ مین آتے ہین۔ بنک کے نائب کو بالعموم ایک سو روپیہ کا الاونس ملتا ہے۔ تجارتی نائب اگر بازار مین اپنی ساکھ جما دیتا ہے تو وہ بحیثیت درمیانی معاملہ کنندہ اپنی آمدنی بڑھا لیتا ہے ہم انکو اس طور پر اپنی آمدنی بڑھانے کی اجازت دیتے ہین۔

مین نوجوانون کو ۱۵ سال کی عمر مین انگلستان بھیجون گا ایک یہ دقت ہے کہ وہ عام طور پر اس عمر مین نہ جاوینگے لیکن اس دقت کو مٹانا چاہیئے۔ میرا خیال یہ ہے کہ جو نوجوان ۱۲ سال کی عمر مین داخل ہوگا وہ بمقابلہ زیادہ عمر والون کے زیادہ موزون اور سرگرم ہوگا۔ وہ ٹیکنیکل کے لئے بھی زیادہ مستعدی دکھاویگا۔

۱۲ سال اور ۲۵ سال کی عمر کے آدمی زیر ملازمت لئے جاتے ہین میعاد اقرار نامہ چار سال ہے۔ جو شخص اس مدت کو ختم کرکے جانا چاہتا ہے اسے سفر خرچ ملتا ہے۔ اگر وہ اسی شرط پر رہتا ہے تو اسے سفر خرچ ملتا ہے۔ مین نے ایوان تجارت بنگال کے معروضہ کو پڑھا ہے اسمین بہت سی سفارشات ہین اور یہ آدمی کام کرتے اور انعام پاتے ہین۔

س۔ جبسے آپ کی شہادت شروع ہوئی ہے مجھے یہ خیال پیدا ہوگیا ہے کہ آپ بہت فیاض اور کشادہ دل ہین لیکن مجھے حیرت ہے کہ آپ بنگال کے ایوان کے معروضہ پر صاد کرتے ہین۔

ج۔ مجھے خود یقین ہے کہ مین فراخدل اور فیاض ہون مین اس معروضہ کو وقیع سمجھتا ہون لیکن اسپر پورے طور پر صاد نہین کرتا ہون۔

س۔ پھر یہ بتایئے کہ آپ کی اصلی رائے کیا ہے۔

بعدازان گواہ نے بیان کیا کہ سروس مین بہت بڑی ضرورت انگریزی زبان کے لئے عادات خیالات اور طریق معاملات سے واقف ہونے کی ہے مین انگریزی امیدوارون کو ہندوستان مین زمانہ پروبیشن صرف کرنے کی ضرورت سمجھتا ہون۔

بجواب سوالات مسٹر فشر صاحب گواہ نے بیان کیا کہ کراچی مین ہندو مسلمان اور دیگر بزایک ہی کارخانہ مین ملازم ہین۔کوئی وقت اسمین پیدا نہین ہوتی ہے ۔ ممبران تجارتی جماعت اس طریقہ سے مطمئن نہین ہین جسکے ساتھ عدالتون مین تمام قضیے طے پاتے ہین۔پس مین تجارتی قانون چاہتا ہون اور خصوصاً قانون معاہدہ انڈین سول سروس کے نصاب مین داخل کیے جاوین۔گذرے بیس سال کے اندر پنجاب تجارت سے اثر پذیر ہوا ہے اگر ہنوز قانونی واقفیت کی زیادہ ضرورت نہین پائی جاتی ہے تو تجارتی ترقی اسکی ضرورت پیدا کردے گی۔

بجواب سوالات مسٹر سیج صاحب گواہ نے بیان کیا ۔ ہر ایک بات اس امر پر منحصر ہے کہ کس قسم کا امیدوار امتحان مین جاتا ہے اور یہ کہ وہ شخص انگریزی طریقون سے واقف ہے یا نہین ۔ اگر برٹش شخصیت مین کمزوری آجاوے گی تو تجارتی جماعت کے ساتھ اور ہندوستان مین سرمایہ لگانے کے معاملہ مین خلل پڑے گا۔ اور وہ اسطور پر ہندوستان کی بہبود پر زیادہ اثر ڈالے گا۔اگر زراعتی کیمیا سازی امتحان مین شریک کی جاوے تو نہایت مفید ثابت ہوگا مین نے کوئی اعتراض اسٹیوٹری اور پراونشل سروس مین ممبران ڈومیائلڈ جماعت کے داخلہ کے متعلق نہین سنا ہے ۔مین نے کسی حالت مین ہندوستانیون کو انڈین سول سروس سے خارج نہین کردن گا۔مین مانند آج کل کے اس صیغہ ملازمت کا در سب کے واسطے کھلا رکھون گا ۔ ان تجارتی نائبون کو بلاشک ایک یوروپین معیار زندگی قائم رکھنا چاہیے ساڑھے سات سو روپیہ اسکے واسطے کافی ہے ۔ ہندوستانیون نے تجارتی جماعت کی حاجات پورے کئے ہین بلکہ درحقیقت اس سے بھی زیادہ ۔

بجواب سوالات سر میرے ھینمک صاحب گواہ نے بیان کیا کہ ۲۰ سال اسطرف پراونشل سروس کی تنخواہ مقرر ہوئی تھی مین اسمین اضافہ کردن گا۔گذرے دس سال کے اندر مصارف زندگی مین ۲۵ فیصد اضافہ ہو گیا ہے مین بہت سے ممبران پراونشل سروس سے واقف ہون اور جن حالتون مین انکا گذر ہوتا ہے وہ بھی جانتا ہون انکو اپنا مرتبہ قائم رکھنے کے لئے بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے ۔ میری یہ رائے ہے کہ پراونشل سروس کی تنخواہ اور مرتبہ مین اضافہ ہونا چاہیے ۔میرا خیال ہے کہ مین اسی تداری کے ساتھ بیان کرتا ہون کہ یہ ایماندار صیغہ ملازمت ہے لیکن ترغیبات زیادہ ہین اور لائق وجہ تنخواہ مین معقول اضافہ ہونا چاہیے ۔انھون نے ایمانداری کے واسطے اپنی

نیک نامی قایم کردی ہے اور نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین - مین انڈین سول سروس کا امتحان پاس کرنے والون کی قانونی وقفیت کے بابت کچھہ نہین کہہ سکتا ہون لیکن انکو زمانہ پروبیشن مین کافی طور پر واقف ہو جانا چاہیئے -

س - کیا آپ کا یہ خیال نہین ہے کہ نوجوان ہندوستانیون کی قابلیت کا باعث وفور فکر و پریشانی ہے جس مین وہ بمقابلہ ۲۴ یا ۲۵ سال کی عمر کے یورپین کے مبتلا رہتے ہین -

ج - ہان ایک معقول حد تک تجارتی نا بیان کے لئے شرائط زحقعت وغیرہ انڈین سول سروس سے سراسر جداگانہ واقع ہوئی ہین کہ انکا موازنہ کسی طرح نہین ہو سکتا ہے -

سر رابرٹسن صاحب س - پنجاب مین تجارتی مقدمات کی تعداد بہت کم رہتی ہے اور تجارتی قانون نہایت دقیق اور خاص قسم کا واقع ہوا ہے کیونکر انکو یہ سکھایا جا سکتا ہے -

ج - دو سال کے پروبیشن کے اندر وہ یہ سیکھہ سکتے ہین -

بجواب مزید سوالات گواہ نے بیان کیا کہ ۱۸ سال کی عمر کا ہندوستانی کافی طور پر چست و چالاک ہوتا ہے اور وہ ۱۹ سال کے یورپین کے برابر ہوتا ہے بلاشک چند اسامیان ممبران سول سروس کے لئے مخصوص ہوتی ہیا ہین - لیکن اس صیغہ مین سب کے واسطے میدان کھلا ہونا چاہیے اور اسمین رو رعایت کو دخل نہو وے -

بجواب سوال ہری کشن کول صاحب گواہ نے بیان کیا کہ مدت ملازمت کے لحاظ سے تنخواہ دینے سے وقت دور ہو جاوے گی -

بجواب سوالات شیخ امیر علی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ مین پراونشل سروس کے ستوجب افسران کے لیے مندرج فہرست اسامیون کے طریقہ کو وسعت دون گا - مین ان اسامیون کو پراونشل سروس مین شامل کردون گا - مین اس صیغہ مین سراسر اصلاح کا حامی ہون یہ مقصود نہین ہے کہ سر دست اگزیکٹو و جوڈیشل اختیارات علیحدہ کر دیے جاوین - تجارتی مقدمات کے شمار مین اضافہ ہونا اور انکی پیچیدگی نے عدالتہاے دیوانی کے کام مین اضافہ کر دیا

لفٹننٹ کرنل پوپہام ینگ صاحب کی شہادت

مین پنجاب مین اور آٹھہ سال تک ریاست پٹیالہ مین ملازم رہا ہون - میرا اسکیم یہ ہے کہ پراونشل امتحان لیا جاوے اور اگر یہ منظور کیا جاوے تو مین اسکا حامی ہونگا کہ لندن کے

امتحان مین ہندوستانی شریک ہون - میرا خیال یہ ہے کہ یہ طریقہ بلاشک قابل اطمینان ہونا
چاہیے - مین کل اسامیون کا ½ حصہ ہندوستانی امتحان کے لیے مخصوص کرون گا - ۶ یا ۷
اسامیان ہر سال موجود ہونی چاہئین - مین اس پر زیادہ زور دیتا ہون کہ ہر ایک صوبہ کے
آدمی اپنے صوبہ مین مقرر کیے جاوین - مین یہ نہین کہتا ہون کہ دیگر ہمسایہ صوبجات کے
آدمی قابل ثابت نہون گے لیکن کسی اور امر مین تفاوت ہونا چاہیے - مجھے دیگر صوبجات
کے افسران سول سروس کا تجربہ نہین ہے - پس مین یہ نہین کہہ سکتا ہون کہ انکو جو موقع
حاصل تھے اسنے انہون نے پورا فائدہ اٹھایا جسقدر قابل آدمی ملینگے مین انکو نامزد کرون گا
مین انکے واسطے اسامیون کا ایک تناسب معین نہین کرون گا میرا خیال ہے کہ لفٹننٹ گورنر
صاحب بہادر خود امیدوارون کے انتخاب کے معاملہ مین غیر سرکاری راے دریافت
فرماوینگے - مین خاندانی اشخاص کی نسبت زور دون گا لیکن بہت زیادہ نہین - مین ہر
وقت انتخاب امیدواران انکا خیال رکھون گا - نامزدگی کے لیے خاندانی اشخاص کی
تعریف قرار دینا آسان نہوگا - سردست معدودے چند اچھے خاندانون مین ضروری
تعلیمی قابلیت پائی جاوے گی - زمیندار فرقہ بہ حیثیت مجموعی سروس مین ہندوستانیون کا
اضافہ مبارک تصور کرے گا - مین علاوہ انڈین سول سروس کی اسامیون کے مندرج
فہرست اسامیان بھی قایم رکھون گا - اس سے بلاشک اسامیون کی موجودہ تعداد مین
معقول اضافہ ہوگا - میرا خیال یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر کے حوالہ کسی اسسٹنٹ کمشنر کو
کرنے سے اسکی ضروری تربیت ہو جاتی ہے - السنہ کے معاملہ مین روز بروز زوال ہوتا
جاتا ہے - میرا طریقہ یہ ہے کہ مین وکلا کو انگریزی زبان مین مجھے خطاب کرنیکی
اجازت دیتا ہون اگر وہ ایسا کرنا چاہتے ہین - وہ بسا اوقات ایسا کیا کرتے ہین
س - کیا آپ کو اس سے اتفاق ہے کہ ۳۰ سال کی عمر مین افسر کو ضلع کا انچارج ہونا چاہیے -
ج - جو کچھ مین نے تحریر کیا ہے اسکے مطابق نہوگا ۸ سال کی ملازمت مین اس کی
عمر ۳۲ یا ۳۳ سال کی ہو جاوے گی - مین انڈین سول سروس مین کم عمر کے
آدمی داخل کرنے کا حامی ہون -
مین اسکے موافق ہون کہ مدت ملازمت کے لحاظ سے تنخواہ دون تاکہ ان لوگون کو
خاص قسم کا الاونس دیا جاوے جو اسکے مستوجب ہین -

یہ میرا خیال یہ ہے کہ انریری مجسٹریٹ صاحبان بہ حیثیت مجموعی کار آمد خدمات انجام
دے رہے ہین - مین نے حال مین اونکا شمار بڑھایا ہے - شہرون مین انریری مجسٹریٹ
کی پنچین ہین لیکن دیہی مقام مین معدود دے چند ہین اس طریقہ کی توسیع سے
اس صیغہ کے افسران کو معقول راحت ملے گی - مین ممبران سبارڈنیٹ سروس
کو پراونشل سروس مین ترقی پانے کی اجازت دونگا - مین اسکا حامی بھی ہون
کہ امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے زیادہ تعداد بھرتی کی جاوے -
بجواب سوالات مسٹر ہیمک صاحب گواہ نے بیان کیا کہ مین یہ اجازت دونگا
کہ اسسٹنٹ کمشنر وہی تنخواہ پاوے جو ڈپٹی کمشنر کو دیجاتی ہے بشرطیکہ کسی دوسرے
ضلع مین مقامی آدمی تامقامی کیا رہا ہو - اس سے اس صیغہ ملازمت کا فائدہ ہے
مین ڈپٹی کمشنر کے درجہ کی اسامی کی کوئی تنخواہ مقرر نہ کرونگا بلکہ جو ڈپٹی کمشنر ہو
سکے وہ رعیہ پر ممتاز کیا جاوے اسکو اسکے واسطے الاونس دیا جاوے اور مدت ملازمت
کے لحاظ سے اسکی تنخواہ مقرر کی جاوے - مین نے اس صوبہ مین نظام ڈسٹرکٹ بورڈ
دیکھا ہے - مجھے اس سے کافی اطمینان ہے - میرا خیال ہے کہ موجودہ حیثیت مین صیغہ
پراونشل سروس مرغوب ضرور ہے میرا یہ خیال ہے کہ اسسٹنٹ کمشنری کے عہدہ پر
مقرر کرنے کے لیے ہمارے پاس کافی سامان نہین ہے یعنی ایسے آدمی موجود نہین ہین
کہ جو پراونشل سروس مین داخل ہون مجکو جدید قسم کے عہدہ دار اسکے واسطے تیار کرنا
ہونگے - عمر گھٹانے کے موافق اور خلاف دونون کے لیے دلایل پیش کی جاسکتی ہین
مین نے اس معاملہ مین ہنوز کسی جانب پختہ راے قایم نہین کی ہے - یہان جو سویلین
آتا ہے اس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ نہایت ہوشیار اور جہاندیدہ ہوگا -
نوجوان سویلین بہت جلد زبان سیکھ لیگا لیکن مین یہ نہین کہہ سکتا کہ کیا ۲۴ سال
کی عمر کا آدمی ایسا ہی ثابت ہو سکتا ہے یا نہین -
بجواب سوالات مسٹر میج صاحب گواہ نے بیان کیا کہ تغیرات عمل مین لانے سے میزان
شوشل تعلقات کے پہلے برابر ہونگے - لیکن کوئی وقت ایسی نہین ہے کہ جس پر غالب آنا
ناممکن ہو - میرا خیال ہے کہ رعایا کی جماعت علم سے کوئی مطالبہ پیش نہین کیا ہے
اصلیت یہ ہے کہ وہ اسکو محسوس نہین کرتے ہین لیکن وہ آئندہ ضرور محسوس کرینگے

امیدواروں کو نامزد کرنے کا اختیار بعض حکام کے سپرد کیا جاوے - مثلاً یونیورسٹی وغیرہ - لیکن انکے طرز عمل کی نگہداشت کی جاوے - اس صوبہ مین اجتماع اختیارات نہایت مفید ہے میری راے یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر جس کا یہ کام ہے کہ وہ ضلع کے جرایم کی رپورٹ کرے اپنے ماتحت مجسٹریٹون پر دباو نہین ڈالتا ہے - بلکہ وہ عام طور پر انکو ہدایت کر سکتا ہے یا انسے اس قسم کی گفتگو کر سکتا ہے جسکا اثر گہرا پڑے - جو ایگزیکٹو تجربہ حاصل کیا جاتا ہے نہایت بیش قیمت ثابت ہوتا ہے خواہ کوئی افسر اس صیغہ مین رہے یا نرہے -

بجواب سوالات مسٹر فشر صاحب گواہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ بورڈ کو معین تعداد نامزد کرنے کا اختیار دیا جاوے جہان کہین امیدوار ان اسکولون اور یونیورسٹی وغیرہ سے منتخب کئے جاوین جن کو ان کا اختیار حاصل ہو تو انتخاب منظور کیا جاوے - لیکن اسکے علاوہ جو امیدوار ہون تو وہ خود بورڈ کے سامنے حاضر آوین یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم کسی طریقہ سے اس کا یقین نہین دلا سکتے ہین کہ سراسر ناکامی نہوگی لیکن میرا خیال یہ ہے اگر امیدوار خاندانی ہون گے اور انہون نے اسکول یا یونیورسٹی مین اچھی تعلیم پائی ہوگی تو نتیجہ اچھا نکلے گا -

س - کیا ایک صوبہ پنجاب کا آدمی دوسرے صوبہ مین قبول کیا جاوے گا -

ج - ہان -

مسٹر فشر صاحب - تو پھر اسی باعث سے آپ پرادنشل امتحان کی سفارش فرماتے ہین - السنہ کے سیکھنے مین جو کوتاہی ہوتی ہے اسکو تحریر کے ذریعہ سے مٹانا چاہیے - ورمن کریکٹر مین بہت کم کتابین شایع ہوتی ہین - میرا خیال ہے کہ سردیشیون کو اگر انگلستان مین کچھ بھی وقت ملے تو وہ دیسی زبانون کی صرف و نحو سیکھہ سکتے ہین - میرا خیال ہے کہ اس صوبہ مین فارسی زبان ضروری ہے - اس سے سویلین اصحاب کو رعایا کے ساتھ بات چیت کرنے مین مدد ملے گی -

بجواب سوالات مسٹر میکڈانلڈ صاحب گواہ نے بیان کیا - اگر لندن مین امتحان ہونے کے لیئے عمر ۱۹ سے ۱۷ سال کردی جاوے تو امیدوارون کا انتخاب

ہونا تسکل ہو جاوے گا - کیونکہ ضروری اوصاف اسوقت تک نمایان ہونگے
س - دو طریق ہین - یا تو قبل امتحان مقابلہ کے نامزدگی ہو یا گورنمنٹ کو بعد
امتحان مقابلہ کسی شخص کو خارج کرنے کا زیادہ اختیار حاصل ہو -
ج - مین ان دونون تدبیرات پر یقین نہین کرتا ہون - جو شخص ایکبار
ملازمت مین داخل ہوا ہو وہ اس وقت تک نکالا نہ جاوے جب تک کہ وہ
کسی نہایت ہی نامناسب فعل کا قصوروار نہو وے -
بجواب مزید سوالات گواہ نے بیان کیا کہ کیتی کسی ایسے شخص کو نکال نہین
سکتی ہے کہ جو ملازمت مین ہو -
مختلف اسکولون سے امیدوار نامزد کرنے مین مین صرف انکی تعداد کا لحاظ نرکھونگا
بلکہ انکے طرز امتحان کا خیال بھی رکھونگا -
مجھے ایسے امیدوارون سے واقفیت ہے کہ جو بہت تیز نہ تھے لیکن بعد مین کامیاب
ثابت ہوئے اور جو امتحان مین نہایت ہونہار ثابت ہوتے تھے وہ بعد مین ناکام رہے
س - تو آپ یہ محسوس کرتے ہین کہ موجودہ طریقہ مکمل نہین ہے -
ج - نہین - مکمل نہین ہے -
س - یعنی وہ بہت کچھ کوتاہ ثابت ہوتا ہے -
ج - ہان -
بجواب سوالات مسٹر سلائی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ اکثر اوقات وکلا انگریزی زبان مین
عدالت کو خطاب کرتے ہین - مجھے معلوم نہین ہے کہ ہندوستانی ججون اور مجسٹریٹون
کے بیانسے ویسی زبان زیادہ بولی جاتی ہے یا نہین -
مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب س - کرنل نیک صاحب میرا خیال ہے کہ آپ
اسکے حامی ہین کہ ہندوستانیون کا شمار ملازمت مین بڑھایا جاوے اور باانیہمہ
آپ اسکے مخالف ہین کہ لندن کے امتحان مین ہندوستانی داخل ہون - آپ
اسکے واسطے کیا دلیل پیش کرتے ہین -
ج - کیونکہ جو لوگ انگلستان نہین جا سکتے ہین انکے حق مین یہ طریقہ اچھا نہ ہوگا
س - لیکن آپ جانتے ہین کہ بعض والدین اپنے لڑکون کو انگریزی تعلیم حاصل

کرنے کے لئے انگلستان بھیجتے ہین - کیا آپ ان لوگون کو لندن کے امتحان مین داخل
ہونے دین گے - فرض کیجئے کہ آپ ہندوستان مین بھی امتحان رائج کرین تو کیا آپ
ایک ثلث کی حد قایم کر سکین گے -

ج - اس مین کوئی اعتراض سواے اسکے ہوگا کہ جو اسامیان یوروپین کے لیے مخصوص
ہین انکے واسطے بھی مقابلہ کا طریقہ جاری کیا جاوے - مجھے کوئی وجہ نظر نہین آتی ہے
کہ اس معاملہ پر زیادہ زور دیا جاوے -

مسٹر جسٹس عبد الرحیم صاحب - مین نے آپ سے ایک وجہ بیان کی ہے اور وہ
یہ ہے کہ بعض والدین اپنے لڑکون کو انگریزی تعلیم کے لیے وہان بھیجنا چاہتے ہین

گواہ - مین نے اعتراض کا ذکر کیا ہے اسکو مین نظر انداز نہ کرون گا -

بجواب سوالات سر ابرکسن صاحب گواہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ بعض افسران
کے ذریعہ سے جو نامزدگی ہوتی ہے انکی جانچ بھی گورنمنٹ کرتی ہے اور بعد ازان
اسکی منظوری ہوتی ہے اور امیدوارون کو امتحان مقابلہ مین شریک ہونے
کی اجازت دی جاتی ہے اور اگر یہ طریقہ علحدہ امتحان کے لیے بھی رائج کیا جاوے
تو قابل اطمینان ہوگا -

بجواب سوالات ہری کشن کول صاحب گواہ نے بیان کیا بعض ایسے خاندانی اشخاص ہونگے جو مقابلہ
مین پورے نہین اترینگے - مین پراونشل سروس کو زیادہ مرغوب بنانا چاہتا ہون -

بجواب سوالات شیخ امیر علی صاحب گواہ نے بیان کیا کہ مین اسکا حامی ہون نامزدگی کے طریقہ
کے ساتھ امتحان مقابلہ بھی ہو - چونکہ مقدمہ بازی مین روز بروز اضافہ
ہوتا جاتا ہے اس لئے جوڈیشل مشنری کو زیادہ مستحکم بنانے کی
ضرورت ہے - مین یہ قبول نہین کرتا ہون کہ نقشہ جات کی تیاری
مین انکا کتنا اور جوڈیشل افسران کا وقت ضایع ہوتا ہے - گواہ
نے کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ ہم لوگون کو طبی مشورہ مفت ملے -

میر مجلس صاحب - کل سروس کے واسطے آپ یہ چاہتے ہین -

گواہ - مین صرف یہ چاہتا ہون کہ فوجی افسرون کے خاندانون کو مفت طبی مشورہ ملے

خان عبدالغفور خان کی شہادت

صاحب پریسیڈنٹ اور دیگر ممبران کمیشن کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا: پراونشل
سروس میں اسی صوبہ کے آدمی ہونے چاہئیں۔ اگر غیر صوبوں کے آدمی مقرر کئے جائیں گے
تو وہ زبان سے نا آشنا ہونے کی وجہ سے گھاٹے میں رہیں گے۔ سول سروس کے
ممبروں کو رخصت وغیرہ کے متعلق زیادہ آسانیاں حاصل ہونا چاہئیں۔ میں ایسے
ہندوستانی افسروں کو جانتا ہوں جو اچھے وقت تک اپنے عہدہ سے الگ نہیں ہوئے
بلکہ بعض تو سرکاری فرائض انجام دیتے ہوئے مرجاتے ہیں۔ سول سروس کے نصف عہدہ
انگریزوں کو اور نصف ہندوستانیوں کو ملنے چاہئیں۔ جن افسروں کو دوسرے صوبوں
میں زمینداری ہو۔ اگر وہ اس صوبہ میں تعینات ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ میں نے
ڈسٹرکٹ جج کی حیثیت سے تجربہ حاصل کیا۔ مگر بطور اسسٹنٹ کمشنر کے مجھے بہت سا کام
کرنا پڑتا تھا۔ اسسٹنٹ کمشنروں کو ہر قسم کا کام دیا جاتا ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر ہی سیشن کے
انچارج بھی بنائے جاتے ہیں۔ منصفوں اور تحصیلداروں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر منصفوں
کو پراونشل سروس میں داخل کیا جائے تو تحصیلداروں کو ناراضگی کا موقع ملیگا۔ تقریباً
سب منصف [illegible] پراونشل سروس کے ممبروں کو اسسٹنٹ
کمشنر مقرر کرنا ہو تو پانچ سال کا تجربہ ضروری قرار دیا جائے۔ صرف طرز معاشرت کی وجہ
سے کبھی انگریز ہندوستانیوں سے نفرت کرتے ہیں۔ منصفی کا کام خاص دیوانی ہونا چاہئے
خاندانی آدمی گورنمنٹ کے اقتدار کو آسانی قائم رکھ سکتے ہیں اور خاندانی آدمیوں کا
اثر ان کے اپنے ضلع سے بھی باہر ہوتا ہے۔ دوسرے صوبوں کے آدمیوں کو یہ بات
نصیب نہیں ہو سکتی۔ اختیارات کی علیحدگی اب موجودہ حالت میں مفید نہیں ہوگی
موجودہ حالات کو دیکھ کر میرا یہ خیال ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ایسے وسیع اختیارات
دیئے جائیں کہ وہ فوراً مجبور ہوں کہ زیادہ کرنے کے لئے تجاوز اختیار کریں۔ میں کوئی ایسی
تدبیر بتا نہیں سکتا جس سے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا گیا ہو۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
گورنمنٹ ہند اور اپنی رعایا کے درمیان واسطہ کا کام کرے اور ہر ایک معاملہ پر غور و فکر
کرنے کے قابل ہو رعایا سے پوری ہمدردی ہو۔

ہین ڈیرہ غازی خان ہین سشن جج اور جرگہ کا جج رہ چکا ہون مین جرگہ کے طریقہ کے برخلاف ہون اس سے کوئی فائدہ نہین ہے یہ پنجاب کے لیے اچھا نہین ہے
زراعت پیشہ گروہون کا ایک حصہ گورنمنٹ کی ملازمت کے قابل ہے انتخاب کے وقت ہر فرقہ اور ہر قوم کے آدمی لینے چاہئین مگر سب سے مقدم انتظام کی خوبی ہے مین سول سروس کا امتحان ہندوستان مین لیے جانے کے حق مین نہین ہون مین منصفون کو فوجداری کے کچھ اختیارات دینے کے حق مین بھی ہون ۔ خاندانی نوجوان پراونشل سروس مین داخل ہونے سے کتراتے ہین ۔ جب کوئی آدمی پراونشل سروس کا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہو تو اسے وہی تنخواہ ملے اور وہی حقوق حاصل ہون جو اسی درجہ کے اور افسرون کو حاصل ہین ۔ انہین دوگنا خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے ایک طرف تو اپنے ہندوستانیون سے میل ملاقات رکھنے کے باعث اور دوسرے بڑے عہدیدار ہونے کے باعث انگریزی ٹھاٹھ رکھنے پڑتے ہین ۔ اگر کسی ہندوستانی ڈپٹی کمشنر کے گھر بیاہ شادی ہو تو اسے بہت سا خرچ دستور کے مطابق برداشت کرنا پڑتا ہے اگر اسے سول سروس کے امیدوار کی تنخواہ سے صرف $\frac{2}{3}$ ملے تو وہ ان اخراجات کو پورا نہین کر سکتے اسلیے مین یہ سفارش کرتا ہون کہ پراونشل سروس کے آدمیون کو ڈپٹی کمشنری پر مقرر ہون سول سروس والون سے صرف پانچوان حصہ کم تنخواہ ملنی چاہیے ۔

ملک عمر حیات خان ٹوانہ کی شہادت

مین نے چیفس کالج لاہور مین تعلیم پائی ہے مین زمیندار ہون ۔ مین دو مرتبہ وائسریگل کونسل کا ممبر رہ چکا ہون ایک مرتبہ مسلمانان پنجاب کی طرف سے اور دوسری مرتبہ زمیندارون کی طرف سے نامزد ہوا تھا ۔ مین آنریری کپتان بھی ہون ۔
مین موجودہ انڈین سول سروس کے امتحان مین کوئی تبدیلی نہین چاہتا ۔ پراونشل سروس مین اچھے خاندانون کے لڑکے لینے کی سفارش کرون گا ۔ کیونکہ یہ خاندان نادار ہوگئے ہین اور سال بسال ان کا شمار کم ہوتا جاتا ہے ۔
صاحب پریسیڈنٹ ۔ اچھے خاندانون کی ناداری انکے لڑکے پراونشل سروس مین نہ لیے جانے کا باعث نہین ہونا چاہیے (قہقہہ)
لندن کے امتحانات مین مین یہ سفارش کرون گا کہ اچھے گھرانون کے لڑکے چنے اور انہین مقابلہ کے

امتحان مین آنے دین:

ہندوستانیون کو سردست کل اسامیون کا ½ حصہ ملنا چاہیے - بعد ازان رفتہ رفتہ ½ ہو جاے - پنجابیون کا شمار بڑہتا جاتا ہے اور مین انہین دوسرے صوبون مین بھی تعینات دیکھنا چاہتا ہون -

آئی ایس کا زمانہ ہندوستان مین بسر ہونا چاہیے ۲۱ و ۲۲ سال کی عمر مین وہ ہندوستان پہونچین گے ۴ سال امیدواری مین بسر کرینگے بعد وہ ذمہ داری کا کام کرنیکے قابل ہو جاوینگے یہ میعاد زیادہ نہین ہے اس سے وہ خوب قابل ہو جائین گے اسے بہت سے مضامین کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے سول سروس کے تازہ وارد نوجوانون کو مین کچھ مدت تک ہندوستانی افسرون کے ماتحت تربیت کے لیے رکھون گا - بعد ازان وہ کسی انگریز کے ماتحت بھی رہ سکتے ہین - اگر وہ شروع شروع امیدواری کے کام پر لگا دیے جائین گے تو انہین بدمعاشون سے زیادہ واسطہ پڑے اور وہ اس ملک کے لوگون کے بارہ مین اچھا خیال نہین کرینگے لیکن جب وہ تجربہ کار آدمیون کی ماتحتی مین کام شروع کرین گے تو وہ انہین اس ملک کے اصل حالات سے آگاہ کرینگے اس صوبہ مین منصفون کی تنخواہ شوبجات متحدہ سے کم ہے پراونشل سروس والون کو موجودہ پنشن سے ایک چوتھائی زیادہ ملنا چاہیے مین امیدوارون کی تربیت کے لیے ایک کالج دہلی مین قایم کیے جانے کی سفارش کرتا ہون کو اس کالج کے لیے ڈیرہ دون اچھا ہوگا مگر دہلی مین یہ فائدہ ہوگا کہ وہ گورنمنٹ کے زیر نظر ہوگا -

ہندوستان کے باشندون مین وہ تمام لوگ داخل ہین جنہون نے اس ملک کو اپنا مستقل گھر بنا لیا ہے پراونشل سروس اور انڈین سروس [illegible] ہونا چاہیے ملازمت مین اچھے خاندان کے وکیل بیرسٹر اور بہت قابل آدمی داخل کرنے کی سفارش کرون گا -

مین امپیریل لیجسلیٹو کونسل کا ممبر تو نہین ہون - مگر مین وایسرایگل کونسل مین ان کی نیابت کرتا رہون اور کئی ایک سے میری واقفیت ہے اگر انہین سول سروس مین لیا جائے تو بہت اچھا ہو جو جیفس کالجون مین پڑہتے ہین وہ بات خاص چیدہ افسر انہین تعلیم دیتے ہین انکی تعلیم بہت اعلے قسم کی ہوتی ہے میرے خیال مین کمشنری کا عہدہ منسوخ کر دینا چاہیے - یہ سراسر فضول اور تضیع اوقات ہے، اگر ایسے اور بھی وسیع اختیارات دیے جاتین تو یہی لوگ اسکے فیصلہ سے ناراض ہوکر لوکل گورنمنٹ کے پاس جائین گے اس لیے

مین کمشنر رعایا اور گورنمنٹ کو ایک ناحق کی سردردی سے بچاتا چاہتا ہون شاہپور کے رہنے والے کو راولپنڈی جانا پڑتا ہے حالانکہ لاہور اس سے کہین نزدیک ہے پنجاب مین پانچ کمشنر اور ایک لفٹننٹ گورنر ہے اپنا وجود ثابت کرنے کے لئے کمشنر دورہ پر جاتا ہے -
اس زراعت پیشہ آبادی کو مصیبت اٹھانی پڑتی ہے ڈپٹی کمشنر اس سے پہلے دورہ پر ہوتا ہے اس سے بھی اہل دیہات کو تکلیف ہوتی ہے کمشنر کے پاس صرف مالگذاری کی اپیلین جاتی ہین - لیکن آج کل ریلوے موجود ہے آدمی آسان لاہور پہونچ سکتا ہے -
پندرہ روپیہ ماہوار پر گذارا کرنے والا آدمی پڑھکر امتحان پاس کرتا ہے اور ڈھائی سو روپے کی اسامی حاصل کرتا ہے اور ڈیڑھ سو ماہوار بچاتا ہے لیکن جو لوگ ڈیرہ دوسو ماہوار خرچ کرنیکے عادی ہین وہ گھر مین کوئی کام نہونے کے باعث ملازمت کرلیتے ہین جیسے انگلستان کے امیر آدمی صیغہ بحری مین بھرتی ہو جاتے ہین اور خرچ گھر سے منگواتے ہین آج کل ہر ایک شئے گران ہورہی ہے اسلئے تنخواہ بڑھانی چاہیے -
تحصیلدار اور منصف یکسان درجہ کے ملازم ہین دس سال پیشتر آنریری مجسٹریٹ بیشک ان پڑھ ہوتے تھے اور اپنے رشتہ دار رفیقون کے دست نگر رہتے تھے مگر اب وہ حالت نہین ہے تعلیم ترقی کر گئی ہے -
اس کے بعد صاحب پریسیڈنٹ نے اعلان کیا کہ اس صوبہ مین کمیشن کا کام ختم ہوگیا ہے -

اور کمیشن ولایت کو واپس گیا -

ضمیمہ اخبار ہندوستانی شنبہ ۱۶ اگست ۱۹۱۳ع
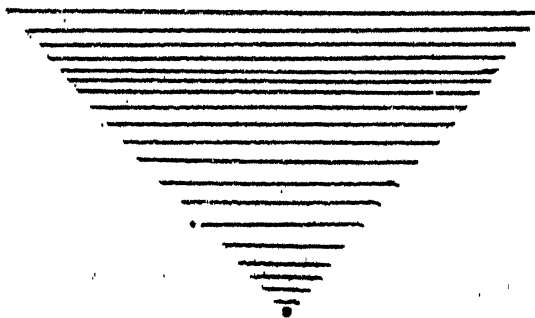
پبلک سروس کمیشن مدراس میں

۸ جنوری ۱۹۱۳ع سے پبلک سروس کمیشن نے مدراس میں فورٹ سینٹ جارج کے کونسل چیمبر میں اجلاس شروع کیا - لارڈ اسلنگٹن صاحب بہادر صدر نشین ولارڈ رونالڈشے صاحب سر مرے ہمیک صاحب - سر ولنٹا چیرل صاحب - سر تھوڈور مارلین صاحب مسٹر ریسے میکڈانلڈ صاحب مسٹر سلالی صاحب - مسٹر گوکھلے صاحب - مسٹر میج صاحب - مسٹر چوبل صاحب اور مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب موجود تھے مسٹر فشر صاحب اسوقت تک مدراس میں نہیں آئے تھے -

صدر نشین صاحب نے قبل آغاز کارروائی ایک مبسوط تقریر حسب ذیل فرمائی -

لارڈ اسلنگٹن صاحب بہادر کی تقریر

صاحبو - قبل اسکے کہ ہم گواہان کے بیانات قلمبند کرنا شروع کریں جو آج ہمارے سامنے پیش ہونے والے ہیں میں چند تمہیدی امور اس کمیشن کی تحقیقاتی کارروائی کے آغاز کے ساتھ بیان کرنا چاہتا ہوں -

(۲) اولاً میں اپنے ہم نشینوں کی جانب سے اور نیز خود یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس تاریخی احاطہ کے دارالسلطنت میں آکر ہمکو کسقدر مسرت ہوئی ہے اور جب سے ہم یہاں آئے ہیں گورنر صاحب - لوکل گورنمنٹ اور مختلف سرکاری و غیر سرکاری ممتاز اصحاب نے جتنے ملنے کا ہمکو موقعہ ملا ہے جس گرمجوشی اور خلوص کے ساتھ ہمارا خیر مقدم کیا ہے اس سے ہمکو کس درجہ اطمینان ہوا ہے اور اس جوش خیر مقدم کے ساتھ چاروں طرف سے ہمکو نہایت خوشی کے ساتھ بیش قیمت امداد ہمارے کام کی تیاری اور انتظامات میں ملی ہے جسکے واسطے ہم نہایت شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں - ہم لوکل گورنمنٹ کے نہایت مشکور ہیں کہ انھوں نے تحقیقات کے واسطے اپنا ایوان کونسل اور اسکے متعلقہ مکانات جو فورٹ سینٹ جارج میں ہیں ہمارے سپرد کئے ہیں جو خود ہمکو اُن بہت سے جوشیلے واقعات کی یاد دلاتی ہے جنھوں نے ہندوستان کی تاریخ میں خاص حصہ

لیا ہے۔ بعد ازان ہم گورنمنٹ اسکی کونسل اور اسکے حکام اور نیز غیر سرکاری اشخاص کے مشکور ہین جنہون نے اس درجہ خوشی کے ساتھ ہمارے سوالات کے متعلق معلومات ہم تک پہونچانے کے لیئے ہماری دعوت قبول فرمائی ہے۔ ہم اسکے نہایت مشکور ہین کہ انہون نے نہایت جلد مکمل جوابات بھیجے کہ جس سے ہمکو اپنی تحقیقات قائم کرنے کے لیئے بیش قیمت بنیاد ملگئی اور اس باب خاص مین مجھے گورنمنٹ پریس کے شکریہ قدر دانی سے دریغ نہ کرنا چاہیئے جس نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اسقدر محدود وقت کے اندر کام کا ایک انبار ختم کر دیا۔ بڑے دن کی تعطیلین مین بھی چونکہ یہ مشقت کی گئی لہذا اسکے واسطے سب صاحبان سے معافی مانگی جاتی ہے

(۳) ایسی حالت مین یہ درست نہوگا کہ مین کو جنھے اپنی مطلب براری کا شکار بنایا تھا انکو ہم بڑے دن کی مبارکباد دین۔ پس کمیشن کو یہ لازم ہے کہ قبل اسکے کہ وہ دیگر صوبجات کی جانب روانہ ہو تمام صاحبان کو سال نو کی مبارکباد دے۔

(۴) اب جو کام ہمارے روبرو پیش ہے اسکے جانب رجوع ہوتا ہون کیونکہ پبلک کو یہ جاننا لازمی ہے کہ کمیشن کیا کارروائی عمل مین لانے کا قصد رکھتی ہے۔

(الف) ہماری تجویز یہ ہے کہ اگر ممکن ہوا تو ہم امسال تمام احاطون اور صوبون کا دورہ کرینگے اور اپنے مجوزہ دورہ کا پروگرام شایع کرینگے۔ سردست یہ طے پایا ہے کہ ۲۰ تاریخ کی شام کو ہم کلکتہ روانہ ہونگے اور وہان سے برہما جاوینگے۔ ہمکو امید ہے کہ ہم ہر ایک صوبہ مین اسقدر وقت صرف کرسکینگے کہ تکمیل تحقیقات کے لیئے کافی ہوگا۔ ہماری نظر مین پبلک کی جو خواہش ہے اسکے پورا کرنے کا حتی الامکان ہم نے انتظام کیا ہے اور ہمارے سامنے جو گواہ پیش ہونے والے ہین انکی تعداد بھی محدود رکھی ہے اس طریقے سے ہمارے سامنے ہر فرقہ کے خیالات اور رائے پیش ہوسکیگی۔ اگر ہم ان سب کی پوری زبانی شہادت لین جو بحیثیت گواہ ہمارے سامنے پیش ہون گے۔ تو جسقدر وقت مقرر کیا گیا ہے اسکا دو چند بھی کافی نہوگا اور ہماری تحقیقات کو ہر ایک صوبہ مین نہایت طول ہوگا اور وقت کا زیان ہوگا۔ چنانچہ گواہان نے سوالات کے جو مطبوعہ جوابات یا اپنی تحریرات بھیجی ہین انکے ذریعہ سے یہ دقت جاتی رہیگی اور مجھے ہر ایک گواہ کا طویل بیان قلمبند کرنے کی ضرورت باقی نرہیگی یہ طریقہ جو ہم اختیار کرینگے اس سے

مجھے امید ہے کہ یقیناً شہادت بھی موثر طریقہ کی ہو گی اور کارروائی جلدی ختم ہو گی
(ب) امسال ہم جو تحقیقات کرینگے اسکے متعلق ہم نے یہ طے کیا ہے کہ وہ صرف انڈین سول سروس اور پراونشیل سول سروس کے متعلق ہو گی - دیگر خاص خاص صیغہ جات کی سرکاری ملازمت کے متعلق آیندہ سال ہمارے آنے پر تحقیقات ہو گی - امسال جسقدر وقت ہمارے لئے ہے اسکے لحاظ سے ہمنے یہ محسوس کیا ہے کہ یہ اہم صیغہ جات ملازمت جس قسم کی تحقیقات کے محتاج ہین وہ اس وقت کے اندر نہین ہو سکتی ہے بدین وجہ ہمنے انکو دوسرے سال کیلیئے ملتوی کیا ہے - اور سب کو اس سے کافی موقع نہ ملیگا کہ ہمارے واسطے راستہ نکال رکھین انکے متعلق بھی ہم سپارڈنیٹ سروس اور عملہ ماتحت پر غور نہین کرینگے سوائے اپنی حد کے کہ انکا تعلق براہ راست گورنمنٹ کی پراونشل سروس سے کیا ہے -

(س) بعد ازان چونکہ معاملات زیر تحقیقات بعض حالتون مین نہایت اصلاحی قسم کی واقع ہوئے ہین اور انکے حل کے لیے نہایت واقف کاری کے ساتھ تحقیقات درکار ہو گی پس ہمنے سکریٹری آف اسٹیٹ صاحب بہادر ہند اور نیز گورنمنٹ ہند سے مشورہ کرنے کے بعد یہ طے کیا ہے کہ ہر ایک صوبہ مین جہان ہمارا گذر ہو چند اسسٹنٹ کمشنران سے اعانت حاصل کرین جنمین سے ایک انڈین سولسروس کا نمائندہ ہو اور دو انتظامی جوڈیشل شاخہائے پراونشل سروس کے نمایندے ہون - مدراس مین خوش قسمتی سے ہمکو آنریبل مسٹر جسٹس اولڈفیلڈ مسٹر راجیندر رائے صاحب اور مسٹر سوبرامنیا پنتالو صاحب کی اعانت حاصل ہوئی ہے - اور انکا خیر مقدم مین اپنے ہم جلیسون کی جانب سے کرتا ہون اگرچہ ان اصحاب کو وہ اختیارات حاصل نہون گے جو رائل کمیشن کو حاصل ہین لیکن ہمکو یہ توقع ہے کہ وہ ہمکو اپنے مقامی معلومات کے لحاظ سے ہر ایک احاطہ اور صوبہ مین مدد دین گے اور تحقیقات مین شریک ہون گے -

(د) مختلف صوبجات مین دورہ کرنے مین ہمکو یہ امید ہے کہ ہر ایک گورنمنٹ سے ہمکو مشورہ کرنے کا موقع ملیگا جو ہمارے حق مین نہایت بیش قیمت ہو گا

یہ مشورے اگرچہ بلاشک نج طور پر ہون گے لیکن مین اس باب مین یہ کہون گا کہ یہ تحقیقات عام تحقیقات ہو گی اگرچہ کمیشن کو حسب قاعدہ کامل اختیار حاصل ہو گا کہ اگر وہ چاہے اور کسی امر کے متعلق مناسب سمجھے تو پرائیویٹ طور پر تحقیقات کرے

(۵) اب صاحبوان رہا یہ کہ ختم کرتے ہوئے اور اس باشقت پیچیدہ اور نہایت
اہم کام کے ابتدا کے وقت ہندوستان کے ساکنین کی تعداد عظیم کو خطاب
کرتے ہوئے میرے ہم جلیس اور میں تمام اصحاب کو اس معاملہ میں اعانت
اور مشترکہ کوشش کی دعوت دیتا ہوں - ہم یہاں بغرض تحقیقات اور آخر کا
موجودہ نظام سول سروس ہند میں جو ترقی بلکہ ضروری معلوم ہو اسکی سفارش
کرنے کے لیے آئے ہیں ان سیغہ جات ملازمت نے نہایت شہرت اور نیک نامی
تمام دنیا میں حاصل کی ہے - لیکن جون جون زمانہ گذرتا جاوے گا اور ترقی ہوتی
جاوے گی - یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وقتاً فوقتاً اسکی جانچ ہوتی رہے تاکہ پبلک
زندگانی کی جدید حالتوں کے موافق بنائی جاوے - انڈین سول سروس اور دیگر امپیریل
و پراونشل سول سروس کے صیغوں میں ہماری تحقیقات امور مندرجہ ذیل کے متعلق
ہوگی - (۱) طریقہ بھرتی و زمانہ ملازمت بنا بر تربیت و آزمائش - (۲)
ملازمت کی شرائط مثلاً تنخواہ - رخصت اور پنشن - (۳) غیر انگریزوں
کے لیے ملازمت میں داخل ہونے کے راستے جو بعض پائی جاتی ہیں اور امپیریل
و پراونشل سروس میں موجودہ تقسیم کا عملدرآمد اور نیز اس امر پر غور کرنا کہ پبلک
سروس کے لیے کون امور ضروری ہیں اور ان تغیرات کی سفارش کرنا جو ضروری
نظر آویں - ہم اچھی امید کے ساتھ اپنا کام شروع کرتے ہیں یہ امید
ہم میں اس خیر سگالی کے دوستانہ پیام سے پیدا ہوئی ہے جو حضور
ویسرائے صاحب بہادر نے ہمکو بھیجا ہے جبکہ بال بال بچ جانے پر چہار دانگ
ہندوستان میں اس قدر عمیق جذبہ ہمدردی پیدا ہو گیا ہے اور ہمکو اعتماد کلی ہے
کہ ہمکو وہ اعانت حاصل ہوگی کہ بعد ازاں جب ہماری مشقت کا ثمرہ دنیا پر
روشن ہوگا تو اسوقت یہ معلوم ہوگا کہ ہم ایک ایسی بنیاد پر پہنچے کہ جسکی
نسبت سب کو اتفاق ہے جس سے مختلف سیغہ جات ملازمت کے جائز
مطالبات اور حضور ملک معظم کی ہندوستانی رعایا کی جائز خواہشات
پوری ہوں گی جو اس عظیم الشان ملک کے امن ترقی کے شایان ہوں گے
بعد ازاں کمیشن نے شہادتیں قلمبند کرنا شروع کیں -

شہادت مسٹر ایف نبین صاحب

انریبل جسٹس مسٹر ایف نبین صاحب سی - ایس سینیر جج مدراس ہائی کورٹ سب
سے پہلے گواہ تھے جنکا اظہار قلمبند کیا گیا آپ نے ایک طویل یادداشت مختلف امور
متعلقہ جوڈیشل سروس ہند مرتب کرکے پیش کی ہے آپ نے قانونی تربیت پر بہت
زور دیا ہے کہ ججوں کو دی جانی چاہیے - دوران اظہار میں آپ نے فرمایا کہ میں
اوس مسئلہ پر جس سے گورنمنٹ ہند نے آغاز کارروائی کیا ہے بدل متفق ہوں
یعنے یہ کہ بغرض استفادہ جوڈیشل کاملیت اور نیز بر بنائے عام پالیسی کے یہ کے
ضرور ہے کہ بلا توقف بنا بر ترقی تعلیم قانون جو نیز سولین صاحبان کے جنکو عہدہ
سشن ججی پر مقرر کیا جانا مقصود رکھا گیا ہے مکمل طریقے اختیار کیے جاویں اون لوگوں
کا ابتدائی تعلیم قوانین دیوانی حاصل نہ کرنا صرف اونہیں کے حق میں نامناسب نہیں
ہے بلکہ عوام کے حق میں بھی مضر ہے کہ جو اونکی عدالتوں میں جاتے ہیں اس سے علاوہ
ہائی کورٹ کے کام متعلقہ صیغہ اپیل و صیغہ نگرانی میں زیادتی ہوتی ہے اور سب سے
زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس عدم تربیت قانون کی وجہ سے یوروپین جج کی وقعت
میں کمی ہوتی ہے اور اس ذریعہ سے عام ہندوستانیوں کی نگاہ میں تمام اہل یوروپ
کا وقار گھٹ جاتا ہے میں اس یقین کو ایک ایسی قریب تر زمانہ آیندہ میں درست
ترائی خیال کرتا ہوں کہ اگر اسکے انسداد میں پہلوتہی ہوئی تو قریب تر زمانہ آیندہ
میں یقینی طور پر اگر حقیقی خطرہ نہیں تو پولیٹیکل پریشانیاں ضرور پیدا کرے گا اسکے
انسداد میں واقعی دقت نہیں ہے اور اگر ہم جوڈیشل شاخ میں بہترین سولین
داخل کردیں اور اونکو موقع حصول تعلیم قانونی قبل اسکے عطا کریں کہ وہ
بحیثیت ججان عدالت اپیل اجلاس کریں تو یہ اندیشہ باقی نہ رہے گا لیکن بدقسمتی
سے نہ تو شرط اول اور نہ شرط دوم کا تکمیلہ ہوتا ہے اور نہ گذشتہ ۳۰ سال کے
زمانہ میں اون اصحاب کی جانب سے جو صاحب اختیار ہیں ان شرائط کے تکملہ کیجانب
معقول کوشش عمل میں آئی بلکہ بخلاف اسکے جو تیس ۳۰ سال ہوئے کہ کم و بیش تعلیم قانونی
دی جاتی تھی وہ بھی اب دی نہیں جاتی ہے اور شاخ انتظامیہ بمقابلہ شاخ دادگستری

زیادہ ہے اسکا یہ نتیجہ ہے کہ اعلے قابلیت کے لوگ اس جانب زیادہ تر متوجہ
ہوتے ہین اور ادنی قابلیت کے اصحاب شاخ جوڈیشل کی طرف آتے ہین ۔
کوئی شخص اپنے احباب کو یہ صلاح نہین دیتا ہے کہ وہ شاخ دادگستری کیطرف
رجوع لادین مجکو اچھی طرح کہ جب میری ترقی کا موقع آیا اور مین نے اپنے ایک
دوست سے جو اعلے درجہ پر ممتاز اور اپنی نکتہ سنجی اور فصاحت لسانی اور دور
بینی کے لیے مشہور تھے کہا تھا کہ مین نے دیدہ و دانستہ ججی کا عہدہ قبول کیا ہے ۔
اسپر جو آپ نے مبارکباد دیا وہ حرف بحرف یہ تھا تم بیوقوف ہو یہ گویا ایک مثال
ہے کہ عام خیالات جوڈیشل ملازمت کے آیندہ کامیابی و بہبود کے متعلق کیا ہین
اور یہ شاخ انتظامیہ شاخ کے مقابلہ مین کم حیثیت خیال کی جاتی ہے صرف یہی
نہین بلکہ افسوس کہ یہ کوئی غیر معمولی دستور نہ تھا کہ وہ اشخاص جو صیغہ
مال کی ملازمت کے ناقابل سمجھے جاتے تھے وہ شاخ جوڈیشل مین بھیجے جاتے ہین
اور بعض اوقات علانیہ بطور سستی اور ناقابلیت کے سزا کے ایسا ہوتا تھا ۔ لہذا
یہ سمجھنا آسان ہے کہ شاخ جوڈیشل کا اعزاز اس طریقہ سے کسقدر گھٹ جاتا ہے
اور یہ شاخ بلا وقعت ناپسندیدہ سمجھی جاتی ہے ۔

اہل انگلستان کی قانونی ناواقفی

مسٹر رائیٹ نسبین صاحب نے اسی سلسلہ مین فرمایا کہ اہل انگلستان دیوانی کے
قوانین سے قطعی ناواقف ہین کیونکہ انکا روزانہ زندگی سے اسکا سروکار شاذو
نادر رہتا ہے ہندوستان کا ہر معمولی باشندہ بمقابلہ انگلستان کے یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ
گریجوایٹ سے زیادہ قانون جانتا ہے ہمارے ملک کے نوجوان بہت کم خواہان حصول
تعلیم قانون دیوانی کے ملین گے ۔

اشتہار انتخاب

انتخاب کے جانب متوجہ ہوتے ہوئے جو بذریعہ علانیہ امتحان مقابلہ بنا بر
سوال سروس ہند کے ہوتا ہے موصوف الیہ نے فرمایا کہ میرا چالیس سال کا

تجربہ اس امر مین ہے اور مین اسکو اصولاً تسلی بخش سمجھتا ہون اس سے میرا یہ مطلب نہین
ہے کہ اصولاً یہ بہترین طریقہ ہے قابل تقلید وہ ہوگا جس کی رو سے انتخاب بلحاظ طریقہ
و چال چلن کے ہو سول سروس ملک کے انتخاب کا طریقہ ایسی نامزدگی و انتخاب سے ہوتا
ہے جس مین طور و طریق و امتحان کی کامیابی اور نیز صحت افزا کھیلون مین کامیابی
حاصل کرنے کے اعتبار سے انتخاب عمل مین کیا جاتا ہے اور کھیلون کی کامیابی مین بھی
اس امر کا لحاظ کیا جاتا ہے کہ وہ شخص جماعت کا کپتان یا طلبہ کا سکریٹری ہے
مین سمجھتا ہون کہ جو لوگ اس طور پر چنے جاتے ہین وہ عمدہ اور اسی قسم کے ہوتے ہین
جنکی سب لوگ عزت کرتے ہین اگر اسی قسم کا طریقہ ہندوستان کے لیئے بھی ممکن
ہو تو بہتر ہے اور مین چاہتا ہون کہ یہ طریقہ قایم کیا جاوے لیکن افسوس کہ یہ
مجکو ناممکن معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ تمام سلطنت کو سول سروس ہند سے
بہت گہرا تعلق ہے اور ایسا طریقہ نامزدگی و انتخاب کا جس سے ہر حصہ سلطنت
مین اطمینان پہیلے یا کم از کم تمام ہندوستان و ممالک متحدہ مین کوئی مطمئن ہون
قایم کرنا ناممکنات سے ہے انگلستان مین عام راے علانیہ امتحان مقابلہ کے حق
مین ہے اور اسکے خلاف کسی عام طریقہ انتخاب کا قایم کرنیکا خیال کرنا مخالفت ہو
لیکن یہ ممکن ہے کہ کس قدر ترمیم حسب ذیل کر دیجاے ۔

یعنی ۷۵ یا ۸۰ فیصدی امیدواران کا انتخاب بذریعہ علانیہ امتحان مروجہ مقابلہ
کے ہو لیکن سول سروس کمیشن کے اختیار مین ہے کہ ۲۰ یا ۲۵ فیصدی کا انتخاب
کرے تفاوت فیما بین ان آدمیون کے اور ایک مساوی تعداد اون اصحاب کی
جو ناکام رہے ہون جیسا کہ نتیجہ امتحان سے ظاہر ہوگا ایک خفیف بات ہے
نسبت ان ۲۰ یا ۲۵ فیصدی کے سول سروس کمیشن کے ممبران کو یہ اختیار
دیا جاوے کہ وہ ضروری تعداد منجملہ اون بہترین و عمدہ اصحاب ناکام شدہ
اور فہرست اون اشخاص مین سے بلحاظ اونکے طور و طریق و قابلیت کے لیا کرین
اور اس طور طریق و قابلیت کے امتحان کے ذریعہ سے علاوہ کسی اور طریق سے
جانچ کی جاوے اس غرض کے لیئے جملہ امیدواران قبل شرکت امتحان کے جانب
متوجہ ہون گے اوسیقدر جلد اونکو وہ قانونی باریکیان معلوم ہون گی جنکا موجود

ہونا ایک جج مین نہایت قابل قدر ہے لہذا مین ہر ایک امیدوار امتحان مقابلہ کو
جو کچھ بھی کام کرنے کی خواہش رکھتا ہے پرزور دونگا کہ وہ امتحان مذکور
کے لیئے مضامین قانونی اپنے کورس مین داخل کرے بموجب قواعد سول سروس
کے ہر ایک نوجوان سویلین مستوجب پنشن کی رخصت فرلو کا ہے کہ اپنی ملازمت کی
اولین ۸ سال کے اختتام پر وہ رخصت مذکور حاصل کرے اور قریب قریب جملہ
سویلین اس مدت کے ختم ہونے پر اگر زیادہ نہین تو اقل درجہ ایک سال کی فرلو
لیتے ہین مین یہ مناسب سمجھتا ہون کہ ایسا زمانہ رخصت مین اونکو قانونی تربیت
حاصل کرنے کی ترغیب دیجاوے اور وہ لوگ جنہون نے قبل ہندوستان جانے
کے کسی انس آف کورٹ مین یعنی مدرسہ قانون مین داخل ہو اون کا کھانا شروع کرلیا
اونکو واجب ہے کہ وہ قانونی تعلیم جاری رکھکر بیرسٹری حاصل کرین - اگر
ابھی امتحان مذکور زیادہ مشکل نہین ہے لیکن بمقابلہ زمانہ سابق کے اب یہ
قانونی واقفیت زیادہ تر درکار ہوگئی ہے لہذا جو صاحب بخوشی
خاطر کام کرنا چاہتے ہین اونکو اول درجہ یہ ہدایت دینا کافی ہے کہ وہ
ایک زمانہ معینہ مین ایک معینہ کام کا تکیہ کرلے ایسا جو سویلین عہدہ دیوانی پر جاتے
ہین اونکا صرف یہی کام رہتا ہے کہ وہ بارسٹری پاس کرین اور اسکے مصارف
کا انتظام کرین میرے وقت مین بارسٹری سند حاصل کرنے کا خرچ کل دو سو پونڈ
تھا میرا یہ منشا ہے کہ یہ رقم ہر ایک نوجوان سویلین کو جو امتحان بیرسٹری پاس
کرے اعزازی عطیہ کے طور پر دیجایا کرے اور اسی طور پر جیسا کہ گورنمنٹ
بوجہ بعض زبانون کے تعلیم کے لیئے بذریعہ اس قسم کی تحقیقات کے حوصلہ افزائی
کرتی ہے مین یقین کرتا ہون کہ ایسے عطیات سے نوجوان سویلین پر عمدہ اثر
پڑے گا اور وہ اپنے شروع تعلیم سے اس جانب راغب ہونگے اور اسطور
پر اونکو قانون دیوانی کے تعلیم مین درجہ بدرجہ ترقی کے مواقع کا اختیار دیا جاوے
کہ وہ سارٹیفکٹ نیک چلنی و عام قابلیت کا داخل کرین - اگر ہر ایک اعلے یونیورسٹی مین
ایک مختصر کمیٹی مقرر کیجاوے جو ہر ایک امیدوار کی قابلیت بہ اعتبار رپورٹ اوستاد
تعلیم دہندہ کے بسبب اس امر کے کہ امیدوار مذکور نے اسکول یا یونیورسٹی

مین بسبب نیک چلنی اور اپنے کام اور نیز انکا کھیلون مین کیا عزت حاصل کی ہے غور کیا کرے اور ان باتون کی رپورٹ کمشنران سول سروس کو دی جایا کرے تو اس سے انکے انتخاب کے کام مین بہت سہولیت ہوگی کمشنران مذکور کو یہ بھی حق حاصل رہے کہ وہ امیدوار سے خود کبھی بغرض انتخاب ملاقات و بات چیت کرین - لیکن مجکو شک ہے کہ اس بارہ مین انگلستان کی عام راے اس خفیف ترمیم قاعدہ مروجہ کو قبول کرے گی -

انتخاب ہم وقت کا ہردو ممالک مین ہونا

بجواب سوال اس امر کے کہ آیا ہندوستان کو انگلستان دونون ممالک مین امتحان ہونا چاہیے یا نہین گواہ موصوف نے بیان کیا کہ اس امر مین مجکو شدید اختلاف ہے کہ ہردو ممالک مین امتحانات قایم ہون اس سوال پر گذشتہ سول سروس کمشن نے کامل طور پر غور کیا ہے اور اپنی رپورٹ مین لکھا ہے اوس سے زیادہ مین کچھ کہنا نہین چاہتا آپ کو اس مین بھی اختلاف ہے کہ مقررہ تعداد ہندوستانیون کا انتخاب بذریعہ جداگانہ امتحان ہند کے ہوا کرے اور مجکو نہین معلوم ہو سکتا کہ کس اصول پر اس تعداد کا تعین ہوگا - آپ نے فرمایا کہ موجودہ طریقہ امتحان مقابلہ بمقام لندن باضافہ چند ممبران پراونشل سروس کے جنکی قابلیت اور طریق عمل کا اندازہ ہو چکا ہو جو نہایت معقول طریقہ ہے جو ہندوستان کی موجودہ حالت کے لحاظ سے مناسب معلوم ہوتا ہے -

تعلیم ہند

نسبت تعلیم امیدواران کے آپ نے بیان کیا کہ میری قوی راے ہے کہ زمانہ کارکردگی مشروطہ بعد امتحان بمقام انگلستان اول درجہ دو سال ہو یا کہ امیدوار کو موقع حصول تعلیم اصول قانون بہم پہونچے آپ کی یہ بھی قوی راے ہے کہ نوجوان سویلین اصحاب پر ثقیل مجسٹریٹی کے ذمہ داری کا کام ڈال دینا جنکو سنگین مقدمات بلوہ وغیرہ کے سماعت کرنا پڑتا ہے اور ایسے اضلاع مین تعینات کئے جاتے ہین

جہان یوروپ نے دیجر بہ کار ممبران کا اثر نہین ہوتا اور دیگر یورپ مین انتخاب موجود
نہین ہوتے اور میرے وقت تک مناسب نہین ہے کہ وہ ایسے عہدون پر ہندوستان
مین قبل اسکے مقرر کیئے جاوین جب تک اونکی نیک چلنی و طور و طریق پختہ ہو
چکا ہو اور اوس مقام کے باشندگان اور دیگر امور متعلقہ سے واقفیت
حاصل کرچکے ہون اور یہ بات بمشکل ۲۳ سال کی عمر سے پہلے حاصل ہو
سکتی ہے میری یہ بھی رائے ہے کہ عمر کی ایسی قید لگائی جاوے کہ امیدوار
قبل از شرکت امتحان مقابلہ یونیورسٹی کی تعلیم اور تربیت حاصل کرسکے
ان تین باتون کو مدنظر رکھکر تعین عمر قائم کیا جاوے لیکن مجہکو کافی طور پر
معلوم نہین ہے کہ انگلستان کی یونیورسٹی کی حالت کیا ہے تاکہ مین یہ کہہ سکون
کہ کیا عمر اون باتون کے حاصل کرنے کے لئے مناسب ہوگی جب مین ہندوستان
مین آیا نہایت قید عمر ۱۸ سال سے ۲۱ سال تک تھی اور میرا یہ خیال ہے
کہ اس عمر کے اکثر لوگ خام ثابت ہوے میری دانست مین یہ ضروری نہین ہو
کہ قبل شرکت امتحان مقابلہ کے امیدوار نے یونیورسٹی کا کورس ختم کرلیا ہو
اگر یہ بات ہو اور دو سال کارکردگی مشروطہ بہ امتحان کے لیئے دیئے جاوین
جو میری دانست مین نہایت ضروری ہے تو وہ لوگ زیادہ پختہ کار نہین ہوسکتے
ہین اور بحالت کارکردگی مشروطہ بہ امتحان اونکے لئے کچھ وظیفہ کے طور پر مقرر
کردینے سے لوگون کا رجحان طبع اس جانب زیادہ ہوگا ایسی حالت مین امیدواران
ان منتخب شدہ عموماً حصول ڈگری اعزازیہ کے جانب کوشش چھوڑدینگے کہین اوس
سے بڑائی سے کم ہوگی کہ دوران زمانہ مشروطہ بہ امتحان مین اور بعد پہونچنے ہندوستان کے
اور تعلیم کی جانب توجہ نہ کیجاوے جسسے پختگی حاصل نہو شاید اون تمام امور پر
نظر کرکے ۲۰ سے ۲۲ اور ۲۱ سے ۲۳ سال قید عمر مناسب ہوگی بسبب اس
امر کے کہ آیا موجود طریقہ انتخاب اہل ہند بذریعہ علانیہ امتحان مقابلہ انگلستان
اور بذریعہ انتظام خاص کے جو ہندوستان مین کیا جاوے مناسب ہے
آپ نے بیان کیا کہ مین موجودہ طریقہ مندرجہ سوال نمبر ۲۵ بحیثیت مجموعی قابل اطمینان
سمجھتا ہون بمقابلہ اوسکے کہ ہندوستان کے لئے بحالت موجودہ کوئی دوسرا طریقہ

اختیار کیا جاوے اس سے مقامی گورنمنٹ کو یہ موقع حاصل ہوتا ہے کہ وہ بلحاظ
حالات موجودہ و بعلم حالات مقامی کے کارروائی کرے کہ وقتاً فوقتاً عہدہ ہاے
مندرجہ فہرست مین عند الضرورت رد و بدل کرتی رہے اصول عظیم انتخاب
بذریعہ علانیہ امتحان مقابلہ ...قو ... ادر بنا چاہیے - اس طریقہ سے ہندوستانیون
کے تعداد داخل سروس ہوگی اور ہندوستانیون کی اصلی آرزوئون و دعاوی
کے پوراکرنے کے لیے جب ایسا ہوگا ایک دوسرا دروازہ بڑی قواعد مقررہ
بنا بر عہدہ ہاے مندرجہ فہرست کے کھول دیا جاوے کہ جس سے وقتاً فوقتاً
ہندوستانی عہدون پر مقرر ہون گو وہ عہدے عمولی طور پر سول سروس ہند
کے لیے محفوظ رکھے گئے ہین اس مین شک نہین ہے کہ اعلے درجہ کے لوگ
سول سروس ہند کی جانب متوجہ ہون گے - لہذا یہ ضروری ہے کہ اونکو
ترقی آیندہ کی امیدین دلائی جاوین اور یہ اندیشہ باقی نرہے کہ اونکی
امیدون پر کسیوقت پانی پھر جاوے گا اور دوسرے لوگ بوجہ رعایت اس
بارے مین اون سے سبقت لے جاوین گے یا یہ کہ ہندوستانیون کے دعاوی
پوراکرنے کے لیے زیادہ عہدہ دئے جاوین نسبت علحدگی اختیارات صیغہ
انتظامیہ و دادگستری موصوف الیہ نے فرمایا کہ اس بحث علحدگی اختیارات پر
کامل طور پر ہندوستان کے ہر ایک عہدہ دار اور گورنمنٹ ہند بھی اچھی
طرح سے غور و تجویز کر چکی ہے لہذا مجھکو اسبارہ مین زیادہ کہنے کی
کوشش بیکار معلوم ہوتی ہے مین صرف یہ کہون گا کہ میری دانست مین
کسی تبدیلی کی ضرورت نہین ہے - عہدہ داران جنکے سپرد دیوانی کا
کام ہے وہ انتظامی معاملات سے بالکل علحدہ ہین علے ہذا القیاس اعلی عدالتہاے
فوجداری یعنی عدالت ہاے سشن جج بھی اوس سے پاک ہین زیادہ تر مجسٹریٹی
کا کام مجسٹریٹ ماتحت مقامی کرتے ہین جنکو انتظامی اختیارات حاصل نہین ہین
یہ صرف مجسٹریٹ ضلع یا جنکو حاکمان تحصیل اور متعدد مقامی مجسٹریٹان ہین
یعنی تحصیلداران و سررشتہ داران مجسٹریٹ دونون اختیارات حاصل کفایت
ہوتے ہین اس اشتمال اختیارات سے بہت کم نقصان ہوتا ہے یہ اشتمال

شماری کی بنیاد یہ ہے اور اب انکی تعداد رفتہ رفتہ بوجہ ترقی تعداد ججسٹریان
مقامی یعنی آنریری مجسٹریان کے کم ہوتی جاتی ہے اسلئے کلی طور پر علیحدہ
کر دینا زیادہ مصارف کا محتاج ہے بیشمار مقامات ہین اور دور دور کے
مقامات مین باشندگان مقام کو سخت تکلیف مجسٹریٹ تک پہونچنے مین ہو گی
موجودہ قاعدہ عرصہ دراز سے چلا آتا ہے اور لوگ اسکے عادی ہو گئے ہین۔

خاص پنشن ججان ہائی کورٹ

آپ سے یہ سوال کیا گیا کہ آیا اس انتظام مین تبدیلی چاہتے ہین جسکی وجہ سے ممبران
جوڈیشل سروس ہند کی جو ججان ہائیکورٹ مقرر ہوتے ہین خاص پنشن بارہ سو پونڈ
سالانہ ملتی ہے جواب اسکے مسٹر رالیف بنیسن صاحب نے بیان کیا کہ میری دانست
مین یہ انتظام قابل اطمینان ہے اور مین کسی تبدیلی کی سفارش نہین کرتا ہون
یہ امر نہایت اہم و ضروری ہے کہ قطعی ایک نسبت رخصت و پنشن تنخواہ کے مقابلہ
مین ججان کے درمیان قائم رکھی جاوے ورنہ جن صاحبان کو ان تینون باتون مین
کسی قسم کا نقصان ہو گا وہ کم حیثیت کے سمجھے جاوینگے بالخصوص جوڈیشل اعزاز مین
کم درجہ کے رکھے جاوینگے جبتک سول سروس ہند کے ممبر اوس مدت تک ملازمت
کرتے ہین کہ اعلے پنشن کے مستحق ہون اور اگر کرتے ہین تو یہ ہے قید اس زائد پنشن
مین مدد یہ ہے نوعیت کام اور جیسا اون حالات کے جن مین یہ کام ہوتا ہے و بمقابلہ اعلے عہدون
کے زیادہ محنت کا کام ہے اسوجہ سے اور نیز اس خیال سے کہ درمیان ججون
کے ایک نسبت قائم رکھی جاوے یہ واجب ہے کہ خاص پنشن دی جاوے حقیقت
مین یہ غلطی ہے کہ اسکو خاص پنشن کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے یہ معمولی پنشن
تمام ججان ہائی کورٹ کی ہے یہ قاعدہ قرار دینا کہ اگر ہائی کورٹ کا جج سول
سروس ہند سے لیا جاوے اسکو کمتر پنشن دی جاوے بمقابلہ اوسکے کہ جب وہ
پیشہ وکالت سے یا پیرا دنشل سروس سے اس عہدہ پر پہونچ کر پاتا یا کسی دوسرے
ملازمت سے اگر پاتا تو گویا یہ سزا اوسکی ہو گی جو سول سروس ہند سے آیا ہو
صرف حسد و رشک رکھنے والا شخص ممکن ہے کہ اسکو مناسب تصور کرے ہائیکورٹ

جج کو پنشن ساڑھے گیارہ سال کی کارکردگی پر دیجاتی ہے یہ سابقہ ملازمت پر یہ امر کہ اوسنے اس سے پہلے گورنمنٹ کی خدمات معقولیت سے انجام دی ہین ایک حیرت انگیز درجہ کمی اوس پنشن کی ہوگی جو اوسکو اوس حالت مین ملتی جب اوسنے ایسا کام وخدمات انجام کردیئے ہوتے -

بجواب سوال - رتھیوڈ ورارسین صاحب کے مسٹر رنبیین صاحب نے کہاکہ ہماری دانست مین واسطے کاملیت سرورس کے یوروپین اصحاب کی تعداد کافی طور پر زیادہ ہوتی چاہیے اور موجودہ تعداد یوروپین سویلین مناسب طور پر رکھنا نہین چاہیئے ان لوگون کی تعداد وقتاً فوقتاً گھٹتی جاتی ہے موجودہ تعداد قریب قریب ٹھیک ہے -

بجواب سوال مسٹر گوکھلے صاحب نے بیان کیا کہ ہندوستانی تعلیم یافتہ گروہ کی قناعت واسطے تقرر عہدہ ہاے سول سرورس کے اہم ہے لیکن ہماری دانست مین اس سوال کو اوس نقطہ نظر سے نہین دیکھنا چاہیے - میرا یہ خیال نہین ہے یہ سوال محض تعلیم سے علاقہ رکھتا ہے

بجواب سوال مسٹر عبدالرحیم صاحب نے آپنے بیان کیا کہ موجودہ طریقہ انتخاب عہدہ داران صیغہ براڈشل جوڈیشل سرورس نہایت قابل اطمینان ہے - کیونکہ اوسکے امتحان مین حتی الامکان احتیاط کی جاتی ہے ہماری دانست مین یہ مناسب نہ ہوگا - کہ امتحان مقابلہ قانون کے گریجویٹ لوگون کے انتخاب مین جاری رکھا جاے سر ویلنسابن چیرول صاحب نے نسبت اس امر کے کہ سول سرورس ہند کی نسبت اہل یوروپ مین دلچسپی کم ہوتی جاتی ہے یہ سوال کیاکہ آیا یہ امر واقعہ نہین ہے کہ ان لوگون کی تنخواہ کی شرح بہت سا لہاے گذشتہ سے بڑھائی نہین گئی ہے اور اوس ملازمت کی حالت وہی ہے جو برسون سے چلی آتی ہے

جواب مسٹر آبنیین صاحب) ہان - باستثناء اسکے کہ چند برسین گذرین کہ جوڈیشل سروس کے درجہ بندی مین کسیقدر اصلاح ہوتی ہے -

س - کیا یہ درجہ بندی صیغہ جوڈیشل اور انتظامی شاخ کی یکسانیت کی غرض سے کی گئی ہے -

ج - ہان -

بجواب سوال دیگر سر ویلین ٹاین چیرول صاحب کے موصوف الیہ نے کہا کہ ہندوستان کی بودوباش کے مصارف بہت زیادہ بڑھ گئے ہین -

شہادت راجہ دنیکساگری

راجہ دنیکساگری جو ممبر کونسل اوراہ سیتیے تھے آپ نے اپنے بیان مین طریقہ انتخاب کا انگلستان مین بذریعہ امتحان مقابلہ پسند کیا لیکن یہ کہا کہ ہندوستانیون کے لیئے یہ طریقہ ان ہین لوگون کے لئے موزون ہے جو انگلستان جا سکتے ہین آپ نے یہ تبایا کہ واسطے حصول قابلیت امیدواران سول سروس کے ہندوستان مین ایک جداگانہ امتحان بالامقابلہ قایم کیا جاے اسکی وجہ آپ نے یہ تبلائی کہ بذریعہ مقابلہ امتحان سول سروس ہونے سے زمینداران و راجگان کے لئے دروازہ مسدود ہو جاے گا جن کے لئے سوائے سول سروس کے اور کوئی ملازمت موزون نہوگی آپ نے یہ بنایا کہ ملیت کے طریقہ نامزدگی سے اختلاف کیا آپ اس بات کے حامی ہین کہ ایک مقررہ تعداد عہدہ ہائے سول سروس کی ادن ہندوستانیون کو دیے جائین جنکا انتخاب بذریعہ امتحان جداگانہ ہندوستان مین کیا جاے اور امتحان مذکور ہر صوبہ کے ایک یا زیادہ وسطی مقامات مین ایک وقت مین ہوا کرے۔ نسبت انتخاب شاخ جوڈیشل کے آپ نے بیان کیا کہ اسکے لئے جداگانہ طریقہ انتخاب کی ضرورت نہین ہے موجودہ طریقہ کافی ہے۔ لیکن یہ صلاح دی کہ عہدہ داران صیغہ جوڈیشل کی تعلیم کا کورس زیر نگرانی ڈسٹرکٹ ججان بعد ہندوستان آنے کے زمانہ کارکردگی مشروط بہ امتحان مین جداگانہ ہونا چاہیے آپ نے امیدواران امتحان مقابلہ انگلستان اور آغاز ملازمت جونیر سولین کے ہندوستان مین عمر کی قید ۲۲ سے ۲۴ سال اور ۲۴ سے ۲۵ سال تک قرار دی۔ آپ نے یہ پسند نہین کیا کہ پورانا طریقہ تقرر سولین قانون کا جاری رکھا جائے کیونکہ طریقہ مذکور سے معقول نتیجہ نہین نکلا۔

دیوان بہادر آدنراین ایار کی شہادت

دیوان بہادر آدنراین ایار پنشن یافتہ ڈپٹی کمشنر جو ایک وقت مین کونسل واضعان قانون کے اڈیشنل ممبر رہے ہین اپنے اظہار مین بیان کیا کہ موجودہ طریقہ

انتخاب بذریعہ علانیہ امتحان مقابلہ انگلستان بنا بر عہدہ ہائے سول سروس ہند اصولاً
قابل اطمینان ہے - اور یہ اعلےٰ تعلیم کی جانچ کا معقول ذریعہ ہے لیکن آپ اس طریقہ کو
صیغہ دادگستری کی قابلیت کی جانچ کا ناقص معیار سمجھتے ہین ہندوستانیون کے سول سروس
مین داخل ہونے کے لئے آپ یہ مناسب سمجھتے ہین کہ ہندوستان مین امتحان مقابلہ ہوا
کرے آپ کی دانست مین علانیہ امتحان مقابلہ واسطے انگلستان و نوآبادیون
کے ہندوستان کی سول سروس مین شامل ہونے سے اعلےٰ تعلیم مین یک نیت قایم
رہتی ہے اور آپ ہندوستانیون کے لئے صوبہ داریا تمام ملک ہند کا جداگانہ امتحان
ہونا پسند نہین کرتے - آپ یہ مناسب سمجھتے ہین کہ جہان تک ممکن ہو ہندوستان کی
سول سروس مین بموجب ادن اختیارات کے جو قانون سول سروس ہند مصدرہ
سنہ ۱۸۶۱ع اور ایکٹ سنہ ۱۸۷۰ع مصدرہ گورنمنٹ ہند کے عطا ہوئے ہین ہر درجہ
دہر جماعت کے لوگ لئے جائین اور اسکے لئے طریقہ نامزدگی اور امتحان و ترقیات
عہدہ داران مقامی بہ اعتبار قابلیت و حسن کارگذاری مشترکًا ہوا کرے آپ نے
یہ بھی رائے ظاہر کی ہے کہ موجودہ طریقہ پرادنشل سول سروس بطور انتخاب زاید
بذریعہ امتحانات ہم وقتہ قایم رکھا جاے لیکن آپ سفارش کرتے ہین کہ عہدہ ہائے
مندرجہ فہرست کے افسران حبب سول سروس مذکور مین داخل کیے جائین تو ادنکو وہی
تنخواہ دی جائے جو ان لوگون کو دی جاتی ہے جنکا امتحان مذکور کی ذریعہ سے کیا جاتا
ہے اور آپ کی راے مین مدراس کے جو نیر سولین جو بذریعہ علانیہ امتحان مقابلہ
منتخب کئے جاتے ہین ۲۵ یا ۲۶ سال کی عمر مین داخل ملازمت ہون اور آپ اس بات
کے ساعی ہین کہ سنسکرت و عربی و فارسی زبانون کے لئے وہی نمبر مقرر ہون کہ جو زبان
لاطینی و یونانی کے لئے مقرر ہین آپ اس بات کو ایک کامل اصول نہین سمجھتے ہین کہ عہدہ
ہاے صیغہ سول ایڈمنسٹریشن مین یورپین رعایا کی تعداد کم کردی جاے آپ یہ پسند
نہین کرتے ہین کہ پورانا طریقہ سولین قانون کا پھر جاری کیا جاے نسبت انتخاب
عہدہ ہائے پرادنشل سول سروس کے آپ کی دانست مین موجودہ شرائط سواے
اسباب کے مناسب ہین کہ طریقہ انتخاب کے لئے مشترکہ طریقہ نامزدگی و امتحان بر
قرار رہے اور یہ مشورہ آپ کا ہے کہ تمام اختیارات مجسٹریٹی شاخ انتظامی سے

نکالکر جوڈیشل سروس کو منتقل کر دیے جائین -
آر ل رونالڈشے صاحب کے سوال پر گواہ موصوف نے کہا کہ انگلستان مین سول سروس کے امتحان مقابلہ مین ہندوستانیونکو خاص یہ تکلیف ہوتی ہے کہ انکو ایسے دور دراز مقام مین جانا ہوتا ہے اور بیا موقعہ ہوتا ہے - مذہبی عقاید کے بند اب ڈھیلے ہوتے جاتے ہین یہ سول سروس ہندوستان کی ہے پس ہم نہین سمجھتے کہ کیون ہندوستانیون کو ہندوستان مین زیادہ موقع نہین دیا جاتا ہے
مسٹر جویل صاحب کے سوال پر گواہ موصوف نے کہا کہ میری دانست مین اگر ہندوستان مین امتحان مقابلہ قایم کیا جائیگا تو اسمین کسی خاص فرقہ کے لوگ ہی کامیاب ہونگے مناسب ہے کہ سب لوگون کو یکسان موقع دینا چاہیے -
مسٹر گوکھلے کے سوال پر آپنے کہا کہ ہندوستان مین امتحان قائم ہونے سے اعلی تعلیم کی طرف لوگون کا حوصلہ بڑھیگا آپ اس بات پر زور نہین دیتے ہین کہ امتحان سول سروس کے مضامین مین ہندوستانی زبان داخل کی جاے کیونکہ آپ چاہتے ہین کہ ہندوستانی طالبعلمون کو کافی طور پر انگریزی تعلیم بہم پہنچے -
سر ولین تانل چیرول کے سوال پر آپ نے کہا کہ امتحان مقابلہ کے ہندوستان مین قایم ہونے کی خواہش محض خیالی نہین ہے بلکہ عملی طور پر اسکی ضرورت ہے -

ایک ہندوستانی سب جج کی شہادت

مسٹر کرشنا سوامی راؤ صاحب سب جج بعد ازان پیش ہوئے جنہون نے اپنی شہادت مین بیان کیا کہ موجودہ طریقہ انتخاب بذریعہ امتحان ولایت ہندوستانیون کے ازادی کے ساتھ صیغہ سول سروس مین داخل ہونے کے لیے ہرگز پسندیدہ نہین ہے - آپ نہایت زور سے اس بات کی وکالت کرتے ہین کہ ہندوستان مین بھی امتحان مقابلہ ہوا کرے جس سے منجملہ دیگر فوائد کے اعلے تعلیم حاصل کرنے مین بہت بڑی حوصلہ افزائی ہوگی اور اون لوگون کا حوصلہ بڑھیگا جو تعلیمی معاملات مین پیچھے پڑے ہوئے ہین آپ یہ چاہتے ہین کہ عہدہ ہاے سول سروس مین ہندوستانیون کی تعداد ایک ثلث ہو اور اسمین وقتاً فوقتاً کمی بیشی ہوتی رہے - طریقہ انتخاب بذریعہ

امتحان مقابلہ موجودہ طریقہ ترقی عہدہ پائے مندرجہ فہرست پراونشل سول سروس
غالب نہین ہونا چاہیے بلکہ بطور طریقہ زاید ہونا چاہیے آپ کی راے مین عمر کی قید
رہا کر ۲۳ سے ۲۵ تک کر دی جاے - آپ اسکے خلاف ہین کہ طریقہ تقرر سویلین
ون کا پھر جاری ہو اور اسبات کے آپ حامی ہین کہ موجودہ طریقہ تربیت بمقام
انگلستان قایم رکھا جاے کیونکہ یہ زیادہ فائدہ بخش ہے اور آپ یہ چاہتے ہین کہ
ہی تربیت کے لیئے دو سال کی مدت مقرر ہو آپ پراونشل سول سروس شاخ جوڈیشل
حسب ذیل عہدے بڑھانا چاہتے ہین -
کم از کم ایک جج ہائی کورٹ - ۲ - پچاس فیصدی ڈسٹرکٹ سشن جج - ۳ - سسی
ل جج - ۴ - دو ججان درجہ ادنے عدالت خفیفہ پریسیڈنسی - ۵ - سب ججان -
ڈسٹرکٹ منصفان - ۷ - رجسٹرار عدالت خفیفہ پریسیڈنسی - ۸ - ڈپٹی رجسٹرار
فواپیل ہائی کورٹ - ۹ - ایک جونیر پروفیسر اور ایک اسسٹنٹ پروفیسر قانونی کالج
موجودہ نقص دور کرنے کے لیئے یہ ہونا چاہیے کہ وہ سب ججان جو ترقی پاکر ڈسٹرکٹ
سشن جج ہوتے ہین اونمین نہ تو ضابطہ فوجداری کی تربیت و تعلیم ہوتی ہے نہ تجربہ
س لیئے آپ کی یہ صلاح ہے کہ ہر ایک مستقل سب جج جو مستقل سب ججی کے عدالت
ں اجلاس کرے دو پہلے اسسٹنٹ سشن ججی کا کام کر چکا ہو -
سر مرے ھیمک صاحب کے سوال پر گواہ موصوف نے کہا کہ امتحان
مقابلہ مین بحث رنگ اور قومیت کی نہین ہونا چاہیئے بلکہ گورنمنٹ کو
ختیارات نامزدگی نافذ کرنے مین آپنی آزاد رائے سے کام لینا چاہیے
پ اس بات کے خلاف ہین کہ پراونشل جوڈیشل سروس مین کسی دوسرے
سروس کا آدمی داخل کیا جاوے سر ولین ٹائن چیرول کے سوال پر
پ نے کہا کہ گذشتہ پبلک سروس کمیشن کے زمانہ کے بعد سے مغربی
علیم مین بہت ترقی ہو گئی ہے -

مسٹر اے - جی کارڈیو صاحب کی شہادت

مسٹر کارڈیو صاحب قایمقام سکرٹری گورنمنٹ مدراس نے اپنی شہادت مین بیان کیا کہ واسطے قایم

ہونے امتحان ہم وقت ہندوستان کے عذرات ذیل مین اول اسکی وجہ سے ہندوستانی امیدواران کی تعداد بکثرت بڑھ جاویگی۔ ہندوستان کی بہت بڑی آبادی (۳۰۰ ملین یعنے ۳۰ کروڑ بمقابلہ ۴ ملین) اور ہندوستان کی سول سروس کی جانب ہندوستانیون کا بمقابلہ انگریزون کے زیادہ رجحان ہوگا اور بوجہ عدم موجودگی دیگر امتحان مقابلہ مثل تجارت و افواج بری وبحری کے عہدون کے امتحانات کے اس سروس کے امتحان کے امیدواران کے تعداد بے انتہا ہو جاوے گی انگلستان مین مجموعی تعداد سروس انگلستان کو آبادی ہاے ہندوستان کے امیدواران کی ما فضا ہے اسمین ہندوستانیون کی کیا تو یاد ہے یہ ہمکو معلوم نہین ہے شاید ۲۵ یا دس فیصدی امتحان ہندوستان مین قایم ہونے سے یہ تعداد بدرجہا بڑھ جاویگی۔

(۲) اور جب تعداد امیدواران کی بڑھے گی تو خواہ مخواہ تعداد کامیاب شدہ امیدواران کی بھی زیادہ ہوگی یہ تعداد بڑھ کر کس حد تک پہونچیگی اسکا اندازہ ٹھیک لگایا نہین جاسکتا البتہ خیالی اندازہ ہو سکتا ہے لیکن جیسے جیسے تعلیمی سہولتین باشندگان ہند کے لئے ہوتی جاوین گی یہ تعداد بڑھتی جاویگی ہندوستان مین امتحان مقابلہ قایم ہونے پر یہ ضرورت ہوگی کہ ایک درسگاہ تیار طیاری امیدواران قایم ہو جہان بدترین قسم کے ناکامیاب امیدوارون کی بہار ہو جاویگی۔

(۳) اسلئے چند سالون مین ضرورت پیش فیصدی سو امیدواران کامیاب شدہ ہندوستانی ہون گے کوئی طریقہ ایسا مقرر ہوگا کہ جس سے ہندوستان کی سول سروس سے اہل یورپ خارج کر دئے جاوین

(۴) اس مشکل کے مقابلہ کرنیکے لیے یہ لازمی مشورہ دیا جاتا ہے کہ ہندوستان مین امتحان مقابلہ قایم ہونے پر زیادہ تر تعداد عہدون کی ہندوستانیون کو دی جاوین اور کمتر تعداد انگریزی امیدواران کے لئے رہین اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر کسی خاص موقع پر سو عہدے خالی ہونگے اور درجہ اول کے پاس شدہ لوگ ہندوستانی اگر نصف عہدے امیدواران انگریزی کے لئے رکھے جاوین گے تو یہ ہوگا کہ پچاس امیدواران اہل انگلستان جو جو اوس درجہ مین پاس نہین ہوے ہین بجاے امیدواران ہندوستان کے وہ عہدہ پاوینگے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ علانیہ امتحان مقابلہ کا طریقہ مسدود کر دیا جاوے کیونکہ یہ محض کہون کا کھیل ہوگا کہ انتخاب بذریعہ علانیہ امتحان مقابلہ کے ہو اور پھر اوس سے انحراف کیا جاوے اسوجہ سے یہ امتحان مقابلہ کا طریقہ انتخاب خواہ مخواہ چھوڑ دینا ہوگا

(۵) علاوہ بران طریقہ انتخاب بذریعہ امتحان مقابلہ ہندوستان مین کام نہین دے سکیگا اور
بالخصوص جنوبی ہند مین اسکے دوسری وجہ ہے یعنی یہان برہمنون مین تعجب انگیز
دماغی ترقی ہے -

انتخاب شاخ جوڈیشل

نسبت مختلف طریقہ انتخاب شاخ جوڈیشل کے مین خاص طریقہ اون لوگون کے خاص تربیت کا
تبلاؤن گا جو واسطے جوڈیشل عہدون کے منتخب کئے جاوین نسبت قید عمر کے جو انگلستان کے
امتحان مقابلہ کے لئے ہے مین ۱۸ سے ۲۰ سال مقرر ہونا چاہتا ہون از روے وجوہ ذیل
عمر ۲۳ - ۲۴ سال کے فائدے یہ ہین - (۱) اول - لوگ ہندوستان مین زیادہ عمر کے ہوکر
پہونچین گے اور وہ زیادہ پختہ کار اور معزز عہدون پر مقرر کئے جانیکے لئے قابل ہونگے۔
(۲) جو لوگ اسطرح منتخب کیے جاوینگے وہ یونیورسٹی کی تعلیم سے فراغت پاچکے ہونگے
اور قبل از انتخاب اونہون نے عام تعلیم حاصل کرلی ہوگی (۳) اون لوگون کی زیادہ
عرصہ تک آزمائش نہایت آزادی کے ساتھ ہو جاویگی بمقابلہ اوسکے کہ جو اونکو اسکول
مین حاصل ہوسکتی ہے اور یہ معلوم ہوجاوے گا کہ اونمین ضبط و استقلال کی خاصیتین پیدا
ہوگئی ہین - خلاف اس بڑے فائدے کے یہ بات مدنظر رکھی جاوے کہ امیدواران کا انتخاب
بعمر ۲۳ و ۲۴ سال ہونے سے بہت سے وہ لوگ جنکو یہ مقدور نہین ہے کہ وہ ایک مشتبہ
کامیابی امتحان مقابلہ تک انتظار کرین وہ لوگ خارج از ملازمت ہوجاوینگے اگر قید عمر
گھٹا کر ۱۸ سے ۲۰ تک کردی جاوے جیسا کہ میری صلاح ہے تو ہندوستانیون کی کامیابی
امتحان انگلستان مین کم ہوجاویگی لیکن اسکو بطور ایک اعتراض کے تصور نہین کرتا ہون
مین ہندوستانیون کے لئے بذریعہ اضافہ عہدہ ہاے مندرجہ فہرست کے زیادہ موقع دینا
چاہتا ہون مجکو یہ بہی یقین نہین ہے کہ ہندوستانی لڑکون کو انگلستان بغرض امتحان مقابلہ
بہیجنا اونکے حق مین یا سروس مذکور کے لئے مفید ہے -

ہندوستانی و یورپین افسران

نسبت سوال عطاے عہدہ ہاے سول سروس تعداد مقررہ اہل ہند یا اہل یوروپ بذریعہ
جداگانہ امتحان مقابلہ صوبہ وار کے آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کے لئے کوئی طریقہ علانیہ

امتحان مقابلہ موزون نہوگا اسلیئے کہ اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ عہدے برہمنون کے اجارہ مین ہو جاوینگے اور اہم جماعتین اون عہدون مین داخل ہونے سے محروم رہینگی لیکن اگر یہ پسندیدہ ہے کہ ہندوستان مین بذریعہ امتحان انتخاب ہو تو یہ ایک محدود شکل مین ہونا چاہیئے۔ نسبت قانونی سویلین وافسران پراونشل سروس کے جو عہدہ ہاے مندرجہ فہرست پر ممتاز ہین گواہ موصوف یہ انتظام پسند کرتے ہین جسکے ذریعہ سے یہ عہدہ داران سویلین کی مقررہ تنخواہ کا دو ثلث پاتے ہین ایک وجہ ہندوستانیون کو زیادہ عہدہ دیئے جاتے کی یہ بھی ہے کہ وہ لوگ کم تنخواہ پر مل سکتے ہین اسلیئے اگر اونکو برابر تنخواہ دی جاویگی تو ہندوستانی لوگ اس مقدار سے محروم رہینگے علاوہ برین اہل یوروپ کی شرح تنخواہ مقررہ کی نسبت یہ امر ملحوظ خاطر ہے کہ وہ غیر ملک کے باشندے جنکو اپنے لڑکے یا لڑکی بغرض تعلیم ولایت بھیجنا پڑتا ہے جسمین بہت بڑا صرفہ ہوتا ہے اور اسکو یہ بھی ضرورت پڑتی ہے کہ اپنی تندرستی تازہ رکھنے کے لیئے ولایت جاوے اور وہ یوروپ سے اپنی بود و باش کا وہ طریقہ لیکر آتا ہے جسمین اونکے رہنے مین صرفہ زیادہ ہوتا ہے۔ جو ہندوستانیون کو کرنا نہین پڑتا ہے لہذا ہندوستانیون کو وہی تنخواہ دینا داخل فضول خرچی ہے جو دو ثلث تنخواہ دیئے جانے کا طریقہ ہے وہ نہایت درجہ قابل اطمینان ہے۔

نسبت سوال ایام کارکردگی منسوطہ بعد امتحان کے آپ کا یہ خیال ہے کہ اگر منتخب شدہ امیدوارنے کافی زمانہ کارکردگی انگلستان مین صرف کیا ہے تو ہندوستان مین تربیت کے لیئے کالج قایم کرنا غیر ضروری ہے بہترین طریقہ تربیت اون لوگون کے لیئے یہ ہے کہ وہ کام مین لگا دیئے جاوین۔

انگلستان مین ہندوستانی طالبعلم

جواب سوال۔ لارڈ رونالڈشے صاحب گواہ نے بیان کیا کہ خیالات موجودہ جو طالب علم ہندوستان سے انگلستان بھیجے جاتے ہین وہ خراب عادتین اختیار کرلیتے ہین کیونکہ وہ عمدہ درجہ کے اہل انگلستان سے ملا نہین کرتے ہین اور جب وہ ہندوستان واپس آتے ہین تو انگریزی سوسائٹی کے بد خیالات اپنے ساتھ لاتے ہین گواہ کا ذاتی تجربہ ان لوگون کا نہین ہے جو بحالت نوجوانی انگلستان گئے ہون اور پبلک سکول مین قبل از داخلہ یونیورسٹی انہون نے کامیابی حاصل کی ہو۔

س - کیا آپ کی رائے ہے کہ ممبران پراونشل سروس جو ترقی پاکر عہدہ ہاے مندرجہ فہرست پر مقرر ہوتے ہین وہ بمقابلہ اون ہندوستانیون کے جو بذریعہ امتحان مقابلہ سول سروس کے عہدے پاتے ہین انتظامی امور مین اچھے ہین -
ج - میری راے نہایت محدود تجربہ پر مبنی ہے اسلیئے کہ اس جانب بہت کم ایسے ہندوستانی ہین جو کونینٹیڈ سروس مین داخل ہین (یعنی اوس ملازمت مین جسکے لئے حلف معین ہوئی ہے) ممکن ہے اپنی ملازمتون قسمت رہتے ہون سلسلہ بیان مین گواہ مذکور نے بیان کیا کہ میرا اعتراض نسبت علیحدگی اختیارات انتظامی وداد گستری صرف یہ ہے کہ اس مین صرفہ زاید ہوگا اختیارات مجسٹریٹی کی علیحدگی اور اسکے انتقال سے میری راے مین انتظامی حکومت مین کمزوری نہین ہوگی میری یہ تجویز ہے کہ اختیارات مجسٹریٹی کے نفاذ کے لئے علیحدہ حکام ہون -
س - کیا یہ افسران عموماً ہندوستانی ہون یا یوروپین -
ج - یہ آپ پر موقوف ہے کہ آپ نے اپنے عہدہ کی فہرست کسطرح مرتب کی ہے -
س - اگر علیحدہ گروہ حکام مقرر کیا جاوے تو اوسپر خاص کر ہندوستانی مقرر ہون یا اہل یوروپ اس شاخ مجسٹریٹی پر مامور ہون -
ج - تاوقتیکہ آپ سب عہدہ کلکٹری ہندوستانیون کو عطا کرین یہ مجسٹریٹی کے عہدے دونون ہندوستانی وولائتی سول ملازمان کو دئے جادین -
س - کیا آپ ایسی سفارش کرتے ہین -
ج - نہین مین ایسا خیال نہین کرتا -
س - کیا علیحدگی ہردو صیغہ جات مین بہت سخت صرفہ ہوگا -
ج - بہت بڑا صرفہ ہوگا -
بجواب سوال مسٹر جے بل صاحب کہ دربارہ عہدہ ہاے مندرجہ فہرست میرا یہ جواب ہے کہ بعض عہدون پر صرف صاحبان انگریزی بخیال ضروریات ملکی مقرر ہونا چاہیے کیونکہ بعض صورتون مین یہ ضرورت ہے کہ ان لوگون کو یہ عہدے دئے جادین اور یہ بات مدنظر رکھکر مین یہ کوئی تعداد مقرر نہین کرسکتا کہ جن پر خواہ مخواہ ہندوستانی مقرر کئے جادین میری دانست مین تعداد عہدہ ہاے مندرجہ فہرست ہندوستانیون کو

ہدہ پاتے کی تعداد اضافہ کردی جاوے - میرا یہ خیال ہے کہ اگر ممکن ہو تو تمام
ملازمتوں میں یہ ضرورت ہے کہ اہل یورپ مقرر ہوں اسلئے کہ وہ زیادہ تر قابل ولایق
ہیں اور یہی وجہ ہے کہ کیوں یورپین اصحاب مقرر کیے جاویں اس میں کوئی عذر نہیں
ہے کہ ہندوستانی بحیثیت جونیر سکریٹریان مقرر ہوں نسبت عہدہ انڈر سکریٹری
کے مدراس میں اس اصول کا تجربہ کیا گیا ہے جہاں ایک ہندوستانی انڈر سکریٹری
مقرر ہوا ہے بادی النظر میں مجھکو عذر نہیں ہے کہ ہندوستانی انڈر سکریٹری کے
عہدے پر مامور ہوں -

۔ اب سوال مسٹر گوکھلے صاحب گواہ نے بیان کیا کہ میں اپنی شہادت میں بیان
کرچکا ہوں کہ ممکن ہیکہ یہ امتحان مقابلہ ہندوستان میں قایم ہونے سے ہندوستانیوں
کی تعداد بحیثیت کامیاب شدہ امیدوار بڑھ جاوے -

س - کیا آپ کی نظر میں ہندوستانیوں میں واسطے طیاری امتحان سول سروس
کے تعلیمی سہولتیں موجود ہیں -

ج - کافی طور پر سہولتیں موجود ہیں کہ بہت بڑی تعداد ان لوگوں کی طیار
ہوتی ہے جو داخل امتحان ہو رہے ہیں -

س - امتحان مقابلہ کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے تین کروڑ ہندوستانی آبادی کا
مقابلہ بہم کروڑ اہل انگلستان سے کیا ہے کیا ہندوستانی صرف ۱۰ لاکھ تعلیم یافتہ نہیں
ہیں جنکا مقابلہ بہم کروڑ اہل انگلستان میں ہونا چاہیے تھا بالخصوص اس موجودہ حالت میں
ج - ہاں بحالت موجودہ -

سوال کا میت

جرح از جانب مسٹر گوکھلے صاحب - س - میرے خیال میں آپ چاہتے ہیں کہ ان تمام
سالوں میں صرف تین فیصدی ہندوستانی داخل سول سروس ہوئے یہ تو بہت
بڑی فیصدی نہیں ہے شاید آپ بھی ایسا ہی تسلیم کرینگے اسلئے اس وجہ سے کہ بعض
جماعت کے لوگ تعلیمی امور میں پیچھے پڑے ہوئے ہیں تو کیا جن جماعتوں نے ترقی
کی ہے وہ محروم رکھے جاوینگے کہا آپ کا کہ ضرورت ملکی کے لحاظ سے یہی اعتراض
ہے - اور یہ آپ کیوں کہتے ہیں کہ ہر ایک اوسط درجہ کا اہل یوروپ جسکا انتخاب انگلستان

مین ہو وہ بالضرور اوس ہندوستانی سے جسکا انتخاب ہندوستان مین ہو زیادہ قابل ہے؟

ج - اس لئے کہ اہل یورپ کا اوسط قابلیت زیادہ تر ہے -

س - یہ آپ کی رائے ہے -

ج - یہ آپ کی بھی رائے ہے -

س - مین نہین جانتا کہ آپ میرے خیالات ورائے جانتے ہین -

ج - مین آپ کی اوس اسپیچ پر یہ بیان محول کرتا ہون جو آپ نے انگلستان مین دی تھی جہان آپ نے یہ کہا تھا کہ اوسط قابلیت ایک ہندوستانی کی انگریز کی اوسط قابلیت سے بہت کم ہے -

س - لیکن مین آپ کی اوسط کا اپنے ملک کے اعلی درجہ کے منتخب اصحاب سے مقابلہ کرتا ہون -

ج - ایک اہل انگلستان کی قابلیت بدرجہا زیادہ ہے یہ میری رائے ہے -

س - بلحاظ اوس نوٹ کے جو آپ نے اپنی شہادت مین لکھایا ہے کہ ایسی ضرورت کے موقع پر جیسا کہ بلوہ جات کے موقع پر ہندوستانی حکام نے انجام وہی خدمات مین قصور کیا تو کیا ایسی صورت پیش نہین آئی کہ جسمین یوروپین سول سروس کے ممبران سے ایسے ہی قصور وکوتاہیان ہوئی ہون -

ج - نہایت کم -

س - ہندوستانی کلکٹران کا یہ دعوی ہے کہ بمقابلہ یوروپین کلکٹران کے ہملوگ انسداد بلوہ جات مین زیادہ کامیاب ہوئے -

ج - میرے پاس مصالحہ موجود نہین ہے کہ جسکی بنیاد پر مین اس سوال کی نسبت اپنی رائے دون

س - کیا بلوے کثرت سے ہوتے ہین -

ج - مین نہین کہہ سکتا -

س - آپ کا والی خیال کیا ہے -

ج - مجھکو اندیشہ ہے کہ مین اس سوال کا جواب دینے سے باز رہون گا -

قبل دینے اپنی شہادت کے مسٹر کارڈیو صاحب نے جوابات جناب گورنر صاحب باجلاس کونسل کمشنران کی خدمتمین بھیجے اور یہ جوابات متعلق بہ پراونشل سول سروس

ونیز سول سروس ہند کے ہین۔ یہ سوالات ضابطہ سے گورنمنٹ کی خدمت مین بھیجے گئے اور اون جوابات مین بیانات دربارہ تقرر ہندوستانیون کی سول سروس مدراس مین مندرج ہین گروہ عہدہ داران کی قوت اور ایک نقشہ پانچ سال گذشتہ کا معہ نام افسران جنکو ترقی نہین دی گئی اور ایک نقل چٹھی گورنمنٹ بنگال مورخہ ۱۳-اپریل ۱۹۱۳ء مین ایماہوکہ ممبران سول و دیگر ملازمت مین زبان ہاے مروجہ ہندوستان کی تعلیم کے لیئے تا عدہ مقرر ہون ہمرشتہ جوابات ہے سوال یہ ہوا تھا کہ آیا تمام عہدہ ہاے مندرجہ فہرست پر گذشتہ پانچ سال کے اندر عموماً و باقاعدہ ہندوستانی مقرر کئے گئے اور اونمین کسقدر حکام مندرجہ فہرست کارکردگی مین اچھے ثابت ہوئے اسپر گورنر صاحب نے باجلاس کونسل یہ فرمایا کہ عام عہدہ باستثناے عہدہ انڈر سکرٹری کے ہندوستانیون نے گذشتہ پانچ سال مین پاے اور عہدہ انڈر سکرٹری پر یکم اکتوبر ۱۹۱۱ء سے ہندوستانی مقرر ہوئے قبل از تاریخ مذکور یہ کوشش ہوتی رہی ہے کہ پراونشیل سروس سے کوئی شخص اس عہدہ کے لایق دستیاب ہو اور ۱۹۰۹ء مین ایک ڈپٹی کلکٹر عہدہ اسسٹنٹ سکرٹری پر جو درحقیقت انڈر سکرٹری کا عہدہ تھا چہ ماہ تک مقرر رہا لیکن جو شرایط تقرر عہدہ مذکور اوس وقت جاری تھے اون سے ایک موزون عہدہ دار کے ملنے مین دقت ہوئی اور جب گورنمنٹ ہند نے یہ منظوری دی کہ ڈپٹی کلکٹران مین سے اس عہدہ کا انتخاب ہو تب یہ موقع ہوا کہ ڈپٹی کلکٹر عام انھین کہ اوسکا زمانہ کارکردگی کتنا ہی ہو مقرر کیا جاوے اور پراونشل سروس سے اس عہدہ پر کسی شخص کا مقرر ہونا ناممکن ہوگیا۔ نسبت مختلف طریقہ انتخاب پراونشل سول سروس کے جناب گورنر صاحب نے باجلاس کونسل نے ایک نقشہ بھیجا ہے جس سے تعداد حکام ظاہر ہوتی ہے۔

(۱) وہ لوگ جو ملازمت ماتحت سے منتخب کئے گئے (۲) تعداد منتخب شدہ بذریعہ امتحان مقابلہ (۳) وہ لوگ جو علاوہ امتحان مقابلہ دوسرے طور پر پبلک سروس کمیشن سابقہ ۱۸۸۶-۱۸۸۷ء کے سفارش سے تاریخ قیام پراونشل سروس یعنی ۱۸۹۲ء سے مقرر کئے گئے۔

شہادت رائے بہادر لالہ ایس کے رام نیشن یافتہ سکریٹری بورڈ مال

رائے بہادر رام نے کی شہادت بعد شہادت مسٹر کار ڈیو صاحب کے قلمبند کی گئی آپ نے
بیان کیا کہ موجودہ طریقہ انتخاب اصولاً قابل اطمینان ہے اور بجواب سوال متعلق
قایم ہونے امتحان مقابلہ کے ہندوستان مین آپ نے بیان کیا کہ مین اس امر کا
حامی ہون کہ انگلستان اور ہندوستان دونون مین امتحان مقابلہ ہوا کرے اور
ہر دو امتحانات مین تمام اصلی رعایاے ملک معظم داخل ہوسکین اسکے لئے میرے
وجوہ یہ ہین - اس طریقہ سے اعلے درجہ کے فہیم وطباع نوجوان بلا کسی مجبوری کے مقابلہ
مین آسکین گے طریقہ موجودہ حال مین بعض تو بوجہ مفلسی کے اور بعض قومی و مذہبی
خیالات سے یا بوجہ نارضامندی والدین کے جو اپنی اولاد کو دور دراز کے ممالک
مین بھیجنا پسند نہین کرتے کہ چھوٹی عمر مین وہان جاوین شریک امتحان مقابلہ نہین ہوسکتے -
اسبات کی ضرورت ہے کہ کامیاب امیدوار دو سال تک انگلستان مین رہ کر کام سیکھین
اور تربیت حاصل کرین لیکن میرے خیال مین اس فائدہ سے اوس نقصان کا جو حسب بالا
شرکت امتحان مین ہندوستانیون کو ہوتا ہے دفعیہ نہین ہوتا لہذا میری تجویز یہ ہے
کہ امیدوار کامیاب شدہ امتحان مقابلہ بغرض پراونشل سروس جو اس پریسیڈنسی
مین ہو وہ اوس امتحان سے جو انگلستان مین لیا جاتا ہے ہندوستانیون اور اہل یورپ
کے لئے زیادہ مفید ہوگا - نسبت انتخاب عہدہ ہاے شاخ جوڈیشل آپ نے یہ سفارش
کی ان عہدون کا انتخاب تنہا بارسٹران ہائی کورٹ سے ہوا کرے - اور کچھ بذریعہ
ترقی و شرکت منصفیان و سب ججان سے ہو آپ نے بڑے زور کے ساتھ سفارش
کی کہ مقررہ مضامین امتحان مین اور جو نمبر اونکے لئے مقرر ہین امتحان مقابلہ
مین عربی و سنسکرت کے واسطے وہی نمبر مقرر ہون جو زبان لاطینی و یونانی کے
لئے مقرر ہین - آپ تعین عمر امیدواران ۲۲ - ۲۴ سال مناسب سمجھتے ہین اور یہ
راے رکھتے ہین کہ امیدواران مشروط بہ امتحان کا زمانہ کارکردگی دو سال قایم
کیا جاوے اسی زمرہ مین آپ نے یہ بھی کہا کہ اگر زمانہ کارکردگی مشروط بآمتحان
ہندوستان مین تربیت کے ذریعہ سے ہو تو ایک کالج کسی وسطی مقام پر زیر نگرانی و

واہتمام گورنمنٹ کھولا جاوے نسبت انتخاب عہدہ ہاے پراونشل سروس کے آپ کی یہ سفارش ہے کہ (۱) عام طریقہ انتخاب شاخ انتظامی پراونشل سروس بذریعہ علانیہ امتحان مقابلہ کے ہوا کرے اور یہ امتحان ہر صوبہ مین ہوا کرے (۲) اس غرض سے سب جماعتون اور مذہبون کے لوگ اوس مین داخل ہوسکین کہ ترقی ہاے کورٹ کے ذریعہ سے عہدہ ہاے ماتحت مین ہوا کرے اور ایک ثلث عہدے شاخ انتظامیہ محفوظ رکھی جاوین (۳) وہ جماعتین جو تعلیم مین پیچھے پڑی ہوئی ہین اور جن کے ساتھ خاص برتاؤ ہونا چاہیئے اونکی فہرست طیار کی جاوے اور کوئی شخص کسی جماعت کا بذریعہ نامزدگی منتخب نہو۔ بجواب سوال میر مجلس صاحب کے آپنے فرمایا کہ جب مین نے علیحدگی عہدہ ہاے صیغۂ انتظامی و داد گستری کے بابت وکالت کی تھی اوسوقت مصارف پر غور نہین کیا تھا۔ میری تجویز اصولی طور پر تھی۔ بجواب مسٹر گوکھلے صاحب کے آپنے بیان کیا کہ بحالت قایم ہونے امتحان مقابلہ کے ہندوستان مین یہ لازمی قرار نہ دیاجاوگا کہ کارکردگی مشروط بہ امتحان انگلستان مین ہو اسی سلسلہ مین آپنے بیان کیا کہ مین پسند کرتا ہون کہ وظیفے اون جماعت کے طالبان علم کو دئیے جاوین جو تعلیمی امور مین پیچھے پڑے ہوئے ہین تاکہ انکو اعلیٰ امتحانات مین داخل ہونے مین آسانی ہو۔

شہادت مسٹر راگہو پنتلو صاحب

مسٹر راگہو پنتلو صاحب اسسٹنٹ سکرٹری بورڈ مال مدراس نے بیان کیا کہ علانیہ امتحان مقابلہ کو مین اصولاً قبول کرتا ہون اور اس مین کوئی نقصان اہل ہند کا نہین ہے کہ امتحان مذکور واسطے سروس ہاے ہندونو آبادی ہاے انگلستان بالاشتراک ہو نسبت امتحان مقابلہ ہند کے میری راے ہے کہ اس امتحان مین صرف ہندوستانی اور اہل انگلستان شریک ہون۔ اسی سلسلہ مین آپنے بیان کیا کہ مین ہندوستان مین امتحان اوسی طور پر اور اونہین شرایط وقیود و معیار تعلیمی پر چاہتا ہون جیسا کہ انگلستان مین تاکہ دونون مقامات امتحان مقابلہ یکسان ہو اگر یہ نہو سکے تو علیحدہ امتحان سول سروس قایم ہو مین یہ پسند نہین کرتا کہ ہندوستانی نوجوانون کا انتخاب بنا برعہدہ ہاے مندرجہ فہرست براہ راست ہو۔ آپ کی راے موجودہ قید عمر واجب ہے۔

اب قانونی سویلین کے قاعدہ کے ازسرنو قایم ہونے کے مخالف ہین آپنے یہ بات بزور
بیان کی کہ عہدہ ہاے مندرجہ فہرست پر جو لوگ پراونشل سروس سے ترقی پا کر گئے
ہین سول سروس ہند کے اصحاب کے برابر لایق و موزون ثابت ہوئے ہین اور یہ
امر ضروری ہوگا کہ انکو جملہ انتظامی شاخون مین مقرر کیا جاوے بسبب شرائط
مندرجہ رزولیوشن گورنمنٹ ہند مورخہ ۹ - اگست سنہ ۱۹۱۰ع کے آپ کا خیال
ہے کہ انتخاب بذریعہ علانیہ امتحان مقابلہ کا ہونا نہایت درجہ تسلی بخش ہے مین ان
اہل یوروپ کے موافق نہین ہون جو قانونی طور پر ہندوستان کے باشندگان
مین ہین کہ وہ پراونشل سروس مین داخل کئے جاوین انتخاب تعداد دو ثلث
بذریعہ ترقی عہدہ ہاے ماتحت اور بذریعہ نامزدگی صلح د نامزدگی گورنمنٹ ہونا ضرور
ہے - بجواب اس سوال کے کہ ایا پراونشل سروس افسران کے درجون مین کچھ
تبدیلی ہونا چاہیے یا نہ گواہ نے بیان کیا کہ اگر ہندوستان مین جداگانہ امتحان
مقابلہ قایم ہو تو پراونشل سروس مین علاوہ ڈپٹی کلکٹران ایک ثلث عہدہ ہاے
کلکٹری دو سکرٹری بورڈ مال دو ممبران بورڈ مال اور ایک سکرٹری گورنمنٹ
کے عہدے ہندوستانیون کو دے جاوین - بجواب سوال سر ویلنٹاین چیرال صاحب
کہ آپ نے کہا کہ انگریزی حکام مدراس مین کسی قوم کو ایسا نہین خیال
کرتے تھے کہ اونکو چھوا نہ جاوے -

بجواب سوال مسٹر رحیم صاحب نسبت اس امر کے کہ کیون آپ یہ چاہتے ہین
کہ دو ثلث عہدے بذریعہ امتحان مقابلہ یورپین صاحبان کو دئے جاوین آپنے کہا
کہ یہ اسلیئے ہے کہ مین یہ ضروری سمجھتا ہون کہ انتظام فی نفسہ انگریزی ہو -
اپنی شہادت کے سلسلہ مین مسٹر کرشنا سوامی راؤ نے کہا کہ ہندوستان مین خصوصیت
اور قابلیت کی جانب لوگون کی توجہ سے مغربی تعلیم نے ہر چہار جانب ہندوستان مین
بمقابلہ گذشتہ زمانہ کے آجکل عمدہ و قابل لوگ پیدا کر دیے ہین -

بجواب سوال جسٹس عبدالرحیم صاحب گواہ نے کہا کہ اگر منصفان سے زیادہ
لایق اور موزون اصحاب وکلاء کے گروہ مین بہم پہونچین تو وہ اعلے عہدون پر براہ
راست شاخ دادگستری مین داخل کیئے جاوین لیکن مین اس اصول کو کلیتاً پسند

نہین کرتا - مجھکو نہین معلوم کہ کوئی شکایت اس قسم کی ہوئی ہو کہ کوئی شخص معاشی دعا یا مقرر کردیا گیا - بجواب سوال مسٹر رمزے میکڈانل صاحب گواہ نے کہا کہ مین نے طلبا کے والدین سے سنا ہے کہ انگلستان مین ہندوستانی نوجوانون کی نگرانی بدقت ہوتی ہے یہ شکایتین بمقابلہ زمانہ سابق کے آجکل بہت زیادہ سننے مین آتی ہین

س - کیا آپ کی یہ راے ہے کہ بمقابلہ سابق کے آجکل نوجوانون کو انگلستان بھیجنا زیادہ مخدوش ہے -

ج - نہین کوئی ایسا مقابلہ نہین کر سکتا -

س - کیا آپ یہ کہینگے کہ انڈین سول سروس دیگر ڈیپارٹمنٹل سروس و نیز شاخ انتظامیہ کی حیثیت کسقدر مختلف بنیاد پر قایم ہے اور کیا یہ آپ کی راے ہے کہ سول سروس ہند کے لئے کوئی خاص انتخاب ہو حالانکہ نسبت چند ان ترقی پراونشل سروس کے عہدے پائے ماتحت سے جو کسیقدر نہ دون ہے یہ مناسب ہے کہ ایسے امور پر غور کیا جاوے جو اعلے عہدون کے لئے ضروری و مناسب نہین ہین -

ج - مین آپ سے متفق الراے نہین ہوان لیکن مین سروس پراونشل سروس پر بحث کرتا ہون

بجواب سوال سر جیمس ڈربائیشن صاحب کے مسٹر کرشنا راؤ نے بیان کیا کہ بحالت قایم ہونے امتحان مقابلہ کے ہندوستان مین مین تعین عمر ۲۲ و ۲۴ سال رکھونگا

آپ کی شہادت ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوئی اور مسٹر کارڈیو صاحب پھر طلب ہوے

مسٹر کارڈیو صاحب

بجواب سوال مسٹر رمزے میکڈانل صاحب گواہ نے اسبارہ مین اتفاق راے کیا کہ امتحان مقابلہ ہندوستان مین قایم ہونیکے متعلق ہندوستانیون کی راے بکثرت ہے آپکو اس امر سے بھی اتفاق ہے کہ انگلستان مین امتحان مقابلہ ہونے سے منتخبان ہندوستانیون کی تعداد مین کمی رہتی ہے اور اس سے منجملہ دو باتون کے ایک بات کا ہونا لازمی ہے کہ یا تو تعداد امیدواران کو مضرت پہونچے یا امتحان کی معقولیت کو نقصان ہو اور وہی انگلستان جاسکے گا جسکو تمام خرچ خود مقدور ہوگا -

س - جب ہندوستانی انگلستان مین جاتا ہے تو کیا اسکو کوئی علانیہ فائدہ پہونچتا ہے

ج - نفع بھی ہوتا ہے اور نقصان بھی مین یہ نہین بتلا سکتا ہون کہ نفع زیادہ ہے یا نقصان

گواہ نے سلسلہ شہادت شروع کیا اور کہا کہ اگر اس حصہ ملک ہندوستان مین امتحان قایم ہوگا تو بہ نسبت لوگ خاص کر اسکے اجارہ دار ہون گے یہ بالکل صحیح ہے کہ لندن مین برہمن لوگ ادسی تعداد مین شریک امتحان مقابلہ ہوئے ہین جیسا کہ ہندوستان مین وہ دوسری قومون سے زیادہ ہین - بجواب سوال مسٹر میبج صاحب گواہ نے کہا کہ مجھکو افسوس ہوگا اگر انیگلو ندین اصحاب اس سے خارج کر دیئے جاوینگے - یہ بات ممکن ہوگی کہ یورپین لوگون کی تعداد خاص معین کر دی جاوے گورنمنٹ مدراس نے اسبارہ مین کچھ کارروائی کی ہے -

بجواب سوال مسٹر عبدالرحیم صاحب کے گواہ نے بیان کیا کہ میری راے مین اہم جماعتون کا داخل ہونا زیادہ ضروری ہے علے ہذا القیاس دیگر صوبہ جات کے بنا بر شرکت پبلک سروس ہند کے اور یہ کہا کہ مین کہہ نہین سکتا کہ آیا اہل اسلام باقی حصص ملک مین مدراس کی ملازمت مین شرکت کر سکتے ہین -

س - آپ کو یہ معلوم ہے کہ اعلے حکام مثل گورنمنٹ ہند و زیر ہند یہ خیال کرتے ہین کہ ہندوستانی جحان زیادہ تر کامیاب ہوئے ہین اور ایک بہت بڑی تعدادنے منجملہ اونکے نہایت عمدہ کام کیا ہے -

اسکا کوئی جواب نہین دیا گیا -

بجواب سوال مسٹر ولنٹائین چیرول صاحب گواہ نے بیان کیا کہ مین اس کہنے کو طیار نہین ہون کہ اہل انگلستان جس تعداد مین سول سروس ہند مین شریک ہوئے اسمین کوئی علامت کمی معلوم نہین ہوتی ہے -

بجواب سوال مسٹر مرسے بیمبک صاحب کے گواہ نے بیان کیا کہ میری یہ راے مضبوط ہے کہ عہدہ ہاے مندرجہ فہرست کے لئے ضرور انتخاب ہونا چاہیے - میری یہ راے ہے کہ پورا نا قانون سویلین قاعدہ ایسا نہین ہے کہ مناسب موقع انتخاب ہو اگر ہو بھی تو اس مین کمی و کوتاہی نہو گی -

شہادت بمقام شنا ویلی مدراس

آج صبحکو پبلک سروس کمیشن کا اجلاس اس مقام پر ہوا اہل یورپ و اہل ہند کا بہت بڑا

ع بطور تماشائیان موجود تھا۔
اؤ صاحب راجہ چارو ڈپٹی کلکٹر شنا ویلی پہلے گواہ تھے۔ آپنے اپنا بیان صرف
پراونشل سروس تک محدود رکھا آپ نے بیان کیا کہ واسطے مقاصد کاملیت
سروس مذکور کے وانتظامات وترقی درجہ اعلے کے لئے قاعدہ نمبرے قواعد پراونشل
سروس کا عملدرآمد کامل طور پر ہونا چاہیے اور اصول لازمی علیحدگی عہدہ پر سے
پنشن کا بھی عملدرآمد خاطر خواہ ہو۔ آپ نے یہ صلاح دی کہ عہدہ ڈپٹی کلکٹری کا
انتظام یاردیگر ہو اور آخری درجہ کا آغاز تین سو روپیہ سے کیا جاوے اور وہ
وعہدہ ہائے مندرجہ فہرست پے ممتاز ہین اور جنکو دو ثلث اوس تنخواہ کا ملنا ہی
یوسول ملازمان اہل یورپ کو دی جاتی ہین اونکو انتہائی تعداد پنشن ملنی چاہیے
بجواب سوال مسٹر عبدالرحیم صاحب کے گواہ موصوف نے کہا کہ مجھکو معلوم ہے کہ
افسران پراونشل سروس مین بہت سے ایسے لوگ ہین کہ وہ اپنے خاندان کے لئے
سرمایہ بغرض پرورش پرداخت مخفوظ رکھ سکتے ہین۔ بجواب سر تھیوڈور مارسین
صاحب کے آپنے بیان کیا کہ مجھ یہ خواہش ہے کہ پراونشل سروس مین جملہ
جماعتون وفرقہ کے لوگ داخل ہون وہ بلحاظ کاملیت سروس کے نہین کیا
ہے بلکہ بخیال فائدہ جماعت کے ہے

شہادت بمقام وزیگاپٹن

مسٹر بالاجی راو ماتاٹھو ڈویژنل افسر صیغہ مال وزیگاپٹن دوسرے گواہ نے
نبھی شہادت کے درمیان مین بنسبت انتخاب پراونشل سروس کے بیان فرمایا
کہ عمدہ ترین طریقہ یہ ہوگا کہ نیچے درجہ کے لوگون مین سے بعد ملازمت کم از کم پانچ
سال کے ہونہار افسران لیے جاوین اور ان مین سے جنکی ملازمت دس سال کی
ہوچکی ہو آپ خیال کرتے ہین کہ صیغہ انتظامیہ مین صرف باشندگان صوبہ داخل کئے جاوین
کیونکہ خدمات عہدہ ہائے مذکورہ وہی لوگ اچھی طرح پر انجام دے سکتے ہین جنکو
مقامی تجربات حاصل ہون بسبب وجہیت اس امر کے کہ پراونشل سول سروس
مین ہر جماعت وفرقہ کے لوگ داخل ہون آپ نے بیان کیا کہ برہمن لوگون کی تعداد بمقابلہ
دیگر فرقون کے بہت زیادہ ہے کیونکہ ایسی جماعت مین تعلیم یافتہ لوگ تعداد زاید موجود ہین

اس امر کے استحفاظ کیلئے کہ عہدے زیادہ کسی خاص ایک فرقہ کو زیادہ ترنہ ملین ہر جماعت کیلئے ایک معین تعداد وقتاً فوقتاً مقرر ہوتی رہے اور ادر امیدوار کا انتخاب اوسی جماعت سے ہو جس سے اوس خالی عہدہ کا تعلق ہے لیکن یہ بات مدِ نظر رہے کہ اوسی خاص جماعت کا شخص نامزد ہوا انتخاب کرنے مین یہ دیکھنا چاہیے کہ مقررہ تعداد منظور شدہ عہدون کی ہر جماعت کو مل رہی ہے یا نہین اور اس خیال سے بوجہ سفارش یا رعایت کے کسی دوسری جماعت کا لحاظ بغرض قایم رکھنے تعداد معینہ کیا جاوے۔

بجواب سوال علیحدگی اختیارات انتظامی و دادگستری کے آپ نے بیان کیا کہ اس مین کسی تبدیلی کے بحالت موجودہ بہت ضرورت نہین ہے کیونکہ افسران صیغہ انتظامیہ ضلع اچھی طرح امن و امان قایم رکھہ سکتے ہین اسلیئے کہ وہ باشندگان ضلع اور اونکے جرایم سے بمقابلہ افسران صیغہ جوڈیشل کے زیادہ تر آگاہ ہوتے ہین اور کام متعلقہ ریاستہاے و قانون اراضیات جوڈیشل شاخ ملازمت مین منتقل ہو سکتا ہے

بجواب سر تھیوڈور ماریسن صاحب کے گواہ موصوف نے کہا کہ بوجہ اسکے کہ برہمنون کی تعداد سروس مین زیادہ ہے کسیقدر بیچینی رہی تھی رعایا بعض اوقات ایسے حاکم چاہتی ہے جو برہمن نہون رعیت برہمنون کے سوا دیگر فرقون کو پسند کرتی ہے اونکے دلون مین یہ خیالات ہین کہ چونکہ برہمن حاکم ہین اسلیئے وہ اُن لوگون کے ساتھہ ہمدردی نہ رکھین گے جو برہمن نہین ہین۔

شہادت مسٹر اے آر نیپ صاحب

مسٹر نیپ صاحب مقیم مدراس کا اظہار بحیثیت گواہ شروع ہوا۔ آپ نے بیان اس سوال کے جواب سے شروع کیا کہ آیا موجودہ طریقہ انتخاب سول سروس قابل اطمینان ہے یا نہین۔ آپ نے کہا کہ موجودہ طریقہ نہایت قابل اطمینان ہے اسکی ظاہری کمزوری یہ ہے کہ یہ صرف تعلیمی قابلیت کا زیادہ لحاظ رکھتا اور دیگر اہم قابلیتون کو نظر انداز کرتا ہے مثلاً حال مین صحت جسمانی اور علاوہ اسکے طریق عمل عام اس ہے کہ وہ وراثتاً حاصل ہوئے ہون یا خود پیدا کئے گئے ہون مین خیال کرتا ہون کہ فیما بین اون امیدواران کے جنہون نے پہلے سے نامزدگی بذریعہ انتخاب منجانب خود مختار بورڈ منتخب کنندہ کے حاصل کرلی ہو یا محدود مقابلہ سے زیادہ بہتر نتیجہ پیدا کرے گا

جن باتون پر لحاظ کرکے بورڈ مذکور انتخاب کریگا وہ بہت زیادہ ہین اور اوسکا
بیان یہان نہین ہوسکتا وہ بورڈ زیادہ اوس سے التفات نہ کرینگے جنکو حکام
افواج بحری افسران بحری نے انتخاب مین مد نظر رکھتے ہین اس طریقہ سے ایسے
لوگون کے داخل ہونے مین مدد ملے گی کہ جو دماغی قابلیت رکھتے ہین لیکن اپنی
بدمزاجی سے یا دیگر طور پر اوس کام کے لئے موزون نہین ہین جو ہندوستانی
سول سروس کے لئے درکار ہے

امتحان مقابلہ ہند

مین اسکا حامی نہین ہون کہ انگلستان و ہندوستان ہر دو ممالک مین امتحان مقابلہ
قایم ہون میری دانست مین یہ نہایت ضروری ہے کہ انتظامی امور بطور عموما
باعتبار رجحان طبع و لہجہ کے انگریزی ہو اور گویہ بصورت انگریزی قومی طریقہ پر
ہو تو اوسکے لئے تعلیم و تربیت انگریزی ضرور ہو یہ بات اوس صورت مین ناممکن
ہوگی کہ اس سروس مین زیادہ تر وہ لوگ بھرے جاوین جو کبھی یورپ نہین
گئے ہین ممکن ہے کہ اس امتحان کے ہندوستان مین قایم ہونے پر بھی ولایت مین
انگلستان کے کامیاب شدہ امیدواران عہدہ سول سروس ہند ملین گے
لیکن یہ امر بعید از عقل ہوگا کہ محض تحریری امتحانات پر اسکو چھوڑ دیا جاوے جو
داسطے خوش انتظامی زیادہ اہمیت نہین رکھتا ہے یہ ضرورت پیش آوے گی کہ
انتہائی مقررہ تعداد امیدواران کی ہندوستان مین منتخب کی جاوے -
یا پہلے سے یہ طے کرلیا جاوے کہ ہر ایک مقام مین تعداد عہدون کی جو مقابلہ مین
جاوین قایم کرلی جاوے -

تقرر عہدہ ہائے

نسبت مقررہ تعداد عہدہ ہائے سول سروس کے جس پر بذریعہ امتحان جداگانہ
ہندوستان کے یا اوس امتحان کے جو صوبہ وار ہو یا کئی صوبون کا ایک کلیہ ہو
لوگ مقرر کئے جاوین آپ نے کہا کہ اسکے نسبت بھی مجھکو عذرات سخت ہین یہ طریقہ
کسیقدر اختلاف کے ساتھ مثل قانونی طریقہ کے ہوگا جسپر اعتماد نہین کیا جاسکتا ہے
لیکن میری راے مین یہ طریقہ زیادہ تسلی بخش نہوگا ہندوستان مین تعداد عہدون کی

قایم کرنا منطقی طریقہ پر مبنی نہین ہو سکتا اگر تعداد کم ہوئی تو ادن لوگون کا اطمینان نہوگا جو امتحان مقابلہ کا ہندوستان مین ہونا چاہتے ہین اور اگر تعداد زیادہ ہوئی تو انگریزی طریقہ پر انتظام قایم رہنا مخدوش حالت مین ہو جاویگا اور کسی صورت مین اسکا نفاذ محض مخالفانہ طریقہ پر ہو سکتا ہے میری راے یہ ہے کہ موجودہ طریقہ ہر طرح پر قابل ترجیح ہے بجاے ادن طریقون جو اوپر تبلائے گئے ہین یہی وہ طریقہ ہے جس سے ہندوستان کی جملہ جماعتون کے لوگ داخل ملازمت ہو سکتے ہین جسکی بحالت موجودہ ضرورت ہے اور جہان تک مین خیال کرتا ہون اسکو برقرار رہنا چاہیے

عہدہ ہائے محفوظ

س - کیا آپ یہ ضروری خیال کرتے ہین کہ بعض عہدے قانوناً ادن افسران کے لئے محفوظ رکھے جاوین جنکا انتخاب سول سروس ہند کے لئے کیا گیا ہو اگر یہ رائے آپکی ہے تو وہ کون سے عہدے ہین اور اسکی وجہ کیا ہے - براہ مہربانی بیان فرمائیے کہ کیا چارہ کار اگر آپکی نظر مین کوئی ہو ؟ آپ پسند کرتے ہین کہ فہرست سول سروس ہند ایکٹ سنہ ۱۸۶۱ء مین رکھے جاوے -

ج - چونکہ بحالت موجودہ پبلک سروس کا انتظام باقاعدہ مقرر ہو گیا ہے لہذا میری دانست مین یہ ضروری ہے کہ بعض عہدے بردے قانون ادن افسران کے لئے محفوظ رہین جنہون نے انگلستان مین سول سروس کا انتخاب حاصل کیا ہے اسکے سوا مین کسی اور طریقہ کو انگریزی طرز انتظام کے لئے ضروری نہین سمجھتا ہون مجھکو اس امر کی سفارش کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے کہ فہرست مین کوئی تبدیلی کیجاوے - لیکن یہ امر قابل یادداشت ہے کہ عہدہ جوائنٹ مجسٹریٹ وسب کلکٹر و اسسٹنٹ کلکٹر سول سروس ہند کیلئے اب محفوظ نہین ہین گویہ طریقہ رہا ہے کہ ایک ضلع یا ڈویزن کا انتظام جو وہ عہدہ مین جنکا پریسیڈنسی مین حوالہ ہے ادن پر بلا نمبر سویلین اصحاب یا ڈپٹی کلکٹران مختار ہین -

س - کیا یہ آپ خیال کرتے ہین کہ ایک کم سے کم تعداد رعایاے اہل یوروپ کی عہدہ ہائے اعلے سول انتظام مین مقرر کی جاوے اگر یہ رائے ہے تو ہندوستان کی سول سروس مین اب کسقدر تعداد ہندوستانیون کی بحالت موجودہ قایم رکھنا مناسب سمجھتے ہین -

ج - مجھکو کسی تعداد کا مقرر کرنا ناممکن نظر آتا ہے کہ اعلیٰ عہدون کے لیے مقرر کر دن کیجو

ہندوستانیون کو دئے جاوین ملازمت مذکور کے بعض درجون مین درحقیقت ایک تعداد مقرر کردی گئی ہے اور دو کلکٹر اور حاینٹ جج ہندوستانی موجود ہین اصول مقررہ یہ ہے کہ اسکا خیال رہے کہ انتظام ملک مین انگریزیت بطور پر قایم رہے تو اوابتہ دقتاً فوقتاً بڑھائی جاسکتی ہے ترتیب ہندوستانی لایق اوسی قابلیت کے بہم پہونچین کہ وہ اس اصول مقررہ کو قایم رکھ سکین دیگر عہدہ پانے کے واسطے ضروری قابلیت کی ضرورت ہے اور اسکا مقرر کرنا گورنمنٹ کے اختیار مین بلاکسی دست اندازی کے رہنا چاہیئے ان عہدون کے لیئے تعداد کا مقرر کرنا جیسا کہ وجہ کا انسان مقرر ہو سکتا ہے ظاہر کرنا ممکن ہے تلد سروس کے لئے تعداد کے مقرر کرنے کا یہ نتیجہ ہوگا کہ جب لایق ہندوستانی امیدوار خاص عہدون کے لئے بہم پہونچین گے تو یہ ضرورت پیش آوے گی یا اصل دیسی لوگون مین امیدوار رکھے جاوین اور اس سے اوس تعداد مین بڑہاو اوسوقت قابل اسکے سمجھا گیا تھا کہ داخل ملازمت کئے جاوین اوراد دیتے ان کے لئے عہدون میں خلل واقع ہوگا -

مسٹر عبدالرحیم صاحب - س - کیا آپ کو معلوم ہے کہ ہندوستانی نوجوانون کے لیئے جو انگلستان مین بغرض تعلیم جاتے ہیں دقتین پڑجاتی ہین -

ج - مین نے ایسا سنا ہے لیکن ذاتی علم نہین ہے -

طرز انتظام

بجواب سوال مسٹر عبدالرحیم صاحب کے گواہ نے بیان کیا کہ یہ ہی یہ مستحکم رائے ہے کہ طرز حکومت ہندوستان انگریزی ہے اپنے تجربہ سے مین کہ سکتا ہون کہ مین نے ہندوستانی عہدہ دارانکو اپنے فرائض انجام دینے کے جانب بہت کم مائل پایا ہے یہ مین اون ماتحتون کی نسبت کہتا ہون جنہون نے میری ماتحتی مین کام کیا ہے - بجواب سوال پریذیڈنٹ عبدالرحیم صاحب کے گواہ نے کہا کہ حکام سول سروس ہندکی زیادتی تعداد پسند کرتے وقت مصارف کی جانب خیال نہین کیا ہے کہ اونکی تنخواہ کسقدر ہوگی اور آیندہ کسقدر اضافہ ہوگا - اور رخصت فرلو کا الاونس وغیرہ کیا ہوگا مجھکو عذر ہوگا اگر اختیارات مجسٹریٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریان سے لے لئے جاوین اور اڈیشنل مجسٹریٹ کے سپرد ہون اسلئے کہ مجسٹریان ضلع کو آرام ملے اور یہ موقع حاصل ہو کہ دیگر کامون کی طرف جنکی تعداد بڑھ گئی ہے متوجہ ہون بجواب سوال مسٹر میہج صاحب گواہ نے بیان کیا کہ مجھکو اس مین مطلق شک نہین ہے کہ انگریزی

طرز حکومت کا قایم رہنا افسران کی ذات پر منحصر ہے - بجواب سوال لارڈ اسلنگٹن صاحب کے گواہ نے کہا کہ جو راے و خیالات مین نے ظاہر کئے ہین وہ میرے ذاتی ہین اور کسی طور پر گورنمنٹ کی راے نہین ہے -

مسٹر گوبندر اگھو آیر کی شہادت

مسٹر گوبندراگھو ایر وایس پریسیڈنٹ مہاجن سبھا وکیل ہائی کورٹ طلب ہوئے آپ نے موجودہ طریقہ امتحان مقابلہ انگلستان کو قابل اطمینان بتلایا بشرطیکہ شاخ جوڈیشل کے لئے دوسرا طریقہ ہو جسکے نسبت آپ کا خیال ہے کہ قانون پیشہ لوگون مین سے بذریعہ ترقی حکام ماتحت ہوا کرے آپ نے فرمایا کہ امتحان مقابلہ ہندوستان مین بھی ہو اور اختیارات انتظامی و دادگستری علیحدہ کردئے جادین اور قانونی سویلین کے قاعدہ سے آپ کو ایک اختلاف ہے - بجواب سوال لارڈ اسلنگٹن صاحب کے مسٹر ایر نے بیان کیا کہ یہ سب سے پہلی بات ہے کہ سول سروس مین انگریزی طرز قایم کیا جاوے - بجواب سوال ارل رونالڈشے صاحب کے آپنے بیان کیا کہ آجکل حکام سول سروس ہندوستانیون کے ساتھ ایسا میل جول نہین رکھتے ہین جیسا کہ سابق مین رکھتے تھے سبب اسکا یہ ہے کہ میری دانست مین حکام سویلین کے پاس کام اسقدر زیادہ ہے اور طریقہ مین ایسی بندش ہے کہ حکام کو وقت باقی نہین رہتا ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ آکر ہندوستانیون سے ملین - مسٹر ولیم میر صاحب کے اسکیم مین یہ خوبی تھی کہ آپ نے یہ کوشش کی تھی کہ سویلین کو کام کی زیادتی باقی نہ رہے - بجواب سوال مسٹر گوکھلے صاحب کے آپ نے کہا کہ مین اپنے پندرہ سالہ تجربہ وکالت عدالتہاے مفصلات سے کہہ سکتا ہون کہ اور یہ راے رکھتا ہون کہ ہندوستانی جج انگریزی ججون سے زیادہ عمدہ اور قابل دیوانی کے کامون مین ہین اور بعض صورتون مین ہندوستانی حکام صیغہ انتظامیہ بمقابلہ افسران انگریزی کے مفید ہین اسکا باعث یہ ہے کہ طریقہ کام کرنے کا ہندوستانی افسران کے مفید مطلب ہے لیکن شخصی قابلیت افسران انگریزی مین کوئی شکایت نہین ہے - بجواب مسٹر عبدالرحیم صاحب - آپ نے کہا کہ مدراس مین اختیارات انتظامی

و دا دگستری کے اشتراک کے خلاف لوگون کی رائے ہے۔
سٹر مزے میکڈانل صاحب کی جرح پر مسٹر نیب صاحب نے کہا کہ
مین اسکا حامی ہون کہ بورڈ انتخاب کنندہ بمقام انگلستان اجلاس کرے یہ
بورڈ سول سروس کمیشن کا کام کرے گا اور حکام اس سے خارج نہ رہین گے۔گواہ سے
سوال اس امر کے متعلق ہوا کہ آپ کی تجویز کیا ہے کہ کسطرح اسکا ثبوت لیا جاوے
کہ امیدوار کا مزاج کیسا ہے اور اوس نے کس صحبت مین تربیت پائی ہے۔آپنے
کہا کہ اس سے میرا مطلب ہے کہ وہ امیدوار کس خاندان سے تعلق رکھتا ہو
جسمین اوسنے پرورش پائی ہے۔مجکو تجربہ ہے کہ ایک شخص جو خاندان اعلےٰ سے
تھا اور اچھا آدمی تھا لیکن صحبت بد سے اوسکے اطوار خراب ہوگئے تھے۔
مسٹر میکڈانل صاحب نے کہا ممکن ہے کہ کسی اُڈوی نے یہ الفاظ تعلیمی لحاظ سے کہدئے
ہون۔لیکن معاملات سلطنت مین ان باتون پر احتیاطاً ضرور غور ہونا چاہیے۔کیا آپ کا یہ
منشا ہے کہ یہ بورڈ ان تمام باتون پر یعنی اون باتون پر جنکا علم نہین ہے اور غیر محدود
بین فیصلہ صادر کرے گا۔کیا آپ یہ خیال نہین کرتے کہ یہ مسئلہ ناقابل حل ہے جو کہ امیدوار
سے اسباب و تعلیم پرورش دہندگان کے سارٹیفکٹ لے لے۔گواہ نے بجواب اسکے کہا
کہ اونہین لوگون کا سارٹیفکٹ قابل قبول ہوگا جو اُسکے دینے کی قابلیت رکھتے ہین آپ کو
انگریزی پبلک اسکول کی تعلیم و تربیت پر زیادہ تر اعتماد ہے بمقابلہ تعلیم یونیورسٹی کے
یہ صحیح ہے کہ سنہ ۱۸۹۰ع سے صرف ۳۵ ہندوستانی بمقابلہ ۵۱۶ یورپین اصحاب
کے سول سروس مین داخل ہوئے۔
س۔کیا ایسی صورت مین یہ واجب ہے کہ آپ یہ اندیشہ ظاہر کرین کہ ہندوستانیون کے لئے
دروازہ ملازمت اسقدر کھل جاویگا کہ اہل یورپ کے حقوق زائل ہوجاوینگے۔
ج۔مین نے ایسی کوئی بات نسبت دیگر امتحان مقابلہ کے نہین کہی ہے۔
س۔کیا یہ واجب ہے کہ آپ یہ خیال کرین کہ اگر امتحان مقابلہ ہندوستان مین قائم
ہوگا تو دروازہ ملازمت بہت زیادہ وسیع ہوجاوے گا۔
ج۔مین نے سوال مذکور کو اس نقطہ نگاہ سے نہین دیکھا ہے میری دانست مین
آپ کوئی موازنہ نہین کرسکتے۔

گواہ نے بیان کیا کہ بہت سے لایق ہندوستانی اسوجہ سے امتحان مین شریک نہین ہو سکتے کہ امتحان مذکور انگلستان مین ہوتا ہے مین موجودہ طریقہ کا قایم رہنا پسند کرتا ہون اور ہندوستانیون کو عہدہ ہاے مندرجہ فہرست اعلے حکام کی رپورٹ پر دینا مناسب جانتا ہون - بجواب سوال مسٹر گوکھلے صاحب کے گواہ نے کہا کہ مین یہ مناسب نہین سمجھتا ہون کہ ہندوستانیون کے لئے لندن کا دروازہ مسدود کردیا جاے میری دانست مین ان دو باتون مین کوئی فرق نہین ہے کہ ہندوستانی ولایت مین جاکر داخل امتحان ہون یا ہندوستان مین امتحان دیکر بعدہ انگلستان بھاوین بلکہ میرا اعتراض یہ ہے کہ ہندوستانیون کے انگلستانی طریق معاشرت وصحبت باقی رہجاویگی بعد اسکے کمیشن برخاست ہوگیا لنچ کیلئے جب تک پھر واپس آکر اجلاس کیا اوسوقت تک مسٹر گوکھلے کا اظہار جاری رکھا - گواہ نے بیان کیا کہ عہدہ ہاے مندرجہ فہرست کا محدود کرنا یہ مقصد رکھتا ہے کہ ہندوستانی دیگر عہدہ جات کے نسبت دعوی پیش نکرین یعنے عہدہ ہاے ممبران بورڈ مال وغیرہ -

بجواب سر سٹیفورڈ ہاریسن صاحب کے گواہ نے کہا انگلستان مین سول سروس ہند کیجانب دلچسپی گھٹتی جاتی ہے - بجواب لارڈ رونالڈشے صاحب کے گواہ نے کہا کہ موجودہ طریقہ سے مین مطمئن ہون جو ہندوستانی داخل سروس ہوے ہین اونکو کافی تعلیم حاصل ہے لیکن دیگر قابلیتین اونمین نہین ہین اونمین سے ایک قابلیت کارکردگی ہے مجکو ایسے ہندوستانیون سے سابقہ پڑا ہے کہ جنہون نے امتحان سول سروس پاس کیا ہے لیکن اونکے طور طریق مین کمی ہے یہ بات ناپسندیدہ ہوگی کہ ایسے لوگون کو داخل سروس کسی تعداد مین کیا جاوے اس نظر سے آپ نے اسبات پر زور دیا کہ موجودہ طریقہ امتحان مقابلہ مین ترمیم کیجاوے

وکلا اور عہدہ ہاے شاخ جوڈیشل

دوران شہادت مسٹر گوبندراگھو صاحب ایر کے مسٹر راتندراو نے جو مقامی ممبر کمیشن مقرر ہوئے تھے -

سوال کیا کہ کیا آپ سفارش کرینگے کہ اول درجہ کے وکلا ہائیکورٹ سب جج کا عہدہ قبول کرینگے

ج - نہین ایسی سفارش نکرونگا -

س - کیا آپ ایسی شفارش کرینگے کہ دوسرے درجہ کے وکیل اس عہدہ کو منظور کرینگے -
ج - ہان اگر یہ یقین دلایا جاوے کہ انکی ترقی اعلیٰ عہدہ یعنی ججی پر کیجاویگی -
س - کیا تیسرے درجہ کے وکلا یہ کہین گے کہ عہدہ منصفی تعلقہ قبول کرینگے -
ج - فیمابین درجہ دوم و سیوم کے تفاوت کا قایم کرنا مشکل ہوگا تاوقتیکہ یہ معلوم نہو کہ انکی وکالت نے کیسی وقعت حاصل کی -
س - کیا آپ یہ جانتے ہین کہ کچھ زمانہ گذرا کہ مدراس ہائی کورٹ نے ایک انگریز بارسٹر کو منصفی مقرر کیا تھا -
ج - ہان اگر ہائی کورٹ یہ عہدہ پیش کرتا ہے اور بارسٹر قبول کرتا ہے تو مین نہین کیا کہون

پروفیسر میک خال

آخر مین مسٹر گوبندراؤ گھوایر کے شہادت ختم ہونے پر کرسچن کالج کے پروفیسر تو ارنج مسٹر میک خال صاحب کا اظہار شروع ہوا آپ ایک مرتبہ کونسل واقعات قانون مدراس کے ممبر بھی رہ چکے ہین آپ کی شہادت مختصر ہے - ہندوستانیون کی خواہشون اور قومی خیالات سے اظہار ہمدردی کرتے ہوے اور یہ بات مانتے ہوئے کہ زمانہ آیندہ مین ہندوستانیون کو عہدہ ہاے جلیلہ بتعداد کثیر دئے جاوین آپ کا یہ خیال ہے کہ بحالت موجودہ ہندوستان کی حق مین یہ امر مصیبت کا ہوگا کہ کوئی ایسی کارروائی کی جاوے یا طریقہ عمل مین لایا جاوے جس سے سول سروس ہند مین اہل یوروپ کی تعداد کم ہو جاوے ہندوستان کی موجودہ حالت مین طریقہ حکومت جمہوری یعنی رعایا کی حکومت رعایا پر موجودہ طریقہ پر حاصل ہوسکتی بلکہ اس طریقہ پر حاصل نہین ہوسکتی کہ انگریزون و اہل یوروپ کی تعداد سول سروس ہند مین کم ہو جاوے اس وقت مین یوروپین حکام کی ایسی ضرورت ہے جیسا کہ ہندوستان کے جمہوری سلطنت مین غیر ممالک کے باشندگان کی ضرورت تھی -

س - ولنتا مین جیرول صاحب - کیا آپ کے نزدیک آجکل کے نوجوان کے درمیان فرایض مین زیادتی ہوگئی ہے -
ج - مجھکو نہین معلوم ہے کہ بہت بڑی ترقی ملک کے پولٹیکل ایتلا مین ہوئی ہے آجکل اس بات کے خواہش بڑھی ہوئی ہے اور یہ خیالات مضبوطی سے نوجوانون کے دلمین جڑ پکڑ چکے ہین

کہ اپنے ملک و اہل ملک کے حق مین کچھ نہ کچھ بھلائی کیجاوے مجھکو نہین معلوم ہے کہ ایا مراد فرائیض ملکی سے ہے - سر ولنشاین چیرول صاحب نے فرمایا میری دانست مین دونون الفاظ ہم معنی نہین ہین -

بجواب سوال مسٹر رمرے میکڈانل صاحب کے گواہ نے بیان کیا کہ بحالت موجودہ سروس مین اہل یورپ کے تعداد کم نہین کی جا سکتی -

پھر آپ نے سلسلہ شہادت شروع کیا کہ اگر اہل انگلستان ہندوستانی طالبان علم سے نفرت و تعصب کرین تو ہم اونکو ولایت بھیجنا پسند نکرینگے - مسٹر میکڈانل صاحب کے جانب متوجہ ہوتے ہوئے گواہ مذکور نے بیان کیا کہ اگر ہندوستان مین امتحان مقابلہ قائم ہوگا تو ہندوستان کی تعلیم پر خراب اثر پہونچے گا -

س - رمرے میکڈانل صاحب - کیا اکسفورڈ کا بھی ایسا ہی خیال ہے -

ج - اکسفورڈ سول سروس کی تعلیم نہین دیتا ہے -

۱۱ - جنوری ۱۸۹۳ء کے اجلاس مین ریورنڈ میک فال صاحب کا مزید اظہار کیا گیا اور بجواب سوال مسٹر گوکھلے صاحب گواہ مذکور نے اسبات سے اتفاق ظاہر کیا کہ گورنمنٹ کو وقتاً فوقتاً مختلف طریقون سے اس امر کا تصفیہ کرنا چاہیے یعنی جیسی جیسی ملک میں ترقی ہوتی جاوے ویسی ویسی اصلاح کرتی جاوے -

بجواب سوال مسٹر عبدالرحیم صاحب - گواہ مذکور نے بیان کیا کہ ہمارے کرسچین کالج میں اعلےٰ درجہ کا مصالحہ موجود ہے اگر علانیہ تربیت دیجاوے تو وہ اس قابل ہو سکتا ہے کہ اعلےٰ خدمات انجام دے ہمارے کالج کے سبب سے لوگ اعلےٰ عہدون پر ممتاز ہین ایک اونمین سے ہائیکورٹ کا جج ہے مجھکو اسبات کا خاص علم نہین ہے کہ انگلستان مین ہندوستانیون کی تعلیم کی کیا حالت ہے مجھکو یہ یقین نہیں ہے کہ انگلستان جانے سے خواہ مخواہ ہندوستانی اچھا ہو سکتا ہے آپ کے خیال مین ہندوستانیون کے حق مین یہ بات بہتر ہے کہ وہ انگلستان اوسوقت جاوین جب اونھون نے جاکر خود تعلیم حاصل کی ہو -

ریورنڈ میک میل صاحب کا مزید بیان ہوا اور بجواب سوال مسٹر گوکھلے صاحب کے آپ نے اس امر مین اتفاق کیا کہ گورنمنٹ کو چاہیے کہ جیسے جیسے ملک ترقی کرتا جاوے ان باتون کا فیصلہ کرتی جاے

مسٹر جسٹس سندرا آیار کی شہادت

مسٹر جسٹس سندرا آیر کا بیان بعد بیان ریورنڈ میک میلن صاحب کے شروع ہوا آپنے
اپنے بیانات میں کہا کہ مجھکو پورا پورا یقین کامل ہے کہ زمانہ مین ہندوستان
برٹش سلطنت کا ایک جزو ہو جاویگا اور جبتک ایسا ہوتا رہیگا ہندوستان و انگلستان
کے لیے مفید ہے نتیجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ اصول انتظام انگریزی پر اس ملک کی حکومت
پر عملدرآمد کرے مجھکو امید ہے کہ اوسکے ساتھ ساتھ ایسا عملدرآمد کیا جاوے کہ انتظام
سلطنت ہند ایسے شائستہ طریقہ پر ہو کہ جس سے یا تنخواہون تک کا فائدہ مترتب ہو
حقوق اہل ہند بمقابلہ حقوق اہل انگلستان کے نہ نیچے ہو جاوین حکومت انگریزی
ایسے غیر مشتبہ خیرخواہانہ امداد اہل ہند کے حاصل نہین کر سکتی ہے نسبت اس سوال کے کہ
کہ انتظام ملک مین تعداد اہل یوروپ کی اور بھی کم کیجا سکتی ہے یا نہین مسٹر جسٹس
سندرا ایر نے بیان کیا کہ اصلی اختیارات انتظامی بالفعل یوروپین صاحبان کے ہاتھ مین
ہین اور وہ لوگ سواے معدودے چند عہدہ ہاے اعلیٰ کے بلحاظ عہدون پر ممتاز ہین
اہل ہند خصوص نہین کرتے کہ انگریزی حکومت اور یہ قائم رکھنے کے لیے زیادہ
وہ لوگ ذمہ وار نہین ہین تجربہ نے یہ بتلادیا ہے کہ ہندوستانیون کو عہدے متعددہ
دیے جانے سے اہل یوروپ کو دقتین پیش نہ آوینگی اگر سرکار کی جانب سے اس بنیاد پر
منصب کو دخل نہ دیا جاوے اور اسکا کافی ثبوت یہ ہے کہ ہندوستانی ریاستون
مین اہل یوروپ زیر ماتحتی افسران ہندوستانی ملازمت کرتے ہین جو ہندوستانی
اعلے عہدون پر ممتاز ہین وہ ضروریات حفظ امن ضلع کے لیے ناقابل ثابت نہین ہوئے اور
کوئی مقررہ نقص اسبارہ مین بوجہ کمی تعلیم و تربیت وقوع پذیر نہین ہوا ہندو مسلمان
دونون فرقے نہ تو دماغی قابلیت مین نہ جسمانی صحت یا اخلاق مجلسی جرأت مین کم ہین
اور انکو جس امر کی تعلیم دیجاویگی اوس منصب کو بخوبی انجام دے سکینگے میری
نسبت مین ہندوستانی لوگ زیادہ تر منتخب کیے جاوین اور انکا انتخاب بنا بر عہدہ
ممبری کونسل انتظامیہ و ایک منجملہ تین عہدہ پاے سکے نیز دو ممبران بورڈ مال کے
ہونا چاہیے مجکو یقین کامل ہے کہ زمانہ حال و آئندہ اعلے عہدون پر مناسب تعداد اہل
یوروپ کی مقرر ہونا چاہیے تا کہ طریقہ انتظام انگریزی طرز پر ہو سب سے اول اور اصلی

امر قابل غور یہ ہے کہ ضلع کے اہتمام پر ہندوستانی اپنی نوجوانی کی عمر مین مقرر رکئے جاوین
کہ وہ کافی تجربہ حاصل کرکے جلد تر اس قابل ہون کہ بورڈ مال کے ممبری پر ترقی پاوین
اور ضلع کا اہتمام اونکو ایسی عمر مین نہ دیا جاوے کہ اونکو آیندہ اعلے عہدہ پر ترقی کی
امید باقی نرہے ہندوستانیون کو موقع وحق ترقی عہدہ ہاے اعلے حاصل ہونے سے
یہ خیال دلون سے دور ہو جاویگا کہ یورپین اپنے ہمعصر اصحاب ہندوستانیون کو کم
درجہ وحقیر سمجہتے ہین یہ ہی عمدہ ذریعہ اس خیال سے دور کرنے اور اس بات کے ذہن نشین
کرنے کا ہے کہ سرکار اہل یوروپ واہل ہند کو ایک نظر سے دیکھتی ہے میری دانست
مین ماتحت عہدے ہندوستانیون کو زیادہ دیئے جانے سے اونکے دل مین قناعت
نہین پیدا کرسکتا ہے اور نہ وہ اس سے مطمئن ہوسکتے ہین اور نہ اونکی آرزوئین بہی
پوری ہو جاوینگی ضروری امر قابل لحاظ یہ ہے کہ اونکے دلون مین یہ یقین ہو کہ وہ
اعلے ترین عہدے اپنے حاکم وقت کے ملازمت مین پاسکتے ہین۔ بجواب اسکے کہ محض
انگلستان مین امتحان ہوا کرے مسٹر جسٹس ایر صاحب نے فرمایا کہ یہ طریقہ فی الواقع
کافی نہین ہوگا کیونکہ اس سے ہندوستان کے ذہین وطباع نوجوانون کو یہ موقع
حاصل ہوگا کہ ملازمت ہند مین داخل ہون کثرت سے ذہین وطباع وہونہار ہندوستانی
نوجوان غریب ہین اور وہ ایک زمانہ کثیر تک انگلستان مین انگریزی تعلیم حاصل
کرنے کے مصارف برداشت نہین کرسکتے اور جو لوگ ایسی مقدرت رکہتے ہین اونکی
تعداد نہایت کم ہے ہین اس بات سے رضامند نہین ہون کہ ہندوستانیون کو انگلستان
مین اوس ترقی پذیر زمانہ عمر مین محض اتفاقیہ کامیابی کے غرض سے بلا کسی کافی انتظام
تعلیم کے رکہا جاے مجہکو سخت اشتباہ ہے کہ ایسا کوئی انتظام ہوگا یا نہین کہ جو اس
مقصد کے لئے قابل اطمینان ثابت ہو جو نوجوان انگلستان جاتے ہین وہ بہت کم تعداد
مین امتحان مقابلہ مین بنا بر حصول عہدہ ہاے متعددہ کامیاب ہوتے ہین اور اون
مین سے اکثر ناکام ہوکر اپنی عمر برباد کرتے ہین اسکے متعلق یہ عذر پیش کیا جاسکتا ہے
۔ انگلستان کے قیام کا غالباً یہ مقصد ہے کہ اون مین دماغی واخلاقی قابلیت زیادہ
ہو اور وہ انگریزی طور وطریق اور روّیہ معلوم کرسکین جو بلا قیام انگلستان کے
ممکن ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ مین اس بیان سے مطمئن نہین ہون اور یہ صحیح تصور کرتا ہون :

ندمبر طبق سوال جداگانہ امتحان ہندوستان کے آپ نے فرمایا کہ انگلستان و
ندوستان ہردو مقامات مین امتحان ہونے سے اہل ہند کی بہت سی خواہشین
...ری ہونے کی امید ہے میری یقینی رائے یہہ ہے کہ اگر دوسرا چارہ کار مجوزہ میرا
سندیدہ ہو تو یہ طریقہ ضرور قایم ہونا چاہیے مجھکو شک ہے کہ آیا یہ بہتر ہوگا کہ ہندوستانیون
...لیئے ایک امتحان قایم ہو جو اونکے حسب حال ہو ممکن ہے کہ معمولی طریقہ امتحان
...رض حصول تعلیم اعلے بہتر ہوا لا بلاشبہ محض یہ طریقہ اعلے عہدون کی مناسب خدمت
...جام دہی کے لیے اچھا طریقہ نہوا اور اس سے قابلیت پیدا نہو میری دانست مین
...ک بے تعلق و آزاد امتحان عملا زیادہ قابل اطمینان بمقابلہ امتحان مقابلہ کے
...ردو ممالک مین قایم کئے جانے کے زیادہ آسان طریقہ ہوگا مجھے ایسے کسی شخص کو
...ین نہین ہے کہ سب کے ساتھ متفقانہ عملدرآمد برتا دکیا جاتا انگلش قوم کا
...صہ طبعی ہے لیکن مین اون ممتحن صاحبان پر جنہون نے کبھی اس ملک کو
...ھا نہین ہے نہ یہان کے طور وطریق سے آگاہ ہین بھروسہ نہین ہو سکتا کہ
...ٹھیک ٹھیک انصاف کرین مین یہ پسند کرونگا کہ کثیر تعداد ممتحن صاحبان
...اون لوگون سے ہو جو ہندوستان مین رہ چکے ہین اور ہندوستانی نوجوانون
...ی حاصلات کو پسند کرتے ہین - نسبت سوال کمی تعداد اہل یورپ کے مسٹر
...کس ایہ صاحب نے بیان کیا کہ میری رائے مین کہ اعلے عہدون پر اہل یورپ
تعداد و مناسب ہونا چاہیئے اس سے خود ملک کے باشندگان کا فائدہ متصور ہے
و تعداد کیا ہوا سکا فیصلہ کرنا میرے نزدیک نا پسندیدہ ہے اور ایسا ہے
...بکی بابت مشورہ دیا جاوے اسکا انحصار زیادہ تر باشندگان ہند کی آیندہ
...رتی پر ہے یہ ممکن ہے کہ تعلیم یافتہ گروہ بالکل انگریزی طور وطریق وضع
...نیار کرسکے کہ گورنمنٹ اسبات کی ضرورت نہ سمجھے کہ اہل یورپ کی تعداد
وقت مین کمتر کردیجاوے ہندوستان مین مختلف جماعتون کا کام باہمی مناقض
...مسئلہ کے حل ہونے سے باقی نرہیگا اور سب جماعتون کے تعلیم یافتہ لوگ
...یزی طرز و وضع اختیار کرینگے اور سرکار انگریزی کے ساتھ دلی الفت ہو
...یگی تب یہ تعداد کم ہوسکتی ہے اگر برعکس اسکے بدقسمتی سے یہ امر وقوع پذیر

ہو کہ مختلف جماعتون کا تناقص باہمی زیادتی پر ہوجاوے یا جماعت ہاے مذکور کے
دلون سے خیر خواہانہ خیالات لنسبت گورنمنٹ کے کمزور ہو جادین تو خواہ مخواہ
ضرورت ہو گی کہ حکام اہل یوروپ کے ذریعہ سے حکومت کیجاوے میری ذاتی
یہ رائے ہے کہ ایسا موقع پیش نہ آویگا بجز اوس صورت کے کہ گورنمنٹ
ہین یا تو کسی غلط پالیسی کا عملدرآمد ہو یا گورنمنٹ رعایاے ہند کے خیالات
و حالات کو سمجہہ نہ سکے بہرحال مین اُس عقدہ کو حل کرنے کی آیندہ کے لئے
کوشش نکرونگا آخر مین آپنے بیان کیا کہ اختیارات عہدہ ہاے دادگستری
انتظامی صیغہ اختیارات سے بالکل علیحدہ کردینا چاہیے اور اوسکو ہائیکورٹ
کے زیر اختیار رہنا مناسب ہے۔
بجواب سوال لارڈ اسلنگٹن صاحب کے گواہ موصوف نے کہا کہ مین علیحدہ
اسکیم امتحان کے لئے پسند کرونگا کہ ممتحنون کا انتخاب ہندوستان مین ہو۔
س یا میر مجلس صاحب ممبران سینٹ وسنڈیکٹ سے آپکا مطلب ہے۔
ج۔ نہین یہ ضروری نہین ہے۔ ایسے اصحاب جنکا تعلق یونیورسٹی سے ہو مل جاوینگے
بجواب سوال دیگر میر مجلس صاحب کے گواہ نے بیان کیا کہ اگر ہندوستان کا
آدمی ۲۳ و ۲۴ سال کی عمر کا انگلستان جاوے تو وہ بمقابلہ اوس نوجوان
کے جسکی عمر ۱۹ – ۲۳ ہو انگریزی درسگاہون کے حالات و طرز و طریق
و قاعدہ مروجہ ملک مذکور سے اچھی طرح سے زیادہ آگاہ ہو سکتا ہے کوئی شخص
ان لوگون کو انگریز نہین بتا سکتا ہے یہ محض کہیلا ہوگا۔
بجواب سوال مسٹر گوکھلے صاحب کے گواہ نے بیان کیا کہ میری رائے مین
سنسکرت و عربی کی تعلیم امیدوار اہل انگلستان کو بنا بر سول سروس ہند
دیا جانا ہندوستان کے حق مین بہت مفید ہوگا بمقابلہ اسکے کہ زبان
لاطنی و یونانی کی تعلیم دیجاوے۔
بجواب سوال مسٹر میچ صاحب کے آپ نے بیان کیا کہ یہ میری صاف رائے
ہے کہ انتظامی معاملات مین اگر ہندوستانی زیادہ مقرر ہون گے تو ترقی ہوگی
اور ایسا ہونا ملک اور اہل ملک کے فائدہ کی غرض سے ہونا چاہیئے۔

مجھکو تجربہ ہوا ہے کہ حیثیت سروس کی انگریزی نکتہ نگاہ سے بہی کہٹ گئی ہے مین چاہتا ہون کہ عربی سنسکرت قایم رکھی جاوے اور زبان حال کی زبان ہائے یوروپ قایم رہین۔

س۔ مسٹر سالاتی صاحب۔ آپ نے بیان کیا کہ قومی مخالفت کسقدر سالہ حال مین بڑہ گئی ہے اور کسقدر گورنمنٹ کے عمل سے یہ مخالفت پیدا ہوگیا ہے

ج۔ مین ایسا ہی خیال کرتا ہون۔

س۔ کیا گورنمنٹ نے یہ کوشش کی ہے کہ مخالفت قومی پیدا ہو۔

ج۔ مین کہونگا کہ لاعلمی سے نہ دیدہ و دانستہ۔

س۔ آپ جوڈیشل پراونشل سروس سے اچھی طرح آگاہ ہین اور نیز اس طریقہ سے کہ انتخاب منصفان کا وکالت پیشہ لوگون سے کیا جاوے۔

ج۔ ہان۔

س۔ آپ بتلا سکتے ہین کہ اوس گروہ کے امیدواران جو پراونشل سروس کیجانب زیادہ راغب ہین وہ اوسط درجہ مین قانون پیشہ جماعت سے اے ہین یا اوسط سے کم یا زیادہ ہین۔

ج ہمکو نہایت فہمیدہ ہوشیار اور نیز اہل دماغ مل سکتے ہین۔

س۔ کیا اس سروس کی طرف اعلے لیاقت کے لوگ متوجہ نہین ہوتے۔

ج۔ نہین بشرطیکہ اونکا کام اچھا نہ چلتا ہو کیونکہ بعض لایق وکلاء کا کام نہین چلتا اور ان لوگون مین سے ہم انتخاب کر سکتے ہین۔

بجواب سوال مسٹر میج صاحب کے گواہ نے بیان کیا کہ میرا تجربہ یہ ہے کہ جو جاسکے کہ افسران سول سروس پراونشل سروس کے لوگون کی قابلیت وغیرہ نہین جانتے ہین اس لئے اونکو نظر حقارت سے دیکھتے ہین۔

بجواب سوال سر ولنشاتن چیردل صاحب کے گواہ موصوف نے بیان کیا کہ میری رائے مین ہندوستان کی مختلف جماعتون مین جو کشیدگی و بددلی پیدا ہوئی ہے اوسکو گورنمنٹ نے لاعلمی کی وجہ سے پیدا کردیا ہے۔

س۔ کیا آپ کو یہ معلوم ہے کہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ بے اعتباری و رشک ایک بڑی

جاوی جماعت برہمنان نے پیدا کردی جسکی وجہ سے دیگر جماعت کے لوگون پر
سختی ہوتی ہے -

ج - یہ بالکل غلطی ہے -

س - یہ راے آپ کی ایک مشہور ہمعصر کی ہے جو ہائی کورٹ کے جج ہین بحیثیت
ایک شخص غیر کے آپکی راے کو بمقابلہ اوسکے وقعت نہین دے سکتا -

ج - یہ مشکل ہے -

سر مرے حیمنگ صاحب نے مختلف تفصیلی حالات آپ کے اسکیم کے متعلق دریافت کئے
تو اونے بیان کیا کہ میری دانست مین جو خیالات بدقسمتی مین مختلف جماعتون کے پیدا
ہوتے ہین وہ بڑھنے دئے گئے اسلیئے کہ گورنمنٹ کے حکام کو اسباب کا علم
نہین تھا کہ کیا ہو رہا ہے -

انریبل مسٹر وی ایس سری نواس شاستری نے یہ خواہش ظاہر کی کہ مثل
انگلستان کے ہندوستان مین بھی سول سروس کے لئے امتحان مقابلہ ہوا
کرے آپ کو امید ہے کہ عرصہ دراز تک بمقابلہ ہندوستانیون کے اہل یورپ
زیادہ کامیاب ہونگے اور اسوجہ سے مین یہ سفارش نہین کرتا ہون کہ اہل
یورپ کی تعداد کم کیجاوے گو آپ کو یہ امر تسلیم ہے کہ یہ ضرورت ہے کہ اہل
یورپ ملازمت مین رہین وہ لوگ جو ہندوستان مین کامیاب ہون اونپر یہ
لازمی قرار دیا جاوے کہ ایک سال انگلستان مین رہکر تربیت حاصل کرین
لیکن اگر کوئی تعداد مقرر کیجاوے تو بذریعہ جداگانہ امتحان انگلستان امیدواران
کی تعداد بڑھائی جاوے جنمین ملک تعلیم کے ہر دو اقوام کے رعایا داخل ہوسکین
اور پراونشل سروس کا انتخاب بذریعہ امتحان مقابلہ کے ہو جیسا کہ سول سروس
ہند مین ہوتا ہے لیکن درصورت امر آخرالذکر کے شخص کا ملیت پر لحاظ کیا جاتا
ہے نسبت سروس اول الذکر کے مسٹر شاستری صاحب اصول امتحان مقابلہ
کو بتعداد ایک دفعہ بڑھاتے ہین یعنی چہارم عہدہ خالی شدہ بذریعہ ترقی عہدہ
داران ماتحت سے پورے کئے جاوین اور کچھ بذریعہ نامزدگی منتخب گورنمنٹ
دئے جاوین بصورت نامزدگی تقرر محض کمتر درجہ کے عہدون پر کیا جاوے

اور ترقی ما بعد بلحاظ قابلیت و مدت ملازمت ہو آپ کی راے ہے کہ یہ
ممکن نہین ہو سکتا کہ ہندوستان کی تمام جماعتون داجبی طور پر داخل نہ
ہون آپ کی راے جوڈیشل عہدون کے لیے ایک جداگانہ سروس مقرر کیا
اور جوڈیشل سروس کے لیے انڈین سول سروس کے لوگ عہدہ نہ پاوین
اونکے لیے عہدہ محفوظ رکھے جاوین اس سروس کے مختلف درجون پر لوگ
کیے جاوین یعنی نصف بذریعہ ترقی عہدہ داران ماتحت اور نصف بذر
انتخاب کے گروہ قانون پیشہ سے۔ بنسبت تنخواہ کے فیمابین اہل یورپ ا
اہل ہند کے جو ایک ہی قسم کی خدمات انجام دیتے ہین آپ فرق کا نہ
جانتے مین اور آپ کو اسکے متعلق موجودہ و مروجہ طریقہ یعنی اہل یورپ
تنخواہ سے دو ثلث پر مقرر ہونا پسند کرتے ہین۔

ارل رونالڈشے صاحب نے سوال کیا کہ کیا آپکی دانست مین ہندوستا
طالب علم جو انگلستان کی یونیورسٹیون مین تعلیم پا رہے ہین وہ اس برتا
سے جو اونکے ساتھ کیا جاتا مطمئن ہین یا نہین۔

ج۔ جب اونکو ایک مرتبہ یونیورسٹی مین داخل ہونا نصیب ہو جاتا ہے پور
مطمئن ہو جاتے ہین۔

بجواب سوال مسٹر گوکھلے صاحب کے آپ نے بیان کیا کہ میرا مقصد امتحان
سروس قایم کیے جانے سے یہ تھا کہ ہندوستان کے اعلے تعلیم یافتہ لوگ ا
دعوے کو حاصل کر سکین۔

س۔ مسٹر عبد الرحیم صاحب۔ کیا بہت سے امتحانات ہندوستان کے تو
ترقی مین جو نوجوان چاہتے ہین مخل ہون گے۔

ج۔ بلاشک۔

بجواب سر ویلنٹاین چیرول صاحب کے آپ نے بیان کیا کہ امتحان مقابلہ
قایم ہونے سے ہر دو اقوام مین انسانیت کے برتاؤ کا اطمنان ہو جاوے گا
سر مرے ہیمک صاحب نے اوس جواب کی نسبت جو گواہ نے مسٹر گوکھلے صاحب
کے سوال پر دیا تھا پوچھا کہ آپ سے ایک پشت پہلے یہ معلوم ہوا تھا کہ ہندوستان

متحان مقابلہ کا قایم کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستانی بکثرت داخل ہو جاوینگے
اور ہندوستانیون کی تعداد کی حد مقرر ہونا چاہیئے کہ وہ داخل سروس ہون
جسطرح گورنمنٹ نے اپنے وعدہ سے نسبت تعداد عہدہ ہاے مندرجہ فہرست
کے دست برداری کر لی ہے اور یہ دریافت کیا کہ آیا ۱۸۷۰ع مین
اسطے عہدون کے دیے جانے کے وعدہ سے جو کنارہ کشی کی گئی وہ گذشتہ
دس سال کے اندر بیچینی کا باعث نہ تھی یا تھا۔
گواہ نے جواب دیا شاید ایسا ہی ہو۔

اڈیٹر اخبار ہندو

مسٹر کستوری رنگا اینگر ایڈیٹر و مالک اخبار ہندو روزانہ ملک مدراس
بعد ماسٹری کے گواہ پیش ہوے۔ آپ نے بیان کیا کہ موجودہ طریقہ انتخاب
سول سروس ہند سے قابل اور اہل دماغ عہدہ دار میسر آتے ہین لیکن آئین
وہ خوبی انتظام آئینی تھی جس سے وہ ہر دلعزیز ہوتے وہ کبھی ہندوستانیون
سے میل ملاپ نہین رکھتے اور بطور کل کے جسکو ملک غیر مین طیار کیا گیا ہو
انتظام کرتے رہے ہین جسکی ہدایت انکو باہر سے ملتی آئی اور یہ بیان کیا کہ
موجودہ طریقہ امتحان مقابلہ میری راے مین عمدہ بہترین عہدہ دار بہم نہین
پہونچاتا خواہ وہ اہل یوروپ ہون یا ہندوستانی اہل یوروپ بہت بڑی
غیر مناسب تعداد مین کامیاب ہوتے ہین اور ہندوستانی لوگون کی کامیابی
کا بہت کم موقع آتا ہے مین یہ عرض کرونگا کہ مثل انگلستان کے ہندوستان
ن بھی امتحان مقایم کیا جاوے۔ اور میری راے مین صرف گریجوئیٹ یونیورسٹی
اسے برٹش انڈیا امتحان مقابلہ مین سکتے جاوین بنسبت مضامین امتحان کے جو نمبر
ہندوستان کی قدیم زبانون کے لئے مقرر ہون انکی تعداد اسیقدر ہو جیسا کہ
۔ بان یونانی ولاطینی کے لئے مقرر ہین مین خیال کرتا ہون کہ طریقہ امتحان مقابلہ
وسیقدر اہل ہند کے لئے موزون ہو جتنا کہ دیگر پیدائشی رعایاے ملک معظم
کے حق مین ہے لیکن ہندوستانیون پر زیادہ بار پڑتا ہے اور انکو سخت نقصان
ٹھانا پڑتا ہے امتحان مذکور انگلستان مین ہوتا ہے ہندوستان کے بہترین اشخاص

یعنی نوجوان موجودہ حالات مین مقابلہ سے باز رہتے ہین اور وہ کثیر تعداد بہترین نوجوانون کی جنکا بغرض انتظام سلطنت داخل ملازمت ہونا چاہیے محروم رہتے ہین میری راے مین یہ امر پسندیدہ ہے کہ اعلے عہدون پر اہل یوروپ بدستور مقرر کیئے جاوین اور اونکی تعداد کا گھٹانا ضروری نہین ہے اور میری یہ راے ہے کہ ممبران سول سروس ہند شاخ دادگستری یعنی جوڈیشل مین داخل نہ کیئے جاوین بلکہ شاخ انتظامیہ کے لیئے محفوظ رکھے جاوین۔

مسٹر رامانج چاریار پرنسپل مہاراجہ کالج وزیانگرم بعد لفن کے بولائے گئے آپ نے بیان کیا کہ موجودہ طریقہ انتخاب انگلستان اصولاً قابل اطمینان ہے لیکن اس سے ہندوستانی اصحاب فائدہ نہین اوٹھا سکتے آپ اس امر کی وکالت کرتے ہین کہ ہندوستان کے لیے جداگانہ امتحان مقابلہ قایم کیا جاوے۔

بجواب سوال لارڈ اسلنگٹن صاحب کے آپ نے کہا کہ ہر دو طریقہ امتحان مقابلہ امیدواران انگریزی اپنا زمانہ کارکردگی مشروط بہ امتحان ہندوستان مین صرف کرین اور اوس زمانہ کی تعداد دو سال ہو اور ہندوستانی امیدوار علے ہذا القیاس زیادہ زمانہ انگلستان مین صرف کرین۔

۲ جنوری ۱۹۱۳ء کو پھر اجلاس کمیشن ہوا اور بعد لفن کے راؤ بہادر کے راما نج چاریا اظہار قلمبند ہوا اور اونکے بعد انریبل مسٹر وی ایس سری نواس سکریٹری سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی کا اظہار ہوا۔ اور بجواب سوال مسٹر گوکھلے صاحب کے آپ نے بیان کیا کہ مجھکو یہ قبول ہے کہ ہندوستان مین اگر امتحان مقابلہ قایم ہی ہو تو ہندوستانیون کو بمقابلہ عہدہ ہائے مندرجہ فہرست کے بذریعہ امتحان مقابلہ کمتر عہدے دیئے جاوین مین یہ پیشین گوئی نہین کر سکتا کہ اسکے نتائج پشیتن چاہیے کہ جب اہل یوروپ کے دلون مین تشویش پیدا ہو

بجواب سوال مسٹر عبدالرحیم کے آپ نے بیان کیا کہ اس مین تشبہ نہین ہے کہ مین امتحان کا بہ حیثیت طریقہ انتخاب سول سروس کا حامی ہون میری تجویز یہ ہے کہ امتحان مین صرف منتخب لوگ شامل ہونگے۔

اسکے بعد کستوری رنگا اینگر ایڈیٹر اخبار ہندو کا اظہار ہوا اور سر مرے ہیمک صاحب
کے سوال پر آپ نے بیان کیا کہ سال ہائے حال مین اسبات کا مطالبہ رہا ہے کہ
افسران یوروپین و ہندوستانی باہم میل ملاپ رکھین میری رائے یہ ہے کہ ہر
ایک افسر اہل یوروپ کا یہ خیال کرتا ہے کہ ہر ایک ہندوستانی جن سے اسکا سابقہ
پڑتا ہے گو وہ کیسا ہی معزز کیون نہو سڈیشن سے تعلق رکھتا ہے ہندوستانی تعلیم
یافتون کا اکثر یہی خیال ہے - اسکے بعد سر مرے ہیمک صاحب نے پوچھا کہ آیا
آپ اپنا اخبار پڑھتے ہین یا نہین گواہ نے کہا کہ مین اس سوال کو غیر واجب سوال
خیال کرتا ہون - سر مرے ہیمک صاحب نے گواہ کو اطمینان دلایا کہ یہ سوال نہایت
بے غلش ہے اور کہا کہ مین خود آپ کا اخبار نہایت توجہ کے ساتھ پڑھتا ہون
اور یہ مین نے دیکھا ہے کہ اسمین اکثر گورنمنٹ کی پالیسی پر نکتہ چینی ہوتی ہے۔
اور اکثر نامہ نگاران چٹھیان ہوتی ہین جس مین حکام ضلع کی تنادصعت ہوتی ہے
مین - گواہ نے جواب دیا کہ میرا یہ مطلب نہین ہے کہ ایسے حکام نہین مین جن سے
لوگ خوش نہون چٹھیات کا جو اوپر حوالہ دیا گیا ہے وہ اکثر ان لوگون کی
لکھی ہوئی ہوتی ہین جو رعایت پسند نہین ہین - جیسا سر مرے ہیمک صاحب خوب
جانتے ہین - بجواب سوال سر ولسابن چیرول صاحب کے گواہ نے بیان کیا
کہ پچھا بمقابلہ افسران انگریزی کے برہمن افسر سے زیادہ ملتفت ہوگا اور اسکو
عجب ہوگا کہ ایک ایسے معزز شخص کی طرف سے جو برہمن نہین ہین اسکے خلاف
بیان کیا گیا ہے - کہ اگر یہ بیان قبول کیا گیا تو اسی قسم کے بیانات ہمیشہ اہل یورپ
کی طرف سے ہوا کرینگے - مین بذات خاص اوس بیان کی کچھ حقیقت نہین سمجھتا ہون
جو ایک شخص نے ممبران کمیشن مین سے ایک صاحب سے بطور جج کے کہا ہے
مناسب طریقہ ایسے صاحب کے لئے یہ ہوگا کہ وہ علاوہ کمیشن کے روبرو اظہار دیتے
اور اونسے سوالات جرح کئے جاوین - میری رائے ہے کہ انتظامی اختیارات
بشاخ دادگستری بالکل علیحدہ علیحدہ کردی جاوین -
س - آپ یہ کہتے ہین کہ یہ امر انصاف سالم کے لئے ضروری ہے -
ج - ہان -

س - اس کہنے سے آپ کا یہ مطلب ہے کہ صیغہ دادگستری مین سویلین کا مقرر ہونا انصاف سالم کے حق مین مضر ہے - اور آپ انصاف سالم سے کیا مطلب سمجھتے ہین -

ج - میرا مطلب غیر جنبہ داری سے ہے -

س - انصاف سالم نہین

ج - اس مین غیر جنبہ داری شامل ہے -

بجواب سوال مسٹر گوکھلے صاحب کے گواہ نے کہا کہ مدراس پریسیڈنسی مین ایسے مقدمات وقوع مین آئے ہین کہ جسمین تجربہ کار اور تعلیم یافتہ ہندوستانیون کو یہ شکایت ہوئی ہے کہ اہل یورپ کا برتاؤ ہمارے ساتھ غیر واجب ہوا اور ہمکو اونکے مکان کے باہر کھڑا رہنا پڑا اور ہر ایک غیر تعلیم یافتہ ہندوستانی کا برتاؤ اہل یورپ کے ساتھ خوف پر مبنی ہوتا ہے -

مسٹر دلشان چیرول صاحب نے بیان کیا کہ ایک ایڈیٹر اخبار کا یہ اقبال کہ بعض چٹھیان جو اونسے شایع کی اور نامہ نگارون سے پائین وہ ممکن ہے کہ رعایت کی غرض سے ہون گواہ نے کہا کہ مین اسلئے یہان نہین آیا ہون کہ کمشنر کی تجویز سنون کہ ایک اڈیٹر کی نسبت اونکی کیا رائے ہے -

شہادت دیوان صاحب ٹراونکور

راجہ گوپال چاریار دیوان صاحب ٹراونکور پہلے گواہ تھے جنکا اظہار قلمبند کیا گیا دوران اظہار مین دیوان صاحب موصوف نے علیحدگی اختیارات انتظامیہ و صیغہ دادگستری پر نسبت ٹراونکور دیا آپنے فرمایا کہ طریقہ انتخاب بذریعہ امتحان مقابلہ نے صیغہ مال کے متعلق عمدہ کام کیا لیکن نسبت صیغہ دادگستری کے اسکا کام ہرگز قابل اطمینان نہین ہے اس شاخ کے لیے انتخاب کلیتاً وکالت پیشہ اصحاب مین سے ہونا چاہیے آپ نے ہندوستان مین امتحان مقابلہ قایم ہونے کی بھی وکالت کی لیکن آپنے پسند نہین فرمایا کہ علاوہ سلطنت متحدہ و ہندوستان کے کسی دوسری جگہ امتحان مذکور قایم کیا جاوے آپ جداگانہ امتحان کے خلاف ہین کہ ہندوستان مین ہو نسبت انتخاب بذریعہ نامزدگی کے آپ نے بیان کیا کہ یہ زیادہ تر پراونشل

داخل دماغ امیدواران مین کے پاس روپیہ نہین ہے اور جنکے پاس روپیہ ہے اونمین دماغ نہین ہے - بجواب سوال مسٹر راموے میکڈانل صاحب نے گواہ مذکور نے بیان کیا کہ ٹراونکور مین شاخ انتظامیہ شاخ دادگستری سے علحدہ نہین رکھی گئی ہے مین بذات خاص چاہتا ہون کہ ایسا کردیا جاوے جو وقت اسکے بابت شوروغوغا ہوگا کہ کوئی خاص جماعت عہدہ ہاے ریاست کی اجارہ دار ہے اوسوقت مخالف جماعت کے لوگون سے انتخاب ہوکر یہ شور مٹا دیا جاویگا -

س - بحیث عمدہ واقفکار امور ملکی کیا آپ قابلیت کو پالیسی پر قربان کردینگے -

ج - یہ تمام دنیا کی کیفیت ہورہی ہے -

بجواب سوال مسٹر عبدالرحیم صاحب کے گواہ نے کہا کہ صیغہ انتظامیہ کا صیغہ داد گستری مین شامل ہونے کا حاصل نقص یہ ہے کہ عام انتظام ملک یعنی عہدہ داران عام صیغہ انتظام کم ترلائق وکامل ہوتے جاتے ہین یہ خیالات مدراس مین پھیلے ہوے ہین

مسٹر شباراؤ صاحب

مسٹر این شباراؤ اڈیشنل ممبر مجلس واضعان قانون کا اظہار بعد ازان قلمبند کیا گیا اپنے اظہار مین آپنے کہا ہے کہ میری دانست مین موجودہ طریقہ امتحان مقابلہ انگلستان عموماً قابل اطمینان ہے علاوہ بحث موزونیت مقام امتحان کے جو ہندوستان کے لئے منتخب ہو جنکو انگریزی امیدواران کے ساتھ مقابلہ مین آنے کے لئے بہت سختیان جھیلنا پڑتی ہین کہ دوسرے ملک کی زبان مین تعلیم حاصل کرکے مقابلہ کرین مین اسکے موافق ہون کہ ہندوستان مین امتحان مقابلہ قایم ہو لیکن اگر یہ امر ناممکن نظر آوے تو مین یہ وکالت کرونگا کہ علیحدہ امتحان ہندوستان کے کسی وسطی مقام مین قایم کیا جاوے جس مین صرف ہندوستانی وتمام دیگر پیدایشی رعایاے ملک معظم داخل ہوسکین اور نصف عہدہ ہاے سول سروس کے لئے انگلستان مین انتخاب کیا جاوے اور بقیہ نصف کا ہندوستان مین ہو مین اسکے مخالف ہون کہ ہر جماعت و فرقہ کے لوگ خواہ مخواہ داخل سروس ہون یعنے اعلے عہدہ دئے جاوین بجاے اسکے بطور زاید طریقہ مروجہ کے جسکی رو سے پراونشل سروس سے عہدہ ہاے مندرجہ فہرست کے لئے انتخاب بذریعہ ترقی ہوتا ہے آپ یہ مناسب سمجھتے ہین کہ

ہندوستانیون کے لیئے ایک خاص تعداد عہدون کی معین کردی تھی۔

سخت ناراضگی

آخر مین مسٹر سباراؤ صاحب نے کہا کہ جو فرق انڈین سول سروس مین رکھا گیا ہے جیسا کہ گذشتہ پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر قایم ہوا ہے وہ خلاف منشاء قانون ۱۸۳۳ء و ۱۸۵۸ء و اشتہار حضور جناب ملکہ معظمہ کے ہے اور اوس سے ہندوستانیون کے ساتھ سخت ناانصافی ہوتی ہے کہ انکو اعلی انتظام ملک مین حصہ نہین ملتا ہے جیسا کہ مسٹر بانیک صاحب نے گذشتہ بجٹ اسپیچ مین بحث کی ہے نتیجہ اس طریقہ کا یہ ہے کہ ہندوستان کی تمام عدالتون مین ہندوستانی لوگ اہم اور بڑی تنخواہ کی ملازمتون سے محروم رہتے ہین موجودہ صورت حال مین سخت ناراضی پھیلی ہوئی ہے جس سے سلطنت کے لئے اندیشہ ہے اور ملک کی ترقی کی رفتار گھٹتی جاتی ہے مین اوسدن کو مبارک دن کہونگا کہ جب ملک معظم کی تمام رعایا یکسان حقوق اور موقع حاصل کرے گی کہ اونکو جملہ صیغہ جات مین بلاتفریق عہدے ملین گے۔ اسکے بعد کمیشن بعد لنچ کے پھر اجلاس پر آیا اور شہادتون کا اظہار شروع ہوا اوسوقت غیر ممبران تعداد تماشائیون کی تھی اکثر لوگ بوجہ عدم گنجایش واپس چلےگئے

مسٹر یعقوب حسن صاحب

مسٹر یعقوب حسن صاحب انریری سکریٹری مسلم لیگ مدراس پریسیڈنسی کا اظہار بعد بیان سباراؤ صاحب کے ہوا آپ نے بیان کیا کہ موجودہ طریقہ انتخاب بالکل تسلی بخش نہین ہے کیونکہ اسکی روسے بہترین اشخاص کا انتخاب نہین ہوتا ہے خواہ وہ اہل یوروپ ہون یا ہندوستانی بلکہ اس سے اہل ہند کو بہت نقصان پہونچتا ہے باستثناے معدودے چند اصحاب کے جو باعتبار قابلیت امتحان مین اعلے نمبر پاتے ہین یہ مقابلہ کسیطرح قابل اطمینان نہین کہا جاسکتا ہے آپ نے یہ مشورہ دیا ہے کہ نمبر کا اعلے ہونا صرف اول درجہ امیدواران کے متعلق عمل مین لایا جاوے نسبت امتحان ہم وقتہ آپ نے فرمایا کہ ہم اسکے مؤید ہین کہ ہندوستان مین امتحان مقابلہ قایم کیا جاے بشرطیکہ تمام عہدے لئے جاوین وہ بہ ترتیب نمبر و قابلیت امتحان مقابلہ کے ہون اور ہم اسکے حامی نہین ہین کہ ہندوستان مین کوئی امتحان

خلاف امتحان انگلستان کے قایم کیا جاوے اور نہ ہم اوسکی تائید کرینگے کہ مختلف
صوبہ جات ہندوستان مین جداگانہ امتحان قایم ہون اور مین اسکے موافق ہون
کہ اختیارات انتظامیہ و عدالتی کی بالکل علیحدہ کردیے جاوین نسبت عہدہ ہاے
شاخ جوڈیشیل کے آپ یہ سفارش کرتے ہین کہ امتحان مقابلہ ہوا کرے اور اوسی
طور پر اس شاخ کے لئے انتخاب کیا جاوے جیسا کہ شاخ انتظامیہ کے لیے ہوتا ہے
اور ان ہر دو شاخون مین باہم تبدیلی ہوا کرے اور موجودہ تعین عمر یعنی ۲۲
سے ۲۴ سال تک بہت قابل اطمینان ہے آپ یہ سفارش کرتے ہین کہ دو سال کی
مدت کارگذاری کی بعد پاس کرنے امتحان کے لازمی قرار دیجاوے نسبت انتخاب پراونشل
سروس کے آپ نے بیان کیا کہ اسمین تمام فرقہ و جماعت کے لوگ داخل نہین ہین
جنکا داخل کیا جانا مناسب ہے بجواب سوال پریذیڈنٹ مجلس صاحب کے آپ نے
کہا کہ جو تحریری جوابات مین نے کمیشن کے خدمت مین بھیجے وہ بعد غور مشورہ
کونسل مسلم لیگ کے تحریر ہوے ہین - بجواب سوال ارل رونالڈشے صاحب کے
گواہ موصوف نے بیان کیا کہ مین امتحان مقابلہ ہندوستان کی اسلئے سفارش
کرتا ہون کہ وہ بحیثیت ایک جماعت کے ہندوستانی لوگ سول سروس ہند مین
بتعداد معقول داخل ہون بلکہ مین اس سے بہی آگے ایک قدم بڑھاتا اور مناسب
سمجھتا ہون کہ اس ملازمت مین ہر جماعت و فرقہ کے لوگ کافی طور پر داخل
کیے جاوین مسلمان عہدہ دار حسب قاعدہ مسلمانون کو پسندیدہ ہونگے بخلاف
اسکے ہندو افسر مسلمانون کے لیے اور مسلمان افسر ہندوون کے لئے دلپسند ہونگے
لیکن مجھکو یقین ہے کہ بعض مسلمان افسر مسلمان کی جماعت مین زیادہ ہر دلعزیز
ہون - بجواب سوال مسٹر عبدالرحیم صاحب کے گواہ نے بیان کیا کہ مسلمان
لوگ ناخوش ہین کہ انکی کافی تعداد ملازمت مین داخل نہین ہے بجواب
سوال مسٹر میکڈانل صاحب کے آپ نے بیان کیا کہ مسلمانونکا یہ بڑھتا ہوا
خیال و خواہش ہے کہ جب تک اسقدر ہون جسقدر کہ ہندوون کے لئے تعلیم
یافتہ و قابل مسلمانون کی تعداد کافی موجود ہے مسلمان لوگ کیون زیادہ تر داخل
سروس نہین ہوتے اسکی وجہ یہ ہے کہ عہدے پہلے سے پر ہوگئے تھے اور جب

کوئی عہدہ خالی ہوا تو انکی سفارش پہونچگئی وہ عہدہ پاگیا اس وجہ سے مسلمان
لوگون کا راستہ مسدود رہا۔

مسٹر ڈبلیو او ہوم صاحب

مسٹر ڈبلیو او ہوم صاحب بی اے ممبر اول بورڈ مال پنجاب پیش ہوئے [illegible] کئے
گئے آپ نے بیان کیا کہ موجودہ طریقہ امتحان مقابلہ امیدوار [illegible] زیادہ
لیکن ایسا اچھا نہین ہے جیسا کہ ہونا چاہیے یہ طریقہ اصولاً قابل اطمینان
نہین ہے آپ کا یہ خیال ہے کہ موجودہ طریقہ مین جانچ قابلیت نہین ہے
سواے اسکے ڈاکٹر لکھدے کہ یہ تندرست ہے اور یہ کہ امیدوار نے
امتحان مین بمقابلہ دیگر امیدواران نمبر زیادہ پاے صرف یہی قابلیت اہم
وضروری قابلیت نہین ہے کہ جو سول سروس ہند کے لئے درکار ہین اور
بہت سے لوگ جو اس ذریعہ سے منتخب ہوتے ہین وہ زیادہ موزون نہین
ہوتے آپ کہتے ہین کہ امتحان مقابلہ کا بعد انتخاب ہوا کرے مین کوئی خاص
طریقہ انتخاب بتلانے کو طیار نہین ہون۔ مین یہ سفارش کرتا ہون کہ امتحان
مقابلہ اون نوجوانون تک محدود رہے جنکو بورڈ انتخاب کنندہ جو باقاعدہ
قایم کیا جاوے منتخب کرے آپ ہندوستان مین امتحان قایم ہونے کے خلاف
ہین اور اسباب کو خارج از بحث تصور کرتے ہین آپ نے سلسلہ بیان مین
کہا کہ سول سروس ہند مین ہندوستانی داخل ہون لیکن یہ ضروری ہے کہ
اونکی تعداد خاص ہر صوبہ کے لئے مقرر کردیجاے اگر انگریزی طرز حکومت
وانتظام برقرار رکھنا ہے مین اسکے خلاف ہون کہ بذریعہ امتحان مقابلہ کے
جو لوگ درکار ہین اونکا انتخاب کیا جاوے مین ہندوستان کے لئے امتحان
مقابلہ پسند نہین کرتا بلکہ سخت امتحان قابلیت ہوا کرے بلکہ ہر صوبہ وار ہواور
جو امیدوار قابلیت ثابت کرے وہ چن لیا جاے آپ اس امر کے حامی نہین ہین
کہ سول سروس ہند کے لئے جبراً ہندوستانی لوگ منتخب کئے جاوین جنہون نے
اپنی قابلیت سے اس امر کو ثابت نہین کیا کہ یہ طریقہ قایم رکھا جاے آپ کی یہ
راے کہ بعض عہدے قانوناً ممبران سول سروس ہند کے لئے محفوظ رہین اور ان

عہدون پر یہ لوگ بتعداد کثیر مقرر ہین۔ اگرچہ آپ کو اس امر مین شک نہین ہے
کہ جو ہندوستانی امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے کامیاب ہوئے ہین مین وہ بمقابلہ اہل یورپ
کے کم قابلیت کے ثابت نہین ہوئے لیکن یہ ممکن و ضروری نہین پایا گیا کہ جملہ صیغہ
ہاے ملازمت صیغہ انتظامیہ مین وہ لوگ داخل کئے جاوین عام اس سے کہ وہ انتظام
سے متعلق ہو یا صیغہ دادگستری سے۔ پورا نا قاعدہ قانونی سولین کا ناقص ثابت ہو
اور اسکا دوبارا قایم ہونا مناسب نہین ہے آپ کی رائے ہے کہ زمانہ کارکردگی مشروط
بہ امتحان انگلستان کی اعلےٰ یونیورسٹی مین صرف ہوا کرے اور یہی مناسب و پسندیدہ
معلوم ہوتا ہے کہ ایام کارکردگی مشروط بہ امتحان مین یہ لازمی قرار دیا جاوے
کہ امیدوار بعد انتہاے انتصاف ملک انگلستان مین حاضرباش رہے اور
ہندوستانی قوانین و ہندوستانی زبانین سیکھے۔

آج کے اجلاس مین بجواب سوال پریسیڈنٹ صاحب کے مسٹر ہیوم صاحب
نے بیان کیا کہ ہم قبول کرتے ہین کہ سوال قابلیت امیدواران امتحان مقابلہ ہندوستان
مین قایم ہونے کے متعلق جوابات نہایت عمدگی کے ساتھ دیئے گئے ہین ممکن تھا کہ جوابات
مذکور جوش کن الفاظ مین ظاہر کئے جاتے لیکن مین کسی کو دردش نہین دیتا مین موجودہ
طریقہ سے خوش نہین ہون ہندوستانیون کی تعداد بمقابلہ اہل یورپ کے سول
سروس ہند مین بحالت موجودہ کم ہونا چاہیے۔
بجواب سوال اول رونالڈ صاحب کے گواہ نے بیان کیا کہ مین اسکو بالکل
مناسب و پسندیدہ نہین خیال کرتا ہون کہ ایسا طریقہ جاری ہو کہ امیدوار زمانہ
کارکردگی مشروط بہ امتحان مین امیدوار ہندوستان کی مروجہ زبانین اور
ہندوستان کی تواریخ و قانون کی تعلیم حاصل کرے یا ایسے مضامین سیکھے جو امتحان
مقابلہ کے مدارس مین داخل نہین ہین اس سے تضیع اوقات متصور ہے۔ بجواب سوال
ڈاکٹر مارٹین صاحب کے گواہ نے بیان کیا کہ مجھکو یہ خیال کرنے کی وجہ موجود ہے کہ
موجودہ طریقہ انتخاب سے انگلستان مین عمدہ و بہترین اشخاص میسر نہین آتے ہین
بجواب سوال مسٹر چوبل صاحب کے گواہ نے بیان کیا کہ اگر میرا مجوزہ طریقہ انتخاب

اہل ہند منظور کیا جاوے تو مین ملازمت مین داخل ہونے کا دروازہ انگریزی امتحان کے ذریعہ سے مسدود کردون لیکن تاوقتیکہ دوسرا دروازہ نہ کھولا جاسے مین دوسرا دروازہ بند کردینا نہین چاہتا ہون -

تعلیمی سہولیت

بجواب سوال مسٹر گوکھلے صاحب گوادنے کہا کہ مین نے اپنا جواب متعلق قایم ہونے امتحان کے ہندوستان مین واپس نہین لیا ہے -

س - جب آپ یہ کہتے ہین کہ ملازمت مین ہندوستانی لوگ کثرت سے بھرجادینگے تو آپ ضرور جانتے ہون گے کہ وہ کونسا امتحان ہے -

ج - مجھکو ہندوستانیون کی قابلیت امتحان مقابلہ پاس کرنے پر بہت بڑا اعتقاد ہے -

س - یہ آپ کی نیک طبعی ہے لیکن آپ کو اس ملک کی یونیورسٹی کا تجربہ ہے یا نہین -

ج - بالکل نہین -

س - آپ جانتے ہین کہ یہان کالجون کی تعلیم کا کیا معیار ہے اور یونیورسٹی کا کیا ہے

ج - نہین -

س - کیا آپ یہ نہین جانتے ہین کہ نوجوانون کی تعلیم وتربیت کے اس ملک مین داخل سول سروس ہونے کے لئے کیا کیا سہولتین موجود ہین -

ج - نہین -

س - اگر ماہران سررشتہ تعلیم یہ راے ظاہر کرین کہ آجکل ہندوستان مین ایسی سہولتین موجود نہین ہین نہ آیندہ بہت سالون تک ہم پہونچنے کی امید ہے تو آپ اوس راے کو قبول کرینگے -

ج - مین نہین قبول کرونگا -

س - اس ملک کے تمام کالجون کو مدنظر رکھکر آپ معلوم کرینگے کہ سوائے صورتہائے خاص کے یہان یونانی ولاطینی وجرمنی دیونانی زبان کی تعلیم کے لئے کوئی احکام نہین ہے -

ج - ہوگا -

س - اگر فہرست مضامین امتحان دیکھین گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ تاوقتیکہ امیدوار زبان ہائے لاطینی دیونانی وفرانسیسی وجرمنی نہ جانتا ہو اوس کو امتحان مین پاس ہونیکی موقعے کم ہین

ج - مین اسکے کہنے کو طیار نہین ہون ایسا ہی ہوگا مین تسلیم نہین کرتا -

س - اور اگر امیدوار میتھمیٹک یعنی علم ریاضی و سائنس طبعی نہ جانتا ہو -

ج - اس بات کے جاننے کے ذرایع میرے پاس نہین ہین کہ یہ سچ ہے یا کیا جو آپ کہتے ہین -

س - مین جانتا ہون کہ آپکو امتحان کے متعلق ٹھیک ٹھیک علم نہین ہے آپکا دوسرا اعتراض امتحان مقابلہ کی نسبت یہ ہے کہ یہ ہندوستان کی حالت موجودہ کے لحاظ سے غیر موزون ہے - آپ یہ فرماتے ہین کہ یہ امر قرین قیاس ہے کہ بہت سے انگلستان کے نوجوانون مین بہت سی قابلیتین علاوہ اونکے موجود مین جنکا امتحان کے ذریعہ سے اندازہ کیا جاتا ہے لیکن ہندوستانیون کے لئے اون قابلیتون کا ہونا اور اونکے مواقع بہت کم ہین -

ج - یہ میری ذاتی راے ہے -

س - آپ بتلادینگے کہ ہندوستانی طلبا کے نسبت آپ کا کیا تجربہ ہے -

ج - ہندوستانی نوجوان میرے محکمہ مین ملازمت کرتے ہین -

س - کیا ان نوجوانون کا انتخاب بذریعہ امتحان مقابلہ ہوا ہے -

ج - نہین -

س - آپ کو اون ہندوستانی لڑکون سے سابقہ پڑا ہے جنہون نے امتحان مقابلہ پاس کیا ہے اور منتخب ہوے ہین اور مین سمجھتا ہون کہ آپ یہ کہتے ہین کہ ہندوستانی لڑکا جس نے امتحان مقابلہ پاس کیا ہو اوس لڑکے سے مختلف نہین ہے جس نے امتحان مذکور پاس نہین کیا ہے -

ج - وہ دونون ہندوستانی لڑکے ہین اور مین کہتا ہون کہ اونکے درمیان زیادہ فرق نہین ہے -

س - آپ کے قول کے بموجب سب ہندوستانی لڑکے ان قابلیتون سے بے بہرہ ہین

ج - مین نے یہ نہین کہا ہے -

س - آپ اون ہندوستانی لڑکون مین سے جنہون نے امتحان مقابلہ پاس کیا ہو کسیکو نہین جانتے لہذا آپ کی راے کسی تجربہ یا دیگر ذرایع پر مبنی نہین ہے -

ج - میرا تجربہ بیس سال کا ہے -

س- لیکن سوال اون ہندوستانی لڑکون سے متعلق ہے جنہون نے امتحان مقابلہ
ج- میرا تجربہ زیادہ نہین ہے -
س- فرض کیجئے کہ آپکے مجوزہ طریقہ کی رو سے ہندوستانی لڑکے ہندوستان مین داخل امتحان کیے جاوین تو کیا آپ اونکے لئے انگلستان کا دروازہ بند کر دینگے
ج- ہان -
س- آپ یہ تو فرمائیے کہ شروع مین امتحان مین کیا سختی ہے یہ سختی ہو گی جو سول سروس ہند کے لیے ہے -
ج- مین کوئی کورس قایم کرنے نہین آیا ہون -
س- جن لوگون نے امتحان پاس کیا ہے وہ اوسی فہرست مین درج ہو جنہین انگلستان کے پاس شدہ درج ہونگے -
ج- ہان -
س- کیا اونکو وہی تنخواہ دیجاویگی اور اوسیطرح ترقی پاکر عہدہ ہائے اعلےٰ پر پہونچین گے -
ج- ہان -
س- آپ یہ نہین تبلاتے کہ ہندوستانیون کی اس ملازمت کے کسقدر انتہائی تعداد ہو
ج- نہین -
س- اسکا فیصلہ کون کرے گا -
ج- وزیر ہند -
س- آپ کمیشن کے روبرو اپنے ذاتی اسکیم لیکر آئے ہین -
ج- نہین - اسکیم طیار نہین ہے مین نے دیکھا ہے کہ جن لوگون نے مکمل اسکیم پیش کی ہے وہ سخت دقت مین پڑے ہین ہم جانتے ہین کہ وہ ان دقتون سے نجات پاوین یہ صرف اسکیم کا ڈھیر ہے -
س- آپ کے دماغ مین مہمل خیال ہے -
ج- مین اسکو ظاہر نکرونگا مین چاہتا ہون کہ اسپر اچھی طرح غور کرون -
گواہ موصوف کی یہ رائے ہے کہ جو ہندوستانی بذریعہ علانیہ امتحان مقابلہ کے ذریعہ

سروس ہوئے ہین وہ قابلیت کے لحاظ سے کم ہین - مین نے اپنے زمانہ مین ایسے چودہ یا پندرہ
ممبران دیکھے ہین مین نہین بتلا سکتا کہ انمین سے کتنے زیادہ قابل ہین کتنے کم اور کتنے اوسط
درجہ کے تھے میری ماتحتی مین کسی ہندوستانی شخص نے بحیثیت ڈویژنل افسر یا کلکٹر
کے کام نہین کیا ہے - میری یہی رائے ہے کہ پراونشل سروس کے لوگ جنہون نے
عہدہ ہائے مندرجہ فہرست پر ترقی پائی ہے وہ اوسط درجہ مین ایسے قابل اطمینان
ثابت ہوئے ہین جیسے سول سروس ہند کے لوگ ہوئے ہین - آپ نے کہا کہ جہان تک
میرے تجربہ کا واسطہ ہو سکتا ہے اونمین کثیر تعداد نے قابلیت کا ثبوت دیا ہے مین اس
بارہ مین کارڈیو صاحب کی رائے سے متفق نہین ہون - بجواب سوال مسٹر رمزے میکڈانل
صاحب کے آپ نے بیان کیا کہ مجھکو اس بارہ مین اتفاق ہے کہ معقول امتحان ایسے ملازمت
کے جیسی کہ سول سروس ہے یہ ہے کہ آیا اسمین ترقی کی گنجایش ہے لیکن اوسی طریقہ پر
نہین کہ جسکا تجربہ ہو چکا ہے - بجواب سوال مسٹر عبدالرحیم صاحب کے گواہ نے بیان
کیا کہ دوسرا طریقہ انتخاب بنا بر ہندوستان جو انگلستان سے ہوا کرے مین نے اسوجہ سے
تجویز کیا ہے کہ بمقابلہ اہل انگلستان کے ہندوستانیون کے لیے طریقہ انتخاب بذریعہ
امتحان مقابلہ کم تعلق رکھتا ہے -

ریورینڈ مسٹر اندریو صاحب

مسٹر اینڈریو صاحب ریذیڈنٹ مشنری یونائیٹڈ فری چرچ اسکاٹلینڈ مقیم جنگلی پٹ
جو ۳۰ سال سے وہان مقیم ہین پیش ہوئے آپ نے بیان کیا کہ مروجہ طریقہ انتخاب
بذریعہ امتحان مقابلہ بنا بر سول سروس ہند اصولاً قابل اطمینان ہے میری دانست مین
ہندوستان مین امتحان قایم ہوتا اغراض سلطنت کے لئے مضر ہوگا بجواب اس سوال کے
کہ آیا آپ موجودہ طریقہ سے کہ جسمین یہ محکوم ہے کہ ہندوستانی لوگ علاوہ ممبران
پراونشل سول سروس یا قانونی سوسایٹین کے ایک ربع عہدہ ہائے مندرجہ فہرست پر
متقرر کئے جا دین مطمئن ہین یا نہین - گواہ نے بیان کیا کہ ایک ربع عہدون کا ہندوستانیون
کو دیا جانا گورنمنٹ ہند کے اشتہار نمبری ۱۱۲۳۸ مورخہ ۲۶ - اگست سنہ ۱۹۱۰ء مین
منضبط ہے یہ رعایت بطور شتبہ ضرورت کے خیال کی جاوے گی کیونکہ اس سے گورنمنٹ
کے مجموعی انتظام حکومت مین فرق آتا ہے اور چونکہ یہ رعایت دی جا چکی ہے لہذا

میری راے مین مزید رعایت کا دیا جانا غیرضروری ہے اور اسکے وجوہ قوی ہین اصولاً یہ خواہش ہو کہ انتظام ملک کی ذمہ داری ہندوستانیون پر ڈالی جاوے لیکن ابھی یہ وقت نہین آیا ہے بحالت موجودہ باستثناء چند اعلےٰ عہدون کے صیغہ انتظامیہ کے عملاً تمام عہدے ہندوستانیون کے ہاتھ مین ہین -

تربیت خاص کی ضرورت

گواہ مذکور نے سلسلہ بیان مین کہا کہ میرے وجود اسبارہ مین کہ چہارم تعداد سے زیادہ عہدہ ہاے اعلےٰ مندرجہ فہرست ہندوستانیون کو نہ دئے جاوین حسب ذیل ہین- ایسے بڑے ملک مین انتظام کے لیئے اعلےٰ ترین خاص قسم کی تعلیم و تربیت ولیاقت انتظام درکار ہے سلطنت ہند مین مختلف صوبہ جات ہی صرف نہین ہین کہ جن پر نگاہ رکھی جاوے بلکہ بہت بڑی سرحدی لائن ہے جہان جنگلی فرقے اور جنگلی ریاستین ہین جنکا انتظام بھی کرنا ضروری ہے اسکے لیئے امور سلطنت کے اعلیٰ قسم کی قابلیت و واقفیت درکار ہے جو امن قایم رکھنے اور اونپر حکومت کرنے کیلیے ضروری ہین ہندوستان کے باشندے ابھی اس قابل نہین ہین کہ اتنے بڑے ملک کا انتظام حکومت کرسکین اور بغیر بڑی اثر شرکت اہل یوروپ کے مختلف جماعتون اور فرقون پر حکومت و انتظام نہین کرسکتے اسکی نہایت قوی تر امداد افواج انگریزی بری و بحری کی ضرورت ہے اور اسواسطے اسکے باقاعدہ قایم رکھنے کے لیئے انگریزون اور انگریزی انتظام کی ضرورت ہے مرحوم مسٹر کرشنا سوامی ایر نے جو مدراس کی کونسل انتظامیہ کے ممبر مقرر ہوئے تھے چند سال گذرے یہ کہا تھا کہ اگر ہمکو کل سوراج ملجاوے تو یہ نزاع شروع ہو جاویگا کہ کون حکومت کرے اور کون مطابعت کرے گا اور ایسا شور و غوغا ہو جاویگا کہ ہمکو اوس شخصی حکومت کی مطابعت کرنا ہوگی جسکا ہمکو کبھی پہلے سابقہ نہین پڑا ہے بجواب سوال مسٹر گوکھلے کے گواہ نے بیان کیا کہ اگر فرض کیا جاوے کہ علانیہ امتحان مقابلہ انگلستان کے ذریعہ سے ہندوستانی لوگ سولسروس مین زیادہ بھرجاوین گے تو ہم قانون کے ذریعہ سے ایک حد مقرر کردین گے کہ اوس تعداد سے زاید نہو گو یہ طریقہ خلاف قانون پارلیمنٹ و اشتہار ملکہ معظمہ کے کیون نہو اور ایسا اسلیئے کیا جا

کہ سلطنت ہند کا انتظام معقول رہے۔
بجواب سوال ارل رونالڈشے صاحب کے گواہ نے بیان کیا کہ میرا تجربہ ہندوستان
کے عوام الناس کا یہ ہے کہ وہ یہ پسند کرتے ہین انگریز او نیز حکومت کرین۔
بعد ازان مسٹر کنٹ بشن جج صاحب بہادر گفتگو کا اظہار ہوا
جو محض شاخ جوڈیشل یا دلسل سروس سے متعلق تھا۔
مسٹر اے ایم بی تھیو صاحب سی ایس اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول نے اپنے
بیان مین کہا کہ ہندوستان مین امتحان مقابلہ قایم کیا جانا ہرگز پسندیدہ نہین ہے
ہندوستان کا طریقہ تعلیم ایسا نہین ہے کہ جس سے مجموعی قابلیتین حاصل ہو جاوین
علاوہ برین امتحان مقابلہ سے صرف خاص ذاتون کو فایدہ پہونچے گا جو دماغی
قابلیت مین اعلےٰ درجہ کی ہین اور بکثرت قوم کے لوگ محروم رہین گے انگلستان مین
امتحان قایم رہنے سے سب یکسان کامیاب ہون گے۔

سکرٹری صیغہ جنگلات مدراس

مسٹر جی ایف ہینڈیسن صاحب سی ایس سکریٹری صیغہ جنگلات مدراس
خبری گواہ تھے آپ نے بیان کیا کہ موجودہ طریقہ انتخاب سول سروس ہند
اہل اطمینان ہے سوال کیا گیا کہ آیا طریقہ مذکور ہندوستانیون کے لیئے اور نیز
نگیر ہندوستانی رعایا نے ملک معظم کے لیئے بھی یکسان موزون ہے۔
جواب سوال گواہ نے بیان کیا کہ موجودہ طریقہ یکسان سب کے لیۓ بلحاظ نتیجہ
پسندانسی بیان کے موزون نہین ہے موجودہ طریقہ کا فائدہ عظیم یہ ہے کہ اس مین
فرقہ بندی یا قومی اختلاف نہین ہے دوسرا طریقہ جس سے حصول مطلب متصور
ہو یہ ہے کہ ہندوستان مین امتحان مقابلہ قایم ہو اور ایک مجموعی تناسب مین سے
ہر قوم کے امیدوار منتخب کیے جاوین مجھکو یقین ہے کہ یہ بات بذریعہ طریقہ انتخاب
بمعین امتحان ہند بھی حاصل ہو سکے سے مناسب ہوگا کہ بہترین اشخاص منجملہ ہندوستان
بمقابلہ حالت موجودہ کے مل سکین گے لیکن تعداد معین ہو جانا چاہیے اور لوگ اسطور
منتخب ہون وہ اسی نظر سے نہ دیکھے جاوین جیسا کہ وہ ممبران دیکھے جاتے ہین
جنھون نے انگلستان مین انتخاب حاصل کیا ہے اگر تمام سروس اسطور پر منتخب

کی جاوے تو مین امتحان مقابلہ کے ہندوستان مین ہونے کا مخالف ہون مجھکو بہ
یقین ہے کہ اس طریقہ سے ہندوستانی لوگ زیادہ تر داخل ملازمت ہو جاوینگے
کسی شخص کی یہ خواہش نہین ہے کہ ملازمت مین ہندوستانی ہی ہندوستانی
بھر جاوین کچھ ہندوستانی ایسے ہین جنکی یہ رائے ہے مین کسی دوسرے طریقہ امتحان
کا حامی نہین ہون کہ شاخ جوڈیشل کے لیئے دوسرا طریقہ قایم ہو جو تعداد اہل
یوروپ و ہندوستانیون کی اسوقت مقرر ہے اوسمین تبدیلی پسند نہین کرتا
ہون اور یہ بھی مناسب نہین ہے کہ ہندوستانیون اور اہل یوروپ و دیگر رعایا
ملک معظم کے زمانہ کارکردگی مشروطہ امتحان مین کوئی فرق ہو اون سب کو ایک
ہی کلجس مین شریک ہونا چاہیے اور اون سب کو ایک ہی حیثیت مین رکھنا چاہیے
بہت مناسب ہے کہ بعد تقرر کے مختلف طریقہ تربیت مقرر ہو ۔

بجواب سوال میر مجلس صاحب کے گواہ موصوف نے بیان کیا کہ میرا مقصد خاص
امتحان مقابلہ ہم وقتہ سے یہ ہے کہ ہندوستانی طالبان علم کا اصلی مقصد و
رجحان سول سروس کی جانب ہو بشرطیکہ تعین تعداد تنخواہ اور امید ترقی آیندہ
ویسی ہی قایم رکھی جاوے جیسی کہ اسوقت قایم و موجود ہے ۔

بجواب سوال ارل رونالڈشے صاحب کے گواہ نے بیان کیا کہ ہندوستانی
تعلیم یافتہ اصحاب کی بہت بڑی جماعت ہے جنکا یقین ہے کہ انگریزی حکام
کو بمقابلہ اوسط درجہ کے ہندوستانی حکام زیادہ غیر طرفدار اور قابل ہوتے ہین
اسی کے ساتھ ساتھ یہ خواہش بھی قوی تر ہے کہ ہندوستانیون کی تعداد
اعلے عہدون پر زاید مقرر کی جاوے ۔

بجواب سوال مسٹر گوکھلے صاحب کے گواہ نے بیان کیا کہ مین نے اپنے اصلی بیان
مین اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اگلے زمانہ مین بہت سی تعداد عہدون کی سول
سروس کے لیئے محفوظ رکھی جاتی تھی لیکن سالہاے حال مین اسمین تبدیلی واقع
ہوئی ہے ممکن ہے کہ یہ تبدیلی اسوجہ سے ہو کہ مشوش مائین اپنے لڑکون کو
غیر ملک مین گولی سے مارے جانے کے خوف سے بھیجنے کے مانع ہوتی ہون لیکن زیادہ
تر قوی باعث یہ ہے کہ اکثر لوگ اس سروس سے ناخوش ہین خاص کر وہ لوگ جو

انگلستان مین اب آیندہ اوس مین شریک ہون ۔ بجواب سوال مسٹر گوکھلے کے گواہ نے کہا کہ اب انڈین سول سرویس کے انتخاب زیادہ تر صیغہ جات تجارتی و صنعتی گورنمنٹ ہند کے جانب متوجہ نظر آتے ہین ۔ مسٹر گوکھلے صاحب نے بتلایا کہ دو عہدے اب حال مین پیدا ہوے ہین اور اوس فہرست مین داخل نہین ہین جو سول سرویس ہند کے لئے مرتب ہوئی ہے اور اسوقت جو صاحب اس عہدہ پر ممتاز ہین یعنی آنریبل مسٹر کلارک صاحب اونمین اس عہدے کے لئے خاص قابلیتین ہی ہین کیونکہ آپ ایک مرتبہ بورڈ آف ٹریڈ انگلستان یعنے تجارتی بورڈ کے سکریٹری رہ چکے ہین ۔ مسٹر میکانڈانل صاحب نے پوچھا آپ جانتے ہین کہ ہندوستانی گواہان بطور مجموعی اس بات سے منکر ہین کہ ہندوستانی سویلین یوروپین سویلین سے لیاقت مین کم ہین اور جہان تک بورڈ مین گواہان سے علاقہ ہے اونمین سے ایک یا دو اصحاب کچھ تعداد اس امر مین مشتبہ ہین لیکن اونمین سے دو صاحب ولایت سے منتخب ہو کر آئے ہین آپ نے صحیح طور پر کہا ہے کہ ہندوستانی افسران کم درجہ کے ہین بحیثیت ممبر کمیشن ہذا مجھکو ان دو مختلف رایون کا فیصلہ کرنا ہے کیا آپ مجھکو اسکے انفصال مین مدد دے سکتے ہین ۔

ج ۔ کمیشن ہذا اسکے متعلق شہادت مخفی طور پر لے سکتی ہے اگر ایسا ہوگا تو مین اپنی رائے سچ کے طور پر ہندوستانی سویلین کے متعلق جو حالات ملازمت مین ہین ظاہر کرونگا

س ۔ مسٹر میکانڈانل صاحب ۔ کیا وہ شہادت چھپوائی جاویگی ۔

ج ۔ نہین ۔

چیف جسٹس صاحب بہادر مدراس

آنریبل سر آرنالڈ هوایٹ صاحب چیف جسٹس مدراس پہلے گواہ تھے آپ نے بیان بحوالہ امتحان مقابلہ شروع کیا اور کہا کہ مین اس بات سے متفق نہین ہون کہ ہندوستان مین امتحان مقابلہ قایم ہو میری رائے مین چند آیندہ زمانہ تک کاملیت انتظام سلطنت مقتضی اسکی ہے کہ حکام یوروپین کی تعداد مین جو سول سرویس ہند مین مقرر ہین کم نہ کیجاوے اسمین شک نہین ہے کہ اعلے درجہ کے یوروپین

اصحاب اس سروس کو نہ یاد و پسند نہین کرتے ہین جیسا کہ سابق مین اسکے جانب رجحان تھا اگر ہندوستان مین امتحان مقابلہ قایم ہوگا تو اور بھی لوگ اس جانب کم متوجہ ہون گے اگر علیحدہ امتحان قایم ہو تو اوسکے لیے اس امر کا بندوبست کردیا جاوے کہ تعداد عہدہ ہاے مقرر ہونے کے ذریعہ سے یا کسی دوسرے طریقہ نامزدگی کی رو سے بصورت امیدواران ہندوستانی اسباب کا اطمینان دلا جاوے اور یہ بات خلاف اصول ہوگی کیونکہ امتحان کا دروازہ سب کے لئے یکسان کشادہ ہے اور امتحان کے نقطہ نگاہ سے جو امیدوار نخاطر خواہ کامیابی حاصل کرے گا مستحق انتخاب ہوگا امتحان مقابلہ واسطے جانچ قابلیت ملازمت کے معقول ذریعہ نہین ہے الا بہر حال غالبا یہ ہے ایک معقول طریقہ کہ جو ہندوستان مین قایم کیا جاوے یہ اعتراض کہ امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے اعلیٰ درجہ کے خاطر خواہ عہدہ دار نہین بہم پہونچے ہندوستانیون اور انگریزون یعنی اہل یورپ پر یکسان حاوی ہے بنسبت رعایاے اہل یورپ کے اس طریقہ مین جو نقایص تھے اونکی اصلاح بذریعہ مختلف مدارس و کالج و تربیت و تعلیم کے ہوگئی ہے ہندوستانیون کے لیئے مشکل ہے کہا جا سکتا ہے کہ یہ اصلاح ہوئی ہے کہ جنکی تربیت و تعلیم ہندوستان مین ہوئی ہے ہین اکسفورڈ اور کیمبرج کے قیام سے جو فائدہ مرتب ہوتا ہے اوسکو زیادہ اہمیت دیتا ہون انگلستانی یونیورسٹیان ایسے موقع دینے مین اور روہ فائدہ بہم کرنے مین جو موجودہ ہندوستان کی یونیورسٹیون کے خطہ امکان سے باہر ہین اسلیے یہ زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر تعداد ممکن ہو وہ لوگ جو انتظام سلطنت ہند مین حصہ لینے والے ہین اونپر لازم ہو کہ انگلستان کی یونیورسٹیون ہین قبل از امتحان رہکر تربیت انتظام و کارگزدی کی حاصل کرین - بعد ہنیت سوال (۱) کہ آیا چند عہدے واسطے افسران سول سروس ہند کے بذریعہ قانون محفوظ رکھے جاوین - (۲) یہ کہ آیا ایک تعداد رعایاے اہل یورپ اسطے عہدون و انتظام سول ہین مقرر کیے جاوین اور (۳) یہ کہ موجودہ طریقہ جسکے ذریعہ سے ہندوستانی لوگ منتخب کیے جاتے ہین یعنی جزاً بذریعہ امتحان مقابلہ و جزا بذریعہ خاص انتظام حسب دفعہ ۶- ایکٹ ورکنٹ ہند ۱۸۷۰ع و قانون سول سرول ۱۸۶۱ع تبدیل ہونا چاہیے یا کیا گواہ مذکور کو عموماً اتفاق ہے کہ جو راے سر الف بیسن صاحب نے ان معاملات کی

نسبت ظاہر کی ہے وہ صحیح ہے صرف بحث جسکو اس امر کے متعلق یعنی نسبت عہدہ
ہاے شاخ جوڈیشل کے ہمکو غور کی ضرورت ہے وہ یہ ہے (۱) کہ آیا
عہدہ ڈسٹرکٹ و سشن جج کے ممبران سول سروس کے لئے محفوظ رکھے
جاوین اور وہ تابع تقرر جانب گورنمنٹ مقامی کے بذریعہ قاعدہ قانونی
ہون مگر جو طریقہ اسوقت مروج ہے (۲) آیا ایکٹ پارلیمنٹ جسکی رو سے
ایک ثلث سے کم عہدے ججی ہائی کورٹ کے سول سروس کے ممبران کو نہ دیئے
جاوین قابل ترمیم ہے یا نہیں۔ نسبت سوال اول کے مین اسکا حامی ہون کہ موجودہ
طریقہ انتظام قائم رکھا جاے لیکن میری دانست مین تعداد عہدہ ہاے مندرجہ
فہرست مین اضافہ کیا جاوے میرا یہ خیال نہین ہے کہ عہدہ ڈسٹرکٹ سشن
ججی صرف ممبران سول سروس کے لئے محفوظ رہے یا یہ کہ بہر صورت انپر
قانون پیشہ جماعت سے ممبران پراونشل سروس سے تقرر عمل مین آوے
اس طریقہ مین مجھکو اعتراض نہین ہے کہ نصف عہدے ڈسٹرکٹ سشن
ججی کے سول سروس کو دئے جاوین اور بقیہ نصف تین قانون پیشہ اصحاب و
پراونشل سروس کے ممبران سے مقرر ہوان تمام اوسط کام جو سول سروس
کے ممبران نے عہدہ ڈسٹرکٹ و سشن ججی پر کیا ہے وہ میری راے مین
اچھا ہے بلکہ تعجب انگیز عمدہ ہے اگر اسپر نظر ڈالی جاے کہ انکو وہ عادتین
حاصل نہین ہین کہ انکو خاص تربیت دی گئی ہو خاص تربیت کے طریقے
قایم ہونے سے جو اون ممبران سول سروس کے لئے مقرر کئے جاوین جو
شاخ دادگستری کے لئے منتخب ہون وہ ان نقائص کے دور کرنے مین
بہت کارآمد ہونگے مین یہ نہین چاہتا ہون کہ ہائی کورٹ کے ایکٹ
کی ترمیم نسبت تعداد سولین ججان کے عمل مین آوے ججان ہائی کورٹ
انتظامی کام مین زیادہ حصہ نہین لیتے ہین - اس کام کی شاخین ہین جنکو سولین
ججان اپنے عملی تجربہ و ذاتی علم سے جو انھون نے حالت ڈسٹرکٹ ججی مین اور
دیگر عہدون پر بہ تجربہ حاصل کیا ہے اور جو ممبران قانون پیشہ لوگون کو حاصل
نہین ہوتا اچھی طور پر انجام دے سکتے ہین اور سولین ججان کسی حال مین

قابلیت قانونی مین اون لوگون سے کم نہین ہین جنہون نے پیشہ وکالت مین قانونی تجربات حاصل کئے ہین لیکن جبکہ سویلین ججان اپنے آپ کو قانون دان نہین مانتے تاہم اونکے تجربات بیرونی اونکا علم د قانونی واقفیت د بحیثیت دسٹرکٹ ججی جو تجربات حاصل کئے ہین وہ عدالت اپیل ملک بذا کا اونکو کارآمد ممبران بنا دیتے ہین خاص علم الاصول جو سویلین ججان بہم ہوجاتے ہین وہ میرے نزدیک انتظام عام عدالت عالیہ انصاف کے لیے جہانتک اس ملک سے متعلق ہے زیادہ قابل قدر ہے ایک سویلین جج کو اوس جج کے ساتھ کام کرنے مین جو قانونی پیشہ ہے کچھ دقت نہین ہوتی ہر ایک اونمین سے اپنا نقطہ خیال جداگانہ رکھتا ہے اور ہر ایک کو خاص خاص قابلیتین حاصل ہین اور اونکے نقائص سے خبر ہے عادت طبعی ممکن ہے وہ سہرتی بات ہو لیکن جہان بنچ مین سویلین وغیر سویلین ججان ہوتے ہین وہان اونکی مشترکہ رائے بمقابلہ اوسکے کہ دونون ججان ایک ہی جماعت کے ہون زیادہ قابل اطمینان میرے یقین مین ہوتی - مین بحث کی حد سے تجاوز کر گیا ہون لیکن مین مناسب سمجھتا ہون کہ مین اپنے خیالات کو جو اسبارہ مین ہین داخل کاغذات کمیشن کردون -

جو تحقیقات بردنہ چہارشنبہ میر مجلس کمیشن ملے کی تھی اوسکے جواب مین سر ارنالڈ ہوایت صاحب نے بیان کیا کہ نسبت امتحان مشترکہ فی الوقت مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ اصلی مقصد موجودہ طریقہ کا یہ تھا کہ اسکے ذریعہ سے قومی و مذہبی اختلاف کا لحاظ نہین کیا جاتا ہے -

بجواب سوال مسٹر سیح صاحب کے گواہ نے کہا بیرجو وکالت پیشہ دکالت سے عہدہ ججی کے لیے منتخب کئے جاتے ہین اونکو اس ملک مین ضرورۃ معلومات وغیرہ حاصل کرنے مین سہولت ہوتی ہے گو اونکو ایسی سہولت نہین ہوتی جیسی انگلستان مین بارسٹران کو حاصل ہوتی ہے -

بجواب سوال مسٹر عبدالرحیم صاحب کے آپ نے بیان کیا کہ میری یہ رائے ہے کہ ہر صیغہ جات انتظامیہ و ادگسٹریٹی کے لیے قانونی تربیت

ضروری ہے اور امتحان کے مضامین میں قانونی مضامین داخل ہونا چاہئیں
بجواب سوال مسٹر رمزے میکڈانل صاحب کے گواہ موصوف نے کہا کہ میری
دانست میں یہ نہایت واہیات ہوگا کہ ہندوستان میں نامزدگی کا طریقہ
جاری کیا جاوے میری رائے ہے کہ یہ ضروری ہے کہ جو یونیورسٹی واسطے
تعلیم سول سروس ہند کی مرتب کیا جاوے وہ اس قسم کی ہو کر اوس میں طالبعلمان
حصول تعلیم رات دن رہا کریں ایسی یونیورسٹی جو صرف امتحان لیا کرتی ہے
اوس سے اون شرائط کی تکمیل نہیں ہوتی جنکی ضرورت ہے سول سروس ہند
کے لئے ہے عام اس سے کہ وہ یورپ میں ہو یا ہندوستانی ایسی یونیورسٹی میں
جہاں طالب علم شبانہ روز رہتے ہیں چند ایسے فوائد ہیں جنکی ضرورت ہے جو تعلیم
دیہاں ہوتی ہے وہ صرف دماغی تربیت نہیں ہوتی ہے بلکہ جسمانی ترقی
بھی حاصل ہوتی ہے اور عموماً جملہ طلباء اوس سے مستفید ہوتے ہیں اور حسب
قول ایک افسر یونیورسٹی اکسفورڈ کے یہ باتیں بہت مفید ہیں -
مسٹر میکڈانل صاحب نے کہا کہ جدید قائم شدہ یونیورسٹیوں نے زیادہ
مضمون زمانہ حال واخل کورس کر لئے ہیں اور یہ دریافت کیا کہ آیا اُن
اصحاب کے لئے جو ہندوستان میں حکومت کرنے آتے ہیں یہ مفید ہوگا کہ وہ
لندن اسکول آف اکنامکس میں تربیت پایا کریں گواہ نے اسکے جواب
میں کہا کہ بے شک یہ بات بہت مفید ہوگی میں نے جب یونیورسٹی کے بود وباش
کا خیال کیا تھا اوسوقت میں اس فائدہ کو بھولا نہیں تھا -
س - اگر جدید یونیورسٹیاں برمنگھام و مانچسٹر کے علاوہ یونیورسٹی
اسکاٹلینڈ یہ ظاہر کر سکیں کہ اونکے یہی مضامین مفید ہیں اوس شخص کے ہوں جو
حکومتی کام پر ہندوستان میں مقرر ہوئے ہیں تو کیا آپ انکو نظرانداز نہ کرینگے -
ج - جدید یونیورسٹیاں جو تعلیم بھی دیتی ہیں اور امتحان بھی لیتی ہیں وہ
بہت کچھ کام کر رہی لیکن اگر پرانی یونیورسٹیاں بھی ایسا کرنا چاہیں تو
وہ بھی بہت کارآمد ہو سکتی ہیں -
بجواب سوال مسٹر گوکھلے صاحب کے گواہ موصوف نے بیان کیا کہ اگر سول سروس

ہندمین اہل یوروپ کی تعداد معین کی جاوے اور دو ثلث اونکی تعد
رکھی جاوے گی تو انگریزی طرز حکومت قایم رہ سکتا ہے اور کہا کہ مین آ
کا حامی نہین ہون کہ دو امتحانات قایم ہون یعنے دو ثلث اہل یوروپ
کے لئے انگلستان مین اور ایک ثلث ہندوستانیون کے لیے ہندوستان
مین امتحان ہوا کرین اس سے ہر دو مین فرق نمبری پڑ جاویگا جسکا ہو
قابل اعتراض ہے -

مسٹر سوامی کنتو پلئی

مسٹر سوامی کنتو رجسٹرار کواپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی بعد ختم بیان سر
ارنالڈ ہوائٹ صاحب کے طلب ہوئے آپ نے بیان کیا کہ مین اس ا
حامی نہین ہون کہ امتحان متحد الوقت قایم ہو اور یہ مشورہ دیا کہ کسی
تعداد یک سول سروس کا انتخاب بذریعہ نامزدگی ہوا کرے آپ امتحان مع
کے خلاف ہین سوائے اوس امتحان کے جو یونیورسٹی مین ہوتا ہے - ایسے
منتخب شدہ امیدواران کی ترقی آیندہ آپ اوسی طور چاہتے ہین جیسا کہ
سویلین قانونی کو ملا کرتی تھی - نسبت انتخاب پراونشل سروس کے آپ
یہ سفارش کرتے ہین کہ ان لوگون کی نامزدگی بذریعہ لوکل گورنمنٹ ہوا کرے
بجواب سوال مسٹر عبدالرحیم صاحب کے آپ نے بیان کیا کہ اس ملازمت
مین لوگون کا یہ قوی عقیدہ ہے کہ خاص فرقے عہدے پاتے ہین یہ شکایت
اوس گروہ کو ہے جو ابتک داخل سروس نہین ہوے ہین -
بجواب سر لنسلاٹ چیرول صاحب کے گواہ موصوف نے بیان کیا کہ مجھ
تجربہ ہے مین جو برہمن ولایت ہو آئے ہین وہ اون برہمنون سے جو ولایت
نہین گئے زیادہ فراخ دل ہین -
بجواب سوال مسٹر میکڈانل صاحب کے آپ نے بیان کیا کہ مین یہ جانتا ہوا
کہ گورنمنٹ کو عطاے عہدہ مین بشرطیکہ امیدواران تعلیمی قابلیت سے مطمئن
کردین تو وہ اختیار رہے اور مختلف فرقون کے لوگ داخل ملازمت کئے جا
کا معاملہ بھی باختیار گورنمنٹ رکھا جاوے -

مسٹر بی این شرما

بی این شرما صاحب وکیل کا اظہار ہوا آپ نے بیان کیا کہ انگلستان
مین امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے جو انتخاب کیا گیا ہے اوسکے رو سے ہندوستان
کو بہت سے قابل منتظم میسر ہوئے ہین سوا اسکے کسی دوسرے طریقہ انتخاب
کی سفارش کرنا جو اولاً قابل اطمینان ہے مشکل ہے یہ امر لازمی ہے کہ اس
ملک پر حکومت انگریزی طرز پر ہو اور انگلستان کے ہندودیسی باشندے
اس انتظام سلطنت مین بتعداد کثیر ہون لیکن آپ کو اسبات سے انکار ہے
کہ کافی تعداد ہندوستانیون کی واسطے ملازمت عہدہ ہاے اعلےٰ موجود نہین
ہے ایک طرح پر سول سروس مین انگریزی طرز بہت کم ہے لیکن اسکا انتظام
بلاشرکت دیگر ملازمتون کے ہو نہین سکتا ہے ۔ آپ نے بند ہ اس امر کی
شکایت کی سبہے کہ امتحان متحد الوقت قایم ہو لیکن اسکے آپ ملازمت مین
ہندوستانیون کے لئے جداگانہ امتحان چاہتے ہین ۔
بجواب مسٹر ا مزے میکڈانل صاحب کے آپ نے بیان کیا کہ مین اسکا حامی
ہون کہ سنسکرت کو سول سروس کے امتحان مین زیادہ نمبر دیئے جاوین
چونکہ سنسکرت زبان مین نہایت قیمتی و قدیم علم ادب موجود ہے جسکا ضایع
ہونا مناسب نہین سمجھے ۔
بجواب سوال مسٹر گوکھلے کے آپ نے بیان کیا کہ دربارہ صیغہ انکم ٹکس
و شکایت سنی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اسکی تشخیص مخالفانہ طور پر ہوتی یہ
نہین ہے کہ اسمین رشوت ستانی ہوتی ہے ۔
وایب مسٹر چوبل صاحب کے کہا کہ ممکن ہے کہ کسی تعلیم یافتہ ہندوستانی
نے بلا دانستہ کوئی جنبہ داری اپنے عزیزون کی کی ہو لیکن دیدہ و دانستہ
ہی سنے ایسی غلطی نہین کی گو ہم یہ نہین کہتے کہ ہم قطعی اس سے بری ہین ۔

پریسیڈنٹ کانگریس کمیٹی

آنریبل مسٹر سیشا گری ایر پریسیڈنٹ مدراس کانگریس کمیٹی تیسرے گواہ
آج جنکا اظہار ہوا اپنے بیان مین کہا کہ موجودہ طریقہ انتخاب

سول سروس ہند اصولاً قابل اطمینان ہے لیکن ہندوستانیون کی آسانی کے لیے
مین یہ سفارش کرونگا کہ ایک امتحان ہم وقتہ ہندوستانیون مین قایم کیا جاوے لیکن
اگر ایسا امتحان متحد الوقت قایم ہونا ممکن ہو تو مین اس بات کا موید ہون کہ ایک
یگانہ امتحان ہندوستان مین ہوا کرے بشرطیکہ درجہ اس امتحان کا انگلستان کے
امتحان کے مساوی ہو اور تمام ہندوستان کے لئے ایک امتحان ہو اور امیدوار
کامیاب دو سال کے لئے مشروط بہ امتحان حصول تربیت و کارکردگی کی غرض
انگلستان بھیجے جاوین بنسبت انتخاب صیغہ دادگستری کے گواہ موصوف نے کہ
مین اسکا حامی ہون کہ صیغہ انتظامیہ کی شاخ دادگستری سے علحدگی کردی جاوے
اور صیغہ دادگستری کے لیے انتخاب قانون پیشہ اصحاب سے ہوا کرے نسبت
عہدہ ہاے ڈسٹرکٹ و سشن ججی کے یہ تقررات ہائی کورٹ کے ذریعہ
تابہ منظوری گورنمنٹ ہوا کرین اور سب جج و منصفان محض ہائی کورٹ سے
مقرر ہوا کرین - مین اوس قانون کو جسکی رو سے تعداد ججان معین کی گئی ہے
منسوخی چاہتا ہون - اور حضور ملک معظم قومی لحاظ سے یا ملازمت کے خیال سے
عہدہ ہاے کا عطا فرمایا واجب نہ رکھین ایسے تقرر صرف اس نظر سے ہون کہ ہندوستان
مین لایق تعالق حکام بہم پہونچین نسبت تعداد اہل یوروپ کے بنابر سول سروس آ
بیان کیا کہ میری کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ بحالت قایم ہونے امتحان متحد الوقت کے
عہدہ ہاے اعلیٰ انتظام سول سروس مین اہل یوروپ کی تعداد واجب ہو
لہذا مین یہ غیر ضروری سمجھتا ہون کہ علحدہ تعداد معین کی جاوے آپ کی رائے
مین زمانہ کارکردگی مشروط بہ امتحان انگلستان مین صرف ہونا چاہیے اور
ہندو ساشتر و شرع محمدی لازمی مضامین امتحان قرار دیئے جاوین نسبت
پراونشل سروس کے آپ نے بیان کیا کہ اس ملازمت کا انتخاب عام طور پر
بذریعہ امتحان مقابلہ ہوا کرے اور دس فیصدی خالی عہدون پر ادنے درجہ سے
بذریعہ ترقی سلئے جاوین اور دس فیصدی بذریعہ نامزدگی جس سے
حتی الامکان ہر فرقہ و جماعت کے لوگ داخل سروس ہو سکین -

امتحان مقابلہ ہند

بجواب میر مجلس صاحب گواہ موصوف نے بیان کیا کہ اگر امتحان متحد الوقت
قایم ہو تو پرچہ جات ہندوستانی و انگریزی زبانون پر ممتحن لوگ نمبر
دیدیا کرین آپ کی دانست مین ہندوستانی تعلیم ایسی اعلے درجہ کی
نہین ہے لیکن نسبت سے ہندوستانی امیدوار امتحان سول سروس پاس کرلینگے
اگر امتحان یہان قایم ہوجاوے اور اگر امتحان متحد الوقت یہان نہو تو آپ یہ
سفارش کرتے ہین کہ جداگانہ امتحان ہندوستان مین قایم ہو جسکی حیثیت و
منزلت جیسا کہ کامیاب امیدواران سول سروس ہند کی ہے اور امیدوارون
کی کامیابی بہ اعتبار قابلیت ہو اور کوئی اخیری تعداد نمبران قایم نہ کیجاوے
کہ اوس قدر نمبر حاصل کرلینے پر امیدوار خواہ مخواہ کامیاب ہوجاویگا ۔
س ۔ کیا آپ کی راے مین اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ جو امیدواران بذریعہ امتحان
ہند کے داخل ملازمت ہون گے وہ عموماً ایسی اعلے تعلیم یافتہ ہون گے جیسا کہ
انگلستان کے پاس شدہ امیدواران ہوتے ہین ۔
ج ۔ اگر انگلستان کے مراتب تعلیم بڑھے ہوئے ہون گے تو یہ بات ضرور ہوگی
میرے نزدیک یہ حالت نہوگی غالباً کئی سو امیدواران شریک امتحان ہون گے ۔
اوسکے بعد مسٹر رامچندر راؤ کا اظہار ہوا آپ نے بیان کیا کہ موجودہ طریقہ
انتخاب تسلی بخش ہے اور یہ مشورہ دیا کہ امتحان متحد الوقت یہان قایم ہو اور
تبلایا کہ شاخ جوڈیشل سول سروس ایک شاخ بنادی جاوے اور یہ لازمی
قرار نہ دیا جاوے کہ اوسمین اہل سول سروس بحیثیت جج ہائی کورٹ مقرر
ہون اور اوسکے متعلق قانون ترمیم کردیا جاوے ۔ آپ کی راے مین یوروپین
طرز انتظام ضروری ہے لیکن ایک خاص تعداد قایم کرنے سے یہ غرض حاصل نہین ہوسکتی

ڈاکٹر ٹی ایم نایر صاحب

آخر مین ڈاکٹر ٹی ایم نایر صاحب ممبر کونسل امتحان قانون مدراس و ممبر انڈین
ملٹری سرکمیشن ۱۹۰۸ع آخری گواہ ہے جنکا اظہار آج قلمبند ہوا
اپنی شہادت مین آپ نے کہا کہ میری دانست موجودہ طریقہ امتحان مقابلہ
سول سروس ۔ بذریعہ امتحان مقابلہ قابل اطمینان نہین ہے کیونکہ اس

امتحان مین اون تنخواہون پر لحاظ نہین کیا ہے یا جو ہمدردانہ اور کامیاب
انتظام کے لیئے ضروری ہین آپ نے فرمایا کہ انمین یہ تبدیل کی جاوے
کہ قبل مقابلہ اور کامل تعلیم تربیت کے نہایت احتیاط کے ساتھ امیدوار منتخب
کیئے جاوین اور جسقدر عہدے خالی ہون اوسکی دو چند تعداد مین امیدوار
منتخب ہون اور یہ اجازت دیجاوے کہ اون عہدون کے لیئے مقابلہ مین وہ
اب امتحان متحد الوقت کے لئے حامی نہین ہین لیکن نسبت جداگانہ امتحان ہند کے
واسطے آپ نے کہا کہ مین اسبات کے حق مین ہون کہ ایک معین تعداد عہدہ ہای
سول سروس کے ہندوستان مین منتخب ہوا کرے لیکن مین اس انتخاب کو صرف
ہندوستانیون کے لیئے محدود کرنا نہین چاہتا ہون مین یہ پسند کرتا ہون کہ جملہ
تعداد مین سے ایک ثلث عہدہ ہای صیغہ انتظامیہ سول سروس ہند کا انتخاب
ہندوستان مین ہوا اور دو ثلث انگلستان مین منتخب کئے جاوین اور ہر دو
مقامات مین یوروپین و ہندوستانی رعایاے ملک معظم بکشادہ پیشانی شریک
ہو سکین لیکن تعداد تنخواہ اور اوسکی شرح مین کچھ فرق رکھا جاے یعنی جو لوگ
انگلستان سے منتخب ہون اور جو ہندوستان سے منتخب ہون انکی شرح تنخواہ مین
تفاوت ہو اور آپ نے اس بات کی بھی وکالت کی ہے کہ اختیارات انتظامیہ
و دادگستری علیحدہ علیحدہ کردی جاوین اور یہ عمدگی شروع سے ہی ہو دو ثلث
ہندوستان مین بذریعہ امتحان مقابلہ و نامزدگی و وکلاء ہائی کورٹ ہندوستان سے
جنھون نے پانچ سال تک کم از کم کار وکالت کیا ہو منتخب ہون اور مابقی ایک
ثلث انگلستان مین بذریعہ امتحان مقابلہ و انتخاب لے لئے جاوین جنھون نے بارسٹری
بارسٹری پاس کی ہو آپ کی دانست شاخ جوڈیشل پر پوری پوری حکومت
ہائی کورٹ کی رہے گورنمنٹ کے ہاتھ مین نہ رہے اور یہ کہا کہ زمانہ کارکردگی
مشروط بہ امتحان ہندوستان مین صرف ہو اور گورنمنٹ صوبہ اون لوگون کی
تربیت کا انتظام مقرر کرنے مناسب کورس کے کردے کہ ہر دو سال کارکردگی مین
کن کن مضامین مین تربیت حاصل کرنا چاہیے اور یہ انتظام صوبہ کے واسطے مقام پر ہو
نسبت پراونشل سروس کے آپنے بیان کیا کہ ان عہدون پر ہر فرقہ و جماعت کے لوگون کا تقرر

یہ مشورہ دیا ہے کہ چند تبدیلیان کیجاوین چنانچہ آپ نے حوالہ دیا ہے کہ ہندوستان کی مختلف زبانین کورس مین داخل نہین ہین آپ کی رائے مین زمانہ کارکردگی مشروط بہ امتحان ہرصورتین انگلستان مین صرف کیا جاے آپ اس امرکے حامی نہین ہین کہ قانونی سولین کا قاعدہ پھر جاری کیا جاے آپ اس بات کو قابل اطمینان نہین سمجھتے ہین کہ چند عہدے مندرجہ فہرست ممبران سول سروس کے لیے محفوظ رکھے جاوین۔ نسبت پراونشل سروس کے آپ نے بیان کیا کہ دو ثلث بذریعہ امتحان مقابلہ اور مابقی ایک ثلث بذریعہ نامزدگی گورنمنٹ تقررات عمل مین آیا کرین۔

بجواب سوال پریسیڈنٹ صاحب کے گواہ موصوف نے بیان کیا کہ موجودہ طریقہ انتخاب سول سروس سے ہندوستانی نوجوان محروم رہتے ہین لیکن امتحان متحدالوقت قایم ہونے سے دروازہ کشادہ ہوجاوے گا گو چند سالون تک مختلف مشکلات پیش آوینگی۔ اور کہا کہ مین اسکے بالکل خلاف ہون کہ اہل یوروپ کی تعداد خاص معین کردیجاوے۔

بجواب سوال مسٹر ولنٹائن چیرول صاحب کے آپ نے بیان کیا کہ سول سروس مین انگریزی حکام کی تعداد زیادہ ہونے سے ملک مین بیچینی پھیلی ہوئی ہے کیونکہ لندن مین امتحان مقابلہ ہونے سے اون لوگون کو بہت سہولیت اور موقعے ملتے ہین۔

س۔ مسٹر ولنٹائن۔ کیا آپ نے یہ سفارش کی ہے کہ تواریخ کانسٹی ٹیوشن ہند کورس امتحان مین داخل کی جاوے تو آپ انڈین کانسٹی ٹیوشن سے کیا مراد لیتے ہین۔

ج۔ مین ہندوستانی کانسٹی ٹیوشن سے وہی مراد لیتا ہون جو آپ انگلش کانسٹی ٹیوشن سے لیتے ہین اور ایک کتاب مثل امپرلس گورنمنٹ آف انڈیا مفید ثابت ہوگی۔

س۔ مسٹر رمزے میکڈانل صاحب اگر ہندوستان مین امتحان متحدالوقت آپ قایم کرینگے تو اسکا یہ نتیجہ ہوگا کہ دیگر کالونی مین بھی امتحان متحدالوقت کھولا جاے

کیا آپ پسند کرینگے کہ اہالی کالونی یعنی نو آبادی ہندوستان کی سول سروس مین داخل ہون ۔

ج ۔ اگر مجھکو اختیار حاصل ہوتا تو مین اہالی نو آبادی اسوجہ سے اسنے ندیتا کہ وہ ہندوستانیون کے ساتھ خلاف اعزاز سلوک روا رکھا کرتے ہین

انگلو انڈین اصحاب کا انگریزی طریق عمل سے تجاوز

بجواب سوال مسٹر عبد الرحیم صاحب مسٹر نیلسن نے بیان کیا کہ زمانہ حال گذشتہ مین مسلمانون نے تعلیمی امور مین خاطر خواہ ترقی کی ہے اور یہ ـ بیان اونکا روبہ ترقی ہے میری شہادت کا یہ بیان کہ بعض جماعتون کو بلا لحاظ اونکی قابلیت کے اعلے عہدے دئے جاتے ہین اور اسکا اثر ترقی تعلیم پر ناقص پڑتا ہے وہ بیان مسلمانون سے بہت کم تعلق رکھتا ہے میرا خیال ہر وقت بیان مذکور انگلو انڈین اصحاب سے تھا ۔

س ۔ مسٹر شیخ صاحب ۔ آپ نے انگلو انڈین اصحاب سے جو یہ امر متعلق تبلایا ہے تو کیا آپ کی دانست مین بطور امر واقعہ ان لوگون مین سے جنھون نے انگریزی طور و طریق اختیار کئے ہین ۔ کیا ہے جس سے یہ ممکن ہو کیا کہ محض بلا لحاظ تعلیمی ترقی کے اُن کو عہدے دئے جاوین ۔

ج ۔ آپ مہربانی کرکے تبلا دیجئے کہ انگریزی طور و طریق اختیار کرلینے سے آپ کا کیا مطلب ہے تو مین جواب دینے کی کوشش کرونگا ۔

س ۔ مسٹر شیخ ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ وہ ایسی حالت مین جسمین اونمین سے اکثرون نے وہ اخلاقی جرأت دکھلائی ہے جیسے کہ حکام انگریزی دکھلاتے ہین ۔

ج ۔ اگر آپ مجھسے اسکے جواب کی امید رکھتے ہین کہ مین آزادانہ جواب دون تو مین امید کرتا ہون کہ آپ یہ خیال نکرینگے کہ مین اون لوگون پر الزام عاید کرتا ہون مین انگریزی حکام کو جانتا ہون جنکا یہ خیال ہے کہ انگلو انڈین نوجوانان نے وہ باتین حاصل نہین کی ہین ۔

مسٹر جان والس صاحب

مسٹر جان والس صاحب جج مدراس ہائیکورٹ پہلے گواہ تھے جنکا اظہار
قلمبند ہوا۔ نسبت موجودہ طریقہ انتخاب بذریعہ علاوہ امتحان مقابلہ کے آپ نے
بیان کیا کہ موجودہ طریقہ انتخاب بذریعہ امتحان مقابلہ اور منتخبات سے بری ہے
لیکن مجھکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو کامیابی سروس نے حاصل کی ہے وہ زیادہ
اون تمام باتون پر منحصر ہے جنکی جانچ بذریعہ امتحان نہین ہوتی ہے اور امتحان
مقابلہ کی کامیابی قابلیت کا ثبوت کافی و شافی نہین ہے مین کوئی دوسرا
طریقہ انتخاب بتلانے کے لیے طیار نہین ہون نسبت شائع داوکستری کے جو نقص
ہے اوسکو مین طریقہ انتخاب پر محمول نہین کرتا ہون بلکہ نقص مذکور اس وجہ سے
ہے کہ بعد داخلہ ملازمت تربیت واجب نہین ہوتی ہے نسبت امتحان
متحد الوقت کے آپ نے یہ راے ظاہر فرمائی۔ کہ اولاً میری دانست مین چند
امیدواران طیار شدہ اور جنکا امتحان ہندوستان مین ہو جاوے مفید و کارآمد
ہونگا لیکن ہرگاہ ہندوستان مین ترقی تعلیم تیزی سے ہو رہی ہے اسلیئے ہونہار
طلباء کو ترغیب دیجاوے کہ وہ امتحان مقابلہ مین شریک ہون اور کوشش
کیجاوے کہ وہ کافی طور پر طیاری کرین اور یہ ترغیب بمقابلہ انگلستان کے
زیادہ تر قوی ہو ہندوستانی طلبہ کی قوت حافظہ پر نظر کرنے سے مین
یقین کے ساتھ پیشین گوئی کرتا ہون کہ صورت حال بہت جلد تبدیل ہو جاویگی
اور میری نظر مین یہ سنگین سوال نہین ہے کہ آیا کچھ عرصہ مین یہ نتیجہ ہوگا کہ تعداد
اہل یورپ کی اس ملازمت مین بقدر مناسب کم کردی جاے ایسی صورتون
مین بدانست میرے یہ مناسب ہوگا کہ ایک مقررہ تعداد عہدون کی قائم کردی
جاے جس پر ہندوستانی لوگ بروی امتحان مقابلہ مقرر کیے جاوین۔
نسبت شائع جو ڈیشل سول سروس ہند کے موصوف الیہ نے یہ سفارش نہین کی
کہ کوئی دوسرا طریقہ انتخاب مقرر کیا جاوے لیکن یہ سفارش کی ہے کہ تعداد
مندرجہ فہرست عہدہ ہاے ڈسٹرکٹ ڈویژن ججی مدراس پریسیڈنسی مین

اضافہ کیا جاوے تاکہ عہدہ داران ماتحت شاخ دادگستری اور گروہ وکلا و بارسٹران کو زیادہ عہدے دئے جادین۔

مسٹر راجیندر راؤ ایم

مسٹر بی آر راجیندر راؤ ایم ڈسٹرکٹ و سیشن جج گوداوری مع ہمراہ لکی ٹیٹ ۱۹۱۰ء لغایت تا ۱۹۱۱ء کمیشن کے روبرو پیش ہوئے اور آپ کا اظہار لیا گیا۔ آپ بیان کیا کہ موجودہ طریقہ انتخاب سول سروس ہند بذریعہ امتحان مقابلہ انگلستان اصولاً اطمینان دہ ہے لیکن ابھی تک اوسکو انتظامی صیغہ سے علیحدہ کرنا ضروری ہے لیکن نسبت صیغہ دادگستری کے عہدہ داران کا انتخاب وکلا و بارسٹران مین سے ہوا کرے لیکن یہ لحاظ رہے کہ اونکی قابلیت طور طریق و ذہانت طبع و تجربہ قانونی معقول ہو اور نیز مراتب شل سول سروس کے اعلے درجہ کے افسران سے انتخاب مذکور ہوا کرے آپ امتحان متحد الوقت کے حامی صرف واسطے انتخاب عہدہ ہاے صیغہ انتظامی کے ہین لیکن اس امر کو پسند نہین کرتے ہین کہ ایک معینہ تعداد عہدہ ہاے سول سروس ہند بذریعہ امتحان جداگانہ ہندوستان مین مامور ہو۔

بجواب سوال مسٹر عبدالرحیم صاحب کے گواہ مذکور نے کہا کہ بہرحال صیغہ انتظامیہ شاخ دادگستری سے قطعی علیحدہ کر دیا جاوے آپنے مختلف شکایتین پیش کی ہین جنمین مجسٹریان ضلع نے وکلا کو قانونی امور پر بحث کرنے کے بغیر حکم صادر کر دیئے اور ایسی صورتون مین کہ جب قانونی امور مقدمہ مین خاطرخواہ موجود اور قابل لحاظ ہے ایسے مقدمات مین مثل آبکاری کے جس سے پولیس کو تعلق ہے مجسٹریان بلا لحاظ قانون فیصلہ صادر کرتے ہین۔

دیوان کرشنا سوامی راؤ

دیوان کرشنا سوامی راؤ سابق دیوان ریاست ٹراونکور کا اظہار ہوا آپ امتحان متحد الوقت کی حمایت کرتے ہین اور بدین نظر نوآبادیون کی عام پالیسی یہ ہے کہ ہندوستانیون کو نوآبادیون سے نکال باہر کرین اور اونکے قدرتی حقوق سے مستفید نہونے دین آپ اس امر کے مخالف ہین کہ انگلستان و ہندوستان و نوآبادیون کے لئے ایک مشترکہ امتحان قایم رکھا جاوے آپ کی یہ راے ہے کہ ایک تلیف

عہدہ ہائے کلکٹری اور ایک ربع عہدہ ججی ہندوستانی سویلین لوگون کے
مقرر کیئے جاوین اور اسٹوٹری سویلین کے قاعدہ کے از سرنو قایم ہونے کے آپ خلا
ہین آپ یہ مشورہ دیتے ہین کہ عہدہ ہائے مندرجہ فہرست مین ممبران بورڈ ما ا
اور ایک انڈر سکریٹری گورنمنٹ کے عہدے پر ہندوستانی مقرر ہون آخر مین
آپ نے کہا کہ صیغہ انتظامیہ صیغہ دادگستری سے قطعی علحدہ ہوکر جدا جدا شاخیہ
کردی جاوین نسبت کار انتظامی و فوجداری کے جنکو یورپ مین جج لوگ انجا
دیتے ہین اسکو مین خاص کر قابل قدر سمجھتا ہون اور اس بات کے خلاف ہو
کہ کوئی دوسرا طریقہ انتخاب قایم ہو جو بالآخر انکو نکال باہر کرے ۔ نسبت
کام دیوانی کے اسمین شبہ نہین ہے کہ سویلین ججان اہل یوروپ و ہندوستا
دونون بوجہ عدم تربیت و تجربہ اور اسوجہ سے کہ انتظامی امور کے ناقابل
ہونے کے سبب سے اس شاخ مین بھیجدیے جاتے ہین اکثر ناقابل عہدہ مذکور
اور ناقابل اطمینان ثابت ہوے ہین کہ وہ اپنی خدمات کو بالخصوص اول اول خاط
خواہ انجام دین ان نقایص کی اصلاح زیادہ تر اسباب سے ہوسکتی ہے کہ طر
انتخاب و تربیت جو اسوقت زیر غور ہے اعلے درجہ پر قایم ہو یعنے ان دونو
جماعتون کے اوصاف اسمین پیدا نہین ہوے ہین مین یہ نہین چاہتا ہون کہ اسمین مستثنا
بھی ہین مین ان ہم جماعت لوگون کو جانتا ہون جنھون نے انگریزی طور و طریق
اختیار کر لیا ہے اور وہ نہایت عمدہ اصحاب مین سے ہین لیکن بہت سے ایسے ہین
جنھون نے یہ باتین حاصل نہین کین ہین میرے کسی جواب کا یہ مطلب نہین ہے کہ
آپ کے اصحاب اعلے درجہ پر نہین پہونچتے ہین ۔

بجواب سوال رمرے میکڈانل صاحب کے گواہ نے بیان کیا کہ میرے مشورہ کے
موافق ایک ہندوستانی جسنے امتحان سول سروس ہند پاس کیا ہو وہ عہدے
مقرر ہونے کے قابل ہے ایسا ہونے سے مجھکو خوشی حاصل ہوگی کیونکہ یہ مین
دیکھونگا کہ ہندوستانی لوگ بھی سلطنت برطانیہ کے ممبران مین سے ہین ۔

س ۔ کیا اسکا نتیجہ یہ نہوگا کہ تمام سلطنت مین اور جگہ بھی امتحان متحد الوقت قایم کئے جاوین
ج ۔ اگر اسکا مطالبہ کیا جاویگا تو یہ امر اوسوقت غور کیا جاویگا ۔

مسٹر میکڈانل صاحب نے بتایا کہ ہر ایک تعلقہ بابت کہ اسوقت ہندوستانیون
برہمے تمام دیگر مقامات کے لڑکون پر بھی عاید ہوگا جو سلطنت کے اندر ہین -
بحوالہ امتحان سول سروس ہند کے گواہ موصوف نے کہا کہ مجھکو اندیشہ ہے کہ شاید
تجویز کیا گیا ہے کہ صرف برطانیہ کے لڑکے سروس مین داخل کئے جاوین -
س - اوس نقطہ نگاہ سے مطالعہ ترقی سلطنت جدید کی یوروپ نہایت
ضروری ہے بلکہ اوس سے زیادہ ضروری جیسا کہ مطالعہ تواریخ زمانہ
حال ہندوستان کا ضروری ہے -
ج - یہ عمدہ طریقہ ہوگا کہ دنیا کے ہر ایک ملک کی تواریخ کا علم ہوجاویگا -
س - مسٹر مرنے میکڈانل صاحب - مین اس امر پر متفق ہون کہ تواریخ
ہند ضرور اجباری امتحان مین داخل کی جاوے لیکن داخلہ کے وقت آپ کو تواریخ
یونان و روم دیکھنا ہوگی -
ج - جس بات کی جانب مین زور دیتا ہون یہ ہے کہ ہندوستانی طلبا پر موجودہ
طریقہ کی روسے یہ بارگران ہوتا ہے

ملازمت پاڑیہ

مسٹر گوکھلے صاحب - آپ سے چند سوالات سر مرے حیمک صاحب نے بابت
مسٹر دادا بھائی نوروزجی کے بیان متعلقہ ملازمت پاڑیہ کئے ہین کیا آپ کا مطلب
نہین ہے کہ پاڑیہ ایسے معزز نہین ہین جیسے کہ برہمن ہین -
ج - ہرگز نہین بعض پاڑیہ بمقابلہ برہمنون کے زیادہ قابل عزت ہین -
س - لیکن پاڑیہ لوگون کی یہ شکایت ہے کہ اونکے ساتھ برہمنون کا برتاؤ
اسطرح ہوتا ہے گویا کہ ایک جداگانہ اور کمتر درجہ کی جماعت ہے -
ج - ہان -
س - اسلئے پراونشل سروس ایک معزز ملازمت ہوگی -
ج - ہان - تاہم پراونشل سروس کے لوگون کی یہ شکایت ہے کہ وہ سول
سروس ہند مین داخل نہین کئے جاتے ہین بلکہ اونکی ملازمت ادنی درجہ
کی و جداگانہ تصور کی جاتی ہے -

س - کیا آپ کی دانست مین مسٹر دادابھائی نوروزجی کا مطلب اسسے اور کچھ زیادہ
ج - نہین - البتہ اس اظہار رائے سے پراونشل سروس بطور خود غیر معزز نہین ہوا

مسٹر تینگ راجہ چیتی

مسٹر پی تینگ راجہ چیتی پریسیڈنٹ جماعت تجاران جنوبی ہند کا اظہار بعد
مسٹر نیلین صاحب کے لکھا گیا آپ نے بیان کیا کہ امتحان متحد ابوقت قائم نہین
ہونا چاہیے اور نہ انتخاب بذریعہ جدا گانہ امتحان مقابلہ کے ہو کیونکہ اسمین کوئی
طریقہ ایسا نہ ہوگا جس سے مختلف ذات و جماعتون کے لوگ داخل ملازمت ہوسکین
بجواب مسٹر گوکھلے صاحب - گواہ نے بیان کیا کہ تجارتی کارخانجات مین اکثر اہل
یوروپ کلارک اسلئے مقرر کیے جاتے ہین کہ تجارت کی شان بڑھے یہ اس
خیال سے کہ وہ ہندوستانی کلارکون سے اعلے قابلیت رکھتے ہین

مسٹر جسٹس نایر صاحب

مسٹر نایر صاحب پہلے گواہ تھے جنکا اظہار بعد لنچ کے لیا گیا دوران شہادت
مین آپ نے بعض خاص خاص باتون پر زور دیا جنکا تعلق ہندوستان کے عام
انتظام سے ہے اور اپنی قوی رائے خلاف طریقہ اس انتخاب کے جسکی رو سے
کسی خاص جماعت کو خواہ وہ اہل یوروپ ہو یا ہندو یا مسلمان فوق دیا جائے
ظاہر کی جانب داری یا غرض متعلقہ کا دخل انتظام مین نہونا چاہیے اور قواعد
داخلہ ملازمت ایسے ہون کہ جنمین ایسے لوگ خارج کردئے جادین اور چونکہ
حکومت ملک ادن لوگون کے ہاتھ مین رہے جو مغربی خیالات سے ہمدردی
رکھتے ہین لہذا ادن لوگون کو جو منتخب کئے جادین اپنی قابلیت دکھلانا چاہیے
کہ انھون نے علوم مغربی مین لیاقت حاصل کی ہے نہ یہ کہ ہندوستانی تعلیم حاصل
کی ہے امتحان اگر ہندوستان تک محدود رہے تو اوسکا طرز ہندوستانی ہوگا
اور ایسے حکام پیدا ہون گے جو اونکے برادران ملازمت اہل انگلستان سے
مختلف ہون گے اور اونھین نوجوان کا تقرر ہونا چاہیے کہ جو اپنی انگریزی ہمعصران
سے لیاقت مین اگر بڑھے ہوئے نہون تو کم بھی نہون اور اسکے جانچ افسران
متعلقہ کے غیر مشتبہ بیانات پر نہو بلکہ اوس طریقہ امتحان سے ہو جو ہر دو قسم کے

امیدواران سے متعلق ہو اور جنکی صداقت وصحت دریافت وتصدیق ہو سکے کہ آیا سچ ہے یا جھوٹھ علیحدہ امتحان قایم ہونے سے فریق مخالف ہندوستانی افسران کو کم قابلیت کا خیال کرینگے۔ نامزدگی گو وہ کسی شکل مین ہو ناقص طریقہ ہے اور جہان تک ہندوستانیون کا تعلق ہے تجربہ سے یہ امر ثبوت کو ہو چکیا؛ کہ نہایت ناقابل اطمینان سرپرستی درحمایت نیتجہ نامزدگی ہوتا ہے معمولی طور پر اس طریقہ سے ایسے لوگ داخل ملازمت ہوتے ہین جو اوس عہدہ کے قابل نہین ہین اور جیسی کہ اونکی عہدہ کی عزت ہونا چاہیے ویسی عزت نہین پاتے ہین یہ بات ہر جماعت ہین ہے اور انگریزی حکام بھی اُس سے مستثنی نہین ہین یہ چاہتے ہین کہ وہ اختیارات کو اگر بڑھا نہ سکین تو بدستور قایم تو رکہین ہندوستانیون کی بطور آرکے صرف ضرورت سمجھی جاتی ہے اور جو لوگ لایق ہین وہ بھی صرف اپنی خوشی خاطر داخل ملازمت ہوتے ہین واقعات حال سے یہ امر ظاہر ہوا ہے کہ بعض حکام فیمابین مختلف جماعتون کے نااتفاقی واختلاف کا بیج بوتے ہین یہ بات نہایت درجہ خطرناک ہے کہ اختیار نامزدگی ایسے شخصون کے ہاتھہ مین دیا جاے علاوہ اسکے اس طریقہ سے سخت بیچینی اوس جماعت مین پھیلتی ہے جو صحیح طور پر یا غلط طور پر اپنے آپ کو اُن لوگون سے بہتر سمجھتے ہین جو دعاتیا یا لاعلمی سے سروس مین داخل کردیے گئے ہین۔

انتخاب بذریعہ مقابلہ

نسبت مروجہ طریقہ انتخاب بذریعہ امتحان مقابلہ انگلستان وطریقہ اجراے امتحان متحد الوقت کے آپ نے بیان کیا کہ ہندوستانیون کے لئے موجودہ طریقہ امتحان مقابلہ کا انگلستان مین ہونا ناقص وناقابل پسندیدگی ہے کیونکہ اس سے ہندوستانی محروم از ملازمت مذکور رہتے ہین اور اونکے دلون مین کم حیثیتی کا خیال ہمیشہ کے لئے نقش ہو جاتا ہے کوئی وجہ معقول اسکی کیون نہو یہ طریقہ خلاف اوس اعلان واقرار مستحکم کے ہے جو بادشاہ وقت کی طرف سے کیا گیا ہے اور اسلئے یہ وہ طریقہ ہے جس سے اعتقاد قایم نہین رہتی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل یوروپ کے دلون مین ہندوستانیون کے ساتھہ مقابلہ مین آنے خوف معلوم ہوتا ہے اور اسی

باعث تعلیم یافتہ ہندوستانیون کے نظر مین سولین لوگ کم حقیقت ثابت ہوتے ہین
اور اس سے بجینی واجبی طور پر پھیل گئی ہے اور یہ لازمی ہے کہ یہ پولیٹیکل خطرہ کی حد تک
پہونچ جاوے علاوہ اسکے ہندوستان کی اخلاقی و مجلسی و پولیٹیکل ترقی خود ہندوستانیون
کی ذات خاص سے ہو نہ بذریعہ اہل انگلستان کے جو ہندوستان کے واقعی حقیقت
حال سے بے خبر ہین یہ ترقی ہو نہین سکتی اگر حکام اس تحریک کے مخالف ہین اور اگر کونسل
واضعان قانون اور ہندوستانی سرگروہون کو شریک کر لین تب بہی یہ ترقی صفائی کے ساتھ
نہین ہوسکتی رفتار ترقی موقوف ہے اوس قوت پر کہ سروس مین اعلے قسم کے ہندوستانی
داخل کئے جاوین کوئی قوم جسکی عزت رخصت ہوگئی ہو اپنی معقول ترقی نہین کر سکتی اور
ہندوستانیون کو بطور حقیر قوم خیال کریگا. آخری نتیجہ ہوگا کہ ہندوستانیون کے دلونمین
یہ اشتعال پیدا ہو کہ ہم ثابت کر دین کہ ہم اہل مغرب سے کسی بات مین کم نہین بلکہ برابر ہین
لہذا مین اسکا حامی ہون کہ امتحان متحد الوقت ہندوستان مین قائم کیا جائے اور یہ امتحان
تابع اون شرائط کے رہے کہ جس سے جو چند اعتراضات اسکے خلاف کئے جاتے ہین وہ
رفع ہو جاوین اگر شرائط مذکورہ یا اوسی قسم کی دیگر شرائط نہین لگائے جا سکتی ہین تو مین ایسے
امتحان کے قیام کا حامی نہین ہوتا ہون آپ نے یہ مشورہ دیا کہ امیدواران کا انتخاب
بذریعہ مقابلہ ہو اور عہدہ جات سول سروس کا ایک ہی امتحان ہندوستان اور انگلستان
مین ایک وقت مین ہوا کرے اور ہندوستانی امیدواران کی نسبت جناب وزیر ہند صاحب
کو یہ اختیار رہے کہ وہ اون امیدواران سے جو داخل ہونگے کئے چنے گئے ہین زیادہ تعداد
بڑھا دین اور بعد شایع ہونے نتیجہ امتحان کے امیدواران پاس شدہ زمانہ کارکردگی
مشروطبہ امتحان انگلستان کی کسی یونیورسٹی مین رہکر بذریعہ حصول تربیت بزیر نگرانی
انگریزی بارسٹران کے صرف کرین -

اہل یوروپ کی تعداد معینہ

نسبت سوال قایم ہونے تعداد اہل یوروپ کے بنا بر عہدہ ہائے سول سروس آپ نے
بیان کیا کہ یہ امر خیال مین رکھا جاوے کہ اہل یوروپ اپنے ساتھ ساتھ اپنی قومی شان
لیجاتا ہے بالخصوص اوس مقام پر جہان کہ غیر مہذب اور بدعنوان لوگ آباد ہوتے ہین
اور اس زمانہ مین جبکہ سڈیشن قطعی فرو نہین ہوا ہے پولیٹیکل امور مقتضی اسبات کے

ہین کہ بعض بعض مقامات مین اہل یورپ عہدہ دار یا تو بکثرت ہون یا کلیتاً وہی لوگ
ہون لہذا مین یہ اختیار جناب وزیر ہند صاحب کے ہاتھہ مین چھوڑتا ہون کہ بعد نتیجہ امتحان
سول سروس کے وہ مزید تقررات اہل یورپ کو عطا کرین یا دیگر اشخاص یا کسی خاص
جماعت کے لوگون کو بشرطیکہ میسر ہون ۔ صرف شرط یہ ہو کہ موصوف الیہ کسی ہندوستانی
انگریزی عہدہ دار مقررہ کے بعد نظر انداز نکرین میری دانست مین یہ ضروری نہین ہے کہ کوئی
خاص تعداد اہل یورپ کے لیے قایم کی جاوے اگر انتخاب حسب تجویز میرے کیا جاوے
تو ایک دن ایسا آجاویگا کہ بلحاظ اس وجہ قابلیت کے ہندوستانی بکثرت ملین گے جنہیں ہم
منظور کرتے ہین کہ وہ اوس ایک عہدہ کی قابلیت رکھتے ہون جس پر اب اہل یورپ مقرر رہین ۔
اور ہندوستان پر اگر انگلستان جہانتک ہندوستان سے تعلق ہے اپنا تعلق جدا
کرنا چاہیے جیسا کہ روم نے انگلستان سے کرلیا تھا تو مین خوش ہون گا ۔
کہ اوس حال مین ہندوستان سلطنت کی طاقت مین خاطر خواہ اضافہ کریگا اور انگریزی طرز
حکومت مین کوئی فرق واقع نہوگا اوس صورت مین ہندوستان سلطنت عظمی مین ایک ممتاز
جگہ حاصل کریگا لیکن اگر انتخاب اسطور پر نہین ہوتا ہے اور لوگ محض ہندوستانی
تربیت وتعلیم پر مقرر کئے جاتے ہین خواہ وہ بذریعہ نامزدگی کے ہون یا بذریعہ امتحان
تو یہ سوال نہین ہے کہ اہل یورپ کی تعداد کیا معین کی جاوے بلکہ یہ کہ آیا ہندوستان
کے کئے پچہ اور عہدے دئے جاوین ایسی حال مین آنکو مین ضلع کے عہدے نہ دونگا ۔
آخر مین مسٹر جسٹس نایر صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ اختیارات انتظامی
و عدالتی قطعی علیحدہ علیحدہ کردیئے جاوین اور اسکے نقایص جو آپ نے بتلاے اور یہ کہا
کہ کوئی شخص اس سے انکار نہین کرسکتا کہ اس سے علیحدگی ہو جانے سے انتظام مین ترقی ہوگی
بجواب سوال پریسیڈنٹ صاحب کے گواہ موصوف نے بیان کیا کہ اگر اس اسکیم علیحدگی
اختیارات مین زیادہ خرچ بھی ہو تو بھی مین اس کی علیحدگی کا طالب ہونگا کیونکہ انصاف اور
خوش نظمی مقصود ہے اور مجھکو یقین ہے کہ موجودہ طریقہ یعنی شرکت اختیارات سے رعایا
کے ساتھہ انصاف نہین ہوتا آپنے یہ بھی کہا کہ آخری انتخاب امیدواران سول سروس
بروی قاعدہ مجوزہ رہے اگر ہوگا تو مین جناب وزیر ہند صاحب کو یہ اختیار دونگا کیونکہ یہ بہتر
ہوگا کہ بمقابلہ کسی دوسرے شخص کے یہ اختیار اونکے ہاتھہ مین رہے ۔

پریسیڈنٹ صاحب نے سر ولنٹائن چیرول صاحب سے دریافت کیا کہ آپ کوئی سوال گواہ سے کرنا چاہتے ہین بجواب اسکے موصوف الیہ نے فرمایا کہ مجھکو کچھہ دریافت کرنا نہین ہے گواہ موصوف کا بیان صاف صاف ہے

س - مسٹر عبدالرحیم - کیا آپ کا یہ خیال نہین ہے کہ جو ایڈوکیٹ جنرل انگلستان سے آ جاتے ہیں اوسکی وکالت بڑھ جاوے گی -

ج - اغلب ہے لیکن مدراس مین یہ ناممکن ہے -

س - کیون آپ اسکو ناممکن تبلاتے ہین -

ج - اپنے تجربہ سے -

بجواب سوال مزید مسٹر عبدالرحیم صاحب کے گواہ نے بیان کیا کہ میری دانست مین ہندوستانی طالبعلمون کے لئے یہ ضروری نہین ہے کہ وہ قانونی تعلیم کے لئے انگلستان جاوین یہ تعلیم ہندوستان مین بخوبی ہوسکتی ہے بین اس سے زیادہ یہ کہون گا کہ قانونی علم کا استحصال جو ہندوستانیون کے لئے موزون و درکار ہے وہ ہندوستان مین بمقابلہ انگلستان کے زیادہ اچھی طرح حاصل ہوسکتا ہے -

بجواب سوال مسٹر رمزے میکڈانل صاحب کے آپ نے کہا کہ اگر امتحان جداگانہ قایم ہوگا تو ہمیشہ ہندوستانی امیدواران مین فرق بمبری قایم رہیگا اور ایسا ہونا ہندوستانیون کی خواہشات کے خلاف ہے -

بجواب سوال مسٹر میکڈانل صاحب کے آپ نے بیان کیا کہ میری یہ راے ہے کہ اسوجہ سے کہ ایک ہی درجہ تعلیم و ایک ہی جماعت کے داخلہ سے اس ملازمت کو نقصان پہونچا ہے

بجواب سوال مسٹر سومرانیتم صاحب کے جو مقامی ممبر کمیشن مقرر ہوئے تھے مسٹر جسٹس نایر صاحب نے بیان کیا کہ مین اپنے تجربہ سے یہ نہین کہہ سکتا ہون کہ پراونشل سروس کے لوگون سے تعصب قومی کیوجہ سے انصاف کو نقصان پہونچا لیکن اوسکے ساتھہ ساتھہ یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اسبات کی خواہش توی ہے کہ اعلے عہدون پر ہندوستانی مقرر کیے جانے کا امتحان نہایت قابل اطمینان اور کامیاب ثابت ہوگا بمقابلہ انصاف رسانی جسکے بعض ایسی مقدمات ہوئے ہین جنمین مضرت پہونچی ہے

شہادت سر جان والیس صاحب

بجواب سوال پریسیڈنٹ صاحب سر جان والیس صاحب نے کہا کہ میری یہ رائے ہے

کہ امتحان تحریری وقت سے افسران یورپین کی تعداد کم ہو جاویگی اور یہ کمی بقدر نا پسندیدہ
ہوگی اول اسلئے کہ انگلستان مین دروازہ ملازمت بمقابلہ ہندوستان کے زیادہ کشادہ ہے
اور انڈین سول سروس اسواسطے جہان تک ممکن ہوگا لوگون کا رجحان اپنے جانب مبذول
کریگی بشرطیکہ لایق امیدوار بہم پہونچین دوسرے اسوجہ سے کہ ہندوستانیون کا رجحان
سول سروس ہند کی طرف بمقابلہ کسی دوسری ملازمت کے زیادہ ہو جاویگا ۔
بجواب سٹر میکڈانل صاحب کے آپ نے کہا کہ جب مین نے یہ بیان کیا کہ سول
سروس کے لیے اہل یورپ کی تعداد کا تعین خلاف منشاء اسٹیچوٹ (قانون) ۱۸۳۳ء کے
ہوگا اوس سے میرا مطلب یہ تھا کہ ہندوستانی بوجہ اپنی ذات یا رنگ وغیرہ کے کسی قسم
کے عہدے پر جو یورپین اصحاب کے لیے مخصوص ہین مقرر ہونے کے قابل نہوگا ۔

اختیارات مجسٹریٹی

س ۔ کیا آپ کی دانست مین مجسٹریٹ اعلے کے اختیارات دربارہ تحقیقات مزید مقدمات
رہائی منجانب مجسٹریٹ ماتحت سے غالب ہے کہ ماتحت مجسٹریٹ مذکور کے سماعت مزید اور
تحقیقات پر دباؤ پڑیگا ۔
ج ۔ اختیار حکم تحقیقات مزید میری دانست مین بلحاظ حالات ملک کے بوقت وضع ہونے
قانون کے حسب راے واضعان قانون ماتحت حکام فوجداری دیا گیا ہے اور اسپر قطعی
ستدلال ہمیشہ نہین ہوسکتا اور اس سے ممکن ہے کہ شوت ستانی کا جو کہ مسدود کیا جاتا
ضروری منجانب افسران اعلے سے کھلا دیگا ۔
س ۔ کیا ایسے اختیارات مجسٹریٹ اعلے کے ہاتھ مین ہونا انصاف کے بعید نہین ہوگا
ج ۔ یہ اختیار ہدایت تحقیقات مزید ناشایستہ اختیار ہے اسکی بابت ہماری عدالتون مین
بث مباحثہ ہوتا رہا ہے بعض حکام کی یہ راے ہے کہ حکم بریت رہائی کی حد تک پہونچتا ہے ۔
س ۔ کیا ایسے اختیارات انگلستان مین بھی دئے گئے ہین ۔
ج ۔ ہرگز نہین ۔
س ۔ کیا آپکی دانست مین فیصلہ حکام ماتحت کے دلون مین اس اختیار سے یہ خیال
دگا کہ ہماری بے رو رعایت منصفون پر اعتبار نہین کیا جاتا ۔
ج ۔ یہ امر نہایت ناپسندیدہ ہے کہ مجسٹریان ماتحت پر پورا پورا اعتماد ہو بدقسمتی سے ہندوستانی ذرا اپنے

مانے مین بہت بڑی نکتہ چینی کیگئی ہے کہ آیا مجسٹریان درجہ ماتحت پر بہروسہ کیا جانا پسندیدہ ہو

بجواب سوال مسٹر گوکھلے صاحب کے آپ نے بیان کیا کہ میری دانست مین اہل یوروپ کی تعداد کا تعین خلاف احکام قانون ۱۸۳۳ع کے نہو گا۔

بجواب سوال مسٹر عبدالرحیم صاحب کے گواہ نے کہا کہ نسبت قانون ۱۸۳۳ع کے میرے خیال مین یہ نہایت ناموزون ہے کہ کمیشن کا مشکل کام ایک پرانے قانون کے مسائل حل کرنے تک محدود رکھا جاوے کہ جو قانون بلا لحاظ حالت موجودہ کے نافذ ہوا تھا۔

دیوان بہادر کرونا کرینین

دیوان بہادر کرونا کرینین ایڈیٹر انڈین پیٹریٹ آج دوسرے گواہ پیش ہوئے آپ نے موجودہ طریقہ انتخاب بذریعہ امتحان مقابلہ انگلستان کو عموماً قابل اطمینان قبول کیا لیکن یہ وکالت کی کہ امتحان متحدا لوقت ہندوستانیون مین جاری کیا جاوے آپ کی رائے مین ہندوستانیون کو انگلستان مین بھی عہدے دیے جانا چاہین کسی حال مین آپ اس امر کے سفارشی نہین ہین سول سروس ہند شاخ جوڈیشل کے لیئے کوئی دوسرا طریقہ انتخاب مقرر کیا جاے لیکن یہ خیال ہے کہ وہی ہدایات جو امیدواران بی ایل کو دی گئی ہین وہ تمام سول سروس کے لیئے مفید ہونگی نسبت زمانہ کارکردگی مشروط بہ امتحان کے بہتر ہوگا کہ ہندوستانی طلباء زمانہ انگلستان مین گذارین اور ایک کالج ہندوستان مین قایم ہونا اون لوگون کے لیئے جنکا انتخاب انگلستان مین ہوا ہے پسندیدہ ہے۔ نسبت پراونشل سول سروس کے آپ کی دانست مین یہ کافی ہوگا کہ افسران کالج اعلے قابلیت کے گریجویٹ کو نامزد کرین اور لوکل گورنمنٹ اونمین سے انتخاب کیا کرے۔

بجواب سوال سر مرے ہیمک صاحب کے آپ نے بیان کیا کہ میری دانست مین قاعدہ قانونی سول سروس کا از سر نو جاری کرنا عام پسند نہین ہوگا۔

بجواب سوال مسٹر گوکھلے صاحب کے آپنے بیان کیا کہ مین عہدہ ہاے مندرجہ فہرست کا موقوف ہونا چاہتا ہون اور پراونشل سروس سے قابل لوگون کا لیا جانا پسند کرتا ہون آپ نے یہ بھی کہا کہ بخیال کاملیت سروس کے اہل یوروپ کے لیئے ایک تعداد خاص کا معین کیا جانا ضروری ہے لیکن مین کوئی تعداد مقرر نہ کرونگا بلکہ اس کو عملی انتظام پر منحصر کرونگا

مسٹر ونکٹا رمنا وکیل سرکار گنجام

آپ امتحان ہند اِلوقت کے مخالف ہین آپ کی رائے مین موجودہ طریقہ انتخاب سول سروس حسبِ خواہ کام کر رہا ہے اور آپ کو یہ یقین نہین ہے کہ ہندوستانی امیدواران کو انگلستان مین شریکِ امتحان ہونے سے کسی قسم کا نقصان ہے آپ نے یہ بھی کہا کہ اسکی ضرورت نہین ہے کہ اہل یورپ کی تعداد کم کر دی جاوے ۔ بجواب سوال پریسیڈنٹ صاحب کے آپنے بیان کیا کہ امتحان ہند اِلوقت قایم ہونے سے امتحان کا معیار گھٹ جاویگا اور سروس کا درجہ کم ہو جاویگا آپ کی یہ رائے قوی ہے کہ قبل داخل ہونے سروس کے ہندوستانیون کی انگریزی تعلیم و تربیت نہایت ضروری ہے ۔ بجواب سوال مسٹر گوکھلے صاحب کے آپنے کہا کہ ہم یہ نہین پسند کرتے کہ دیہاتی لڑکون کی کو اوس نے امتحان مین داخل ہونے کی ضرورت تھا بلیت بھی حاصل کر لی ہو سول سروس مین بھرمار ہو جاوے

بیان مجلس انجمن تاجران

مسٹر اے ڈی جیکسن صاحب میر مجلس انجمن تاجران و میر مجلس بنک مدراس پیش ہوئے آپنے بیان کیا کہ موجودہ طریقہ انتخاب بذریعہ امتحان مقابلہ انگلستان اب زیادہ تسلی بخش باقی نہین رہا کیونکہ آب اسکے جانب لایق لوگون کا رجحان نہین رہا آپ کی رائے مین یہ بہتر ہوگا کہ کوئی ایسی اسکیم تجویز ہو کہ جسکی رو سے امیدواران اوسوقت تک داخل امتحان ہو سکین جب تک کہ وہ بنات خاص اسکے لیے ہر طرح موزون سمجھے جاوین کوئی طریقہ انتخاب و نامزدگی منجانب افسران اسکول کالج بہتر ہوگا ۔ بجواب سوال رمنے میکڈانل صاحب آپ نے فرمایا کہ بالاے ملک کی ایجنسیون مین عموماً ہمارے کارخانہ موسومہ پاری اینڈ کو انگریز لوگ بحیثیت ایجنٹ مقرر کیے جاتے ہین اونکے بیان اونکی تنخواہ کے ملازمان ماتحت نہیں ہین اور اونکی ذمہ داری اوسقدر نہین ہے جتنی کہ اہل لوکون کی ؟

س ۔ فرض کیجیے کہ آپ کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آیا ایک یورپین سویلین کو عملی تعلیم حاصل کرنا ہے تو آپ ہندوستان کو ترجیح دینگے یا انگلستان کو ۔

ج ۔ ہندوستان کو مین ترجیح دونگا ۔

بجواب پریسیڈنٹ صاحب کے مسٹر جیکسن صاحب نے کہا کہ زیادہ سے زیادہ تنخواہ جو ہم اپنے کارخانہ مین ہندوستانی کو دیتے ہین اوسکی تعداد ایک سو پچاس روپیہ ہے ۔ نسبت شاخ جوڈیشل سول سروس کے آپ نے کہا کہ میری یہ رائے نہین ہے کہ جداگانہ طریقہ بغرض انتخاب شاخ جوڈیشل کے قایم ہو بلکہ میری یہ رائے ہے کہ جو امیدواران سول سروس ہند کیلیے امتحان مین کامیاب ہون وہ خود یہ انتخاب کرین کہ آیا وہ شاخ انتظامیہ مین جانا پسند کرتے ہین یا شاخ جوڈیشل مین اور اگر وہ

شاخ جو ڈائش پسند کرتے ہین تو اوسکو خاص تربیت انگلستان مین دینا چاہیے اور یہ اجازت ہو
کہ ایک شاخ سے دوسری شاخ تبدیل کرسکین آپ کو اسمین عذر نہین ہے کہ ممبران پراونشل
سروس ترقی پاکر عہدہ ہاے مندرجہ فہرست پر مامور کیے جاوین۔ نسبت کارکردگی مشروطبہ
امتحان کے آپ نے تبلایا کہ ہم اسکی مدت کو بڑھانا چاہتے ہین گورنمنٹ کے لیئے یہ ممکن خیال ہونا
چاہیے کہ بعد آزمایش و امتحان واجب کے غیر موزون اشخاص نہ آنے پاوین لیکن یہ بات
ضروری ہوگی کہ معاوضہ معقول رکھا جائے تاکہ ایسا نہو کہ اس سے اون اصحاب کے حق مین
جو داخل سروس ہین کسی قسم کی امتناع ہو۔

مسٹر ڈی پی راؤ

مسٹر ڈی پی راؤ صاحب آی سی ایس مجسٹریٹ تلی چیری نے بیان کیا کہ موجودہ طریقہ انتخاب
سول سروس ہند نہایت قابل اطمینان ثابت ہوا لیکن یہ بہتر ہوگا کہ انتخاب بذریعہ امتحان مقابلہ
وبذریعہ انتخاب ہو آپ نے تبلایا کہ تین ربع جملہ عہدون کا تقرر اوسی طرح پر ہو جیسا کہ آجکل
ہو رہا ہے اور دو خمس بذریعہ انتخاب کے ہو موجودہ طریقہ علانیہ امتحان مقابلہ کا دروازہ
اون لوگون کے لیئے کھلا ہوا نہین ہے جو ریاست ہاے محفوظ کے رہنے والے ہین اور یہ نقص
دور ہونا چاہیے آپ اون لوگون کی شرکت امتحان سول سروس ہند کے خلاف مین جو خود
مختار آبادیون کے رہنے والے ہین جہان ہندوستانیون کو آنے نہین دیتے ہین نسبت
امتحان متحد الوقت کے آپ نے بیان کیا کہ محض پولیٹیکل نقطۂ نگاہ دیکھے خیال سے یہ مناسب
ہوگا کہ بذریعہ قایم کیئے جانے امتحان متحد الوقت کے ہندوستانیون کی دلجوئی کیجاوے لیکن آپ کی
یہ راے ہے کہ ایسے امتحان متحد الوقت قایم ہونے سے یا تو یہ کامیاب نہوگا یا اگر ہوا بھی تو انتظام
کی وقعت کو کم کردے گا ہندوستانیون کو زیادہ عہدے ملنے کے لیئے یہ بہتر طریقہ ہوگا کہ سول
سروس ہند کے ایک جنس عہدہ جات کے لیے یہ قاعدہ رکھا جاے کہ یہ لوگ باشندگان
ہند ہی مین سے منتخب ہون آپ اسکے خلاف ہین کہ بذریعہ امتحان جداگانہ ایک معینہ تعداد
ہندوستانیونکی سول سروس کے عہدون پر ممتاز کیجاوے کیونکہ آپ کا خیال ہے کہ اس سے
سروس مین دو تفریقین ہو جاوینگی اور اسکے وقعت باہمی الحاق جاتا رہیگا اور اسلئے لذتہ
اعزاز کو نقصان پہونچیگا جو عہدہ دار اسطور پر منتخب ہونگے وہ کم درجہ کے سمجھے جاوینگے نسبت
بحث علیحدگی اختیارات انتظامیہ و دادگستری کے آپ نے یہ تبلایا کہ خدمات کلکٹر مع شرکت

بجسٹریٹ وسب کلکٹر و جوائنٹ مجسٹریٹ ایک ملے شدہ طریقہ پر علیحدہ کردئے جادین اور نہ
بطور یہ جیسا کہ آجکل ہوتا ہے آپ اسکے حامی نہین ہین کہ ان اختیارات کی علیحدگی فوراً کیجائے
بجواب سوال ارل نردونالڈ شے صاحب کے آپ نے کہا کہ کیمبرج مین میرے ساتھہ نہایت
معقول برتاؤ ہوا اور اس سے علیحدہ اور کسی برتاؤ کی امید نہین کرسکتا۔
بجواب سوال مسٹر گوکھلے صاحب کے آپ نے کہا کہ مین ہندوستانی پالیٹیشن لوگوں
کی رائے سے بخوبی آگاہ نہین ہون کہ جو امتحان متحد الوقت کا مقابلہ کرتے ہین مجھکو نہ
معلوم کہ بحیثیت رعایا ے سلطنت وہ ایسا دعوی کرتے ہین یا کیا مجھکو نہین معلوم ہے
کہ کوئی ہندوستانی ممبر سول سروس قابلیت یا کارگردگی مین کم ہے مجھکو پراونشل
سروس کا زیادہ تجربہ نہین ہے۔
بجواب سوال مسٹر میچ صاحب کے گواہ نے بیان کیا کہ مفصلات مین انتظام محض بطور
کل کے ہورہا ہے اوس سے میرا یہ مطلب ہے کہ وہ لوگ بطور ایک حصہ کل کے کام
کرتے ہین جسکو صدر سے حرکت ملتی رہتی ہے۔

اختتام تحقیقات مدراس

مسٹر کے سی۔ لیارا ڈیشنل ممبر کونسل و انتخاب قانون مدراس آخری گواہ
تھے جنکا اظہار ہوا آپ بدل وجان امتحان متحد الوقت قائم ہونے کے مدعی ہین اور کسی
طریقہ انتخاب کے بنا پر انتخاب جوڈیشل سروس کا آپ سفارشی نہین ہین آپ نے
موجودہ طریقہ انتخاب سول سروس ہند و پراونشل سروس کو بذریعہ امتحان مقابلہ
پسند فرمایا۔ بجواب سوال سر ولنشاین چیرول صاحب کے آپنے بیان کیا کہ مجھکو
دو امتحان مقابلہ کا تجربہ نہین ہے۔ اس اظہار کے بعد پبلک سروس کی تحقیقات
مدراس مین ختم ہوئی۔